جلد
دوسری
المعروف به

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ مریم نام اسکی الکھالو [illegible] ہیں اور سو اٹھانوے کلمے ہیں الہ ہر سات رکوع
سو ہو حرف ہیں جو اصل اسکی [illegible] ہیں اور نظم اور تفسیق اسکی ساتھ سورہ [illegible]
یہہ ہے کہ ختم اسکا ساتھ ذکر [illegible] انبیاء کے تھا ابتدا اسکی ساتھ قصہ زکریا علیہ السلام

کھیعص کاف رمز کافی [illegible] کا ہے ہادی اور یے یامن کبیر اور ع علیم
علیہ کی اور عین عزیز کی اور ص صادق کی یعنی اللہ تعالی جو موصوف ان
صفات سے ہے کلام اسکا حق ہے [illegible] شک و شبہ حضرت علی مرتضی سے منقول ہے کہ بعضے
دعاؤں میں پڑھتے تھے یا کہیعص [illegible] سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حروف
مفتاح اسماء الہی ہیں بعضے کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تین صورتیں
ہیں ایک صورت بشری ہے قل انما انا بشر مثلکم ایک ملکی ہے کہ ابیت عند ربی
یطعمنی و یسقینی ایک حقی ہے لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا
نبی مرسل صورت بشری کے واسطے کلمات مرکب ہیں جیسے قل ہو اللہ احد اور صورت
ملکی کے واسطے حروف مفردہ ہیں جیسے کہیعص اور صورت حقی کے واسطے
کلام مبہم ہے کہ فاوحی الی عبدہ ما اوحی وہ جہاں ہیں مقام ہے
ہیں وہاں نہ حرف ہیں کچھ کام نہیں ہو ہاں [illegible] پس یہہ حروف مقطعہ
سر ہیں درمیان اللہ تعالی اور حبیب اسکے علیہ الصلوۃ والسلام بعضے کہتے ہیں
کہ کہیعص نام ہے اس صورت کا مابعد اسکا اسپر مترتب ہے یعنی یہہ صورت

ذکر رحمت ربک عبدہ زکریا

سورۂ مریم مکیۃ وھی تسع و تسعون آیۃ

یاد کرنا مہربانی پروردگار تیرے کا ہے بندہ اپنے زکریا کو سمجھ لیجے کہ زکریا
علیہ السلام انبیای بنی اسرائیل سے تھے بیچ اولاد سلیمان علیہ السلام کی
اور بیچ ان کے اور سلیمان ع کے درمیان ایک لاکھ پیغمبر ہوئے اور آٹھ ہزار عالم اور
داؤد ع میں اور ان میں چھ سو سات برس کا فرق ہے عمر انکی ایکسو پندرہ برس کی
ہوئی اول نبی تھے جب ہشتاد و چہار سالہ ہوئے رسول ہوئے اور شریعت
نبی انہی کی اور توریت پر حکم کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عمر انکی تین سو
برس کی ہوئی انکا قصہ حق تعالی بیان فرماتا ہے اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا
یاد کر جس وقت پکارا اسنے پروردگار اپنے کو محراب بیت المقدس میں پکارنا آہستہ
کہ اخلاص سے نزدیک ہے یا اوپر پکار کرنے قوم سے چھپا کر کہ ننانوین برس کی انکی عمر تھی
اور بی بی بھی بوڑھی تھیں فرزند مانگنے میں شرم آتی تھی یا بسبب بڑھاپے
کے ضعف آگیا تھا ہر چند پکار کر کہتی تھی کوئی نہیں سنتا تھا اور وہ دعا یہہ تھی
کہ کمال نیاز مندی سے قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَھَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ کہا ای رب
میرے تحقیق میں سست ہو گئیں ہیں ہڈیاں میری اور جب ہڈیاں سست ہوئیں کہ
سخت تر جز و بدن کی ہیں تو تمام بدن زیادہ تر سست ہوا وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا
اور شعلہ مارا سر نے بڑھاپے کا یعنے موئے سر سفید ہو گئے پیری سے

کلماتہ ۹۷۲ و حرفہ ۱۷۰۲

وَلَمْ اَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا اور نہین تھا مین بیچ پکارنے تیرے کے اے پروردگار میرے بے نصیب اور نا امید یعنی جب دعا
کی مین نے تو نے قبول فرمائی ہین خوگر اسکا ہون وَاِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآئِي اور تحقیق مین ڈرتا ہون وارثون اپنے سے کہ دین مین
سستی کرین اور خلافت میری امت مین سے اچھی طرح بجا نہ لاوین پیچھے موت میرے کے پس مجھے خلف چاہیئے وَكَانَتِ
امْرَاَتِي عَاقِرًا اور حال یہ ہے کہ ہے عورت میری بانجھ کہ اٹھانوے برس کی بوڑھی ہے فَهَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا پس بخش تو
مجھکو نزدیک اپنے سے فرزند کہ متولی امور دین کا ہو اور بسبب استحقاق کے يَّرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوبَ وارث ہو میرا سری امامت
اور نبوت مین اور وارث ہو آل یعقوب بن اسحاق کا یا یعقوب بن ماثان کا کہ چچا مریم کے تھے وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا اور کر دے اسکو
اے پروردگار میرے ستائستہ اور پسندیدہ کہ تو اسکے قول و فعل سے راضی ہو یہ دعا کر کر سجدہ مین گئے اور زاری جناب باری مین
کرتے تھے کہ دعا قبول ہوئی آواز آئی يَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامِ اسْمُهُ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا اے زکریا
تحقیق ہم خوشخبری دیتے ہین تجھکو ساتھ ایک لڑکے کے کہ نام اسکا یحیی ہے نہین کیا ہمنے واسطے اسکے پہلے اس سے ہم نام زاد المسیر
مین ہے کہ وجہ فضیلت کی انکے یہ نہین کہ انکا کوئی ہمنام پہلے انکے نہین ہوا کیونکہ بہت ایسے ہین جنکا نام ہمنام نہین ہوا بلکہ فضیلت
اس راہ سے ہے کہ اللہ تعالی نے انکا نام رکھا ماں باپ پر نہین چھوڑا امام ثعلبی نے کہا ہے کہ ذکر قبل کا اسواسطے فرمایا کہ بعد
انکے اس کسیکو ظہور مین لانا چاہا کہ ساتھ کتنے نامون خاص کے اسکو مختص کرے اور نام مبارک اسکے کہ اسم پاک اپنے
سے مشتق فرماوے سو یہی کیا کہ اسم محمود اپنے سے اسم محمد بنایا اور اس نور اول کو آخر ظہور مین لایا **بیت** خدائے
عرش و کرسی را فاتحمود بے حد ہے نہ حبیب خلق ہے وہ اور حبیب اسکا محمد ہے بعضے کہتے ہین سمی بمعنی شبیہ ہے
یعنی نہین پیدا کیا ہمنے پہلے اس سے مثل اسکے اس بات مین کہ ہرگز گناہ اور قصد گناہ کا نہ کرے قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُونُ
لِي غُلَامٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِي عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا کہا زکریا نے اے پروردگار میرے کیونکر ہوگا واسطے میرے
فرزند اور حال یہ ہے کہ عورت میری بانجھ ہے اور تحقیق پہنچا ہون مین بڑھاپے سے نہایت کو کہ بے حد ضعف اعضا اور قوی مین
آگیا ہے سمجھ لیجئے کہ یہ بات کچھ بعید سمجھ کر نہین کہی بلکہ پوچھا کب مجھے جوان کریگا یا اسی بڑھاپے مین اپنی قدرت سے
فرزند دیگا قَالَ كَذٰلِكَ کہا فرشتے نے اللہ کے حکم سے کہ اے زکریا اسطرح بڑھاپے مین قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ
وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا کہا پروردگار تیرے نے یہ بڑھاپے مین فرزند دینا اوپر قدرت میرے کے آسان ہے اور
تحقیق پیدا کیا مین نے تجھکو پہلے یحیی سے اور تھا تو کچھ یعنے معدوم صرف تھا موجود کیا مین نے پس مین نے جو نیستی سے
ہستی دکھائی تجھکو تو قادر ہون لڑکا پیدا کرنے پر دو بوڑھون سے زکریا علیہ السلام اس بشارت سے خوش ہوئے
لیکن نہین جانتے تھے کہ جلد اسکا ظہور ہوگا یا دیر مین قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّي اٰيَةً کہا اے پروردگار میرے کر واسطے
میرے یعنے دکھا مجھکو نشانی کہ اس سے قرب وقوع اس واقعہ کے معلوم ہو قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا
فرمایا حق تعالی نے اے زکریا نشانی تیری یہ ہے کہ نہ بولے تو لوگون سے تین رات اور دن بھی درستی یا قدرت بات کی ہو

بجھکو در انحال کہ تندرست ہو تو لکھا ہے کہ اُسوقت زبان حرکت سے بند ہوگئی اُنکی فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ پس نکلا زکریا علیہ السلام
اُپر قوم اپنے کے جسکی رات مین بی بی الیشاع اُنکی زوجہ حاملہ ہوئی مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤی اِلَیْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّ عَشِیًّا ۝
مصلے اپنے سے یعنے مکان دعا سے پس اشارت کی طرف اُنکے یہہ کہ تسبیح کرو یا نماز پڑھو صبح کو اور شام کو سمجھ لیجیے کہ تین
دن اِسیطرح گذرے پھر زبان اچھی ہوگئی اور یحیی علیہ السلام بعد گذرنے مدت حمل کے پیدا ہوئے اور بچپن مین تارک
ہوئے تھے اور احباروں کے ساتھ عبادت بطریق ریاضت کیا کرتے تھے یہانتک کہ اُنپر وحی آئی اور حق تعالی نے فرمایا کہ
یٰیَحْیٰی خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ اے یحیی پکڑ کتاب توارت کو ساتھ قوت کے وَ اٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا اور دی ہمنے
یحیی کو حکمت اور سمجھ توریت کی بچپن سے یعنے اس حالت مین کہ بچہ تھا تین برس کا یا سات برس کا لکھا ہے کہ لڑکون اُسکے
محلہ کے ایکدن کہ وہ تین دن برس کے تھے کہا کہ اے یحیی آؤ کھیلین کہا یحیی نے مجھے واسطے کھیلنے کے نہین پیدا کیا سمجھ لیجیے
کہ یہہ نصیحت بڑی واسطے بیخبروں کے ہے کہ عمر غفلت مین گنواتے ہین اور لہو اور لعب مین گزارتے ہین اور دام فریب
انما الحیوة الدنیا لعب و لہو مین پھسے رہتے ہین **بیت** بازی طفلانہ چھوڑ کھیلنے کا دم نہین ہے آ نا ہی عالم ہے اور دنیا یہہ عالم
مین نہین وَّ حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً ؕ اور دی یحیی علیہ السلام کو رحمت اور شفقت اوپر والدین کے اور اور لوگون کے
اور نرمی دل اپنی طرف سے اور پاکیزگی گناہ سے اور برائیوں خلق کے سے وَ كَانَ تَقِیًّا اور تھا پرہیزگار یا فرمان بردار
پروردگار یا پرہیزگار جرائم اور اذار سے وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَیْهِ اور خوش سلوک ساتھ ماں باپ کے فرمان برداری اور خدمت
گذاری مین وَ لَمْ یَكُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا ۝ اور تھا سرکش یعنی ناراضی کرنیوالا اور حکم نماننے والا ماں باپ کا اور عصیان کرنیوالا
پروردگار کا وَ سَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَ یَوْمَ یَمُوْتُ وَ یَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا ۝ ؏ اور سلام ہے میری طرف سے
اوپر یحیی کے جسدن پیدا ہوا اور جسدن مرا اور جسدن اُٹھیگا زندہ ہوکر آخرت مین بعضے کہتے ہین کہ مراد سلامتی یحیی
علیہ السلام کے ہے جسدن پیدا ہوا مس کرنے شیطان کے سے اور جسدن موا عذاب قبر سے اور جسدن اُٹھیگا
دہشت اور ہول قیامت کے سے وَ اذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مَرْیَمَ اور یاد کریہ قرآن کے قصہ مریم کو کہ عمران کی بیٹی تھین ہمیشہ
بیت المقدس مین رہتی تھی وقت عذر کے اپنے خالہ کے گھر جاتی تھین پھر آجاتی تھی ایکدن احتیاج غسل کی ہوئی مکان
نہانیکا تلاش کرنے لگین سو وہ حق تعالی فرماتا ہے اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِیًّا جب دور ہوئی مریم
اور کنارہ کی لوگون . اپنے سے کہ خالہ اور قوم اُسکی تھی مکان شرقی مین بیت المقدس سے یا خالہ کے گھر سے ایام عذر
مین واسطے نہانے کے اور وہ مکان آفتاب رو تھا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ پس پکڑا اوپر اُنسے پردہ کہ نگاہ کسیکی
نہ پڑے پھر جب نہا کر پوشاک پہن لی فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهَا رُوْحَنَا پس بھیجا ہمنے طرف مریم کے روح اپنے کو کہ جبرئیل
علیہ السلام ہین اضافت روح کی طرف اپنے واسطے تشریف اور تخصیص اُنکی کے فرمائی فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا ۝
پس صورت پکڑلی جبرئیل نے واسطے مریم کے آدمی تندرست کی یعنی بعد نہانے اور لباس پہنے مریم کے جبرئیل کو ہمنے بھیجا

جب اُسنے مرد بیگانہ غسل خانہ مین دیکھا قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ۝ کہا مریم نے
تحقیق مین پناہ پکڑتی ہون ساتھ اللہ مہربان کے تیرے سے اگر ہے تو پرہیزگار سمجھ لیجئے کہ یہہ کمال مبالغہ اُنکے
پاکی اور شرم کا ہے یعنے اگر تو مرد متقی ہے مین تجھ سے پرہیز کرتی ہون اور پناہ طرف حق کے پکڑتی ہون پس ہو گر
نہ پرہیز کرونگی اگر ایسا ہوگا اور بعضون نے کہا ہے کہ تقی نام ایک مرد شریر کا تھا اُس زمانے مین وہ عورتونکو چھیڑتا
تھا قصہ اسکا حضرت مریم نے سنا تھا گمان کیا کہ وہی ہو اس سبب اللہ سے امن چاہی پھر جبریل علیہ السلام نے
جو اضطراب حضرت مریم کا دیکھا قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ کہا سوا اسکے نہین کہ جو بھیجا ہوا پروردگار تیرے کا
ہون لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۝ تو کہ بخش جاؤن تجھکو لڑکا پاکیزہ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ
أَكُ بَغِيًّا ۝ کہا مریم نے کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا اور نہین ہاتھ لگایا مجھکو کسی آدمی نے اور نہین تھی بدکار قَالَ كَذَٰلِكِ
کہا جبریل نے اسیطرح ہے کہ تو کہتی ہے کسی نے تجھکو نہین مس کیا لیکن قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ فرمایا
پروردگار تیرے نے یہہ کام یعنے بن باپ کے بیٹا دینا اوپر میرے آسان ہے مین تجھے فرزند دونگا تو کہ تو اوپر قدرت
میری کے دلیل پکڑے وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا اور تو کہ کرین ہم اسکو نشانی واسطے لوگونکے کہ اسمین
فکر کرکے قدرت ہماری پہچانین اور تو کہ کرین ہم اسکو سبب بخشش کا اپنے طرف سے واسطے ان لوگونکے جو اسپر ایمان لاوین
وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ اور ہے بن باپ کے پیدایش اُسکی کام مقرر کیا گیا اور لوح محفوظ مین لکھا ہوا پھر جبریل نے
پاس آکر آستین مین یا گریبان مین یا دامن مین اُنکے پھونکا فَحَمَلَتْهُ فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ۝ پس حاملہ
ہوگئی اسیدم ساتھ عیسی علیہ السلام کے پس دور ہوئی اور جا پڑی ساتھ عیسی کے یعنے اسدم کہ پیٹ مین اُنکے
تھا مکان دور کی مین شہر ایلیا سے یعنے پہاڑ مین کہ شہر سے شرق کیطرف تھا یا جنگل مین کہ شہر سے چھ کوس تھا
اور بعد نو مہینے کے حضرت عیسی پیدا ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ حمل اور وضع ایکساعت مین ہوا زاد المسیر مین ہے
کہ نو ساعت مین ہوا مقاتل نے کہا ہے کہ ایکساعت مین خلق ایکساعت مین تصویر ایکساعت مین وضع اور ہر تقدیر پر جب
حضرت عیسی پیدا ہونے لگے فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ پس لے آیا مریم کو درد زہ طرف تنہ درخت خرمے
کے کہ خشک کھڑا تھا شاخین گئی تھین بیٹھ اُس سے لگکر قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا ۝
کہا مریم نے اے کاشکے مین مرگئی ہوتی پہلے اس سے اور ہوتی مین بھولی بھلائی کہ مجھے کوئی نجانتا اب
مجاور بیت المقدس کے مجھے پہچانتے ہین کہ انکے امام کی بیٹی ہون زکریا علیہ السلام نے مجھے پالا ہے مین باکرہ
ہون ابھی بیاہ نہین ہوا اور اب جو فرزند جنتی ہون اس شرمندگی سے کدہر جاؤن کیا کرون نظم زمین پھٹے
تا کہ مین سماؤن نہ ہوا سے یا اوڑھ سما یہ جاؤن نہ نہین بن آتی ہے کچھ کہون کیا نہ کسی یہہ حال تباہ بتاؤن نہ فَنَادَاهَا
مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي پس پکارا مریم کو نیچے اُنکے سے عیسی نے یا فرشتے نے درخت کے نیچے سے

یہہ کہ مت غم کھا اور مرنا اپنا مت چاہ اور مین تحتہا بھی قرأت ہے یعنے اس شخص نے کہا جو نیچے اسکے تھا یعنے تنکم مین ایسکے
مراد عیسی علیہ السلام ہین انھون نے پکارا کہ مت اندوہگین ہو قد جعل ربک تحتک سریا تحقیق کر دیا ہے پروردگار
تیرے نے نیچے قدم تیرے کے چشمہ انہین سے پانی پیا اور بہانا وهزی الیک بجذع النخلة تساقط
علیک رطبا جنیا اور ہلا طرف اپنے تنے کھجور کے کو کہ خشک ہے ڈالیگا اوپر تیرے کھجور تر و تازه فکلی واشربی
وقری عینا پس کھا خرمے تر اور پی پانی تازه اور ٹھنڈی کہ آنکھ کو ساتھ فرزند کے یا خوشدل ہو سبز ہونے درخت
کے سے اور پھل لانے اسکے سے کہ مناسب تیرے احوال کے ہے کیونکہ جو قادر سوکھے درخت کے تئین سبز کرنے کا اور پھل
نکالے کا ہے اسے قدرت بن باپ کے بیٹا دینے کی بھی ہے پھر حق تعالی نے فرشتون کو بھیجا وہ حضرت مریم کے گرد آئے
اور عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے انکو لیکر حریر بہشتی مین لپیٹ کر حضرت مریم کے گود مین لٹا دیا اور آواز آئی فاما ترین من
البشر احدا پس اگر دیکھے تو آدمیون سے کسی کو اور تجھ سے پوچھے کہ یہہ بیٹا کہان سے لائی فقولی انی نذرت
للرحمن صوما فلن اکلم الیوم انسیا پس کہہ تحقیق مین نے نذر کیا ہے واسطے خدا کے روزه اور روزه
انکا ترک کلام اور طعام کا تھا پس ہرگز نہ بولونگی آج کے دن کسی آدمی سے بلکہ فرشتون سے باتین کرونگی یا اللہ سے مناجات
کرونگی سمجھ لیجئے کہ اسقدر بات کہنے واسطے اخبار نذر کے تھی یا اشاره سے لکھا ہے کہ جب مسجد والون نے
حضرت مریم کو محراب مین نہ پایا تلاش کرنے لگے کسی نے کہا کہ فلانے جنگل مین ہمنے دیکھا ہے قوم کے لوگ انکے وہان
گئے حضرت مریم نے جو لوگون کو دیکھا عیسی علیہ السلام کو اٹھا کر انکی طرف متوجہ ہوئے فاتت بہ قومها تحمله
پس آئے ساتھ عیسی کے قوم اپنے مین گود مین لئے اسکو پالا لائے مریم عیسی علیہ السلام کو قوم اپنے مین اٹھائے اسکو جب
نظر لوگون کی اسپر پڑی قالوا یمریم لقد جئت شیئا فریا کہنے لگے اے مریم البتہ تحقیق لائے تو ایک چیز عجب یا
زشت کہ تیرے قوم مین ایسا واقعہ کسی سے نہین ہوا یا اخت هرون ما کان ابوک امرا سوء و ما کانت
امک بغیا اے بہن ہارون کی نتھا باپ تیرا عمران آدمی برائی کا اور نتھی مان تیری حنہ بنت فاقود بدکار اور تو باوجود ایسی مان
باپ کے فرزند بن پدر کے کہان سے لائی سمجھ لیجئے کہ ہارون نام حضرت مریم کے بھائی کا تھا یا ہارون ایک مرد صالح تھا بنی اسرائیل
مین کہ صلاحیت مین ضرب المثل تھا یا فاسق تھا اہل فسق مین ضرب المثل تھا اور عمران نام حضرت مریم کے باپ کا تھا وہ امام
مسجد اقصی کے تھے اور اشراف احبار تھے غرض جب لوگ انکو ملامت اور طعن کرنے لگے فاشارت الیه پس مریم نے اشارت
کی طرف عیسی کے کہ اس سے پوچھو قالوا کیف نکلم من کان فی المهد صبیا کہا انھون نے کیونکر کلام کرین ہم اس شخص
سے کہ ہے بیچ گود کے بچہ نہ خطاب سمجھ سکتا ہے نہ جواب دے سکتا ہے لکھا ہے کہ عیسی علیہ السلام پستان منہہ مین لئے
دودھ پیتے تھے یہہ باتین سنکر دودھ چھوڑ کر زبان فصیح سے قال انی عبد الله کہا تحقیق مین بنده اللہ کا ہون اتینی
الکتب وجعلنی نبیا دی ہے مجھکو کتاب یعنے حکم کیا ازل مین کہ انجیل مجھکو دی اور ثعلبی نے کہا ہے کہ تعلیم کی ہے مجھکو تورات

شکم مادر میں اور کیا ہے مجھکو پیغمبر لکھا ہے کہ اسوقت وہ پیغمبر تھے اور کلام اعجاز کی راہ سے کرتے تھے وجعلنی
مبارکا اینما کنت اور کیا ہے مجھکو برکت اور نفع والا جہاں ہوؤں میں واوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیا اور حکم کیا ہے مجھکو
ساتھ پڑھنے نماز کے اور دینے زکوٰۃ کے جبتک رہوں میں جیتا وبرا بوالدتی اور خوش سلوک ساتھ ماں اپنی
کے ولم یجعلنی جبارا شقیا اور نہ کیا مجھکو سرکش بدبخت کہ خلق کو رنج دوں اور ماں کا کہا نہ مانوں والسلام علی یوم
ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا اور سلام اللہ کا ہے مجھ پر جیسے یحیی علیہ السلام پر تھا جسدن کہ پیدا ہوا میں اور جسدن مرونگا میں
اور جسدن اٹھونگا میں زندہ ہوکر یا سلامتی ہے اوپر میرے دن ولادت اور موت اور بعث کے ذلک عیسی ابن مریم یہہ جو
مذکور ہوا عیسی بیٹا مریم کا ہے نہ وہ کہ نصاری بیٹا اللہ کا کہتے ہیں قول الحق الذی فیہ یمترون کہتے ہیں ہم بات حق
کی وہ جو بیچ اسکے شک کرتے ہیں یہود کہ قصہ عیسی علیہ السلام میں باتیں نالائق لگاتے ہیں یا نصاری بیٹا اللہ کا کہتے ہیں
ما کان للہ ان یتخذ من ولد سبحانہ کہتے ہیں ہم بات حق کی وہ جو بیچ اسکے شک کرتے ہیں یہود کہ قصہ عیسی علیہ
السلام میں باتیں نالائق لگاتے ہیں یا نصاری کہ اسمیں جھگڑتے ہیں بعضے خدا اور بعضے خدا کا بیٹا بناتے ہیں ما کان اللہ ان
یتخذ من ولد سبحانہ وتعالی نہیں ہے لائق واسطے اللہ کے یہہ کہ پکڑے اولاد کیونکہ ولد جنس والد سے ہے اور وہ جنسیت سے
منزہ ہے پاکی ہے اسکو اولاد پکڑنے سے اذا قضی امرا فانما یقول لہ کن فیکون جب مقرر کرتا ہے کچھ کام اور چاہتا ہے
کہ اسکو عدم سے وجود میں لاوے پس سوا اسکے نہیں کہ کہتا ہے واسطے اسکے ہو پس ہو جاتا ہے بیدرنگ وان اللہ ربی
وربکم فاعبدوہ اور تحقیق اللہ پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا ہے پس عبادت کرو اسکو اور غیر اسکے کو مت پوجو
ھذا صراط مستقیم یہہ ہے راہ سیدھی بہشت کو پہنچانیوالی فاختلف الاحزاب من بینہم پس اختلاف کیا
فرقوں نے درمیان اپنے یعنے یہود اور نصاری نے حضرت عیسی علیہ السلام کی جناب میں یہود تفریط کرنے لگے نصاری
تین فرقے ہوگئے نسطوریہ عیسی کو ابن اللہ کہنے لگے اور یعقوبیہ اللہ اور ملکائیہ ثالث ثلثہ فویل للذین کفروا من مشہد
یوم عظیم پس وائے ہے واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے حاضر ہونے دن بڑے سے کہ قیامت ہے یا مشاہدہ ہول
اوس دن کے سے اسمع بہم وابصر یوم یاتوننا کیا خوب سنتے ہونگے کافر اور کیا خوب دیکھتے ہونگے جسدن آوینگے ہمارے
پاس لیکن نفع نہ کریگا انکا دیکھنا اور سننا یعنے مواعید الہی کو دیکھینگے اور یقین کرے اور پر کچھ فائدہ ہوگا اور بعضے کہتے ہیں
کہ یہ کلام تہدید تمام ہے یعنے اسدن کیا سننے والے ہونگے باتیں وحشتناک اور کیا دیکھنے والے ہونگے وحشت اور عذاب
لکن الظالمون الیوم فی ضلل مبین لیکن ظالم آجکے دن بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں وانذرہم یوم الحسرۃ اذ قضی الامر
اور ڈرا کفار مکہ کو دن پچھتانے کے سے کہ بدکار پچھتاوینگے کہ کیوں گناہ کئے اور نیک کار حسرت کرینگے کہ کیوں کار
صواب بہت نہ کئے جسوقت کہ مقرر کیا جاویگا کام اور لیا جاویگا حساب اور حکم ہوگا فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر یا دن
آتا ہے وہم فی غفلۃ وہم لا یؤمنون اور وے بیچ غفلت کے ہیں اس دن سے اور وہ نہیں ایمان لاتے اسدن پر

اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ تحقیق ہم وارث ہونگے زمین کے اور اُس کسی کے کہ ہے اوپر اُسکے
یعنے سب فانی ہو جاوینگے ایک ہمیں باقی رہینگے اور طرف ہمارے پھیرے جاوینگے بعد موت کے وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ
اِبْرٰهِيْمَ اور یاد کر واسطے قوم اپنی کے بیچ قرآن کے قصہ ابراہیم علیہ السلام کو کہ سب ملتوں والے اسکی فضیلت کا اقرار
کرتے ہیں اور مشرکان عرب اسکی اولاد ہونے سے فخر کرتے ہیں پس اسکے توحید کی بات بیان کر اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا
نَّبِيًّا تحقیق وہ تھا بہت سچا پیغمبر اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا
یاد کر اسکو جسوقت کہا واسطے باپ اپنے آزر بن ناخور کے اے باپ میرے کیوں عبادت کرتا ہے تو اُس چیز کو کہ
نہ سنے دعا تیری اور نہ دیکھے عاجزی تیری اور نہ دفع کرے تجھ سے کچھ ضرر یا نہ نفع دے تجھکو یا دفع شر يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ
مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا اے باپ میرے تحقیق آیا ہے طریق وحی میرے پاس علم
جو کچھ نہیں آیا تیرے پاس پس پیروی کر میری دکھاونگا میں تجھکو راہ سیدھی کہ مقصود کو پہنچاویگی اسکو جو اُسمیں
چلیگا يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ اے باپ میرے مت عبادت کر شیطان کی اور اسکا کہنا نافرمانی خدا
میں مت مان اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا تحقیق شیطان ہے واسطے اللہ کے نافرمان اور ایک نافرمانیوں
میں سے اسکی یہہ ہے کہ آدم کو سجدہ نہ کیا يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا
اے باپ میرے تحقیق ڈرتا ہوں یہہ کہ لگ جاوے تجھکو عذاب اللہ کیطرف سے بسبب متابعت شیطان کے پس ہو
جاوے تو واسطے شیطان کے دوست یعنے ہمنشین اسکا لعنت میں اور ہم قرین اُسکا عذاب میں قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ
اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ کہا ابراہیم کو باپ نے ابراہیم کے کیا اعراض کرتا ہے تو عبادت معبودوں میرے کے سے اے
ابراہیم لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا البتہ اگر نہ باز آویگا تو مخالفت سے یا عیب اور مذمت ان کے سے
البتہ سنگسار کرونگا میں تجھکو یا دشنام دونگا میں تجھکو اور چھوڑ جا مجھکو مدت تک تو کہ مار دنا تیرے سے سیغم ہو
قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ سلام ہے اوپر تیرے بیچ العضوں نے کہا ہے کہ مقابل سخت کلام
کے آپنے سلام کیا کہ شاید موثر ہو کر ایمان لاوے بعضوں نے لکھا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام چلے
باپ نے انکے کہا کہ سفر سے مت ڈر خدا اچھا رکھتا ہے تو وہ تجھے برباد نہیں کریگا ابراہیم علیہ السلام امیدوار اسکے ایمان
لانے کے ہوئے سلام کیا اور کہا سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ شتاب بخشش مانگونگا میں واسطے تیرے پروردگار اپنے
سے سمجھ لیجیے کہ بخشش مانگنی واسطے کفار کے توفیق چاہنی ہے اللہ سے اسکے ایمان کی کہ سبب مغفرت کا ہے
اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ۝ تحقیق اللہ ہے ساتھ میرے مہربان اور مجھ سے دعا قبول کریگا وعدہ کیا ہے اُس نے
وَاَعْتَزِلُكُمْ اور چھوڑ دونگا میں تمکو مراد آزر اور بت پرست ہیں انکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ کنارہ کش
ہونگا میں تم سب سے وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور اُس چیز سے کہ پکارتے ہو تم سوا اللہ کے کہ بت ہیں وَاَدْعُوْا رَبِّيْ

اور چاروں پروردگار اپنے کو اور امید ہے کہ عبادت کرو نہ ساتھ اسکی عسٰی الا اکون بدعاء ربی شقیا ٥ نتاب
ہین کہ ہوویں ساتھ پکارنے پروردگار اپنے کے بے نصیب اور ناامید بیت امیدوار ہون اسکے کرم سے مین رفت
کہ جسکا عام ہے انعام اور ہے فضل عمیم نے لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بابل سے کوہستان فارسی مین اکر سات
برس سیر کرنے پھرے جب باپ انکا مرا اور بتخانہ متعلق اور کے ہوا پھر بابل مین آئے اور مذمت بتونکی کی اور اسنے
نوبت بتونکو بھی توڑا اور آتش نمرود بھی انپر سرد ہوئی اور بی بی سارہ اور لوط علیہ السلام کو لیکر شام کو گئے حق تعالے
اس جانے کی بات بتاتا ہے کہ فلما اعتزلھم وما یعبدون من دون اللہ وھبنا لہ اسحٰق ویعقوب ط
پس جب چھوڑ دیا ابراہیم علیہ السلام نے بت پرستونکو اور اس چیز کو کہ عبادت کرتے تھے وہ جسکی سوا اللہ کے
دیا ہم نے اسکو بی بی سارہ سے فرزند کہ اسحاق نام تھا اور یعقوب کہ اسحاق کا بیٹا تھا وکلا جعلنا نبیا اور ہر
ایک کو کیا ہمنے پیغمبر ووھبنا لھم من رحمتنا وجعلنا لھم لسان صدق علیا ٥ اور دیا ہمنے انکو بخشش
اپنے سے بعضون نے کہا ہے کہ مراد رحمت سے مال اور اولاد ہے کہ انکو دی اور کی ہمنے واسطے انکے زبان سچی
کی بلند درمیان لوگون کے یہہ اشارہ طرف اجابت دعا ابراہیم علیہ السلام کے ہے جیسے کہ کہا واجعل لی لسان
صدق فی الاخرین واذکر فی الکتٰب موسٰی اور یاد کر بیچ قرآن کے قصہ موسی علیہ السلام کو انہ کان مخلصا
وکان رسولا نبیا ٥ تحقیق وہ تھا خالص کیا گیا نقصانون اور برائیون سے اور تھا بھیجا گیا اللہ کیطرف سے خبر دینے
والا خلق کو اللہ کے باتون کی رسول کو نبی پر مقدم باوجودیکہ اخص اور اعلی ہے اسواسطے کیا کہ پہلے اللہ نے انکو بھیجا
پھر انھون نے خلق کو آگاہ کیا ونادینٰہ من جانب الطور الایمن وقربنٰہ نجیا ٥ط اور پکارا
ہمنے موسی کو کنارے طور کے سے جو بہت برکت والا تھا یا داہنے طرف موسی کے سے اور نزدیک کیا ہمنے
اسکو بارگاہ قرب اپنے مین در انحال کہ باتین بھید کی کرتا تھا ہم سے بعضون نے لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام کو سب نورانی
گذار حجابون سے پرے لیجا وہان پہنچایا کہ آواز قلمون کی جو توریت لکھتے تھے انھون نے سنی امام ثعلبی نے کہا ہے
کہ درمیان اللہ کے اور موسی کے نتھا مگر ایک حجاب کشف الاسرار والے نے کہا ہے کہ موسی علیہ السلام کو ندا روش
اور کشش دونون دین روش کا اشارہ ولما جاء موسی لمیقاتنا ہے اور کشش کا کنایہ وقربنٰہ نجیا ہے روش پر
خطر ہے کشش بیخطر روش سلوک ہے کشش جذب سلوک تفرقہ ہے جذب جمعیت سلوک آپ جانا ہے جذب
لیجانا بیت وہ آپ جانے مین کہا جو بات بلوانے مین ہے نہ فرق زمین و آسمان جانے مین لیجانے مین ہے
ووھبنا لہ من رحمتنا اخاہ ھٰرون نبیا ٥ اور دیا ہمنے موسی کو مہربانی اپنے سے بھائی انکا ہارون پیغمبر
واذکر فی الکتٰب اسمٰعیل اور یاد کر بیچ قرآن کے قصہ اسمعیل علیہ السلام کو انہ کان صادق الوعد وکان رسولا نبیا
تحقیق وہ تھا سچا وعدہ کا اور بھیجا گیا طرف خلق کے خبر دینے والا اللہ کیطرف سے لکھا ہے کہ کسی سے وعدہ کیا تھا

کہ مین

کہ مین اِس مکان پر ہون جب تک تو آوے تین دن تک وہ نہ آیا اور حضرت اسمٰعیل وہین رہے سو اچھال درخت
کے کچھ نکھا یا وَکَانَ یَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ اور تھا اسمٰعیل حکم کرتا اہل اپنے کو یا سبب امت اپنے کو ساتھ
نماز کے کہ اشرف عبادات بدنیہ ہے اور ساتھ زکواۃ کے کہ اعلائے عبادات مالیہ ہے وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا
اور تھا نزدیک پروردگار اپنے کے پسندیدہ بسبب استقامت اقوال اور افعال کے وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اور یاد کر
بیچ قرآن کے قصہ ادریس علیہ السلام کو کہ پردادا نوح علیہ السلام کے اور پوتے چار واسطون سے شیث علیہ
السلام کے تھے نام انکا اخنوخ تھا درس علم کا بہت کہتے تھے اِسواسطے ملقب بادریس ہوئے اول جنسے کہ
قلم سے لکھا اور نجوم بیان کیا اور سینا لباس کا نکالا وہی تھے تیس صحیفے انپر اترے تھے جامع الاصول مین ہے
کہ سو برس پہلے وفات حضرت آدم علیہ السلام کے سے وہ پیدا ہوئے تھے اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا تحقیق وہ تھا
سچا نبی وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا اور چڑھا لیا ہمنے اسکو مکان بلند مین کہ شرف نبوت اور درجہ قرب ہے یا بہشت ہے
یا آسمان چہارم ہے چنانچہ حدیث معراج مین ہے کہ ملاقات انکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آسمان چہارم پر
یا بہشت مین شب اسری واقع ہوی جیسا کہ تفسیر سورہ بنی اسرائیل مین لکھا گیا ہے اور رفع ادریس علیہ السلام
مین طرح طرح کی خبرین ہین ابن عباس رض سے منقول ہے کہ ایکدن ادریس علیہ السلام نے طرح طرح جبرین آفتاب
کی گرمی دیکھکر جناب الٰہی مین دعا کی کہ خدایا اِسقدر سورج مجھسے دور ہے تسپر بھی گرمی سے اسکے مین نزدیک
جلنے کے ہون جو فرشتہ اِسکو اٹھائے ہے اسکا کیا حال ہوگا بوجہ آفتاب کا اُس سے ہلکا کر اور حرارت سے اسکے
اسکو بچا اللہ تعالیٰ نے دعا انکی قبول کی اُس فرشتے نے دوسرے دن اپنی جان سبک پائی اور گرمی بھی کچھ ادراک مین
نہ آئی سبب اِسکا جناب الٰہی سے پوچھا خطاب ہوا کہ بندے میرے ادریس نے تیرے حق مین دعا کی یہہ اسکا
اثر ہے وہ فرشتہ اجازت لیکر زیارت کو ادریس علیہ السلام کے زمین پر آیا اور اُنکے التماس سے اپنے پر پر انکو بٹھا آسمان
چارم لیگیا اور نزدیک مطلع آفتاب کے پہنچایا پھر ادریس علیہ السلام کے بموجب کہنے کے عزرائیل سے انکی عمر اور
موت کا پوچھا عزرائیل نے کہا نزدیک مطلع آفتاب کے وفات پائینگے اُس فرشتے نے جو پھر کر دیکھا بلبل روح انکا
گلستان قدس کو پرواز کر گیا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ ملک الموت کثرت عبادت انکی سنکر مشتاق دیدار
ہوکر جناب الٰہی سے اجازت لیکر زمین پر آئے اور بامر الٰہی اور التماس انکے کی انکی جان قبض کیے پھر حق تعالیٰ نے
انکو جلایا اور عزرائیل کو فرمایا وہ آسمان پر لے گئے دوزخ دکھا کر بہشت مین داخل کیا پھر وہان سے نہین نکلے اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ یہہ گروہ انبیا کا کہ مذکور ہوئے ذکریا سے ادریس تک علی نبینا
وعلیہم الصلوٰۃ والسلام وہ ہین کہ انعام کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اوپر انکے ساتھ انواع انواع کے نعمتون کے دین اور
دنیا مین اور ساتھ اقسام اقسام کے فضیلتون کی صورت اور معنی مین پیغمبرون سے یعنے وہ کہ پیغمبر ہین اولاد آدم سے

سے کہ ادریس وغیرہ ہین علیہم السلام وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ اور ان لوگون سے کہ چڑہایا تہا ہمنے کشتی ہین
ساتھ نوح علیہ السلام کے اور وہ غیر ادریس علیہ السلام کے ہین وَمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا
اور اولاد ابراہیم علیہ السلام کے سے اور یعقوب علیہ السلام کے سے اور ان لوگون سے کہ راہ دکھائی ہے ہم نے انکو طرف
حق کے اور کھینچ لیا ہے ہمنے انکو اپنی طرف اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا جب پڑھی جاتی ہین اوپر انکے
آیتین اللہ کی گر پڑتے ہین درانحال کہ سجدہ کرنیوالے ہوتے ہین اللہ کو اور رونے والے ہوتے ہین خوف اسکے سے
سمجھ لیجئے کہ رونے کو ساتھ سننے اور پڑہنے قرآن کے مناسبت ہے خاص چنانچہ حدیث مین وارد ہے کہ کلام اللہ
پڑہو اور روؤ اگر رونا نہ آوے تکلف سے آنسو بہاؤ بیت شوق دیدار خدا مین اگر روئے نہ ہیکل اور بیتاب و مضطر ہوئے
اسکا جو دیدار مشکل ہے یہان نہ یعنی رافت ہم کہان اور وہ کہان نہ ہم مین سرتاپا ہے نقصان و زوال نہ اور وہ ہے
لازوال و باکمال نہ ہم ہین حادث اور ذات اسکی قدیم نہ ہم لئیم اور شان اسکی ہے کریم نہ پس کلام اسکا پڑہین زاری کے
ساتھ نہ چارہ چاہین اپنا ناچاری کے ساتھ نہ جوش مین تا بحر بخشش اسکا آئے نہ راہ سیدہی اپنے جانب کی دکھائیے
ایک مرد صالح نے حضرت کو خواب مین دیکھا کہ حضور مین قرآن پڑہتا ہون آپ نے فرمایا کہ اے صالح ہذہ القراۃ فاین البکاء
کلام دوست شوق انگیز ہوتا ہے اور آتش شوق جب دل مین پڑتی ہے سینہ جل کر آنسو ٹپک پڑتے ہین واذا سمعوا
ما انزل الی الرسول تری اعینہم تفیض من الدمع بیت جب ذکر تیرا آوے تو جی آہ جلا دے نہ جب نام تیرا لیجئے تو آنسو
نکل آوے نہ سمجھ لیجئے کہ یہہ پانچوان سجدہ ہے محی الدین ابن عربی نے اسکو سجدہ الانعام عام کہا ہے اور آسیر
جو کہ یہہ متضرع ہے اسکو گریہ فرح اور سرور بنایا ہے کیونکہ رحمان کے رحمت سب لطف اور کرامت ہے اور موجب خوشی
اور مسرت ہے پس ثمرہ اسکا طرب ہے نہ بیت راغبا جو رحمت رحمان ہے موجب فرح و سرور جان ہے فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ
خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ پس جانشین ہوئے پیچھے انکے اولاد بری کہ ضایع کیا انہون نے
نماز کو یعنے ترک کیا اور پیروی کی شہوتون کی اور آرزو کی اپنے نفس کی کہ میخواری اور زناکاری اور سوا اسکے ہے فَسَوْفَ
يَلْقَوْنَ غَيًّا پس شتاب دیکھینگے جزا گمراہی اور بدکاری کی یا ملاقات کرینگے عذاب اور زیان سے باغی تمام کوی کا ہے
دوزخ مین کہ اہل دوزخ عذاب اسکے سے بخدا پناہ پکڑتے ہین یا نام مکان کا ہے کہ دوزخ والے اسکے ڈر سے ہر دن چارسو
مرتبہ اللہ تعالی سے پناہ مانگتے ہین یا وادی ہے جہنم مین آگ اسکی تیز تر اور عذاب اسکا سخت تر ہے جو نماز نہ پڑہیگا اور
متابعت اپنے شہوتون کی کریگا اسکو وہان لیجاوینگے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا مگر جسنے توبہ کی گناہون سے اور ایمان لایا دل و زبان سے اور کام کئے اچھے پس یہہ لوگ
تائب اور مومن داخل ہونگے بہشت مین یا داخل کئے جاوینگے بہشت مین یدخلون بصیغہ معلوم اور مجہول دونو قراتین
حفص کی اول ہے اور نہ ظلم کئے جاوینگے کچھ ثواب اپنے سے یعنے جزا مین انکے نقصان نہ کرینگے اور جن جنتون مین وہ جاوینگے

وہ کیسے ہونگے جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَہٗ بِالْغَیْبِ بہشتین ہمیشہ رہنے کے ہین وہ جو وعدہ کیا ہے رحمٰن نے
ساتھ اُنکے بندون اپنے سے ساتھ غیب کے یعنے بہشت غایب ہے اُنسے یا یہ غایب ہین بہشت سے اور جو وعدہ کر لیا ہے تو غیبت
کا کچھ ڈر نہین اِنَّہٗ کَانَ وَعْدُہٗ مَاْتِیًّا ۝ بتحقیق ہے وعدہ اللہ کا آنیوالا یعنے وعدہ کئے گئے جو بہشت ہے آنیوالی ہے
اور مومن اسمین داخل ہونیوالے ہین لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْھَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا نہ سنینگے بہشتی بیچ بہشت کے بات بیہودہ لیکن سنینگے
سلام اللہ تعالیٰ سے یا فرشتون سے یا آپس مین ایک دوسرے سے وَلَھُمْ رِزْقُھُمْ فِیْھَا بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا ۝ اور واسطے اُنکے ہے
رزق اُنکا بیچ بہشت کے صبح اور شام جیسے یہان دنیا مین دو بار کہاتے ہین یا مراد صبح وشام سے دوام ہے اور بہشت مین اگرچہ
دن رات نہین لیکن نشانیون سے مقدارون رات کے معلوم ہوگی اور معین المعانی مین ہے کہ راتکا وقت پردے چھوٹنے
سے اور دروازے بند ہونے سے دریافت ہوگا اور دن کا زمانہ پردے اُٹھنے سے اور در کھلنے سے سمجھا جاویگا اور تبیان
مین ہے کہ وقت شب مین حورین خدمت کرینگے مومنون کی اور زمانہ روز مین غلمان تِلْکَ الْجَنَّۃُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ
عِبَادِنَا مَنْ کَانَ تَقِیًّا ۝ یہہ بہشت کہ ذکر کی ہمنے وہ ہے کہ وارث کرتے ہین ہم اُسکا بندون اپنے مین سے جس شخص کو کہ ہے
پرہیزگار لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اصحاب کہف اور ذوالقرنین اور روح کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ
کل کو جواب دونگا اور انشاء اللہ تعالیٰ نکہا پچیس دن یا پندرہ دن یا بارہ دن جبرئیل نہ آئے پھر جب آئے تو آپ نے
فرمایا کہ مین منتظر تمہارا تھا جبرئیل علیہ السلام نے جو جواب دیا وہ حکایت اُنکے قول کی حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا نَتَنَزَّلُ
اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّکَ اور نہین اُترتے ہم فرشتے مگر ساتھ حکم پروردگار تیرے کے لَہٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا
بَیْنَ ذٰلِکَ واسطے اُسیکے ہے جو کچھ آگے ہمارے ہے آنیوالے کامون سے اور جو کچھہ درمیان اُسکے ہے حال مین یا
اُسیکے حکم مین ہے ابتدا پیدا ہونا ہمارا اور انتہا مرنا ہمارا اور درمیان اُسکے مدت زندگانی ہمارے کی وَمَا کَانَ رَبُّکَ نَسِیًّا
اور نہین ہے پروردگار تیرا بھولنے والا یعنے اجال جب چاہے مجھکو تیرے پاس بھیجے رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا
وہی ہے پروردگار آسمانونکا اور زمین کا اور اُس چیز کا کہ درمیان زمین اور آسمان کے ہے اور پرورش کرنیوالے
کو بھولنا نچاہیئے فَاعْبُدْہُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِہٖ پس عبادت کر اُسکو اور صبر کر واسطے عبادت اُسکی کے یعنے جب
تو نے سمجھ لیا کہ وہ نہین بھولتا پس عبادت پر اُسکے ثابت رہ اور وحی کی دیر ہونے مین دل تنگ مت ہو ھَلْ تَعْلَمُ لَہٗ سَمِیًّا
کیا جانتا ہے تو واسطے اللہ کے ہم نام یعنے کوئی ایسا ہوا ہے کہ جسکا نام اللہ ہو نہین ہوا کوئی ایسا اُسکے دبدبہ سے
کسی مشرک نے اپنے معبود کو اللہ نہین کہا ہان الٰہ کہا ہے غیرت حق نے اس اسم مبارک کو تصرف کفار سے اور تسمیہ
معبودان باطل سے محفوظ رکھا اور زبان مومنان سے لیئے ہی ذات پاک کو ساتھ اس نام کے پکڑوایا قطعہ اللہ اللہ ہے
عجب یہہ نام نہ حسن اور خوبیان ہین جسمین نام نہ ایک کافی ہے یہہ پھر دوسرا نہ جیسے اللہ ہے گواہ اسکا وَیَقُوْلُ
الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَیًّا ۝ اور کہتا ہے انسان جو منکر بعث کا ہے یا ابی بن خلف کیا جب مرجاؤنگا

مین البتہ نکالا جاونگا مین زندہ یہہ استفہام انکاری ہے وہ بعید جان کر کہتا ہے کہ کیونکر مر کر خاک سے نکلونگا زندہ ہو
حق تعالی اسکے جواب مین فرماتا ہے اَوَلَا یَذْکُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰہُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ یَکُ شَیْئًا ۝ کیا نہین
یاد کرتا انسان یہہ کہ ہمنے پیدا کیا تھا اسکو پہلے اس سے اور نہ تھا کچھ بھی بلکہ عدم تھا پس جب ہم عدم سے وجود مین لائے
تو بار دیگر زندہ کرنا کیا مشکل ہے فَوَرَبِّکَ لَنَحْشُرَنَّھُمْ وَالشَّیٰطِیْنَ پس قسم ہے پروردگار تیرے کی دن حشر کے
البتہ اکٹھا کرینگے ہم انکو یعنے کافرون کو ساتھ شیطانون کے کہ دنیا مین انکے نزدیک تھے اور ہر کافر کے پاؤن مین ساتھ اُس شیطان کے
کہ قرین اُسکا ہے زنجیر بھر دینگے ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّھُمْ حَوْلَ جَھَنَّمَ جِثِیًّا ۝ پھر البتہ حاضر کرینگے ہم کافرون کو اور بقول بعضے سب
آدمیون کو گرد دوزخ کے زانو پر گرے ہوئے در حساب کے سے اور حاضر کرنا انکا دوزخ پر اسیواسطے ہوگا تو کہ نیک بخت
جان لین کہ ایسے بڑے بلا سے چھٹے زیادہ تر خوشی کرین اور بدبخت مکان اپنے آگ مین دیکھکر زیادہ تر غم کھینچین
ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ کُلِّ شِیْعَۃٍ اَیُّھُمْ اَشَدُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا ۝ پھر البتہ کھینچ لیوینگے ہم ہر ایک گروہ مین سے جون
انمین سے سخت تر ہے اوپر اللہ تعالی کے سرکشی مین یعنے پہلے ہر امت مین سے اسکو کہ کافر تر ہے جدا کر لیوینگے ثُمَّ
لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِیْنَ ھُمْ اَوْلٰی بِھَا صِلِیًّا ۝ پھر البتہ ہم خوب جانتے ہین اُن لوگونکو کہ وہ بہت لائق ہین ساتھ آتش دوزخ
کے داخل ہونے مین وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا اور نہین کوئی تم مین سے ای آدمیون مگر گذرنے والا ہے اوپر
دوزخ کے لیکن مومن جب گذرینگے آگ افسردہ ہو جاویگی چنانچہ حدیث مین ہے بہشتی بعضون سے پوچھینگے کہ حق تعالی نے
وعدہ فرمایا تھا وان منکم الا واردھا کیا حال ہے کہ ہمنے آگ نہین دیکھی فرشتے کہینگے کہ تم گذرے تھے دوزخ پر لیکن
آگ اُسکی بسبب نور ایمان تمہارے کے مردہ اور افسردہ ہو گئی تھی کَانَ عَلٰی رَبِّکَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا ۝ ہے گذارنا
دوزخ پر سے اوپر پروردگار تیرے کے لازم ادا کیا گیا اور قطعی حکم کیا گیا اُسپر یعنے وعدہ ہے کہ البتہ واقع ہوگا نہین ٹلنے کا
اور بعضے کہتے ہین کہ ورود بمعنی دخول ہے کیونکہ جابر رض نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ورود دخول
ہے کوئی نیک کار اور بدکار نہین مگر اسمین جاویگا لیکن آگ مومنون پر سرد ہو جاویگی وہ سلامت ہونگے جیسے
ابراہیم علیہ السلام پر اور موید اسے قول کا ہے جو حق تعالی فرماتا ہے کہ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ
فِیْھَا جِثِیًّا ۝ پھر نجات دینگے ہم انکو جو پرہیز کرتے ہین شرک سے یعنے دوزخ سے نکال لینگے اور چھوڑ دینگے ہم ظالمونکو
بیچ اسکے زانو پر گرے ہوئے وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ اور جب پڑھے جاتے ہین اوپر مشرکون کے
آیتین ہماری روشن اور ظاہر معانی کی یا دلیلین انکی یا اعجاز انکا قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ
خَیْرٌ مَّقَامًا کہتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوئے سرداروں مین سے قریش کے واسطے اُن لوگون کے جو ایمان لائے
ہین فقیر اُن مین کہ مومن اور کافر مین بہتر ہے مکان مین یعنے ہمارے محل ہین جن مین سب اسباب عیش کے موجود
ہین اور تم بے کوشک تو تمہ ہو خیریت مقام کہ حسن و جمال و وسعت معیشت ہے ہم رکھتے ہین اور تم فقر و فاقہ مین عمر

گذارتے ہو مصرع ہم ہین تم مین کونسا خوش حال ہے وَّاَحۡسَنُ نَدِيًّا اور بہتر ہے مجلس مین ہماری مجلس سے ہم سردار
اور شریف عرب کے ہین اور تمھاری مجلس مین غلام اور فقیر اور ضعیف ہین حق تعالی انکے افتخار کو رد فرماتا ہے کہ
وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ هُمۡ اَحۡسَنُ اَثَاثًا وَّرِءۡيًا اور کتنے ہلاک کئے ہین ہمنے پہلے مشرکان عرب کے گروہ
مجتمع تھے ایک زمانے مین اور واقع مین وہ کفار عرب سے بہتر تھے اسباب مین اور ہیئتون اور منظرون مین پس
مال نے انکو ہلاکت سے بچایا اور نہ اس جمال نے انکو عقوبت سے چھڑایا ہیت تحتہ جمال و مال یہ باعث
ہے پس منہ نے اس سے فائدہ ہے وہان نجات ہے اسکا جس قُلۡ مَنۡ كَانَ فِى الضَّلٰلَةِ فَلۡيَمۡدُدۡ لَهُ الرَّحۡمٰنُ مَدًّا
کہدے ان لوگون کو جو مال و جمال پر فخر کرتے ہین کہ عزت مت کرو کیونکہ جو شخص کہ ہے بیچ گمراہی کے پس چاہئے کہ کھینچا جاوے
اسکو رحمان خوب کھینچنا یہہ خبر بصورت امر ہے یعنے اللہ اسکی عمر دراز کرتا ہے اور مہلت دیتا ہے اور نعمت بھی دیتا
پہنچاتا ہے حَتّٰٓى اِذَا رَاَوۡا مَا يُوۡعَدُوۡنَ اِمَّا الۡعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ یہانتک کہ جب دیکھیں جو وعدہ دئے جاتے ہین
یا عذاب کا دنیا مین ساتھ قتل اور قید کے اور یا قیامت کا یا موت کا فَسَيَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضۡعَفُ جُنۡدًا
پس البتہ جانینگے کون شخص بدتر ہے دونون فرقون مین سے ازروی مکان کے اور برا ہے ازروے لشکر کے یون کہ
مومن اپنے درجہ بہشت مین دیکھینگے اور کافر اپنی درکات دوزخ مین اور مومنون کے یار اور مددگار خدا اور فرشتے
اور نبیا ہونگے اور کافرون کا کوئی دوست ہوگا نہ مددگار وَيَزِيۡدُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اهۡتَدَوۡا هُدًى
اور زیادہ دیتا ہے اللہ تعالی دنیا مین ان لوگون کو کہ راہ پاتی ہے ساتھ قرآن کے راہ پایا یعنے جو قرآن پر ایمان لائے ہین
انکی تصدیق زیادہ کرتا ہے جون جون قرآن نازل ہوتا جاتا ہے وَالۡبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيۡرٌ عِنۡدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيۡرٌ مَّرَدًّا
اور باقی رہنے والی نیکیان کہ پانچون نمازین ہین یا یہہ چارون کلمے ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
یا سوا انکے مین بہتر ہین نزدیک پروردگار تیرے کے ازروے ثواب کے اور بہتر ہین ازروئے بازگشت کے نفع
کافرونکو ہے یہین مال و منال نہ اور وہان عقبی مین ہے رنج و نکال نہ مومنونکو یہان ہدایت اسکی ہے نہ اور وہان
بھی صد حمایت اسکی ہے نہ کافرونکو ہے عذاب انکو ثواب نہ فرق اتنا ہے بطلان و ثواب نہ لکھا ہے کہ خباب
بن الارت رضی عنہ کے عاص بن وایل پر کچھہ دینار قرض تھے وہ مانگنے لگے اسنے کہا جب تک محمد صلے اللہ علیہ و
سلم سے تو کافر ہوگا نہ دونگا خباب نے کہا قسم اللہ کی کافر ہونگا مین اسسے زندہ اور مردہ اور نہ اسدن کہ مبعوث
ہونگا عاص نے کہا کہ جسدن تو مبعوث ہوگا مجھسے آکر لے لیجیو اگر تیرا کہنا سچ ہے تو بھی مین تجھے دونگا اسلئے کہ ہونگا
مال اور اولاد مین یہہ آیت اتری کہ اَفَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوۡتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا آیا پس دیکھا
تو نے اس شخص کو کہ کافر ہوا ساتھ آیتون ہمارے کے کہ قرآن ہے یا دلائل وحدانیت اور کہا یعنے عاص نے
البتہ دیا جاونگا مین مال اور اولاد دن قیامت کے اَطَّلَعَ الۡغَيۡبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَهۡدًا کیا جھانکا ہے

یا اُس نے غیب کو اور لوح محفوظ کا مطالعہ کر لیا ہے یا لیا ہے نزدیک اللہ کے سے عہد اس بات پر كَلَّا ہرگز نہین یون ہی باتین
بناتا ہے سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا البتہ لکھینگے ہم یعنے لکھوائینگے ہم حفظہ سے جو کچھ کہتا ہے
وہ یعنی ہمیشہ جاوینگے ہم اسکی اور لنبا کرینگے ہم واسطے اسکے عذاب مین سے لنبا کرنا یعنے عذاب پر عذاب دینگے مدام وَنَرِثُهُ
مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا اور وارث ہونگے ہم اسکے یعنے بعد موت کے اس سے لے لیوینگے جو کچھ کہ
کہتا ہے کہ کل مجھکو دینگے یعنے مال اور اولاد اور آویگا ہمارے پاس اکیلا وقت مرنیکے یا دن قیامت کے نہ مال
پاس ہوگا نہ اولاد ساتھ اسکے وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا اور پکڑتے ہین مشرکان
قریش سوا اللہ تعالی کے معبود بتون کو اور فرشتونکو اور اور چیزون کو تو کہ ہوویں وہ معبود واسطے انکے عزت یعنے
شفاعت سے معزز ہوویں اللہ کی درگاہ مین كَلَّا ہرگز نہین یہ کہ عزیز ہوویں سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ
عَلَيْهِمْ ضِدًّا البتہ کفر کرینگے یعنے انکار کرینگے معبود کافرونکے ساتھ عبادت انکی کے یعنے کافرو ہول قیامت
دیکھنے سے منکر ہو جاوینگے بتونکی عبادت سے اور ہووینگے اوپر بتونکے دشمن یا ہووینگے بت اوپر انکے مخالف أَلَمْ تَرَ
أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا کیا نہین دیکھا تو نے اور نہین جانا ہے کہ بھیجا ہم نے شیطانون
کو اوپر کافرون کے بہکاتے ہین انکو بہکانا کر یعنے گناہ کرنے کی باتین دلمین پھونکتے ہین فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ
پس مت شتابی کر اوپر انکے عذاب آنے مین إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا سوا اسکے نہین کہ گنتے جاتے ہین
ہم واسطے انکے دن موت کے انکے گنتے جانے کہ انمین غلطی نہین جب وہ دن پورے ہو جاوینگے انپر آویگا
جو مقرر اور مقدر کر رکھا ہے يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا یاد کر اس دن کو کہ جمع کرینگے ہم پرہیزگارونکو
طرف بہشت خدائے مہربان کے درانحال کہ سوار ہونگے انپر ناقہائے بہشت کے لیجاوینگے انکو جیسے مہمانون کو
بارگاہ سلطانی مین پہنچاتے ہین امام قشیری نے کہا کہ بعضے رخش طاعات اور عبادات پر ہونگے
بعضے مرکب ہمت اور نیات پر تو حسن طاعات والی جو پائے بہشت مین انکو وہان لیجاوینگے اور بادپائے
ہمت والے خواہان قرب رب العزت مین انکو اس سے مشرف فرماوینگے بیت قیمت ایک نظارہ جانان کی
ہے جنت تمام نہ بلکہ یہ نعمت ہے ناقص اور وہ ہے نعمت تمام نہ کشف الاسرار مین ہے کہ وقت وصال خواجہ مشاد
دینوری کے ایک درویش نے کہا الہی اپنی رحمت فرما اسپر اور بہشت عنایت کر مشاد نے کہا کہ اے غافل تیس برس سے
بہشت اور حور اور قصور مجھے دکھاتے رہے ہین اور مین نے گوشہ چشم ہمت سے اسپر نگاہ کی اب جو مجھے
درگاہ قرب مین لیجاتے ہین بن دیدار جمال باکمال اسکے بہشت کیا درکار ہے بیت بن دوست کے
گر لاکھ بہان تو کرون کیا نہ دیدار ہو اسکا تو جنت کو کرون کیا وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا
اور ہانکینگے ہم گناہ گارون کو یعنے کافرون کو طرف دوزخ کے پیاسے یا پیادے اکیلے رہے نہ

لا يملكون الشفاعة الا من اتخذ عند الرحمن عهدا ۝ نہ اختیار پاوینگے شفاعت کا نیک اور بد مگر جسنے کہ لیا ہووے
نزدیک اللہ تعالی کے عہد یعنے کوئی نہیں شفاعت کر سکینگے مگر جسکو اللہ کا حکم ہوگا یا نہ پاوینگے کوئی متقی اور نہ مجرم
کسی شفاعت کرنیوالے کی مگر جسنے لیا ہوگا نزدیک خدا کے عہد واسطے شفاعت کے اور وہ عہد توحید ہے اور اعمال
نیک وقالوا اتخذ الرحمن ولدا ۝ اور کہا کفار ملیح نے اور یہود اور نصاری نے پکڑی ہے خدا نے اولاد یعنے فرشتے اور عزیر
عیسی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو لقد جئتم شيئا ادا ۝ البتہ تحقیق لائے تم ایک چیز بھاری اور زشت
یعنے بات بری بے ادبی کی تكاد السموات يتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال هدا ۝ نزدیک ہے کہ
آسمان پھٹ جاوے اس بات سے اور پھٹ جاوے زمین اور گر پڑیں پہاڑ کانپ کر ان دعوا للرحمن ولدا ۝ اس سے
کہ دعوی کیا انہوں نے واسطے اللہ کے اولاد کا وما ينبغي للرحمن ان يتخذ ولدا ۝ اور نہیں لائق واسطے اللہ
کہ لے پکڑے اولاد کیونکہ اولاد جنس والد کے ہوتی ہے اور وہ جنس سے پاک ہے اور خدا ئے ذاتی ہے سے
احتیاج اولاد کے مدد کی نہیں رکھتا کہ اولاد سے درکار ہو ان كل من في السموات والارض الا اتي الرحمن عبدا ۝
نہیں جو شخص کہ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے مگر آتے ہیں قیامت میں اللہ کے پاس اس حالت میں
کہ بندے ہوں لقد احصهم وعدهم عدا ۝ البتہ تحقیق گھیر لیا ہے انکو اور جان لیا ہے یعنے اللہ کی قدرت
اور علم سے کوئی باہر نہیں بیت قدرت و علم سے اسکے نہیں باہر کوئی
بات باہر ہے کیا جاوے ہی اسے ہر کوئی وكلهم اتيه يوم القيمة فردا ۝ اور سب وہ آنیوالے ہیں اس
پاس دن قیامت کے اکیلے ہو کر بے یار و مددگار ان الذين امنوا وعملوا الصلحت سيجعل لهم الرحمن ودا ۝
تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے البتہ کریگا واسطے انکے اللہ مہربان محبت دلوں میں خلق کے یعنے
سبکے دلوں میں انکی دوستی ڈالیگا نے واسطے حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالی بندہ کو دوست رکھتا ہے جبریل سے
کہتا ہے کہ میں فلانے کو دوست رکھتا ہوں تو بھی رکھ جبریل اسکو دوست رکھتا ہے اور ندا کرتا ہے درمیان اہل
آسمان کے اللہ تعالی فلانے کو دوست رکھتا ہے تم بھی رکھو پس سب آسمان والے اسکو دوست رکھتے
ہیں پھر زمین والوں کے دلوں میں اسکی محبت ڈالتا ہے وہ بھی سب دوست رکھتے ہیں فانما يسرنه
بلسانك لتبشر به المتقين وتنذر به قوما لدا ۝ پس سوا اسکے نہیں کہ آسان کیا ہے ہم نے قرآن کو اوپر
زبان تیری کے کہ لغت عرب پر نازل کیا یا پڑھنا اسکا زبان پر تیرے سہل کیا تو کہ بشارت دے تو ساتھ اسکے
پرہیزگاروں کو کہ شرک سے بچے ہیں اور ڈراوے ساتھ اسکے قوم جھگڑنیوالوں کو وكم اهلكنا قبلهم من قرن ۝
اور بہت ہلاک کئے ہیں ہم نے پہلے قوم تیرے سے اہل قرن یعنے گروہ مشرکان کو ہر زمانے میں ہلاک کیا ہے
هل تحس منهم من احد او تسمع لهم ركزا ۝ کیا دیکھتا ہے تو ان ہلاک ہوؤں میں سے ایک کو یا سنتا ہے واسطے

اُنکے لئے کیا یعنے عذاب ہمارا جو اُنپر آیا سب ہلاک ہوگئے کوئی باقی نہ رہا کہ نظر آوے یا آواز سنا دے بیت
دنیا سے نکو نہ دل کو لبن فانی ہے تُو لاکھہ برس جیا یہہ موت آئی ہے نہ رافت یہہ ہے جو ثبات رہنا اِمین نہ پھول کہا
ہے نہ کج سلطانی ہے نہ سورہ طہ مکی ہے ایکسو پینتیس آیتیں ہیں اکہتر تین سو اکتالیس کلمے ہیں پانچ ہزار دوسو
بیالیس حرف ہیں فواصل اسکے یوبا ہیں نظم اور تطبیق اسکی ساتھہ سورہ مریم کے یہہ ہے کہ دونوں میں سعمیرونکے
قصے ہیں اور یہہ بھی مناسبت ہے کہ اختتام سورہ مریم ساتھہ ذکر قرآن کے ہے اور آغاز سورہ طہ میں بھی مذکور قرآن ہے

سورۃ طہ مکیۃ وہی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | مائۃ وخمس وثلثون ایۃ

طٰہٰ نام قرآنکا ہے یا اس سورہ کا یا ایک اسم ہے اسماء الٰہیہ سے یا طاء طاہر اور ہاء ہادی ہے یا ایک نام ہے اسماء جناب
رسالت پناہی سے جیسے کہ مزمل اور مدثر ہے پس یہہ منادی ہے اور حرف ندا محذوف ہے یا اشارت طرف دو نامونکے
ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ طالب اور ہادی ہیں بیت کہ وہی طالب شفاعت ہیں اور وہی ہادی شریعت
میں * یا طاہر من الذنوب اور ہادی بمعرفت علام الغیوب ہیں یا طہارت دل انکے کی ہے غیر حق سے اور ہدایت
انکی بصر حق ہے یا قسم ہے طول اور ہدایت الٰہی کی یا طینت پاک اور ہمت عالی حضرت رسالت پناہی کی تفسیر میں ہے
کہ امام جعفر صادق نے کہا کہ طہ قسم ہے طہارت اہل بیت رسول کی کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے ویطہرکم تطہیرا
بعضوں نے کہا ہے کہ قسم ہے طوبی اور ہاویہ کی کہ بشارت طرف جنت اور نار کے ہے یا طا طیبہ مدینہ اور ہا مکہ ہے ان
دونوں جگہہ کی قسم کہائی ہے یا طا طلب غازیان اور ہا ہرب کافران ہے یا طرب اہل جنان اور ہوان اہل نیران ہے
اور بعضے کہتے ہیں یہہ حروف مقطعہ سے نہیں بلکہ موضوع ہے مقابل یا رجل کے
لغت عکہ یا حبشہ یا سریانیہ میں اور پکارے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ عبادت بہت کرتے تھے شب کو
قیام نماز میں اسقدر کھڑے ہوتے تھے کہ قدم مبارک ورم کر جاتے تھے ایکدن ابوجہل نا اہل نے کہا کہ دین ہمارا
تو ترک کر کے رنج میں پڑا یا اُس نا اہل نے کہا کہ قرآن مجید پر نہیں اترا مگر یہہ کہ اسکو دکھہ دے یہہ آیت نازل ہوئی
کہ طہ یعنے ای مرد کسی نے مانند تیرے قدم میدان مردی میں نہیں رکھا ما انزلنا علیک القرآن لتشقی نہیں
اتارا ہم نے اوپر تیرے قرآن تو کہ رنج کھینچے تو اور راتوں کو نہ سووے اور سبب قیام نماز کے الم اور ورم پائے محترم
تیرے کو پہنچے الا تذکرۃ لمن یخشی مگر اتارا ہے قرآن کو اوپر تیرے بجہت پند دینے کے واسطے اُس شخص کے
کہ ڈرتا ہے سمجھہ لیجئے کہ قرآن نصیحت عام ہے تخصیص ڈرنیوالے کی واسطے نفع لینے انکے کے ہے اُس سے
تنزیلا ممن خلق الارض والسموات العلی اتارا گیا اتارنا کر اُس شخص کی طرف سے کہ جسنے پیدا کیا زمین
کو اور آسمانوں بلند کو الرحمن علی العرش استوی وہ رحمان ہے اوپر عرش کے قرار پکڑا اُسنے یا مستولی ہوا
امر اسکا اضافت استیلا کی طرف عرش کے باوجودیکہ وہ سب موجودات پر مستولی ہے واسطے عظمت عرش کے

ہے اور امام ماتریدی نے تاویلات مین عرش کو بمعنی ملک لکھا ہے یعنے وہ ملک اپنے پر مستولی اور غالب ہے اور
فتوحات مین ہے کہ شیخ ہمارے اس آیت مین عرش پر وقف کرتے تھے اور پڑھتے تھے استوی لہ ما فی السموات
ای ثبت لہ شیخ الاسلام نے کہا ہے کہ استوی اللہ تعالی کا جو بقرآن ہے ہمارا اس پر ایمان ہے تاویل کرنا اس مقدمہ
مین طغیان ہے ظاہر مین قبول کیا ہمنے اور باطن مین تسلیم کہ یہی اعتقاد سنیان ہے لیکن جانتے ہین کہ ہم کہ نہ وہ محتاج
مکان ہے نہ عرش اٹھانیوالا اسکا بلکہ اٹھانیوالا عرش کا وہی رحمان ہے بیت وہ جہان ہے وہان جہان
ہے نہین لامکان ہے وہان مکان ہے نہین نہ ہر مکان مین ہے اور مکان سے پاک نہ ہر زمان مین ہے اور
زمان سے پاک ما ہیہ ہے مخلوق اسکی وہ داور ما سب سے لبس ہے منزہ و برتر لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى واسطے اسکے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور جو کچھ کہ درمیان ان
دونون کے ہے اور جو کچھ نیچے گیلی مٹی کے ہے سمجھ لیجئے کہ ثری طبقہ ہے نیچے سب طبقات زمین کے وہب
بن منبہ سے تیسیر وغیرہ مین مروی ہے کہ سات زمینین دوش فرشتہ پر ہین اور قدم فرشتے کے صخرہ پر اور صخرہ
شاخ گاؤ فردوسی پر اور پائے گاؤ پشت ماہی حوض کوثر پر اور ماہی بحر پر بحر جہنم پر جہنم ریح پر ریح حجاب ظلمت پر حجاب
ظلمت ثری پر اور علم اہل آسمان اور زمین کا ثری کے آگے نہین جاتا اور جو کچھ نیچے ثری کے ہے اسکو سوا اللہ تعالی کے
کوئی نہین جانتا وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى اور اگر پکار کر کہے تو بات پس تحقیق وہ جانتا ہے چھپے کو
اور بہت چھپے کو سمجھ لیجئے کہ سر وہ ہے کہ بندہ کرتا ہے اور جانتا ہے اور چھپاتا ہے اور اخفی وہ ہے کہ نہین
جانتا کہ اور وہ کیا کرے گا یا سر وہ ہے کہ کسی سے بات کہے اور اخفی وہ ہے جو دل مین چھپا رکھے اَللّٰهُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ ہے نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى واسطے اسکے ہین نام
اچھے بصفات کمالیہ وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى اور کیا آئی ہے تیرے پاس بات موسی علیہ السلام
کی اِذْ رَاٰ نَارًا یاد کر جب دیکھی موسی نے آگ حدیث مین ہے کہ موسی علیہ السلام اپنی بی بی کو لیکر رخصت
ہو کر شعیب علیہ السلام سے کہ حران کے تھے مان اور بھائی کے ملنے کو مصر کو چلے بی بی ان کی کہ صفورا نام تھا
حاملہ تھین ایک راہ ہی ہوا سرد تھی اور برف برستی تھی اور اندھیرا تھا راہ بھول کر نزدیک وادی ایمن کے آن نکلے
وضع حمل ظاہر ہوا آگ کی احتیاج پڑی چقماق سے بہتیرا آگ نکالی نہ نکلی ناگاہ دور سے آگ نظر آئی فَقَالَ لِاَهْلِهِ
امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ پس کہا موسی علیہ السلام نے واسطے اہل اور عیال اور خادمون اپنے کے ٹھہر جاؤ ہین تحقیق
مین نے دیکھی ہے آگ شاید کہ مین لے آؤن تمھارے پاس اسمین سے انگارہ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى یا پاؤن مین اوپر
آگ کے راہ بتانیوالا کہ رستہ سیدھا بتاوے پس لوگون کو وہین چھوڑ کر اکیلا آگ کیطرف چلا فَلَمَّآ اَتٰىهَا پس جب
آیا اسکے پاس آگ دیکھی سفید چمکتی درخت سبز عناب مین اور گرد اسکے کوئی نہ تھا حیران ہوا اور روشنی آتش اور

سبزی درخت پر تعجب کیا یکبارے نُوۡدِیَ یٰمُوۡسٰی پکارا گیا کہ اے موسیٰ اِنِّیۡۤ اَنَا رَبُّکَ فَاخۡلَعۡ نَعۡلَیۡکَ تحقیق مین ہون پروردگار تیرا تکرار ضمیر متکلم کا واسطے تاکید اور تحقیق کے ہے کہ شک مت لا یقین جان مین ہون رب تیرا پس اُتار ڈال دونو جوتیان اپنی سمجھ لیجئے کہ نعلین مین اختلاف ہے بعضی کہتے ہین کہ پوست حمار غیر مدبوغ کی تہین سبب نجاست کے حکم اُتارنے کا فرمایا اور اصح یہہ ہے کہ نعلین جلد بقر کی تھین طاہر اُتارنے کا حکم اسواسطے فرمایا کہ قدم موسیٰ ع م تراب الارض مقدسہ کو مس کرے اور برکت پاوے اور محققون نے کہا ہے کہ یہہ تعلیم ادب وادی ہے کہ بساط سلاطین پر نعلین سے نہین جاتی اسواسطے بعضے سلف ولے جیسے بشر حافی رح وغیرہ برہنہ پا سیر کرتے پھرتے ہین ہیبت جسکا کہ زمین واسمان طالب ہے نہ وہ کفش برہنہ پا رکھتے ہین تو بعضون نے کہا ہے کہ نعلین اُتار ڈال یعنے خیال اہل وولد دل سے نکال امام قشیری نے کہا کہ فکر دنیا اور آخرت کا دل سے دور کر ہیبت دل سے اپنے دے اُٹھا کونین کو نہ پاؤن سے کر دور اس نعلین کو اِنَّکَ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًی تحقیق تو بیچ میدان پاک کے ہے کہ نام اسکا طوی ہے وَاَنَا اخۡتَرۡتُکَ اور مین نے پسند کیا تجھ کو واسطے نبوت کے پس سُن جو کچھ وحی کیا جاتا ہے اور وحی یہہ ہے کہ فَاسۡتَمِعۡ لِمَا یُوۡحٰی اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ تحقیق مین ہون اللہ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر مین پس عبادت کر میری سمجھ لیجئے کہ اس وحی مین توحید بیان فرمائی کہ انتہائے عرفان ہے اور امر بعبادت کیا کہ کمال علم ہے پھر اقسام عبادت مین نماز کی تخصیص کی کہ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ اور قائم رکھ نماز کو واسطے یاد میرے کے کہ تو مجھے یاد کرے یا مین تجھے اِنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ اَکَادُ اُخۡفِیۡہَا تحقیق قیامت آنیوالی ہے نزدیک ہے کہ چھپا ڈالو نمین وقت اسکے کو کیونکہ ڈر اس عذاب کا کہ جسکا وقت معلوم نہوا شد اور اتم ہوتا ہے یا اخفا بمعنی سلب خفا ہے یعنی نزدیک ہے کہ ظاہر کرونمین اسکو لِتُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا تَسۡعٰی تو کہ بدلا دیا جاوے ہرجی ساتھ اس چیز کے کرتا ہے فَلَا یَصُدَّنَّکَ عَنۡہَا مَنۡ لَّا یُؤۡمِنُ بِہَا وَاتَّبَعَ ہَوٰىہُ فَتَرۡدٰی پس نہ بند کرے تجھکو فکر قیامت کے سے یا ایمان لانے اسکے سے وہ شخص کہ نہین ایمان لاتا ہے ساتھ وقوع اسکے کے اور پیروی کرتا ہے خواہش اپنے کی پس بند کرنے سے ایسے شخص کے بند مت ہو کہ ہلاک ہوجاویگا تو یہہ خطاب موسیٰ علیہ السلام کو ہے اور مراد امت اُنکی ہے اور علم الہدی اور فقیہ ابو اللیث نے لکھا ہے کہ وَاَنَا اخۡتَرۡتُکَ سے یہان تک خطاب ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور مراد اُنکی امت ہے القصہ جب موسیٰ علیہ السلام نے نعلین اُتارین اور وادی مقدس مین ٹھہرے خطاب آیا وَمَا تِلۡکَ بِیَمِیۡنِکَ یٰمُوۡسٰی اور کیا ہے یہہ بیچ داہنے ہاتھ تیرے کے اے موسیٰ سمجھ لیجئے کہ واسطے رفع ہیبت کے حضرت موسیٰ سے کلام کیا اور یہہ استفہام متضمن تنبیہ ہے یعنے حاضر رہ تو کہ عجائب دیکھے تو قَالَ ہِیَ عَصَایَ کہا موسیٰ علیہ السلام

نے جواب مین کہ یہہ ہے عصا میرا اور وہ بہشت کی لکڑی کا تھا دس گز کا لمبا دو شاخین تین سطرین اسمین لکھی تھی اول القدرت اللہ دوم العظمت اللہ سیوم محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور بوری بوہی کے نیچے لکھی تھی علیق
انکا نام تھا یا نبعہ آدم علیہ السلام سے شعیب علیہ السلام کو میراث مین پہنچا تھا اُنھون نے موسی علیہ السلام کو دیا تھا ؏
غرض موسی علیہ السلام نے جواب دیکر واسطے تعداد نعم ربانی کے کلام زیادہ کیا اور کہا اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى تکیہ کرتا ہون مین اوپر اسکے جب راہ مین تھک جاتا ہون یا جب بکریان چرتے ہین اور پتے جھارتا ہون مین ساتھہ اسکے اوپر بکریان لینے کے اور واسطے میرے بیچ عصا کے فائدے ہین اور لکھا ہے کہ راہ مین حضرت موسی علیہ السلام سے باتین کرتا تھا اور درندان گزندون سے بچاتا تھا اور اُنکے دشمن کے سات لڑتا تھا اور وقت خواب اُنکے کے بکریون کی نگہبانی کرتا تھا اور جب کہوے پر جاتے تھے دونون شاخین اُسکی ڈول بن جاتی تھین اور وہ رسی اور جب زمین مین گاڑ دیتے تھے درخت سایہ دار ہوجاتا تھا اور جس میوہ کو اُنکا جی چاہتا تھا وہی اُسمین سے کرتا تھا اور اندھیری راتون مین مثل شمع کے روشن ہوتا تھا ؏
بیت اُسکا کیا ہووے اے رفعت بیان ؏ قدرت اللہ تھی اُسمین عیان ؏ اور جب موسی علیہ السلام نے مجمل کہا کہ مجھکو اُسمین فواید ہین قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى فرمایا اللہ تعالی نے ڈال اُسکو اے موسی حضرت موسی نے گمان کیا کہ نعلین کی طرح اُسکو پھینکا چاہیے فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى پس ڈال دیا اُسکو پیچھے اپنے فی الحال آواز عظیم آئی مڑکر جو دیکھا پس ناگہان وہ سانپ تھا دوڑتا لکھا ہے کہ پہلے مار رزد ہوگیا عصا کی قدر ہوتا پھر شتر بختی کے برابر بڑہ گیا اور چار پاون پر چلنے لگا چالیس گز یا ستر گز کا دہن اُسمین دانت بڑے بڑے ہوگئے اور آنکھین برق کی مانند چمکنے لگین جس سنگ عظیم پر پہنچتا تھا ایک لقمہ کرتا تھا اور درختون کو جڑ سے اُکھیڑ اتھا اور نگلتا تھا موسی علیہ السلام نے اُسکو دیکھہ کر دہشت کھائی اور کنارہ کش ہونے لگے قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ فرمایا حق تعالی نے پکڑ لے اُسکو اور مت ڈر اس سے سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ابھی پھیر دینگے ہم اُسکو طرح پہلے مین یعنے وہی عصا جو تھا ہوجاویگا جب یہہ خطاب موسی علیہ السلام کو ہوا اجمل کر ہاتھہ اپنا اُسکے منہہ مین ڈال کر وودو لو کلہ اُسکے پکڑ لئے جیسا پہلے عصا تھا ویسا ہی ہوگیا دونون شاخین اُسکے سر کی اُنکے ہاتھہ مین تھین پھر آواز آئی کہ وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ۙ اور ملا اے ہاتھہ اپنا طرف بازو اپنے کے نیچے بغل کے نکل آویگا سفید روشن بے عیب اور مرض کے یعنے سفیدی برص کی نہوگی بلکہ سفیدی چمکتی شعاع وار برق آسا ہوکے یہہ نشانی اور اوپر نبوت لینے کے اور یہہ اسواسطے کیا ہمنے لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى تو کہ دکھاوین ہم تجھکو نشانیون بڑی مین سے اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى جا یہہ دونون معجزے لیکر طرف فرعون کے اور اُسکو میری عبادت کی طرف بلا تحقیق اُسنے سرکشی کی کہ دعوی خدائی کا کرتا ہے جب

موسی علیہ السلام مامور ہوئے دعوت فرعون پر پس اپنے دل میں اندیشہ کرنے لگے کہ میں اکیلا فرعون اور لشکر اسکے کا کیونکر مقابلہ
کرسکونگا پس جناب باری سے قوت مانگی اور دعا کی اور کمال نیازمندی سے قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي کہا اے پروردگار
میرے کھولدے واسطے میرے سینہ میرا تو کہ سماوے جو کچھ تیری طرف سے دے آوے یا مجھکو
متحمل اور بردبار کر تو کہ کیسا ہی رنج اور سختی آوے دل تنگ ہوں وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي اور آسان کر واسطے میرے کام
میرا کہ پہنچانا تیرے احکام کا ہے وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي اور کھولدے گرہ زبان میری سے يَفْقَهُوا قَوْلِي
تو کہ سمجھیں بات میری لکھا ہے کہ فرعون نے لڑکپن میں ایک دن موسی علیہ السلام کو گود میں لیا تھا آپ نے اسکی
داڑھی کی طرف ہاتھ دوڑا کر کچھ بال اکھیڑ لیئے اس نے غصہ ہو کر حکم قتل کا آپ کے کیا بی بی آسیہ نے سمجھایا کہ یہہ لڑکا ہے
جواہر رخشان اس نے جو تیری داڑھی میں دیکھے ہاتھ دوڑایا اگر انگارہ آگ کا دیکھے تو اسکو بھی قصد پکڑنے کا کرے
اسنے انگیٹھی انگاروں بھری اور تھالی یاقوت سے ملبب منگوا کر موسی علیہ السلام کے سامنے دھری آپ ہاتھ یاقوت
کیطرف دوڑانے لگے جبرئیل علیہ السلام نے ہاتھ پکڑ کر انگاروں کیطرف پھیر دیا موسی علیہ السلام نے انگارہ اٹھا کر منہہ میں دے لیا
زبان انکی جل گئی اور گرہ زبان میں رہ گئی بات جو فرماتے تھے سو اسکو چاہا کہ دور ہو زبان کھل جاوے اور پھر دعا کی وَاجْعَل لِّي
وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي اور کر واسطے میرے وزیر اہل میرے سے هَارُونَ أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ہارون بھائی میرا
محکم کر ساتھ اسکے قوت میری وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي اور شریک کر اسکو بیچ کام میرے کے یعنے نبوت میں میرے
اسکو شریک کر کی نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا تو کہ پاکی بیان کریں ہم تیری بہت یا نماز پڑھیں ہم بہت وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا
اور یاد کریں ہم تجھکو بہت ساتھ حمد اور ثنا اور دعا کے إِنَّكَ كُنتَ بِنَا بَصِيرًا تحقیق تو ہے تو ساتھ احوال ہمارے
کے دیکھنے والا یا تو دانا ہے صلاح کار ہمارے کا قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ کہا اللہ نے کہ تحقیق دیا گیا تو سوال
اپنا اے موسی علیہ السلام یعنے جو مانگا تو نے وہ میں نے دیا وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ اور البتہ تحقیق احسان
کیا تھا ہم نے اوپر تیرے ایک بار اور إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ جس وقت کہ وحی کی ہم نے اوپر طرف ماں تیری کے
وہ چیز کہ وحی کی جاتی ہے اب یا الہام کیا ہم نے اسکو جب تو پیدا ہوا تھا اور فرعون کے لوگ بیٹوں کو ڈھونڈ کر مارتے
تھے اور وہ حیران تھے تیرے کام میں یا فرشتے کے زبانی نہ بطور نبوت پیغام بھیجا ہم نے أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ
فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ یہہ کہ ڈال دے موسی کو بیچ صندوق کے پھر ڈال دے اسکو منہہ اسکا بند کر کر بیچ دریاے نیل کے
فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُ پس چاہیئے کہ ڈال دے اسکو یہہ امر ہے معنے
خبر ہے یعنے ڈال دیگا اسکو دریا کنارے پر لے لیوے اسکو دشمن میرا اور دشمن اسکا یعنے فرعون تکرار عدو کا واسطے
مبالغہ عداوت اسکی کے ہے لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام کی ماں نے امر الٰہی سے موسی کو صندوق میں ڈال کر رود نیل میں بہا دیا
نہر اسکی باغ فرعون میں آگئے تھے اس راہ سے وہ صندوق وہاں بہہ آیا فرعون اور بی بی آسیہ کنارے نہر کے سیر

کرتے تھے انھون نے نکال کر کھولا تو لڑکا ماہ رو سیاہ چشم دیکھا قتادہ نے کہا ہے کہ انکھون مین موسی علیہ السلام کے
ایسی ملاحت تھی کہ جو دیکھتا تھا دوست رکھتا تھا آسیہ اور فرعون نے جو نگاہ آپ کے چشم پر کی دلمین محبت سما گئی
چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي اور ڈال دی مین نے اوپر تیرے محبت اپنی طرف سے تو کہ
وہ دونون مہربان ہو جاوین وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي اور تو کہ پرورش کیا جاوے تو اوپر انکھون میری کے یعنے
بیچ محافظت میری کے حدیث مین ہے کہ موسی علیہ السلام کو فرعون اور آسیہ نے اپنا بیٹا کیا اور جھولے مین لٹایا
اور دائیون کو بلایا لیکن وہ کسیکا دودھ نہین پیتے تھے اور ماں نے موسی کے اپنی مریم بیٹی کو صندوق دریا مین
ڈالتے وقت کہا تھا کہ دیکھ کہان جاتا ہے وہ ساتھ ساتھ صندوق کے چلی آئی جب صندوق باغ فرعون مین گئی وہ
بھی دیوار کود کے چلی گئی اسمین جب کہ یہ سب ماجرا دیکھا پھر آسیہ کے سامھنے چلی آئے إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ
فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُ یاد کر جس وقت کہ چلتے تھے بہن تیری وہان پس کہتی تھی کیا دلالت کرون
تمکو اوپر حاضر وا اس شخص کے کہ پالے اسکو اور دودھ پلاوے آسیہ نے کہا کہ اگر ایسا ہو تو تیرا احسان مانینگے
ہم مریم باہر نکل کر ماں کو لے آئی اور موسی علیہ السلام کو اسکے گود مین دیا فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا
وَلَا تَحْزَنَ پس پھیر لائے ہم تجھکو طرف ماں تیری کے اور وعدہ پورا کیا ہمنے تو کہ ٹھنڈی ہووین انکھین اسکی تیرے دیدار سے
اور نہ اندوہناک ہو وہ جدائی تیری سے وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ اور مار ڈالا تو نے ایک جان کو کہ قبطی تھا
اور فرعونی قصاص مین اسکے تجھے مارنے کو تھے پس نجات دی ہمنے تجھکو غم قتل سے اور حکم کیا کہ مدین کو ہجرت کرو
وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا اور آزمایا ہمنے تجھکو آزمانا کر یعنے بلاؤن مین ڈال کر صاف نکال لیا اور تفصیل قصہ دلالت موسی
علیہ السلام کی اور قتل قبطی کی اور ہجرت کی طرف مدین کے سورہ قصص مین آویگی فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ
پس رہا تو کئی برس بیچ لوگون مدین کے لکھا ہے کہ اٹھارہ برس یا اٹھائیس برس رہے تھے ثُمَّ جِئْتَ
عَلَىٰ قَدَرٍ يَا مُوسَىٰ پھر آیا تو اس میدان مین اوپر اندازہ کے کہ مقدار کیا تھا ہمنے اے موسی اور یہان باتین کین ہمنے
تجھسے وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي اور پسند کر لیا مین نے تجھکو واسطے محبت اپنی کے یعنی اپنا دوست کیا مین نے تجھکو
اذْهَبْ أَنتَ وَأَخُوكَ بِآيَاتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي جا تو اور بھائی تیرا ساتھ معجزون میرے کے اور مت
سستی کرو بیچ یاد کرنے ذکر میرے کے ساتھ توحید اور عبادت کے اذْهَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ جاؤ تم دونون طرف
فرعون کے تحقیق اسنے سرکشی کی ہے فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا پس کہو واسطے اسکے بات نرم اور بطور
مشورت اسکو دعوت کرو جیسے هَلْ لَكَ إِلَىٰ أَن تَزَكَّىٰ ہے ایسا ہو کہ سخت کہنے مین تم سے رنجیدہ ہو کر غصہ کرے
یا یہ کہ حق تربیت اسکا نگاہ رکھو بعضون نے کہا ہے کہ بات نرم یہ ہے کہ اسکے کنیت سے اسکو پکارو جیسے ابو العباس اور
ابو الولید اور ابو مرہ غرض کلام سخت مت کرو لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ شاید کہ وہ نصیحت پکڑے تمھاری بات سے

یاد دے عذاب ہمارے یہے لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام یہہ کلام سنکر اپنے لوگوں مین گھر کے نگئے وہین سے مصر کو چلے اور لوگون نے
رات بھر انکا انتظار کیا جب وہ نہ آئے تو سارے دل حیران پریشان اسی جنگل مین رہے کسی نے بی بی صفورا کو بہنا کر انکے
باپ پاس پہنچا دیا اور بعد غرق ہونے فرعون کے خبر موسیٰ علیہ السلام کی انکو پہنچی اور موسیٰ علیہ السلام جو مصر کو چلے تو ہارون
علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ بھائی کے استقبال کو راہ مدین مین جاؤ آئے ہو سے علیہ السلام سے ملے حضرت موسیٰ نے
سب احوال کہا کہ چلو فرعون کو دعوت اسلام کرین ہارون نے کہا ای بھائی شوکت اور دبدبہ فرعون کا جو تم دیکھ گئے
وہ آپ نہین رہا ملک بہت زیادہ ہے ادنی بات مین حکم قتل اور سولی پر چڑھا نیکا کرتا ہے موسیٰ علیہ السلام نے
اندیشہ کیا اور دو بھائیون نے متفق ہو کر قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى
کہا ای پروردگار ہمارے تحقیق ہم ڈرتے ہین یہہ کہ فرعون جلدی کرے اوپر ہمارے یعنے معجزہ دکھلانیکے پہلے ہی
عذاب پہنچاوے ہمین یا یہہ کہ سرکشی کرے اور تیرے جناب پاک مین بے ادبی کی بات بولے قَالَ لَا تَخَافَآ
اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى فرمایا حق تعالیٰ نے کہ ای موسیٰ اور ہارون مت ڈرو جلدی اور سرکشی فرعون کے
سے تحقیق مین ہون ساتھ تمھارے حفاظت اور مددگاری مین سنتا ہون دعا تمھاری اور دیکھتا ہون حال تمھارا یعنی
خاطر جمع رکھو مین سنتا اور دیکھتا ہون تحقیق اسکا ضرر نہین پہنچنے دینے کا فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ
فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ پس جاؤ انکے پاس پس کہو تحقیق ہم دونون بھیجے ہوئے ہین پروردگار تیرے کے
پس بھیج ساتھ ہمارے اولاد یعقوب کو طرف زمین مقدسہ کے کہ وطن ہمارا ہے اور نہ عذاب کر انکو تکلیف دیکر مشکل
کامون کے اور اولاد کے مارنے کے قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تحقیق لائے ہین ہم تیرے پاس معجزہ پروردگار
تیرے سے وَالسَّلٰمُ عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اور سلامتی دو نون جہانمین یا سلام فرشتونکا کہ خزنہ بہشت مین اوپر اس
شخص کے ہے کہ پیروی کرے ایمان کی اور راہ راست پر چلے اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي مَنْ
كَذَّبَ وَتَوَلّٰى تحقیق وحی کیا گیا ہے طرف ہمارے یعنے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ یہہ عذاب دنیا اور آخرت
اوپر اس شخص کے ہے کہ جھٹلاوے اس چیز کو کہ ہم لائے ہین اور منہہ پھیرے اس سے پس موسیٰ اور ہارون علی نبینا
وعلیہما السلام بموجب حکم الٰہی کے درگاہ فرعون مین آئے مدت کے بعد جو ملاقات ہوئی کہا کہ ہم رسول رب تیرے کے ہین
اور تجھے اسکی عبادت کی طرف بلاتے ہین اور جو باتین اللہ تعالیٰ نے تلقین فرمائین تھین وہ سب کہین قَالَ
فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى کہا فرعون نے پس کون ہے رب تمھارا ای موسیٰ کہ مجھے اسکی عبادت کی طرف بلاتے ہو
سمجھ لیجئے کہ مخاطب ہارون اور موسیٰ علیہما السلام دونون تھے فرعون نے تخصیص موسیٰ علیہ السلام کی اسواسطے
کی کہ وہ جانتا تھا انکی زبان مین گرہ ہے بات اچھی طرح نکر سکینگے مجلس مین شرمندہ ہونگے اور گرہ دور ہونے کی اسکو
خبر نہتی پس موسیٰ علیہ السلام نے زبان فصیح سے قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰي كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى کہا پروردگار

ہمارے

ہمارا ہے وہ شخص ہے جسنے محض رحمت سے دے ہر چیز کو صورت اور شکل اسکی لائق اور موافق حال اسکے کہ
پاوے ہر مخلوق کو وہ چیز جسمین درستی وجود اور معاشی کے اسکے ہے پھر راہ دکھائی طرف اسکے یعنے سمجھ دے
ساتھ ذہن دول نفع لینے کے اس سے پاوے ہر حیوان کو زوجہ اسکی مثل اسکے خلقت اور صورت مین پھر
راہ دکھائی ازدواج اور امتزاج کے ساتھ اسکے فرعون نے جو یہہ بات سُنی ڈرا کہ ایسا ہو قوم میری عبادت اسی
خدا کی کرنے لگے عنان توسن تقریر پھیر کر لا جواب کرنے کو موسیٰ علیہ السلام کے قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ
الْاُوْلٰى کہا پس کیا ہے حال قرنون پہلو نکا جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود تھے کہ اس خدا کی عبادت نہین کرتے
تھے اب وہ رحمت مین ہین یا زحمت مین قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ کہا موسیٰ نے علم حال اور
مال انکا نزدیک پروردگار میرے کے ہے بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہوا لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى نہین
بہک جاتا پروردگار میرا اور نہ بھول جاتا ہے کسی چیز کو بلکہ علم اسکا محیط ہے سب اشیا کو اور مین بندہ ہون جیسے
تم بندہ ہو نہین جانتا مین مگر کچھہ کہ وہ مجھے بتا دیتا ہے بعضون نے کہا ہے کہ مراد فرعون کے استفسار احوال قیامت
کہ کیا حال ہے قرنون پہلو نکا اٹھائے نہین جاتے تو موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ اسکو سوا خدا کے
کوئی نہین جانتا اور پھر پہلے بات پر اپنے آکر وصف حق سبحانہ بیان کرنے لگے کہ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً پروردگار میرا وہ ہے جسنے کیا ہے واسطے تمہارے
زمین کو بچھونا کہ اسپر بیٹھو گھر بناؤ اور چلا دی مین واسطے تمہارے بیچ زمین کے راہین کہ ایک جگہہ سے دوسری
جگہہ واسطے کامون اپنے کے جاؤ اور اتارا آسمانون سے پانی فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى
پس نکالے ہمنے ساتھ اس پانی کے طرح طرح کے روئیدگی سے کہ رنگ اور مزا ہر ایک جدا ہے باوجودیکہ ایک
آب سے پیدا ہے سمجھ لیجئے کہ یہہ التفات غیبت سے طرف تکلم کے تنبیہ ہے اوپر کمال قدرت اور حکمت کے
یعنے کوئی سوا ہمارے نہین نکال سکتا كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ کھاؤ جو کچھہ کھانے کی چیزین تمہاری پیدا
کین مین اناج اور میوے اور چراؤ جانورون اپنے کو جو کچھہ خوراک انکی ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّاُولِي النُّهٰى تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیان ہین قدرت اور وحدت حق کی واسطے صاحبون عقل کے مِنْهَا
خَلَقْنٰكُمْ زمین سے پیدا کیا ہے ہمنے تمکو یعنے اصل پیدائش باپ تمہارے آدم علیہ السلام کے اور اول
مادہ بدنون تمہاریکا خاک زمین ہے بتیان مین ہے کہ حق تعالیٰ فرشتون کو بھیجتا ہے تو کہ خاک اس موضع کی
جہان مدفن آدمی کا ہوگا اٹھا کر نطفہ پر کہ مادہ وجود اسکا ہے ڈالتا ہے پھر وہ شخص منی اور نطفہ سے پیدا ہوتا ہے
اور اسی خاک مین دفن ہوتا ہے چنانچہ حق سبحانہ فرماتا ہے کہ زمین سے پیدا کیا ہے ہم نے تمکو وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ
وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى اور بیچ اسی کے پھر لیجاوینگے ہم تمکو بعد موت کے اور اسی مین سے نکالینگے

ہم تمکو بار دیگر واسطے حساب اور جزا کے پس فرعون نے معجزہ طلب کیا موسی علیہ السلام نے عصا کو ڈال دیا اژدہا بن گیا
پھر اٹھا لیا وہی عصا ہو گیا اور ید بیضا دکھایا اور نو معجزوں میں سے معجزہ پر معجزہ دکھایا لیکن فرعون ایمان نہ لایا چنانچہ حق
تعالی فرماتا ہے وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ٥ اور البتہ تحقیق دکھلائیں ہمنے فرعون کو نشانیاں
اپنی سب جو موسی کو دی تھیں پس جھٹلایا موسی کو اور نمانا اور عناد سے قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا
بِسِحْرِكَ يٰمُوسٰى کہا فرعون نے کیا آیا ہے تو ہمارے پاس تو کہ نکال دے تو ہمکو زمین ہماری سے کہ مصر ہے ساتھ
جادو اپنے کے اے موسی یعنے تو جادوگر ہے چاہتا ہے کہ جادو سے ہمیں مصر سے نکال کر بنی اسرائیل کو
یہاں بسا کر بادشاہت کرے فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ
نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى پس البتہ لاوینگے ہم تیرے پاس جادو مانند جادو تیرے کے پس مقرر کر
درمیان ہمارے اور درمیان اپنے وعدہ گاہ واسطے معارضہ کے کہ نہ خلاف کریں ہم اسکا ہم اور نہ تو مکان ہموار
کہ اسمیں نچان اونچان نہو تو کہ سب لوگ دیکھیں قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ کہا موسی نے وعدہ گاہ تمہارا
ان زینت کا ہے کہ قبطی اس دن عید کرتے ہیں اور مصر والے سب آراستہ ہو کر ایک مکان پر حاضر ہوتے ہیں یا دن عاشورہ کا
وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى اور یہہ کہ اکٹھے کئے جاویں لوگ دن چڑھے یعنے وعدہ گاہ جمع ہونیکا دن ہے لوگوں کے وقت
چاشت کے موسی علیہ السلام نے یہہ مقرر کیا تاکہ حق اور باطل سب پر ظاہر ہو جاوے اور خبر اسکی عالم میں پھیل جاوے
فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى پس پھر گیا فرعون مجلس سے اور خلوت میں جا کر جادوگروں کے جمع کرنیکا مشورہ
کیا پس جمع کیا اس چیز کو کہ جس سے مکر کرے یعنے ساحروں کو اور آلات سحر کو پھر آیا وعدہ گاہ میں جادوگروں کو لیکر
قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا کہا موسی نے واسطے جادوگروں کے جب انسے ملاقات
کرے کہ اے قوم وائی ہے تمکو مت باندھ لو اوپر اللہ کے جھوٹ کہ معجزہ اسکے کو جادو کہو اور اس سے مقابلہ کرو
یا مت باندھو اوپر اللہ کے جھوٹ کہ معجزہ اسکے کو جادو کہو اور اس سے مقابلہ کرو یا مت باندہو اوپر اللہ کے
جھوٹ ساتھ شریک ٹھہرانے اسکے فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ پس فنا کر دیگا تمکو ساتھ عذاب کے نازل
کر کر تمپر وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى اور تحقیق نامراد ہوا جسنے جھوٹ باندھا اللہ پر فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ
وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى پس جھگڑنے لگے جادوگر کام اپنے میں درمیان اپنے بعد سننے کلام موسی کے اور کہنے لگے کہ یہہ
بات ساحروں کے بات کی طرح نہیں معلوم ہوتی اور چھپایا مصلحت کو جو آپس میں کی ہمنشینوں سے فرعون
کے اور آپس میں یہہ بات ٹھہرائی کہ اگر یہہ غالب ہوا ہم پر تو ہم متابعت اسکی کرینگے لکھا ہے کہ فرعون نے
غرفہ سے دیکھا کہ یہہ آپس میں مشورت کرتے ہیں پوچھا کیا باتیں کرتے ہو انھوں نے مارے ڈر کے قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ
لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى کہا تحقیق یہہ جادوگر ہیں چاہتے ہیں یہہ

نکال دین تمکو زمین تمھاری سے ساتھ جادو اپنے کے اور ملک مصر کا اپنے تصرف مین لادین اور لیجاوین دونو مذہب تمھارے کو کہ بہتر مذہب ہو نکا ہے اور دین اور مذہب اپنا ظاہر کرین یا لیجاوین سردار اور اشراف تمھارے کو یعنے تمسے انکا دل پھیر کر اپنی طرف متوجہ کرین سمجھ لیجئے کہ علما لفظہ ہذان مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین اسم ان کا ہے اور لغت حارث بن کعب مین تثنیہ تینو حالات مین الف کے ساتھ آتا ہے سو اسکے موافق یہان واقع ہوا ہے پھر جو کوئی اعتراض کرے کہ درود کلام لغت بعض بر بخلاف جمہور موجب ضعف تالیف اور عدم فصاحت ہے تو اسکے جواب مین کہا جاتا ہے کہ بنا قواعد نحوی کے اکثر شذوذ پر ہے موجب ضعف تالیف اور عدم فصاحت کا ہے کو ہے تمام شعرا و فصحا باندھتے ہین چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہے

بیت ان اباها و ابا اباها ۞ قد بلغا فی المجد غایتاها ۞ اور حدیث ہے کہ من احب کریمتاہ فلا یکتب لعدین العصر والمغرب اور بعضے کہتے ہین ان بمعنی نعم ہے اور ہذان مبتدا ہے جیسے ان وصاحبها اور بعضے کہتے ہین کہ اسم انکا ضمیر شان محذوف ہے اور ہذان لساحران خبر ہے اور ابو عمر نے ان ہذین پڑھا ہے اور یہہ ظاہر ہے اور ابن کثیر اور حفص نے ان ہذان بتخفیف پڑھا ہے اور ان نافیہ اور لام بمعنی الا کے یعنے ما ہذان الا ساحران نہین یہہ دونو مگر جادوگر القصہ جب فرعون نے جادوگرون سے سنا کہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام ساحر ہین چاہتے ہین کہ قبطون کو مصر سے نکال دین غصے ہوا اور کہا فَاَجْمِعُوْا کَیْدَکُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا پس مقرر کرو مکر اپنا یا جمع کرو اسباب مکر اپنے کے پھر آؤ صف باندھ کر میدان مین تو کہ ہیبت تمھاری لوگون کے دلو مین پڑے اور کوشش کرو کہ انپر غالب آؤ ۞ ۞ ۞ وَقَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰی اور تحقیق پائے خلاصی آج کے دن اس شخص نے کہ غالب آگیا جادو مین پس ستر ہزار جادوگر یا بتیس ہزار نے تین سو خروار چوب اور رسن لیکر صف باندھکر مقابل موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے کھڑے ہوکر بطریق ادب قَالُوْا یٰمُوْسٰی اِمَّآ اَنْ تُلْقِیَ وَاِمَّآ اَنْ نَّکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰی کہا اے موسیٰ یا یہہ کہ تو ڈالے عصا اپنے کو اور یا یہہ کہ ہون ہم اول ڈالنے والے سوال مقابل مین ان تلقی اولا کا مقتضا تھا اتنی عبارت اما ان نکون اول من القی کیون پڑھا ہے جواب یہہ طوالت بذ نہین بلکہ کنایت ہے اور باتفاق بلغا کنایت ابلغ ہے صریح سے قَالَ بَلْ اَلْقُوْا کہا موسیٰ علیہ السلام نے بلکہ ڈالو تمہین سمجھ لیجئے کہ بل عاطفہ ہے اور معطوف محذوف ہے اے لا انکلتوا بل القوا سوال ساحرون نے تقدیم موسیٰ علیہ السلام کے ادب سے بجا لاتا تھا کہ کرین موسیٰ علیہ السلام نے کیون انکا ادب لحاظ رکھا کہ اپنے سے انکو اس امر مین مقدم کیا جواب اگر وہ پہلے رسن اور چوب اپنے نہ ڈالتے عصاے موسیٰ اژدہا بن کر کسے کھاتا اور عجائبات قدرت حق کیونکر دکھاتا القصہ جادوگرون نے چوب و رسن اپنے میدان مین ڈال دیئے فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِیُّهُمْ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰی پس ناگہان رسیان انکی اور لاٹھیان انکی کہ پارہ بھری تھین حرارت آفتاب سے اور گرمی آتش زیر زمین سے خیال بندھتا موسیٰ کو جادو اور مکر انکے سے یہہ کہ وہ دوڑتے ہین فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰی پس چھپایا بیچ دل اپنے کے ڈر موسیٰ نے اس بات کا کہ دیکھنے والے فرق معجزہ مین اور جادو مین نکرینگے یا یہہ کہ پہلے عصا

ڈالنے کے متفرق ہو جاوین یا تقاضائے بشریت سے کچھ خوف انہین سے دلمین آگیا قُلْنَا لَا تَخَفْ کہا ہم نے مت ڈر
اُس چیز سے کہ جسنے تجھے ڈرایا کہ تیرا معجزہ روشن ہے کیسکو شبہ نہ رہیگا اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى تحقیق تو تو ہی بلند اور
اور غالب اُنپر وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ اور ڈال جو بیچ ہاتھ سیدھے تیرے کے ہے یعنے عصا سمجھ لیجے کہ لفظ عصا کا
نکہا بطور کنایت ذکر کیا اسواسطے کہ ابلغ ہے تصریح سے اور اسمین تحقیر بھی نکلتی ہے یعنے انکے رسون اور لاٹھیون سے
مت ڈر اور اپنے ہاتھ سے لکڑی ڈال دی تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ط تو کہ
نگل جاوے اُس چیز کو جو بنائی ہے انھون نے تحقیق جو صنعت کی ہے انھون نے مکر ہے جادوگر کا وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ
حَيْثُ اَتٰى اور نہین فلاح پاتا جادوگر جہان آتا ہے مقابل پیغمبر کے پس موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈال دیا اژدہا بنا
گیا منہہ کہولے ہوے اور تمام رسیان اور لاٹھیان جادوگرون کے نگل گیا لوگ اسکے خوف سے بھاگے موسیٰ علیہ السلام
نے جب ہاتھ مین اٹھالیا عصا ہوگیا جادوگرون نے جان لیا کہ یہہ سحر نہین بلکہ قدرت خدا اور معجزہ موسیٰ ہے کیونکہ
سحر دوسرے سحر کو باطل نہین کرتا فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى پس ڈالے گئے جادوگر
درانحال کہ سجدہ کرنیوالے تھے اللہ تعالیٰ کو صدق سے کہنے لگے ایمان لائے ہم ساتھ رب ہارون اور موسیٰ کے تقدیم
ہارون کے موسیٰ پر واسطے کبر سن کے ہے پس فرعون نے یہہ احوال دیکھ کر قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ
کہا ایمان لائے تم واسطے اسکے پہلے اس سے کہ حکم کرون مین تمکو یہہ قرأت حفص کی ہے کہ بطریق اخبار پڑہا ہے
اور استفہام اور دن کی قرأت ہے اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ تحقیق موسیٰ بڑا تمھارا ہے
جسنے سکھایا ہے تمکو جادو یعنے استاد اور مہتر تمھارا ہے تم نے آپس مین ملاپ کر رکھا ہے کہ مجھے بادشاہت سے
معزول کرو فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ پس البتہ کاٹونگا مین
ہاتھ تمھارے اور پاؤن تمھارے مخالف طرف سے یعنے ایک دہنا ایک بائین جانب سے اور البتہ سولی پر
کھینچونگا مین تمکو اوپر تنون درخت کھجور کے کہ سب درختون سے لنبا ہوتا ہے تو کہ سب لوگ تمکو دیکھین اور عبرت
پکڑین وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى اور البتہ جانوگے تم کہ کون ہم مین سے یعنے مین یا خدا موسیٰ
کے جسپر تم ایمان لائے ہو سخت تر ہے عذاب مین اور پایندہ تر ہے عقوبت کرنے مین ساحرون کے انکے دلمین جو ایمان
سما گیا تھا فرعون کے جواب مین قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ کہا انھون نے ہرگز نہ
اختیار کرینگے ہم تجھکو اوپر اس چیز کے کہ آئے ہمارے پاس معجزون سے بعضون نے کہا ہے کہ جب وہ سجدہ مین
گئے اللہ تعالیٰ نے بہشت اور نعمت وہان کی انکو دکھادی پس کہا انھون نے ہرگز نہ قبول کرینگے ہم نعمت تیری اوپر ان
چیزون کے کہ دیکھ لین ہم نے نشانیان روشن وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ط اور
قسم کھاتے مین ہم ساتھ اُس خدا کے کہ پیدا کیا اسنے ہمکو پس حکم کر جو کچھ کہ تو حکم کرنیوالا ہے یعنے جو چاہے ہم سے کہ ہمین پروا

ہنین اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا سوا اسکے ہنین کہ حکم کریگا تو بیچ اِس زندگانی دنیا کے یعنے تیرے حکم اِسی
جہان مین جاری ہین کہ فانی ہے اور آخرت مین کہ بہتر اور باقی ہے کچھہ حکم تیرا نہین چل سکیگا **بیت** کئی دن وار فانی مین
مثال عیش اے غافل نہ وے کل دار باقی مین حساب اُنکا مقرر ہے اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ
اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ تحقیق ہم ایمان لائے ساتھہ پروردگار اپنے کے تو کہ بخشے واسطے ہمارے گناہ ہماری کفر اور
معاصی سے اور بخشے وہ چیز کہ زبردستی کی ہے تونے اوپر اسکے سیکھنے جادو کے سے لکھا ہے کہ فرعون لوگون
کو زبردستی جادو سکھواتا تھا یا باکراہ جادو چلواتا تھا اور پہلے دینون مین اکراہ پر بھی مواخذہ تھا حق تعالی نے اِس امت
مصطفویہ سے اٹھا لیا سو اُسکی بھی بخشش مانگی وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اور اللہ تعالی بہتر ہے عوض دینے مین
اور پایندہ تر ہے ثواب عطا کرنے مین تو تمہین کفر پر جو کچھہ دیتا ہے وہ ناپائدار ہے اور خدا جو ایمان پر ہمین عطا کریگا
اُسکو نہ زوال نہ ادبار ہے اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ تحقیق بات یہہ ہے کہ جو کوئی آوے
پروردگار اپنے کے پاس مشرک یعنے کفر پر مرے پس تحقیق واسطے اُسکے جہنم ہے لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى
نہ مریگا بیچ اُسکے کہ عذاب سے چھٹے اور نہ جئے گا اُس زندگانی سے کہ خوش گذارے وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا
قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى اور جو کوئی آوے اُسکے پاس درالحال کہ مومن ہو
تحقیق عمل کئے ہون اچھے پس یہہ لوگ مومن اور نیک کا واسطے اُنکے ہین درجے بلند اور وہ درجے کیا ہین
جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بہشتین ہمیشہ رہنے کے ہین چلتے ہین نیچے درختون
یا محلون اُنکے کے نہرین درالحال کہ وہ گروہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اُسکے وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى
اور یہی ہے بدلا اُس شخص کا کہ پاک ہوا پلیدی کفر اور عصیان کے سے یا پاک ہوا ساتھہ طاعت اور عمل نیک
کے سمجھہ لیجئے کہ یہان تک کلام ساحرون کا ہے اور یہہ قصہ سورہ اعراف مین مفصل گذرا ہے اسواسطے

یہان مختصر لکھا جاتا ہے وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا
فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى اور البتہ تحقیق وحی کی ہمنے طرف موسی کے جب فرعون معجزے دیکھہ کر ایمان نہ لایا
اور بنی اسرائیل کو زیادہ عذاب دینے لگا یہہ کہ رات کو لیچل بندون میرے کو مصر سے اور جو کنارے رود نیل کے
پہنچین اور لشکر فرعون کا آملے مت ڈر پس مار واسطے اُنکے راہ یعنے عصا دریا مین مار تا کہ راہ واسطے اُنکے کردین ہم
بیچ دریا کے خشک نہ ڈریگا تو پانی فرعون کے سے اور نہ خطر کریگا غرق ہونے سے سلامت اُتار دینگے ہم دریا سے پس
موسی علیہ السلام نے بموجب امر الٰہی بنی اسرائیل کو مصر سے نکالا دوسرے دن قبطیون نے خبر ہو کر لشکر جمع کیا فَاَتْبَعَهُمْ
فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ پس پیچھے ہوا بنی اسرائیل کے فرعون ساتھہ لشکر اپنے کے جب کنارے پر دریا کے پہنچا موسی اپنی
قوم سمیت پار اتر گئے تھے یہہ بھی لشکر سمیت دریا مین در آیا فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ پس ڈھانک لیا فرعون اور
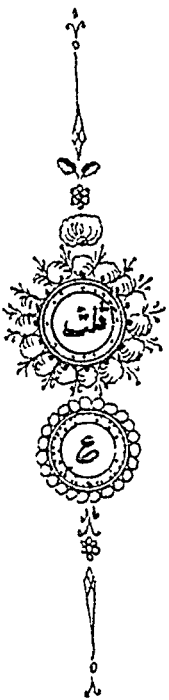
ان کو ریلے کو دریا میں سے اس چیز نے کہ ڈھانک لیا ابہام یہاں واسطے برائے مسند الیہ کے ہے یعنے ایسی موج
ڈھانکا کہ اسکے ماہیت کو کوئی دریافت نہیں کرسکتا تو کہ لفظ واسطے اور اس معانی کہ وضع کرسکے وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ
قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰی گمراہ کیا فرعون نے قوم اپنی کو دین میں اور نہ راہ دکھلائی سمجھ لیجئے کہ نسبت ہدایت کی طرف فرعون کیواسطے
الزام کی ہے کہ وہ کہا کرتا تھا وما اھدیکم الا سبیل الرشاد یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ قَدْ اَنْجَیْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ اے اولاد
یعقوب کی تحقیق نجات دی ہمنے تمکو دشمنی تمھارے سے کہ فرعون اور لشکر اسکا تھا وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَیْمَنَ
اور وعدہ کیا ہمنے تمکو یعنے پیغمبر تمھارے کو توریت نازل کرینگا واسطے تمھارے کنارے طور برکت والے کے یا جانب
راست کوہ طور کے وَنَزَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی اور اتارا ہمنے اوپر تمھارے ترنجبین اور مرغ بریان جب تم
جنگل میں سرگردان تھے اور کہا ہمنے كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِیْهِ کھاؤ پاکیزہ اور حلال
اس چیز سے کہ دی ہے ہمنے تمکو اور مت سرکشی کرو بیچ اسکے یعنے ظلم نکرو ہر ایک اپنا حصہ کھاؤ دوسرے کا نلو یا
ذخیرہ دوسرے دن کے واسطے نرکھو یا شکر مت چھوڑو کہ شکر موجب مزید نعمت ہے بیت شکر ہے قید نعمت موجود
شکر ہے صید نعمت مفقود شکر منعم ضرور ہے رافت شکر سے ٹلتے ہیں ہزار آفت یا قوت اس نعمت کے معصیت میں
صرف مت کرو کہ اگر ایسا کروگے فَیَحِلَّ عَلَیْكُمْ غَضَبِیْ پس اتریگا اوپر تمھارے غصہ میرا وَمَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْهِ
غَضَبِیْ فَقَدْ هَوٰی اور جو کوئی کہ اترے اوپر اسکے غصہ میرا پس تحقیق گرا وہ ہاویہ میں یا ہلاک ہوا وَاِنِّیْ
لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی اور تحقیق میں البتہ بخشنے والا ہوں واسطے اس
شخص کے کہ توبہ کی شرک سے اور ایمان لایا اوپر وحدانیت میرے کے اور عمل کئے اچھے یعنے فرائض
ادا کئے پھر راہ پائی سیدھی یعنے مواظبت کی اوپر سنن کے یا ہدایت پر استقامت کی یا طریقہ اہل سنت اور جماعت
کا اختیار کیا لکھا ہے کہ بعد ہلاک فرعون کے بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ احکام شریعت
ہمارے واسطے معین اور مبین فرماؤ حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی میں عرض کیا خطاب آیا کہ اشراف بنی اسرائیل کو
لیکر کوہ طور پر آؤ وہاں کتاب جامع احکام شرح دین کے موسیٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام کو اپنی جگہہ بٹھا کر ستر
آدمیوں کو لیکر کوہ طور کو چلے اور وعدہ کہا کہ چالیس روز میں کتاب لیکر آؤنگا جب نزدیک طور کے پہنچے شوق کلام
اور پیام الٰہی کا غلبہ ہوا سب کو چھوڑ کر تنہا طور پر چڑھ گئے خطاب آیا وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ یٰمُوْسٰی اور کیا
چیز جلدی لے آئی تجھکو قوم تیری سے اے موسیٰ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓی اَثَرِیْ عرض کیا
موسیٰ نے کہ قوم یہ ہاں اوپر نقش قدم میرے کے یعنے چلے آتے ہیں پیچھے میرے وَعَجِلْتُ اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰی
اور جلد آیا میں طرف تیرے اے پروردگار میرے تو کہ راضی ہو تو مجھ سے کیونکہ جلد حکم ماننا موجب رضا کے
امر ہے یعنے دور کر آنا میرا اپنی تعظیم واسطے نہیں بلکہ تیری رضامندی ہے قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ

وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ فرمایا حق تعالیٰ نے پس تحقیق ہمنے فتنہ مین ڈالاہے قوم تیری کو اور مبتلا کیا ساتھ عبادت کے گوسالہ کے پیچھے نکل آنے تیرے کے اور گمراہ کیا انکو سامری نے یعنے بسبب گمراہی کا سامری ہواہے سمجھ لیجئے کہ سامری ایک مرد عظمائے بنی اسرائیل سے تھا منسوب طرف قبیلہ سامری کے جن دنوں میں فرعون لڑکون کو بنی اسرائیل کے قتل کرتا تھا پیدا ہوا ماں نے اسکے کنارے نیل کے جزیرے میں اسکو پھینک دیا اللہ کے حکم سے جبرئیل علیہ السلام نے اسکو پالا اگر کھلایا جاتے تھے اس سبب سے یہہ جبرئیل کو پہچانتا تھا جب فرعون غرق ہوا جبرئیل کے گھوڑے کے سم کے تلے کی خاک اسنے اٹھالی اور اسے حفاظت سے رکھا تہان تک کہ موسیٰ علیہ السلام طور کو گئے ہارون علیہ السلام سے اگر کہا کہ زیور قبطیون کا جو عاریت ہمارے بھائیون کے پاس ہے وہ اسمین سے خرچ کرتے ہین حکم کردو کہ سب ایک جگہہ جمع کر رکھین ہارون علیہ السلام نے سب کو ایک گھرے مین بھروادیا یہہ زرگری جانتا تھا اسنے آگ لگا سب کو گلا گوسالہ کی شکل ڈھال لیا اور وہ خاک زیر سم اسپ جبرئیل کے کہ فرس الحیوۃ کہتے ہین اسکے پیٹ مین ڈال دی وہ زندہ ہوگیا گوشت پوست درست ہوکر آواز کرنے لگا بعضون نے کہا ہے کہ زندہ نہین ہوا ویسے سونیکار ہا لیکن آواز کرنے لگا تمام بنی اسرائیل اسکو سجدہ کرنے لگے حق تعالیٰ نے خبر دی کہ اے موسیٰ قوم تیری بعد نکلنے تیرے کے گوسالہ پرست ہوگئے فَرَجَعَ مُوسٰى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا پس آیا موسیٰ بعد چالیس دن کے تختے توارات کے لیکر طرف قوم اپنی کے غصے غمگین انکے عمل سے اور جب قوم مین آن پہنچا دیکھا کہ گرد اگرد گوسالہ کے دف بجاتے ہین اور ناچتے ہین اور شور مچاتے ہین عتاب اور غصہ سے قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ط کہا موسیٰ نے اے قوم میری کیا نہ وعدہ دیا تھا تمکو پروردگار تمھارے نے وعدہ اچھا توارات دینے کا اور مین اشراف قوم تمھارے کے ساتھ اسکے طلب کو گیا تھا اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ کیا پس لیا ہوا اوپر تمھارے وقت جدائی کا اور مین نے چالیس دنکا وعدہ کیا تھا سو آیا اسی وعدہ پر یا ارادہ کیا تمنے یہہ کہ اترے اوپر تمھارے غصہ پروردگار تمھارے سے سبب عبادت گوسالہ کے پس خلاف کیا تم نے وعدہ میرے کو یا اس وعدہ کو جو ایمان پر ثابت رہیگا اور فرمان برداری میری کا کیا تھا قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا کہا گوسالہ پرستون نے نہین خلاف کیا ہمنے وعدہ تیرے کو ساتھ قوت اور اختیار اپنے کے وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا اور لیکن اٹھوائے گئے تھے ہم بوجھ گہنون قوم قبطیون کے سے کہ لوٹ مین لائے تھے پس پھینک دیا ہمنے اسکو آگ مین ہارون علیہ السلام کے حکم سے اور حملنا بصیغہ معلوم بھی قرأت ہے فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ پس اسیطرح جیسے ہمنے پھینکا تھا ڈالا سامری نے بھی آگ مین جو اسکے پاس تھا فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ پس نکالا سامری نے واسطے انکے گوسالہ

تھا بدن سونیکا واسطے اسکے آواز ہے بچھڑے کا فَقَالُوا هٰذَا اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوسٰى فَنَسِيَ پس کہا سامری اور پیروی کرنیوالوں اسکے نے یہہ گوسالہ معبود موسیٰ کا ہے پس بھول گیا ہے موسیٰ جو اسکی تلاش مین طور پر گیا ہے یہہ قول گوسالہ پرستونکا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ فنسی قول حق تعالیٰ کا ہے یعنے ترک کیا سامری نے ایمان اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ کیا پس نہ دیکھا گوسالہ پرستون نے یہہ کہ نہین پھراتا گوسالہ طرف انکے بات کو یعنے بھیر اکارتے ہین جواب نہین دیتا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۧ اور نہین اختیار مین رکھتا واسطے انکے نقصان اور نہ نفع بیت یعنے طاقت نہین اتنی کہ ضرر پہنچاوے اور نہ قدرت یہہ رکھتی ہے کہ فوائد لاوے پس ایسا لائق پرستش کے کیا ہو کہ نہ جواب دے سکے نہ بلا ٹال سکے نہ نفع پہنچا سکے وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ اور تحقیق کہا تھا واسطے انکے ہارون علیہ السلام نے پہلے آنے موسیٰ علیہ السلام سے بطریق نصیحت کہ ای قوم میری سوا اسکے نہین کہ مبتلا ہوئے ہو تم اور آزمائے گئے ہو ساتھ گوسالہ کے یعنی اسکی پرستش کی وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ اور تحقیق پروردگار تمھارا رحمان ہے پس پیروی کرو میری اور مانو حکم میرا اور دین پر ثابت رہو قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى کہا انھوں نے ہمیشہ رہینگے ہم اوپر گوسالہ پرستی کے معتکف یہان تک کہ پھر آوے طرف ہمارے موسیٰ علیہ السلام طور سے اور دیکھین ہم کہ وہ بھی اسکی پرستش کرتا ہے یا نہین اور سامری نے جو کہا ہے کہ یہہ خدا موسیٰ کا ہے یہہ سچ کہا ہے یا جھوٹ پس موسیٰ علیہ السلام جب طور سے آئے پہلے قوم کو غصہ کیا چنانچہ گذرا پھر بھائی کیطرف متوجہ ہوئے اور بکمال غضب سے ایک ہاتھ مین سر کے بال دوسرے مین داڑھی انکی پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۙ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ کہا ای ہارون کس چیز نے منع کیا تجھکو جس وقت دیکھا تو نے انکے گمراہ ہوئے اس سے کہ پیروی کرے میرے غصہ مین واسطے خدا کے اور نہ حمایت کرنے مین دین کے یا اس سے کہ پیچھے میرے چلا آوے اور اپنی جان کو مجھ تک پہنچاوے اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ کہا پس نافرمانی کی تو نے حکم میرے سے قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ کہا ہارون علیہ السلام نے محبت سے اے بیٹے ماں میرے کی مت پکڑ داڑھی میری اور نہ سر میرا سمجھ لیجئے کہ باپ بھی دونوں کے ایک تھے انکا ذکر نکیا ماں کا مذکور فرمایا واسطے دل نرم کرنے موسیٰ علیہ السلام کے اور پھر کہا اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ تحقیق مین ڈرا کہ اگر انکو غصہ کرون یا انکو چھوڑ کر تیرے پیچھے چلا آؤن اس سے کہ کہے تو جدائی ڈال دی تو نے درمیان بنی اسرائیل کے اور نہ انتظار کیا بات میری کا یا نہ نگاہ رکھا قول میرا کہ کہا تھا مین نے واصلح امری سمجھ لیجئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وقت جانیکے طور پر کہا تھا ہارون علیہ السلام کو کہ واخلفنی فی قومی واصلح اور اصلاح نگاہداشت قوم اور دلاسا کرنا انسے ہے پس حضرت موسیٰ نے عذر ہارون علیہ السلام کا

قبول کیا اور سامری کی طرف متوجہ ہو کر قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ کہا کیا حال تھا تیرا اے سامری کہ ایسا برا کام
تو نے کیا قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ نہ کہا سامری نے دیکھا
مین نے اس چیز کو کہ نہ دیکھا تھا بنی اسرائیل نے اسکو یعنی جبرئیل کو دیکھا اور پہچانا پس بھر لی مین نے مٹھی خاک کی
نشان سم اسپ رسول سے یعنے جبرئیل کے گھوڑے کی سم کے تلے کی خاک اٹھالی اور جب بنایا گوسالہ کا بنا نہ
فَنَبَذْتُهَا پس ڈالا مین نے اسکو گوسالہ کے پیٹ مین وہ زندہ ہو کر آواز کرنے لگا وَكَذَٰلِكَ سَوَّلَتْ
لِي نَفْسِي اور اسیطرح کہ کہا مین نے اچھا دکھلایا مجھکو جی میرے نے لباب مین ہے کہ موسیٰ علیہ السلام
نے قصد قتل کا سامری کے کیا حق تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اسکو مت مار کہ مرد سخی ہے لوگون کو اسکے زندگی سے
نفع ہے سمجھ لیجئے کہ سروا اما ما ينفع الناس فيمكث في الأرض یہان ظاہر ہوتا ہے بیت نافع خلق جو کہ ہو
کرے اللہ اسکی عمر دراز سایہ و میوہ جس درخت مین ہو وہ ہر ایک کے لئے ہے عیش کا ساز قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ
لَكَ فِي الْحَيَاةِ أَن تَقُولَ لَا مِسَاسَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو کہ جو قتل سے تیرے مجھکو منع کیا
پس جا ہم مین سے پس تحقیق واسطے تیرے ہے عذاب بیچ زندگی کے یہہ کہ کہا کرے تو جو تیرے پاس آوے
اسکو مت ہاتھ لگا مجھکو سمجھ لیجئے کہ اسکا یہہ عالم ہو گیا کہ جسکو ہاتھ اسکا چھو جاتا تھا اسکو تپ چڑھ آتے
تھے لوگ بیزار ہو گئے وحشیونکی طرح اکیلا جنگل جنگل پھرتا تھا جس کسیکو دور سے دیکھ لیتا تھا لا مساس لا مساس
بعضے تفسیرو مین ہے کہ بعضی لوگ اسکی اولاد سے تا حال یہی احوال رکھتے ہین واللہ اعلم القصہ موسیٰ علیہ السلام
نے کہا سامری کو کہ جا اور نہ ہاتھ لگانا کہا پھر یہہ عذاب دنیا مین ہے تجھکو وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّن تُخْلَفَهُ اور
تحقیق واسطے تیرے ایک وعدہ گاہ عذاب ہے آخرت مین کہ کسی وجہ سے نہ پیچھے چھوڑا جاویگا اس سے یعنے
تجھے وہان لیجا کر عذاب دین کے ہرگز نہ چھوڑینگے وَانظُرْ إِلَىٰ إِلَٰهِكَ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا اور دیکھ طرف
معبود اپنے کے وہ جو ہو گیا تھا تو اوپر عبادت اسکے کے معتکف لَّنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا
البتہ جلا دینگے ہم اسکو آگ مین یہہ ترجمہ موافق اسکے ہے جو گوسالہ کا گوشت پوست ٹھہراتا ہے یا سوہان سے برادہ
کرینگے ہم اسکو یہہ ترجمہ موافق اسکے ہے جو اسکا جسم زرین بے حیات بتاتا ہے پھر اڑا وینگے ہم اس خاک یا برادہ کو بیچ
دریا کے اڑا دینا تو کہ جانن کہ جو جل جائے اور ریت جاوے اسکو خدا کہنا بڑی حماقت ہے اور عین جہالت اور محض
ضلالت إِنَّمَا إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ سوا اسکے نہین کہ معبود تمہارا اللہ ہے وہ جو نہین کوئی مستحق
عبادت کے مگر وہ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا سما لیا ہے ہر چیز کو از روے علم کے بیت ہے الٰہ جہان
وہی جو خدا علم مین ہے محیط کل اشیا پھر موسیٰ علیہ السلام نے اس گوسالہ کو جلوا کر یا ریتوا کر دریا مین ڈلوا دیا بیت
چشم فتان ہے وہ تیر سب کے سامھنے سحر سامری نہ چلے كَذَٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ جیسے یہہ

قصہ موسیٰ کا بیان کیا ہم نے اسیطرح بیان کرتے ہین ہم اوپر تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبرون اُس چیز کے
سے کہ تحقیق پہلے گذری ہے یعنے زمانہ گذشتہ مین جو امتین گذرے ہین انکا احوال تجھہ سے بیان کرتے ہین ہم تو
کہ معجزہ نبوت کا تیرے ہو اور امت تیری سنکر ڈرے اور ویسے کارنا ہنجار نکرے وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ۚۖ
اور تحقیق دیا ہمنے تجھکو اپنے پاس سے ذکر کہ موجب شرف تیرے کا ہو یعنے نبوت یا قرآن کہ قصے اور خبرین بھرے ہوا
مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ جو کوئی منہہ پھیرے اس ذکر سے کہ نبوت
یا قرآن ہے پس تحقیق وہ اٹھاویگا دن قیامت کے بوجھ برا کہ کفر ہے درانحال کہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے
بیچ اُس بوجھ کے یعنے اسکی جزا مین سمجھ لیجئے کہ جمع خالدین اور توحید اعراض حمل معنے اور لفظ پر ہے
وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ۙ اور برا ہے واسطے اُنکے دن قیامت کے بوجھ کہ کفر اور تکذیب ہے
يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۚۖ اُسدن کہ پھونکا جاویگا بیچ صور
اور اکٹھا کرینگے ہم مشرکون کو اُسدن کیری انکھون سے حدیث مین ہے کہ کیرے انکھین اور کالے منہہ
نشانیان دوزخیون کے ہونگے بعضون نے کہا ہے کہ چاہیے محشور ہونگے یا اندھے کیونکہ بہت پیاس سے
بھی رنگت انکھونکی کیری سے ہو جاتی ہے اور غالب اندھا ہین مین بھی کیرا ہن ہے پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نے
کہ جب ہم انکو ازرق چشم حشر کرینگے يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ۚ آہستہ کہتے ہونگے درمیان اپنے
نر ہے تھے تم قبر مین یا دنیا مین مگر دس دن سمجھ لیجئے کہ درازی مدت آخرت دیکھکر عمر دنیا کو تاہ سمجھینگے نَحْنُ
اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ۚ ہم خوب جانتے ہین اُس چیز کو کہ کہتے ہین جسوقت
کہ کہیگا بہتر انکا از روی آزادی راہ کی یعنے عاقل تر نر ہے تھے تم قبر مین یا دنیا مین مگر ایکدن لکھا ہے کہ وہشت
قیامت کی بھلا دیگی زمانا قبر کا اور دنیا کا اسکے درازی کے آگے یہہ کوتاہ معلوم ہوگا خصوصاً جو عمر کہ جہالت ضلالت
مین صرف ہوئی ہوگی **بیت** عمر کو رائگان بخیے صرف کہ نصیحت کا بس یہی ہے حرف لکھا ہے کہ مشرکان
قریش نے یا بنی ثقیف مین سے کسینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ پہاڑ برای اور محکمی بہت رکھتے
مین انکا حال قیامت کو کیا ہوگا یہہ آیت اُتری وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۙ
اور سوال کرتے ہین تجھہ سے احوال پہاڑون کے سے پس کہہ جواب مین اُنکے کہ اپنی قدرت سے اڑا دیوگا
انکو پروردگار میرا جلا کر اڑادیگا تفسیر مین ہے کہ پہاڑون کو اٹھا کر دریا مین ڈالدیگا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۙ
لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ۭ پس چھوڑ دیگا اُس زمین کو میدان صاف نہ دیکھیگا تو بیچ اسکے کجی اور نہ اونچا يَوْمَئِذٍ
يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ اُسدن پیچھے چلینگے سب لوگ پکارنے والے کے یعنے اسرافیل کے
کہ انکو محشر مین بلاویگا کجی ہو گے واسطے اسکے یعنے کوئی حکم اسکا عدول نہین کریگا بلکہ سب اسکے آواز پر چلے

جاوینگے مسلمان دوزخ کو اور کافر آہستہ بعضوں نے کہا ہے کہ آگ آویگی وہ مشرکوں کو ہانک کر میدان حشر میں لیجاویگی
وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا اور پست ہو جاوینگے آوازیں واسطے بات کرنے رحمٰن کے یعنے
آواز نہ نکل سکیگی درگاہ رب العزت میں ہیبت اور عظمت اسکے سے پس نہ سنیگا تو اُسدن مگر آواز آہستہ
پاؤں اُنکے سے کہ میدان محشر میں جاوینگے یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ
رَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ۝ اُسدن نہ نفع کریگی سفارش کسی کی مگر اسکو کہ اذن دیا ہے واسطے سفارش اسکی کے
رحمان نے اور پسند کیا واسطے اسکے کہنا سفارش کرنیوالے کا یَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا جانتا ہے اللہ تعالی جو کچھ آگے آدمیوں کے ہے امور آخرت سے اور جو کچھ پیچھے انکے ہے کاموں دنیا
کے سے اور نہیں گھیر سکتے سب علما اُس ذات مبارک کو از روی علم کے یعنے اسکی ذات معلوم نہیں ہوتی کیونکہ
حقیقت علم کی احاطہ ہے اور اسکی ذات احاطہ سے باہر ہے بیت فہم دور ادراک سے ہے پاک کر سکے اسکو
کیا کوی ادراک وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ط اور ذلیل ہوگئے منہہ یعنے حشر کے دن سب لوگ عاجز اور
ذلیل ہونگے واسطے خدا زندہ پائندہ کے بیت چون بدست امیر ہوں اسیر بعضوں نے کہا ہے کہ مراد سجدہ شکر
ہیں وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا اور تحقیق بے نصیب رہا اور نامراد ہوا جسنے اٹھایا ظلم کو یعنے بار شرک اٹھایا
اور میدان حشر میں آیا وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور جو کوی عمل کرے نیکیوں میں سے اور حال
انکہ وہ ایمان والا ہو کیونکہ صحت طاعت اور قبول خیرات کی شرط ہے ایمان فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا
پس نڈریگا ظلم سے کہ زیادہ گناہ کردیں اور نہ توڑنے سے کہ نیکیاں کم دیں یعنے مسلمان کے نہ حسنات
گھٹائینگے نہ سیئات بڑھائینگے وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ
اور جیسے یہہ آیتیں اتاریں وعید کے اسیطرح اتارا ہمنے قرآن عربی اور طرح طرح سے بیان کیا ہمنے بیچ اسکے
ڈرانے سے جیسے خسف اور مسخ اور طوفان اور رجفہ اور صیحہ ہے لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ تو کہ شرک بچیں اور
ڈریں کہ ویسے ہی بلا ہمپر نہ آوے اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا یا پیدا کرے قرآن واسطے انکے نصیحت جب
اسکو سنیں یا یاد فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ پس بہت بلند مرتبہ ہے اللہ بادشاہ برحق کا یا برتر ہے
خدا صفات مخلوقات سے یا بزرگتر ہے الحاد ملحدوں کے سے یا پاک تر ہے قول مشرکوں سے بادشاہ
ثابت ذات اور صفات اپنے میں یا سزاوار ساتھ اوصاف کمال کے لکھا ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام
وحی لاتے تھے آپ انکے ساتھ آیتیں پڑھتے تھے کہ بھول نہ جاؤں یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ
اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ اور مت شتابی کر ساتھ ذات قرآن کے پہلے اس سے کہ تمام کی جاوے طرف تیرے وحی اسکی یا نزول
قرآن مت کر پہلے اس سے کہ وحی آوے یا مجمل قرآن لوگوں کو مت پہنچا جب تک کہ بیان اسکا نازل ہو زاد المسیر میں حسن بصری سے

منقول ہے کہ ایک مرد نے اپنی زن کو طمانچہ مارا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قصاص طلب کرنے آئی
آپ نے چاہا کہ قصاص کا حکم فرماویں یہہ آیت اتری کہ مت حکم کر ساتھ قرآن کے پہلے نازل ہونے اسکے سے
پھر آپ ٹھہرے یہانتک کہ آیت الرجال قوامون علی النساء نازل ہوئی وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا
اور کہہ ای پروردگار میرے زیادہ دے مجھکو علم یعنے دے مجھکو علم بعد علم یا زیادہ کہ حافظہ میرا کہ جو تونے وحی
اتاری ہے بہولوں یا انس ساتھ احکام شرع کے یا قرآن اور معانی اسکی کی عطا کر لطائف قشیریہ میں ہے
کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے علم زیادہ مانگا انکو خضر علیہ السلام پاس بھیجا اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کو بے طلب دعا زیادتی علم کی سکھائی اور بغیر اپنے کسیکو حوالہ نکیا تو کہ معلوم ہو کہ جس کسینے مکتب ادب الٰہی
میں سبق رب زدنی علما پڑھا ہو البتہ مدرسہ وعلمک ما لم تکن تعلم میں نکتہ فعلمت علم الاولین والاخرین
کو سن ہوش سے مستفید ان حقائق اشیا میں پہنچا سکیگا بلبیت علم مصطفوی ہے وہ بحر محیط جسکی نہرین
ہین علوم انبیا اسی سے ہی شاداب کل عالم کے ہین عارفان و اتقیا و اصفیا وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ
مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا اور البتہ تحقیق وحی بھیجی تھی ہمنے طرف آدم صفی علیہ السلام کے پہلے اس
زمانے سے اور فرمایا تھا ہمنے کہ نزدیک درخت منہیہ کے نجانا اور نہ کھانا پس بھول گیا وہ حکم ہمارا اور نہ پایا ہمنے واسطے
اسکے قصد خلاف کا یعنے خطا اس سے عدول حکمی ہو نہ عمدا وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ
اور یاد کر جسدم کہا ہمنے واسطے فرشتون کے کہ سجدہ کرو واسطے آدم کے تعظیم نہ عبادت کا پس سجدہ کیا سب نے
مگر شیطان نے اَبٰی انا حکم ہمارا اور سر پھیرا سجدہ سے فَقُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ
فَلَا یُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى پس کہا ہمنے ای آدم تحقیق یہہ دشمن ہے واسطے تیرے اور واسطے جورو تیری
کے کہ حوا ہے رضی اللہ عنہا پس نہ نکال دیوے تم دونون کو بہشت سے یعنے سبب نکلنے کا تمہارے کہین
نہو جاوے جنت سے پس محنت میں جا پڑے تو یعنے بہشت سے نکل کر غم کھانے پہننے کا کرے اور رنج
پیاس دھوپ کا کھینچے اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِیْهَا وَلَا تَعْرٰى تحقیق واسطے تیرے ہی بہشت میں کہ نہ بھوکا
رہے تو بیچ اسکے کہ نعمتین بسیار ہین اور نہ ننگا رہے کہ حلے بسیار ہین وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِیْهَا وَلَا تَضْحٰى
اور یہہ کہ نہ پیاسا رہے تو بیچ اسکے کہ جابجا جاری چشمے اور انہار ہین اور نہ دہوپ کھاوے کہ سب چمن
سایہ دار ہین اور بہشت سے باہر یہہ باتین سب ہونین دشوار ہین فَوَسْوَسَ اِلَیْهِ الشَّیْطٰنُ پس وسوسہ کہا
طرف آدم کے شیطان نے بہشت میں آکر اسطرح کہ حوا کو موت سے ڈرایا اسنے اگر آدم علیہ السلام سے
خوف کھا کر شیطان سے کہ پیر مرد بنا بیٹھا تھا دفع اسکا پوچھنے لگے قَالَ یٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ
وَمُلْكٍ لَّا یَبْلٰى کہا شیطان نے ای آدم علاج اسکا کھانا میوہ درخت خلد ہے آیا دلالت کرونمین تجھکو اوپر درخت ہمیشہ

رہیگے کہ جو اسکا پھل کھاوے کبھی نہ مرے اور راہ دکھاؤنگا مین تجھکو اوپر بادشاہی کے کہ نہ پرانی ہو یعنے نہ زوال قبول کرے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ ہان بتا مجھکو ابلیس نے درخت سنہہ دکھا دیا فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا پس کھایا آدم اور حوا نے اس درخت مین سے پس ظاہر ہو گئے واسطے انکے شرمگاہ انکی لباس بہشتی بدنون سے گر پڑے ننگی رہ گئی وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ اور شروع کیا دونون نے مانگتے تھے دونون اوپر اپنے پتون بہشت کے سے وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى اور نافرمانی کی آدم نے پروردگار اپنے کی درخت کا پھل کھانے مین پس بے نصیب رہا مطلوب اپنے سے کہ عمر جاودانی تھی پیچھے اسکے توبہ اور استغفار کیا اور کہا کہ الٰہی بحق محمد مغفرت فرما واسطے میرے ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى پھر برگزیدہ کیا اسکو پروردگار اسکے نے پس قبول کی توبہ اسکی اور راہ دکھائی طرف ثابت رہنے کے توبہ پر قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًۢا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ کہا اللہ تعالی نے آدم اور حوا کو کہ اترو تم دونون بہشت سے اکٹھے بعضے اولاد تمھاری واسطے بعضے کے دشمن ہین چنانچہ اب تک لڑائی قصہ آدمیون مین چلا جاتا ہے اور اگر مخاطب آدم اور ابلیس ہین تو انکی اولاد کے دشمن ہین ظاہر ہے فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى پس اگر آوے گی تمھارے پاس جسوقت تم زمین مین ہو گے میری طرف سے ہدایت یعنے کتاب اور رسول کہ سبب ہدایت ہین یا مصدر بمعنی علی الفاعل ہے یعنے راہ دکھانیوالا فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى پس جسنے پیروی کی ہدایت میرے کی پس نہ گمراہ ہوا دنیا مین اور نہ رنج کھینچا آخرت مین وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا اور جسنے منہہ پھیرا یاد میری سے یعنے ہدایت میری سے کہ سبب یاد میری کی ہے پس تحقیق واسطے اسکے معیشت ہے تنگ دنیا مین یعنے کسب حرام مین پڑا یا بری کامون مین مبتلا ہوا یا قناعت چھوڑ کر طرف حرص کے گیا بعضون نے کہا ہے کہ معیشت تنگ عذاب قبر کا ہے یا زقوم دوزخ کا ہے وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى اور اٹھاوینگے ہم اسکو دن قیامت کے اندھا کہ کچھ نہ دیکھے سوا دوزخ کے زور عذابون اسکی کے قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا کہیگا اے پروردگار میرے کیون اٹھایا مجھکو اندھا اور تحقیق تھا مین دیکھنے والا جسوقت قبر سے اٹھا تھا قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا فرماویگا حق تعالی اسیطرح ہے جو تونے کہا لیکن آئین تیرے پاس نشانیان قدرت اور وحدت ہمارے کے پس بھول گیا تو انکو اور ترک کیا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى اور اسیطرح جیسے تونے انکو بھلایا اور ترک کیا تھا آج بھلایا اور چھوڑا جاویگا تو عذاب مین وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ اور جیسے کہ منہہ پھیرا کتاب میری سے اسیطرح جزا دیتے ہین ہم اسکو جو حد سے نکل گیا یعنے شرک لایا اور نہ ایمان لایا ساتھ نشانیون پروردگار اپنے کے بلکہ جھٹلایا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى اور البتہ عذاب آخرت کا بہت سخت ہے اور بہت باقی رہنے والا کہ تمام نہین ہوویگا اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

مِنَ الْقُرُوْنِ یَمْشُوْنَ فِیْ مَسٰکِنِهِمْ کیا پس نہین راہ دکھاتے مشرکان قریش کو یہہ کہ کتنے ہلاک کئے ہین ہمنے پہلے
اُنسے قرنون سے یعنے لوگون کو اگلے قرنون سے کے جیسے قوم عاد اور ثمود چلتے ہین سوداگری کو بیچ گھرون اُنکے کے
یعنے اُنکے شہرون مین جاتے آتے ہین اور نشانیان ہلاک اور عذاب اُنکے کے دیکھتے ہین اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰی تحقیق بیچ اس ہلاک کرنے کے البتہ نشانیان ہین واسطے صاحب عقلون کے وَلَوْ لَا
کَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّ اَجَلٌ مُّسَمًّی ط اور اگر نہوتی ایک بات کہ پہلے ہوچکی پروردگار تیرے کی
طرف سے کہ عذاب منکرون کو آخرت مین دیا جاویگا انکی نسل سے مسلمان پیدا کئے جاوینگے البتہ ہوتا عذاب
چمٹنے والا کہ ہرگز جدا ہوتا جبتک کہ ہلاک نکرتا اور اگر ہوتا وعدہ مقرر عطف واجل کا کلمہ پر ہے یعنے اگر وعدہ تاخیر عذاب اور
حکم اجل مسمی ہوتا سب کافرون پر وہ عذاب آتا جو قوم عاد اور ثمود پر آیا تھا فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ
پس صبر کر اے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہین مشرک یعنے تجھکو جھٹلاتے ہین اور قرآن کو کہتے ہین
کہانیان بناتے ہین سمجھ لیجئے کہ حکم اس صبر کا ساتھ آیت سیف کے منسوخ ہے وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ اور تسبیح کر
ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے یا نماز پڑھ ساتھ حمد پروردگار اپنے کے اوپر توفیق ہدایت کے قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ
وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا پہلے نکلنے سورج کے یعنے نماز صبح اور پہلے غروب ہونے اُسکے کے یعنے نماز عصر وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ
فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰی اور گھڑیون رات کے مین سے پس تسبیح کر یا نماز پڑھ یعنے مغرب اور عشا کی
اور کنارون دن کے سے یعنے نماز ظہر کی کیونکہ وقت اسکا زوال کے پاس ہے اور وہ کنارہ آخر نصف اول روز ہی
اور کنارہ اول نصف آخر سمجھ لیجئے کہ اطراف کا جمع لانا باعتبار نصفین کے ہے پس ان وقتون مین نماز پڑھ شاید کہ تو
راضی ہو ساتھ ان کرامتون کے اللہ تعالی عنایت فرماوے اور وہ شفاعت ہے کہ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی منقول اسکا ہے بیت تیرے قربان اے امام الانبیا مغفرت ہین سبکی تیری ہے رضا ابو رافع رض سے منقول
ہے کہ ایک مہمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آیا کچھ حاضر نتھا کہ اسکو کھلاتے مجھے ایک یہود کے پاس بھیجا
کہ بقدر آٹا قرض لا رجب کی چاند ادا کر دونگا اسنے ندیا اور کہا کہ کچھ گرو رکھ دو تو دونگا مین نے آکر آپ سے عرض کیا
آپ نے فرمایا واللہ انی لامین فی السماء وامین فی الارض اگر مجھے قرض دیتا مین ادا کرتا پھر زرہ اپنی دی کہ یہہ رکھکر آٹا
مین لے آیا واسطے تسلی خاطر شریف آپکے کے یہہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِهٖ اَزْوَاجًا
مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا اور ہرگز مت لینے کر دونون آنکھون اپنے کو طرف اس چیز کے کہ فائدہ دیا ہمنے ساتھ اسکے لوگون کو
کافرون مین سے آرائش زندگانی دنیا کی کہ مال اور منال ہے لِنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ط تو کہ ہم آزماوین انکو بیچ اس حال کے
یا تو کہ فتنہ کرین اسکو واسطے انکے یا تو کہ عذاب کرین ہم دن قیامت کے انکو وَرِزْقُ رَبِّكَ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی اور رزق دنیا یا روز دگار
تیرے کا تجھکو دن مین یا روزی دینا رب تیرے کا تجھکو نبوت اور ہدایت سے بہتر ہے مالون فانی انکے سے اور بہت باقی رہنے والا ہے کیونکہ اسکی انتہا

مین ہے کہ زہرہ لغت مین شگوفہ کو کہتے ہین حق تعالی نے دنیا کو شگوفہ فرمایا کیونکہ تر و تازہ گی اسکی دو تین دن
کی ہے بعد شگفتگی کے پھر پژمردگی ہے نظم گلشن دنیا مین کیا وہ بیٹھا ہے پھول پھول غنچہ سان کچھ بھی گرہ مین
اپنے جو زر باندھے ہے وای غفلت اتنا بھی سوچ اسکو وای رافت نہین یہہ سمجھے وہ ہے کہ جو کھلی ہے کھلا جائے ہے
وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا اور حکم کر لوگون اپنون کو ساتھ نماز کے اور صبر کر اوپر اسکے یعنے
مداومت کر اسپر لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا نہین سوال کرتے ہم تجھکو رزق دینے کا یعنے نہین کہتے ہم کہ تو اپنی جان کو
اور اہل اپنے کو رزق دے نَحْنُ نَرْزُقُکَ ہمین روزی دیتے ہین تجھکو اور انکو اسکا کچھہ فکر مت کر مشغول
عبادت و نماز رہ وَالْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی اور عاقبت اچھی واسطے صاحب تقوی کے ہے تبیان مین سلام رضی اللہ
عنہ سے منقول ہے کہ جب سختی کسی اصحاب پر آتی تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم امر نماز کرتے تھے اور یہی آیت پڑھتے
تھے وَقَالُوْا لَوْلَا یَاْتِیْنَا بِاٰیَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ اور کہا مشرکان مکہ نے کیون نہین لے آتا ہمکو ایک نشانی پروردگار
اپنے سے یعنی جو معجزہ ہم مانگتے ہین وہ کیون نہین رکھاتا اَوَلَمْ تَاْتِھِمْ بَیِّنَۃُ مَا فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی کیا نہین آئے
انکے پاس دلیل روشن اس چیز کی کہ بیچ کتابون پہلے کے ہے یعنے صفت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ توریت اور
انجیل مین لکھی ہے اور انکے آنے کی بشارت اور انکے نبوت کی حقیقت مندرج ہے یا کیا نہین آئی انکے پاس خبر
وہ جو بیچ کتابون پہلے کی ہے عذاب آنا جھٹلانیوالون پر انبیا کے بعد ظہور معجزہ مانگے ہوئے کے یا کیا نہین آیا
انکے پاس بیان روشن مشتمل عمدہ اس چیز پر کہ کتب سماویہ مین تھا یعنے قرآن کہ اعظم معجزات ہے اور لانیوالا
اسکا نبی امی ہے صحیفے پہلے نہ پڑھے نہ سنے نہین سمجھہ لیجئے کہ جب مشرکان مکہ نے معجزہ طلب کیا حق تعالی نے الزام
انکو دیا کہ اس سے بڑا معجزہ کیا ہوگا کہ ایک شخص جسنے کسی سے کچھہ علم نہین سیکھا یہہ کلام فصیح لایا کہ تمام فصحاء عرب
اسکے ایک ٹکڑے کی مثل لانے مین عاجز ہین پھر اور معجزہ مانگنا عین عناد اور محض انکار ہے وَلَوْ اَنَّا اَھْلَکْنٰھُمْ
بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِہٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا اور اگر ہم ہلاک کرتے کفار مکہ کو ساتھ عذاب
اپنے کے سبب کفر انکے کے پہلے بھیجنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یا پہلے اتارنے قرآن شریف کے سے
البتہ کہتے ای پروردگار ہمارے کیون نہ بھیجا تو نے طرف ہمارے پیغمبر تو کہ ہمکو تیری عبادت کی طرف بلاتا فَنَتَّبِعَ
اٰیٰتِکَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰی پس کہ پیروی کرتے ہم آیتون تیرے کی جو وہ تیری طرف سے لاتا پہلے اس سے
کہ ذلیل ہوتے ہم دنیا مین ساتھہ قتل اور بندگی اور رسوا ہوتے آخرت مین ساتھہ آگ مین جلنے کے پس ہمنے پیغمبر اور
قرآن بھیجا اور وہ ایمان نہ لائے قُلْ کُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا کہہ کہ ہر ایک ہم مین اور تم مین سے انتظار کرنے
والا ہے آخر کار ایک دوسرے کا یعنے تم ہمارے خرابی کی امیدوار ہو ہم تمھارے عذاب کے پس انتظار کرو تم
فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ وَمَنِ اھْتَدٰی پس البتہ جانونگے تم دن قیامت کے کہ حقیقت مین کون ہین

صاحب راہ سیدہی کے اور کس نے راہ پائی طرف حق کے مراد اس سے ہمارے پیغمبر ہین صلی اللہ علیہ وسلم کہ
راہ پانیوالے اور راہ بتانیوالے ہین آپ مقصود کو پہنچے ہین اور اورون کو پہنچانیوالے ہین بیت راہ دان اور راہ
بین اور راہ بر کون ہے رافت بحبر خیر البشر سورۂ انبیا مکی ہے ایک سو بارہ یا گیارہ آیتین ہین ایک ہزار ایکسو
اٹہتر کلمہ چہار ہزار آٹہ سو نود حرف ہین فواصل اسکی نم ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ طہ کے یہہ ہے کہ ختم اسکا ساتھہ وعدہ دریافت
حال راہ راست پانیوالون کے تھا اور وہ زمانہ حساب ہے ابتداء اس سورۂ انبیا کے ساتھہ اخبار قرب حساب کے ہوئی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُہُمۡ نزدیک آیا ہے واسطے لوگون کے حساب انکا یعنے وقت محاسبہ اعمال
انکا کہ قیامت ہے بعضون نے کہا ہے کہ مراد ناس سے کفار مکہ ہین یعنے نزدیک آیا ہے وقت سزا دینے
اور مواخذہ لینے انکا کہ قتل اور قید ہے دن بدر کے وَہُمۡ فِیۡ غَفۡلَۃٍ مُّعۡرِضُوۡنَ اور وے بیچ غفلت کے
محاسبہ یا مواخذہ سے منہہ پھیر رہے ہین کہ فکر اسمین نہین کرتے یا توبہ نہین بجالاتے سمجھہ لیجئے کہ وقت
ورود اس آیت کے سے ہمارے زمانے تک قریب بارہ سو پچاس برس کے ہوئے اور معلوم نہین کہ قیامت
تک کتنے برس باقی ہین پس باوجود اس دوری کے قریب فرمایا اسلئے کئی وجہ ہین اول یہہ کہ قبل نزول اس آیتکے
زمانہ بہت گذر گیا تھا اور بعد تا قیامت کم رہا تھا اور اس چیز کی دیر بہت جاوے تھوڑی باقی رہے اُسے نزدیک
کہتے ہین اگرچہ بذاتہ بہت ہو لیکن بہ نسبت گذشتہ کے اندک ہے دوسری یہہ کہ مہلت قیامت کی عند اللہ مقدر
اور متناہی ہے اور بہ نسبت ذات پاک اسکے کی لا متناہی ہے اسکی نہایت ہے پس اگرچہ ذات اپنے مین بہت
ہے لیکن اندک ہے اور اگرچہ دوری لیکن نزدیک ہے مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ ذِکۡرٍ مِّنۡ رَّبِّہِمۡ مُّحۡدَثٍ اِلَّا
اسۡتَمَعُوۡہُ وَہُمۡ یَلۡعَبُوۡنَ نہین آیا انکے پاس کچھہ ذکر پروردگار انکے سے بنا مگر سنتے ہین اسکو پیغمبر صلے اللہ علیہ و
سلم سے اور حال انکہ وہ کھیلتے ہین اُس سے لَاہِیَۃً قُلُوۡبُہُمۡ غفلت مین ہین دل انکے نہ معانی قرآن مین فکر
کرتے ہین نہ حقیقت مین اسکے عنہ حقائق سلمی مین ابو بکر وراق سے منقول ہے کہ قلب لاہی وہ ہے جو مشغول ساتھہ امور
دنیا کے اور غافل احوال عقبی سے ہو وَاَسَرُّوا النَّجۡوَی اور چھپا کر کے مصلحت الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا اُن لوگون نے کہ ظلم
کیا اپنے جان پر ساتھہ شرک اور معصیت کے ہَلۡ ہٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ نہین یہہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم مگر
آدمی مانند تمہارے کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے مین پس نبوت کے لائق نہین نبی چاہئے کہ فرشتہ ہو اَفَتَاۡتُوۡنَ السِّحۡرَ
وَاَنۡتُمۡ تُبۡصِرُوۡنَ کیا آتے ہو تم جادو کے پاس یعنے قبول کرتے ہو سحر اسکا اور تم دیکھتے ہو کہ وہ آدمی ہے مثل تمہارے نزد
سمجھہ لیجئے کہ کفار کا اعتقاد تھا کہ جو جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف لاتے ہین سحر ہے پس اسباب کو چھپا
آپس مین مشورت کی اور بعضی بعضون کو کہنے لگے یہہ شخص جو پڑھتا ہے سحر ہے اور تم دیکھہ بہال کر مانتے ہو اور اسکو زیر

کر دین حق تعالی نے اس مشورہ کے اپنے پیغمبر کو خبر دی پس پیغمبر خدا نے اُنکے جواب مین قَالَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ
فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کہا پروردگار میرا جانتا ہے بات پر بات کرنیوالے کے بیچ آسمانون کے اور زمین کے پکار کر کہے
یا آہستہ اور قرات قل ربی بھی ہے یعنے کہہ اے پیغمبر اُنکے جواب کہ رب میرا جانتا ہے وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور وہ ہے
سننے والا بات کفار کے جاننے والا اسرار اُنکے بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ
کہا کافرون نے قرآن سحر ہے بلکہ کہا پریشان خیال ہین مثل خواب پریشان کے اور یہہ بھی نہین بلکہ باندھ لیا ہے
اسکو اپنی طرف سے خدا پر بہتان اور یہہ بھی نہین ہے بلکہ وہ شاعر ہے شعر بنا کر لوگون کو سنا کر اپنی طرف متوجہ
کرتا ہے مضمون قل سے نکالین ہین حقیقت نہین رکھتے حاصل یہہ ہے کہ ہمعا ملہ نبوی مین متحیر تھے اقوال پریشان
بیان کرتے تھے کبھی ساحر بناتے تھے کبھی شاعر کاہے پریشان سخن کاہے مفتری اور کہتے تھے کہ اگر جیسا ہم کہتے ہین
نہین ہے فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ پس چاہیئے کہ لے آوے ہمارے پاس نشانیان مثل
اُن نشانیون کے کہ بھیجے گئے تھے ساتھ اُنکے پہلے پیغمبر یعنے جو معجزے انبیائے ماتقدم کے تھے وہ یہہ بھی رکھتا ہے
جیسے صالح کا ناقہ تھا اور موسی کا عصا اور ید بیضا اور عیسی کا احیائے موتی حق تعالی نے فرمایا کہ مَا آمَنَتْ قَبْلَهُمْ
مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا نہین ایمان لائے تھے معجزون مانگے ہوون پر پہلے مکہ والون سے کوئی بستی والے
کہ ہلاک کیا ہمنے اُنکو یعنے پہلے امتون نے معجزے چاہے جب وہ ظاہر ہوے ایمان نہ لائے بسبب انکار اور
تکذیب کے ہلاک ہو گئے أَفَهُمْ يُؤْمِنُونَ کیا سردار مکہ کے ایمان لاوینگے اگر ہم وہ معجزے دکھاوین یعنے نہین لاینگے
ایمان اسواسطے کہ منکران گذشتہ سے زیادہ تر ہین عناد اور انکار مین اور دل انکا سخت تر ہے اُنسے وَمَا أَرْسَلْنَا
قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ اور نہین بھیجے ہمنے پہلے تجھ سے پیغمبر مگر مرد وحی بھیجتے تھے ہم طرف اُنکے اور
یوحی بھی قرات ہے یعنے وحی بھیجی گئی طرف اُنکے حاصل یہہ ہے کہ کوئی پیغمبر فرشتہ نتھا سب آدمی تھے تا کہ راہ
افادہ اور استفادہ کا سبب جنسیت کے کھلا رکھے فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ پس سوال
کرو اہل کتاب سے جو احوال انبیا جانتے ہین اگر ہو تم نہین جانتے کہ رسول البتہ چاہیئے اور اعتقاد رکھتے کہ پیغمبر کو کھانا
پینا نچاہیئے وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ اور نہین کیا تھا ہمنے
پیغمبرونکا ایسا بدن کہ نہ کھاتا اور نتھے ہمیشہ رہنے والے دنیا مین کہ نہ مرین ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَأَنْجَيْنَاهُمْ
وَمَنْ نَشَاءُ وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ پھر سچا کیا ہمنے اُنسے وعدہ جو کیا تھا کہ غالب ہونگے موحد اور مغلوب ہونگے
مشرک پس نجات دی ہمنے انبیا کو اور جسکو چاہا ہمنے مومنون مین سے یا اُن لوگون سے کہ جنکے باقی رہنے مین
حکمت تھی اور ہلاک کیا ہمنے حد سے نکل جانیوالون کو لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ
البتہ تحقیق اُتاری ہے ہمنے طرف تمھارے اے گروہ قریش کتاب کہ بیچ اُسکے مذکور ہے شرافت اور اصالت تمھاری

یا پند اور نصیحت تمھاری افلا تعقلون کیا پس نہین سمجھتے کہ اُسپر ایمان لاؤ لکھا ہے کہ ولایت یمن مین ایک
بستی تھی حضورا یا حضرموت نام تھا اُسکا اللہ تعالیٰ نے وہان پیغمبر بھیجا لوگ وہان کے ایمان نہ لائے اور عناد سے
اُسکو مار ڈالا غضب ربانی نے بخت نصر کو اُنپر مسلط کیا آواز آسمان سے ہوی کہ قصاص پیغمبر کا تم سے لیا
جاتا ہے وقت ان ہیجاوہ نادم ہوئے لیکن کچھ ندامت نے نفع نہ کیا سب ہلاک ہو گئے جیسے کہ حق تعالیٰ ارشاد
فرماتا ہے کہ وکم قصمنا من قریۃ کانت ظالمۃ وانشانا بعدھا قوما اٰخرین اور کتنے ہلاک کئے ہمنے
کئی قریہ سے کہ تھے ظلم کرنیوالے بسبب شرک کے اور پیدا کئے ہمنے پیچھے ہلاک اہل اُس قریہ کے ایسے قوم اور
انکی جگہہ پر سمجھ لئے کہ یہہ تہدید ہے کفار عرب پر کہ جیسے پہلوان کو ہلاک کیا وہ پچھلون کو بھی ہلاک کر سکتا ہے
فلما احسوا باسنا اذا ھم منہا یرکضون پس جب دیکھا انھون نے عذاب ہمارا یعنے
اُس بستی والون نے جسکا نام حضورا تھا کہ لشکر بخت نصر کا انکے گرد آن پڑا ناگہان وہ اُس بستی سے دوڑتے
تھے پس فرشتون نے ہنس کر کہا لا ترکضوا وارجعوا الی ما اترفتم فیہ ومساکنکم لعلکم تسالون
مت دوڑو اور عذاب خدا سے مت بھاگو اور پھر جاؤ طرف اُس جگہہ کے کہ آرام دئے گئے تھے بیچ اسکے اور
گھرون اپنے کے تو کہ تم پوچھے جاؤ اپنے پیغمبر کے قتل سے جب اہل حضورا نے مقدمہ عذاب کا دیکھا اور کسیطرح
اپنا چھٹکارا نہ پایا قالوا یا ویلنا انا کنا ظالمین کہا انھون نے وائے ہے ہمکو تحقیق ہم ہین تھے ظالم اوپر نفس اپنے
کے کہ پیغمبر کو قتل کیا فما زالت تلک دعواھم حتی جعلنٰھم حصیدا خامدین پس ہمیشہ رہا ہی پکارنا انکا یعنے یا ویلنا
کہتے تھے یہان تک کہ کر دیا ہمنے انکو جڑ سے کٹی ہوے جیسے گھاس کو درانتی سے کاٹ لین ایسے ہی
انکو تلوارون سے کٹوا دیا اور کیا ہمنے انکو بجھی ہوے یعنے مرے ہوے وما خلقنا السماء والارض وما
بینھما لاعبین اور نہین پیدا کیا ہم نے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھہ درمیان ان دونون کے ہے درحالیکہ
کھیلنے والے ہے ہم یعنے انکو واسطے بازی کے نہین بنایا بلکہ واسطے تامل اور فکر کے پیدا کیا ہے کہ عقل والے
دیکھکر طرح طرح کی جھلکی چمکی ہماری قدرت کے راہ عرفان پاوین اور ایمان لاوین کونسا ذرہ ہے جسمین نہین طلوع
اسکی کونسا گل ہے نہین جسمین طراوت اسکی بیت عرش سے فرش تلک فرش سے تا عرش
دلا جسطرف دیکھو نظر آتی ہے قدرت اسکی لو اردنا ان نتخذ لھوا لاتخذنٰہ من لدنا اگر ارادہ
کرتے ہم یہہ کہ لیوین مشغولی یعنے ایسی چیز جس سے مشغول ہوں اور کھیلین جیسے اولاد البتہ لے لیتے ہم
اسکو اپنی قدرت سے جو ہماری جناب کے لائق ہوتا ان کنا فاعلین اگر ہوتے ہم کرنیوالے یہہ کام
بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا ھو زاھق بلکہ پھینکتے ہین ہم حق کو کہ حد ہے اوپر باطل کے کہ لھو اور
لعب ہے یا اسلام کو اوپر کفر کے مسلط کرتے ہین پس توڑتا ہے اُسکو پس ناگاہ وہ فنا ہو جاتا ہے ولکم الویل

مِمَّا تَصِفُوْنَ اور واسطے تمہارے وائی ہے یعنے افسوس ہے یا عذاب سخت ہے اُس چیز سے کہ وصف کرتے ہو
جناب پاک کبریا کا اُن چیزوں سے جو لائق اُسکے شان کے نہیں ہیں یعنے زن اور فرزند اسکے ٹھہراتے ہو اور وہ اُنسے
مقدس اور منزہ ہے وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور زمین
کے ہے یعنے سب اُسکے مخلوق اور مملوک ہے وَمَنْ عِنْدَهٗ اور جو نزدیک اُسکے ہیں یعنے فرشتے کہ مقربان درگاہ الوہیت
ہیں اور تم اُنکو پوجتے ہو لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ نہیں تکبر کرتے تخصیص ملائکہ کے باوجودیکہ اہل آسمان میں داخل تھے واسطے تعظیم
کے ہے اور اُنکے الزام دینے کی کہ تم اُنکو پوجتے ہو اور وہ مطیع اور فرمان بردار اسکے ہیں اور نہیں سرکشی کرتے
عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا یَسْتَحْسِرُوْنَ عبادت اُسکے سے اور نہیں تھکتے یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لَا یَفْتُرُوْنَ پاکی
بیان کرتے ہیں یا نماز پڑھتے ہیں رات اور دن نہیں تھمتے اَمِ اتَّخَذُوْا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ یُنْشِرُوْنَ کیا مقرر
کیا کافروں نے معبود جھوٹوں کو زمین میں سے کہ وہ زندہ کرتے ہیں مردوں کو یعنے اجزائے زمین میں سے جو بنے
ہیں جیسے سونا چاندی لکڑی پتھر اُنکو خدا ٹھہراتے ہیں اور خدا اقادر جانتے اور اُنکو کچھ قدرت نہیں اور عجب جاہل
ہیں کہ باوجود اس عجز کے عبادت اُنکے سے نہیں پھرتے لَوْ کَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا اگر ہوتے
بیچ آسمان اور زمین کے معبود سوا اللہ کے البتہ بگڑ جاتے آسمان اور زمین اور انتظام نہ تھا کیونکہ تعدد مستلزم ہے
واسطے مغایرت کے اور مغایرت مستلزم فساد ہے پس تعدد مستلزم فساد ہے اور انتفا لازم کا مستلزم ہے
واسطے انتفا ملزومات اور موافق عادت کے بھی تعدد حکام کا موجب فساد مملکت ہے سرکار و بار وہاں کے نہ کیونکر تباہ
ہوں جس ملک جس مقام میں راعت دو شاد ہوں پس مدبر عالم ایک ہی ہے اور وہ سوا اللہ کے نہیں بہت
دو نو جہاں میں وہی قادر ہے ایک اسکے ہی مخلوق ہیں بد اور نیک فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ
پس پاکی ہے اللہ پروردگار عرش کے کو اُس چیز سے کہ بیان کرتے ہیں زن و فرزند سے لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ
وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ نہیں سوال کیا جاتا خدا اُس چیز سے کہ کرتا ہے وہ واسطے عظمت اور یگانگی کے ساتھ الوہیت
کے بالسب اسکے کہ جو وہ کرتا ہے عین حکمت اور صواب ہے اور وہ یعنے سب بندے سوال کئے جاتے ہیں اُس
چیز سے کہ کرتے ہیں کیونکہ مملوک ہیں اور مملوک کے قول اور فعل کا حساب مالک لیتا ہے اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ
دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً یا پکڑے ہیں سوا اللہ کے معبود قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ کہہ کہ لاؤ دلیل اپنے معبود پکڑنے کی سوا اللہ کے عقلی
اور نقلی هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِیَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِیْ یہہ ہے ذکر اُن لوگوں کا کہ ساتھ میرے ہیں امت میری سے
یعنے قرآن اور ذکر اُن لوگوں کا کہ پہلے مجھہ سے تھے یعنے توراۃ اور انجیل اور زبور اور صحیفے جو آسمان سے اُترے
تھے دیکھو انہیں اور اُنکے علما سے پوچھو کہ سب میں توحید کا اقرار اور شرک سے نہی بھری ہے بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ
فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ بلکہ اکثر کافر یعنے سب کافر نہیں جانتے حق کو اور سچ جھوٹ میں فرق نہیں کرتے پس وہ منہہ پھیرتے

ہین اللہ پر ایمان لانے سے اور سوال کی بات ماننے سے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ
اور نہین بھیجے ہمنے پہلے تجھ سے پیغمبر سے مگر وحی کرتے تھے ہم طرف اُنکے اور یوحی بھی قرأت ہے بصیغہ مجہول یعنے
وحی کی گئی ہے طرف اُنکے اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر مین پس عبادت کرو میری
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ اور کہا انھون نے کہ پکڑی ہے رحمان نے اولاد فرشتے پاک ہے وہ اُس سے
بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ بلکہ فرشتے بندے ہین عزت دی گئی دی گئی لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ نہین آگے چلتے اللہ
سے بات مین یعنے بغیر اذن اُسکے کے بات نہین کرتے سمجھ لیجئے کہ واسطے قطع امید کافرون کے فرمایا کہ طمع
فرشتون سے شفاعت کی مت رکھو وہ بدون حکم باری کے شفاعت نہین کرسکتے وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ اور
وہ ساتھ حکم اللہ کے عمل کرتے ہین يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ جانتا ہے اللہ جو کچھ آگے اُنکے ہے اور جو کچھ پیچھے
اُنکے ہے یعنے عمل جو کئے ہین اور کرینگے وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى نہین شفاعت کرتے مگر واسطے اُسکے جو پسند کرے
اللہ شفاعت اُسکی یا واسطے اُسکے کہ موخذ ہے ابن عباس رضی اللہ نے کہا ہے کہ شفاعت نہین کرتے مگر اُس
کیلئے کہ کہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ اور فرشتے دہشت عذاب الٰہی سے
لرزان ہین یا دبدبہ عظمت اُسکے سے ترسان ہین وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ
اور جو کوئی کہے فرشتون مین سے یا باب مخلوق مین سے کہ تحقیق مین خدا ہون سوا خدا کے پس وہ کہنے والا
جزا دیتے ہین ہم اُسکو دوزخ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ جیسے کہ خدا کے دعوی کرنیوالے کو سزا دیتے ہین اسیطرح جزا دیتے
ہین ہم ظالمون کو جو انکو پوچھتے ہین اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا کیا نہین دیکھا
اُن لوگون لوگون نے جو کافر ہوئے یہہ کہ آسمان اور زمین تھی ملے ہوئے پس جدا کیا ہمنے اُن دونون کو یعنے انمین
آپس مین فرق نتھا ہوا کو درمیان لاکر فاصلہ کردیا ہمنے یا حقیقت مین متحد تھے اُسکی قسم علاحدہ کردیا ہم نے اُسکو علاوہ
یا آسمان ایک تھا حرکت مختلف دیکر کئی آسمان کردئے اور اسی ہی زمین ایک تھی اُسکو بھی باختلاف
طبقات کئی قسم کردیا زاد المسیر مین ہے کہ ایک زمین مین سے چہ زمینین اور لکاکر سات کردین اور ایک
فلک مین سے چہ مرتبے ظاہر کرکر سات افلاک بنا دئے اور بعضون نے کہا ہے کہ آسمان بستہ تھا اُسکو
کشادہ کرکر مینہہ برسایا ہمنے اور زمین بستہ تھی اُسکو کھول کر سبزہ اگایا ہمنے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ
اور کیا ہمنے پانی سے ہر چیز کو زندہ کل یہان واسطے اغلب کے ہے نہ واسطے عموم کے اور شی سے مراد حیوانات ہین
کہ آب منی سے پیدا ہین یا پانی سبب حیات انکا ہے یا پانی سے مخلوق ہین اس راہ سے کہ اعظم اسواد انکا آب ہے
اور احتیاج انکی طرف پانی کے اور انتفاع انکا اُس سے ظاہر و باہر ہے اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ کیا پس نہین ایمان لاتے منکر
باوجود آن نشانیون روشن کے وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ اور پیدا کئے ہمنے بیچ زمین کے پہاڑ بلند لوکہ

ہل جاوین زمین ساتھ اُن کے اور نہ گرا دے آدمیونکو وجعلنا فیہا فجاجا سبلا لعلہم یہتدون
اور کئے ہمنے بیچ زمین کے یا پہاڑ کے کشادہ رستے تو کہ وہ راہ پاوین سفر مین طرف منزل مقصود کے وجعلنا السماء
سقفا محفوظا اور کیا ہمنے آسمان کو چھت محفوظ کرنے سے یا پھٹ جانے سے قیامت تک یا محفوظ اپنی قدرت
سے کہ بے ستون کھڑا ہے وہم عن آیاتہا معرضون اور کافر نشانیون آسمان کے سے کہ دال اوپر وجود صانع
اور وحدت اور کمال قدرت اسکی کے ہین مرتبہ پھیرنیوالے ہین وہو الذی خلق اللیل والنہار والشمس والقمر اور
وہی ہے جسنے کمال قدرت اپنی سے پیدا کیا رات اور دن اور سورج اور چاند کو کل فی فلک یسبحون ہر ایک
بیچ آسمان کے تیرتے ہین جیسے سطح آب پر کوئی تیراک تیری کشف الاسرار مین ہے کہ اہل اشارت کے نزدیک
شب نشان قبض کا اور روز نشان بسط کا عارفون کے ہے گاہے کسیکو تجلیات جلالی دکھلا کر قبضہ قبض مین پکڑتا ہے تاکہ
فنا کردے اور گاہے کسیکو انوار جمال سے مشرف فرما کر بساط البسیط پر بیٹھاتا ہے تاکہ خلعت بقا عطا کرے اور قباب
افشان صاحب توحید ہے کہ شہود حضرت وجود مین ہشترت بنعمت تمکین ہے نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا اور کشف العطاء با
اردوت یقینا اور ماہتاب نشان اہل تلوین ہے کہ کبھی گھٹتا ہے کبھی بڑھتا بیت گاہ چون گاہ کرے گاہ بتاد
چون کوہ وصل کے دن کی خوشی ہجر کے شب کا اندوہ لکھا ہے کہ معاند جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی
وفات چاہتے تھے اور انتظار کرتے تھے کہ یہہ اس عالم سے انتقال کرین اور مجمع مسلمانونکا برہم درہم ہوجاوے حق تعالی
نے آپ تسلی کو یہہ آیت اُتاری کہ وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد اور نہین کیا ہمنے واسطے کسی آدمی کے پہلے تجھ سے
ہمیشہ رہنا دنیا مین افائن مت فہم الخالدون کیا پس تو اگر مرجاویگا پس وہ ہمیشہ رہینگے یعنے جو تیری موت
چاہتے ہین وہ کیا مرنے سے بچ جاوینگے ہرگز نہین بچینگے کل نفس ذائقۃ الموت ہر جی دنیا مین چکھنے والا موت
کا ہے **نظم** جو عدم سے وجود مین آیا شربت نیستی وہ چکھیگا رہیگا کوئی یہان مدام نہین نہ بچے موت کا وہ دام نہین
سب گرفتار موت ہووینگے قیدی غار موت ہووینگے ونبلوکم بالشر والخیر فتنۃ اور آزماتے ہین ہم تمکو ساتھ
برائی اور بھلائی کے آزمانا یہان مفعول مطلق بمعنے ہے جیسے قعدت جلوسا یعنے تمھارے ساتھ معاملہ آزمانیوالونکا
کرتے ہین ہم نعمت اور نقمت اور رحمت اور زحمت دیکر تو کہ سب پر ظاہر ہوجاوے کہ کون نعمت پر شکر کرتا ہے اور کفران
اور کون نقمت پر صبر کرتا ہے اور کون فغان والینا ترجعون اور طرف ہمارے پھیرے جاوگے تم اور موافق اعمال
کے جزا پاوگے تم لکھا ہے کہ ایکدن پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم گروہ سرداران عرب کے طرف سے ہوکر نکلے ابوجہل نالایق
ہنسا اور بے ادبی سے کہنے لگا کہ یہہ ہی نبی بنی عبد مناف کا یہہ آیت نازل ہوئی واذا رآک الذین کفروا ان یتخذونک
الا ہزوا اور جسوقت دیکھتے ہین تجھکو وہ لوگ جو کافر ہوئے نہین پکڑتے تجھکو مگر ٹھٹھا یعنے اگر پیغمبر بھی کہتے ہین تو کھیل
کی راہ سے اور کہتے ہین اہذا الذی یذکر آلہتکم کیا یہی ہے جو ذکر کرتا ہے معبودون تمھارے کا ساتھ

مذمت اور برائی کے وھم بذکر الرحمن ھم کفرون اور حال یہہ ہے کہ کافر ساتھ ذکر خدا مہربان کے یا توحید سبحان
کے یا قرآن کے یا نام رحمان کے وہی کافر ہیں پس لائق سمجھے کے وہی ہیں خلق الانسان من عجل پیدا کیا گیا ہے
آدمی جلدی سے یہہ نہایت مبالغہ ہے یعنے ہر کام میں یہہ بہت شتابی کرتا ہے گویا کہ شتابی سے بنا ہے اور
اسکی جلدیوں میں ایک یہہ جلدی ہے کہ عذاب الہی میں شتابی کرتا ہے جیسے نضر بن حارث کہ تعجیل عقوبت
کرتا تھا حق تعالی نے فرمایا کہ ساوریکم ایاتی فلا تستعجلون شتاب دکھلاونگا میں تمکو نشانیاں عذاب لینے کی دنیا میں
واقعہ بدر آخرت میں آتش دوزخ پس مت جلدی کرو تم مجھ سے عذاب مانگنے میں بعضوں نے کہا ہے کہ مراد انسان سے
حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور جلدی انکی یہہ تھی کہ جب جان سر اور آنکھوں میں انکے ڈالے آفتاب پر نگاہ کی کہ غروب ہونے
کے نزدیک تھا کہا یارب شتابی کر اتمام خلق میرے میں پہلے اس سے کہ آفتاب غایب ہو ویقولون متی ھذا الوعد
ان کنتم صدقین اور کہتے ہیں کافر کب ہوگا یہہ وعدہ قیامت کا جو ہم سے کہتے ہو اگر ہو تم سچے مخاطب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں حق تعالی انکے مقابلہ میں فرماتا ہے کہ لو یعلم الذین کفروا حین لا یکفون
عن وجوھھم النار ولا عن ظھورھم ولا ھم ینصرون کاش کہ جانیں وہ لوگ جو کافر ہوئے اسوقت
کہ نہ روک سکینگے موہنوں اپنے سے آگ دوزخ کی اور نہ پیٹھوں اپنے سے کیونکہ گھیر لیگی انکو اور نہ وہ مدد کئے جاوینگے
کوئی ایسا نہ ہوگا کہ انکو عذاب سے بچاوے سمجھ لیجئے کہ جواب شرط کا محذوف ہے تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ اگر کافر جانیں ایسے
عذاب کو شتابی نکریں اسکے آنے کی تو کہ سچ پیغمبر کا اور جھوٹ اپنا جانیں بل تاتیھم بغتۃ فتبھتھم فلا یستطیعون
ردھا ولا ھم ینظرون بلکہ آجاویگی ساعت قیامت انکے پاس ناگہاں پس مبہوت اور متحیر کردیگی انکو پس نکرسکینگے پھیر
دینا اسکا اور نہ وہ ڈھیل دئیے جاوینگے واسطے توبہ کے اور معذرت کے یا نہ نظر کئے جاوینگے یعنے نہ انکو دیکھینگے نہ انکی
زاری کو ولقد استھزئ برسل من قبلک فحاق بالذین سخروا منھم ما کانوا بہ یستھزءون اور البتہ تحقیق ٹھٹھا
کیا گیا تھا ساتھ پیغمبروں کے پہلے تجھ سے پس گھیر لیا ان لوگوں کو کہ ٹھٹھا کرتے تھے پیغمبروں میں سے یعنے اوس قوم کو
جو انبیا سے ہنستے تھے جزا اس چیز کی نے کہ تھی ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے سمجھ لیجئے کہ واسطے تسلی دل مبارک حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کیا کہ پہلے پیغمبروں سے بھی لوگ ہنستے تھے اور اسکی سزا انکی دی تھی پس تجھ سے
جو ٹھٹھے کرتے ہیں یہہ بھی اپنی سزا پاوینگے قل من یکلؤکم بالیل والنھار من الرحمن کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم ٹھٹھے بازوں کو کون نگہبانی کرتا ہے تمھاری رات اور دن عذاب خدا سے اور وہ عذاب دے تمکو
بل ھم عن ذکر ربھم معرضون بلکہ وہ یاد پروردگار اپنے کی سے منہہ پھیرنیوالے ہیں یعنے قرآن سے یا نصیحت اسکے
سے پھر عذاب الہی سے کیا ڈریں اور ڈرانیوالے کا کیا ادب کریں ام لھم الھۃ تمنعھم من دوننا کیا واسطے انکے معبود ہیں
کہ روک کے سبب منع کرتے ہیں انکو سوا ہمارے سے عذاب کو جو ہماری طرف سے آوے لکھا ہے کہ اس آیت میں تقدیم اور تاخیر ہے ام لھم

الہۃ من

الِهَۃٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا کیا واسطے اُنکے معبود ہین سوا ہم سے کہ منع کرتے ہین انکو عذاب ہمارے سے اور وہ معبود انکے
کے سے ہین ایسے ہین کہ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ نہین کر سکتے مدد جانون اپنے کی یعنے بت کہ انکے زعم مین اُن کے معبود ہین
اگر کوئی توڑے تو اپنی جان کو بھی نہین بچا سکتے پھر اپنے پجاریون کو کیا رنج سے چھڑاوینگے وَلَا هُمْ مِّنَّا یُصْحَبُوْنَ اور وہ بت
یا انکے پوجنے والے کسیکی مدد سے عذاب ہمارے سے نگاہ رکھے جاتے ہین بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَاۤءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰی طَالَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ
بلکہ فائدہ کیا ہمنے مکے والون کو ساتھ فراخی رزق و سلامتی اور بےغمی کے اور باپون انکے کو یہان تک کہ دراز ہوئے
اوپر انکے عمر اور وہ مغرور ہوگئے جانا کہ ہم یون ہی ہمیشہ جیتے رہینگے یہہ نسمجھا کہ دمبدم بنائے زندگانی کی ویرانی ہوتی ہے
یکبارگی دست اجل سے وہ جاوینگی **بیت** مغرور نہو کہ جب اجل آویگی ÷ یکبارگی سب بنا یہہ وہ جاویگی کھاتا
رہے تو جیسی آج اثمار زمین ÷ ویسے ہی تجھے کل یہہ زمین کھاویگی اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا
کیا پس نہین دیکھتے کافر یہہ کہ آتے ہین ہم یعنے حکم اور فرمان ہمارا زمین انکے پر گھٹاتے ہین ہم اس زمین
کو کنارون اسکے سے یعنے ان سے چھٹا کر مسلمانون کے تصرف مین لاتے ہین اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ کیا پس
وہ غالب ہین یا پیغمبر اور مسلمان قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْیِ کہا کہ سوا اسکے نہین کہ ڈراتا ہون مین تمکو ساتھ
وحی کے یعنے اپنی طرف سے کچھ نہین کہتا بلکہ جو کہتا ہون ساتھ وحی کے کہتا ہون اور تم بہرے ڈرانے سے متاثر
نہین ہوتے وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ اور نہین سنتے بہرے پکارنے جب ڈرائے
جاتے ہین کافرون کو تشبیہ دی ساتھ بہرون کے کیونکہ فائدہ سننے کا جو یہہ نہین اٹھاتے تو گویا سنتے ہی نہین
وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَیَقُوْلُنَّ یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ اور اگر لگ جاوے انکو ایک بو عذاب
پروردگار تیرے کے سے کہ تو جس سے ڈراتا ہے نہایت اضطراب اور حیرت سے البتہ کہینگے اے واے ہمکو تحقیق
ہم ہین تھے ظالم اوپر نفس اپنے کے ساتھ شرک اور جھٹلانے کے وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ اور
رکھینگے ہم ترازوین عدل کے واسطے جزا کے دن قیامت کے بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ میزان عبارت عدل
سے اور وضع موازین واسطے تمثیل کے ہے حاصل یہہ ہے کہ سزا اعمال کی برابر دینگے اور جمہور کا مذہب بھی ہے
کہ میزان ہے کہ اسکی ڈنڈی اور دو پلے ہین جیسے یہان دنیا کی ترازو ہین اور بلفظ جمع اسکا لانا واسطے تعظیم شان
اسکی کے ہے جیسے یاایہا الرسل کلوا کہ خطاب خاص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے یا جمعیت اسکی اسواسطے
ہے کہ اضافت اسکی طرف جمع کے ہے کہ سب مکلفون کے اعمال تولینگے بعضے کہتے ہین کہ ہر ایک کیواسطے
میزان علاحدہ ہوگی واللہ اعلم فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی جی کچھ اپنے حق سے نیک و بد
اعمال سب تولینگے وہان ظلم کچھ ستم ہوگا نہ اسکے درمیان نیکیون مین نہ کرینگے ذرہ کم نہ سیئہ مین ہے زیادہ یا ستم
عدل ہے حق کو دکھاتا ہے وہان لئے ترازو نے گھٹتا ہے وہان وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَا

اور اگر ہوگا عمل آدمی کا برابر ایک دانے رائی کے لے آوینگے ہم اسکو نزدیک ترازو کے وکفی بنا حاسبین اور کفایت ہین ہم
حساب لینے والے اعمال بندگان کے بسبب علم اور عدل مین ہو کامل جو کیون نہ کافی حساب مین ہووے ولقد اتینا
موسیٰ وھرون الفرقان وضیاءً اور البتہ تحقیق دیا ہمنے موسی اور ہارون کو معجزہ فرق کرنیوالا اور دیا کتاب توریت دی کہ جدا
کرنے والے تھے درمیان حق اور باطل کے اور دی روشنی یعنے کتاب روشن کہ متابعت کرنیوالون کو اپنے
ظلمات ضلالت اور جہالت سے نکال کر ستاراہ عالم اور ہدایت دکھاوے وذکرًا للمتقین الذین یخشون
ربہم بالغیب اور نصیحت واسطے پرہیزگارون کے کہ وہ جو ڈرتے ہین عذاب پروردگار اپنے سے بن دیکھے
یعنے حق تعالی کو دیکھا نہین اور ڈرتے ہین اور عذاب مشاہدہ نہین کیا اور خوف رکھتے ہین یا ڈرتے ہین چھپے
دلمین جیسے ظاہر ڈرتے ہین ابن عباس رض سے منقول ہے کہ جو کوئی ایمان یگانگی پر اللہ کے اور بہشت اور
دوزخ اور بعث اور حساب اور میزان پر لایا بتحقیق ڈرا اللہ سے بن دیکھے وھم من الساعۃ مشفقون اور
پرہیزگار قیامت سے ڈرتے ہین وھذا ذکر مبارک انزلناہ اور یہہ قرآن ذکر برکت والا ہے کہ اوپر محمد صلے
اللہ علیہ وسلم کے اتارا ہے ہمنے اسکو افانتم لہ منکرون کیا پس تم اسکے منکر ہو ولقد اتینا ابرٰھیم
رشدہ من قبل وکنا بہ عالمین اور البتہ تحقیق دیا ہمنے ابراہیم کو راہ پانا اسکا پہلے موسے اور ہارون سے
یا پہلے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے یا پہلے نبوت اسکے سے اور تھے ہم اسکو جاننیوالے یعنے لائق اسکو سمجھ کہ
یہہ ہدایت فرمائی اذ قال لابیہ وقومہ ما ھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون جو وقت کہا ابراہیم نے
واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنے کے یعنے اہل بابل کے کیا ہین یہہ صورتین کہ ہمیشہ تم واسطے عبادت انکے کے
کہ اعتکاف کرنیوالے ہو سمجھ لیجیے کہ وہ بہتر بہتر شکلین تراشتے ہوئے تیسیر مین ہے کہ وہ بت تھے
تراشے سونے کا تھا آنکھونکی جگہہ وہ گوہر شاہوار جڑے تھے اور تبیان مین ہے کہ صورتین درندون کی اور
پرندون کی اور چرندون کی اور آدمیون کی بنی تھین اور بعضے کہتے ہین کہ ستارون کی شکلین تراشے تھین
پھر تقریر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا ہین یہہ شکلین کہ پوجتے ہو تم قالوا وجدنا اباءنا لھا عابدین
کہا انھون نے پایا ہے ہمنے باپون اپنے کو واسطے انکے عبادت کرنیوالے ہم بھی انکی پیروی کرتے ہین قال
لقد کنتم انتم واباؤکم فی ضلال مبین کہا ابراہیم البتہ تحقیق تھے تم اور باپ تمھارے بیچ گمراہی ظاہر کے قالوا
اجئتنا بالحق ام انت من اللعبین کہا انھون نے تعجب سے کیا لایا ہے تو ہمارے پاس حق یا ہے تو کھیلنے والو
سمجھ لیجیے کہ اپنی ضلالت اور اباکی جہالت سنکر بعید سمجھ کر پوچھنے لگے کہ یہہ بات تو سچ کہتا ہے یا ہم
ہنستا ہے قال بل ربکم رب السموات والارض الذی فطرھن کہا ابراہیم علیہ السلام نے مین ہنستا ہون
اور نہ جھوٹ کہتا بلکہ پروردگار تمھارا رب آسمانون کا اور زمین کا ہے جسنے پیدا کیا انکو وانا علی ذلکم من الشاھدین

اور میں اوپر اس بات کے شاہدوں سے ہوں یعنے از روئے تحقیق تمہارے سامھنے ادائے شہادت کرتا ہوں منقول
لکھا ہے کہ نمرودی ایکدن اپنی عید کرتے تھے اور اس دن صحرا کو جاکر تمام دن تماشے میں گذارتے تھے اور وہاں سے
پھر کر بتوں کے پاس آتے تھے اور انکو آراستہ کرتے تھے اور گانے بجاتے تھے اور پوجا بتری انکے موافق معمول اپنے
کے کرتے تھے سو ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ کل دن ہمارے عید کا ہے تم بھی باہر شہر سے چلکر دیکھا کہ دین اور
آئین ہمارا کیسا زیبا ہے ابراہیم علیہ السلام نے کچھ جواب نہ دیا صبح کو بیماری کا بہانہ کرکر باہر نہ نکلے فقال انی سقیم وہ سب
اپنے عیدگاہ کو گئے ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نے پیچھے کہا وتاللہ لاکیدن اصنامکم بعد ان
تولوا مدبرین اور قسم ہے اللہ کی البتہ تدبیر کرونگا میں توڑنے بتوں تمہارے کی پیچھے اسکے کہ جاؤ تم پیٹھ پھیر
یعنے جب تم بتوں کو چھوڑ کر عیدگاہ کو جاؤگے یہہ بات ایک شخص نے سن لی لیکن کسی سے نہ کہا جب سب قوم
چلے گئی حضرت ابراہیم علیہ السلام تبر لیکر بتخانے میں آئے فجعلہم جذاذا الا کبیرا لہم پس کیا انکو ٹکڑے ٹکڑے
مگر ایک بڑے انکے کو یعنے سب بتوں کو توڑ ڈالا ایک بڑے کو نہ توڑا اور اسکی گردن پر تبر رکھکر باہر نکل آئے لعلہم
الیہ یرجعون تو کہ نمرودی طرف اسکے پھر آویں اور پوچھیں کہ بتوں کا توڑنیوالا کون ہے کیونکہ شان معبود کی یہہ ہے کہ
واسطے حل مشکلات کے رجوع طرف اسکے کرتے ہیں اور غرض ابراہیم کی الزام دینا قوم کا تھا یا ضمیر الیہ کی راجع طرف
ابراہیم کے ہے یعنے طرف ابراہیم کے رجوع کریں اور وہ دلیلوں سے عاجزی بتوں کی ثابت کردیں غرض جب نمرودی
آخر روز بتخانے میں آئے بتوں کو ٹوٹے دیکھکر حیران ہوئے قالوا من فعل ہذا بالہتنا انہ لمن الظالمین کہا انہوں
کہنے کیا یہہ کام ساتھ معبودوں ہمارے کے کہ سب کو توڑ ڈالا تحقیق وہ البتہ ظالموں سے ہے کیونکہ اسنے بتوں پر ظلم
کیا کہ وہ لائق تعظیم کے تھے انکی اہانت کی اسنے یا ظلم کیا اپنی جان پر کہ ایسا کام کرکر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا
پھر نمرود اور لوگ اسکے بت شکن کی تلاش کرنے لگے اس شخص نے جسنے زبان ابراہیم علیہ السلام سے تاللہ
لاکیدن اصنامکم سنا تھا ایک اور شخص سے کہہ دیا اسنے اور سے یہاں تک کہ امیروں تک نمرود کے خبر
پہنچ گئی قالوا سمعنا فتی یذکرہم یقال لہ ابراہیم کہا انھوں نے نمرود مردود سے سنا ہے ہمنے ایک جوان
کو کہ ذکر کرتا تھا بتوں کا کہتے ہیں اسکے ابراہیم یعنے ابراہیم نام اسکا ہے قالوا فاتوا بہ علی اعین الناس
لعلہم یشہدون کہا نمرود اور مصاحبوں اسکے نے پس لے آؤ اسکو روبرو آنکھوں لوگوں کے تو کہ وہ شاہدی دیں
کہ یہی ہے بتوں کی مذمت کرنیوالا پس ابراہیم علیہ السلام کو پکڑ کر نمرود مردود پاس لائے قالوا ءانت فعلت
ہذا بالہتنا یا ابراہیم کہا انھوں نے کیا تو نے کیا ہے یہہ توڑ پھوڑ ساتھ معبودوں ہمارے کے اے ابراہیم
قال بل فعلہ کبیرہم ہذا فاسئلوہم ان کانوا ینطقون کہا ابراہیم نے میں نے نہیں کیا ہے بلکہ کیا ہے اسکو
بتری انکے نے کہ یہہ ہے غصہ سے کہ باوجود میرے انکو پوجتے ہو پس پوچھو انسے اگر کہنے لگے ہیں یعنی اگر

ع

ہین بولتے فرجعوا الی انفسہم فقالوا انکم انتم الظالمون پس پھر آئے طرف عقلون اپنے کے پس کہا آپس مین
بعضون نے بعضون سے تحقیق تمھین ہو ظالم کہ ایسون کو پوچھتے ہو جو سکتین نہ کہین ثم نکسوا علی رؤسہم
پھر الٹا کئے گئے اوپر گردن اپنے کے یعنے سر ٹہرا لیئے خجالت اور حیرت سے اور کہنے لگے لقد علمت ما ھؤلاء
ینطقون البتہ تحقیق جانتا ہے تو اے ابراہیم کہ نہین یہہ بولتے پھر کیون کہتا ہے کہ انسے پوچھو جب انھون
نے نہ عجز پر اپنے بتون کے اقرار کیا قال افتعبدون من دون اللہ ما لا ینفعکم شیئا ولا یضرکم کہا ابراہیم علی
نبینا وعلیہ السلام نے کیا پس عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے اس چیز کو کہ نہ نفع دے تمکو کچھہ اگر اسکو پوجو
اور نہ ضرر دے اسکو ترک کرو اف لکم ولما تعبدون من دون اللہ تف ہے تمکو اور اس چیز کو
کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے افلا تعقلون کیا پس نہین عقل پکڑتے اور قباحت عمل اپنے کے نہین
دریافت کرتے جب قوم نمرود نے یہہ بات سنی دلیل سے عاجز ہوے ضرر دینے کے طرف متوجہ
ہوے قالوا حرقوہ وانصروا الہتکم ان کنتم فاعلین کہا انھون نے جلاؤ اسکو اور مدد دو معبودون اپنے کو
بدلا لیکر اگر ہو تم کرنیوالے یعنے مدد دینے والے معبودون اپنون کو پس حکم کیا نمرود مردود نے چار دیواری پہاڑ
کے آگے کر کے ساتھہ گز کے بنواؤ اور اسمین لکڑیان بھروسو بنوائیے اور قریب ایک مہینے کے اسمین
لکڑیان جمع کین بہت سا روغن ڈال کر آگ دے جب تمام مقام دہک گیا ابراہیم علیہ السلام کو گوپھن مین بٹھا کر
طوق زنجیر کر کر اسمین پھینک دیا جبرئیل ہوا مین انکے پاس آئے اور کہا کہ کچھہ حاجت ہو تو کہ انھون نے
کہا کہ حاجت ہے مگر تجھہ سے نہین کہا جس سے اس کہہ کہا کہ وہ جانتا ہے احتیاج کہنے کی نہین جو توکل
خلیل کے ہم پر تھے اور سوا ہمارے کسی سے حاجت نچاہے قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم کہا ہم
نے اے آگ ہو جا تو ٹھنڈی اور سلامتی اوپر ابراہیم کے وارادوا بہ کیدا فجعلناھم الاخسرین اور ارادہ
کیا نمرودیون نے ساتھہ ابراہیم کے مکر کا یعنے جلانے اسکے کے پس کیا ہم نے انہین کو بہت زیان پانیوالے کیونکہ
انکا ارادہ ذلیل ہو گیا حقیقت قول ابراہیم کا اور بطلان فعل انکے کا لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام
آگ مین گرے طوق اور زنجیر انکی جل گئی اور انکو کچھہ اثر آتش کا نہ پہنچا اس پاس انکے پھول کھل گئے
تا گلزار ہو گئی چشمہ آب شیرین پیدا ہوا سات دن وہان رہے نمرود نے محل پر سے دیکھا کہ ابراہیم
باغ مین خوش بیٹھے ہین فرشتے سے باتین کرتے ہین گرد اگرد انکے آگ جل رہی ہے پکارا کہ اے
ابراہیم خدا تیرا اسمین یہہ بڑی قدرت ہے جو ہم دیکھتے ہین بڑا خدا ہے ہم واسطے اسکے قربانی کرینگے
ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا میرا قربانی تمھاری قبول نہین کریگا جب تک کہ تم اپنے دین پر ہو
اخبار مین ہے کہ چار ہزار گائی نمرود نے قربانی کین اور ابر لئے ابراہیم سے ہاتھہ اٹھایا کشف الاسرار مین ہے

کہ نزدیک

کہ نزدیک محققون کے خطاب یا نار کونی طرف آتش شوق محبت کے ہے کہ قلب خلیل مین شعلہ زن تھے خلیل نے
چاہا کہ سورش ہو د عشق سے آہ بھر کر آتش نمرود ہی بجھا دے ندا آئی کہ اے آتش شوق سرد ہو اور آتش نمرود کے اور
سلامت رہ اوپر ابراہیم کے کیونکہ ہمنے حکم کیا ہے کہ آتش نمرودی مین معجزہ خلیلی سے چمن کھلاوین اور تو اسکو
سرد کردے گی معجزہ ظاہر ہوگا اور اگر ابراہیم پر تو سلامت رہیگی شعلہ نار اللہ الموقدۃ التی اسکو جلا دیگا پھر دعوت
کیا کریگا یہان سے معلوم ہوا کہ آتش عشق سب چیز پر غالب ہے کوئی اسپر غالب نہین ہے محبت کا وہ
شعلہ ہے کہ رافت سوا محبوب کے سب کو جلا دے ونجینٰہ اور نجات دی ہمنے ابراہیم کو عراق سے
کہ مقام نمرود اور قوم اسکا تھا ولوطا اور لوط بن ہاران کو کہ بھتیجا ابراہیم کا تھا اور پہنچایا ہمنے انکو الی الارض التی
بارکنا فیہا للعلمین طرف اُس زمین کے کہ برکت دی تھی ہمنے بیچ اسکے عالمون کو یعنے دلالت تمام اور برکت وہانکی
پیغمبرونکا پیدا ہونا تھا اور میوے اور پھل اور اناج اور پانی کی کثرت تھی لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام فلسطین مین آئے
اور لوط علیہ السلام موتفکات مین اور فرق درمیان اُن دونون بستیون کے ایک دن رات کی راہ تھا ووھبنا
لہ اسحٰق اور دیا ہمنے ابراہیم کو اسحاق نام بیٹا بی بی سارہ سے کہ چچا کی بیٹی تھین حضرت ابراہیم کی ویعقوب
نافلۃ اور دیا ہمنے اسکو یعقوب زیادتی اوپر سوال اُنکے کے یعنے ہم سے اُسنے بیٹا مانگا تھا ہمنے بیٹا بھی دیا
اور پوتا بھی دیا وکلا جعلنا صالحین اور ہر ایک کو کیا ہمنے صالح یعنے چارون کو وجعلناھم ائمۃ یھدون بامرنا
واوحینا الیھم فعل الخیرات واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ اور کیا ہمنے انکو پیشوا کہ خلق کو ہدایت کرتے ہین ساتھ حکم
ہمارے کے اور وحی کیا ہمنے طرف انکے کرنا بھلائیونکا اور برپا رکھنا نمازکا اور دینا زکواۃ کا تخصیص نماز اور زکواۃ اسواسطے
ہے کہ نماز افضل عبادت بدنی ہے اور زکواۃ افضل عبادات مالی وکانوا لنا عابدین اور تھے واسطے ہمارے
عبادت کرنیوالے اخلاص سے ولوطا اٰتینٰہ حکما وعلما اور لوط کو دیا ہمنے اسکو حکم اور علم ونجینٰہ من
القریۃ التی کانت تعمل الخبٰئث اور نجات دی ہم نے لوط کو اُس بستی سے کہ تھے وہ بستی کہ کرتے تھے اہل اسکے کام گندے
اور اُس بستی کا نام سدوم تھا موتفکات مین سے تھے وہان کے لوگ اغلامی اور راہ زن تھے ہمنے انکو ہلاک
کیا انھم کانوا قوم سوء فاسقین تحقیق وہ تھے قوم برے بدکار وادخلنٰہ فی رحمتنا اور داخل کیا ہمنے
لوط کو بیچ اہل رحمت اپنے کے کہ نبی ہین یا محل رحمت اپنے کے کہ بہشت ہے انہ من الصالحین تحقیق لوط صالحون
مین سے تھا اور قصہ لوط علی نبینا و علیہ السلام پیچھے گذرا ہے ونوحا اذ نادٰی من قبل اور یاد کر نوح کو جسوقت
پکارا پروردگار اپنے کو پہلے ابراہیم اور لوط سے علی نبینا علیہم السلام یعنے دعا ہلاک قوم کی فاستجبنا لہ فنجینٰہ
واھلہ من الکرب العظیم پس قبول کیا ہمنے واسطے دعا اسکے کے پس نجات دی ہمنے اسکو اور اہل بیت اسکے کو سختی
سے کہ طوفان تھا ونصرنٰہ من القوم الذین کذبوا بایٰتنا اور مدد دی ہمنے اسکو اوپر قوم اسکے کے یعنے غالب کیا

ہمنے اُنکو منکروں پر کہ وہ جھٹلاتے تھے نشانیوں ہمارے کو اِنَّہُمْ کَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰہُمْ اَجْمَعِیْنَ تحقیق وہ تھے قوم برے یعنے کافر اور برے سے بر الکفر ہے پس غرق کیا ہم نے انکو سب کو وَدَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْکُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اور یاد کر قصہ داؤد اور سلیمان کا جسوقت کہ حکم کرتے تھے وہ دونوں بیچ کھیتی کے لکھا ہے کہ داؤد علیہ السلام جب محکمہ مین بیٹھے تھے تو سلیمان علیہ السلام دروازے پر کھڑے ہوتے تھے جبکا قضیہ فیصل ہو کر باہر نکلتا احوال پوچھ لیتے تھے ایک دن ایلیا نام دہقان اور یوحنا نام چروا ہا محکمہ مین آکر کہنے لگے کہ ای خلیفۃ اللہ ہمارا جھگڑا فیصل کرو ایلیا نے کہا کہ میرے کھیت مین رات اسکی بکریاں آپڑین سب کھا گئین یا یہہ کہا کہ میرے باغ کے انگور کھا گئین یوحنا نے اقرار کیا داؤد علیہ السلام نے حکم کیا کہ اپنی بکریاں ایلیا کے حوالہ کر انکی شریعت مین یوہین تھا بعد انفصال کے جو نکلے دروازے پر سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ کیا فیصلہ ہوا انھون نے بیان کیا سلیمان علیہ السلام کی تیرہ برس کی عمر تھی کہ انکو لئے محکمہ مین آئے اور باپ سے کہا کہ بکریوں کو ایلیا کو دو کہ دودہ اور انکی بالوں انکے سے نفع لی اور کھیت یا باغ یوحنا کو دو کہ وہ غم کھاوے اور آباد کرے یہان تک کہ کھیت یا باغ مراد کو پہنچے پھر یوحنا کی بکریاں اسکے حوالے کرو اور ایلیا کا کھیت یا باغ اسکو دو تو کہ کوئی دونون مین سے بے نصیب نرہے داؤد علیہ السلام نے یوہین حکم کیا سو اس قصہ کی حق تعالی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دیتا ہے کہ یاد کر انکو اِذْ نَفَشَتْ فِیْہِ غَنَمُ الْقَوْمِ جسوقت کہ چگ گیا رات کو بیچ کھیت یا باغ کے بکریاں ایک قوم کے وَکُنَّا لِحُکْمِہِمْ شٰہِدِیْنَ اور تھے ہم واسطے حکم اسکے کے شاہد یعنے ہم جانتے تھے جو داؤد اور سلیمان نے حکم کیا تھا فَفَهَّمْنٰہَا سُلَیْمٰنَ پس سمجھا دیا ہمنے حکم کرنا سلیمان کو کہ گوسفند باغ والے کو دلوا دے تو کہ اس سے فائدہ اٹھائے اور باغ کو گوسفند والے کو دے تو کہ وہ رنج کھینچے اور تیار کرے بعد تیار ہونے کے باغ والا اپنا باغ لے لے اور گوسفندون والا اپنے گو اور حکم وہی تھا اس زمانے مین جو پہلے حضرت داؤد نے فرمایا تھا لیکن حق تعالی نے وحی کی سلیمان پر اور حکم قدیم منسوخ کر کر حکم جدید ارشاد کیا موافق اسکے سلیمان علیہ السلام نے امر کیا اور داؤد علیہ السلام نے بھی منسوخیت پہلے حکم کے معلوم کر کر بھی نیا حکم کیا وَکُلًّا اٰتَیْنَا حُکْمًا وَّعِلْمًا اور ہر ایک کو یعنے داؤد اور سلیمان کو دیا ہمنے حکم اور علم یا نبوت اور فہم احکام شریعت وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ وَالطَّیْرَ اور مسخر کیا ہمنے ساتھ داؤد پہاڑون کو تسبیح کہتے تھے اللہ کی انکے موافق لکھا ہے کہ جو ذکر حضرت داؤد کرتے تھے پہاڑ بھی وہی کرتے تھے اور یہہ معجزہ انکا تھا اور مسخر کیا ہمنے ساتھ انکے جانورون کو اور جو پاکی اللہ کی یہہ بیان کرتے تھے وہی مرغ بھی کہتے ہین وَکُنَّا فٰعِلِیْنَ اور تھے ہم کرنیوالے ایسی چیزین اور ہماری قدرت کے آگے کچھ عجب نہین اگرچہ تمھارے نزدیک عجب ہے صاحب انوار نے کہا ہے کہ بعضون نے سیر کی معنون مین تسبیح کو لکھا ہے یعنے جہان حضرت داؤد جاتے تھے ساتھ پہاڑ ساتھ جاتے تھے اور بعید نہین ہے کہ انکے ساتھ چلنا پہاڑونکا قرآن مین مذکور نہین پھر کیا ضرور ہے

تسبیح کو حمل سیر پر کرین اور جو بعضے کہتے ہین کہ تسبیح کوہ اور مرغ کی زبان حال سے تھی اسمین تخصیص حضرت داؤد
کی کیا ہے تحقیق یہی ہے کہ پہاڑ اور مرغ موافق داؤد علیہ السلام کے تسبیح کہتے تھے اسطرح کہ کلمات اور حروف اسکے
سمجھہ مین سننے والون کے آتے تھے اور یہہ قدرت الہی کی آگے کچھ عجب نہین ہے وعلمناہ صنعۃ لبوس لکم
لتحصنکم من باسکم اور سکھائے ہمنے داؤد کو کاریگری زرہ کی واسطے تمھارے تو کہ بچاوے تمکو لڑائی تمھاری سے
اور لنحصنکم بصیغہ متکلم بھی قراءت ہے یعنے تو کہ بچاوین ہم قتل سے اور زخم سے تمکو فہل انتم شاکرون پس کیا ہو
تم شکر کرنیوالے اس نعمت پر سمجھہ لیجئے کہ یہہ امر ہے استفہام کی شکل مین یعنے شکر کرو اللہ کا اوپر نعمت اس نہایت کے
ولسلیمن الریح عاصفۃ تجری بامرہ الی الارض التی بارکنا فیھا اور مسخر کیا ہمنے واسطے سلیمان کے باد تند کو
چلتے تھے ساتھ حکم اسکے کے طرف اس زمین کے کہ برکت دی تھی ہمنے بیچ اسکے یعنے ولایت شام اور تندی باد کی
یہہ تھی کہ تخت سلیمان اٹھا کر ایک دن مین ایک مہینے کی راہ لیجاتے تھی تلخیص مین ہے کہ ولایت شام مین تدمر نام
ایک شہر جنون نے حضرت سلیمان کے واسطے بنایا تھا صبح کو وہان سے تخت آپ کا باد اڑا لیجاتی تھی اور مختار القصص
مین ہے کہ صبح کو تدمر سے نکلتے قیلولہ اصطخر فارس مین کرتے شام کو بابل مین آٹھرتے پھر صبح کو بابل سے چل قیلولہ اصطخر
فارس مین کر کر شام کو تدمر مین آن پہنچتے تھے وکنا بکل شیء علمین اور ہین ہم ہر چیز کو جاننے والے ومن
الشیطین من یغوصون لہ ویعملون عملا دون ذلک اور مسخر کئے ہمنے واسطے سلیمان کے دیوؤن مین سے وہ
جو غوطہ مارتے تھے واسطے اسکے دریا مین جواہر اور نفیس چیزین نکالنے کو اور کرتے تھے بہت سوا اس غواصی کے
جیسے محل بنائین اور نادر نادر صنعتین ہین وکنا لہم حفظین اور تھے ہم واسطے دیوؤن کے نگہبان تاکہ فرمان
سلیمان سے نہ نکلین وایوب اور یاد کر ایوب بن اموص بن رازخ بن روم بن عیص بن اسحق بن ابراہیم
علیہ السلام کو کہ حق تعالی نے انکو مال بہت دیا تھا اور بہت دیگر زمین شام مین بیچ ولایت مثنیہ کے پہنچا دن رات
عبادت کرتے تھے اور نیکیون ہی سے سروکار تھا ابلیس نے انپر حسد کیا اور اللہ سے مناجات کی کہ الہی بندہ تیرا
فراخی رزق کی اور کثرت اولاد کی رکھتا ہے اگر اسکو تنگی اموال و اولاد مین مبتلا کریگا تو راہ سے تیرے پھر جاویگا اور وہ
کفران نعمت کا اختیار کریگا حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ ایسا نہین یہہ بندہ پسندیدہ میرا ہے اگر ہزار بار آزماونگا خالص نکلیگا
بیت یہہ عشق مین ثابت ہون کہ گر سر بھی کٹیگا تو بھی نہ قدم شمع صفت یہان سے ہٹیگا بعضون نے لکھا ہے
کہ ابلیس نے کہا کہ مجھے اسکے مال اور تن اور فرزند پر مسلط کر کہ حقیقت حال ظاہر ہو جاوے حق تعالی نے ابلیس کو اسکے
ظاہر پر مسلط دیا اسنے شیطانون کو سپرد کر دیا وہ انکی خرابی کی طرف مشغول ہوئے لیکن حقیقت یہہ ہے کہ حق تعالی اطرحطر جلے
بیخ انپر لایا اونٹ صاعقہ سے ہلاک ہوگئے گوسفند پانی مین بہہ گئے کہتے ہین ہواے گرم سے سوکھہ گئے سات پسر اور تین دختر
دیوار کے تلے دب گئے بدن پک گیا متعفن ہوکر کیڑے پڑ گئے جو لوگ مومن تھے مرتد ہوگئے جسکے گھر اور گانوئین بہہ جاتے

تھے وہ اپنے وہاں سے نکال دیا تھا بی بی انکی رحیمہ یوسف علیہ السلام کی پوتی انکی خدمت میں سات برس واسطے
سات مہینے سات دن سات ساعت اسی محنت میں مبتلا رہے بعضوں نے تیرہ برس بعضوں نے اٹھارہ برس
بھی کہے ہیں حق تعالی نے واسطے تسلی خاطر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تعلیم کے انکا صبر بیان فرمایا کہ یاد کر قصہ ایوب کا
اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ جسوقت پکارا اسنے پروردگار اپنے کو تحقیق مجھکو پہنچی ہے ایذا اور تو
مہربان بڑا ہے مہربانوں کا سمجھ لیجئے کہ حق تعالی نے حضرت ایوب کے حق میں فرمایا ہے اِنَّا وَجَدْنٰہُ صَابِرًا اور اَنِّیْ مَسَّنِیَ
الضُّرُّ منافی اسکی ہے کیونکہ شکایت رنج سے بے صبری ہے جواب اسکے بہت ہیں اول تو یہی ہے کہ شکایت وہ ہے جو
غیر سے ہو محبوب سے اپنا عرض احوال رنج کرنا شکایت ہے ہی نہیں دوسری یہہ ہے کہ شکایت اپنے رنج کی نہیں کی بلکہ شیطان
نے انکو اگر کہا کہ تو مجھکو سجدہ کرتا کہ یہہ بلا تجھہ سے دفع کردوں اس بزرگی شیطان کے شکایت کی ہے بعضوں نے کہا ہے
کہ جو لوگ ایمان لائے تھے وہ کہنے لگے کہ اگر اسمیں بھلائی ہوتی اس برائی میں مبتلا ہوتا اسبات سے اُنھوں غمگین ہوکر
یہہ کلام کیا یا ایسے ضعیف ہو گئے تھے کہ نماز فرض کا قیام دشوار تھا اسواسطے کہا یا کیڑے بدن کھاتے کھاتے دل اور زبان
کی طرف متوجہ ہوئے اور یہی دو عضو محل توحید اور تمجید ہیں اُنھوں اسکے فوت ہونے سے ڈر کر یہہ کلمہ کہا یا بی بی نے
اُنکے ناچاری سے گیسو اپنے بیچ کر قوت اُنکے واسطے خرید اُنھوں اس بات سے آگاہ ہو کر انی مسنی الضر کہا حقائق سلمی میں
ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ چالیس دن وحی اُنپر نہیں آئی تھی اسواسطے یہہ کہا بعضوں نے کہا ہے
کہ اُن کیڑوں میں سے جو انکے بدن میں پڑے تھے ایک زمین گرم پر گر کر تڑپتا تھا اُنھوں اُٹھا کر پھر بدن میں رکھ لیا اسنے سمجھا
کہ یہہ بااختیار کتولنے میں ایسا کاٹا کہ وہ متحمل نہو سکے بے اختیار یہہ لفظ بول اُٹھے بعضے کہتے ہیں کہ ہر سحر بے واسطے ملک و بشر
جناب الہی سے یہہ خطاب ایوب مکروب کو پہنچتا تھا کہ ای بیمار ہمارے کیا ہے تو حضرت ایوب شوق و ذوق
اس پوچھنے کے سننے کو وہ بلا اپنے جان پر لیتے تھے اور خوش رہتے تھے **بیت** تو آئی عبادت کو نو صد سال بامید
کیا عیش سے بیمار نیز اعمر گذاری جس صبح یہہ مرہم جراحت ایوب پر نہ لگا بے اختیار بصد اضطرار کہا انی مسنی الضر محققوں
نے کہا ہے کہ شکایت ساتھہ اسکے تھی نہ اسکی تھی نہ اس سے بحر الحقائق میں ہے کہ بشریت ایوب ضر جسمانی سے
نالان ہوئے لیکن روحانیت انکی مشاہدہ جمال اسکے میں جسنے ضرر پہنچایا خوش تھے اور عین بلا میں عنایت دیکھتے
تھے اسیواسطے زبان جسدی انکی انی مسنی الضر کہا اور زبان روحی سے وانت ارحم الراحمین لطائف قشیری میں
ہے کہ یہہ بات بوجہ اعتراض بحکم قضا و قدر نہیں بلکہ بواسطہ ضعف اور عجز بشری ہے کیونکہ منقول ہے کہ کیونکر منقول ہے
کہ جبرئیل علیہ السلام حضرت ایوب پاس آئے اور کہا کہ کیوں چپ بیٹھے ہو کیا نہ کروگا میں مگر صبر کہا بلائیں خزاین حق میں
ہیں مجھ سے نہ تحمل ہوسکے کا اللہ سے عافیت چاہ ایوب علیہ السلام نے یہہ کلمات کہے فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ فَکَشَفْنَا
مَا بِہٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَیْنٰہُ اَہْلَہٗ وَمِثْلَہُمْ مَّعَہُمْ پس قبول کیا ہمنے واسطے دعا اسکی کے پس کھول دی یعنی دور کی ہمنے

جو کچھ تھی اسکو ایذا یعنے شفا دی ہمنے اسکو مرض سے شرح اسکی سورۂ ص مین آویگی اور دی ہمنے اسکو اولاد اسکی اور مانند اُنکے
ساتھ اُنکے یعنے اُس اولاد کو زندہ کیا اور سات بیٹے اور تین بیٹیان اور دین ہم شکل اُنمین ابن عباس رض سے منقول ہے
کہ اولاد اور اموال اقسام مواشی دوچند اُنکو عنایت کی اور ابر سرخ یا سفید ہیکلے ملخ زرین اُنپر برسائے لکھا ہے کہ تین دن تک
اُنکے حویلی کے گرد برستے رہے رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَذِكۡرٰى لِلۡعٰبِدِيۡنَ یہہ ایوب سے کہا ہمنے مہربانی کر کر اپنے طرف سے
اور نصیحت واسطے عبادت کرنیوالون کے تو کہ صبر کرین جیسے ایوب نے کیا اور جزا پاوین جیسی اُسنے پائی وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِدۡرِيۡسَ
وَذَا الۡكِفۡلِ اور یاد کر اسمعیل اور ادریس اور صاحب نصیب کو کہ الیاس یا یوشع یا ذکریا علیہم السلام تھے اور وجہ تسمیہ کی
یہی ہے کہ حق تعالی کیطرف سے بہرہ مند تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ کفل بمعنی ضعف ہے یعنے عمل اُنکی برابر اعمال انبیاء زمان اُنکی کے
تھی اور کفل بمعنی ضمانت بھی ہے بعضون نے لکھا ہے کہ الیسع الیاس سے متکفل ہو کہ امر دین پر قیام کرین بعد جانے اُنکے
اسواسطے ذو الکفل لقب پایا امام محی السنہ اور صاحب تبیان نے لکھا ہے کہ ایک نبی پر بنی اسرائیل کے وحی آئی کہ مین چاہتا ہون
کہ روح تیری قبض کرون تو نبی اسرائیل سے کہہ کہ جو کوئی ہر رات جاگے عبادت مین بے قصور اور ہر دن روزہ رکھے بے فتور اور لوگون
مین حلم کرے نہ غصہ ملک اپنا مین اُسکو دیتا ہون اُس پیغمبر نے یہہ بات کہی ایک شخص جوان کھڑا ہو کر کہنے لگا انا الکفل بہذا
اُس پیغمبر نے اسکو بادشاہت دی اُسنے وعدہ وفا کیا خلعت پیغمبری سے مشرف ہوا حق تعالی نے اُسکو ذو الکفل فرمایا كُلٌّ
مِّنَ الصّٰبِرِيۡنَ سب یہہ پیغمبر اسمعیل اور ادریس اور ذو الکفل تھے صابرون سے اوپر مشقت تکلیف کے یا پہنچنے زمانے
کے اسمعیل علیہ السلام مکہ مین رہے کہ ویران بن کہتے کا تھا اور صبر کیا ادریس علیہ السلام مدت تک لوگون کو دعوت کرتے
رہے وہ ایمان نہ لائے اُنکے ایذا پر صبر کرتے رہے ذو الکفل علیہ السلام نے اُن چیزون پر جنکے متکفل ہوئے تھے صبر کیا
وَاَدۡخَلۡنٰهُمۡ فِىۡ رَحۡمَتِنَا اور داخل کیا ہمنے اُنکو بیچ رحمت اپنے کے کہ نبوت ہے یا نعمت آخرت ہے اِنَّهُمۡ
مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ تحقیق وہ تھے صالحون سے وَذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ فَنَادٰى
فِى الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ اور یاد کر مچھلی والے کو یعنے یونس کو جسوقت گیا غصہ کہا کر اپنے قوم پر
کہ دعوت اسکی نہ مانے یا اپنی جان پر غصہ ہو کر راہ مین کہ بے حکم اللہ کے نکلا تھا یا وعدہ عذاب پورا اور عذاب آنے مین
دیر دیکھی جانا کہ امت دروغ گو سمجھیگی اُنمین سے نکلا پس گمان کیا یعنے اُس سے فعل اُس شخص کا صادر ہوا کہ گمان کرے یہہ
کہ نہ تنگ کرینگے ہم اوپر اسکے راہ چلنا پس ہمنے لی چیز اسکو ماہی مین قید کر دیا پس پکارا بیچ اندھیرونکے کہ اندھیرا رات
کا اور شکم ماہی کا اور دریا کا تھا یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجھکو عجز سے تحقیق مین ہی تھا ظالمون سے کہ ظلم اپنی جان
پر کر کر آپ ہجرت کر آیا حدیث مین ہے کہ کوئی دُو کہہ والا ساتھ اس کلمہ کے نہین دعا کریگا مگر قبول ہوگی دعا اسکی فَاسۡتَجَبۡنَا
لَهٗ وَنَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ پس قبول کیا ہمنے واسطے یونس کے اور نجات دی ہمنے اسکو غم سے کہ مچھلی کو حکم کیا اُسنے اپنے
پیٹ سے نکال کر کنارے دریا کے ڈال دیا وَكَذٰلِكَ نُـنۡجِى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۵ اور جیسے اسکو غم سے نجات دی اسیطرح سے

نجات دیتے ہین ہم ایمان والون کو اور قصہ مچھلی اور دریا کا سورۂ الصافات مین آویگا وَزَکَرِیَّا اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ رَبِّ لَا
تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ اور یاد کر زکریا کو جسوقت پکارا اُسنے پروردگار اپنے کو اے رب میرے مت چھوڑ مجھکو اکیلا
بن فرزند کے کہ میراث لے میری اور تو بہتر وارثون کا ہے بیت گر نہ دیگا مجھکو وارث تو بھی مین غمگین نہین کیونکہ حق یہہ ہے
کہ یارب انت خیر الوارثین فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰی وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ پس قبول کیا ہے ہمنے واسطے اسکے دعا
کو اسکے اور دیا ہمنے اسکو یحیی نام بیٹا کہ زندہ ہوا اُس سے دین اور درست کردی ہم نے واسطے اسکے بی بی اسکی
ایشاع بنت عمران واسطے ولادت کے بعد بڑہاپے کے یا بدخلق تھی خوشخو کردی اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی
الْخَیْرٰتِ وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا تحقیق یہہ پیغمبر جو مذکور ہوے تھے جلدی کرتے بیچ بھلائیون کے اور پکارتے تھے ہمکو از روے
رغبت کے اور ڈر کے بیت رکھتے رغبت ثواب سے ہے میری اور ڈرتے عقاب سے بھی میری وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ
اور تھے واسطے ہمارے عاجزی کرنیوالے بیت جسقدر ہو دلا نیاز تو کر ناز اُس سے چاہیے نہ ناز تو کر کشف الاسرار مین
ہے کہ جو کوئی نیاز طرف اسکے لاوے وہ اسکو تو نگر فرماوے اور جو کوئی ناز ساتھ اسکے کرے وہ اسکو عزیز کرے بیان
نیاز و کانوا لنا خاشعین ہے اور نشان ناز ون مین مثل و رب العرش معبودی ہے بیت بسوئے یار جو
منسوب ہے نیاز میرا تو اہل چرخ و زمین پر کیون ہو ناز میرا وَالَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا اور یاد کر اُس عورت کو کہ نگاہ
رکھا اُسنے ستر نگاہ لینے کو حلال اور حرام سے مراد اس سے حضرت مریم بنت عمران ہین رضی اللہ عنہا کہ کسی مرد نے انکو
مس نہین کیا فَنَفَخْنَا فِیْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ پس پھونک دیا ہمنے بیچ پیراہن یا دامن اسکے
روح سے جو امر ہمارے سے ہے یعنے روح مسیح اسکے اندر بھردی وجعل اور کیا ہمنے اسکے قصہ کو اور بیٹے اسکے کے
قصہ کو یعنے عیسی کی نشانی واسطے عالمون کے اگر سوچین تو معلوم کرین کہ بن باپ بیٹا پیدا ہونا محض پھونک سے صانع
مطلق کے کمال قدرت پر دال ہے اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً تحقیق یہہ ہے ملت توحید اور دین اسلام کہ واجب ہے
اوپر تمہارے استقامت اسپر ملت ایک یعنے اختلاف نہین ہے اسمین بلکہ سب انبیا اسی پر تھے اور اصل توحید مین
متفق تھے وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ اور مین پروردگار تمھارا ہون پس عبادت کرو میری نہ غیر میرے کے وَتَقَطَّعُوْٓا
اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ اور کاٹ لیا ہے انہون نے کام دین اپنے کا درمیان اپنے یعنے فرقے فرقے ہوگئے جیسے یہود اور
نصاری اور ہر ایک دوسرے کے تکفیر کرنے لگا كُلٌّ اِلَیْنَا رٰجِعُوْنَ سب یہہ فرقے طرف ہمارے پھر آنیوالے ہین
اور ہم موافق اعمال انکے کے انکو جزا دینگے فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْیِهٖ پس جو کوئی عمل کرے بھلائی سے
اور حال انکہ وہ ایمان والا ہو پس نہین ہی قدر سے واسطے سعی اسکے کے یعنے عمل اسکے ضایع نہین کرینگے ہم وَاِنَّا
لَهٗ كٰتِبُوْنَ ۵ اور تحقیق ہم واسطے اسکے لکھنے والے ہین نامہ اعمال مین یعنے ہمارے فرشتے لکھتے مین کوئی عمل نہین
چھوڑتے کے بیت نیک کار و نکا عمل رافت کوئی ضایع نہین لا یضیع اللہ فی الدارین اجر المحسنین وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا
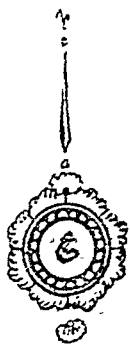
اَنَّهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ اور منع ہے اوپر اس بستی کے کہ ارادہ ہلاک کیا ہمنے اسکو یہہ کہ وہ پھرین طرف دین کے یعنی حرام
ہے اوپر ان لوگون کے جنکے ہلاک کر جانے ہیں ہمنے یہہ کہ دین کی طرف رجوع کرین واسطے تلافی اعمال اور تدارک احوال
کے سمجھ لیجیے کہ لا یہان زائد ہے اور بعضون نے اصلی کہا ہے اور یہہ معنی ٹھہرائے ہین کہ منع ہے اوپر مالکون کے
یہہ کہ وہ نہ رجوع کرین طرف حشر کے واسطے حساب کے بلکہ آوینگے اور حساب دینگے یا حرام کی معنی لازم کی ہین یعنی لازم
ہے ہلاک ہون پر یہہ کہ وہ نہین پھرینگی طرف اس عالم کے بلکہ گور عذاب پاوینگے حَتّٰۤی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ
وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ یہان تک کہ جب کھولے جاوین یاجوج اور ماجوج یعنی قیامت تک
کہ کھلنا سد یاجوج اور ماجوج کا علامت قیامت ہے اور وہ یاجوج اور ماجوج ہر ایک اوچال سے دوڑتے ہونگے
تو کہ سب عالم کو گھیر لین اور قصہ انکا سورۂ کہف مین گذرا وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِیَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
اور نزدیک آوے وعدہ سچا کہ قیامت آیگا ہے پس ناگہان قصہ یہہ ہے کہ چرہ رہے ہین آنکھین ان لوگون
کی کہ کافر ہوئے ہون قیامت سے اور کہتے ہین یٰوَیْلَنَا قَدْ كُنَّا فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِیْنَ اے وای
ہمکو تحقیق تھے دنیا مین بیچ غفلت کے اس دن اور اس حال سے بلکہ تھے ہم ظالم اوپر جانون اپنے کے کہ باتین پیغمبرون
کی نمانین اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ تحقیق تم اے مشرکون اور وہ جسکی عبادت کرتے
ہو تم سوا اللہ کے ایندھن ہو دوزخ کے اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ تم بتون سمیت واسطے دوزخ کے آنیوالے ہو سمجھ لیجیے کہ
بتون کے جلانے مین حکمت یہہ ہے کہ عذاب بت پرستون کو زیادہ ہوگا کیونکہ انکے ڈالنے سے آگ اور دہکے
گی اور زیادہ جلاویگی اور دوسری ذلت بت پرستون کی ہوگی کہ جنکو وہ پوجتے تھے وہ برے جلتے ہونگے لَوْ كَانَ
هٰۤؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا اگر ہوتے یہہ بت معبود جیسے مشرک گمان کرتے ہین نہ آتے دوزخ کے پاس
کیونکہ خدا عذاب دینے والا ہے عذاب دیا گیا نہین وَكُلٌّ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ اور سب بت اور بت پرست
بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّهُمْ فِیْهَا لَا یَسْمَعُوْنَ واسطے انکے بیچ دوزخ کے
چلانا ہے اور وہ بیچ اسکے نہ سنینگے بات خوشی کی لکھا ہے کہ جب آیت وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم نازل
ہوئی آتش غضب مشرکان عرب مین بڑے ابن زبعری نے کہا کہ قسم رب کعبہ کی مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے مباحثہ
کرتا ہون پس حضرت سے کہا کہ تم کہتے ہو کہ جسکو سوا اللہ کے پوجتے ہو وہ دوزخ مین جاویگا عزیر کو یہود اور عیسی کو نصاری
اور فرشتون کو بنی ملیح پوجتے ہین وہ دوزخ مین جاوینگے تو ہمارے بت بھی جاوین یہہ آیت اتری کہ اِنَّ الَّذِیْنَ
سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤی تحقیق وہ لوگ کہ پہلے ہو چکا واسطے انکے ہماری طرف سے وعدہ نیک کہ توفیق طاعت
یا بشارت جنت ہے اور وہ عیسی اور عزیر اور ملائکہ ہین علیہم السلام روایت ہے حضرت علی رض سے کہ خطبہ مین یہہ
آیت پڑھی اور کہا کہ انہی مین ہون اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن وقاص اور عبیدہ بن جراح اور

عبدالرحمن عوف اور سعید بن جبیر نماز پڑھی چنانچہ بیضاوی مین لکھا ہے أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ یہہ لوگ اس سے دور
کئے گئے ہین یعنے دوزخ مین نہین جائینگے بحر الحقائق مین ہے کہ سبق عنایت بدایت مین موجب ولایت ہے
نہایت مین بیت جو ازل مین نیک ہے وہ یہان ہے نیک اول و آخر ہے راقت آخر ایک لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا
نہ سنینگے وہ دور کے کبھی دوزخ سے کھٹکا دوزخکا کیونکہ وہ اعلا سے علیین مین ہونگے اور دوزخ اسفل السافلین ہے
وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ اور وہ بیچ اسکے کہ چاہینگے جی انکے ہمیشہ رہنے والے ہین لَا يَحْزُنُهُمُ
الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ نہ غمگین کریگا انکو ڈر بڑا یعنے فرشتونکا قول لا بشری کہ وہ یہہ کلمہ سنین ہین یا جب کہینگے وامتازوا الیوم
یہہ غمگین نہونگے کیونکہ طرف ذات کے متوجہ بہت ہونگے بعضون نے کہا ہے کہ ڈر بڑا اسوقت ہوگا کہ موت کو
کبش املح کی شکل بلندی پر کھڑا کرکر ذبح کرینگے اور ندا ہوگی کہ اے دوزخیو ہمیشہ رہو دوزخمین نہین ہے موت اور
اے بہشتیو رہو بہشت مین اور نہین موت دوزخی غم کرینگے بہشتی خوشی وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ اور لینے آوینگے انکو
فرشتے اسدم کہ قبرون سے نکلینگے اور کہینگے هَٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ یہہ ہے دن تمہارا وہ جو تھے
تم وعدہ دئیے جاتے دنیامین یعنے اے عابدو یہہ روز ثواب اور کرامت تمہاری کا ہے اور اے عارفو یہہ دن تماشے
اور فرحت تمہاری کا ہے بیت عابدون کو وہان ہے گلگشت جنان عاشقون کو ہے تماشائے لقا دید حور العین
ہے انکو نصیب انکو میرا جمال کبریا يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ یاد کر اسدن کو کہ لپیٹ لیونگے
ہم آسمانکو جیسے لپیٹتا ہے طومار رقعونکو یا سجل نام کاتب کا ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یا نام فرشتے کا ہے
کہ کرام الکاتبین نامہ اعمال لکھکر اسکے حوالہ کرتے ہین وہ لپیٹتا ہے كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ جیسے شروع کی تھی ہمنے
پہلے پیدایش دوبارا کرینگے ہم اسکو اور ہماری قدرت کے آگے وہ بھی آسان تھا یہہ بھی سہل ہے وَعْدًا عَلَيْنَا
وعدہ کیا ہے ہمنے ساتھ اعادہ کے وعدہ کرنا اوپر ہمارے ہے وفا کرنا اسکا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ تحقیق ہم ہین کرنیوالے
اسکے بہ نسبت جیسے پہلے وجود مین لائے ہم واسطے معرفت کے دوبارا موجود کرینگے ہم واسطے مکافات کے وَلَقَدْ
كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ اور البتہ تحقیق لکھ دیا ہمنے بیچ زبور کے کہ داؤد علیہ السلام پر
اتاری پیچھے توریت کے یا بعد اسکے کہ توریت مین لکھا تھا زبور مین لکھ دیا ہمنے یہہ کہ زمین بہشت کی میراث
پکڑینگے انکو بندے میرے نیک یعنے امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم یا عام ایمان والے إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا
لِّقَوْمٍ عَابِدِينَ تحقیق بیچ اسکے جو بیان کین ہمنے خبرین اور نصیحتین اور وعدے البتہ مطلب کو پہنچا دینا ہے واسطے
قوم عبادت کرنیوالون کے مراد امت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہے کہ اخبار اور مواعظ قرآن کفایت کرتے ہین
اسکو بیچ پہنچا دینے کے منزل مقصود کو وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ اور نہین بھیجا ہمنے تجھکو اے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم مگر رحمت واسطے عالمون کے سمجھ لیجئے کہ واسطے مومنون کے یہہ رحمت ہین کہ انکو ہدایت کی اور واسطے کافرون کے

یہہ رحمت ہین کہ عذاب استیصال سے بچایا کشف الاسرار مین ہے کہ رحمت آپ کے سے ہے کہ امت کو کسی مقام پر نہین
بھولے نہ مکہ معظمہ مین نہ مدینہ منورہ مین نہ مسجد حرام مین نہ ہجرت کے مقام مین بلکہ بالاے عرش مقام قاب قوسین مین یاد فرمایا
اور السلام علینا وعلی عباد اللہ الصلحین بوقت فاوحی الی عبدہ ما اوحی مغفرت گنہگاران امت کی طلب کی بیت
طلب بخشش امت وہان کی ہم گنہگار و نیہ رافت وہان کی یہہ تضرع پیئے رحمت وہان کی کہ سب امت کی کرامت وہان کی واں
وہان بھی بنا خیال امت کا بھولے او سچا بھی نہ خال امت کا کہیں ہووین تو ہووین ایسے یہہ ہمارے ہین پیغمبر جیسے مست تھے
وصل کے جام محبت سے تب بھی غافل نہوئے اس محب سے یعنے کہتے تھے ہی یا اللہ بخش دے میری سب امت کی
گناہ قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کافرون کو سوا اسکے نہین کہ وحی کیا جاتا ہے طرف
میرے یہہ کہ معبود اکیلا ہے یعنے نہین وحی کی گئی طرف میرے بیچ امر الہی کے مگر وحدانیت اسکے فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پس کیا ہو
تم اطاعت کرنیوالے موافق وحی کے جو مجھہ پر آئی ہے وحدانیت اللہ سے سمجھہ لیجیے کہ یہان استفہام بمعنی امر ہے فَاِنْ
تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰی سَوَآءٍ پس اگر پھر جاوین توحید سے پس کہہ خبردار کردیا مین نے تمکو اوپر برابری کے یعنے بین اور تم
علم مین اسبات کے جو کہے تمکو برابر مین موضح مین ہے کہ خبردار کردیا مین نے تجھکو اُس چیز سے جو مجھہ پر وحی ہوئی اور
تمیز ظاہر ہوا اور مومن اور کافر مساوی ہوئے وَاِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اور نہین جانتا مین کہ نزدیک
ہے یا دور ہے جو وعدہ دئیے جاتے ہو تم ساتھہ اسکے یعنے قیامت یا غلبہ مسلمونکا اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَیَعْلَمُ مَا
تَكْتُمُوْنَ تحقیق اللہ تعالی جانتا ہے پکار نیکو بات سے کافرون کے طعن اسلام مین اور جانتا ہے جو چھپاتے ہو تم حسد سے پیغمبر کے
اور کینہ سے مسلمانون کے وَاِنْ اَدْرِیْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ اور نہین جانتا مین شاید کہ تاخیر
موعود مین یا دیر سزا اعمال تمھارے کے پہنچنے مین آزمائش ہے واسطے تمھارے اور فائدہ ایک مدت تک کہ اجل مقدر
پہنچے قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ کہا پیغمبر نے اور قل بصیغہ امر بھی قرأت ہے یعنے کہہ اے پروردگار میرے حکم کر ساتھہ
حق کے درمیان میرے اور اہل مکہ کے وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ اور پروردگار ہمارا مہربان ہے اوپر
مخلوق اپنے کے مدد مانگا گیا ہے یعنے اُس سے مدد مانگتے ہین اوپر اُس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم جھوٹ اللہ پر کہ اسکی
اولاد ٹھہراتے ہو اور مجھکو ساحر بناتے ہو اور قرآن کو شعر یا اوپر اُس چیز کے جو کہتے ہو تم عذاب موعود اگر حق ہے کیون نہین آتا
ہمپر یا اسلام کا اُٹھہ جانا چاہتے ہو تم حاصل یہہ ہے کہ تمھارے بیہودہ کلام پر اللہ سے مدد چاہتے ہین ہم اور اُسکے
رد ہونے کو اعانت طلب کرتے ہین ہم **بیت** وہی ہے مستعان اپنا وہی ناصر اپنا ہے ہمین کچھہ ڈر نہین دشمن اگر
کافر ہمارا ہے سورہ حج مکی ہے مگر چھہ آیتین ہذان خصمان سے تا الی صراط الحمید مدنی ہین بعضون نے دو آیتین مدنی
کہے ہین ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف اور اذن للذین اٹھتر آیتین ہین یا چھہتر آیتین ہین یا چوہتر یا زیادہ
ہزار دو سو اکیانون کلمے ہین پانچ ہزار دو سو نوے حرف ہین فواصل اسکی اطق نظم رہے جدہین نظم اور تطبیق اسکی ساتھہ سورہ

انبیا کے یہہ ہے کہ مقطع مین سورہ انبیا کے حد فائدہ اٹھانا کفار کا تا بہ اجل مقدر بیان کیا کہ انتہائے دنیا ہے اور مطلع مین
اس سورہ حج کے ذکر زلزلہ قیامت فرمایا کہ منتہائے دنیا ہے اور یہہ بہی ربط ہے کہ سورہ انبیا مین توحید خدا کی اور نبوت
اور معجزے انبیا کے اور خبرین پہلون کے اور تنبیہ حاضرون کے اور ہلاکت کافرون کے اور نجات مومنون کی مذکور تھی
اس سورہ حج مین بھی یہی بیان ہے اور زیادہ اسپر حج اور عبادات اور امر معروف اور نہی منکر مذکور ہے واللہ اعلم

سورۃ الحج مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم ثمان و سبعون ایۃ

یاایھا الناس اتقوا ربکم ای لوگو ڈرو عذاب پروردگار اپنے سے خطاب عام ہے سب مکلفون کو اور وہ جو بہان
خدشہ کرتے ہین کہ خطاب تقوی کا کہ خطاب شرائع ہے متوجہ طرف کافرون کے نہین ہوتا اُسکا جواب یہہ ہے
کہ خطاب شرائع علاحدہ ایمان سے نہین ہوتا اور ایمان کے ساتھہ ملا ہوا ہوتا ہے چنانچہ یابنی اسرائیل اذکروا مین
وامنوا بما انزلت اور اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین ہے کفار کو امر شرائع بانضمام امر با یمان آیا ہے
ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم تحقیق زلزلہ قیامت کا چیز ہے بڑی یعنے ہلا دینا قیامت کا زمین کو بری ڈر کی بات ہے
اسناد تحریک کی طرف قیامت کے مجازی ہے اور زلزلہ علامات قیامت سے ہے کہ پہلے نکلنے شمس کے
مغرب سے واقع ہوگا زاد المسلمین مین ہے کہ پہلے نفخہ اولی سے زمین ہلیگی اور آواز آسمان سے آویگی کہ یا ایھا
الناس اتی امر اللہ ای لوگو آیا حکم ربانی پس خوف عظیم خلائق مین پیدا ہوگا ہیبت کیونہ ہو لوگون بڑا خوف
وبیم زلزلہ الساعۃ شیء عظیم یوم ترونھا تذھل کل مرضعۃ عما ارضعت جسدن دیکھنگے زلزلہ کو بھول جاویگی
ہیبت سے ہر دودھ پلانے والی جسکو دودھ پلایا تھا باوجود اس مہربانی کے کہ دائی کو بلانے پر ہوتی ہے و
تضع کل ذات حمل حملھا اور ڈال دیوے گی ہر حمل والی حمل اپنا و تری الناس سکری اور دیکھیگا تو لوگون کو مست
یعنے ہیبت سے اُس دن کے مستون کی طرح لوگون کی عقل اور تمیز جاتی رہیگی وما ھم بسکری اور نہون کے وہ مست
حقیقت مین کیونکہ زوال عقل دہشت اور حیرت سے ہوتی ہستی یہان اگرچہ نظروکین لوگون کے مستی دکھائی ہے
پس حقیقت مین وہ مست نہونگے ولکن عذاب اللہ شدید اور لیکن عذاب اللہ کا سخت ہے اسکے ڈر سے ہوش نہ
معلوم ہونگے ومن الناس من یجادل فی اللہ اور بعضے لوگ وہ شخص ہین کہ جھگڑتے ہین بیچ کتاب خدا کے جیسے نضر بن حارث
کہ کہتا تھا ان ھذا الا اساطیر الاولین یا بحث کرتے ہین بیچ قدرت حق کے جیسے ابی بن خلف کہ حشر کا منکر تھا
بغیر علم بغیر جاننے اور پہچاننے کے اور بن حجت اور دلیل کے ویتبع کل شیطن مرید اور پیروی کرتا ہے جھگڑنے مین
یا اب حال مین ہر شیطان سرکش گمراہ کی کہ ازل مین کتب علیہ انہ من تولاہ فانہ یضلہ ویھدیہ الی عذاب السعیر
لکھا گیا ہے اوپر اُس شیطان کے لوح محفوظ مین یہہ کہ شیطان جو کوئی دوست رکھے اسکو اور پیروی اسکی کرے پس تحقیق
شیطان گمراہ کرتا ہے اسکو اور راہ دکھاتا ہے اسکو طرف عذاب آگ کے یعنے اپنے دوست کو ایسے کام سکھاتا ہے

جسکے عوض مین دوزخمین پڑے بعضون نے کہاہے کہ ضمیر علیہ کی راجع طرف مجادل کے یعنے حکم کیاہے اللہ نے
اور جھگڑنے والے کے یہہ کہ جوکوئی پیروی کرے دوزخمین جاوے يَآ أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا
خَلَقْنَاكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُضْغَةٍ مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ اے لوگو یہہ خطاب
کافرون کو ہے جو منکر حشر کے ہین اگر ہو تم بیچ شک کے پھر جی اٹھنے سے تو اپنے پہلے حال پر نظر کرو پس تحقیق ہم نے
پیدا کیاہے تمکو یعنے پدر تمہارے کو مٹی سے اور فرع اسکی ہو پھر تمکو نطفہ سے پھر لوہو جمے ہوئے سے پھر لوتھی صورت
بنی ہوئی اور بن بنی ہوئی سے سمجھہ لیجئے کہ مخلقہ وہ ہے جو تمام خلقت ہوا اور غیر مخلقہ وہ ہے جو ناتمام ہوا اور بعضے اجزا مین
اسکے نقصان ہو یا مصور اور غیر مصور ہو چنانچہ ترجمہ مین گذرا اور ایک حال سے دوسرے حال پر پیدا کیا ہم نے تمکو واسطے
لِنُبَيِّنَ لَكُمْ تو کہ بیان کرین ہم واسطے تمہارے ابتداء خلقت تمہاری تو کہ استدلال کرو تم مبداء سے اوپر
معاد کے یعنے جانو کہ جسنے مادہ پیدا کیا وہ پھر بار دگر پیدا کرنے مین عاجز ہو گا وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَى
أَجَلٍ مُسَمًّى اور ٹھہراتے ہین ہم اسکو بیچ رحم کے جتنا چاہین ایک وقت مقرر تک کہ زمانہ اسکے پیدا ہونے کا ہے ثُمَّ
نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ پھر نکالتے ہین ہم تمکو ماؤن کے پیٹون سے بچے ناتوان پھر تربیت
کرتے ہین ہم تمکو تو کہ پہنچو جوانیون اپنے کو کہ تیس سے چالیس برس ہین وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفَّى وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى
أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا اور بعضا تم مین سے وہ شخص ہے کہ قبض کیا جاتا ہے جوانی کو پہنچ کر یا پہلے جوانی
سے اور بعضا تم مین سے وہ شخص ہے کہ پھیرا جاتا ہے طرف ناکاری عمر کے تو کہ نجانے پیچھے جاننے کے کچھہ یعنے حالت
بچپنے کی پھر آوے جو کچھہ یاد کیا ہے سب بھول جاوے اور پھرنا آدمی کا نہایت سے طرف بدایت کے دلیل اعادہ
حیات کی ہے بعد ممات کے کہ جسکو یہہ قدرت ہے اسکو وہ بھی ہے اور پھر دوسرے بار واسطے دلیل پکڑنے کے اوپر
بعث کے فرماتا ہے وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ
اور دیکھتا ہے تو اے آدمی زمین خشک اور بے رونق مانند مردہ کے پس جسوقت اتارتے ہین ہم پانی اوپر اسکے پانی ہلتی ہے
گیاوے اور پھولتی ہے اور اگاتی ہے ہر قسم روئیدگی سے تر و تازہ بہجت افزا پس جو قادر زمین مردہ کو پانی سے زندہ
کرنے تو انا ہے کہ اجزائے مردہ جمع کر کر جیسا تھا ویسا بناوے بیت اسکی قدرت سے کچھہ نہین ہے دور ایک کیا
لاکھہ بار بعث و نشور آسان ہے جو کرے ہے زندہ زمین اسکو مشکل حیات خلق نہین حکم ڈن اسکے جان عود حیات
جو کہ پانی سے ہے اگائے نبات ذَٰلِكَ یہہ جو مذکور ہوا انسان کا پیدا ہونا اور احوال بدلنا اور زمین کا بعد موت کے
جینا بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یہہ سبب اسکی ہے کہ تحقیق اللہ وہ ہے مستحق
صفات کمال اور ثابت اپنی ذات مین اور واسطے اسکے ہے کہ وہی جلاتا ہے مردون کو اور بھیجتا اسکے ہے کہ وہ اوپر
ہر چیز کے قادر ہے کیونکہ قدرت صفت ذاتی ہے اسکی یہہ نسبت سب مقدورات کے برابر ہے جیسا بعضے مردو نکو

زندہ کیا ویسا ہی سب مردون کے جلانے پر قدرت رکھتا ہی وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا اور واسطے اسکے
ہی تو کہ جانین کہ قیامت آنیوالی ہے نہین شک بیچ آنے اسکے وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اور جانین
کہ اللہ اٹھاویگا ان لوگون کو کہ بیچ قبرون کے ہین موافق وعدہ اپنے کے تو کہ حساب انسے لے اور جزا انکو دے وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ اور بعضا لوگون مین سے وہ شخص ہے کہ عناد سے جھگڑتا ہے
بیچ کلام خدا کے یا قدرت اسکے کے بغیر علم کے اور بغیر دلیل کے کہ راہ دکھاوے طرف مقصد کے اور بغیر کتاب روشن
کے کہ اس سے صواب اور خطا مین فرق معلوم سمجھ لیجئے کہ تکرار واسطے تاکید کے ہی یا مراد مجادل اول سے روسا
و کفار ہین جیسے نضر اور ابی اور ثانی سے مقلد انکے اور مجادلہ کرتا ہی بے سند دلیل کے یا وحی کے ساتھ محض تقلید
کے اور تقلید کے محض ثَانِيَ عِطْفِهٖ در الحال کہ موڑنے والا ہے شانے اپنے کو اور یہہ کنایہ تکبر سے ہے یعنے یہہ معاند تکبر
جھگڑا کرتا ہی لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تو کہ گمراہ کرے لوگون کو راہ اللہ کے سے یعنے فرمانبرداری حق سے لَهٗ فِي الدُّنْيَا
خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ واسطے اسکے بیچ دنیا کے رسوائی ہے ساتھ قتل کے جیسے دن بدر کی
ہوے اور چکھاوینگے ہم اسکو دن قیامت کے عذاب جلن کے اور کہینگے ہم ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ
اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ یہہ رسوائی اور عذاب بسبب اسکے ہی کہ آگے بھیجا تھا دونون ہاتھ تیرے نے یعنے کمایا
تو نے کفر اور گناہ سے اور بسبب اسکے ہی کہ اللہ نہین ظلم کرنیوالا واسطے بندون اپنے کے صیغہ مبالغہ کا واسطے
کثرت بندون کے ہی لکھا ہی کہ گروہ اعراب مدینہ مین اگر ایمان لائے پس جسکو کچھ مرض ہوا اور بیٹا پیدا ہوا اور
مواشی اسکے بڑے کہنے لگا کہ اسلام اچھا دین ہی ہمپر مبارک ہوا بسبب قبول اسکے کے ہمپر کیا بھلا ایمان
آئین دل اسکا اسلام سے خوش ہوا اور جو معاملہ برعکس ہوا تو وہ ناخوش ہوا اسلام سے پھر گیا اور کہنے لگا کہ ہمپر
نامبارک ہوا یہہ آیت اتری وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ اور بعضا لوگون مین سے وہ شخص ہے کہ عبادت
کرتا ہی اللہ کی اوپر انحراف اور اضطراب کے یا اوپر کنارے کے کھڑا دل ہلائے ہوئے فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۨ
اطْمَاَنَّ بِهٖ پس اگر پہنچے اسکی بھلائی مثل صحت اور غنا کے آرام پکڑے ساتھ عبادت کے اور ثابت رہے دین پر
وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ اور اگر پہنچے اسکو فتنہ مانند مرض اور فقر کے پلٹ جاوے اوپر منہ اپنے
کے یعنے جس طرف سے آیا اسی طرف پھر جاوے اور مرتد ہوکر دین اسلام سے ہاتھ کھینچ لے بعضون نے اسباب
نزول مین اس آیۃ کے لکھا ہی کہ ایک یہودی ایمان لایا وہ اندھا ہوگیا اور مصیبت اسپر بہت آئی حضور نبوی
مین حاضر ہوکر کہنے لگا کہ اسلام مجھہ پر نامبارک ہوا مجھہ سے پھیر لو آپ نے فرمایا کہ اسلام نہین پھیر لیا جاتا وہ مرتد ہوگیا
یہہ آیت اتری کہ جو کوئی دین سے پھیر گیا ہی خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ٹوٹے مین دیا دنیا کو کہ مراد کو نہ پہنچا اور آخرت کو کہ عمل
ضایع ہوے ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ یہہ زیان دو جہان کا وہ ہی ٹوٹا پانا ظاہر کیونکہ سب عقلمندون پر روشن ہے

کہ اس سے

کہ اس سے زیان عظیم نہیں جیسے کہ نہ مال نہ اعمال نہ دنیا ہے نہ دین ہے تا روشنی صدق ہی ہے نور یقین ہے
دو جگ میں بجز خواری ذلت کے نہیں ہے رافت سمجھ اسکو تجھی خسران مبین ہے يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُ
وَمَا لَا يَنْفَعُهُ پکارتا ہے اور عبادت کرتا ہے مرتد یا مشرک سوا اللہ کے اس چیز کو کہ نہ ضرر دے اسکو اگر نہ عبادت
کرے اسکی اور نہ نفع دے اسکو اگر عبادت کرے اسکی ذٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ یہہ عبادت وہی ہے
گمراہی دور مقصود سے يَدْعُوا لَمَنْ ضَرُّهُ اَقْرَبُ مِنْ نَفْعِهِ ط عبادت کرتا ہے اس شخص کی کہ ضرر اسکا کہ قتل دنیا
اور عذاب آخرت ہے نزدیکتر ہے نفع اسکے سے کہ توقع شفاعت کی اور توسل بدرگاہ کبریا ہے لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ
الْعَشِيرُ البتہ برا ہے دوست بت اور برا ہے مصاحب اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ تحقیق اللہ داخل کریگا ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے بہشتوں میں کہ
چلتے ہیں نیچے درختوں انکے کے نہریں اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ تحقیق اللہ کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے جزائے
موحد اور مشرک سے لکھا ہے کہ ایک گروہ غطفان نے قبول اسلام ایمان میں توقف کیا کہ شاید کام محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کا حل بحل ہو جاوے اور یہود سے ہماری دوستی نہ رہے اور انکی مدد بھی نہ پہنچے یہہ آیت اتری کہ مَنْ كَانَ
يَظُنُّ اَنْ لَنْ يَنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جو شخص گمان کرتا ہے یہہ کہ نہ مدد دیگا خدا پیغمبر اپنے کو بیچ دنیا کے
ساتھ رواج اسلام کے اور غلبہ اعدا کے اور بیچ آخرت کے ساتھ علوی درجات کے اور شفاعت کے فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ
اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ پس چاہیئے کہ کھینچ لیجاوے ایک رسی طرف آسمان کے اور اسمیں اپنے آپکو باندھ دے
پھر چاہیئے کہ کاٹ ڈالے اس رسی کو اور گر کر مر جاوے یا رسی اپنے گلے میں ڈال لے کہ گلا گھوٹ جاوے
یا چاہیئے کہ لٹکاوے رسی آسمان سے پھر ہاتھ مار کر کاٹ جاوے راہ تو کہ آسمان کو پہنچ کر دفع نصرت
میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کوشش کرے فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ پس دیکھے غور سے
کہ باوجود اس مشقت کے آیا لیجاویگا مکر اسکا اس چیز کو کہ غصہ میں لاتی ہے انکو پیغمبر کے کام سے اور اس
گمان سے کہ شاید مدد نہ دئے جاویں وہ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يُرِيدُ
اور جیسے یہہ کام بیان کیا ہمنے اسیطرح اتارا ہے ہم نے قرآن کو آیتیں روشن احکام اور اخبار میں اور تحقیق اللہ
راہ دکھاتا ہے ساتھ ان آیتوں کے یا ثابت رکھتا ہے ہدایت پر اس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہے اِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا
وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصّٰبِئِينَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ اَشْرَكُوا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ لوگ کہ یہودی ہوئے
اور ستارہ پرست اور ترسا اور گبر اور جو لوگ کہ شرک کرتے ہیں یعنے بت پرست اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تحقیق اللہ فیصل کریگا درمیان انکے دن قیامت کے ساتھ حکم محکم کے تو کہ سچا جھوٹا ظاہر ہو جاوے اِنَّ
اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے گواہ ہے اور سب احوال سے آگاہ ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ

لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ کیا نہیں دیکھا تو نے یہہ کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں واسطے اسکے جو کوئی بیچ آسمانوں کے
ہیں فرشتے سجدہ خضوع اور باقی سجدہ تسخیر اور جو کوئی بیچ زمین کے ہیں مسلمان سجدہ طاعت اور سجدہ عجز اور ذلت
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَکَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ اور سجدہ کرتا ہے سورج ساتھ طلوع اور غروب کے اور چاند
ساتھ گھٹنے بڑھنے کے اور تارے ساتھ اٹھنے جلنے اور پہاڑ ساتھ جاری کرنے چشموں کے اور درخت ساتھ نباتے
اور چارپائے ساتھ عجائب ترکیب کے اور بہت لوگوں میں سے سجدہ کرتے ہیں اسکو طاعت کا وَکَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ
الْعَذَابُ اور بہت لوگوں میں سے نہیں کرتے سجدہ تا ثابت ہوا اوپر انکے عذاب سمجھ لیجئے کہ حقیقت میں ہر ذرّہ
پر سجدہ نہیں کیونکہ اگر کوئی استہزا سے پیشانی زمین پر دھرے حساب سجدہ میں نہ گنا جاوے بلکہ سجدہ شان
نیاز دل اور عجز بدن اور کمال تعظیم مسجود الیہ ہے پس ہر ذرّہ عالم مخلوقات کبریا خاشع اور خاضع ہے بدلالت حال کہ اصح ہے
دلالت مقال سے **بیت** دیکھ چشم دل سے ذرات جہان سجدہ میں اللہ کے ہیں ہر زمان وَمَنْ یُّهِنِ
اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّکْرِمٍ اور جسکو ذلیل کرے اللہ ساتھ شقاوت کے یا ضلالت کے یا خذلان کے یا دخول نیران کے پس نہیں
واسطے اسکے کوئی عزت دینے والا ساتھ سعادت کے یا ہدایت کے یا توفیق کے یا دخول جنت کے اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ
تحقیق اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے عزت اور ذلت سمجھ لیجئے کہ یہہ چھٹا سجدہ ہے قرآن کا فتوحات میں اسکو سجدہ
مشاہدہ اور اعتبار کہا ہے آدمی کو چاہیے کہ یہہ نیاز تمام سجدہ بجا لاوے تو کہ اہل کثیر میں داخل ہو کہ اہل سجود اور اقتراب
ہیں نہ دوسرے کثیر میں کہ مستحق عذاب اور عقاب ہیں **بیت** الٰہی جان میری بندگی سا زمین جائے بدن سے جائے
تو بس سجدہ نیاز میں جائے لکھا ہے کہ اہل کتاب گروہ اصحاب سے جھگڑتے تھے کہ پیغمبر ہمارے مقدم ہیں اور دین
ہمارا قدیم ہے ہم اچھے ہیں تم سے اصحاب نے جواب دیا کہ ہم اپنے پیغمبر کی اور تمہارے پیغمبر کی تصدیق کرتے ہیں
اور تمہارے کتاب پر ایمان رکھتے ہیں اور تم باوجود اسکے کہ پیغمبر اور کتاب ہمارے کو پہچانتے ہو حسد سے نہیں
مانتے ہو پس حق پر ہم ہیں یا تم یہہ آیت اتری کہ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ یہہ دو گروہ مومنوں اور دشمنوں
کے جھگڑتے ہیں بیچ دین پروردگار اپنے کے ابوذر غفاری رض سے منقول ہے کہ قسم کھاتا ہوں میں کہ یہہ آیت بیچ شان ان
چھہ آدمیوں کے ہے کہ روز بدر سبقت کی کشتی لانے میں جانب کفار عتبہ اور شیبہ اور ولید تھا لعنہم اللہ اور طرف
مومنوں کے حمزہ اور علی اور عبیدہ رضی اللہ عنہم اور تبیان میں علی مرتضی سے منقول ہے کہ نازل ہوئی یہہ آیت بیچ
برائی ہمارے کے جو کفار سے کرتے تھے دن بدر کے اور وسیط میں ہے کہ پانچوں فرقے یہود اور صابئین اور
نصاریٰ اور مجوس اور مشرک ایک خصم ہیں اور مومن ایک خصم پس یہہ دونو خصم ہمیشہ جھگڑتے ہیں بیچ ذات اور
صفات رب اپنے کے فَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ پس وہ لوگ کہ کافر ہوئے بنوائے جاوینگے واسطے انکے
کپڑے آگ سے کہ بدن انکے کو گھیر لیں جیسے کپڑے بدن کو لپیٹتے ہوتے ہیں یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ

والا جاویگا اوپر سرون اُنکے کے پانی کھولتا يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ گلایا جاویگا ساتھ اُس پانی کے جو کچھ
بیچ پیٹون اُنکے کے ہے دل جگر گردا آنتیں اور گلایا جاویگا چمڑا انکا یعنے بیت بیرون و درون اپنی پاوینگے حرارت [illegible]
لاتے تھے شرک سے بالاکہ شرارت جو وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ اور واسطے عذاب اُنکے کے ہتھوڑے ہین
لوہے کے كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ جو وقت کہ ارادہ کرینگے
کفار یہہ کہ نکلین دوزخ سے غم کے سبب سے جو انکو ہوگا پھیرے جاوینگے بیچ اُسکے یعنے نکلنے کو جو کنارے تک
آوینگے فرشتے ہتھوڑے سے مارکر پھر اندر دوزخ کے لیجاوینگے اور کہینگے چکھو عذاب آتش سوزندہ کا إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ تحقیق اللہ داخل کرتا ہے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے اور عمل
کئے اچھے بہشتون مین کہ چلتے ہین نیچے محلون اُنکے کے نہرین يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا
پہنائے جاوینگے بیچ بہشت کے کپڑے سونے کے اور موتی کے وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ اور لباس انکا
بیچ بہشت کے ریشمی ہے حدیث مین ہے کہ جو کوئی دنیا مین حریر پہنیگا آخرت مین اُس سے بے نصیب رہیگا
مراد اس سے مرد ہین کہ لبس حریر حرام ہے اُنپر وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ اور راہ دکھائے گئے مسلمان
طرف پاکیزگی کی بات سے یعنے کلام پاکیزہ انکو تلقین کیا جاویگا کہ جب بہشت کو دیکھینگے الحمد للہ الذی ہدانا لہذا
اور جب بہشت مین داخل ہونگے کہینگے الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن اور جب مکانون مین اُترینگے کہینگے الحمد
للہ الذی صدقنا وعدہ یا قول پاکیزہ یہہ ہے کہ بہشت مین لغو اور فحش اور باطل نکہینگے اور نہ سنینگے لا یسمعون
فیہا لغوا ولا تاثیما اور اکثر مفسر کہتے ہین کہ راہ دکھائے گئے مسلمان طرف قول طیب کے دنیا مین کہ کلمہ
شہادت ہے یا قرآن ہے یا استغفار ہے سلمی نے کہا ہے کہ قول طیب ذکر اللہ کا ہے یا نصیحت مسلمانون
کو کرنا ہے بعضون نے کہا ہے کہ ارشاد مریدان ہے یا دعائے مومنان یا امر معروف اور نہی منکر لطائف قشیری مین
ہے کہ قول طیب وہ ہے کہ صادر ہو دل خالص اور سر صافی سے موافق رضائے الہی کے کشف الاسرار مین کہ کلام
پاکیزہ وہ ہے کہ دعوے سے پاک ہو اور عجب سے دور اور نیاز سے نزدیک سہل تستری رح نے کہا کہ اس کلام
مین نظر کی مین نے کوئی راہ نزدیکتر طرف حق کے نیاز سے نہ دیکھا مین نے اور کوئی حجاب سخت تر دعوی سے
نہ پایا مین نے نظم راہا یہان کفر ہے کبر اور ناز چاہیئے تجھکو تضرع اور نیاز ترک دعوے کر کے کر دعوت بحق
ترک ہے اس علم کا اول سبق وَهُدُوا إِلَى صِرَاطِ الْحَمِيدِ اور راہ دکھائے گئے اہل ایمان طرف راہ تعریف
کئے گئے کہ دین اسلام ہے إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ
لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے اور بند کرتے ہین لوگون کو راہ اللہ کی سے
اور طواف مسجد حرام کے سے وہ مسجد کہ مقرر کیا ہمنے اُسکو واسطے سب لوگون کے نہ یہہ کہ بعضون ہی کے واسطے ہے

اور بعضون کے نہین برابر ہے رہنے والا بیچ اُسکے اور باہر رہنے آنیوالا یعنے مقیم اور مسافر یکسان ہے قضا
مناسک حج مین اور اداے لوازم تعظیم کعبہ مین یا قبلہ مین سب برابر ہین یا امن ہونے مین بیچ اُسکے اور
مراد مسجد حرام سے بقول امام اعظم اور احمد تمام حرم ہے اور بقول شافعی نفس مسجد ہے اور مسافر اور مجاور نہ
یکسان ہین مسافر جہان چاہین اُترین اور موسم حج مین اگر رہین اور گھر والونکو نہ نکالین امیر المومنین عمر رضی
اللہ عنہ سے منقول ہے کہ موسم حج مین پکار کر کہتے تھے کہ دروازے مکہ کے کہ آنیوالون کے مت بند کرو
تاکہ آنیوالے جہان چاہین اُترین وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ اور جو کوئی ارادہ
کرے بیچ حرم کے گمراہی کا ساتھ ظلم کے چکھاوینگے ہم اُسکو عذاب دردناک ایک قول ہے کہ الحاد حرم مین
حلال ٹھہرانا حرام کا ہے بعضون نے کہا ہے کہ کرنا منع چیزون کا ہے یہان تک کہ خادم کو دینا دشنام کا ہے
تیسیر مین ہے کہ بند کرنا طعام کا ہے اور اکثر علما کہتے ہین کہ ارادہ گناہ کا حرم مین موجب استحقاق عذاب ہے
اور جگہہ جب تک فعل مین نہ آوے گناہ نہین لکھا جاتا اور وہان فقط قصد خطیہ خطیات مین لکھا جاتا ہے ابن
مسعود رض نے کہا کہ اگر عدن مین ہو اور کسی کے قتل کا ارادہ مکہ کے بیچ رکھے عذاب دردناک چکھیگا سمجھ لیجے
کہ مکہ محترمہ جیسا کہ مخصوص ہے تضاعف حسنات مین ایسا ہی زیادہ تر ہے جزاے سیئات مین اور مقاموں سے
اور خبر اِنّ کے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ مین محذوف ہے تقدیر اسکی یہہ ہے کہ وہ لوگ ہلاک
ہوئے یا زیانکار ہوئے وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اور یاد کر جس وقت معین اور مبین کر دیا ہمنے واسطے ابراہیم
کے مکان خانہ کعبہ کا وقت بنانے کے کہ ابر کا ٹکڑا اسی جگہہ پر سایہ ڈال دیا یا ہوا سے اُسقدر زمین جھاڑ دی اُسنے
خانہ بنا لیا اور ہمنے وحی کی طرف اُسکے اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ
یہہ کہ نہ شریک لا ساتھ میرے کسی چیز کو کہ مین شریک سے منزہ ہون اور پاک رکھ میرے گھر کو بتون سے
اور نالائق چیزون سے واسطے گرد پھرنیوالون کے اور کھڑے رہنے والون کے اور رکوع اور سجدہ کرنے
والون کے طائفین مسافر اور قائمین مکہ کے رہنے والے یا قائمین نماز گذار ہین یعنے خانہ کعبہ کو پاک کر تاکہ طواف
کرین اور نماز پڑھین اور صوفیہ کہتے ہین کہ دل اپنے کو کہ تخت گاہ کبریائے میرے کا ہے سب چیزون سے پاک
اور غیر کو دخل نہ دے کہ وہ بادہ محبت میرے کا پیمانہ ہے اسمین سوا میرے کسی کا نہین ٹھکانا ہے بیت
دل ہے مینائے محبت عشق خدا شوق و کیفیت و اذواق بھرا دیکھ اسمین کدر خطرۂ غیر کہین پر جائے نہ
عالی سیر صاف رکھ اسکو کدورات سے تو تاکہ ہو مست اسکے ظہورات سے تو داؤد علی نبینا و علیہ السلام
پر وحی آئی کہ واسطے میرے گھر پاک کر کہ نظر عظمت میرے کی وہان پڑے داؤد نے کہا کونسا گھر صاف کرون
بیت کدام خانہ ہے جسمین کہ جلوہ گر ہو تو کدام آئنہ ہے جسمین تو دکھا دے رو فرمایا دل بندۂ مومن کا داو

علیه السلام نے کہا که اِسکو کیونکر پاک کرون فرمایا که آتش عشق اِسمین لگاؤ که جو غیر میرے ہے سب جل
جاوے نظم آتش عشق خدا دلمین لگا ماسوا اُسکے جو کچھه ہے سب جلا غیر کا باقی نه رکھه نام و نشان بلکه خود بھی
رہ نرافت درمیان بیخودانه وہانکا جاتا ہے سوجا یا خدا ہو یا خدا ہو یا خدا حضرت ابراہیم علی نبینا و علیه السلام نے
جو خانه کعبه تیار کیا وحی ہوئی که لوگونکو واسطے زیارت کے پکار اُنھون نے کہا که میری آواز کہان تک پہنچیگی خطاب
آیا که آواز کرنے تجھه سے ہے اور پہنچانا ہم سے پس ابراہیم علیه السلام نے وہین سے تا کوه ابوقبیس پر چڑھه کر
ندا کی که اے لوگو الله تعالی نے حج خانه اپنے کا تمپر فرض کیا اور تمکو بلاتا ہے قبول کرو حق سبحانه نے آواز اُنکی تمام
ذرات و ذریات کو پہنچا دے جسکا حج کرنا علم الہی مین تھا اُسنے لبیک اللهم لبیک کہا سو وه قصه یہه ہے که
حق تعالی فرماتا ہے وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ اور پکار دے اے ابراہیم درمیان لوگون کے ساتھه
حج خانه کے عین المعانی مین ہے که یہه امر حضرت صلی الله علیه وسلم کو ہے که خبر دی لوگون کو وجوب حج سے
يَأْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ آوینگے تیرے پاس پیادے اور اوپر ہر ایک اونٹ دبلے
کے که مارے دبلاہٹ کے بری گوشت سے آوینگے وه اونٹ ہر ایک راه دور سے یعنے تو دعوت کر که لوگ
سوار اور پیاده حج کو آوینگے لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ تو که حاضر ہوں واسطے فائدون اپنے کے وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ
فِیْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ اور یاد کرین نام الله کا یعنے لبیک کہین بیچ کئی دن معلوم کے که عشره ذی الحجه ہے
یا نام الله کا لین ایام نحر اور تشریق مین عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ اوپر اُس چیز کے که دیا ہے
ہمنے اُنکو چارپایون پالے ہوؤن سے که اونٹ اور گائی اور گوسفند ہے مراد اِس سے فرماتے ہے که بنام خدا
کرین کافر بتون کے نام پر کرتے تھے اور اُسکا گوشت نہین کھاتے تھے حق تعالی نے مسلمانون کو کہا که میرے نام
پر ذبح کرو فَكُلُوْا مِنْهَا پس کھاؤ گوشت اُسکے مین سے یہه امر واسطے اباحت کے ہے اور قربانی تطوع مین
واقع ہوا ہے کیونکه قربانی کفاره مین صاحب قربانی کو کھانا اُسکا جائز نہین وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ اور کھلاؤ اُس
قربانی مین سے بھوکے فقیر کو ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ پھر چاہئے که دور کرنے میل اپنے عطف اِسکا اوپر یذکروا کے
ہے یعنے حج کو آوین اور الله کو یاد کرین پھر چاہیے که دور کرین میل اپنے اور ناخن تراشین لب اور بغلون کے بال
لین یا قضا کرین حاجتین اپنی یا بجا لاوین مناسک حج کے وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ اور پوری کرین نذرین اپنی نیک
وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اور طواف زیارت کرین که رکن ہے یا طواف وداع کرین ساتھه گھر قدیم کے که خانه کعبه
ہے عبادت خانه پہلا ہے ذٰلِكَ یہه جو کہا گیا اعمال اور احکام حج کے سے دین خدا ہے وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ
اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اور جو کوئی تعظیم کرے احکامون کی الله کے که بے حرمتی اُسکی روا نہین پس
وه بہتر ہے واسطے اُسکے نزدیک پروردگار اُسکے کے جزا مین وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰی عَلَيْكُمْ

اور حلال کیے گئے واسطے تمھارے پالے ہوئے جانور مگر جو پڑھا جاتا ہے اوپر تمھارے حرام ہونا اسکا کہ مردار اور گوشت
خوک اور غیرہ ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ پس بچیے رہو ناپاکی
بتون کے سے یعنے بتون سے کہ عین پلید ہین اور بچیے رہو سخن دروغ سے کہ شریک خدا ٹھہراتا ہے یا گواہی
جھوٹی دیتا ہے یا وہ بات کہتا ہے کہ زبان سے نکلے دل مین ہو حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَیْرَ مُشْرِكِیْنَ بِهٖ در حالیکہ
خالص ہو واسطے اللہ کے یا توحید کرنیوالے ہو واسطے اللہ کے اور مائل طرف دین اسکے کہ اسلام ہے نہ
شریک لانیوالے ساتھ اسکے وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّیْرُ اور جو کوئی
شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس گویا کہ گر پڑا آسمان سے زمین پر اور ہلاک ہو گیا پس اوچک لیجاتے ہین
اسکو جانور پرند مردار خوار زمین سے اور بوٹی بوٹی اسکی جدا کر دیتے ہین اَوْ تَهْوِیْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِیْقٍ
یا پھینک دیتے ہین اسکو باد موضع بلند سے بیچ مکان دور کے کہ وہان نہ فریاد سننے والا ہو نہ ہاتھ پکڑنیوالا جہ
لیجیے کہ یہہ تشبیہ ہے یعنے جو کوئی اوج ایمان سے پستی کفر مین گر پڑے ہوائے نفس اسکو پریشان اور پامال کردے
یا باد وسوسہ شیطان اسکو وادی ضلالت مین ڈالے اور ہلاک کر دے حاصل کلام کا ہلاک ہونا مشرک کا ہے
ذٰلِكَ یہہ ہے بات جو کوئی بتون کے نہ پوجنے مین اور جھوٹ نہ بولنے مین وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ
فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ اور جو کوئی تعظیم کرے نشانیون خدا کی کو کہ مناسک حج مین یا قربانیان ہین اور تعظیم
قربانی کی یہہ ہے کہ فربہ ہو اور بے عیب اور بیش قیمت پس تعظیم کرنے اسکے پرہیزگاری دلونکے سے ہے یعنے یہہ
فعل تقوے قلوب والونکے ہین اور تقوے دل ڈرنا موجبات خشم خدا سے ہے لَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ
اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَاۤ اِلَى الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ واسطے تمھارے بیچ جانورونکے فائدے ہین دودھ دہی سے اور
پشم اور بال کے اور سواری اور اولاد دینے کے ایک وقت مقرر تک کہ دم قربانی ہے پھر جگہہ ذبح ہونے انکے کی طرف
گھر آزادگی ہے کہ کعبہ ہے جو غرق ہونے سے طوفان مین آزاد رہا یا خانہ بزرگوار کے ہے وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا
مَنْسَكًا لِّیَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ اور واسطے ہر امت کے جو اہل دین پہلے تم سے گذرے ہین
مقرر کی ہے ہمنے طرح عبادت کی یا قربانی کی تو کہ یاد کرین وہ نام اللہ کا اوپر ذبح اس چیز کے کہ دی ہے ہمنے
انکو چارپایون پالے ہوئے سے یعنے ہر قوم پر مقرر کیا تھا ہمنے کہ قربانی ہماری نام پر کرین فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا پس معبود تمھارا معبود ایک ہے پس واسطے اسی کے مطیع ہو اور قربانی مین شریک اسکا
مت لاؤ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ اور خوشخبری دے عاجزی کرنیوالون کو ساتھ بزرگی اس جہان کے یا بشارت
دے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ڈرنے والون کو ساتھ رحمت یزدان کے سلمی نے کہا کہ مژدہ دے مشتاقونکو
ساتھ سعادت لقا کے کہ کوئی بشارت اس سے زیادہ تر فرحت افزا نہین اور وہ کیسے ہین الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ

وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وہ ہین کہ جسوقت یاد کیا جاتا ہی اللہ نزدیک انکے ڈر جاتے ہین دل انکے ہیبت انوار جلال
ربانی سے اور چاہتے ہین کہ اپنی جان کو پروانہ وار اُس شعلہ جمال پر جلاوین اور نگاہ طرف غیر اُسکے نہ اٹھاوین
اور کان بات سننے کو کسیکے سوا اُسکے نہ لگاوین بیت دیکھنے سننے کو تیرے ہین فقط یہہ آنکھیں کان ورنہ کیا ہے
سمع درکار اور بصر کیا چاہیے وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ اور صبر کرنیوالون کو اوپر اُس چیز کے کہ پہنچی ہے
انکو تکلیف اور محنت سے وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ اور قائم رکھنے والون کو نماز کے کہ ادا کرتے ہین وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُوْنَ اور اُس چیز سے کہ دی ہے ہمنے انکو خرچ کرتے ہین نیک جگہہ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ
شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ اور اونٹ کہ واسطے قربانی کے چلاتے ہو کیا ہے ہمنے انکو یعنے ذبح انکے کو واسطے
تمھارے نشانہائے دین خدا سے واسطے تمھارے بیچ انکے خوبی ہے اور نفع دین دنیا کا فَاذْكُرُوا
اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ پس یاد کرو نام خدا کا اوپر ذبح انکے کے درالحال کہ پانو باندھے ہون یا پانون پر
کھڑے ہون کہ شتر کو کھڑا کر کر ذبح کرنا سنت ہی اور بعضے بوقت نحر کے کہتے ہین اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللھم منك والیك فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا
الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ پس جب گر پڑین زمین پر کروٹین انکی اور جان نکل جاوے پس کھاؤ گوشت
انکے مین سے یہہ کھانا مسنون ہے اور کھلاؤ فقیر بے سوال کو اور سوال کرنے والے کو یا قانع فقیر اُس ملک کا
ہی اور معتبر پردیسی ہی كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ جبکہ بیان کی کیفیت نحر ان کے کی اسیطرح مسخر
کیا ہمنے انکو باوجود قوت اور بڑے ڈیل کے واسطے تمھارے کہ کھولتے باندھتے ہو اور چڑھتے لادتے ہو
تو کہ تم شکر کرو اللہ کا اس نعمت پر لکھا ہی کہ اہل جاہلیت خون قربانی کا دیوار کعبہ پر ملتے تھے اور اسکو
سبب تقرب بحق جانتے تھے زمان اسلام مین مومن بھی وہی کرنے لگے حق تعالی نے اس سے نہی
کی اور فرمایا کہ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ہرگز نہ پہنچیگا اللہ کو گوشت
قربانی کا کہ صدقہ دیتے ہو اور نہ لوہو انکے کہ دم ذبح بہاتے ہو ولیکن پہنچتی ہے محل قبول اُسکے مین پرہیزگاری
تمھاری کہ تعظیم امر الہی ہے اور تقرب بحق ہی ساتھ قربانی پسندیدہ کے كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ
لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ جیسا کہ مذکور ہوا اسیطرح مسخر کیا چارپایون کو واسطے تمھارے تو کہ تم
تکبیر کہو دم ذبح یا بڑائی کرو اللہ کی اوپر اسکے کہ راہ دکھائی تمکو طرف نحر کرنے اضحیہ کے اور کیفیت تقرب کے
ساتھ انکے وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ اور بشارت دی نیکی کرنیوالونکو ساتھ جنت کے یا قبول طاعت کے اِنَّ
اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق اللہ دفع کرتا ہی مشرکون کے غلبہ کو اور فتنہ انکے کو اور ظلم اور ایذاے کافرون کو
ان لوگون سے کہ ایمان لائے یعنے دوستون کو فتح دیتا ہی دشمنون پر اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ

تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہے خیانت کرنیوالون کو کہ امانت دین مین خاین ہے ناشکر اور نعمت کے کہ محض
انعام سے انعام انکو دیتا ہے اور وہ بتون کے نام پر قربانی کرتے ہین اسباب نزول مین ہے کہ کفار مکہ کے مسلمانون کو
ایذا دیتے تھے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے تھے آپ فرماتے تھے کہ صبر کرو ابھی انکے قتل کا
امر نہین ہوا مجھکو جب ہجرت طرف مدینہ مین کے واقع ہوے حکم قتل کا اترا اور پہلے آیتہ کہ اس حق مین ہے اتری یہ
أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا اذن دیا گیا جنگ کا واسطے اُن لوگون کے کہ لڑائی کئے جاتے ہین یعنے کافر
انسے مقاتلہ کرتے ہین اور بکسر تا بھی قرات ہے یعنے اُن لوگون کو کہ چاہتے ہین لڑنا کافرون سے بسبب اسکے کہ وہ
ظلم کئے گئے ہین اور جفائین ہاتھ سے دشمنون کے کھینچین ہین وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الَّذِينَ
أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ اور تحقیق اللہ اوپر مدد مظلومون کے کہ اصحاب پیغمبر ہین
البتہ قادر ہے وہ اصحاب کہ نکالے گئے گھرون اپنے سے کہ مکہ مین رکھتے تھے ناحق یعنے حقیقت مین کچھ انسے
ایسی خطا نہین ہوئی تھی کہ اخراج کے باعث پڑتے مگر یہہ کہ کہا انھون نے پروردگار ہمارا اللہ ہے اور اسکی یگانگی
کا اقرار کیا وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ اور
اگر نہوتا دفع کرنا اللہ کا لوگون کو بعضون کو بعضون سے یعنے غلبہ مومنون کا اوپر کافرون کے البتہ ڈہائی جاتے بسبب
غلبہ کافرون کے اہل ملل پر بدر کے دن خلوت خانے درویشون کے اور عبادت خانے نصاری کے جنہین کلیسا
کہتے ہین اور عبادت خانے یہود کے جنہین کنشت کہتے ہین وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا اور مسجدین
مسلمانون کے کہ بہت ذکر کیا جاتا ہے بیچ انکے نام اللہ کا بہت وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ اور البتہ
مدد دیگا اللہ اسکو کہ مدد دیتا ہے دین اسکے کو إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ تحقیق اللہ زور آور ہے مدد دینے
مسلمانون کے غالب ہے سب پر جسکو چاہے غلبہ دے اس آیتہ مین حق تعالی نے وعدہ نصرت دیا مومنون مظلومون کو
اور وہ پورا کیا اور پھر اذن دیئے کیونکہ قتال کے صفت مین فرماتا ہے کہ الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ
أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وہ لوگ ہین کہ ساتھ رحمت اپنے کے اگر قدرت
دین ہم انکو بیچ زمین کے قائم رکھین نماز کو واسطے تعظیم ہمارے کے اور دین زکوۃ کو واسطے دفع احتیاج بندون ہمارے
کے اور حکم کرین ساتھ بھلائی کے یعنے ساتھ اسباب نیکی کے جو شرع اور عرف مین اچھے ہو اور منع کرین نامعقول سے یعنے اس
چیز سے کہ اہل علم اور عقل کے نزدیک برے ہو وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝ اور واسطے اللہ کے ہے آخر کامون کا
بیت کوئی دنیا مین دولت چاہتا ہے کوئی عقبی مین جنت چاہتا ہے ولے ہونا وہی ہے آخر کار میرا مولی
جو ارادت چاہتا ہے وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ وَقَوْمُ إِبْرَاهِيمَ
وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ اور اگر جھٹلاوین تجھکو مشرکان قریش غم مت کھا کہ تکذیب قوم مخصوص ساتھ تیرے نہین

ع

ثلثہ
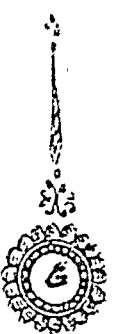
پس تحقیق جھٹلایا پہلے اُن سے قوم نوح کے نے نوح کو اور گروہ عاد نے ہود کو اور قوم ثمود نے صالح کو اور قوم ابراہیم نے ابراہیم کو اور
قوم لوط نے لوط کو اور رہنے والے مدین کے نے شعیب کو علیہم السلام وَكُذِّبَ مُوسٰى فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ
ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ اور جھٹلایا گیا موسی پس ڈھیل دی مین نے واسطے کافرون کے یہان تک کہ اجلین اُنکی آئین پھر پکڑا
مین نے اُنکو ساتھ عذاب طوفان کے اور اندھے کے اور آواز سخت کی اور پتھرونکے اور زمین مین دہسانے کے اور شکلین
بدل ڈالنے کے اور پتھر برسانے کے اور بھیجنے ابر سیاہ بشکل سائبان کے اور ڈبانے کے فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ پس کیونکر
ہوا انکار میرا اوپر اُنکے یعنے انکار کیا مین نے اوپر کام اُنکے کے اور نعمت کو بدل ڈالا مین نے ساتھ محنت کے اور زندگی ساتھ
ہلاکت کے اور عمارت کو ساتھ خرابی کے استفہام یہان واسطے تقریر کی ہے سمجھ لیجئے کہ کذب موسی بصیغہ مجہول بخلاف
عبارت سابق لائے اسواسطے کہ تکذیب اور پیغمبرون کی اُنکے قوم نے کی اور اُنکی تکذیب اُنکے قوم سے کہ بنی اسرائیل تھے
واقع نہین ہوئے بلکہ قوم فرعون سے واقع ہوئے فَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ
خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ پس بہت بستیان ہین کہ ہلاک کیا ہین اُنکو یعنے اہل اُنکے
کو اور حال اُنکہ وہ ظالم تھے یعنے اہل اسکے مشرک تھے پس وہ بستی گری ہوئی ہین اوپر چھتون اپنے کے کہ پہلے چھتین گری ہین
پھر دیوارین اور بہت کوئے ناکارہ پڑے ہوئے ہین اور محل بلند کے ہوئے گچکاری ہین کہ رہنے والون سے خالی کر دئے
ہمنے اکثر مفسرون نے لکھا ہے کہ وہ کنوا پہاڑ کے جڑ مین تھا موضع حضرموت مین اور قلعہ پہاڑ کے اوپر لباب مین ہے کہ
پانی اسکا رس عاد ثانی تھا مسندر نام اور اصح یہہ ہے کہ بعد ہلاک قوم ثمود کے صالح علیہ السلام چار ہزار مسلمانون سے دیار یمن مین
آئے حضرموت مین اگر انکا وصال ہوا لوگون نے جلاس بن سویہ کو امیر کیا اور سنحاریب بن سوادہ کو وزیر بیر معطلہ کے پہار پر وہ
رہے وہان قلعہ بنایا بعد مدت اولاد اُنکے نے بت پرستی اختیار کی دین آبا سے پھر گئے حنظلہ بن صفوان کو کہ پیغمبر ہو کر آئے
تھے قتل کیا اللہ تعالی نے اُنکو ہلاک کیا کوا انکا معطل رہ گیا اور قلعہ انکا کہ قصر مشید ہے خالی رہ گیا تیسیر مین ہے کہ بادشاہ
کافر وزیر مسلمان پر غصہ ہوا اور چاہا کہ قتل کرے وزیر چار ہزار اہل ایمان سے بھاگ کر نیچے پہاڑ حضرموتکے جائے خوشی تھی
آترا وہان ہر چند کنوا کہودتے تھے پانی شیرین نہین نکلتا تھا ایک رجل غیب نے آکر مکان بتادیا وہان جو کہودا آب شیرین
صاف نکلا اس کوئے کو تیار کیا اور اینٹین سونے اور چاندی کے لگائین وہان عبادت خدا مین مشغول رہنے لگے مدت کے
بعد شیطان بحوزہ صالح کی شکل بنکر آیا اور عورتون کو دلالت کرے کہ غیبت مین شوہرون کے تعلق سحق کرین پھر مرد بزرگ کی
شکل بن آیا اور مردون کو وقت دوری عورات سے بہائم کی طرف آنے کی ترغیب دی جب یہہ دو کام برے وہ کرنے لگے
اللہ تعالی نے حنظلہ یا قحادہ بن صفوان کو انپر ساتھ پیغمبری کے بھیجا وہ ایمان نہ لائے پانی اُس کنوئے کا سوکھ گیا کہنے
لگے ہم ایمان لاوینگے پانی پھر جاری ہوگیا پھر ایمان نہ لائے حق تعالی نے فرمایا کہ بعد سات برس سات دن سات
ساعت کے عذاب انپر بھیجینگے ہم انھون نے قصر سنگ زرد اور نقرہ کا یواقیت وجواہر سے مرصع بنایا جب وہ مدت پوری ہوئی

اُن قلعہ مین در بند کر بیٹھ گئے جبرئیل نے آکر انکو قلعہ سمیت زمین مین دسا دیا انکو انکار ہ گیا ہے دہوان سیاہ و بدبو وہان سے
نکلتا ہے اور اُس نواحی مین نالہ اُن ہلاک ہوونکا سُنا جاتا ہے اَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ
قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا کیا پس نہین سیر کی قوم تیرے نے بیچ زمین مین اور شام کے تو کہ نشانیان عذاب ہمارے کی منکرونکے
مقام پر دیکھتے اور عبرت پکڑتے پس ہوتے واسطے اُنکے دل کہ سمجھتے ساتھ اسکے أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا یا کان
کہ سنتے ساتھ اسکے جزا پہلے امتون کی اور قصے اُنکے فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي
فِي الصُّدُورِ پس تحقیق نہین قصہ یہہ ہے کہ نہین اندھے ہو جاتین انکھین اور لیکن اندھے ہو جاتے ہین دل جو بیچ
سینون کے ہین یعنے دلکے انکھین اُنکے احوال گذرے ہوونکا دیکھنے سے بند ہین اسواسطے عبرت نہین پکڑتے
وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ اور جلدی مانگتے ہین تجھسے کفار مکہ جیسے نضر بن حارث وغیرہ
عذاب یعنے عذاب کرنے مین نزول عذاب موعود مین اور ہرگز نہ خلاف کریگا اللہ وعدے اپنے کو جو نزول عذاب انکے مین
فرمایا ہے وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ اور تحقیق ایکدن نزدیک پروردگار تیرے کے
مانند ہزار برس کے ہے ان دنون سے کہ گنتے ہو تم کیونکہ حکم زمانے کا اُسپر جاری نہین پس وجود اور عدم اور قلت
اور کثرت نزدیک اسکے یکسان ہے جب چاہا عذاب بھیج دین اور جلد مانگنے مین زمانہ عذاب کے کچھ اثر مترتب نہین
بیت جب تلک آئے نہ ہر کام کا وقت لاکھ کوشش کرو بیفائدہ ہے وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا
وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا اور بہت بستیان ہین کہ ڈھیل دی یعنے اہل انکے کو ساتھ تاخیر عذاب کے اور حال انکہ وہ قریہ یعنے
اہل اسکے ظلم کرنیوالے تھے اور مہلت اسواسطے دی کہ توبہ کرین پھر پکڑا یعنے انکو جب انھون نے توبہ نکی ساتھ عذاب سخت
کے دنیا مین وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ اور طرف میرے ہے پھرنا آخرت مین اور وہان بھی جزا پاوینگے قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ کہہ اے لوگو سوا اسکے نہین کہ مین واسطے تمھارے ڈرانے والا ہون ظاہر
فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ پس وہ لوگ کہ ایمان لائے جن چیزون پر
کہ ایمان لانا فرض ہے اور عمل کئے اچھے واسطے اُنکے بخشش ہے پچھلے گناہونکی اور رزق ہے حرمت کا حال
مین یعنے روزی بے رنج و منت ہے یا آخرت مین جنت ہے وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ
أَصْحَابُ الْجَحِيمِ اور جن لوگون نے سعی کی بیچ جھٹلانے آیتون ہمارے کے کہ قرآن ہے درانحالیکہ عاجز کرنیوالے ہین ہمکو اپنے
گمان مین یہہ لوگ رہنے والے ہین دوزخکے لکھا ہے کہ سورہ نجم جب نازل ہوئی حضرت نے مسجد حرام مین صحابہ کے اوپر
پڑھی تھی اور درمیان آیتونکے توقف کرتے تھے تا لوگ یاد کرلین اور وہان مجمع قریش کا تھا شیطان نے وقت پاکر
حالت وقفہ مین بعد تلاوت آیت افرایتم اللات والعزی ومنوۃ الثالثۃ الاخری کے مشرکونکے کان مین یہہ الفاظ ڈال دیئے
تلک الغرانیق العلی وان شفاعتہن لترتجی یعنے یہہ بزرگان قوم مین یا مرغان بلند پرواز ہین اور تحقیق شفاعت انکی

البتہ امید رکھی گئی ہے کفار نے سنکر سمجھا کہ حضرت نے یہہ الفاظ پڑھے ہیں اور ہمارے بتون کی تعریف کی خوش ہوے
اور آخر سورہ جب حضرت نے مومنون سمیت سجدہ کیا وہ بھی سجدہ مین گئے جبرئیل علیہ السلام نے آکر یہہ احوال حضرت سے
کہا آپ کا دل بہت اندوہناک ہوا حق تعالی اسکے واسطے تسلی حضرت کے یہہ آیت اُتری کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ
قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اور نہین بھیجے ہمنے پہلے تجھہ سے کوئی رسول اور نہ نبی سمجھ لیجے کہ فرق درمیان
رسول اور نبی کے یہہ ہے کہ رسول صاحب شریعت ہے اور نبی تابع اسکے جیسے لوط کہ بشریعت ابراہیم دعوت کرتے
تھے یا رسول دعوت کرنیوالا اور شریعت خاص کے ہے اور نبی عام ہے اسپر اور غیر اسکے پر کہ شرع سابق ہے پس
نبی عام ہے رسول سے اور بعضے کہتے ہین کہ رسول وہ ہے جو صاحب معجزات اور کتاب ہو اور نبی غیر رسول وہ ہے
کہ کتاب اسپر نہ اتری اور بعضے کہتے ہین کہ رسول وہ ہے کہ فرشتہ اسپر وحی لاوے اور نبی وہ کہ آواز سنے یا الہام
یا خواب دیکھے پھر تقدیر حق تعالی فرماتا ہے کہ کسی نبی اور رسول کو نہین بھیجا ہمنے اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ
فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ مگر جسوقت تلاوت کرتا تھا ڈالدیتا تھا شیطان بیچ تلاوت اسکے کے جو چاہتا تھا جیسے ہمارے پیغمبر کے
تلاوت کے وقت شیطان کہ ابیض اسے کہتے ہین کلمات ملادیئے اور بعضون کو گمان ہوا کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے پڑھے فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ پس موقوف کردیتا ہے اللہ جو ڈالدیتا ہے شیطان
کلمات کفر سے پھر محکم کرتا ہے اللہ آیتون اپنے کو جو پیغمبر پڑھتا ہے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے
احوال لوگون کا حکم کرنیوالا ہے اُنپر ساتھ حق کے اور ڈالدیتا ہے شیطان بیچ تلاوت انبیا کے لِيَجْعَلَ مَا
يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ تو کہ کردیوے اللہ اُس چیز کو کہ ڈالتا ہے شیطان
آزمایش واسطے ان لوگون کے کہ بیچ دلون اُنکے کے بیماری شک اور زردی ہے یعنے منافق اور واسطے ان
لوگون کے کہ سخت ہین دل اُنکے یعنے کافر مراد یہہ ہے کہ منافق اور مشرک القای شیطانی سے شک اور حیرت
مین پڑین وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ اور تحقیق ظالم یعنی یہہ دو گروہ منافق اور مشرک البتہ بیچ خلاف
دور و دراز کے ہین سمجھ لیجے کہ وضع مظہر مضمر مین واسطے اظہار ظلم اُنکے کے ہے وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ اور تو کہ جانین وہ لوگ کہ دیئے گئے ہین علم یہہ کہ قرآن سچ ہے
نازل پروردگار تیرے کی طرف سے اور شیطان کو اسمین تصرف کرنے کی طاقت نہین پس ایمان لاوین ساتھ اسکے
پس نرم ہون واسطے قرآن کے دل اُنکے اور احکام اسکے قبول کرین وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور تحقیق اللہ البتہ راہ دکھانیوالا ہے ان لوگون کو کہ ایمان لائے طرف راہ سیدھی کے یعنے
مسلمانون کو جو مشکل پڑتی ہے اللہ تعالی انکو ایسی راہ دکھا دیتا ہے کہ جلد مقصود کو پہنچین وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ اور ہمیشہ رہینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے بیچ شک کے قرآن سے یا رسول سے یا القاے

شیطانی سے کیونکہ کفار کہتے تھے کہ کیا ہوا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ تعریف کی ہمارے بتونکی پشیمان ہوا پس
ہمیشہ شک مین رہینگے حَتّٰی تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ یَاْتِیَهُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَقِیْمٍ یہان
تک کہ آوے اُنکے پاس قیامت ناگہان یا موت کہ قیامت صغری ہے یا نشانیان قیامت کی یا آوے
اُنکے پاس عذاب اُسدن کا کہ نسل اُنکی کھووے مانند روز بدر کے یا روز عقیم روز قیامت ہے کہ اسکے بعد
اور دن نہین اَلْمُلْكُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ بادشاہی اُسدن واسطے اللہ کے ہے بغیر دعوی اور جھگڑے غیر کے نظم
دعوے شاہی ہے سلطانون کو آج کل ہوویگا کسیکا تخت وتاج جز خدا کے کوئے ہووگا نہ شاہ ہوکے اسکے
ہی طرف سب کی پناہ عاجز وبیچارہ وخوار وذلیل ہونگے سب شاہان بدرگاہ جلیل بے حکومت ہونگے حکام
جہان ایک رہیگا حکم اللہ ہی کا وہان یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ حکم کریگا اکیلا بے شرکت غیر درمیان سب بندونکے
مومن ہون یا کافر فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ پس وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے
اچھے بیچ بہشتون کے مین کہ باناز ونعمت ہین بے رنج وزحمت وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا ہمارے کو پس یہہ لوگ واسطے اُنکے ہے عذاب ذلیل
کرنیوالا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا
اور جن لوگون نے وطن چھوڑا بیچ راہ اللہ کے اور واسطے طلب رضا اُسکی کے پھر مارے گئے جہاد کفار مین
یا مرگئے بن شہادت کے البتہ رزق دیویگا انکو اللہ رزق اچھا کہ نعمتین بہشت کے ہین نظم نہ انکی طلب مین
تعب ہوگا کچھ نہ کھانے مین زاید کرب ہوگا کچھ نہ خوف تلف ہوگا نہ انقطاع ہمیشہ رہینگے بدون وداع لکھا ہے
کہ بعضے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم جہاد کو جاتے ہین جو ہم مین سے شہید ہوتے
ہین وہ اختصاص بعطیات الٰہیہ پاتے ہین ہم باقی رہونکا کیا حال ہے یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو تم سب نیت
جہاد مین متفق ہو سب کو ہم رزق حسن دینگے وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ اور تحقیق اللہ البتہ وہی ہے بہت
رزق دینے والا کہ بے حساب دیتا ہے لَیُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا یَّرْضَوْنَهٗ البتہ داخل کریگا انکو اس جگہہ
کہ پسند کرین اسکو یعنے فرشتون کو انکے استقبال کو بھیجیگا اور وہ بتعظیم تمام بہشت مین لادیگا اور دیگا وہ جو نہ
آنکھون نے دیکھا نہ کانون نے سنا اور خیال گذرا دل مین کسی بشر کے وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِیْمٌ حَلِیْمٌ اور تحقیق
اللہ البتہ جاننے والا ہے احوال انکا اور دشمنون انکے کا ہے تحمل والا ہے بیچ عذاب دینے دشمنون کے
شتابی نہین کرتا تبیان مین ہے کہ ایک گروہ مشرکون نے آخر ماہ محرم چاہا کہ مسلمانون سے قتال کرین
اہل اسلام قتال سے ماہ حرام مین بچ کر کہنے لگے کہ صبر کرو اتنا کہ محرم نکل جاوے کافرون نے نہ مانا آخر لڑائی ہوئی مسلمانون
نے فتح پائی اس آیت مین وہ حق تعالی بیان فرماتا ہے ذٰلِكَ یہہ ہے حکم اللہ کا کہ مذکور ہوا مسلمان اور کافر کے

حق مین

حق ہے ومن عاقب بمثل ما عوقب به اور جو کوئی بدلا لیوے اور عقوبت کرے یعنے مشرکون سے لڑے برابر
اسکے کہ زیادتی کی گئی تھی اوپر اسکے ثم بغی علیه لینصرنه الله پھر تعدی اور ستم کیا جاوے اوپر اسکے البتہ مدد دیگا اسکو
الله ان الله لعفو غفور تحقیق اللہ البتہ معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے بدلا لینے والے کو سمجھ لیجئے کہ اس
آیت مین تنبیہ ہے اسپر کہ معاف کرنا بہتر ہے بدلا لینے سے ولمن صبر وغفر ان ذلك لمن عزم الامور صاحب ینبوع
نے کہا ہے کہ حکم اس آیۃ کا بیان مین زخمون کے ہے یعنے جو کوئی زخمی ہوا اور بدلا لے اپنے زخمون کا برابر اسکے کہ زخم دیا
گیا تھا پھر ستم کیا جاوے اوپر اسکے یعنے وہ زخم دینے والا پہلا اور اسکو زخم دے البتہ اللہ یاری دیگا اسکو ذلك
بان الله یولج الیل فی النهار ویولج النهار فی الیل یہہ مدد دینا مظلوم کو بسبب اسکے ہے کہ اللہ قادر ہے جسکو چاہے
غالب کرے داخل کرتا ہے رات کو بیچ دن کے اور داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے وان الله سمیع بصیر اور بسبب
اسکے ہے کہ اللہ سننے والا ہے قول ظالم کا دیکھنے والا ہے حال مظلوم کا ذلك بان الله هو الحق یہہ جو صفت
اللہ کی ساتھہ کمال قدرت کے بیان ہوئی بسبب اسکے ہے کہ اللہ وہی ہے ثابت اپنی ذات مین واجب الوجود وان
ما یدعون من دونه هو الباطل اور بسبب اسکے ہے کہ جو کچھہ کہ پکارتے ہین اور عبادت کرتے ہین کافر سوا اسکے
وہ ہے باطل اور معدوم اپنی ذات مین اور تدعون ساتھہ فوقانیہ کے بھی قراءت ہے یعنے جسکی عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے
وہ باطل ہے سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالی موجود بذات خود ہے اور ماسوا اسکے موجود ساتھہ اسکے ہین پس اپنے نفس مین باطل
ہین اور باطل ہین اور باطل وہی ہے جو موجود ہو آپ اسیواسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قول لبید کو سچا کہا ہے
کہ یہہ ہے الا کل شیء ما خلا الله باطل بیت اول وآخر وہی ہے ذاتا کوئی دوجگہ مین نہین اسکے سوا ہے وہی
ظاہر وہی باطن مین ہے وہ نہین کہین تھا اور کہین ہے سب وہی ہے اور کو مت دیکھہ تو کل شیء ما خلا الله باطل
ماسوا فانی وہ ہے باقی قدیم کل شیء هالك الا الرحیم وان الله هو العلی الکبیر اور بسبب اسکے کہ اللہ وہی ہے
برتر سب اشیا سے بزرگتر شریک اور ہمتا سے الم تر ان الله انزل من السماء ماء فتصبح الارض مخضرة
کیا نہین دیکھا تو نے اور نہین جانا یہہ استفہام تقریری ہے یعنے جانا ہے تو نے کہ اللہ نے اتارا جانب آسمان سے پانی پس
ہو گئی زمین سبز ساتھہ روئیدگی کے بعد خشکی کے اور پژمردگی کے سمجھ لیجئے کہ تصبح صیغہ ماضی مضارع مقام ماضی مین لائے
اسواسطے کہ ایراد ماضی بلفظ مضارع افادہ بقاء سطر کرتا ہے مدت دراز تک یعنی ہمیشہ ہے زمین بسبب اس پانی کے
سبز ان الله لطیف خبیر تحقیق اللہ باریک بین ہے یا لطف کرنیوالا ہے بندون پر ساتھہ اگانے مین گیاہ کے
تو کہ انکو روزی دی ساتھہ اسکے دانا ہے ساتھہ احوال رزق اور مرزوق کے له ما فی السموات وما فی الارض
واسطے اسکے ہے جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہے خالق اور مالک سب کا وہی ہے وان
الله لهو الغنی الحمید اور تحقیق اللہ البتہ وہی ہے بے پروا اپنی ذات مین سب اشیا سے تعریف کیا گیا اور سزاوار تعریف کے

ع

ذات اور صفات اپنے میں اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ کیا نہیں دیکھا یعنے دیکھا تو نے یہہ کہ اللہ نے مسخر
کیا واسطے تمھارے جو کچھ بیچ زمین کے ہے حیوانات وغیرہ سے یعنے وہ چیزیں جو فائدہ دیں انسان کو وَالْفُلْکَ
تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِہٖ اور مسخر کیا کشتیوں کو کہ چلتے ہیں بیچ دریا کے ساتھ حکم اُسکے کے وَیُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ
تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اور تھام رکھتا ہے اللہ آسمان اس سے کہ گر پڑے اوپر زمین کے مگر ساتھ حکم اسکے
کے یعنے جب وہ گرنا اسکا چاہیگا گر پڑیگا اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ تحقیق اللہ ساتھ لوگوں کے البتہ شفقت
کرنیوالا مہربان ہے کہ کھولتا ہے ابواب منافع اور بند کرتا ہے دروازے ضرر کے وَھُوَ الَّذِیْۤ اَحْیَاکُمْ اور وہ وہ ہے
جسنے زندہ کیا تمکو نطفہ مردہ سے ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ پھر ماریگا تمکو جب اجل آویگی پھر زندہ کریگا قیامت میں اِنَّ
الْاِنْسَانَ لَکَفُوْرٌ تحقیق آدمی البتہ ناشکر ہے کہ باوجود اتنی نعمتوں کے عبادت منعم کی ترک کرتا ہے لِکُلِّ اُمَّۃٍ
جَعَلْنَا مَنْسَکًا ھُمْ نَاسِکُوْہُ فَلَا یُنَازِعُنَّکَ فِی الْاَمْرِ واسطے ہر ایک امت کے امتوں میں سے کیا ہے ہمنے دین اور
شرع کہ امر ہمارے سے وہ قبول کرتے اُس دین کو ہیں پس چاہیے کہ نہ جھگڑیں سب دینوں والے تجھہ سے بیچ امر دین کے
کیونکہ اس دین میں کوئی بات لائق رد بدل کرنیکی نہیں ہے بیت لمعہ دین تیرا فائق ہے جو ہر کوکب پر او خورشید کے
مانند ہی روشن سب پر وَادْعُ اِلٰی رَبِّکَ اور پکار لوگوں کو طرف توحید اور عبادت رب اپنے کے اِنَّکَ لَعَلٰی ھُدًی مُّسْتَقِیْمٍ
تحقیق تو البتہ اوپر راہ سیدہی کے ہے وَاِنْ جٰدَلُوْکَ فَقُلِ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اگر جھگڑیں تجھہ سے بعد ظاہر ہونے حق کے
پس کہہ اللہ خوب جانتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم عناد اور جدال سے اور اسکی جزا تمکو دیگا زاد المسیر میں ہے
کہ یہہ آیت منسوخ ہے ساتھ آیت سیف کے اَللّٰہُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ
اللہ حکم کریگا درمیان تمھارے ای مومنوں اور کافروں دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ ہو تم بیچ اسکے اختلاف کرتے امر دین میں
اور حکم یہہ کریگا کہ مومنوں کو درجات ثواب دیگا اور کافروں کو درکات عذاب میں ڈالیگا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا
فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کیا نہیں جانتا تو یعنے جانتا ہے یہہ کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ بیچ آسمان کے اور زمین کے ہے اور
اوس سے کوئی چیز چھپی نہیں اِنَّ ذٰلِکَ فِیْ کِتٰبٍ تحقیق یہہ جو آسمان و زمین میں ہے لکھا ہے بیچ لوح محفوظ کے اور وہ
اسکی پاکی ہے اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ تحقیق یہہ جاننا سب چیزوں کا اوپر اللہ کے آسان ہے کیونکہ تعلق علم کا اسکے سب
معلومات پر یکسان ہے وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَیْسَ لَھُمْ بِہٖ عِلْمٌ اور عبادت
کرتے ہیں کفار مکہ کے سوا اللہ کے اس چیز کی کہ نہیں اتاری ساتھ عبادت اسکے کے کوئی دلیل اور عبادت کرتے ہیں اس
چیز کی کہ نہیں واسطے انکے ساتھ اس چیز کے علم یعنے علم اور دلیل نہیں رکھتے بلکہ محض جہل اور تقلید سے عبادت کرتے ہیں
وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ اور نہیں واسطے ظالموں کے یعنے مشرکوں کے مدد دینے والے کہ عذاب انکا دفع کریں وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ
اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْہِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الْمُنْکَرَ اور جس وقت کہ پڑھی جاتی ہیں اوپر کافروں کے آیتیں ہماری یعنے

قرآن دراںحال کہ روشن ہین پہچانتا ہے تو تیج منہون اُن لوگون کے جو کافر ہوے انکار یکادُونَ یَسطُونَ بِالَّذِینَ
یَتلُونَ عَلَیهِم اٰیَاتِنَا نزدیک ہین کہ حملہ کرین مارنے کو ساتھ اُن لوگون کے کہ پڑہتے ہین اوپر اُنکے آیتین ہماری قُل
اَفَاُنَبِّئُکُم بِشَرٍّ مِّن ذٰلِکُم کہہ کیا خبر کرون مین تمکو ساتھ بدتر کے اس سے کہ تم قرآن خوانون کے ساتھ کیا چاہتے ہو
النَّارُ آگ ہے دوزخکی کہ سخت تر ہے تمہارے غصہ سے وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِینَ کَفَرُوا وعدہ کیا ہے اُس آگ کا اللہ نے
اُن لوگون کو کہ کافر ہوے اور وعدہ یہہ کہ انکو اُس آگ مین ڈالے وَبِئسَ المَصِیرُ اور بری جگہہ پھر جانے کی ہے آتش دوزخ
یَا اَیُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ ای لوگو بیان کی گئی ہے مثال عبادت اصنام کی کہ کفار کرتے ہین سورہ عنکبوت مین کہ مثل
الَّذِینَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللّٰهِ اَولِیَاءَ کَمَثَلِ العَنکَبُوتِ اتَّخَذَت بَیتًا ہی فَاستَمِعُوا لَهٗ پس سنو اسکو گوش ہوش سے اور سوچو اِنَّ الَّذِینَ تَدعُونَ
مِن دُونِ اللّٰهِ لَن یَّخلُقُوا ذُبَابًا وَّلَوِ اجتَمَعُوا لَهٗ تحقیق جن بتون کو کہ پکارتے ہو تم سوا اللہ کے وہ بتین سو سات
بت تھے کہ گرد کعبہ شریفہ کے رکھے تھے ہرگز نہ پیدا کرینگے ایک مکھی اور اگرچہ لگتے ہون واسطے پیدا کرنے اسکے کے نہ
وَاِن یَّسلُبهُمُ الذُّبَابُ شَیئًا لَّا یَستَنقِذُوهُ مِنهُ اور اگرچہ ہین لے اُنسے مکھی کچھ عطر اور شہد سے کہ اُنپر ملا ہے نہین چھڑا سکینگے
اُس مکھی سے لکھا ہے کہ کافر بتون کو طیب اور شہد لیسٹ دیتے تھے اور دروازے بتخانہ کے بند کر دیتے تھے مکھیان دراروزنون
سے جا کر چاٹ جاتی تھین پھر جو در کھولکر دیکھتے تھے صاف خوش ہوتے تھے کہ ہمارے معبودون نے کہا لیا حق تعالی نے ضَعُفَ
اور عجز بتون کا بیان کیا کہ نہ وہ مکھی پیدا کر سکتے ہین باوجود اس خستہ قصیرے کے اور نہ اپنے سے اسکو دفع کر سکتے ہین ضَعُفَ
الطَّالِبُ وَالمَطلُوبُ بوڈا ہے مانگنے والا یعنے بت کہ مکھیون سے نہین لے سکتا اور مانگا گیا یعنے مکھی کہ نہین دے سکتے
یا عاجز ہے پوجنے والا کہ مشرک ہے اور پوجا گیا کہ بت ہے لکھا ہے کہ مالک بن ضیف اور کعب بن اشرف نے ساتھ
گروہ یہود کے کہا خدائے عالم کو چھ دن مین پیدا کیا پھر تھک کر روز شنبہ تکیہ لگا لیا اللہ تعالی نے یہہ آیت اُتاری مَا قَدَرُوا
اللّٰهَ حَقَّ قَدرِهٖ نہ قدر جانی اللہ کی یہود نے حق قدر اسکے کی اور نہ تعظیم کی حق تعظیم اسکے کی کہ رنج اور تھکنے کی اسکے طرف
نسبت کی اور ایک قول ہے کہ یہہ آیت مشرکون کے شان مین ہے یعنے نہ جانا مشرکون نے اللہ کو حق جاننے اسکے کا کہ اسکا
شریک ٹھہرایا اور پتھرون کو معبود بنایا محقق کہتے ہین کہ جیسے اہل شرک نے حق پہچاننے کا اسکے نہین پہچانا ایسے
ہی اہل علم نے بھی کنہ حقیقت معرفت اسکے کو نہین جانا شیخ ابو بکر واسطے نے کہا کہ لا یعرف حق قدرہ الا ہو
بیت شناور ہو گیا بندہ لجہ عرفان ہو لاکا کہ عارف تر یہان خود معترف ہے ما عرفناکا ما للتراب و رب الارباب
اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیزٌ تحقیق اللہ البتہ توانا ہے اوپر پیدا کرنے اشیا کے غالب ہے سب چیز پر اَللّٰهُ یَصطَفِی مِنَ المَلٰٓئِکَةِ
رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اللہ پسند کر لیتا ہے فرشتون مین سے پیغام پہچانے والے کہ واسطے ہون درمیان اسکے اور پیغمبرون کے
ساتھ لانے وحی کے اور پسند کر لیتا ہے آدمیون سے پیغمبر کہ خلق کو طرف اسکے دعوت کرین اِنَّ اللّٰهَ سَمِیعٌ بَصِیرٌ
تحقیق اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے پیغمبر کا احکام پہچانا سنتا ہے امت کا رد اور قبول دعوت دیکھتا ہے

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ جانتا ہے جو کچھ آگے آدمیون کے ہے عملون سے جو کر گئے ہین اور جو کچھ پیچھے انکے
ہے کامون سے جو کرینگے وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہین سب کام يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو رکوع کرو اور سجدہ کرو نماز مین پہلے قیام اور قعود تھا اس آیت سے
رکوع اور سجدہ داخل ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ معنی یہہ ہین کہ نماز پڑہو بغیر نماز کو ساتھ رکوع اور سجدہ کے اسواسطے کیا کہ
یہہ دونو رکن اعظم مین اسمین اور اسیواسطے نزدیک امام اعظم اور امام مالک کے اس آیت مین سجدہ نہین کرتے اور امام
شافعی اور امام احمد سجدہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ظاہر حکم سجدہ کا ہے اور حدیث مین بھی آیا ہے کہ سورہ حج مین دو سجدے
ہین جو کوئی نکرے دونو نہ پڑھے اسکو اور محی الدین ابن العربی رح نے اسکو سجدہ الفلاح لکھا ہے اور فعل خیر کو کہ بعد
اسکے مذکور ہے محل کیا ہے اوپر جلدی کرنے اس سجدہ کے وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور
عبادت کرو پروردگار اپنے کی اور کرو بھلائی یعنے وہ فعل خیر شرع مین نیک ہے تو کہ تم خلاصی پاؤ یا مقصود کو پہنچو وَجَاهِدُوْا
فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط اور سخت کرو بیچ راہ اللہ کے حق محنت اسکی یا لڑو کفار سے اور باغیون سے کہ دشمنان
ظاہر مین اور جہاد کرو نفس اور ہوا اپنے سے کہ اعدائے باطن ہین جیسا کہ حق ہے جہاد اسکا رجعنا من الجهاد
الاصغر الى الجهاد الاكبر حدیث پیغمبر ہے صلے اللہ علیہ وسلم امام قشیری رح نے کہا کہ حق جہاد کا یہہ ہے کہ ایک پل مجاہدہ نفس کے سے
باز رہے کہ اس سے امن نکلنے ہونا اور اسیر اعتماد بجا سے کیا سخت تر دشمن ہے بیت ہے نفس دشمن یک نفس اس سے
غافل رہ تو اے رافت نہ بس هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ اسنے کہ اللہ ہے برگزیدہ کیا تمکو
واسطے نصرت دین اپنے کے اور نہین کی اوپر تمھارے بیچ دین کے کچھ تنگی یعنے احکام دین کے تمپر سخت نہین فرماتے
اور تکلیف جو تم سے نہ اٹھ سکے ہین وے ضرورت کے وقت رخصت کی جیسے سفر مین ہو تو قصر کرو نماز مین اور افطار کرو روزہ
ایسے ہی مرض مین افطار اور تیمم پس پیروی کرو مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ دین باپ اپنے ابراہیم کے سمجھ لیجئے کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم پدر امت ہین اور ابراہیم علیہ السلام پدر امت ہین اور ابراہیم علیہ السلام پدر آپکے ہین پس پدر سب امت کے
ہوئے اسواسطے ملت ابیکم فرمایا واسطے تغلب کے کہ اکثر عرب اولاد ابراہیم علیہ السلام تھے هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ خدا ہی نے
نام رکھا تمھارا مسلمان مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا پہلے قرآن سے بیچ کتابون منزل کے اور بیچ قرآن کے ہے یا ابراہیم علیہ السلام نے
نام رکھا تمھارا مسلمان اور بیچ اس زمانے کے بھی تمھین باسلام یاد کیا چنانچہ قرآن شریف ہے ومن ذريتنا امة مسلمة لك
پس اسکے دین کی پیروی کرو لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ تو کہ ہو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
گواہ اوپر تمھارے دن قیامت کے ساتھ قبول دعوت اور متابعت دین ابراہیم کے اور ہو تم گواہ اوپر لوگون کے ساتھ پہنچانے
انبیا کے دعوت حق انکو فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ پس قائم رکھو نماز کو واسطے تعظیم امر خدا کے اور
دو زکوٰۃ کو واسطے نفع خلق کبریا کے اور محکم پکڑو فضل خدا کو یعنے سب کامون مین اعتماد اسی پر رکھو اور مدد اسی سے مانگو یا حکم

پکڑو کتاب خدا کو اور شان مصطفے کو سلمی نے کہا کہ اعتصام بحبل اللہ ہر عوام ہے اور باللہ کار خواص اول بجا لانا اوامر
نواہی کا دوسرا بھلا نا ماسوا حضرت الہی کا ہے هُوَ مَوْلٰكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ وہی ہے دوست تمہارا پس
بہتر دوست ہے اور بہتر مددگار یاری سے عیب چھپاتا ہے مددگاری سے گناہ بخشتا ہے **بیت** اس سے ہی
جو چاہے چاہ ای عزم اسیر وہ ہے نعم المولے اور نعم النصیر سورۂ مؤمنین مکی ہے ایکسو اٹھارہ آیتیں ہیں ایکہزار اٹھ سو
بتیس کلمے ہیں چار ہزار آٹھ سو دو حرف ہیں فواصل اسکی نم ہین اور ربط اسکا ساتھ سورۂ حج کے یہہ ہے کہ آخر سورۂ حج مین
یہ جملہ لعلکم تفلحون مین کے مذکور رہا ہے اور فلاح کا تھا اول اس سورت کے بتقن فلاح ارشاد کیا اور یہہ بھی تطبیق ہے
کہ آخر سورت حج مین امر باقامت صلوٰۃ تھا اول اس سورہ مومنین کے بھی اقامت صلوٰۃ متضمن امتثال امر مذکور ہے اور یہہ
بھی مناسبت ہے کہ خاتمہ اسکا بذکر ہوا جہر بان تھا آغاز اسکا بذکر فلاح بندگان ہوا کہ بندے ایسے خدا کے رستگار ہیں اور فلاح اور نجاح کے سزاوار

سورۃ المؤمنون مکیۃ وھی مائۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثمان وعشر آیۃ

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ تحقیق فلاح پائے ایمان والون نے اور مقصود کو اپنے پہنچے اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ
وہ جو بیچ نماز اپنے کے زاری کرنیوالے ہین نگاہ سجدگاہ پر رکھے دلکو درگاہ باری مین حاضر کئے لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نماز مین آسمان کیطرف دیکھا کرتے تھے جب یہہ آیت نازل ہوئی نظر موضع سجود مین رکھنے لگے لباب مین ہے
کہ نماز مین سجدہ گاہ پر نگاہ رکھے مگر کعبہ شریفہ مین اسکو دیکھے بعضے کہتے ہین کہ خشوع یہہ ہے کہ مصلی نجانے کہ چپ اور داہنے
اسکے کون ہے واسطی نے کہا ہے کہ خشوع اداے صلوٰۃ ہے لئہ نہ اللہ بے ملاحظہ اعتراض اور عوارض کے بحر الحقائق مین ہے
کہ خشوع ظاہر مین یہہ ہے کہ سر جھکا کر آنکھون کو ادھر ادھر دیکھنے سے بچا کر دست راست چپ پر دھر کر قرآت با آرزوے
حضور پڑھے اور خشوع باطن مین یہہ ہے کہ خطرے اور وسوسے دور کر کر متوجہ بحق ہو کر بحر شہود مین ڈوب کر شعلہ آثار
ظہور انوار جمال و جلال مین گداختہ ہو جاوے **بیت** ڈوب جا بحر شہود یار مین بار پاتا ہے یہہ کس دربار مین وَ
الَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ اور وہ لوگ کہ بیفائدہ بات اور کام سے منہہ پھیرنے والے ہین امام قشیری نے کہا ہے
کہ جو چیز خدا کے واسطے نہو وہ خشوع ہی اور جو خدا سے باز رکھے وہ لہو ہے اور جس سے بندہ کو حظ ہو وہ لہو ہے اور جو یاد
خدا سے نہو وہ لغو ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ اور وہ لوگ کہ زکوٰۃ واجب کو ادا کرنے والے ہین یا صدقہ
فطر کو یا اور صدقات تطوع کو وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اور وہ لوگ بواسطے شرمگاہ اپنے کے حرام سے
محافظت کرنیوالی ہے اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ مگر جورون اپنے کے
یا جنکے کہ مالک ہین ہاتھ انکے یعنے لونڈیان پس تحقیق وہ محافظت کرنیوالی شرمگاہون اپنے کے نہین ملامت کی گئی نہ
فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ پس جو کوئی چاہے سوا اسکے یعنے مباشرت کرے غیر جورون اور لونڈیون سے
پس یہہ لوگ وہی ہین حلال حد سے گذرنے والے طرف حرام کے یا کامل ہین ستمگاری مین اور ہاتھ سے ملنے والا

بھی اسی گروہ سے ہے چنانچہ حسینی میں لکھا ہے وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ اور وہ لوگ جو واسطے
امانتوں اپنے کے یعنے لوگوں نے جو امانتیں انکے پاس رکھوائے ہیں یا اللہ تعالی کی امانتیں جو اسپر ہیں جیسے
نماز اور روزہ اور غسل جنابت اور عہدوں اپنے کے کہ ساتھ خلق اور حق کے باندھے ہیں رعایت کرنیوالے ہیں
وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ اور وہ لوگ جو اور نمازوں اپنے کے محافظت کرنیوالے ہیں یعنے مداومت کرنیوالے ہیں
ساتھ شرائط اور آداب اسکے کے اور وقتوں میں ادا کرتے ہیں سمجھہ لیجئے کہ ذکر نماز کا ابتداء اور انتہا ان اوصاف کے
کہ موجب فلاح مومنان ہیں اشارہ ہے طرف تعظیم شان نماز کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ
یہہ لوگ مسلمان جنمیں یہہ چھہ صفتیں ہیں وہی ہیں وارث جو وراثۃ لیوینگے فردوس کہ بلندترین درجات بہشت ہے
لکھا ہے کہ منازل کفار بہشت میں ہیں کہ اگر ایمان لاتے تو وہاں جاتے وہ انکو دکھاوینگے تاکہ حسرت انکی زیادہ ہو پھر
داخل دوزخ کرینگے اور وہ مقام مومنوں کو دینگے پس میراث کفار مسلمان لینگے هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ وہ مومن بیچ
فردوس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ ۵ اور البتہ تحقیق پیدا
کیا ہمنے آدمی کو خلاصہ مٹی سے یا پیدا کیا آدمیوں کو اُس مٹی سے جو باہر آئی گل آدم علیہ السلام سے ثُمَّ جَعَلْنٰهُ
نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ پھر پیدا کیا ہمنے اسکو ایک قطرہ منی سے بیچ جگہہ مضبوط کے کہ رحم مادر ہے اور چہل روز
اسکو سفید رکھا سمجھہ لیجئے کہ اگر انسان سے مراد آدم علیہ السلام ہیں تو یہہ معنی ہیں کہ کیا ہمنے نسل اسکی ایک قطرہ
منی سے اور جو سب آدمی مراد ہیں تو ظاہر ہیں ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا
الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا پھر پیدا کیا ہمنے منی سفید کو لہو سرخ جما ہوا چالیس دن پس پیدا کیا
ہمنے لہو جمے کو بوٹی گوشت کی بن ہڈی کے چالیس دن پس پیدا کیا ہم نے بوٹی کو ہڈیاں بعد تین چلوں کے
پس پہنا دیا ہمنے ہڈیوں کو گوشت بعد رگ پیٹھے درست کرنے کے ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ پھر پیدا کیا ہمنے اسکو
پیدائش اور شکم مادر میں یعنے روح اسمیں ڈال کر زندہ کر دیا پہلے مردہ تھا یا بعد نکلنے کے شکم مادر سے دانت اور
بال دیئے اور بڑھایا اور شیر خوارگی سے کھانے پر لگایا پھر غذا ہائے رنگارنگ سے تربیت فرمایا اور حد بلوغ کو پہنچا کر
قلم تکلیف اسپر پھیرایا اور جوانی اور بڑھاپے کو پہنچایا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ پس بہت برکت والا ہے خدا بہتر پیدا کرنے
والوں کا سمجھہ لیجئے کہ حق تعالی نے عرش اور کرسی اور لوح اور قلم اور فرشتے اور آسمان اور ستارے اور زمین پیدا کی اور
اپنی تعریف اسطرح کہیں نہیں کہ جیسے بعد پیدا کرنے انسان کے فرمائے یہہ دلیل بزرگی اور بڑائی آدمی کی ہے بیت
کوئی مثل انسان بنایا نہیں دلیل اسکی ہے احسن الخالقین بعضوں نے لکھا ہے کہ اس آیت میں جو احوال خلقت بنی
آدم کا اور ترقی اسکا ایک مقام سے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا جاتا کہ جو بیسر بارگاہ مقدس کے لائق ہے تعریف ویسی
نکر سکیگا خود بنایت اُسکی کر کر تا اپنے ذات پاک کی آپ فرمائے کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین بیت بنایا ہمیں جسنے

مین نام وطین پر اچھا خدا احسن الخالقین ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ پھر تحقیق تم پیچھے اسکے کہ ذکر کیا ہم نے پیدائش
تمھارکا البتہ مرجانیوالے ہو بیت جہان فانی مین یہان سنگار جیسا ہے اجل کا پیام تمھین بالضرور پہنچا ہے
ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ پھر تحقیق تم دن قیامت کے اُٹھائے جاؤگے واسطے حساب اور جزا کے وَلَقَدْ خَلَقْنَا
فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہے ہمنے اوپر تمھارے سات طبقوں کو آسمانون کے کہ راہ ہین فرشتے انمین
آتے جاتے ہین وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ اور نہین ہیں ہم اس مخلوق سے کہ آسمان ہے غافل کہ مہمل چھوڑ دین ملک تا وقت
معلوم خلل سے بچاوینگے یا نہین ہم سب مخلوق سے بیخبر خیر اور شر اور کفر اور شرک انکے سے آگاہ ہین ہم وَاَنْزَلْنَا
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ اور اتارا ہم نے آسمان کیطرف پانی ساتھ اندازے کے جسمین صلاح بندونکی
سمجھے ہے ہمنے پس رکھا اسکو ہمنے بیچ زمین کے ابن عباس رض سے تبیان مین منقول ہے کہ حق تعالی نے چشمہ بہشت سے پانچ نہرین
بال جبرئیل علیہ السلام پر رکھکر آسمان سے زمین پر اتارین جیحون کہ نہر بلخ ہے کہ اور فرات اور دجلہ کہ عراق مین ہین اور نیل کہ
مصر مین ہے اور انکو امانت پہاڑون مین رکھکر بقدر مصلحت واسطے نفع خلق کے جاری کرتا ہے یہی معنی ہین کہ فرماتا ہے
کہ پانی کو بیچ زمین کے رکھا ہمنے وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ اور تحقیق ہم اوپر لیجانے اسکے کے البتہ قادر ہین جیسے کہ اتارنے
پر اسکے قادر تھے لکھا ہے کہ بعد خروج یاجوج اور ماجوج کے زمین پر جبرئیل علیہ السلام آکر قرآن شریف کو اور حجر اسود کو اور مقام
ابراہیم کو اور تابوت سکینہ کو اور انہار خمسہ کو آسمان کو اٹھا لیجاوینگے پھر زمین پر کچھ خیر و برکت نہ رہیگی فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ
جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ پس نکالے ہمنے واسطے تمھارے سبب اس پانی کے باغ کھجورون کے اور انگورون کے تخصیص ان دو میوون
کی واسطے اختصاص اہل مدینہ کے ہے ساتھ کھجورون کے اور اہل طائف کے ہے ساتھ انگورون کے اور کھجور اور انگور زمین حجاز مین
زیادہ تمام دیار عرب سے ہے لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ واسطے تمھارے بیچ ان باغون کے میوے ہین بہت سوا کھجور اور
انگور کے اور بعضا انسمین سے کھاتے ہو یا معاش ضروری اس سے حاصل کرتے ہو وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ
تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ اور پیدا کیا درخت واسطے تمھارے کہ نکلتا ہے پہاڑون سے جیون سے یا جبل موسی علیہ السلام سے کہتے
ہین پہلے درخت زیتون بعد طوفان کے وہین ہوا ہے کہ اگتا ہے ساتھ روغن کے اور سالن ہے واسطے کھانیوالون کے یعنے درخت
زیتون کا جامع ہے جو پھل اسکا کہ ہوتا ہے اسکا تیل نکالکر کشتی مین لگاتے ہین اور جلاتے ہین اور جو پکتا ہے اسکو روٹی کے
ساتھ کھاتے ہین وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً اور تحقیق واسطے تمھارے بیچ چار پایون کے وہ چیز ہے جس سے عبرت پکڑو اور
قدرت حق پر استدلال کرو نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا پلاتے ہین ہم تمکو بعضے اس چیز سے کہ بیچ پیٹون انکے کے ہے یعنے
دودھ خالص وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ اور واسطے تمھارے بیچ اسکے نفع ہین بہت کہ بعضون پر
سوار ہوتے ہو اور بعضون پر لادتے ہو اور بعضون کے بال اور پشم سے فائدے لیتے ہو وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ اور
اوپر انکے خشکی مین اور اوپر کشتیون کے تری مین سوار کئے جاتے ہو یعنے وہ تمکو ایک مکان سے دوسرے مکان پر لیجاتے ہین

ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ فقال یقوم اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے پہلے تجھہ سے نوح کو
طرف قوم اسکے کے پس کہا نوح نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہین واسطے تمھارے کوئی معبود کہ مستحق عبادت کے
ہو سوا اسکے افلا تتقون کیا پس نہین ڈرتے ہو تم عذاب اسکے سے ہیبت ڈرو اور اسیکی پرستش کرو پرستش مین
جیو اور مرو فقال الملؤا الذین کفروا من قومہ پس کہا سردارون نے وہ جو کافر ہوئے قوم اسکے سے عوام اور دیوشون
کو جب دیکھا کہ دعوت نوح علیہ السلام پر مائل ہین ما ھذا الا بشر مثلکم یرید ان یتفضل علیکم نہین یہہ شخص جو
بلاتا ہے تمکو طرف توحید کے مگر آدمی مانند تمھارے کھانے پینے مین اور سب کامون مین چاہتا ہے یہہ کہ بڑائی کرے
اوپر تمھارے اور تمھارا سردار بنے تمکو اپنا تابعدار کرے ولو شاء اللہ لانزل ملئکۃ اور اگر چاہتا اللہ کہ رسول اوپر
آدمیون کے بھیجے البتہ اُتارتا ہے فرشتے کہ پیغمبر ہین اور لوگون مین ممیز ہوتے ما سمعنا بھذا فی اباءنا الاولین
نہین سُنا ہمنے اسکو کہ آدمی رسول خدا کے ہون طرف خلق کے بیچ باپون اپنے کے پہلون کے سمجھ لیجیے کہ یہہ بات
عناد سے کہتے تھے یا درمیان ادریس علی نبینا وعلیہ السلام کے اور انکی مدت مدید گذری تھی اور انھون نے نہین سُنا تھا
کہ آدمی کوئی پیغمبر ہوا ان ھو الا رجل بہ جنۃ فتربصوا بہ حتی حین ہ نہین نوح مگر ایک مرد کہ اسکو
جنون ہے اگر دیوانہ ہوتا جانتا کہ بشر لائق پیغمبری کے نہین ہوتا پس انتظار کرو ساتھہ اسکے ایک مدت تک یعنے صبر کرو
تھوڑے دنون مین مرجاویگا اُس سے چھٹ جاؤگے یا جنون سے ہوش مین آجاویگا اور یہہ باتین چھوڑ دیگا قال
رب انصرنی بما کذبون کہا نوح علیہ السلام نے جب ناامید ہوے ایمان انکے سے اے پروردگار میرے مدد دے مجھکو
اور بدلا لے میرا انسے بسبب اسکے کہ جھٹلاتے ہین مجھکو فاوحینا الیہ ان اصنع الفلک باعیننا ووحینا
پس وحی بھیجی طرف نوح کے یہہ کہ بنا کشتی کو ساتھہ نگاہداشت ہمارے کے کہ بگڑنے نہ دینگے ہم اور وحی ہمارے کی کہ
اُسکے بنانے مین تجھے کہی یا ساتھہ حکم اور تعلیم ہمارے کے کہ تجھے سکھا دینگے بنانا اسکا فاذا جاء امرنا وفار التنور
پس جس وقت آوے حکم ہمارا سوار ہویگا کشتی مین یا جس وقت آوے عذاب ہمارا اور جوش مارے تنور یعنے بی بی تیری روٹیان
لگاتی ہو اور آگ مین سے پانی جوش ہو فاسلک فیھا من کل زوجین اثنین پس بٹھالے بیچ کشتی کے ہر قسم سے
جوڑا دو دو یعنے نر اور مادہ تیسیر ہین سے کہ کشتی مین بت بٹھا مگر انکو جو جنتے ہین بچہ یا دیتے ہین انڈا واھلک الا
من سبق علیہ القول منھم اور بٹھالے گھر والونکو اپنے اور مومنون کو مگر اس شخص کو کہ گذرا ہے اوپر اسکے
قول ازلی یعنے ہلاکت اسکی لوح محفوظ مین لکھی ہے گھر والون مین سے پس سمجھ لیجیے کہ مراد اس سے ایک بیٹا اور بی بی
ان نوح علیہ السلام کی ہے ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا اور مت کہہ مجھہ سے بیچ مقدمے نجات ان لوگون کے کہ ظلم
کرتے ہین اوپر اپنے ساتھہ شرک لانے کے انھم مغرقون تحقیق غرق کئے جاوینگے بیچ تنک فاذا استویت
انت ومن معک علی الفلک فقل الحمد للہ الذی نجنا من القوم الظلمین ہ

پس

پس جوقت سوار ہو تو اور وہ جو کہ ساتھ تیرے ہی اوپر کشتی کے پس کہہ تو سب تعریف واسطے خدا کے ہی
جسنے نجات دی ہمکو ظالم قوم کافرون کے سے وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ اور کہہ وقت
بیٹھنے کشتی کے ای پروردگار میرے اتار مجھکو اتارنا مبارک اور تو بہتر اتارنیوالون کا ہی منازل مبارکہ مین سمجھ لیجیے
کہ منزلا بضم میم اور فتح زا قرات حفص کی ہی کہ تحریر ہوئی اور یہہ مصدر میمی ہی اور اورون کی قرات منزلا ہی بصیغہ
اسم ظرف یعنے اتار مجھکو منزل بابرکت مین کہ سبب سلامت اور نجات مومنون کی ہی اور امراس دعا کا بعضے کہتے
ہین وقت خروج کشتی سے ہوا اور مشہور یہہ ہے کہ وقت دخول کے ہی سلمی نے ابن عطا سے نقل کیا ہی کہ منزل
مبارک وہ ہی جہان ہواجس نفسانی اور وساوس شیطانی نہون اور آثار قرب ربانی وہان نازل ہوون جس
جگہہ پر انوار جمال بیشتر ہی برکت اُس منزل کی تمام منازل سے فزون تر ہے بیت ہی عجب منزل مبارک
خوش جلوہ فرما جہان ہی وہ مہوش اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ تحقیق بیچ قصہ نوح علیہ السلام کے اور اُس چیز کے
جو ساتھ قوم اُسکے سے کی گئی البتہ نشانیان ہین عبرت والون کو وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ اور تحقیق تھے ہم البتہ
آزمائش کرنیوالے بندون کے ساتھ ان نشانیون کے تا کہ سچے اور جھوٹے ظاہر ہو جاوین یا تھے ہم امتحان کرنیوالے
قوم نوح کے اور مبتلا کرنیوالے انکو بلا سے عظیم مین ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ پھر پیدا کیا ہمنے بعد قوم
نوح کے گروہ دوسرا کہ قوم عاد تھے یا ثمود فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ
پس بھیجا ہمنے بیچ اُنکے پیغمبر اُنہین سے کہ ہود یا صالح علیہما السلام تھے اور کہا ہمنے زبان پیغمبر سے اُنکو یہہ کہ عبادت کرو
اللہ کی نہین واسطے تمھارے کوئی لائق عبادت کے سوا اُسکے اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کیا پس نہین ڈرتے ہو تم عذاب اُسکے سے
یعنے ڈرو عذاب سے اُسکے اور غیر اُسکے کی عبادت مت کرو وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ
وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور کہا سردارون نے قوم اُسکے سے جو کافر ہوئے تھے اور جھٹلاتے تھے ملاقات آخرت کے
کو یعنے بعث اور حشر پر ایمان نہین لاتے تھے اور دولت دی تھی ہمنے اُنکو بیچ زندگانی دنیا کے اور لوگون کو کہ مَا هٰذَآ
اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ نہین یہہ مگر آدمی مثل تمھارے سب حالات بشریت
مین کھاتا ہی اُس چیز سے کہ کھاتے ہو تم اور پیتا ہی اُس چیز سے کہ پیتے ہو تم اگر یہہ نبی ہوتا تمھارے صفتین نرکھتا
بلکہ فرشتون کیطرح ہوتا نہ کھاتا نہ پیتا وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ اور اگر اطاعت
کروگے تم اوامر اور نواہی مین ایک آدمی مانند اپنے کے تحقیق تم اسوقت زیان پانیوالے ہو کہ اپنے مثل کی پیروی
کرتے ہو اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ کیا وعدہ دیتا ہی تمکو یہہ پیغمبر یہہ کہ تم جسوقت
مرجاؤگے اور کہنہ ہوجاوسے اور ہونگے تم مٹی اور ہڈیان بن گوشت اور پوست اور رگ اور پے کے تحقیق تم نکالے جاؤگے
قبرون سے هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ دور ہی دور ہے جو کچھ وعدہ دیئے جاتے ہو تم بعث اور

جزا سے یعنے ہرگز نہوگا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ نہیں زندگانی مگر
زندگی ہماری دنیا کی مرتے ہیں ہم اور جیتے ہیں ہم کہ کوئی مرتا ہے ہم میں سے کوئی پیدا ہوتا ہے اور نہیں ہم اٹھائے
جاوینگے بعد موت کے اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ نِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ نہیں ہود یا صالح علی نبینا وعلیہما
السلام مگر ایک مرد کہ باندھ لیا ہے اسنے اوپر اللہ کے جھوٹ کہ کہتا ہے میں اللہ کا رسول ہوں اور تم بعد موت کے
اٹھوگے اور نہیں ہم واسطے اسکے ایمان لانیوالے قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ کہا پیغمبر نے بعد سننے اس بات کے
اور نا امید ہونے کے انکے ایمان سے ای پروردگار میرے مدد دے مجھکو کہ میں غالب ہوں اور وہ مغلوب ہوں
ساتھ عذاب کے بسبب اسکے کہ جھٹلاتے ہیں مجھکو قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ فرمایا حق تعالی نے تھوڑی دیر
میں البتہ ہو جاوینگے کافر اور مکذب پشیمان جھٹلانے سے فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً پس پکڑا
انکو آواز تند جبرئیل نے یعنے چیخ ماری جبرئیل علیہ السلام نے انکے دل پھٹ گئی ساتھ حکم قضا کے یا وعدہ صادق کے
یا ساتھ استحقاق انکے کے عذاب کو پس کر دیا ہمنے انکو ریزہ ریزہ یعنے ہلاک اور نابود ہو گئے سمجھ لیجئے کہ جو یہہ قصہ حضرت
صالح علیہ السلام کا کہتے ہیں وہ اس قوم کو قوم ثمود کہتے ہیں اور دلیل انکی یہہ ہے کہ عذاب صیحہ سے قوم ثمود کی ہلاک
ہوئی ہے اور جو قصہ ہود علیہ السلام کا کہتے ہیں وہ اس قوم کو قوم عاد کہتے ہیں اور دلیل انکی یہہ ہے کہ سورہ
اعراف اور سورہ ہود اور سورہ شعرا میں بعد قصہ نوح علیہ السلام کے قصہ عاد مذکور ہے یہاں بھی اسی قرینہ سے مراد
قوم عاد ہے اور اس قول پر صیحہ سے مراد عذاب ہلاکت ہے جسطرح پر کہ واقع ہوا ہو فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ پس
لعنت ہے حق تعالی کی اوپر قوم ظالموں کے ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ پھر پیدا کیا ہمنے
بعد انکے قرنوں اور کو یعنے اہل قرنوں کو جیسے قوم لوط اور قوم شعیب علی نبینا وعلیہما السلام مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا
وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ نہ آگے گذرے کوئی امت وقت لینے سے جو انکے عذاب کا مقرر کیا ہمنے اور نہ پیچھے رہ جاتے
ہیں اس سے ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا پھر بھیجے ہمنے پیغمبر اپنے پے در پے كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ
جب آتا تھا کسی امت کے پاس پیغمبر انکا جھٹلاتے تھے انکو اور جو وہ کہتا تھا توحید اور نبوت اور بعث اور حشر کے بات دروغ
ٹھہراتے تھے باتوں کے پیروی کی سبب ایمان نہ لاتے تھے فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ
لَّا يُؤْمِنُوْنَ پس پیچھے کئے ہم بعضونکو بعضوں پر یعنے ایک گروہ کو ہلاک کیا پھر اور لائے اُسے ہلاک کیا پھر اور
اور کیا ہمنے انکو باتیں عبرت خلق کی یعنے عذاب انکا یاد کر کر ڈرین اور ضرب المثل کرین پس لعنت ہے واسطے اس قوم
کے کہ نہیں ایمان لاتے سمجھ لیجئے کہ ہر شخص کی حکایت باقی رہ جاتی ہے اگر نیک ہے تو نیک اور بد ہے تو بد پس
چاہیئے بھلائی کرے تاکہ فسانہ نیک یادگار زمانہ رہے بیت کام ایسا تو نکر اے رافت کہ کرے خلق حکایت
تیری تو نہوگا تیرا نام و نشان مگر ایک ہوگی حکایت تیری ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ

مُّبِيْنٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ پھر بھیجا ہمنے موسی کو اور بھائی اُسکے ہارون کو ساتھ نشانیوں اپنے کے اور معجزے ظاہر کئے یعنے عصا کی تخصیص عصا کی اسواسطے کی کہ اول معجزہ تھا اور کتنی ہی معجزے اُس سے ہوئے تھے طرف فرعون کے اور سرداروں اُسکے کے پس تکبر کیا اُنھوں نے ایمان لانے سے اور تھی وہ قوم قبطی سرکش فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ پس کہا اُنھوں نے کیا ایمان لاوینگے ہم واسطے دو آدمی کے کہ مانند ہمارے ہین صفات بشریت مین اور حال اُنکہ قوم اُن دونون کے واسطے ہمارے بندگی کرنیوالے ہین یعنے ہمارے حکم مین ہین جیسے اور غلام ہمارے بعضون نے لکھا ہے کہ بنی اسرائیل فرعون کو پوجتے تھے اور فرعون بت کو یا گوسالہ کو پوجتا تھا فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ پس جھٹلایا فرعون اور قوم اُسکے نے موسی اور ہارون کو پس ہوئے جھٹلانے والے ہلاک کئے گیون سے یعنے ڈوب گئے رود نیل مین وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو کتاب توریت بعد ڈوبنے فرعون اور قوم اُسکے کے تو کہ بنی اسرائیل برکت اُسکے سے ہدایت پاوین ساتھ احکام شریعت کے وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً اور کیا ہمنے قصہ عیسے کو اور قصہ مان اُسکے کو نشانی اپنے قدرت کی سمجھ لیجئے کہ دلیل قدرت کاملہ حق تعالی عیسی علیہ السلام مین یہہ ہے کہ جھولے مین باتین کین اور مریم رضی اللہ عنہا مین یہہ ہے کہ بن مساس بشر کے الیا پسر لائین وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ اور جگہہ دی ہمنے عیسی اور مریم کو جب یہود سے بھاگے اور پھیر لائے ہم اُن دونون کو طرف زمین بلند کے جگہہ رہنے کی اور پانی جاری کی سمجھ لیجئے کہ ملک مصر مین جلیل اور ناصرہ دو شہر ہین درمیان مین اُن دونون کے اُردل دریا ہے شیرین حضرت عیسی علیہ السلام جب پیدا ہوئے اُسوقت کے بادشاہ نے نجومیون سے سنا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوا وہ ایزا دینے کو تلاش کرنے لگا آپ حکم الہی سے اُن شہرون مین چلے گئے کبھی جلیل مین رہتے تھے کبھی ناصرہ مین بعضے کہتے ہین ایک زمیدار نے حضرت مریم کو اپنی بیٹی کر رکھا جب حضرت عیسی جوان ہوئے وہ بادشاہ مرچکا تھا اپنے وطن کو چلے آئے لکھا ہے کہ بارہ برس اُس جگہہ رہے حضرت مریم ریسمان بٹ کر بیچتی تھین وہی قوت دونونکا ہوتا تھا يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اے پیغمبرو کھاؤ پاکیزہ چیزون سے اور عمل کرو اچھے یہہ خطاب حضرت عیسے علیہ السلام کو ہے بطریق تعظیم یا سب انبیا کو ہے لیکن ایک دفع نہین بلکہ زمانو مختلف مین ہے کہ اپنے اپنے وقت مین مخاطب ہین یا خطاب ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے اور آپ کو بنام تمام انبیا پکارا اسواسطے کہ رسید سب کے ہین اور فضائل اور کمالات تمام پیغمبرون کے اکیلے آپ مین موجود ہین اور موضع مین ہے کہ خطاب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ کہو امت اپنی کو کہ حلال کھاؤ اور عمل نیک بجالاؤ سمجھ لیجئے کہ اکل حلال کو عمل صالح پر مقدم کیا اسواسطے کہ تخم حلال ثمر کمال ہے **بیت** راز تخم صاف و پاک تو تو ثمر پاک تاکہ لاوے دو۔ لقمہ حلال ہدایت کر کر طرف عبادات کے رغبت دلاتا ہے اور لقمہ حرام رگ و ریشہ مین

ساکر طرف شبہات کے بلاتا ہے۔ ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیبات بیت قطرۂ باران تیرا گر صاف ہو گوہر دریا تر اشتفاف
ہو اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ۝ تحقیق مین ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم جاننے والا ہون وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً
وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝ اور تحقیق یہہ ہے امت تمھاری اے پیغمبر وامت ایک توحید اور عقائد اور اصول شرائع
مین یا امت تمھاری اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم امت ایک ہے متفق ایمان اور توحید مین اور مین ہون پروردگار
تمھارا پس ڈرو مجھہ سے مخالفت کلمہ مین فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ زُبُرًا پس کاٹ لیا اہل کتاب نے کام دین
اپنے کا درمیان اپنے ٹکرے ٹکرے یعنے اختلاف کر کر گروہ گروہ ہوگئے كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ
ہر گروہ ساتھ اُس چیز کے کہ نزدیک اُنکے ہے دین سے خوش ہین اور جانتے ہین کہ حق یہی ہے فَذَرْهُمْ فِیْ
غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِیْنٍ پس چھوڑ دے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کافرون کو مکے کے بیچ غفلت اور ضلالت کے اُنکے
اُس مدت تک کہ مارے جاوین یا مر جاوین اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِیْنَ نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ
کیا گمان کرتے ہین مشرکان مکہ یہہ کہ جو کچھہ مدد دیتے ہین ہم اُنکو ساتھ اُس چیز کے مال سے اور بیٹون سے شتابی
کرتے ہین ہم واسطے اُنکے ساتھ اُس چیز کے بیچ بھلائیون کے یعنے شرک گمان کرتے ہین کہ امداد ہماری ساتھ اُنکے
مال اور اولاد دینے مین شتابی کرنا ہے واسطے اُنکے بھلائی مین اور وہ لائق اسکے ہین کہ اُنسے عوض اعمال اُنکے نیکی کرین
بیچ ہم نہین ہے الیا جو وہ جانتے ہین بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ بلکہ نہین سمجھتے کہ یہہ امداد استدراج ہے نہ شتابی کرنا ہے بھلائی
اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ خَشْیَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ تحقیق جو لوگ کہ وہ ہیبت عذاب پروردگار اپنے کے سے ڈرتے ہین وَالَّذِیْنَ
هُمْ بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ اور جو لوگ کہ وہ ساتھ آیتون آفریدہ گار اپنے کے کہ قرآن ہے یا نشانیان قدرت اسکے
کے ہین ایمان لاتے ہین وَالَّذِیْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا یُشْرِكُوْنَ اور جو لوگ کہ وہ ساتھ خداوند اپنے کے نہین شریک لاتے
نہ شرک ظاہر نہ شرک چھپا وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ اور وہ لوگ
کہ دیتے ہین جو کچھہ کہ دیتے ہین صدقہ اور زکواۃ واسطے اللہ کے اور دل اُنکے ڈرتے ہین کہ خیرات اُنکی مردود ہو اور جانتے
ہین یہہ کہ وہ طرف پروردگار اپنے پھر جانیوالے ہین یا دل اُنکے ڈرتے ہین اس سے کہ وہ طرف رب اپنے کے رجوع کرنیوالے
ہین اُولٰٓئِكَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ یہہ لوگ جو ساتھ اُن صفتون کے موصوف ہین جلدی کرتے ہین بیچ بھلائیون
وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝ اور وہ طرف بھلائیون کے آگے نکل جانیوالے ہین یا سب لوگون پر سابق ہین ساتھ زیادتی طاعت
کے یا ساتھ حصول ثواب کے یا ساتھ دخول جنات کے وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اور نہین تکلیف دیتے ہم کسی شخص کو
مگر موافق طاعت اسکے کے وَلَدَیْنَا كِتٰبٌ یَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اور نزدیک ہمارے کتاب ہے یعنے
لوح محفوظ کہ بولتی ہے ساتھ حق کے یعنے مخالف واقع کے اُسمین نہین لکھا یا نزدیک ہمارے نامہ اعمال ہے ہر ایک کا
کہ بھلے برے کام اُسمین سب لکھے ہین اور وہ کام کرنیوالے نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھ زیادتی عقاب کے اور کمی ثواب کے

بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا بلکہ دل کافرونکے بیچ غفلت کے ہین اس سے جو مذکور ہوا یا اعمال ناسون سے یا قرآن سے
وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ اور واسطے انکے عمل ہین ناپاک اور خطاے عظیم سے کہ شرک ہے یعنے اور گناہ
بہت ہین سوا شرک کے هُمْ لَهَا عَامِلُوْنَ وہ اسکو کرینوالے ہین موافق حکم قضا کے اور وہ بیچ غفلت اور معصیت کے
ہونگے حَتّٰى اِذَا اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْاَرُوْنَ یہان تک کہ جب پکڑا ہمنے دولتمندون انکے
کو ساتھہ عذاب قحط کے یا قتل کے ناگہان وہ فریاد اور زاری کرینگے اور یہ کہینگے لَا تَجْاَرُوا الْيَوْمَ مت زاری کرو
آج اور امید فریادرسی کی مت کہو اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ تحقیق تم ہماری طرف سے نہ مدد دیئے جاؤگے یا ہمارے
عذاب سے نہ منع کیے جاؤگے قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ تحقیق ہین آیتین
میری یعنے قرآن کہ بروقت پڑہا جاتا تہا اوپر تمہارے پس تہے تم سننے اسکے سے اوپر ایڑیون اپنے کے پھر جاتے اور نہ تہے تم
کلام سیر اسنتے مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ درالحال کہ تکبر کرتے تہے ساتھ اسکے افسانہ کوئی کرتے
بیہودہ بکتے تہے یا اپنی برائی کرتے تہے ساتھ حرم مکہ کے کہ ہم اہل حرم ہین یا چہوڑ دیتے تہے قرآن کو یا پیغمبر کو یا خانہ کعبہ کو
کہ طواف نہین کرتے تہے گرد اسکے قصہ خوانی کرتے تہے اور اسپر نازان تہے اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ
مَّا لَمْ يَأْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ نہ کیا پس نہین فکر کی انہون نے قرآن مین کہ اعجاز فصاحت الفاظ اور فصاحت
معنی سے جانین کہ کلام حق ہے یا آیا ہے انکے پاس کتاب اور پیغمبر جو کچھہ نہ آیا تہا باپون انکے پہلون کے پاس تو کہ عذر کرین کہ ہم
کتاب اور پیغمبر سے واقف نہین یعنے جیسے نوح اور ابراہیم کو لوگون کے باپون کے پاس بہیجا تہا ہمنے ایسے ہی محمد کو صلے اللہ
علیہ وعلیہما وسلم اوپر انکے بہیجا تو کہ عذر نہ لاوین چنانچہ سورہ یس مین فرمایا ہے لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ اَمْ لَمْ
يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ یا نہ پہچانا انہون نے پیغمبر اپنے کو ساتھہ امانت اور راستی اور حلم اور وقار اور کرم
اور مروت اور نیک خوے اور کمال علم کے باوجود امی ہونے کے پس وہ واسطے اسکے انکار کرنیوالے ہین یعنے پہچانتے ہین
کہ نہین پہچانتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تو کہ انکار کرین اور کہینگے ہم حقیقت انکی نہین جانتے اَمْ يَقُوْلُوْنَ
بِهٖ جِنَّةٌ یا کہتے ہین کہ اسکو جنون ہے اعتبار دیوانے کی باتونکا نہین ہے البا کہ وہ بکتے ہین
بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ بلکہ لایا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم انکے پاس حق کہ قرآن ہے یا دین اسلام
اور اکثر انکے حق کو ناخوش رکہنے والے ہین قید اکثر کے اسواسطے ہے کہ بعضے کفار لوگون کے طعنہ کرنے سے ایمان
نہین لاتے تہے نہ کراہت حق سے وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ اور اگر پیروی
کرے حق تعالی خواہشون کافرون کی بیچ وجود خداؤن بہت کے یعنے بالفرض اگر بہت خدا ہووین البتہ بگڑ جاوین آسمان
اور زمین اور جو کوئی بیچ اسکے ہین فرشتے اور آدمی اور جن اور جانور اور سوا انکے چنانچہ آیت لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ
لَفَسَدَتَا مین گذرا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد حق سے دین اسلام ہے کہ اگر متابعت کرتا کافرونکی یعنے شرع کی

کیطرف پھیرتا اللہ تعالی قیامت لاتا آسمان وزمین کو تباہ فرماتا بل اتیناھم بذکرھم فھم عن ذکرھم معرضون بلکہ لائے ہین ہم
انکے پاس کتاب کہ اسمین ذکر شرف اور دبدبہ عزت انکے کا ہے یا نصیحت انکی ہے پس وہ نصیحت اپنے سے اپنی
خبر سے جو سبب شرف انکے کا ہے یا نصیحت انکی ہے دنیا اور آخرت مین منہہ پھیرنے والے ہین ام تسئلھم خرجا
فخراج ربک خیر کیا مانگتا ہے تو انسے واسطے رسالت اپنے کے خرچ اور مال تو کہ طالع جانکر تجھے تہمت تیری
رسالت پر کرین پس خرچ اور مال پروردگار تیرے کا کہ رزق دنیا کا اور ثواب آخرت کا ہے واسطے تیرے مال
اور دولت انکے سے وھو خیر الرازقین اور وہ بہتر رزق دینے والون کا ہے وانک لتدعوھم الی صراط
مستقیم اور تحقیق تو البتہ بلاتا ہے تو انکو بغیر خرچ اور مزدوری مانگنے کے طرف راہ سیدھی کے کہ دین
اسلام ہے وان الذین لا یؤمنون بالآخرۃ عن الصراط لناکبون اور تحقیق وہ لوگ کہ نہین ایمان
لاتے ساتھ آخرت کے راہ سیدھی سے البتہ مڑجانیوالے ہین طرف گواہی کے ولو رحمناھم وکشفنا ما بھم
من ضر للجوا فی طغیانھم یعمھون اور اگر مہربانی کرین ہم اوپر انکے اور کھول دیوین ہم جو کچھ ہے انکو سختی سے یعنے قحط
جو انپر آیا ہے البتہ لگے جاوین بیچ سرکشی اپنے کے سرگردان یعنے اگر انسے بلا دور کرین ہم تب بھی بہ سبب
عناد کے کفر پر اور تکذیب پر اسیطرح قائم رہین **بیت** انکے دلکو رالطہ ہے سوئے بد جائیگی انسے نہ ہرگز
خوئے بد لکھا ہے کہ جب کال کمال پڑا انکے ولے مردے اور مردار کھانے لگے ابو سفیان نے مدینہ مین آکر
حضرت سے کہا کہ تم گمان کرتے ہو کہ مین رحمت عالمین ہون اور اہل مکہ زحمت مین مبتلا ہین باپون کو انکے تلوار سے
مارا اور اب بیٹون کو قحط سے دعائے بد کر کر ہلاک کرتے ہو حق تعالے نے یہہ آیت اتاری کہ ولقد اخذناھم بالعذاب
فما استکانوا لربھم وما یتضرعون اور البتہ تحقیق پکڑ اتھا ہمنے انکو ساتھ عذاب قتل کے دن بدر کے پس نہ
گڑگڑائے وہ طرف پروردگار اپنے کے اور نہ عاجزی کی بلکہ ویسے ہی سرکشی اور نافرمانی مین لگے رہے
حتی اذا فتحنا علیھم بابا ذا عذاب شدید اذا ھم فیہ مبلسون یہان تک کہ جب کھولدیا ہمنے اوپر انکے
دروازہ عذاب سخت والا کہ بھوک ہے اور اسکی شدت قتل اور قید سے زیادہ ہے ناگہان وہ بیچ اس عذاب کے
ناامید ہین اور عاجز اور غمگین اور سرگردان اس حد تک ہین کہ سردار انکے تجھہ سے رحمت مانگتے ہین وھو
الذی انشا لکم السمع والابصار والافئدۃ اور خدا وہ ہے جسنے پیدا کیا واسطے تمہارے سننے کو اور دیکھنے
کو اور دلونکو تو کہ سننے کی چیزین سنو اور دیکھنے کی دیکھو پھر دل سے سوچو کمال قدرت کو اس خالق یکتا کے اور تم
قلیلا ما تشکرون تھوڑا سا شکر کرتے ہو کیونکہ عمدہ شکر گذاری یہہ ہے کہ کان اور آنکھہ اور دل کو طرف اسکے پہچاننے
مین کرو **بیت** معرفت کو تیرے یہہ ای یار ہین ورنہ گوش و چشم و دل بیکار ہین وھو الذی ذرأکم
فی الارض والیہ تحشرون اور اللہ وہ ہے جسنے پھیلادیا تمکو بیچ زمین کے اور طرف اسیکی جمع کیے جاؤ گے
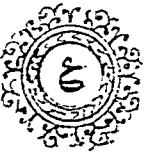
ربع

ع

دن قیامت کے وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور اللہ وہ ہی جو جلاتا ہی اور مارتا ہی
اور واسطے امر اسکے کے ہی پھر آنا رات کا اور دن کا أَفَلَا تَعْقِلُونَ کیا پس نہین سمجھتے تم کہ تمام جہان اسنے نیست سے
ہست کیا اسیطرح وہ پھر مار کر بھی جلاویگا پس کیون انکار کرتے ہو سمجھ لیجئے کہ کفار مکہ نے باوجود ان دلیلون کے کچھہ نہ
سوچا بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ بلکہ کہا انھون نے جیسا کہ کہا تھا پہلون نے قَالُوا أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا
تُرَابًا وَعِظَامًا أَئِنَّا لَمَبْعُوثُونَ کہا کہ کیا جب مرجاوینگے ہم اور ہوجاوینگے مٹی اور ہڈین پرانے کیا ہم اٹھائے
جاوینگے بیان استفہام انکاری ہی اور تکرار واسطے تاکید کے ہی یعنے بعد خاک ہونے کے کیونکر مبعوث ہونگے
لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَذَا مِنْ قَبْلُ البتہ تحقیق وعدہ دئے گئے ہین ہم اور باپ ہمارے اسبات
کا پہلے آنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنے ہمین اور باپون ہمارے کو وعدہ حشر اور نشر سے ڈرایا تھا لیکن وہ وعدہ
سچ ہوا إِنْ هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ نہین یہہ بات مگر کہانیان پہلون کی کہ جھوٹے قصے لکھہ کر مر گئے قُلْ
لِمَنِ الْأَرْضُ وَمَنْ فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ کہا ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان منکرون کو واسطے کس کے ہے
زمین اور جو کوئی بیچ اسکے ہی یعنے مالک اور خالق زمین اور جو کوئی بیچ اسکے ہی یعنے مالک اور خالق زمین اور
اہل زمین کا کون ہے جواب دو مجھکو اگر ہو تم جانتے سَيَقُولُونَ لِلَّهِ البتہ کہینگے جواب مین تیرے کہ زمین
اور جو زمین مین ہے واسطے اللہ کے ہی مشرکان مکہ قائل تھے کہ خالق زمین اور اہل زمین کا اللہ ہے پس جب تجھکو
یہہ جواب دین قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ کہہ کیا پس نصیحت نہین پکڑتے تم اور نہین سوچتے جو اول پیدا کرنے پر قادر ہی وہ اعادہ پر
کیون عاجز ہوگا قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ کہہ دو کہ پس کون ہی آفریدگار
آسمان ساتون کا اور پروردگار عرش بڑے کا کہ سب مخلوقات سے عظیم ہی سَيَقُولُونَ لِلَّهِ البتہ کہینگے کہ آسمان اور
عرش واسطے اللہ کے ہی اور سب کا پیدا کرنیوالا وہی ہے قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ کہہ کیا پس نہین ڈرتے تم یا نہین بچتے شرک سے
کہ ایسے خالق کا اسکے مخلوق مین سے شریک ٹھہراتے ہو قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ
يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ کہہ کون شخص ہے کہ بیچ ہاتھہ قدرت اسکے کے ہے بادشاہی سب چیز کی اور نفع
اور ضرر سب کا اور وہی پناہ دیتا ہی اور فریاد کو پہنچتا ہی اور چھڑاتا ہی عذاب دینے سے جسے چاہتا ہے اور نہین پناہ
دیا جاتا برخلاف اسکے جواب اسکا دو اگر ہو تم جانتے سَيَقُولُونَ لِلَّهِ البتہ کہینگے کہ یہہ باتین جو تونے کہین واسطے
خدا کے ہین کہ بادشاہ سب کا اور فریادرس بندونکا ہی قُلْ فَأَنَّى تُسْحَرُونَ کہہ پس کہان سے سحر کئے جاتے ہو
اور فریب کھاتے ہو اور راہ حق سے پلٹتے ہو • بیت • باوجود ظہور نور یقین شک تمھارے کو کیون زوال نہین
• بیت • کہان جاتے ہو چھوڑ راہ صواب بخطا چلتے ہو شتاب شتاب راہ جو تمنے لی ہی عین خطا راہ ممنوع ہی نہ
راہ عطا بَلْ أَتَيْنَاهُمْ بِالْحَقِّ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ بلکہ لائے ہم انکے پاس حق کہ توحید ہی اور وعدہ حشر اور نشر کا ہی اور

تحقیق وہ البتہ جھوٹ بولنے والے ہین کہ اسباب کو جہاتے ہین یا اولاد اور شریک باری ٹہراتے ہین ما اتخذ
اللہ من ولد وما کان معہ من الٰہ اذا لذہب کل الٰہ بما خلق نہین پکڑی اللہ سبحانہ نے اولاد اور نہین ہے ساتھہ
اسکے کوئی خدا الوہیت مین اسکے شریک ہو کیونکہ اگر کوئی اسکا خدائی مین شریک ہوتا تو جتنے خدا ہوتے سب اپنی مخلوق
ہو لی اُسوقت لیجاتا ہر ایک خدا اس چیز کو کہ پیدا کیا ہوتا اور اپنے بندوں مین نشانیان کر دیتا کہ دوسرے کے بندون مین ملنے جانے نہ
اور کچھہ نشانی ظاہر نہین اس سے معلوم ہوا کہ ایک ہی خدا ہے اور دوسرے یہہ ہے کہ اگر کئی ہوتے تو اپنے اپنے مخلوق
کو جدا کرتے اور ملک اپنا اپنا علاحدہ بساتے پھر اس مین لڑائی ہوتی جیسے بادشاہون مین دنیا کے ہوتی ہے ولعلا
بعضہم علی بعض اور البتہ برائی چاہتے اور چڑہائی کرتے بعضے انکے اوپر بعضون کے اور یہہ نہین پس معلوم ہوا کہ کوئی
اسکا شریک نہین سبحان اللہ عما یصفون پاک ہے اللہ اس چیز سے کہ بیان کرتے ہین یعنے بیٹی ولی فرزند اور
شریک واحد اسکی ذات ہے اور بے شریک عالم الغیب والشہادۃ فتعالی عما یشرکون جاننے والا
غائب کا اور حاضر کا پس برتر ہے اس چیز سے کہ شریک لاتے ہین واسطے اسکے سمجھہ لیجئے کہ واسطے خوشی خاطر عاطر جناب پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کے مشرکون پر عذاب آنیکی خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ قل کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بطریق دعا کے
رب اما تریني ما یوعدون اے پروردگار میرے اگر دکھلائے تو مجھکو جو وعدہ دیئے جاتے ہین کافر عذاب کا دنیا
اور آخرت مین رب فلا تجعلني في القوم الظلمين اے پروردگار میرے پس مت کیجو مجھکو بیچ قوم ظالمون کے یعنے
عذاب مین انکا ساتھی مت کیجو سمجھہ لیجیے کہ یہہ بات واسطے کسر نفس اپنے کے فرمائے یا لوگون کو خبردار کیا کہ ظلم کی
شامت بے گناہون پر پڑ جاتی ہے اور مراد یہان ظلم سے شرک ہے وانا علی ان نریک ما نعدہم لقادرون
اور تحقیق ہم اوپر اسکے کہ دکھلاوین تجھکو جو وعدہ دیتے ہین ہم کافرون کو عذاب کا البتہ قادر ہین لیکن ڈھیل اسواسطے
ہے کہ بعضے انمین سے یا اولاد انکے مین سے ایمان لاوینگے ادفع بالتي هي احسن السيئة دور کر ساتھہ
اس خصلت کے کہ ہر ایک حال مین وہ بہتر ہے برائیون کو سمجھہ لیجئے کہ یہہ خطاب حضرت کو ساتھہ اخلاق نیک کے
ہے یعنے اے حبیب میرے ساتھہ عفو اور رحمت کے معاف کر گنہگارون کی گناہون کو اسطرح کہ اہانت دین نہو یا دور کر بے
عقلون کے جہل کو ساتھہ حلم اپنے کے یا بچا لوگون کو معاصی سے حکم طاعت کا کر کے یا دفع کر شرک کو مشرکون کے ساتھہ
کلمہ توحید کے یا محو کر منکر کو ساتھہ امر معروف کے یا دفع کر جفا کو ساتھہ وفا کے یا اشارہ نفس کو ساتھہ بشارت قلب
کے یا ظلمت خلائق کو ساتھہ نور حقائق کے یا حظوظ نفس کو ساتھہ حقوق خدا کے یا بالکل کر وادے حوادث کو
ساتھہ قدم ملوک کے اور عرفان قدم مین بیٹھا چھوڑ کے سب کو سوے اللہ جانا یہہ رہ غفلت نہین آگاہ جانتے
اعلم بما یصفون ہم خوب جانتے ہین ساتھہ اس چیز کے کہ بیان کرتے ہین وہ تیری صفت کہ شاعر اور ساحر بتاتے
ہین یا میری صفت کہ اولاد اور شریک ٹہراتے ہین وقل رب اعوذ بک من همزت الشياطين

اور کہہ

اور کہہ اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہوں مین ساتھ تیرے وسوسے ڈالنے شیطانوں کے سے کہ ضلالت اور معصیت
کی طرف بلاتے ہین یا ڈالنے اُنکے سے لوگون کو ساتھ فریب اور غرور کے بیچ ہلاکت کے وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ
اور پناہ مانگتا ہون مین تجھ سے اے پروردگار میرے اس سے کہ حاضر ہووین میرے پاس شیطان وقت صلوٰۃ کے
یا تلاوت کے یا ہر حال مین یا اس سے کہ ایزا دین اور کفار ہمیشہ تجھے اور مجھے ساتھ صفات بلا کے یاد کرتے ہین حَتّٰٓى
اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ یہانتک کہ جب آوے ایک کو اُنمین موت کہتا ہے حیرت سے اے پروردگار
میرے پھیر دو مجھکو طرف دنیا کے سمجھ لیجئے کہ حتی متعلق ساتھ یصفون کے ہے اور ارجعون صیغہ جمع واسطے تعظیم مخاطب
کے اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ خطاب طرف ملک الموت اور مددگارون اسکے کے ہے پہلے ساتھ کلمہ رب کے
فریاد اللہ تعالی سے کرتا ہے پھر ساتھ کلمہ ارجعون کے رجوع طرف فرشتون کے لاتا ہے کہ پھیر دو مجھکو دنیا مین ہو
لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا شاید کہ مین عمل کرون نیک بیچ اُس جگہہ کے کہ چھوڑ آیا ہون یا اُس چیز کے کہ چھوڑ آیا ہون
کہ ایمان ہی لاؤن اور نیک کام کرون ہرگز نہین یون کہ اسکو پھیر اوین طرف دنیا کے اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا تحقیق
وہ چاہنا اسکا ایک بات ہے کہ غلبہ حسرت سے وہ کہنے والا ہے اسکا وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ اور
درے اُنکے پردا ہی درمیان رجعت کے اور اُنکے یعنے قبر کہ اسمین رہینگے اُسدن تک کہ اٹھائے جاوینگے اُس سے
فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ پس جب پھونکا جاویگا بیچ صور کے دوسرے بار
یا تیسرے بار واسطے جلانے مردون کے اور قیامت قائم ہوگی پس نہوگی نسب درمیان اُنکے اُسدن یعنے اسطرح زمین سے
نہین اُٹھنے کے جیسے نطفہ سے یا مان کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہین اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیگا ہر ایک اپنے اپنے حال مین
گرفتار ہوگا اور یہہ پہلے محاسبہ سے حالت ہوگی بعد محاسبہ کے تو احوال پرسی آپسمین کرینگے چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہے
واقبل بعضهم على بعض يتساءلون اور دوسری معنی اس آیت کی یہہ ہین کہ نہوگی نسب درمیان انکے اُسدن
یعنے علاقہ اور نسب ٹوٹ جاویگی کسی ذی رحم کو اپنون پر رحم نرہیگا یوم يفر المرء من اخيه وامه وابيه اور بڑائی
کرتی یہان اپنے نسب پر وہان کچھ کام نہ آویگی ان اكرمكم عند الله اتقكم اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیگا نسب سے بلکہ پرسش
وہان اعمال نیک سے ہوگی بیت فخر کیا رافت نسب پر جائے منکبر یان افضال رب پر جائے قطع ہووینگے وہان
انساب سب نہ حسب پوچھینگے وہان اور نہ نسب جسکو نسبت ہوگی کچھ اللہ سے فرق ہوگا یہان کے وہ ہرنادے
جسکے ہونگے کام یہان پھر خدا اُسپر وہان ہوویگا فضل کبریا فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
پس جو شخص کہ بھاری ہوا پلڑا اسکا ساتھ اعمال نیک کے جیسے مسلمان پس یہہ لوگ وہ ہین فلاح پانیوالے کہ دوزخ سے
بچے بہشت مین جاوینگے وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ اور جو شخص
کہ ہلکا ہوا پلڑا اسکا اس سے کہ عمال نیک نہین کئے جیسے مشرک اور منافق پس یہہ لوگ وہ ہین جنہون نے ٹوٹا جانو لیا

لپنے کو کہ عمر غفلت مین گنوائے اور استعداد کمال کو طلب مین اور ازروے نفس اور متابعت شہوتکے مین ضایع کیا وہ
بیچ دوزخکے ہمیشہ رہینگے تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ جہلس دیگی موہنون انکے کو آگ اور وہ
بیچ اُسکے تیوری چڑہائے ہین یا مارے جلن کے موہنون پر اپنائے ہین ابو سعید خدری نے کہا کہ تفسیر مین اس آیت کے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہلس دیگی کافرون کے مونہہ آگ نیچے کہ ہونٹھ انکے ناف تک لٹکنگے اور اوپر کے ہونٹھ
چہرہ جاوینگے بیچ موضع مین ہے کہ مسافت دونون لب مین چالیس گز کی ہوگی پس اللہ تعالی فرماویگا انکو اَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي
تُتْلَى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ کیا نہ ہین آیتین میری یعنے قرآن کہ دنیا مین پڑہے جاتے تہین اوپر تمہارے پس تہے
تم انکو جہٹلاتے تو کہ لائق اس عذاب کے ہوئے قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ کہینگے ای پروردگار
ہمارے غالب آئی اوپر ہمارے بدبختی ہماری جو لوح محفوظ مین لکہی تہی ہمارے حق مین یا غالب ہوے گناہ ہمارے کہ موجب
بدبختی ہمارے کی ہین اور ہوے ہم قوم گمراہ طریقہ حق سے رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ اے
پروردگار ہمارے نکال ہمکو آتش دوزخ سے کہ تدارک اپنا کرین ہم پس اگر پہر کرین ہم کفر اور تکذیب پس تحقیق ہم ظالم ہین اوپر
اپنے کے سمجہہ لیجیے کہ آخر کلام دوزخیونکا یہی ہوگا قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ فرماویگا اللہ تعالی دور ہو
بیچ دوزخکے اور نہ کلام کرو مجہہ سے نکلنے کا نہ عذاب ٹلنے کا کہ تمکو نکالونگا نہ تمسے عذاب ٹالونگا إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِنْ عِبَادِي
يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ تحقیق تہا ایک فرقہ بندون میرے سے یعنے درویش صحابہ جیسے عمار
اور بلال اور خباب اور مانند انکے رضی اللہ عنہم کہ ہمیشہ کہتے تہے اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم ساتہہ تیرے
پس بخش ہمکو اور رحمت کر ہمکو اور تو بہتر رحم کرنے والونکا ہے فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّى أَنْسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنْتُمْ
مِنْهُمْ تَضْحَكُونَ پس پکڑا تہا تمنے انکو مسخرا یعنے ان درویشون سے تم ٹہٹہا کرتے تہے یہانتک کہ بہلادی تمکو انہون نے
یاد میری یعنے انسے تم اسقدر ٹہٹہے بازی مین مشغول ہوے کہ مجہکو بہی بہول گئے اور تہے تم انسے ہنستے ازروے تکبر
اور تعظیم اپنے کے اور حقارت اور ذلت انکے کے إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ
تحقیق مین نے جزا دی انکو آج بسبب اسکے کہ صبر کرتے تہے وہ اوپر ایذا اور ٹہٹہے تمہارے کے یہہ کہ وہ ہین مراد پانیوالے
جزا لے صبر انکے کی یہی ہے پس دیکہو کہ پہنچے اپنے ہین مقصود اور مراد کو وہ قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ
سِنِينَ فرماویگا حق تعالے یا فرشتہ ساتہہ حکم اسکے کے کافرون کو کہ کتنا رہے ہو تم بیچ زمین کے کتنے برسون کے
کافر بسبب غفلت کے جانتے ہین کہ ہم ہمیشہ دنیا مین رہینگے سو انسے بطریق عذاب پوچہا جاویگا کہ کتنے برس دنیا مین
تم زندہ رہے زمین پر اور مردہ رہے قبر مین قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ کہینگے رہے
تہے ہم ایکدن یا ٹکڑا دن کا پس پوچہہ لے گننے والون سے شمار زندگانی ہمارے کا یعنے فرشتون سے کہ ہمارے
عمرون اور دمون پر نگہبان تہے سمجہہ لیجیے کہ مدت زندگی کی دہشت سے آتش دوزخ کی بہول جاوینگے یا دنیا کا

رہنا خلود دوزخ کے آگے بہت کم معلوم ہوگا قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فرماویگا اللہ تعالی نہیں رہے
تھے تم مگر تھوڑے بہ نسبت ایام آخرت اگر ہوتے تم جانتے کہ تمام دنیا بمقابل آخرت کے اندک ہے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ
عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ کیا پس گمان کیا تمنے غلبہ غفلت سے یہہ کہ پیدا کیا ہے ہمنے تمکو بے فائدہ
اور کھیل یا واسطے کھیل کے اور گمان کیا تمنے یہہ کہ تم طرف ہمارے نہ پھر آئے جاؤگے واسطے جزائے اعمال کے یعنے تمکو عبث
نہیں بنایا بلکہ واسطے عبادت کے بنایا ہے اور جزا دینا تمہارے کاموں پر مقرر ٹھہرایا ہے لطائف قشیری مین ہے
کہ عبث مشغول ہونا ہے ساتھ اُس چیز کے جو حق سے باز رکھے اور اللہ نے ہمکو اسواسطے نہیں پیدا کیا اور ساتھ اسکے امر
نہیں فرمایا شیخ ابوبکر واسطی نے ایکدن یہہ آیت پڑھہ کہا کہ حق نے خلق کو عبث نہیں پیدا کیا بلکہ چاہا کہ ہستی اُسکی
آشکار ہو اور مصنوعات سے طرف صفات کمالیہ اسکے کے راہ پاوین اور بعضون نے یہہ معنے کہی ہین کہ تمکو واسطے کھیل کے
نہیں پیدا کیا مین نے بلکہ واسطے ظہور نور محمدی کے پیدا کیا ہے کیونکہ ازل مین مقید کیا تھا کہ وہ گوہر پاک صدف خاک سے
ظاہر ہو پس وہ اصل ہے اور تم سب فرع بیت نتہ ہے وہ انسان خیل اسکے ہین سب اصل وہ ہی اور طفیل اسکے
ہین سب بیت الحق کہ وہ اگر نہوتا نہ عدم سے کوئی آتا بوجود ہوتے وحدت سے نہ کثرت کے نمود بحر الحقائق مین ہے
کہ تمکو اسواسطے پیدا کیا ہے کہ اوپر میرے سود کرو نہ اسواسطے کہ مین اوپر تمہارے سود کرون بعضون نے کہا ہے کہ فرشتون
کو اسواسطے پیدا کیا کہ مظہر قدرت ہون اور آدمیون کو اسواسطے وجود دیا کہ مخزن جوہر محبت ہون بعضے کتب سماوی
مین ہے کہ اے بنی آدم سب اشیا کو واسطے تمہارے پیدا کیا ہے مین نے اور تمکو واسطے اپنے سبحان اللہ یہان سے
شرافت بشر کے دیکھہ لو کہ سب ظہور کنت کنزا مخفیا ہے بیت فی الحقیقت مین یہہ سر تا پا ہے نور کو بصورت
نور سے ہی ودر دور اسکے باعث ہے ظہور دو جہان ہے اسی سے غلغلہ یہان اور وہان گنج مخفی کا ظہور اس سے ہوا
آشکار اسر نور اس سے ہوا رافت انسان ہے عجب در نفیس بارگاہ قدس حق کا ہی جلیس جب تلک شیطان
کے تابع نہین اور کلام نفس کا سامع نہین شہوت وحرص وہوا سے ہے بچا جو شرافت یہہ رکھے سب سے بچا
اور جب ابلیس کے تابع ہوا دولت دنیا کا پھر طامع ہوا بارگاہ قدس سے ہے دور دور تحی شرافت نے کرامت نے ہی نور
بیت پاک ہے اللہ سلطان جہان پانیگا ناپاک کیونکر بار وہان فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ پس بہت بلند اور
برتر ہے اللہ عبث پیدا کرنے سے اور اُس چیز سے کہ نہ لائق اسکے ہی بادشاہ حق لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ
نہیں کوئی معبود مستحق عبادت کے مگر وہ پروردگار عرش کرامت والیکا کہ وہان برکات اور خیرات اترتے ہین یا پروردگار
کریم وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اور جو کوئی عبادت کرے ساتھہ خدا کے برحق
خدا اور کے کہ نہیں دلیل اسکے پاس ساتھہ عبادت اسکے کے پس سوا اسکے نہیں کہ حساب عمل اسکا اور جزائے کردار اسکے
نزدیک پروردگار اسکے کے ہے موافق کاموں کے سزا دیگا اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ تحقیق نہین فلاح پانے کافر

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ اور کہہ اے پروردگار میرے بخش اور رحم کر مومنوں پر اور تو بہتر رحم کرنیوالوں کا ہے حدیث میں ہے کہ اول سورۂ قد افلح کا اور آخر اسکا ایک گنج ہی گنجہاے عرش خدا سے سمجھ لیجئے کہ مطلع اس سورت کا مشتمل اثبات افلاح مومنان ہے اور مقطع متضمن نفی فلاح کافران اور خاتمہ اسکا کہ باب حسن انتہا سے ہی عجب معظمات دعا سے ہی اور یہہ دعا بڑی جامع اور کامل ہی کہ تعمیم بحذف ہر دو مفعول اسمین تمام اشخاص کو شامل ہی پس چاہیئے ہر مومن کو کہ یہہ دعا پڑہا کرے اور جناب ارحم الراحمین مین اپنا عرض حصول مطلب کیا کرے **بیت** ہم گنہگار ہونگا کوئی دین و دنیا مین نہین بخش اور کر رحم یارب انت خیر الراحمین سورۂ نور مدنی ہی چونسٹھہ اٰیتین ہین ایک ہزار تین سو سولہ کلمے ہین پانچ ہزار چھہ سو اسی حرف ہین فواصل اسکی لم ربت ہین اور تطبیق اسکی ساتھہ سورت مومن کے یہہ ہی کہ آغاز مین اسکے ذکر مثوبت اہل فلاح تھا ابتدا مین اسکے مذکور عقوبت اہل جناح ہوا

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ یہہ سورت ہی کہ عالم قدس سے اتارا ہی ہمنے اسکو بواسطہ جبرئیل اور فرض کئے ہین ہمنے ہمنے احکام جو اس مین ہین اور اتارے ہین ہمنے اسکی آیتین بیان کرنیوالے حدود اور احکام کو تو کہ تم نصیحت پکڑو اور حرام سے بچو اور ان حکموں مین سے یہہ ہے اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ جو زنا کرنیوالے اور زنا کرنیوالا غیر محصن ہوں پس مارو اے اماموں اور حاکموں ہر ایک کو ان دونوں مین سے سو درّے کہ پوست کو درد پہنچاوین اور گوشت کو نہ اور آوین اور چاہیئے کہ تازیانین متفرق اعضا پر لگاوینہ ایک عضو پر تو کہ توالی ضربات سے عضو مجروح ہو اور سر مین نہ مارو تا ہلاک ہو جاوے اور منہہ کو بچاؤ کہ شکل نہ بدل جائے سمجھ لیجئے کہ یہہ حکم خاص ہے غیر محصن کے حق مین اور حد محصن کے رجم ہی اور شرح طحاوی مین ہے کہ شرط احصان کی حریت ہی اور بلوغ اور عقل اور اسلام اور تزوج ساتھہ دخول کے اور کنز مین ہے کہ دو وصف احصان پر ہوں اسوقت تک کہ زنا صادر ہوا تو رجم ہی والا درّے ہین اور عبد کے حق مین پچاس درّے ہین اور امام شافعی کے نزدیک باوجود درون کے ایکسال وطن سے نکال دینا ہی چنانچہ حدیث مین مایۃ جلدہ اور تغریب عام واقع ہی اور صاحب کشاف نے کہا ہی کہ تغریب عام نزدیک امام اعظم کے ساتھہ اسی آیت کے منسوخ ہی اور مسائل اسکی کتب فقہیہ مین بتفصیل مذکور ہین وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور نہ پکڑے تمکو بیچ حق ان دونوں زنا کرنیوالوں کے مہربانی بیچ دین اللہ کے یعنے انکو مہربانی سے مت بخش دو اور حد لینے مین اور درّے لگانے مین سستی مت کرو اگر ہو تم ایمان لائے ساتھہ اللہ کے اور دن قیامت کے نہ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور چاہیئے کہ حاضر ہو عذاب کرنے پر ان دونوں کے ایک جماعت مسلمانوں سے تو کہ تشہیر انکی ہو اور فضیحتی انکی اور وں کو ایسے کاموں سے بچاوے اور چاہیئے حاکم کو کہ حد سید ان مین لیجا کر لگاوے

تا سب لوگون کو خوب نظر آوے اور ہر ایک خوف کھاوے اور آدمی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک چار سے
کہ تعداد شہود زنا مین کم ہو اور اورون کے نزدیک بھی کفایت ہے اور دس تک بھی کہا ہے واللہ اعلم بحر مواج مین ہے
کہ مدینہ مین بعضے عورتین بدکار تہین لیکن مالدار تہین اصحاب صفہ نے چاہا کہ انسے نکاح کر لین کہ ہم آرام تمام سے طعام
کھاوین اور انکو زنا سے بچاوین حق تعالی نے واسطے اسکے کہ نقد اسلام پر بٹہ نہ لگے اور مسلمان بدنام نہوں یہہ
آیت نازل کی کہ اَلزَّانِي لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً بدکار مرد نہین بیاہتا مگر بدکار عورت کو یا بت پوجنے والے
کو وَالزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ اور عورت بدکار کو نہین بیاہ لیتا اسکو مگر مرد بدکار یا بت
پوجنے والا کیونکہ جنسیت موجب الفت کے اور مشاکلت سبب محبت کے ہوتی ہے بسبب ہر ایک نے اپنے
طبع کے لائق مکان لیا بلبل نے باغ زاغ نے صحرا کو خوش کیا وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اور حرام
کیا گیا ہے یہہ بیاہ کرنا بدکار عورت کا اور بت پرست سے اوپر مسلمانون کے بحر مواج مین ہے کہ بعضے مفسرین نے
اوکو دونون جگہہ بمعنے واو کہا ہے اور تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ الزانی والمشرک ما ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ و
الزانیۃ لا ینکحہا الا زان او مشرک اور بیاہ بدکار عورت سے منع اسواسطے ہے کہ غیر کفو ہے اور مشرکہ سے اس جہت سے
کہ خلاف دین ہے پس مرد بدکار عورت پارسا کو نہ بیاہ لاوے اور نیک مرد زن بدکار نکرے دو جہت سے ایک تو عدم
کفارت کہ مذکور ہوا دوسرا ایک کی صحبت سے دوسرا نکر تجاوے اور ایک قول ہے کہ یہہ حکم اول اسلام مین تہا
پھر ساتھہ آیۃ وانکحوا الایامی کے منسوخ ہو گیا اب اگر مرد بدکار عورت پارسا کو نکاح مین لاوے تو درست ہے مگر
مرد پارسا کو عورت بدکار نہین روا جب تک کہ بدکاری کرتی رہے اور اگر توبہ کرے تو درست ہے وَالَّذِينَ
يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ اور جو لوگ کہ تہمت زنا کی دیتے ہین عورتون پاک دامنون کو اور مرد بھی اسمین داخل ہین
اور پاک دامن یہان وہ ہے جسمین یہہ پانچ صفتین ہون حریت اور بلوغ اور عقل اور اسلام اور پارسائی کہ زنا سے
بچتا ہے ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ پھر نہین لاتے چار شاہد کہ مرد آزاد بالغ مسلمان ہون واسطے
ثابت کرنے اس تہمت کے جو انپر زنا کی کی ہے فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً پس مارو انکو اسی درے
وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا اور مت قبول کرو ان تہمت کرنیوالون کے کہ شاہد نہ لائے اور درے کہائے شاہدی
کسی حکم مین کبھی دم مرگ تک یا بوقت توبہ تک وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ
وَأَصْلَحُوا اور یہہ لوگ تہمت کرنیوالے وہ ہین فاسق مگر جنہون نے توبہ کی پیچھے اس تہمت اور گالی کے اور پھر کسیکو
نہ تہمت لگائے نہ گالی دیئے اور سنوارا نیت اپنے کو مسلمانون کو تہمت نہ لگاتے ہین اور اپنے سے نام فسق کا
اٹھانے مین لیکن شاہدی انکی مقبول نہین امام اعظم اور امام مالک کے مذہب مین ہمیشہ اور امام شافعی اور امام احمد حنبل
کے نزدیک شاہدی انکی مقبول ہوگی اور فسق انکا دور ہوگا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ پس تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا

گناہ بندون کے حق مہربان ہے اوپر توبہ کرنیوالون کے سمجھ لیجئے کہ جو شخص تہمت زنا کی لگادے محصن کو اور نہ
لاوے اُسکے خدا سے ڈرے ہین جو مذکور ہوے اور جو غیر محصن کو تہمت زنا کی لگادے اور یہہ گالی دے اور گالی بغیر
زنا کے وے اُسکی حد نہین تعزیر ہے لکھا ہے کہ بعد نزول اس آیت کے عاصم بن عدی رض نے عرض کیا یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم شاہد کہ ہم مین سے کوئی مرد بیگانہ کو اپنی عورت پاس دیکھے پھر وہ شاہدون کو جمع کرنے مین لگے اور
وہ شخص اپنا کام کر کے جلد جاوے اور جو بن شاہد کے یہہ بات کہے تو اُسی درے لگین اور فاسق اور مردود
الشہادت ٹھہرے یہہ بات کیونکر ہو آپ نے فرمایا اے عاصم حکم اللہ یہی ہے عاصم مجلس شریف سے اُٹھ کر باہر نکلے
عویمر بھائی پیچھے زاد اُنکا ملا کہنے لگا کہ اے عاصم شریک بن سحما کو شکم پر اپنے زن خولہ کے دیکھا مین نے عاصم نے
کہا واویلاہ وہ بلا آئی جسسے ڈرتے تھے ہم پھر حضرت سے جا کر عرض کیا حضرت نے خولہ کو بلا کر پوچھا اُسنے انکار کیا
یہہ آیت لعان کی نازل ہوئی کہ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ
فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ اور جو لوگ کہ تہمت لگاتے ہین زنا کی جورون اپنے کو اور
نہین ہین واسطے اُنکے شاہد مگر جانین اُنکے پس واجب ہے گواہی دینا ایک کا اُنمین سے چار بار گواہیان
ساتھ قسم اللہ کے یہہ کہ وہ شخص یعنے شوہر البتہ سچون سے ہے اسبات مین کہ نسبت زنا کی اپنے جورو کو کرتا ہے
اور ہر گواہی قسم کھا کر دینا قائم مقام ایک شاہد کی ہے وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اور پانچوین
بار گواہی دینا یہہ کہ لعنت خدا کی ہے اوپر اُسکے اگر ہو جھوٹون سے اس تہمت لگانے مین سمجھ لیجئے کہ لعان
مرد کی اسطرح ہے کہ چار بار قسم کھا کر کہے کہ مین سچا ہون جو اس زن کو نسبت زنا کی کرتا ہون اور پانچوین بار کہے
کہ لعنت اللہ کی ہو مجھ پر جو مین جھوٹا ہون اسبات کہنے مین اور ہر بار اشارہ طرف اُس زن کے کرے اور حکم
اسکا یہہ ہے کہ حد تہمت زنا کی کہ اسی تازیانے ہین مرد سے ساقط ہو جاتی ہے اور واجب ہوتی ہے عورت
پر لعان اور اگر عورت نکرے لعان تو قید کی جاوے یہان تک کہ لعان کہے یا سچا کرے اپنے شوہر کو پھر اگر سچا
کیا تو حد زنا لازم آویگی اور لعان عورت کی یہہ ہے کہ فرماتا ہے وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ
بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ اور دفع کرتا ہے اُس عورت سے عذاب کو قید اور حد کی یہہ کہ گواہی دیوے چار گواہیان
ساتھ قسم خدا کے یہہ کہ شوہر میرا جھوٹون سے ہے اسبات مین کہ مجھے تہمت لگاتا ہے وَالْخَامِسَةَ اَنَّ
غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ اور پانچوین بار گواہی دے یہہ کہ غضب خدا کا ہے اوپر اس عورت کے
اگر ہو یہہ شخص سچون سے اس تہمت لگانے مین زنا کے لکھا ہے کہ بعد نماز عصر کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عویمر اور خولہ کو
بلا کر پوچھا دونون نے اسطرح لعان کیا اور وقت کہنے لعنت اور غضب کے آپ آمین کہتے تھے اور اہل مجلس آپکی
موافقت کرتے تھے اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ یہہ قصہ عویمر کا نہین ہے بلکہ ابن امیہ کا ہے واللہ اعلم

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ اور اگر ہوتا فضل اللہ کا اوپر تمھارے اور رحمت اسکی
اور یہہ کہ اللہ توبہ قبول کرنیوالا ہے حکم کرنیوالا حدونکا اوپر تمھارے البتہ فضیحت کرتا تم کو اور جھوٹے کو برے
عذاب مین مبتلا کرتا یا اگر نہ فضل خدا کا ہوتا اور رحمت اسکی ساتھہ تاخیر عذاب تمھارے لیے البتہ ہلاک ہوجاتے تم
یا اگر نہ فضل فرماتا ہے اللہ تعالی ساتھہ مقرر کرنے حدون کے اور منع کرنے یہہ فعلون کے البتہ نسل تمھاری منقطع ہوجاتی اور لوگ
آپسمین ایک دوسرے کو ہلاک کرتے یا اگر نہ بخشش کرتا حق تعالی اوپر تمھارے ساتھہ قبول توبہ کے البتہ صحراے ناامیدی
مین سرگردان پھرتے پس تمکو توفیق توبہ عنایت کر کر مقام امید مین پہنچایا **بیت** نہ توفیق اپنی گر ہوتی رفیق
افضال رحمان سے نہ توبہ کرنے کی پاتے رہائی دشت حرمان سے لکھا ہے کہ پانچوین سال ہجرت سے غزوہ مریسع کو حضرت
چلے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ساتھہ تھین ایک مقام پر قضاے حاجت کو گئین ہار انکا گم گیا اسکو وہان ڈھونڈھنے
لگین اسمین دیر ہوگئی لشکر کا کوچ ہوگیا خادمون نے جانا کہ آپ کجاوے مین بیٹھے ہین اونٹ کو لے گئے جب انھون نے
آکر منزل خالی دیکھی وہین بیٹھہ گئین صفوان بن معطل حضرت کے حکم سے سب لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا اسنے آکر
اپنے اونٹ پر آپ کو سوار کر کر دوسرے دن لشکر ظفر پیکر مین پہنچا دیا ابن ابی نے جو انکو ساتھ صفوان پر دیکھا نالائق باتین
کرنے لگا مدینہ منورہ مین پہنچ کر یہہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی اور ام المومنین بیمار ہوگئین تھین کچھہ انکو
اس بات کی خبر نتھی لیکن حضرت کی کم التفاتی دیکھکر اجازت لیکر اپنے باپ کے گھر آئین وہان اس ماجرے سے آگاہ
ہوئین دن رات روتی تھین مرض اور زیادہ ہوگیا حضرت نے اور ازواج اور اصحاب سے احوال انکا پوچھا سب نے
طہارت پر انکے گواہی دی پھر حضرت گھر مین ابوبکر صدیق رض کے تشریف لائے عائشہ رضی اللہ عنہا کو گریان اور نالان
دیکھکر کہا کہ اے عائشہ اگر گناہ ہوا تو توبہ کر اور اللہ سے بخشش مانگ انھون نے کہا کہ دشمنون نے یہہ بات اوڑائی
ہے اور مین جو کچھہ نہین کہونگی کوئی باور نہین کریگا پس مین وہی کہتی ہون جو پدر یوسف نے کہا تھا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
اسیدم اثر وحی کا حضرت پر ظاہر ہوا اور یہہ آیتین طہارت عائشہ مین نازل ہوئین اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْاِفْكِ
عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ تحقیق جو لوگ کہ لائے ہین طوفان بیچ شان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی جماعت ہین
تم مین سے سمجھہ لیجئے کہ وہ پانچ شخص تھے عبداللہ بن ابی اور زید بن رفاعہ اور حسان بن ثابت شاعر اور مسطح
بن اثاثہ پسر خالہ حضرت صدیق رض اور حمنہ بنت جحش خواہر ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا مت گمان کرو تم
لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ مت گمان کرو اس جھوٹ کو برا واسطے اپنے مخاطب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین
عائشہ رض اور صفوان مین بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ بلکہ وہ بہتر ہے واسطے تمھارے اسواسطے کہ ثواب عظیم پایا اور پاک
دامنی مین تمھارے آیتین اترین اور کرامت اور تعظیم تمھاری سب پر ظاہر ہوئی اور وعید شدید طوفان اٹھانیوالونکے
حق مین آئی لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ واسطے ہر شخص کے ہے انمین سے جزا اسکی کہ کمایا ہے

کن سے موافق اسکے سمجھ لیجیے کہ بعضے ہنستے تھے بعضے نالائق باتین کہنے لگے بعضے چپ تھے اور منع نہین کرتے
تھے وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور جو شخص کہ متولی ہوا ہے بڑی بات کا اس جماعت مین سے
مراد اس سے ابن ابی ہے لعنہ اللہ واسطے اسکے ہے عذاب بڑا آخرت مین یا دنیا مین کہ حد قذف کہاے یا آخر عمر
مین جاتی رہے اسکی بینائی یا ہاتھون نے اسکے بیماری شل کی پائی لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ
بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا کیون نہ جسوقت سنا تمنے اسبات کو گمان کیا مسلمان مردون نے اور مسلمان عورتون نے
ساتھ ہم دینون اپنے کے اچھا جیسے اپنے جانون پر گمان کرتے ہین سمجھ لیجیے کہ عدول خطاب سے طرف غیبت کے
اور مضمر سے طرف مظہر کے مبالغہ ہے توبیخ مین اور آگاہ کرتا ہے کہ ایمان مقتضی گمان نیک ہے ساتھ مومنون کے یعنے
چاہیے تھا کہ مسلمان سنکر یہہ طوفان نیک کرتے گمان عائشہ اور صفوان پر وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُبِينٌ اور کہتے
یہہ طوفان ہے ظاہر حق تعالی ازواج پیغمبرون کو ایسے کامون سے بچاتا ہے بسبب تعظیم اور تکریم انکے کے لَوْلَا
جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ کیون نہ لائے اوپر اسبات کے چار شاہد کہ شاہدی بھرتے فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ
فَأُولَٰئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ پس جسوقت نہ لائے شاہدون کو پس یہہ لوگ نزدیک اللہ کے وہی ہین
جھوٹے ظاہر اور باطن مین کیونکہ اگر گواہ لاتے ظاہر مین سچے ہو جاتے لیکن باطن مین جھوٹے رہتے اسواسطے کہ ایسا
فعل ازواج انبیا سے ممتنع ہے اور اب جو شاہد نہین لائے ظاہر مین بھی جھوٹے رہے وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمھارے اور مہربانی
اسکی بیچ دنیا اور آخرت کے ساتھ توفیق توبہ اور مغفرت کے البتہ لگتا تمکو بیچ اس چیز کے کہ شروع کیا تھا تمنے بیچ
اسکے جھوٹ اوپر صدیقہ رضی اللہ عنہا کے عذاب بڑا قذف اور ملامت مردم اسکی سامھنے جھوٹے ہونے اور
تمکو وہ عذاب پہنچتا إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ جسوقت لیتے تھے
اسبات کو ساتھ زبانون اپنے کے اور کہتے تھے تم ساتھ موہنون اپنے کے وہ چیز کہ نہین واسطے تمھارے ساتھ اسکے
علم یعنے جہل سے کہتے تھے وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ اور گمان کرتے ہو تم اس چیز کو کہ کہی ہے آسان
اور سہل کہ اسکے سبب کچھ عقوبت نہوگی اور حال یہہ ہے کہ وہ بات نزدیک اللہ تعالے کے بری ہے اور عذاب
بہت مترتب اسپر ہوتے ہے کیونکہ الحاق عار اہل بیت نبوت پر ہے اور تکذیب قرآن کی اور استخفاف منصب رسالت پر
لکھا ہے کہ ام ایوب زوجہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہا نے ابو ایوب انصاری سے کہا کہ سنی ہے تو نے جو بات
عائشہ رضی اللہ عنہا کے حق مین کہتے ہین اسنے کہا کہ سنی ہے مین نے وہ جھوٹ ہے کیونکہ یہ جو نسبت پیغمبر سے رکھتی
ہے وہ ایسا کام کب کریگی یہہ بہتان عظیم ہے حقتعالی نے فرمایا وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَٰذَا اور کیون نہ جسوقت
سنا تمنے اسبات کو کہا مثل ابو ایوب انصاری کے تم نے نہین لائق ہمکو یہہ کہ بولین ہم یہہ بات سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ پاک ہے

نصف

اللہ اس سے کہ حرم محترم پیغمبر میں خلل ڈالے یہہ بہتان ہے برا باندھا ہوا منافقوں کا يَعِظُكُمُ اللهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ نصیحت کرتا ہے تمکو اللہ اس سے کہ پھر کرو تم ایسا کام کبھی تا دم مرگ اگر ہو تم ایمان والے کیونکہ
ایمان مانع طعن ہر مسلمان کا ہے خصوصًا طعن امہات مومنات کہ عصمت انکی خصلت ہے اور طہارت طینت
بیت وہ پاک دامنان ہیں کہ دامن جو انکا پائین محراب سجدہ نماز کی اسکے ملک بنائیں وَيُبَيِّنُ اللهُ
لَكُمُ الْاٰيٰتِ اور بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے آیتیں کہ دلالت کرتی ہیں اوپر نیک آداب کے تاکہ نصیحت پکڑو
اور راہ ادب پکڑو وَاللهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے پاک دامنی عائشہ صدیقہ کے حکم کرنیوالا ہے ساتھ
عصمت اور طہارت اسکے کہ بیت نبوت خطا سے دامن صاف اسکا پاک ہے گرد اسکی بھی نہ گرد کا ڈر ہے
نہ پاک ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تحقیق
وہ لوگ کہ دوست رکھتے ہیں یہہ کہ پھیلے بیحیائی بیچ ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں واسطے انکے عذاب دردناک
ہے بیچ دنیا کے ساتھ حد قذف اور بدنامی کے اور بیچ آخرت کے ساتھ آتش دوزخ کے وَاللهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
اور اللہ جانتا ہے غرض انکی اور تم نہیں جانتے ہو وَلَوْلَا فَضْلُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ
اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے اوپر توفیق توبہ کے اور رحمت اسکی اور یہہ کہ اللہ تعالی شفقت کرنیوالا مہربان ہے
البتہ عذاب کلی پہنچتا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت
پیروی کرو قدموں شیطان کے یعنے راہوں اسکے کے معصیت میں وسوسوں اسکے کی بدگمانی عائشہ صدیقہ میں
وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ اور جو کوئی پیروی کرے قدموں شیطان کی پس
تحقیق وہ شیطان حکم کرتا ہے ساتھ بیحیائیوں کے اور نامعقول کے وَلَوْلَا فَضْلُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى
مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے ساتھ توفیق توبہ کے یا تعین
حد کے کہ کفارت گناہ ہے اور رحمت اسکی ساتھ پاکی تمہارے کے نہ پاک ہوتا تم میں سے کوئی کبھی قیامت تک
پلیدی سے اس عیب جوئی اور بدگوئی کے اور لیکن اللہ تعالی پاک کرتا ہے ساتھ قبول توبہ کے جسے چاہے وَاللهُ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا ہے باتیں لوگوں کے جاننے والا ہے نیتیں انکی لکھا ہے کہ امیر المومنین
ابوبکر رض نے قسم کھائی تھی کہ مسطح پسر خالہ اپنے سے کہ ایک طوفان اٹھانیوالوں میں وہ بھی تھا سلوک نہ کرونگا حق
تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ
اور نہ قسم کھاویں صاحب بزرگی کے دین میں تم میں سے اور صاحب کشایش مال کے مراد اس سے ابوبکر رض ہیں یعنے
ایسے لوگ چاہیئے کہ نہ قسم کھاویں یہہ کہ نہ دیں قرابت والوں کو اور فقیروں کو اور وطن چھوڑنے والوں کو بیچ راہ خدا کے اور مسطح
قرابت والا بھی ہے اور مسکین اور مہاجر بھی ہے وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اور چاہیئے کہ معاف کریں خطا انکی اور درگذریں

بدلا لینے سے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ کیا نہیں دوست رکھتے تم یہہ کہ بخش دے تمکو پس تم بھی اوروں کو
بخشو وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے باوجود اسکے کہ قادر ہے بدلا لینے پر مہربان ہے گنہگاروں پر تم بھی اسکی سی
باتیں سیکھو اور متخلق ساتھ اخلاق اسکے کے ہو سمجھ لیجئے کہ علما نے اس آیت سے فضل صدیق پر استدلال کیا ہے اور
کہا ہے وبہ یحتج ان الفضل المطلق لہ بیت اولو الفضل ذو الفضل جسکو کہیے بزرگی میں کیا اسکے پھر شک رہے
نہیں منکر انکا مگر بے بصر کہ اسکو نہیں آتی آیت نظر دل اسکا سیہ اور درون تیرہ ہے نہیں دین سے کام اسکو کون
کیرہ ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تحقیق وہ لوگ کہ تہمت لگاتے ہیں پاک
دامنوں بیخبر ایمان والیوں کو لعنت کئے گئے وہ بیچ دنیا اور آخرت کے بیت نہ یہاں انکا باقی رہا نیک نام نہ وہاں
رحمت حق کا پاوینگے جام بد بنیاد وہ ملعون و مردود ہیں یعنی وہ مبغوض و مطرود ہیں سمجھ لیجئے کہ مراد اس سے ازواج
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہیں یا خاص حضرت عائشہ ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مہاجرات کے شائعین سے اور بعضوں
نے عام کہا ہے ہر تقدیر جو ایسے پاک دامنوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ ملعون دوسرا یہ ہیں وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور واسطے
انکے عذاب ہے بڑا کہ انسے گناہ بڑا ہوا اور وہ عذاب ہوگا يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
اسدن کہ گواہی دیوینگے اوپر انکے زبانیں انکی ساتھ بہتان اٹھانیکے اور ہاتھ انکے اور پانوں انکے ساتھ اس چیز کے کہ
تھے کرتے گناہوں اور خطاؤں سے يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ اسدن کہ پوری دیگا
انکو خدا جزا انکی حقیقی اور جان لینگے اسدن یہہ کہ اللہ وہی ہے حق کرنیوالا بیان اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ
لِلْخَبِيْثٰتِ باتیں نالائق اور ناپاک واسطے ناپاک لوگوں کے ہیں کہ وہ آپ پلید ہیں پلید باتیں کرتے ہیں اور ناپاک
لوگ واسطے ناپاک باتوں کے ہیں کہ خود خبیث ہیں خبیث کلام کرتے ہیں وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ
لِلطَّيِّبٰتِ اور پاکیزہ باتیں واسطے پاکیزہ لوگوں کے ہیں اور پاکیزہ باتوں کے ہیں کہ وہ آپ اچھے ہیں اچھا کلام کرتے ہیں
بیت پانی ہو تو پانی اور مے ہو تو مے نکلے وہی جام سے کہ جو اسمیں ہے دوسری معنی اس آیۃ کی یہہ ہیں کہ
عورتیں خبیث واسطے خبیث مردوں کے ہیں کہ وہ انکی طرف رغبت کرتے ہیں اور مرد خبیث واسطے عورتوں خبیث کے
ہیں کہ وہ انکے جانب مائل ہیں اور پاک دامنی بیبیاں واسطے پاکیزہ مردوں کے ہیں اور پاکیزہ مرد واسطے پاکدامنوں
بی بیوں کے ہیں کہ انکے مناسبت طبیعت کے انہیں سے ہے اور انکی مشابہت انہیں سے ہے بیت آپ جیسا ہو ویسی ہی
ویسا ہی رافت چاہیے پاک پاکوں کو خبیثوں کو خباثت چاہیے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ حرم محترم پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
ہیں کہ پاکتر تمام موجودات کے ہیں بی بی پاکیزہ مثل عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چاہیے کیونکہ جنسیت سبب الفت اور صحبت
ہے بیت جو ہے سچا اسکو سچوں سے ہے میل اور جھوٹے کرتے ہیں جھوٹوں سے کھیل نہ طیبین کے واسطے ہیں طیبات
نص قرآنی سے ثابت ہے یہہ بات للخبیثین ہیں خبیثات ایسے ہے مرد بد کے واسطے زن ہے بری اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ

مِمَّا يَقُولُونَ یہہ لوگ پاک ہین اوس سے بری ہیں یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اور صفوان
رضی اللہ عنہ اُس چیز سے کہ کہتے ہین بہتان اٹھانیوالے منصب نبوت عالی تر ہے اس سے کہ دامن عصمت زوجہ
طاہرہ اسکا کرولیسے تہمت کے سے آلودہ ہوا اور صفوان بھی مرد پاک اور اولیا صحابہ سے ہے ہرگز لائق اس تہمت
کے نہین لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ واسطے اُنکے مغفرت ہے اللہ سے اور روزی نیک بے رنج اور بہت یا رزق کریم نعیم
بہشت ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ اے لوگو جو ایمان لاتے ہو خدا اور رسول
پر مت داخل ہو گھرونمین سوا گھرون اپنے کے کہ جہان رہتے ہو یعنے بیگانے گھرونمین مت جاؤ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا
وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا یہانتک کہ اذن لے لو اور سلام بھیجو اوپر رہنے والون اُسکے لکھا ہے کہ ایک زن
انصاریہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا کہ مین اپنے گھر مین ننگی کھلے بیٹھی رہتی ہون نہین چاہتے
کہ کوئی مجھے اسحال مین دیکھے ناگہان کوئی قرابت والا سیر آن نکلتا ہے اور اسی حالت مین دیکھہ لیتا ہے یہہ
آیت اسپراُن کی نازل ہوئی کہ بے اجازت کسی کے گھر مین نجاؤ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ یہہ خبر گری
اور اجازت چاہنی بہتر ہے تمھاری اس سے کہ بے اجازت چلے جاؤ اور یہہ حکم کیا ہے ہمنے تو کہ تم نصیحت پکڑو سمجھہ لیجیے
کہ اپنے گھر مین بھی اگر جاؤ تو کھانس کھنکار کر آواز سنا کر جاؤ تو کہ گھر والیان جو بے تکلف بیٹھے ہین سنبھل جاوین اور
اوڑھنا پہنا جو ہو سو ہو اور لے پہن لین فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ پس اگر نہ پاؤ تم
بیچ گھر غیر کے کسی کو کہ جس سے اجازت لو پس مت داخل ہو اسمین یہانتک کہ اذن دیا جاوے واسطے تمھارے لیے کوئی
پیدا ہو اور اذن دے کیونکہ خالی گھر مین بے اجازت جانا محل تہمت سرقہ ہے وَإِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا
اور اگر کہا جاوے واسطے تمھارے بعد اذن مانگنے کے کہ پھر جاؤ پس پھر جاؤ بے توقف اور اسکے دروازے پر دست دو کہ
گھر والے کا ضرر ہے هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ وہ پھر جانا پاکیزہ اور پسندیدہ ہے واسطے تمھارے وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ اور
اللہ ساتھہ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم جاننے والا ہے اور اُسکی جزا دیگا بعد نزول اس آیت کے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم راہ مین شام اور عراق کے تجارت والے جاتے ہین وہان سرائین
اُترنے کے اور مکان اُتارے کی بنے ہین شام کو جا اترتے ہین صبح کو کوچ کر جاتے ہین اُن مقاموں مین کوئی
ساکن نہین کسی سے اجازت چاہیں یہہ آیت اُتری کہ لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ
لَّكُمْ نہین اوپر تمھارے گناہ یہہ کہ داخل ہو تم بے اذن گھرونمین کہ کوئی نہین رہتا انمین بلکہ آتے ہین اور جاتے
ہین جیسے جہان سرائین اور مکان اُتارے کی بیچ اُن گھرونکے دہرا ہے اسباب تمھارا یا فائدہ اور نفع ہے واسطے
تمھارے سردی گرمی مین کہ اُنمین آرام پاتے ہو اور اسباب اور جانور تمھارے محفوظ رہتے ہین وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ
وَمَا تَكْتُمُونَ اور اللہ جانتا ہے جو کچھہ ظاہر کرتے ہو اذن مانگنے مین اور جو کچھ چھپاتے ہو نیتون مین بیچ دخول خانہ کے فساد

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے مسلمان مردون کے
کہ بند کرین آنکھین اپنی دیکھنے نامحرم کے سے کہ نظر سبب فتنہ ہے اور محافظت کرین ستر گاہون اپنے کے حرام سے یا چھپا
دین عورت اپنی ناف سے زانو تک ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ یہہ بند کرنا آنکھ کا اور محافظت کرنی سترگاہ کے پاکیزہ تر اور سود مند تر
ہے واسطے اُنکے دنیا اور دین مین اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہین
وہ نظر اوپر حلال اور حرام کے اور استعمال جوارح ساتھ طاعات اور آثام کے سمجھ لیجئے کہ برا تیر رو بیکٹ شیطان کا
کہ وجود انسان مین ہے آنکھ ہے کیونکہ اور حواس جب تک کہ اُنسے کوئی چیز مس نکرے نہین ادراک کر سکتے اور چشم وہ حاسہ
ہے کہ دور اور نزدیک سے اپنا کام کر لیتی ہے بیت نہین کچھ قرب پر ہے موقوف آہ دور سے دوڑ جا لڑی ہے نگاہ
آفتین لائی ہے بدن پر چشم چشم ہے باعث بلا و خشم نفحات مین شبلی سے منقول ہے کہ چھپاؤ دیدہ سر کو محارم سے اور چشم
دلکو ما سوے اللہ سے بیت چشم نامحرم سو نکو مس نکرے اور دل غیر کی ہوس نکرے وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ
مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا اور کہہ واسطے مسلمان عورتون کے کہ بند کرین آنکھین
اپنی مردون نامحرمون سے اور محافظت کرین سترگاہون اپنے کی بدکاری سے اور نہ ظاہر کرین بناؤ اپنا زیور اور پوشاک
اور رنگون سے مگر جو ظاہر ہو اُسمین سے وقت کار و بار کے جیسے چھلے انگھوٹی سرمہ کاجل مسی پان مہندی بعضون نے
کہا ہے کہ مراد بناؤ سے مواضع اُسکے ہین پس منہہ اور دونون ہاتھ مستثنی ہین وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ
اور چاہیے کہ ڈال لیوین اوڑہنی اپنی اوپر گریبانون اپنے کے یعنے سر پر اوڑھ لین توکہ بال اور بنا گوش اور گردن اور چھاتی چھپی رہے
وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اور نہ ظاہر کرین مواضع بناؤ اپنے کی جیسے سر اور کلائے اور سینہ اور پنڈلی ہے کہ
مقام تعویذ دہگا اور چوڑیون اور کڑون اور بازو بندگا اور چلیون اور چمپاکلی اور دگدگی و ہیکلا اور گڑے اور چھڑی اور پازیب کا ہے مگر
واسطے خاوندون اپنے کے کہ زینت زیب بناؤ ٹھنا و اُنہین کے واسطے ہے اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ یا باپون اپنے
کے اور دادا پردادا بھی حکم رکھتے ہین یا باپون خاوندون اپنے کے کہ وہ بھی حکم باپون کا رکھتے ہین اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ یا بیٹون
اپنے کے اور پوتا پروتا تا آخر یہی حکم رکھتا ہے اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ یا بیٹون خاوندون اپنے کے کہ وہ بھی حکم اپنے بیٹون کا رکھتے
ہین اَوْ اِخْوَانِهِنَّ یا بھائیون اپنے کے اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ یا بیٹون بھائیون اپنے کے کہ حکم بھائیون کا رکھتے ہین اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ
یا بیٹون بہنون اپنے کے اور یہہ وہ جماعت ہے جنسے نکاح روا نہین اور دودھ شریک بھی یہی حکم رکھتے ہین اور چچون اور ماموون کو
ذکر نہ کیا کیونکہ بھائیون کے حکم مین ہین اولے یہی ہے کہ احتیاط یہہ ہے کہ چچا اور ماموون کو بھی بناؤ اپنا نہ دکھاوے کہ
شاید وہ اپنے بیٹون کے آگے تعریف کرین اور سبب فتنہ کا ہو اَوْ نِسَآئِهِنَّ یا بی بیون اہل دین اپنے کے یعنے ان
بھی بناؤ نہ چھپاوین اور بیان اسمین ہے کہ زن یہودیہ اور نصرانیہ اور مجوسیہ اور بت پرست حکم مرد بیگانہ کا رکھتی ہے
زن مسلمہ کو اظہار زینت خفیہ اپنے روا نہین اُسکے آگے کیونکہ حکم دین نے درمیان سے اہل کفر اور اسلام کے رسم آشنائی

کی احتیاط ہے اور بی بیون پاک دامنون کو ملاقات سے عورتون بدکارون کے پرہیز چاہئے اور بعضے کہتے ہین سب
بی بیون کو انسے اجتناب چاہیے اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ یا وہ کہ مالک ہوئین ہاتھ انکے یعنے لونڈیون سے بھی نہ پرہیز
کرین خواہ مومنہ ہون خواہ کافرہ اور باوجودیکہ نسا مین یہہ داخل ہین یہان ذکر کیا توکہ معلوم ہو کہ لونڈی کافرہ سے بھی
پرہیز لازم نہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے غلام اور لونڈی سب ہین اور ایک قول ہے کہ غلام اگر
پارسا ہو تو نظر بی بی پر کرے اور نہین تو نکرے اور احناف مین ہے کہ ابن المہب رح نے کہا کہ مغرور ہو لفظون پر
اوماملکت ایمانہن کے کہ یہہ لونڈیون کے حق مین ہے نہ غلامون کے کہ غلام عورت کا حکم مرد اجنبی کا رکھتا ہے
جائز نہین دیکھنا اسکو طرف بالون کے اور نہ اور عضو کے مواضع زینت اسکے سے اَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي
الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ یا جو ساتھ رہنے والے ہین غیر حاجت والے مردون سے کہ کھانے کے واسطے گھرون مین آتے ہین
اور کچھ عورتین سے غرض نہین رکھتے اور شہوت انکی نہین جیسے بہت بوڑھے اور نامرد یا لیسے بے عقل کہ مطلق مباشرت
سے آگاہ نہین جانتے اور اکثر ائمہ حنفی کہتے ہین کہ خوجے اور بوڑھے اور عنّین حرمت نظر مین حکم اجانب رکھتے ہین
کیونکہ خواہش مباشرت کی رکھتے ہین گو کہ طاقت نہین رکھتے اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ
یا آگے لڑکون کے کہ جو نہین واقف اوپر چھپے عورتون کے یعنے تمیز نہین رکھتے اور مباشرت سے بے خبر ہین یا قدرت نہین
رکھتی زنا کی کہ نابالغ ہین وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ اور نہ مارین عورتین پاؤن کو نگھرون اور
کڑے پہنے ہوئی اپنے زمین پر وقت چلنے کے توکہ جانا جاوے جو کچھ کہ چھپاتے ہین بناؤ اپنے سے اور زیور
اپنے سے کہ کڑے اور چھڑے اور پازیب اور گھونگرو ہین حاصل یہہ ہے کہ آواز خلخال گوش رجال مین نہ پہنچا دین
تا کہ موجب شہوت مرد ونکا ہو وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور توبہ کرو طرف اللہ کے
اے مسلمانون توکہ تم فلاح پاؤ سمجھ لیجئے کہ اسکو توبہ فرمائی کیونکہ کوئی بشر خالی خطا اور جرم سے نہین امام قشیری نے
کہا ہے کہ محتاج تر توبہ کا وہ شخص ہے کہ اپنی جان کو محتاج توبہ کا نجانے کشف الاسرار مین ہے کہ سب مطیعون اور
عاصیون کو ساتھ توبہ کرنے کے فرمایا توکہ عاصی خجل نہون کیون کہ اگر فرماتا اے گنہگارو توبہ کرو رسوای انکی ہوتی پس
جب دنیا مین رسوا نکیا امید ہے کہ عقبیٰ مین بھی رسوا نکریگا بیت جسنے رسوا نکیا یہان ہمکو کب کریگا وہ خجل وہان
ہمکو وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اور نکاح کرو رانڈون کو اپنے مین سے یعنے جس
عورت کا خاوند مر جاوے اسکا نکاح کسی مرد سے کردو اور جس مرد کی جورو مر جاوے اسکا نکاح کسی عورت سے کردو اور نکاح
کرو صلاحیت اور لیاقت والون کو غلامون اپنے سے اور لونڈیون اپنے سے تخصیص صالحون کے واسطے اہتمام انکے
کی ہے اور اسلئے کہ سبب بیاہ کے پاک دامن رہین اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اور ہووین
رانڈ اور صالح لونڈی غلام فقیر محتاج حاجت روائی کریگا انکی اللہ فضل اپنے سے ساتھ قناعت کے یا ساتھ جمع کرنے کے

تیرے ارض وسما مین ہین کریم کل حزب فرحون واوہی کیا لطف عمیم ہو بتیان مین ہے کہ مدلول السموات والارض کیونکہ جو
دلیل دلائل قدرت اور بدائع حکمت سے بیچ دوائر سپہر برین اور مرکز زمین کے واقع ہی دلالت کرتے ہین اوپر وجود قدرت
اور علم اور حکمت اسکے کے س وفی کل شیئ لہ آیۃ تدل علی انہ واحد بیت دلیل قدرت مولی وجود جملہ اشیا ہے
ہر ایک مصنوع مین پیدا ظہور صنعت اسکا ہی ابن عباس رض سے منقول ہے کہ ہادی اہل السموات واہل الارض
بیت رہنماے اہل ارض واسمان تو ہی وہی مولائے کل کون ومکان تو بعضون نے کہا ہی کہ سرور
اہل السموات والارض تاریکی موجب ملال اور رنج کے اور ظلمت سبب خوف اور وحشت کے ہی جو کوئی محنت تاریکی
سے راحت روشنائی مین تلے سے مسرت اور نشاط پائے یہان بھی آثار انوار تجلیات جمال الہی سبب سرور
نامتناہی ہی بیت تو جو ظاہر ہو تو سو نور و مسرت آوے اور جو چھپ جاوے تو ضد وحشت وظلمت آوے تو
بعضے علما نے کہا ہی کہ نور وہ ہی کہ روشن کرے چیزون کے تاکہ باصرہ ادراک کرے اور سبب اسکے راہ پاوے
پس حق تعالی نے بیان کیا ہی واسطے ہمارے جو کچھ معاد اور معاش ہمارے مین کام آوے اور ہم نے
سبب اسکے راہ پائی ہی پس اسکو نور کہتے صاحب اخاف نے کہا ہی کہ ظلمت کے وقت نہ ساکن اور متحرک مین
فرق معلوم ہوتا ہی نہ علو اور سفل مین تمیز اور قبیح اور فصیح مین جدائی اور جب نور ظہور کرتا ہی سب کیفیات کھل
جاتی ہین صفا اور کدر صاف نظر آجاتا ہی عرض اور جوہر متمیز ہو جاتا ہی اور مدرکہ انسانیہ استفادہ اس دانش
اور تمیز کا سبب نور کے کرتا ہی لیکن ادراک نور مین حیران ہی کیونکہ جانتا ہی کہ عالم نور سے بھرا ہی اور نور
چھپا ہی ظاہر ہی بدلالت اور باطن ہے بالذات پس حق تعالی کہ ہم نے اسکے سبب سے ادراک پایا اور اسی
نے ہمکو مرتبہ تمیز اشیا کو پہنچایا لائق ہی کہ اسکو نور کہین مثنوی کہ دلالت سے وہ ہے پیدا اور بالذات
درک سے ہی ورا دولت فہم اسکے اعطا ہی لیک وہ فہم سے مبرا ہی اور نزدیک محققون کے نور حقیقی ہستی
حضرت حق ہے کہ تمام موجودات اسیکے سبب سے ظاہر ہین اور وہ سب سے مخفی ہے شرح رباعیات مولانا جامی
مین ہے کہ جو کچھ ادراک کریگا تو اول ہستی مدرک ہو گی اگرچہ ادراک سے اس ادراک کے غافل ہو گا اور غایت
ظہور سے مخفی رہیگا جیسے کہ ادراک الوان اور اشکال کا بواسطہ ضیا کے ہی کہ محیط ہی ان پر اور شرط ہی رویت کی
اور باوجود اسکے دیکھنے والا ہی ادراک رنگ کے ادراک اسکے سے غافل ہے اور غیبت ضیا مین معلوم ہوا ہی کہ ورا
رنگ کے ایک امر تھا اور مدرک کہ ضیا ہی اسیطرح اور ہستی حقیقی ہے کہ محیط ہی ساتھ ضیا اور الوان اور اشکال کے
اور دیکھنے والے کے اور جمیع موجودات کے ذہنی ہوون یا خارجی اور قیوم سب کا ہی اور ادراک شی کا بدون ادراک اسکے
کے محال ہے اگرچہ ادراک اسکے سے غافل ہو تو اور وہ غفلت بواسطہ دوام ظہور اسکے کے ہی کہ اگر وہ نور بھی مانند
ضیا کے غائب ہوتا ظاہر ہو جاتا کہ بیچ وقت ادراک موجودات کے امر اور بھی کہ نور وجود حضرت حق ہی مدرک تھا

بیت وہ ہستی کبریا کا رافت ہی نور ہر ذرہ خلق جسسے پاتا ہے ظہور جو شخص کہ پڑی فروغ سے اسکے دور
ظلمت نیستی مین عدم کے وہ رہے بس مستور رسالہ حق الیقین مین ہے کہ ہستی حق سبحانہ پیدا تر سب ہستیون سے
ہے کیونکہ وہ آپ پیدا ہے اور پیدا ہون تمام ہستیونکا اُسی سے ہے اللہ نور السموات والارض سب اشیا بے
ہستی اسکے کی عدم محض ہے اور مبداء ادراک سبکا ہستی اُسکی ہے کیونکہ جسکو ادراک کریگا اول وہی ہستی
مدرک ہوگی اگرچہ ادراک اس ادراک کے سے غافل ہو تو اور شدت ظہور سے مخفی رہے بیت سب
اشیاؤن سے اُسکے ہے پیدا کہان ہووے وہ عالم سے ہویدا بن اُسکے درک ہو کب درک اشیا نہین اس درک
مین بر درک کی جا کرے ادراک سے کیا عنہ ہے ادراک کہ وہ ہے درک سے ادراک کے پاک مَثَلُ نُوْرِہٖ
كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ صفت اُس نور کی کہ منسوب طرف اُسکے ہے مانند طاق کے ہے کہ بیچ اسکے چراغ ہے
روشن بعضے کہتے ہین مشکوۃ فتیل نور قندیل کے درمیان کا ہے اور مصباح ہی روشن اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ
وہ چراغ روشن بیچ شیشے کے قندیل کے ہے اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ
مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ وہ قندیل شیشے کے کمال شفافی اور لطافت کے سب گویا کہ ستارا ہے چمکتا بسان زہرہ
اور مشتری روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ روغن درخت مبارک زیتون سے کہ زمین مقدس مین اوگا ہے اور
ستر پیغمبرون نے اُسپر دعاے برکت کی ہے اُنہین سے ایک ابراہیم خلیل اللہ ہین علی نبینا وعلیہ السلام
لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ نہ مشرق کی طرف ہے اور نہ مغرب کی طرف یعنے سمور سے جانب مشرق اور مغرب نہین
بلکہ مقام اوگنے اُسکے کا زمین اور پہاڑ ملک شام کے ہین یا نہ ہمیشہ دھوپ کھاتا ہے تاکہ جل جاوے اور نہ مدام
سایہ مین رہتا ہے توکہ میوہ اسکا خام رہے بلکہ تاب آفتاب سے بہرہ اٹھاتا ہے اور حمایت سایہ سے فیض
پاتا ہے حسن بصری رح نے کہا ہے کہ اصل اس درخت کی بہشت سے ہے کہ دنیا مین لائے ہین پس اس عالم کے
درختون مین نہین کہ اطلاق شرقی غربی کا اُسپر کیا جاوے يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نزدیک ہے کہ روغن
اُس درخت کا روشن ہو جاوے آپ اور اگرچہ نلگی اُسکو آگ یعنے چمکاہٹ اُسکی اسطرح کی ہے کہ بن آگ روشنائی
بخشے نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ روشنی ہے اوپر روشنی کے یعنے چمکاہٹ روغن کے ساتھ روشنی چراغ کے اور شفافی قندیل
شیشہ کی قبل نور مین کہ جامع انوار ہی نور ہے اوپر نور کے يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ راہ دکھاتا ہے اللہ
طرف نور معرفت اپنے کے جسکو چاہتا ہے وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ اور بیان کرتا ہے اللہ مثالین
معقولات کے صور محسوسات مین واسطے لوگون کے توکہ سمجھ جاوین اور مقصودات کا پالین وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ اور اللہ ساتھ ہر چیز کے دقائق معقولات اور محسوسات سے اور حقائق جلیات اور خفیات سے جاننے والا ہے سمجھ لیجئے کہ
اس تمثیل مین علماکے بہت اقوال ہین امام فخر الدین رازی نے اسرار التنزیل مین کہا ہے کہ مراد نور ایمان ہے کہ حق تعالے نے مثال دی ہے

سینہ مومن کو ساتھ مشکوٰت کے اور دل صاف کو کہ سینہ مین ہے ساتھ قندیل شیشہ کے بیچ مشکوٰت کے اور ایمان کو ساتھ چراغ روشن کے بیچ قندیل کے اور قندیل کو ساتھ ستارے رخشان کے اور کلمہ اخلاص کو ساتھ شجرہ مبارک کے کہ تاب آفتاب خوف سے اور سایہ فیض پایہ رجا سے نصیب رکھتا ہے اور نزدیک ہے کہ فیض کلمہ کا بن اسکے کہ زبان پر مومن کے گذرے جہان کو روشن کرے اور جب اقرار اسکا ساتھ زبان کے اور تصدیق اسکے ساتھ دل کے مل جاوے نور اوپر نور کے ظاہر ہوا اور یہہ بھی انھون نے کہا ہے کہ نور ایمان کو ساتھ چراغ کے تشبیہ دی اسواسطے کہ جس گھر مین چراغ روشن ہو چور نہین آتا اسیطرح جس دلمین ایمان ہو شیطان داخل نہین پاتا جس مکان مین چراغ روشن ہوتا ہے روزنون سے اس گھر کے شعاع باہر نکل کر روشن کرتی ہے ایسے ہی نور ایمان دل کو روشن کر کر شعاع معرفت روزنون مین حواس کے ڈال کر انوار طاعات اعضا اور جوارح پر پہنچاتا ہے سیماهم فی وجوهم **بیت** جنون کے دلمین ایمان ہے انہونکا چہرہ روشن ہے کہ بیت القلب اعضا ہے پر نور اور یہان اسکا روزن ہے اور تشبیہ فرمائے دل مومن کو ساتھ شیشہ کے تو کہ اسکو سنگ ظلم اور جفا سے نہ توڑین کہ شیشہ شکستہ جس جگہہ لگے زخمی کرے اور جو زخم کہ دل شکستہ سے پہنچے اچھا نہووے **بیت** شیشہ دلکو شکستہ نکر اے جان کہ اگر یہہ شکستہ ہوا تو جرح رسان ہووے گا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ نور نور معرفت اسرار الٰہی ہے یعنے چراغ معرفت قندیل دل عارف مین بیچ مشکوٰۃ سینہ اسکے کیسے روشن ہے برکت روغن تلقین شجرہ وجود مبارک محمدی سے کہ نہ شرقی ہے نہ غربی بلکہ مکی ہے اور مکہ ناف عالم ہے اور عارف ان اسرار کو تعلیم سید ابرار سے پاکر سر نور علی نور معلوم کرتا ہے اور ایک قول یہہ ہے کہ وہ نور قرآن ہے اور دل مومن زجاجہ ہے اور زبان اسکی مشکوٰۃ ہے اور قرآن مصباح اور شجرہ وحی الٰہی کہ نہ مخلوق ہے اور نہ مختلف نزدیک ہے کہ قرآن ابھی نہ پڑھا ہو اور دلائل اسکی ظاہر ہون پھر جو قرات کرے نور علی نور ہو اور روح الارواح مین ہے کہ وہ نور محمدی ہے اور مشکوٰۃ آدم علیہ السلام ہین اور زجاجہ نوح علیہ السلام اور زیتون ابراہیم علیہ السلام کہ نہ طرف یہودیت کے مائل ہین کیونکہ یہود دون نے غرب کو قبلہ کیا ہے اور نہ طرف نصرانیت کے کہ نصاری نے جانب شرق کے قبلہ ٹھہرایا ہے اور مصباح شمع جمع نبینا صلے اللہ علیہ وسلم ہین یا مشکوٰۃ ابراہیم ہین اور زجاجہ اسمعیل اور مصباح خاتم النبیین اور شجرہ شجرہ نبوت کہ نہ کذب ہے نہ ہزل یا مشکوٰۃ سینہ منشرح جناب سید بشر ہے اور زجاجہ دل صاف وسطہارت کا اور دل مصباح علم کامل اور شجرہ خلق شامل انکا کہ نہ طرف افراط کے ہے نہ تفریط کے اور نہ جانب غلو کے نہ تقصیر کے بلکہ بطریق اعتدال کہ خیر الامور اوسطہا ہے واقع ہے اور راہ میانہ عبارت اسی سے ہے صراطا سویا اور عین المعانی مین ہے کہ نور محمد محبت حبیب ساتھ نور خلت خلیل کے نور علی نور ہے **بیت** پدر نور اور اس سے نور بہت ہوا یہہ ہے رافت سمجھہ نور علے نور فی بیوت اذن اللہ ان ترفع تسبیح کہتے ہین اللہ کے بیچ گھرون کے کہ حکم کیا اللہ نے یہہ کہ بلند کئے جاوے قدر ان گھرون کے ساتھ تعظیم کے یعنے انکو بلند مرتبہ اور عالی قدر جانین یا بلند

جاوین اُٹھائی جاوین آوازین یا مانگے جاوین اللہ تعالیٰ سے ان گھرون مین مرادین وَیُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ اور یاد کیا جاوے
بیچ ان گھرونکے نام اسکا مراد گھرون سے مسجدین ہین کہ تمام مکانون سے اشرف اور بہتر ہین وہان نماز اور ذکر کیجیے
اور کلام بیہودہ اور باتین دنیا کے سے بچیئے یا گھر پیغمبرون کے ہین یا مکان مدینہ منورہ کے یا حجرے پاکیزہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے اور بعضے رفع کو حمل اوپر اُٹھانے بنا کے کرتے ہین جیسے واذ یرفع ابراھیم القواعد مین اور کہتے
ہین کہ گھر وہ مکانات ہین جو پیغمبرون نے اللہ کے حکم سے بنائے ہین جیسے کعبہ معظم کہ سعی خلیل اور مدد اسمعیل سے
بنا اور بیت المقدس کہ بنا اسکی خلافت داؤد مین تری اور سلیمان کے ہاتھ سے تمام ہوا اور مسجد مدینہ اور مسجد
قبا کہ دونون کی عمارت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اشارت سے بنی یُسَبِّحُ لَہٗ فِیْھَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ
تسبیح کہتے ہین واسطے خدا کے یا نماز پڑھتے ہین واسطے اسکے بیچ ان گھرون کے صبح کو اور شام کو رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ
تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ تسبیح کہنے والے یا نماز پڑھنے والے وہ مرد ہین کہ نہایت
استغراق مقام شہود اور حضور سے نہین غافل کرتی انکو سوداگری یعنی خرید اس جنس کی جس مین امید نفع ہو اور
نہ بیچنا اسکا یاد اللہ کے سے اور قائم رکھنے نماز کے سے اور دینے زکوٰۃ کے سے سمجھ لیجئے کہ جب بیع اور شری کہ
بڑی شغل دنیاوی ہین اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نہ باز رکھینگے تو اور کام بطریق اولی بالغ ہونگے کشف الاسرار مین ہے کہ
ظاہر انکا ساتھ خلق کے اور باطن ساتھ شہود اسما وصفات حق کے ہے اور حقیقت مین یہہ روش خواجگان
نقشبند کی ہے لکھا ہے کہ ملک حسین والی ہرات نے خواجہ خواجگان امام الطریقہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین
نقشبندی رح سے پوچھا کہ تمھارے طریقہ مین ذکر جہر اور خلوت اور سماع ہے فرمایا نہین کہا بناء طریقہ کی تمھاری
کس چیز پر ہے فرمایا خلوت در انجمن یہ کہ ظاہر بخلق اور باطن بخالق رہنا مثنوی گرچہ ہے ظاہر میرا بازار مین حجور
باطن ہے وصل یار مین صورتا بیگانہ معنا آشنا بحر الفت مین طریقہ ہے میرا لا تلھیھم تجارت ولا بیع عن ذکر اللہ
اشارت ہے طرف اسی مقام کے مولوی جامی کی رباعی بیانین اسی طریقہ کی ہے کہ قطعہ سررشتہ دولت اے
برادر بکف آر وین عمر گرامی بخسارت مگذار دایم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار میدار نہفتہ چشم دل جانب یار
یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ڈرتے ہین یہہ لوگ باوجود اس توجہ اور استغراق کے اس دن
سے کہ پھر جاوینگے بیچ اسکے دل اور آنکھین یعنی دل دہشت سے اس دن کے گلے سے نکل ہونگے اور آنکھین ہر طرف نگاہ
دوڑاوینگی کہ عمل نامہ کس طرف سے آوے اور ڈرتے اس واسطے ہین لِیَجْزِیَھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا
وَیَزِیْدَھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ تو کہ جزا دیوین انکو اللہ تعالیٰ بسبب خوف کے بہتر جزا اسکی کہ کیا ہے انھون نے اور زیادہ دیگا
انکو فضل اپنے سے یعنی انکی جزائے اعمال نیک مین بہشت موعود دیکر اور ایسی کرامتون سے مکرم فرماویگا ہرگز دل مین
خیال نگذرا ہوگا وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ اور اللہ رزق دیتا ہے دنیا مین جسے چاہے بغیر گنتی کے یعنی

اُسکو روز شمار میں نہ لاویگا یا عقبی میں دنیا ہی میں حساب کہ انکا گننا محال ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ
كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے عمل اُنکے کہ ظاہر میں اچھے ہیں جیسے صلہ رحمی کرنا اور غلام آزاد کرنا اور
کھانا فقیر کو کھلانا مانند ریت کے چمکنے کی ہین بیچ میدان کے سمجھ لیجیے کہ سراب وہ ہے کہ میدان میں ریت تاب
آفتاب سے چمک کر پانی لہراتا معلوم ہوتا ہے يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَاۗءً گمان کرتا ہے اُسکو پیاسا پانی صاف
اور اُدھر آتا ہے حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَـيْــــًٔا یہانتک کہ جب آیا اُسکے پاس نہ پایا اُسکو کچھ کہ وہ دیکھا
تھا پانی کہاں تھا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ اور پایا عقاب اللہ کو نزدیک اعمال اپنے کے پایا اُسکو
حساب کرنیوالا اپنا پس پورا دیا اللہ نے اُسکو حساب اُسکا یعنے جزا اعمال کے اُسکے موافق حساب کے دی وَاللّٰهُ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ اور اللہ جلد لینے والا ہے حساب سمجھ لیجیے کہ مثال دی اعمال کافر کا ساتھ سراب کے اور اُسکو
پیاسا ٹھہرایا پس جیسے کہ پیاسا سراب سے نا اُمید ہو کر تشنہ تر ہوتا ہے ایسے ہی کافر جزائے اعمال اپنے سے
مایوس ہو کر زیادہ تر حسرت کھاویگے اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّـجِّيٍّ يَّغْشٰـىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ
یا اعمال کفار کے مانند اندھیروں کے ہیں بیچ دریا عمیق کے کہ دم بدم ڈھانکتی ہے اُس دریا کو موج اوپر اُس موج
کے اور موج ہے اوپر اُس موج دوسری کے بادل ہے کہ ستاروں کی روشنی کو ڈھانکتا ہے ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا
فَوْقَ بَعْضٍ یہہ اندھیرے ہیں بعضے اُنکے اوپر بعض کے کہ اندھیرا دریا کا اور ایک موج کا دوسری کے اوپر کا اِذَآ
اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا جسوقت نکالے کوئی ہاتھ اپنا کہ نظر آنیوالے اعضا میں آنکھ سے قریب تر ہے
نہیں نزدیک کہ دیکھے اُسکو یہہ بیان اندھیروں کے شدت کا ہے کہ ہاتھ نہ نظر آوے وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ
اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ اور جو کوئی کہ نہ مقرر کرے اللہ واسطے اُسکے روشنی قسمت ازلی کی وقت پس
نہیں واسطے اُسکے کچھ نور سمجھ لیجیے کہ یہہ تمثیل دوسری ہے اعمال کفار کے اندھیری اعمال سیاہ اُنکے ہیں
اور دریائے عمیق دل اُنکے اور موجیں جہل اور شرک کہ اُنکے دلوں میں دلونکو چھپاتے ہیں اور بادل مہر خذلان
ہے اُسپر پس کردار اور گفتار اُنکی ظلمت ہے اور مدخل اور مخرج اُنکا ظلمت اور رجوع اُنکی بھی قیامت میں
طرف ظلمت کے ہے بخلاف مومنوں کے کہ اُنکو نور اوپر نور کے ہے اور اُنکو ظلمت اوپر ظلمت کے بیت
اُنہیں ہے نور بر نور اور اُنہیں ظلمت بر ظلمت ہے سراپا وہاں ہدایت ہے یہاں بالکل ضلالت ہے گروہ مومنان
وکافران یکسان ہو چکیں کیونکر کہ وہ اہل سعادت اور یہہ اہل شقاوت ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰۗفّٰتٍ کیا نہیں دیکھا تو نے یہہ کہ اللہ تسبیح کہتا ہے واسطے اُسکے جو کوئی بیچ
آسمانوں کے اور زمین کے اور پرندے بھی تسبیح کہتے ہیں اُس حالت میں کہ پر کھولے ہوئے ہیں ہوا پر اور صف باندھے ہوئے ہیں جو سما پر
تخصیص پرندوں کے واسطے اُسکے ہے کہ درمیان زمین و آسمان کے ہیں یا دلیل صفت اُنکی ظاہر تر ہے کیونکہ جسم ثقیل کا ہوا پر اور ثابت رہنا

قاطع ہے کمال قدرت صانع پر کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ ہر ایک اہل آسمان اور زمین سے یا مرغوں سے یا مجموع
تحقیق جانتا ہے دعا اپنی اور تسبیح اپنی یا دعا اور تسبیح اللہ کی یا اللہ جانتا ہے نماز اور نیاز سب کا وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِمَا
یَفْعَلُوْنَ اور اللہ جانتا ہے جو کچھہ کہ کرتے ہین طاعت اور عبادت وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے
اللہ کے ہے پادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی کہ پیدا کرنیوالا انکا وہی ہے وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ اور طرف اللہ کے
ہے بازگشت سب کی اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَهٗ ثُمَّ یَجْعَلُهٗ رُکَامًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ
مِنْ خِلٰلِهٖ کیا نہین دیکھا تو نے یہہ کہ اللہ چلاتا ہے بادلوں کو ٹکڑے ٹکڑے پھر ملاپ ڈالتا ہے درمیان انکے
یعنے ملا دیتا ہے انکو آپسمین پھر کر دیتا ہے انکو تہ بتہ پھر دیکھتا ہے تو مینہ کو نکلتا ہے درمیان اُسکے سے
وَیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِیْهَا مِنْۢ بَرَدٍ اور اتارتا ہے آسمانوں کیطرف سے پہاڑوں سے کہ بیچ اسکے ہین
اولوں سے یعنے ٹکڑے بادل کے پڑے کہ مثل پہاڑ کے ہین اُنسے اولی برساتا ہے یا مراد آسمان ہے
نہ ابر کیونکہ بقول بعضے آسمان مین پہاڑ ہین اولوں کے جیسے زمین مین پہاڑ ہین پتھروں کے حق تعالی اُن سے
اولی اُتارتا ہے فَیُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ پس پہنچاتا ہے اُن اولوں کو کھیتی اور باغ کو کہ چاہتا ہے
اور پھیر دیتا ہے اُن اولوں کو جسکے باغ اور کھیتی سے کہ چاہتا ہے یَکَادُ سَنَا بَرْقِهٖ یَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ نزدیک
ہے کہ چمک بجلی کی اُس ابر کے لیجاوے آنکھوں کو اور یہہ قوی تر دلیل ہے اوپر کمال قدرت اسکے کے کہ شعلہ آتش
ابر آبدار مین سے نکلتا ہے یُقَلِّبُ اللّٰہُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ پھیرتا ہے اللہ رات کو اور دن کو آنے جانے مین پیچھے
ایک دوسرے کے یا نقصان مین ایک کے اور زیادتی مین دوسرے کے یا متغیر کرتا ہے احوال انکا ساتھہ گرمی
اور سردی کے یا اندھیری اور اُجالے کے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ تحقیق بیچ اُن چیزوں کے کہ مذکور ہوئین
البتہ سمجھنے کی جگہہ ہے واسطے بوجھہ والوں کے وَاللّٰہُ خَلَقَ کُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ اور اللہ نے پیدا کیا ہر جانور کو
کہ زمین مین ہے پانی سے کہ انکا جزو مادہ ہے یا پانی خاص نطفہ کے سے اور یہہ بطریق تغلیب ہے کیونکہ بعضے
حیوان نطفہ سے نہین پیدا ہین روایت ہے کہ حق تعالے نے ایک جوہر پیدا کیا اور نظر ہیبت اُسپر کی
وہ گل کر پانی ہوگیا اُسمین سے کچھہ آگ سے بدلکر جن پیدا کئے اور کچھہ باد سے بدل کر فرشتے بنائے اور کچھہ
خاک سے بدلکر آدمی اور تمام حیوانات خلق کئے پس اصل سب کی پانی ہے فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِهٖ ط
پس بعضا اُنمین سے وہ ہے کہ چلتا ہے اوپر پیٹ اپنے کے جیسے سانپ اور مچھلی وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ
اور بعضا اُنمین سے وہ ہے کہ چلتا ہے اوپر دو پاؤن کے جیسے آدمی اور مرغ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰۤی اَرْبَعٍ اور بعضا اُنمین
سے وہ ہے کہ چلتا ہے اوپر چار پاؤن کے جیسے اونٹ اور بیل سمجھہ لیجئے کہ پہلے اُن جانوروں کو لائے جو بن
پاؤن کے چلتے ہین کہ اُنمین اظہار قدرت زیادہ ہے پھر انکو بیان کیا جو دو پاؤن سے چلتے ہین پھر وہ کہ چار پاؤن سے

چلتے ہین اور جو جانور کہ چار سے زیادہ پانون رکھتے ہین انکو ذکر نہ کیا کہ اعتماد انکا پانون پر کم ہے یخلق اللہ ما یشاء ط
پیدا کرتا ہے اللہ جو کچھ چاہتا ہے ان چیزون سے کہ مسطور ہوئین اور ان چیزون سے کہ نہین مذکور ہوئین طرح طرح کی
صورتین اور اعضا اور حرکتین اور قوی عطا کر کر باوجود اتحاد عنصر کے نو بنو شکل اور قوی وہ دی بیت خالق جملہ کائنات
ہے وہ کامل احسن الصفات ہے وہ ان اللہ علی کل شیء قدیر ط تحقیق اللہ اوپر ہر پیدا کرنے چیز کے قادر ہے جو چاہے
وہ پیدا کرے ہر شخص یہہ ہے قادر ہے اول و آخر وہی اور باطن و ظاہر لقد انزلنا ایت مبینت ط البتہ تحقیق اتارین ہمنے نشانیان
روشن اور بیان کرنے والین واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ط اور اللہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے بسبب عزم کر
کے اول نشانیون مین طرف راہ سیدھی کے کہ راہ جنت کی ہے لکھا ہے کہ درمیان بشر منافق کے اور یہودی
کے جھگڑا پڑا یہودی نے کہا کہ چل محکمہ محمدی مین معاملہ طے کرین منافق نے کہا کعب بن اشرف پاس چل اللہ تعالے
نے یہہ آیت نازل کی ویقولون امنا باللہ وبالرسول واطعنا ثم یتولی فریق منہم من بعد ذلک ط اور کہتے
ہین منافق ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ رسول اللہ کے اور فرمان برداری کی ہمنے اللہ اور رسول کے پھر پھر
جاتا ہے ایک فرقہ انمین سے قبول حکم سے پیچھے اقرار سے ساتھ ایمان اور طاعت کے وما اولئک بالمؤمنین ط
اور نہین یہہ لوگ ایمان والے اخلاص دل سے یا ثابت ایمان پر بعضے کہتے ہین کہ درمیان امیر المؤمنین علی مرتضے
رض کے اور مغیرہ بن وایل کے مخاصمہ ہوا پانی اور زمین کے بابت حضرت امیر نے چاہا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس چلے وہ نکیا کہ پیغمبر بھائی چچا زاد تمہارے ہین وہ تمہاری طرفداری کرینگے حق تعالی نے یہہ آیت
اتاری کہ اقرار ایمان اور فرمانبرداری پر کرتے ہین اور حکم خدا اور رسول کے سے منہہ پھراتے ہین واذا دعوا الی
اللہ ورسولہ لیحکم بینہم اذا فریق منہم معرضون ٥ اور جب بلائے جاتے ہین طرف کتاب اللہ کے اور
رسول اسکے کے تو کہ حکم کرے پیغمبر ساتھ راستی کے درمیان انکے ناگہان ایک فرقہ انمین سے کہ بشر ہے یا مغیرہ
منہہ پھیرنے والے ہین محکمہ علیہ نبوت سے وان یکن لہم الحق یاتوا الیہ مذعنین ط اور اگر ہووے واسطے انکے حق
آتے ہین طرف پیغمبر کے مطیع ہو کر یعنے اگر جانتے ہین کہ حق ہمارا ہے ہم جیتین گے تو فرمان برداری کرتی ہین اور
جو جانتے ہین کہ ہم ناحق پر ہین ہار جاوینگے تو بیزاری کرتے ہین افی قلوبہم مرض ام ارتابوا کیا ہے دلون انکے کے
بیماری ہے یعنے کفر اور میل طرف ظلم کے یا شک کرتے ہین پیغمبر کی جناب مین ام یخافون ان یحیف اللہ علیہم
ورسولہ ط بلکہ ڈرتے ہین یہہ کہ کج راہی اور ناانصافی کرے اللہ حکم مین اوپر انکے اور رسول اسکا بل اولئک
ہم الظلمون ٥ نہین ہے ایسا بلکہ یہہ لوگ وہی ہین ظالم اور جانون اپنے کے ساتھ نماننے حکم خدا اور رسول کے
انما کان قول المؤمنین اذا دعوا الی اللہ ورسولہ لیحکم بینہم ان یقولوا سمعنا واطعنا ط سوا اسکے نہین کہ ہے
بات مسلمانون کی جس وقت کہ بلائے جاتے ہین طرف کتاب خدا کے اور رسول اسکے کے تو حکم کرے درمیان انکے

وقت جھگڑے کے یہہ کہ ہمین سنا ہمنے فرمانا آپ کا اور فرمانبرداری کے ہم نے حکم آپ کے کے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
اور یہہ لوگ جو ایسا کرتے ہین وہی ہین فلاح پانے والے چھٹے ہوئے ہر خدا کے قبضیات مہر ہولا سے ہہ
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ اور جو کوئی فرمان برداری کرے اللہ کی
اور رسول اسکے کی فرائض اور نہین ہین اور ڈرے عذاب خدا سے اور گناہون گذرے ہوون کے اور پرہیز کرے
عصہ اسکے سے اور گناہ نکرے زمانے آیندہ مین پس یہہ لوگ وہی ہین کامیاب بہشت کے نعمتون سے کشاف مین
ہے کہ ایک بادشاہ نے ایسی آیت چاہی کہ عمل اوپر اسکے کفایت کرے اور آیتون کی احتیاج نرہے علماء زمانہ نے
اس آیت پر اتفاق کیا کیونکہ حصول فوز اور فلاح سوا فرمانبرداری اور خشیت اور تقوی کے متصور نہین قطعہ یہہ
راہ ہے کہ مقصد اقصی چاہیے یہہ کام ہے جو جنت ماوا چاہیے کہ خشیت و تقوی کو ہمیشہ پیشہ رافت تو اگر مہی
مولا چاہیے وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ اور قسم کھائی منافقون نے ساتھ اللہ کے
سخت قسم اپنی کہ فرمانبرداری مین ایسے ہین کہ بے شبہہ اگر حکم کریگا تو انکو کہ باہر آؤ گھرون اور مالون اپنے سے البتہ
نکل جاوینگے اور دم بھر توقف نکرینگے قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ا کہہ مت کھاؤ تم جھوٹے طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ مطلوب ہمارا
تم سے فرمانبرداری ہے معقول کہ اخلاص دل سے اور صدق نیت سے ہو نہ قسم جھوٹی اطاعت پر نفاق کے اِنَّ
اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم نفاق اور اخلاص سے قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ کہہ فرمان برداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ
مَّا حُمِّلْتُمْ پس اگر پھر جاؤ تم اے لوگو پس سوا اسکے نہین کہ اوپر ذمہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے جو کچھ اٹھا یا
گیا پہنچانے احکام کے سے اور اوپر ذمہ تمھارے کے ہے جو کچھ اٹھائے گئے تم قبول کرنے اور ماننے اسکے سے وَ
اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ا اور اگر فرمانبرداری کروگے رسول کی اسکے حکم مین راہ پاؤ گے سیدھی وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ اور نہین اوپر رسول کے مگر پہنچا دینا ظاہر اور ہمارے پیغمبر پر جو تھا سو بجالائے اور جو تم پر تھا سو رہا
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگون سے کہ ایمان لائے ہین تم
مین سے اور کام کئے ہین اچھے مراد ان سے بقول اشہر فقراء مہاجرین ہین کہ وطن چھوڑ کر مدینہ مین انصار کے نہ
گھرون مین آرہے اور قریش اور اکثر قبائل عرب انکو پیغام فتنے اور فساد اور جنگ اور عناد کے پہنچاتے تھے اور یہہ اکثر
اوقات انکی ڈر سے مسلح رہتے تھے ایکدن انھون نے آپسمین کہا کہ وہ زمانہ بھی ہوگا کہ ہم بے غم فراغ خاطر سے
بیٹھینگے یہہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالی اپنے وعدہ کیا اور قسم کھائی لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ البتہ خلیفہ کریگا انکو بیچ زمین کفار عرب اور عجم کے جیسا خلیفہ کیا تھا ان لوگون کو کہ پہلے ان سے
تھے یعنے بنی اسرائیل کو کہ زمین مصر اور شام کی انکو دی تھی اور اسمین وہ متصرف ہوئے تھے جیسے بادشاہ اپنے

ملک پر ہوتے ہین اور چند روز مین وعدہ مسلمانونکا حق پورا کیا جزائر عرب اور دیار کسرا اور بلاد روم انکو عنایت
کئے اور امید ہے کہ تمام ملک مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک موافق حکم لیظہرہ علی الدین کلہ کے
تصرف اہل اسلام مین آوے **بیت** امید قوی خدا سے ہے یہہ سب امین کی دعوت پیمبر مشرق سے
غرب تک بجیگا نقارہ دولت پیمبر کوئی نرہیگے اور امت عالم مین جز امت پیمبر اکناف جہان مین ہوگا رایج یہہ دین
یہہ ملت پیمبر سمجھہ لیجیے کہ یہہ آیت دلیل اعجاز قرآن اور برہان صحت نبوت اور حجت خلافت خلفاے راشدین
رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین ہے وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ اور البتہ ثابت کردیگا واسطے انکے دین انکا
جو پسند کیا ہے واسطے انکے یعنے دین اسلام مراد یہہ ہے کہ دین اسلام کو غالب کردیگا سب ادیان پر وَلَيُبَدِّلَنَّهُم
مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا اور البتہ بدل دیگا انکو پیچھے ڈر انکے کہ دشمنون سے امن اور چین يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ
بِي شَيْئًا عبادت کرینگے میری زمانہ خلافت اپنے مین نہ شریک لاوینگے ساتھہ میرے کچھہ یعنے جاہ اور دولت
اور اختیار اور حکومت انکو غافل نکریگی توحید اور عبادت میری سے وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ
اور جو کوئی کفر کرے اس نعمت مین پیچھے پورے ہونے وعدہ کے پس یہہ لوگ وہی ہین فاسق کامل فسق مین امام
ثعلبی رح نے کہا ہے کہ شہید کرنیوالے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کے گروہ اول تھے ان لوگون مین سے
کہ کفران اس نعمت کا کیا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور قائم رکھو
نماز فرض کو اور دو زکوۃ واجب کو اور فرمان برداری کرو پیغمبر کی جو فرماوے کہ تم رحم کیے جاؤ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ مت گمان کر اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگون کو جو کافر ہین عاجز کرنیوالے
اللہ تعالے کو عذاب کرنے سے بیچ زمین کے وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ اور جگہہ رہنے انکی کی آگ دوزخ کی ہے
وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور البتہ بری جگہہ پھر جانے کی ہے اسباب نزول مین ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے ایک انصاری کے غلام کو کہ مدلج بن عمرو نام تھا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بلانے کو وقت دوپہر کے بھیجا وہ
بے اذن گھر مین چلا گیا حضرت عمر بے تکلف کچھہ بدن کھلا کچھہ ڈھکا سوتے تھے یا جاگتے تھے لیکن اپنی بی بی ساتھہ
لیٹے تھے انکو برا لگا کہنے لگے کہ کیا خوب ہو جو اللہ تعالی نہی فرماوے کہ باپ اور بیٹے اور غلام اور خادم ہمارے
ایسے خلوت کے وقت بے اجازت گھر مین نہ چلے آوین تو کچھہ باتون پر ہمارے آگاہ ہووین پہلے ہی آنے سے
حضرت عمر کی خدمت نبویہ مین یہہ آیت اتر آئی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ
أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اے لوگو
جو ایمان لائے ہو چاہیے کہ اذن مانگین گھر مین تم سے وہ لوگ کہ مالک ہوئے ہین داہنے ہاتھہ تمہارے
یعنے غلام اور لونڈیان اور جو لوگ کہ نہین پہنچے بلوغ کو قوم تمہارے مین سے تین بار یعنے غلام اور لڑکی نابالغ

بے اذن تمھارے گھرونمین نہ آوین تین بار دن رات مین اجازت مانگین مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ
ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ پہلے نماز فجر کے سے کہ آدمی بنڈے سے اٹھتا ہے اور خلوت کے کپڑے
اتار کر جلوت کے پہنتا ہے اور جسوقت اتار رکھتے ہو کپڑے اپنے دوپہر کو اور پیچھے نماز عشا کے سے کہ وقت
لباس اتارنیکا اور سونیکا ہے ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ تین وقت پردے کے ہین واسطے تمھارے لَيْسَ عَلَيْكُمْ
وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ نہین اوپر تمھارے اور نہ اوپر غلامون اور لوگون نابالغ کے گناہ اجازت نہ مانگنے مین پیچھے
ان تین وقتون کے طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ غلام پھرنے والے ہین اوپر تمھارے واسطے خدمت کے
پس نہین ہوسکتا کہ ہروقت اذن مانگین آتے ہین بعضے تمھارے کہ غلام ہین اوپر بعض کے کہ مالک ہو كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ط اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمھارے دلیلین حق کی اور حکم شرع کے
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے مصلحت اور بھلائی بندون کی حکم کرنیوالا ہے اوپر رعایت
کرنے طریق ادب کے بعضے علما حکم اس آیت کا منسوخ کہتے ہین اور بقول بعضے محکم ہے ابن جبیر سے پوچھا کہ بعضے
لوگ نسخ مین اس آیت کے کلام کرتے ہین کہا واللہ منسوخ نہین لیکن لوگ سستی کرتے ہین وَاِذَا بَلَغَ
الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور جسوقت کہ پہنچین لڑکے تم مین سے
بلوغ کو پس چاہیئے کہ اذن مانگین ہروقت جیسا کہ اذن مانگتے ہین وہ لوگ جو بالغ ہوئے ہین پہلے ان سے
یعنے حلم اور مردون کا رکھتے ہین اجازت چاہتے ہین كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ط جیسے یہہ حکم
بیان کیا اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمھارے نشانیان اپنی وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۵ اور اللہ دانا حکمت
والا ہے تکرار ان دو ناسون کا آخر دونون آیتون کے بیچ درپے واسطے مبالغہ اور تاکید کے ہے وَالْقَوَاعِدُ
مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ
غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِيْنَةٍ ط اور گھر بیٹھ رہنے والین عورتون مین سے وہ جو نہین امید رکھتین نکاح کی بڑھاپے
کے سبب پس نہین اوپر انکے گناہ یہہ کہ اتار رکھین کپڑے اپنے کہ اوپر اوڑھنے کے ہین جیسے چادر وغیرہ درالحال کہ
نہ ظاہر کرنیوالین ہون مواضع بناؤ اپنے کے یعنے انکی غرض چادر اتارنے سے سر اور گردن اور کان اور بال اور
سوا انکے دکھانے نہون وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ اور جو بچین اس سے اور چھپاوین اپنی جان کو بہتر ہے واسطے
انکے اور دور تر ہے تہمت سے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا ہے باتین انکی مردون سے جاننے
والا ہے مقصود انکا جو باتون سے ہے لکھا ہے کہ تندرست صحابہ ساتھ بیمارون اور اندھون کے نہین کھاتے تھے
یا انکو پاس نہین بٹھاتے تھے اس قدر سے کہ مبادا طبع سلیم نفرت کرے یا یہہ کہ بعضے صحابہ سفر کو جاتے ہوئے کنجیان اسباب کی اور مکانونکی
انکو دیجاتے تھے تو کہ بوقت احتیاج کھولکر کھاوین اور وہ بیماری نہین کھاتے تھے کہ مبادا وہ ناخوش ہون یا جو کوئی کہ گھر مین باپ کے یا ماں کے

یا اوراپنی قرابت والون کے کھانا پکاتا تھا اور انکو بلاتا تھا تو وہ نہ آتے تھے حق تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی
حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ
اَنْ تَاْکُلُوْا مِنْ بُیُوْتِکُمْ نہین ہے اوپر اندھے کے تنگی اور جرم اور نہ اوپر لنگڑے کے وبال اور نہ اوپر بیمار کے
گناہ اور نہ اوپر آپس تمھارے بوجہ یہہ کہ کھاؤ تم اور اہل اپنا کھانا گھرون اپنون سے کہ جنمین اہل و عیال تمھارے
ہین اور گھر بیٹون کے بھی اسمین داخل ہے بموجب حکم اس حدیث کے کہ انت و مالك لابیك اور حدیث
صحیح ہے کہ پاکیزہ چیز کہ کھاوے آدمی کسب اپنے سے ہے وان ولدہ من کسبہ اَوْ بُیُوْتِ اٰبَآئِکُمْ اَوْ
بُیُوْتِ اُمَّهٰتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اِخْوَانِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخَوٰتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَعْمَامِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ
عَمّٰتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخْوَالِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ خٰلٰتِکُمْ اَوْ مَا مَلَکْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِیْقِکُمْ یا گھرون باپون اپنے کے سے
یا گھرون ماؤن اپنے کے سے یا گھرون بھیئون اپنے کے سے یا گھرون چچون اپنے کے سے یا گھرون پھپھون
اپنے کے سے یا گھرون مامون اپنے کے سے یا گھرون خالاؤن اپنے کے سے یا گھرون انکے سے کہ مالک ہوے
تم کنجیون انکے کے مراد اس سے وکیل اور خازن ہین یا غلام اور سوا گھرون اولاد اور غلامون کے رضا گھر والون
شرط ہے کھانے مین یا گھرون آشناؤن اپنے کے سے اسمین بھی رضا آشنا چاہیے اور حقیقت یہہ ہے کہ اگر حقیقی یار ہے تو
کچھ اجازت نہین درکار ہے کہ اسمین وہ شاد ہے اور یہہ انکی عین مراد ہے بیت ہے کام کا وہ مال کہ جو دوست کے
کام آئے فتح موصلی رض کے گھر ایک دوست آیا یہہ گھر مین نتھے لونڈی سے انکے کیسہ لیکر دو درم اسمین سے نکال لیئے باقی حوالہ
اسی لونڈی کو کئے فتح نے اگر سنکر اسقدر خوش ہوئے کہ لونڈی کو شکرانے مین اسکے آزاد کیا عوارف مین ہے کہ جو کوئی اپنے یار
کو کہے کہ مجھے اپنے مال مین سے کچھ دے اور وہ پوچھے کہ کسقدر وہ لائق دوستی کے نہین کہ استفسار کیا چاہیے جو رکھا ہو حوالے
کرے دوست جانی مال فانی سے بہتر ہے بیت مال کیا چیز ہے جی حاضر ہے کل وہ مانگے تو ابھی حاضر ہے تو
سمجھیے کہ موافق قول پہلے کے کہ سبب نزول آیت کا تنفر صحابہ تھا ساتھہ کھانے سے اہل علل کے علی یعنی فی بیت یعنی نہین
ساتھہ کھانے مین اور ایک کے انمین سے حرج لکھا ہے کہ بنی لیث تنہا کھانا حرام جانتے تھے صبح سے شام تک خوان دہرا رہتا تھا اور
مہمان کو ڈھونڈتے تھے جب تہائی رات جاتی اور کوئی مہمان نہ ملتا تو کچھہ کھاتے تھے یا انصار مین کچھہ لوگ تھے
کہ مشقت اپنے پر کرتے تھے اور مہمان کے ساتھہ کے سوا نہ کھاتے تھے انکے شان مین یہہ آیت اتری یا جو لوگ جمع ہوکر کھاتے
نہ کھاتے تھے انکے حق مین یہہ آیت آئی کہ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْکُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا نہین اوپر تمھارے
گناہ یہہ کہ کھاؤ تم اکٹھے یا متفرق فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَکَةً طَیِّبَةً
پس جو وقت داخل ہو تم گھرون مین جو مذکور ہوئے یا اپنے گھرون مین یا خالی مکانون مین یا مسجدون مین پس سلام بھیجو اوپر ہم دینون
اپنے کے کہ مسلمان سب مثل و نفس واحد ہین اور اپنے گھرون مین اپنے اہل پر سلام بھیجو اور مسجدون مین مومنون پر سلام

بھیجو یا خالی مکانو مین اور مسجدو مین کہو السلام علینا من ربنا و علی عباد اللہ الصالحین اور پھر تقدیر سلام بھیجو دعا مقرر
کی ہوئی اللہ کیطرف سے برکت والی پاکیزہ کہ جی سننے والیکا خوش ہو جاوے کذلک یبین اللہ لکم الایات
لعلکم تعقلون جیسے کہ بیان سلام کیا اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ تعالی واسطے تمھارے نشانیان حکمت لینے کی
تو کہ تم سمجھو اور حق صواب کو پاؤ انما المؤمنون الذین امنوا باللہ و رسولہ و اذا کانوا معہ
علی امر جامع لم یذہبوا حتی یستاذنوہ سوا اسکے نہین کہ مسلمان کامل
وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے کہ اخلاص دلسے اور جس وقت کہ ہووین وہ ساتھ پیغمبر
اسکے کے اوپر کام جمع کرنیوالے کے جیسے جمعہ اور عیدین اور لڑائی اور مشورے اور نماز استسقا ہے نہ جاوین نزدیک
اسکے سے یہانتک کہ اذن لے لیوین پیغمبر سے ان الذین یستاذنونک اولئک الذین یؤمنون باللہ و رسولہ
تحقیق وہ لوگ کہ اذن مانگتے ہین تجھ سے یہ لوگ وہی ہین کہ صدق دلسے ایمان لائے ہین ساتھ اللہ کے
اور رسول اسکے کے سمجھ لیجئے کہ یہ تعریض منافقون کی ہے کہ غزوہ تبوک مین جہاد سے بچنے کے واسطے اذن مانگتے
تھے انکے حق مین آیت آئی تھی انما یستاذنک الذین لا یؤمنون تا آخر آیت فاذا استاذنوک لبعض شانھم
فاذن لمن شئت منھم واستغفر لھم اللہ پس جب اذن مانگین تجھ سے یہ مسلمان خالص واسطے بعضے کام اپنے کے پس حکم
دے واسطے جس شخص کے کہ چاہے تو انمین سے کہ عذر انکا سچا ہے اور بخشش مانگ واسطے انکے اللہ سے کیونکہ
تقدیم امور دنیا کے مہم دین پر اگرچہ ساتھ عذر کے ہو خالی خلل سے نہین اور گویا کہ خروج جماعت سے گناہ ہے پس انکے
واسطے طلب مغفرت کر ان اللہ غفور رحیم تحقیق اللہ بخشنے والا ہے تقصیرین بندونکی مہربان ہے اوپر تخفیف
انکے کے لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا مت کرو پکارنا پیغمبر کا درمیان اپنے جیسے
پکارنا بعضے تمھارے کا ہے بعضون کو یعنے قیاس مت کرو پیغمبر کے بلانے کو آپسمین ایک دوسرے کے بلانے پر کہ انکا
بلانا تال جاؤ اور جواب نہ دو تو نہ دو اور پیغمبر کے پکارنے کو ماننا اور قبول کرنا واجب اور لازم ہے اور بغیر
اذن انکے کے حرام اور ناروا ہے یا دعا پیغمبر کو مانند دعاؤن آپسمین ایک دوسرے کے نجانو کہ دعا آپ کی بے شک مستجاب
ہے اور مقبول رب الارباب بیت پڑھے کے لاتجعلوا دعاء رسول جان انکی ولا دعا مقبول یا مت پکارو پیغمبر کو
نام لیکر جیسے اورون کو پکارتے ہو بلکہ ادب اور تعظیم سے کہو یا رسول اللہ اور یا نبی اللہ کیونکہ حق تعالی نے سب انبیا
کو نام لیکر خطاب ارشاد کیا ہے اور آپ کو ساتھ وصف کے یاد کیا ہے ❁ یا آدم آیا دیکھ خطاب ابو البشر
یا ایہا النبی ہے خطاب محمدی لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے منافق تنگدل ہو کر آنکھ بچاکر مسجد
سے باہر نکل لیتے یہ آیت اتری کہ قد یعلم اللہ الذین یتسللون منکم لواذا تحقیق جانتا ہے اللہ ان لوگون کو
کہ کراہت سے چھپ کر نکل جاتے ہین تم مین سے نظر بچا کر فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ

پس چاہیے کہ ڈرین وہ لوگ جو مخالفت کرتے ہین حکم اللہ کے اس سے کہ پہنچ جاوے انکو فتنہ کہ گمراہی ہے یا نقصان جان اور مال اور اولاد کا ہے یا غلبہ بادشاہ جابر کا ہے یا مہر غفلت ہے اُنکے دل پر بارد توبہ ہے حضرت جنید بغدادی رح نے کہا ہے کہ فتنہ سختی دل ہے انکی او ستار تہو تا ہے معرفت حق سے اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ یا پہنچ جاوے انکو عذاب دردناک آخرت ہین اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے اور زمین ہے یعنی سب اُسکی ملک ہے وہ مالک سب کا ہے کیونکہ خالق سب کا ہے قَدْ یَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَیْهِ تحقیق جانتا ہے جو کچھ کہ ہو تم مکلف اوپر اُسکے سو موافقت اور مخالفت اور نفاق اور اخلاص اور طاعت اور معصیت سے وَیَوْمَ یُرْجَعُوْنَ اِلَیْهِ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا اور جسدن کہ پھیر جاوینگے منافق طرف جزا اُسکے کے پس خبر دیگا انکو ساتھ اُس چیز کے کہ کیا ہے اعمال بد سے اور اُسکی سزا دیگا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اور اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے کوئی چیز اُس سے چھپی نہین

بیت کیا پیدا جہان ہے اُسنے سارا ۔ نکیون جانے نہان و آشکارا سورہ فرقان مکی ہے ستہتر آیتین ہین آٹھ سو بیانوے کلمے ہین تین ہزار سات سو اسی حرف ہین فواصل اُسکی لا ہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورۃ نور کے یہہ ہے کہ اختتام اُسکا ساتھ آیت الا ان للہ ما فی السموات والارض کے تھا آغاز اِسکا ساتھ ذکر الذی لہ ملک السموات والارض کے ہوا

سورۃ الفرقان وھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سبع وسبعون ایۃ

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا بہت برکت والا اور بزرگوار تر اور ثابت اپنی ذات مین ہے جسنے کہ اُتارا ہے قرآن کو کہ جدا کرنیوالا ہے حق اور باطل کو اور فرق کرنیوالا ہے حرام اور حلال مین اوپر بندہ اپنے کے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین تو کہ ہووے وہ بندہ اُسکا واسطے آدمیون اور جنون کے ڈرانے والا عذاب الٰہی سے یا ہو قرآن ہر قرآن والے کو ہر زمانے مین ڈرانیوالا عذاب حق سے سمجھ لیجیے کہ تبارک کے تین معنی مذکور ہوئی ایک برکت کی یہہ اشارہ طرف کارسازی اور بندہ نوازی اُسکے کے ہے دوسری بزرگواری اور برتری کی یہہ بیان صفت سربلندی اور نشان عزت ازلی اور ابدی اُسکے کی ہے تیسری ثابت کی یہہ عبارت دوام ذات اُسکے سے ہے کہ **بیت** نہ فنا ہے نہ ہے زوال اُسے ۔ سب صفا تو نمین ہے کمال اُسے اَلَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ جو واسطے اُسکے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی کیونکہ وہ یکہ ہے اُنکے پیدا کرنیمین پس اُسیکو لائق ہے تصرف کرنا انمین وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ اور نہ پکڑے اللہ نے اولاد جیسا کہ زعم یہود اور نصاریٰ کا ہے اور نہ ہے واسطے اُسکے شریک بیچ بادشاہی کے جیسا کہ ثنویہ اور وثنیہ کہتے ہین **بیت** نہ فرزند اُسکا ہے جو ہووے مالک اُسکی خلقت کا ۔ الٰہی مقابل جسکو دعوے ہووے شرکت کا وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا اور پیدا کیا سب چیز کو خاص خاص مادہ سے رنگ رنگ کی شکلو نمین پس اندازہ کیا اُس چیز کو اندازہ کرنا یعنے مقدار کی زندگی اُسکی وقت مقرر تک یا ٹہرائے قول اور فعل

اُنکے جو اُنسے چاہے وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اور پکڑے ہین کافرون نے سوا اُس
خداے آفریدگار کے معبود کہ نہین پیدا کرتے کچھہ اور قدرت ہے نہین رکھتے پیدا کرنے پر کسی چیز کے اور حال انکہ وہ پیدا
کئے جاتے ہین اور جو مخلوق ہے محتاج ہے خالق کے وجود مین اور محتاج لائق خدائی کے نہین پس بت کہ پجاری اُن کے
اپنے ہاتھہ سے انہین جیسا چاہتے ہین بناتے ہین کسطرح لائق پوجنے کے ہون وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا
وَّلَا نَفْعًا اور باوجود مخلوقیت کے نہین مالک ہین واسطے جانون اپنے کے دور کرنے ضرر کے اور لینے نفع کے یعنے نہ
اپنا ضرر کہو سکتے ہین اور نہ نفع لے سکتے ہین اور حال یہہ ہے کہ اللہ ضار اور نافع چاہیے وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا
حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا اور نہین اختیار مین رکھتے موت کو کسی کے اور نہ زندگی کو کسی کے اول بار اور نہ بعث اور حشر کو
کسی کے دوسرے بار اور خدا زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اُٹھاتا ہے بعد موت کے پس خدا کے لائق وہی ہے کہ محیی اور ممیت
اور باعث ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨ افْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ اور کہا اُن لوگون نے جو کافر
ہوے ہین نہین یہہ قرآن جو محمد پیمبر لائے ہین مگر طوفان کہ باندھہ لیا ہے اُسکو اپنے دل سے اور مدد کی ہے اُسکے اوپر طوفان
باندھنے کے قوم دوسرون نے مانند جبر اور یسار کے یا عداس یا فکیہہ رومی کے کہ اُنھون نے قصے پہلے سنائے ہین اور اُسنے عربی
عبارت بنا کر پیمبر پڑھے فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا پس تحقیق لائے کفار ظلم اور جھوٹ کہ کہتے ہین قرآن دل کے بندش سے
اور مدد قوم سے طوفان باندھہ لیا ہے اللہ پر سمجھہ لیجئے کہ یہہ کلام اللہ تعالی کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بقیہ کلام کفار کا ہے
اور یہہ معنی ہین کہ تحقیق آئی ہے یہہ قوم مددگار ساتھہ ظلم اور جھوٹ کے وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى
عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا اور کہا اُنھون نے یہہ کلام کہانیان ہین پہلون کی کہ لکھہ لیا ہے انکو پس وہی پڑھے جاتے ہین
اوپر اُسکے صبح اور شام کیونکہ آپ پڑھنا نہین جانتا سنکر یاد کر لیتا ہے اور ہمین سنا کر کہتا ہے کہ یہہ وحی ہے نہ
قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اُنکے رد کلام مین کہ اتارا ہے اسکو اُسنے کہ بے شبہہ جانتا ہے بھید
بیچ آسمانون کے اور زمین کے کیونکہ قرآن مین خبرین غیب کے ہین اور علم غیب کا اللہ ہی کو ہے اور دوسرے تمام فصحا شعرا اُسکے
مثل اسکے بنانے مین عاجز ہین پس ایسا کلام سوا ملک علام کے کسکا ہو اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا تحقیق وہی ہے کہ
پردہ کرم گناہون پر بندون کے چھپاتا ہے مہربان ہے کہ عقوبت مین مجرمون کے جلدی نہین فرماتا ہے وَقَالُوْا
مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ اور کہا ابوجہل اور امیہ اور عاص اور سوا انکے سردارون نے قریش کے کیا ہے اس پیغمبر کو کہ دعوے
پیغمبری کا کرتا ہے اور مثل اور لوگون کے يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ کھاتا ہے کھانا اور چلتا ہے واسطے
طلب معاش کے مانند اور لوگون کے بیچ بازارون کے اگر دعوی اسکا سچا ہے تو چاہیے کہ احوال اُسکا مخالف اور
لوگون کے ہو سمجھہ لیجئے کہ وہ جاہل حال پیمبر سے غافل تھے فرق رسول اور غیر رسول مین امور جسمانی پر ٹھہراتے تھے سمجھے
تھے کہ نبوت منافی بشریت کے ہے نہین بلکہ مناسب ضرور تر ہے کہ فائدہ اور استفادہ موقوف اسپر ہے [illegible]

رکہی ہے جس نے بخش بہائی جن جن کو جن اور انس کو انس الغرض کافرون نے کہا کہ پیغمبر فرشتہ ہوتا اور اگر فرشتہ نہین
لولا انزل الیہ ملک فیکون معہ نذیرا کیون نہ اتارا گیا طرف اسکے فرشتہ پس ہوتا ساتھ اسکے ڈرانے والا اور نذر
ڈرانے مین او یلقی الیہ کنز یا ڈالا جاوے طرف اسکے خزانہ آسمان سے تو کہ غنی ہو کر بیٹھ رہے تردد معاش کا نکر
او تکون لہ جنۃ یاکل منہا یا ہووے واسطے اسکے باغ کہ کھاوے اسمین سے میوہ اور محصول اسکا لے اور گذران
اپنی کرے وقال الظالمون ان تتبعون الا رجلا مسحورا اور کہا ظالمون نے نہین پیروی کرتے تم مگر مرد جادو کئے گئے کی
اسلوب النقل ہے سمجھ لیجئے کہ یہان وضع مظہر موضع ضمیر مین واسطے حکم انکے کے ہے یعنے ستمگاری ہے اس بات مین
جو مومنون سے کہتے ہین اور بعضون نے مسحور کو معنی ساحر کہا ہے یعنے جادوگر کے متابعت کرتے ہو کہ تمکو جادو سے
فریفتہ کرے انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا ٭ دیکھ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کیونکر بیان کین انھون نے واسطے تیرے مثالین یعنے باتین نالائق کہیں کہ جادو کیا گیا کہا اور طوفان اٹھانیوالا
ٹھہرایا اور ناخواندہ اور وہ کلام سیکھ کر پڑھنے والا اسنا پایس گمراہ ہوئے راہ شناخت انبیا سے اور تمیز کرنے انکے
سے ماسوی سے پس نہین پا سکتے راہ اوپر دلیل کے اس چیز کی کہ کہتے ہین تبارک الذی ان شاء جعل
لک خیرا من ذلک جنت تجری من تحتہا الانہار ویجعل لک قصورا ۱۰ بہت برکت والا اور
بزرگوار ہے وہ شخص کہ اگر چاہے کرے واسطے تیرے دین مین بہتر خزانے اور باغ سے کہ وہ کہتے ہین یا بہشتین
کہ چلتے ہون نیچے درختون انکے کے نہرین اور دے واسطے تیرے ان بہشتون مین محل شاہان اسباب نزول مین ہے
کہ قریش نے جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فقر اور فاقہ پر طعن کیا رضوان خازن جنان ایک آپکے ساتھ نازل ہوا اور صندوقچہ
نور کا آپکے آگے رکھا کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ کنجیان خزانون کی تمام دنیا کے اسمین ہین اسے لو اور اپنے تصرف مین
لاؤ اور جو تمکو کرامت اور نبوت کہ دی ہے اور نعمت اور عظمت کہ تمہارے نام کی کی ہے آخرت مین بمقدار پر پشہ کے
کم نہو گی حضرت نے فرمایا اے رضوان مجھے دنیا کی حاجت نہین فقر کو دوست رکھتا ہون مین اور چاہتا ہون کہ بندہ شکر
کرنیوالا اور صبر کرنیوالا ہوون رضوان نے کہا اصبت اصاب اللہ بک سمجھ لیجئے کہ شان علوی ہمت آپکے کی
نہ یہی ہے کہ باوجود فقر اور احتیاج کے خزائن دنیا پر التفات نکیا بلکہ اسپر لحاظ کرو کہ شب معراج مین عجائب ملکوت
اور غرائب جبروت پر نگاہ نہ ڈالے اور مطلقا ماسوے اللہ پر نظر نکی اگرچہ ہزارون صنائع بدائع وہان تھے تجلی لیکن مازاغ
البصر وماطغی بیت ڈالتا وہ کیونکہ رافت ماسوے اللہ پر نظر چشم سے جسکے ہے روشن کحل مازاغ البصر [illegible] فرمایا
حق تعالی نے کہ فقر اور احتیاج تیری کفار کو ایمان سے نہین باز رکھتے بل کذبوا بالساعۃ بلکہ جھٹلاتے ہین
قیامت کو اور غرض انکی انکار نبوت سے انکار ساعت ہے واعتدنا لمن کذب بالساعۃ سعیرا ۱۱ اور تیار کیا ہے ہمنے
واسطے اس شخص کے کہ جھٹلایا قیامت کو دوزخ کہ سعیر نام دوزخ کا ہے اذا راتہم من مکان بعید سمعوا لہا تغیظا و زفیرا

جب دیکھیگی آگ دوزخ کی منکران قیامت کو مکان دور سے کہ سو برس کی راہ ہوگی یا پانچ سو برس کی راہ سنینگے واسطے
اُسکے دوزخ کے غصہ اور چلانا بعضے کہتے ہین کہ دیکھنا اور غصہ کھانا اُن فرشتون کا ہوگا جو دوزخ کے نگہبان ہین اور صاحب
انوار نے لکھا ہے کہ آگ کو حق تعالی زندگی دیگا وہ دیکھیگی اور غصہ کریگی دشمنون پر وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا
مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا اور جب ڈالے جاوینگے تنگ دوزخ مین سے مکان تنگ مین کہ برچھی مین زیادہ ہون
جکڑ کر ہاتھ اُنکے گردنون سے یا بند بند انکا زنجیرون آگ کے سے پکارینگے اوپر اپنے اُس جگہہ ہلاک کو یعنے اپنے
لعنت کرینگے ساتھ ہلاک کے یا پکارینگے یا ثبوراہ اور یہہ کلمہ وہ کہتا ہے جو اپنے ہلاکت کی آرزو کرتا ہے تفسیر
مکانا ضیقا مین تیسیر مین ہے کہ کافرون پر دوزخ تنگ ہوجاویگا کہ گرز پر گرز لگینگے لوہے کے زاد المسیر اور بعضے تفاسیر
مین ہے کہ پہلے دوزخیون کو حلے آگ کے شیطان پہناویگا اور وہ آگے ہوگا اور یہہ سب ذریت اُسکے پیچھے واثبورا
کہتے جاوینگے حق تعالی فرماویگا لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا مت پکارو آج
ہلاک ایک کو اور پکارو ہلاک بہت کو کہ انواع انواع کے عذاب ہونگے اور ہر نوع کو تندی کے سبب ایک ہلاک ہوگی
قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ کہہ اُنکو جو فقیر پر تجھکو طعن کرتے ہین کیا یہہ گنج اور باغ دنیا بہتر
ہے یا جنت ہمیشہ رہنے کی کہ وعدہ دیئے گئے ہین پرہیزگار ساتھ داخل ہونے اُسکے کے كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً
وَّمَصِيْرًا ہے واسطے اُنکے بدلا اور جگہہ پھر جانے کی یعنے واسطے متقیون کے بہشت مین جزاے اعمال انکی ہے اور
بازگشت کہ رجوع کرینگے ساتھ اُسکے بیچ آخرت کے لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ واسطے اُنکے ہے بیچ بہشت کے
جو کچھ چاہین نعمتون بہشت کے سے مناسب اپنے در الحال کہ ہمیشہ رہنے والے ہین بہشت مین كَانَ عَلٰى
رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ہے داخل ہونا اور ہمیشہ رہنا انکا بہشت مین اوپر پروردگار تیرے کے وعدہ سوال کیا
کہ اللہ تعالی اُس سے دعا کرتے ہین ربنا اٰتنا ما وعدتنا یا فرشتے واسطے اُنکے چاہتے ہین کہ ربنا وادخلہم جنات عدن
التی وعدتہم وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط اور یاد کر جس دن کہ اکٹھا کریگا اللہ مشرکو نکو
اور نحشر بصیغہ متکلم بھی قرات ہے یعنے اکٹھا کرینگے ہم مشرکون کو اور اُس چیز کو کہ پوجتے ہین مشرک سوا اللہ کے عام
ہے سب معبودون کو ذوی العقول ہون یا غیر اُسکے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد بت ہین کہ خدا اُنکو زبان دیگا
اور مخاطب کریگا فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ پس فرماویگا کیا تمنے گمراہ کیا بندون
میرون کو جو یہہ ہین یا وہ ہی بھٹک گئے راہ سے قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ
کہینگے بت پاکی ہے تجھکو اور ہم تجھکو ساتھ پاکی کے یاد کرتے ہین اور منزہ جانتے ہین شریک اور مثل سے نتھا
لائق ہمکو یہہ کہ پکڑین ہم اُس کسیکو کہ ہمکو عبادت کرے سوا تیرے یعنے تجھکو نہ عبادت کرے دوستون سے حاصل یہہ ہے
کہ جو تیری عبادت نکرے اور ہم بین پوجے نہین لائق ہمکو کہ ہم اُسکو دوست رکھین وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى

انھون نے بیچ جیون اپنے کے اور سرکشی کی سرکشی بڑے کہ بعد معجزے دیکھنے کے ملاقات فرشتون کی اور لقا
پروردگار کی مانگتے ہین اور وہ غمگین ہونگے يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ جسدن دیکھینگے فرشتون کو
اور وہ دن موت کا ہوگا یا قیامت کا نہین خوشی اسدن گنہگارون کو یعنے کافرون کو سمجھ لیجئے کہ مکے والون نے دو چیزین
مانگین رویت ملائکہ اور دیدار خدا سو حق تعالی نے خبر دی کہ فرشتون کو دیکھینگے تو کچھ خوشی نہوگی وَيَقُوْلُوْنَ اور
کہینگے فرشتے کافرون کو کہ دیدار اللہ کا تمپر حِجْرًا مَّحْجُوْرًا حرام اور بند کیا گیا ہے بند کیا جانا اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ قول
کفار کا ہے جب فرشتے انکو نظر آوینگے ساتھ اس کلمہ کے پناہ پکڑینگے طرف پروردگار کے دیدار انکے سے لکھا ہے
کہ شہر حرام مین کفار جب کسی ایسے کو دیکھتے تھے کہ اس سے ڈرتے تھے کہتے تھے حجرا محجورا پھر اسکے شر سے بچ جاتے تھے
یہان بھی وہی خیال کرکر یہہ کلمہ کہکر شدت مرگ یا ہول قیامت سے چھٹکارا چاہینگے وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا
مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ اور قصد کیا ہمنے طرف اس چیز کے کہ کیا تھا کافرون نے کامون سے
کہ صورت مین اچھے تھے جیسے صلہ رحمی اور مہمانداری اور کھلانا بھوکونکا اور فریاد رسی مظلومونکا اور خوش کرنا
یتیمونکا اور مثل انکے پس کیا ہمنے اسکو مثل ذرہ اور پھنکی کی پراگندہ ہوا ہین یعنے عمل انکے ناچیز کر دیئے کیونکہ شرط
قبول عمل کے ایمان ہے سو وہ انمین نتھا اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا رہنے والے بہشت کے
اسدن قیامت کے بہتر مین از روے ٹھکانے کے کہ مکان انکے وہان کافرون کے یہان کے گھرون سے اچھے ہونگے
اور نیک تر ہے از روے مقام قیلولہ کے یعنے جگہہ دوپہر کاٹنے کی اور راحت پانے کی کیونکہ بہشت مین خواب
نہین ہے وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا اور اسدن کہ پھٹ جاویگا آسمان سبب
ابر سفید کے کہ ساتون آسمانون کے اوپر ہے اور سب آسمانون کے برابر ہوتا ہے اور سب سے بھاری ہے حق تعالی نے اب
اسے نگاہ رکھا ہے دن قیامت کو آسمانون پر گراویگا جس آسمان پر پہنچیگا وہ ٹکڑے ہو جاویگا اور اتارے جاوینگے
فرشتے وہان سے زمین پر اتارے جانا کہ اسقدر کہ زمین بھر جاویگی موضح مین ہے کہ فرشتے ہفت طبق کے گرد عالم کے
آجاوینگے بعضے کہتے ہین با معنی عن ہے یعنے آسمان پھٹ جاویگا ابر سے اور ابر اتر آویگا اور یہہ وہ ابر ہے کہ حق
تعالی نے فرمایا ہے فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ اور عین المعانی مین ہے کہ یہہ وہ ابر ہے جسکا بنی اسرائیل پر جنگل مین سایہ کیا
تھا اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ بادشاہی اسدن ثابت ہے واسطے رحمان کے کیونکہ دعوی مالکیت سے
سب مدعیون کے قفل لگا ہوگا اوپر زبان کے وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا اور ہوگا وہ دن اوپر کافرون کے سخت
شدت سے ہولونکے وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ اور یاد کر اسدن کہ لاکھہ ارمان سے کاٹ کھاویگا ظالم اوپر
دونون ہاتھون اپنے کے جیسے حسرت زدہ کاٹتے ہین مراد اس سے جنس ظالم ہے اور بعضون نے کہا ہے
کہ عقبہ بن ابی معیط نے سفر سے آکر لوگونکی ضیافت کی اور حضرت کو بھی بسبب ہمسائگی کے بلایا آپ نے فرمایا جبتک کہ کلمہ شہادت نکہیگا

تو کہا نا نہ کہاؤنگا مین صنتبہ نے کلمہ پڑہا ابی بن خلف نے کہ اسکا دوست تھا عتبہ سے کہا کہ تو اپنے دین سے پھر گیا جو بات
محمد کی مانے اُسنے کہا نہین مگر آئے تھے مجھے کہ جہان میرے گھر سے بھوکا جاوے ابی نے کہا کہ مین راضی نہین تجھہ سے
جبتک کہ تو انکے مُنہہ پر نہ تھوکے عتبہ گیا حضرت دار الندوہ مین سجدہ کرتے تھے آپ دہن اُسنے ڈالا وہ آپ کے چہرہ
مبارک تک نہ پہنچا وہ شعلہ آتش ہوکر اُسی ملعون کے مُنہہ کو دو نو طرف سے جلایا چنانچہ جبتک زندہ رہا وہ داغ رہے
پھر حضرت نے فرمایا اے عتبہ مکے کے باہر دیکھونگا مین تجھکو مگر کہ سر تیرا تلوار سے اڑاونگا پس بدر مین حکم اسکے قتل کا کیا
علی مرتضے رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ سے مارا گیا یہہ آیت اسکے شان مین اتری کہ ظالم دن قیامت کے کاٹ کاٹ کہ
کھاویگا ہاتھہ اپنے ہاتھہ لاکھہ لاکھہ ندامت کی صاحب اتقان نے لکھا ہے کہ چار ہزار بار انگلیون سے کہنیون تک
ہاتھون کو کھاویگا اور ہر بار اللہ تعالی درست کر دیگا اور حسرت کھیگا یقول یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا
کہیگا اے کاشکے پکڑتا مین ساتھہ پیغمبر کے راہ جو اُسنے پکڑی تھی کہ راہ نجات وہی ہے یویلتی لیتنی لم اتخذ
فلانا خلیلا اے واے ہے مجھکو کاشکے مین نہ پکڑتا ابی بن خلف کو دوست لقد اضلنی عن الذکر بعد
اذ جاءنی البتہ تحقیق گمراہ کیا مجھکو قرآن سے یا کلمہ شہادت سے یا نصیحت پیغمبر سے پیچھے اسکے کہ آیا میرے
پاس وکان الشیطان للانسان خذولا اور ہے شیطان آدمی کو ہلاکت مین سونپنے والا وقال الرسول یارب
ان قومی اتخذوا ہذا القرآن مہجورا اور کہا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا مین یا کہینگے آخرت مین
اے پروردگار میرے تحقیق قوم میری نے پکڑا ہے اس قرآن کو دور چھوڑا ہوا کہ ایمان اسپر نہین لائے اور اسکے سننے سے
ہین منہہ پھیر لئے وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا من المجرمین اور جیسے کہ ان کافرون کو دشمن تیرا کیا ہے ہمنے واسطے
ہر ایک نبی کے دشمن کافرون مین سے جیسے نمرود ابراہیم کا تھا اور فرعون موسی کا اور انہون صبر کیا تو بھی صبر کر
وکفی بربک ہادیا ونصیرا اور کفایت ہے پروردگار تیرا ارادہ دکھانیوالا طرف صبر کے اور مدد دینے والا دشمنون
وقال الذین کفروا لولا نزل علیہ القرآن جملۃ واحدۃ اور کہا ان لوگون نے جو کافر ہوئے یہود اور نصاری مین سے
یا مشرکان عرب سے کیون نہ اُتارا گیا اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے قرآن اکٹھا ایکبار مانند توریت اور انجیل کے
کذلک اسیطرح اُتارا ہم نے متفرق لنثبت بہ فؤادک ورتلناہ ترتیلا تو کہ ثابت کرین ہم اور قوت
دین ساتھہ اُتارنے وحی کے ہر وقت مین دل تیری کو تا کہ یاد رہے تجھکو اور ٹھہر ٹھہر کر پڑہا ہے ہمنے قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑہنا
سمجھہ لیجئے کہ یہہ اعتراض مشرکونکا بے حاصل ہے کیونکہ معجزہ قرآنکا ایکبار اوترنے یا ٹھہر ٹھہر کر نازل ہونے مین جاتا اور ٹھہر
ٹھہر کر اُترنے مین بہت فائدے ہین اول یہہ ہے کہ یاد کرنا سہل ہو الکیونکر موسی اور داود اور عیسی علی نبینا و علیہم
السلام پڑہے لکھے تھے اُنپر ایکبارگی کتاب اُتر آئی اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم امی تھے اگر ایکبارگی قرآن نازل
ہوتا حفظ اسکا مشکل ہوتا دوسری یہہ ہے کہ موافق واقع کے نزول قرآن کا موجب مزید بصیرت کا اور سبب زیادتی

توفق

حوض کاہے معنی ہین اسکے بیتری ہر بار کہ آیت اُتری اعجاز قرآن اور عجز منکران ظاہر ہوا چوتھے آیا جبرئیل علیہ السلام
کا بار بار موجب تسلی خاطر عاطر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوا پانچوین قرآن شریف مین ناسخ اور منسوخ ہے اور آیت
ناسخ پیچھے آیت منسوخ کے چاہئے جمع ہونا دونون کا آن واحد مین بجا ہے چھٹی قرآن شریف مشتمل ہے سوال اور
جواب کو اور جواب پیچھے سوال کے آتا ہے وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا اور نہین لاتے
منکر تیرے پاس کوئی مثال بیان قدح نبوت اور طعن کتاب تیری مین مگر لاتے ہین ہم تیرے پاس جواب
راست اور درست رد قول انکے مین اور نیک تر جیز از روے بیان کے الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ
أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا منکر وہ لوگ ہین کہ اکٹھے کئے جاوینگے اوپر موسون اپنے کے یعنے اوندھے منھ چلینگے
طرف دوزخ کے یہہ لوگ بدتر ہین مکان مین اور بہت بہکے ہوئے ہین راہ مین یعنے مومنون کے مکانون سے
دنیا کے انکے مکان بہت برے ہین اور حال انکہ وہ طعن کرتے تھے کہ ای الفریقین خیر مقاما و احسن ندیا اور راہ
انکی بہت کج ہے صواب سے سیدھے دوزخ کو گئی ہے وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا
اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو توریت بعد ڈوبنے فرعون کے اور کیا ہم نے ساتھ اسکے بھائی اسکے ہارون کو وزیر
کہ دعوت ایمان اور رواج دین مین اسکا مددگار تھا فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا پس کہا
ہمنے جاؤ دونون طرف اُس قوم کے کہ جھٹلایا انھون نے نشانیون ہمارے کو وہ قوم قبطی تھی فرعون اور اہل اسکے وہان
گئے یہہ دونون اور دعوت کی انھون نے تمام اور تکبر کیا فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا پس ہلاک کیا ہمنے انکو ہلاک کرنا یعنے
ڈبو دیا دریاے نیل مین وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً اور قوم نوح کے کو
جس وقت جھٹلایا انھون پیغمبرون کو یعنے نوح اور شیث اور ادریس علیہ السلام کو یا نوح علیہ السلام کو جھٹلایا اور
اور ایک پیغمبر کا جھٹلانا موجب جھٹلانے سب پیغمبرونکا ہے یا مطلق رسولون کے آنیکا انکار کیا اور ایک پیغمبر کا غرق
کیا ہمنے انکو طوفان عذاب مین اور کیا ہم نے قصے انکے کو واسطے لوگون کے نشان توکہ ڈرین وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ
عَذَابًا أَلِيمًا اور تیار کیا ہمنے واسطے کافرون کے عذاب دردناک وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ
ذَٰلِكَ كَثِيرًا اور ہلاک کیا ہم نے قوم عاد کو بسبب تکذیب ہود علیہ السلام کے اور گروہ ثمود کو بسبب جھٹلانے صالح علیہ
السلام کے اور کنوے والون کو بسبب نمانے حنظلہ بن صفوان یا شعیب یا اور نبی کے علی نبینا و علیہم السلام
اور اہل قرنون کو کہ تھے درمیان اس قوم عاد اور ثمود اور اصحاب اس کے بہت کہ سوا خدا کے انکو کوئی نہین جانتا
سمجھ لیجئے کہ اس نام کنوے کا ہے یمامہ مین یا اور مقام مین کہ جب نجار کو اسمین مار ڈالا انھا یا چشمہ اور
نخلستان اپنی اسکا تھا اور وہی اخدود ہے جو سورہ بروج مین آویگا یا قریہ تھا ولایت یمن مین اور اصحاب رس
کچھ لوگ تھے باقی رہے ہوئے قوم ثمود کے اُنپر پیغمبر آیا بت پرست تھے کہ شعیب علیہ السلام اُنپر آئے انھون نے

ستانا ایک دن گرد کنوے کے جمع تھے ایذا دینے کو شعیب علیہ السلام کے کہ ناگاہ وہ کنوا الیا گرا کہ انکو محلون اور بستی
سمیت زمین مین دہسا لے گیا یا ایک گروہ تھا کہ درخت صنوبر کو پوجتا تھا اور سلطان الشجر انکا نام رکھا تھا ایک پیغمبر
یہود ابن یعقوب کے نسل سے انپر مبعوث ہوا انکو ستایا اور مار کر کنوے مین ڈال دیا ابر سیاہ اس قوم پر آیا اور بجلی انکے
نے سب کو جلا دیا یا اہل سیر معطلہ تھے کہ قصہ انکا گذرا ہے اور اصح یہہ ہے کہ حنظلہ بن صفوان کی امت تھی جب اپنے
نبی کو ستایا حق تعالی نے انپر مرغ دراز گردن کہ رنگ رنگ کے پر انکے تھے مسلط کیا اور بسبب طول عنق کے انکو
عنقا کہتے تھے وہ کوہ دمخ یا فتح پر رہتا تھا اکثر انکے بچون کو اور جانورون کو اٹھا کر جنگل جاتا تھا اسیواسطے انکا مغرب لقب
کیا تھا ایکدن ایک لڑکے کو کہ نزدیک بلوغ کے پہنچے تھے انہین سے اٹھا کر لیگیا انھونے شکایت پیغمبر پاس لگکی اور شرط
ٹھہرائی کہ اگر اس سے ہم نجات پاوین تو تمپر ایمان لاوین پیغمبر نے دعا کی کہ الہی اس مرغ کو پکڑ اور نسل اسکی کاٹ
دعا انکی قبول ہوئی وہ مرغ غائب ہوگیا ایسا کہ پھر انکا کچھہ پتا نہ لگا اور سوا نام کے کچھہ نشان باقی نہ رہا اب جو چیز نایاب ہوتی
ہے اسکو مثل دیتے ہین اس سے چنانچہ یہہ مطلع ہے بیت وفا و مہر کی امید رکھتے اس سے بیجا ہے کہ مثل کیمیا
ہے ایک اور ایک شکل عنقا ہے پھر اس قوم نے بعد غائب ہونے عنقا کے اور کفر و عناد زیادہ کیا حنظلہ علیہ السلام کو
شہید کیا حق تعالی نے سزا کو پہنچایا وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ اور ہر ایک کے واسطے ان امتون مین سے بیان کی ہمنے
اسکے مثالین اور ظاہر کئے قصے پہلے اور حجت پکڑی اوپر انکے پیغمبرون کو بہیجکر جب منکر سمجھ کر انکار ہی کرتے گئے تو عذاب اتارا
ہمنے انپر وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا اور ہر ایک کو ہلاک کیا ہمنے ہلاک کرنا وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ
اور البتہ تحقیق آئے ہین یعنے گذرے ہین قریش اوپر اس بستی کے کہ برسائی گئی ہے مینہہ برا پتھرونکا مراد اس بستی سے سدوم ہے
کہ بڑا شہر تھا مؤتفکات سے لوط علیہ السلام وہان رہتے تھے اسکو الٹ دیا اور پتھر برسائے وہان کے لوگون پر کفار قریش
اسطرف سے گذر کرتے تھے أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا کیا اس نہتے کہ گذرنے مین اپنے دیکھتے اسکو اپنی انکہون سے اور آثار سے وہان
کے عذاب کے عبرت پکڑتے بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا نہ وہ ہے کہ نہین دیکھتے بلکہ یہہ ہے کہ کفر کے سبب نہین امید رکھتے جی
اٹھنے کے یعنے حشر پر ایمان نہین رکھتے وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا اور جسوقت دیکھتے ہین تجھکو نہین پکڑتے
تجھکو مگر ٹھٹھا اور کہیلے سے کہتے ہین أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا کیا یہی ہے جسکو بھیجا ہے اللہ نے رسول کر إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا
عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا تحقیق نزدیک تھا کہ یہہ باتین دلفریب کر کر اور دلیلین اپنی مدعا پر لاکر گمراہ کر دیتے ہمکو معبودون
ہمارے سے اگر نہ صبر کرتے ہم اوپر عبادت انکے حق تعالی انکو جواب مین فرماتا ہے وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ
أَضَلُّ سَبِيلًا اور شتاب جانینگے جب دیکھینگے عذاب کو کہ ہم مومنون مین سے اور انہین سے کون شخص گمراہ ہوا ہے راہ سے
لکھا ہے کہ مشرک پتھر اور ڈہیلے اور لکڑی کو پوجتے تھے اور جو اس سے کرے خوب صورت زیادہ دیکھہ لیتے تو اس معبود کو چھوڑ کر اسے
پوجنے لگتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ کیا دیکھا تونے اس شخص کو کہ پکڑا ہے اسنے معبود اپنا خواہش

اپنے کو یعنے اپنی آرزو کو پوجتا ہے صاحب تاویلات نے کہا ہے کہ جو کوئی غیر خدا کو دوست رکھتا ہے اور اُسکی عبادت کرتا ہے حقیقت مین
اپنی خواہش کو پوجتا ہے کیونکہ اُسکو محبت پر غیر کے اُسکی خواہش لائی ہے طرب المجالس مین سید حسین نے لکھا ہے کہ جب حضرت
آدم کا حوا سے نکاح بندھا ابلیس اور دنیا بھی آپسمین ملے اُنسے آدمی بھی پیدا ہوئے اور اُنسے ہوا متولد ہوئے اور مہد طبیعت مین
جوشش اخلاط اربعہ سے تربیت پائی تمام اوصاف برے کہ بازار دنیا کا جنسے گرم ہوا ہے ہوا سے مدد پاتے ہین اور رسوم اور عبادات
مردودہ اور ادیان مختلفہ سب اُسکی تاثیر سے ظہور مین آتے ہین **بیت** جو غبار اُٹھتا ہے اُسکے راہ سے خالی نہین کوئی یوسف
ای عزیز اُس چاہ سے خالی نہین نہ قوت اور غلبہ اسکا یہان تک ہے کہ الہوا اول اله عبد فی الارض اسکی نشا مین آیا اور
زبان قرآن نے اُسکی بیان مین افرایت من اتخذ الٰہہ ہواہ فرمایا نکتہ اسمین یہہ ہے کہ ہوا اصل ہے اور سب آلہہ باطلہ فرع
اُسکے ہین اسیواسطے ہے کہ مخالفت ہوا سبب وصول جنت الماوی ہے **بیت** چھوڑ ہوا کہ نہ برباد ہو نہ اسکو تو کر ترک
کہ تا شاد ہو افانت تکون علیہ وکیلا کیا پس ہوتا ہے تو اوپر اُسکے جنہی ہوا کو اپنا خدا کیا ہے داروغہ کہ اسکو اُس سے منع کر
یہہ کلمہ منسوخ ہے ساتھ آیت قتال کے ام تحسب ان اکثرہم یسمعون او یعقلون کیا گمان کرتا ہے تو یہہ کہ اکثر مشرکون کے سنتے
ہین یا سمجھتے ہین گوش ہوش اور دل عقل سے دلائل توحید کو ان ہم الا کالانعام بل ہم اضل سبیلا نہین وہ مگر
مانند چارپایون کے نہ سنتے کلام مین اور نہ فکر کرتے دلائل قدرت ملک علام مین بلکہ وہ بہت بھولے ہوئے ہین چارپایون سے بھی راہ
کیونکہ وہ اپنے کھلانے پلانے والے کے تابع رہتے ہین اور یہہ عبادت پروردگار اپنے کے سے مُنہہ پھیرتے ہین اور دوسرے چارپائے
طالب اُس چیز کے ہین جو اُنکو نفع دے اور بچتے اُس سے ہین جو اُنکو ضرر پہنچاوے اور مشرک ثواب سے کہ بڑا نفع والا ہے
پھرتے ہین اور گناہ مین کہ سخت ضرر والا ہے کرتے ہین الم تر الی ربک کیف مد الظل کیا نہین دیکھا تو نے طرف صنع
پروردگار اپنے کے کہ محض قدرت سے کیونکر پھیلایا ہے سایہ کو دم صبح سے طلوع آفتاب تک اور زمانہ اس سایہ کا بہتر اور
خوشتر سب زمانون کا ہے کیونکہ خالص اندھیرے سے طبیعت نفرت پکڑتی ہے اور نور بعد رکھتا ہے اور شعاع شمس سخت
ہوا اور فرق نور باصرہ ہے اور اُسوقت یہہ دونون نہین ہوتے اور اسیواسطے ظل ممدود ایک نعمت ہے نعیم بہشت سے ولو
شاء لجعلہ ساکنا اور اگر چاہتا اللہ البتہ کر دیتا اُس سایہ کو ٹھہرا ہوا ایک حال پر ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا
پھر کیا ہمنے سورج کو اوپر پہچاننے سایہ کے نشانی کیونکہ سایہ سورج ہی سے پہچانا جاتا ہے ثم قبضناہ الینا قبضا یسیرا
پھر کھینچ لیا ہم نے سایہ کو طرف اپنے کھینچنا آہستہ آہستہ یعنی تھوڑی تھوڑی شعاع مہر کے موافق جو ڈھلتے اُسکے سایہ پر زوال
ڈال کر کھینچ لیا کیونکہ اگر یکبارگی سب سایہ کو کھینچ لیتے لوگون کو حرج ہوتا جو کام سایہ پر موقوف تھے بند رہ جاتے اور نزدیک بعضون کے
مراد ظل زمین ہے یعنے اندھیرا رات کا اور ضمیر قبضنا کے راجع ہے طرف دلیل کے اور معنی اُسکی یہہ ہین کہ اللہ تعالی نے بچھایا سایہ
زمین کو اور عالم کو تاریک کیا اور اسکو دوام نہ دیا بلکہ سورج کو نکالا اور نشانی پہچاننے اُسکے کی کہ تعرف الاشیا باضدادہا
اور زمانے کو دن کے بھی ہمیشہ نہ رکھا بلکہ اُس نشانی کو کہ سورج ہے کھینچ لیا غروب کرکر کہ پھر رات ہوجاوے اور ان دونون

زمانون کو واسطے آرام تمہارے اور آفتاب تجکو کی خبر فرمایا عرائس المعانی مین ہے کہ مدظل اشارت طرف زمانہ فترت کے ہے کہ لوگ
ظلمت حیرت مین تھے اور شمس نبوۃ اسلام ہے کہ بواسطہ جمال سید انام کے افق اکرام سے طلوع ہوا اور اگر وہ سایہ
ہمیشہ رہتا تمام عالم ظلمت غفلت مین سے نہ نکلتا اور روشنی آگاہی کو نہ پہنچتا **بیت** برقعہ تیری گر رخ سے سرکائے نہ ات
جاتا گھیر لیکے اندھیرے سے دل خلق کا پھٹ جاتا کشف الاسرار مین ہے کہ یہہ آیت ظاہر مین معجزہ پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کی اور حقیقت مین اشارت طرف قرب اور کرامت آپکے ہے بیان معجزہ کا یہہ ہے کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم ایک سفر مین وقت قیلولہ کے درخت کے تلے اترے لوگ بہت تھے اور سایہ تھوڑا حق تعالی نے
سایہ اسکا بڑھا دیا یہان تک کہ تمام لشکر نے نیچے اسکے آرام کیا اور یہہ آیت نازل کی اور نشان قرب اور کرامت یہہ
ہے کہ فرمایا الم تر الی ربک موسی علی نبینا علیہ السلام نے جب ارنی کہا داغ لن ترانی کہایا اور اللہ نے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آیا نہین دیکھا تو نے طرف تیرے اور کیا چاہتا ہے **بیت** برا ہے فرق ایک جو
وصل مین نظارہ کرتا ہے اور ایک بیٹھا ہوا فرقت مین دل صدپارہ کرتا ہے حقائق سلمی مین ہے کہ مدظل بساط ا
نوال عصمت ہے اوپر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور شمس معرفت ہے کہ مطلع دل منور آپکے سے طالع ہوا دلیل
اسکی اور قبض اشارت طرف سقوط رسوم اور وسائط کے ہے وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا
وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا اور اللہ وہ ہے جسنے کیا واسطے تمہارے رات کو پردا تو کہ اسمین آرام کرو اور نیند کو راحت تو کہ
آسایش پاؤ اور کیا دن کو وقت پراگندہ ہونیکا تو کہ واسطے معاش کے پہرو چلو لکھا ہے کہ خواب مشابہ موت کے
ہے اور نشور کہ اٹھنا خواب کے ہے مثل بعث کے ہے بعد موت کے **بیت** سخت تر غافل ہین وہ جو کرتے ہین
انکار حشر یوم یقظہ جیسے ہے ایسی ہی ہے موت اور نشر وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ
اور اللہ وہ ہے جسنے بھیجا باؤن کو خوشخبری دینے والیان آگے نازل ہونے رحمت اپنے کے کہ باران ہے کہ اکثر باؤ
چلنا برسات مین دلالت کرتا ہے اوپر مینہہ برسنے کے وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا اور اتارا ہمنے آسمان سے
یا ابر سے پانی پاک کرنیوالا لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا تو کہ زندہ کرین ہم
ساتھہ اسکے شہر مردے کو یعنے اس موضع کو کہ جسمین خشک سالی پڑی ہو یا اس مکان کو جو سوکھا بے رونق ہو
اور پلاوین ہم وہ پانی ان چیزون مین سے کہ پیدا کیا ہمنے چارپایون کو اور آدمیون کو بہت کو جو وادی مین رہتے ہین
دور آبادی سے کیونکہ بستی والے کنوون اور نہرون کے سبب مینہہ کے پانی کے کچھہ اتنی احتیاج نہین رکھتے
وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا اور البتہ تحقیق طرح طرح برسایا ہمنے مینہہ کو درمیان لوگون کے بستیون مختلف مین اور
وقتون متغایر مین یا باعتبار صفتون متفاوت کے کہ کبھی موسل دھار برسایا کبھی پھوار یا طرح طرح بیان کیا ہمنے ابر اور
باران کو قرآن مین تو کہ نصیحت پکڑین اور یاد کر کر اس نعمت کو شکر بجا لاوین فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۱۳ پس

انکار کیا اکثر لوگوں نے اور قبول نکیا مگر ناشکری اور کفران نعمت کو وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا اور اگر

چاہتے ہم البتہ بھیجتے ہم بیچ ہر بستی کے پیغمبر ڈرانے والا لیکن واسطے تعظیم شان اور علو مکان تیرے کے نبوت کو

تجھہ پر ختم کیا اور تجھے تمام لوگوں پر تا روز قیامت مبعوث کیا فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا

پس مت کہا مان کافروں کا کہ تجھکو دین آبا کی طرف بلاتے ہیں اور جہاد کر انسے ساتھ قرآن کے یا اسلام کے یا تلوار کے

یا ترک اطاعت انکے کے جہاد کرنا بڑا یعنے سخت اور بہت وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ اور اللہ وہ ہے جسنے

ملائے دو دریا اور اکٹھے بہائے بغیر اسکے کہ پانی آپسمین خلط ہو هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ یہہ ایک

پانی میٹھا ہے پیاس بجھانے والا اور یہہ دوسرا کھارا ہے چھاتی جلانیوالا یعنے دریا فارس اور روم کے

وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا اور کیا درمیان ان دونوں دریا کے پردا اور بند اپنی قدرت سے باندھا ہوا کہ آپس

مین علاحدہ رہین اور ایک دوسرے پر غلبہ نکرے لباب مین ہے کہ عذب فرات بڑے بڑے دریا ہین جیسے نیل

اور جیحون اور سیحون اور دجلہ اور ملح اجاج اور چھوٹے چھوٹے دریا ہین اور برزخ درمیان انکے بیابان اور شہر ہین جو

واقع ہین اور محقق کہتے ہین کہ بحرین خوف و رجا ہین کہ دل مومن مین کوئی ایک دوسرے پر غلبہ نہین کرتا کہ لو وزن خوف

المومنین و رجاءہ عدلا اگر تولا جاوے خوف مومن کا اور امید اسکی البتہ برابر اترے اور برزخ حمایت الٰہی اور عنایت

نامتناہی ہے وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا اور اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیا پانی سے آدم کو

کہ خمیر ہی خمیر طینت اسکے کا پانی سے پیدا کیا آدمی کو آب منی سے پس کیا واسطے اسکے ناتا اور سسرال یعنے دو قسم پیدا کیا

کہ مرد کہ نسبت نسب کی اس سے ہو اور زن کہ رشتہ سسرال کا اس سے ہو یا نسب وہ ہے کہ نکاح ساتھ اسکے ناروا ہو

اور صہر وہ ہے کہ نکاح ساتھ اسکے حلال ہو وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا اور ہے پروردگار تیرا قادر اوپر پیدا کرنے لڑکے اور

لڑکیوں کے وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ اور عبادت کرتے ہین مشرک سوا اللہ کے

اس چیز کو کہ نہ نفع دے انکو اگر اسکی عبادت کرین اور نہ ضرر دے انکو اگر اسکی عبادت نکرین مراد اس سے بت ہین

یا جو معبود سوا اللہ تعالیٰ کے ہو وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا اور ہے کافر اوپر نافرمانی پروردگار اپنے کے ہم پشت شیطان کا

اور مددگار اسکا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا اور نہین بھیجا ہمنے تجھکو اوپر تمام خلق کے مگر خوشخبری دینے

والا مومنوں کو ساتھ عنایت الٰہی کے اور ڈرانے والا کافروں کو ساتھ عقوبت نامتناہی کے قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

أَجْرٍ إِلَّا مَن شَاءَ أَن يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا کہہ نہین سوال کرتا مین تمکو اوپر اس قرآن کے یا تبلیغ رسالت کے کچھہ بدلا

مگر ایمان جو کوئی چاہے یہہ کہ پکڑ لیوے طرف رضا اور قرب پروردگار اپنے کے راہ یعنے بدلا میرا ایمان اور طاعت

مومنوں کی ہے کیونکہ اسپر واسطے میرے اجر اللہ کے نزدیک مقرر ہے اور ثابت ہے کہ ہر پیغمبر کو برابر عباد اور صلحا

امت کے ثواب ملیگا وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ اور توکل کر بیچ اجر لینے کے اوپر اس زندہ کے

کہ وہ ہرگز نہین مرتا کہ توکل کرنیوالا اوپر اوس زندہ کے بعد موت لگنے کے بے نصیب رہتا ہے اور پاکی بیان کر
ساتھ تعریف اسکے وکفی بہ بذنوب عبادہ خبیرا اور کفایت ہے اللہ ساتھ گناہون چھپے اور ظاہر بندون
اپنے کے خبردار الذی خلق السموات والارض وما بینھما فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش جسنے
پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اور جو کچھ کہ درمیان انکے ہے بیچ مقدار چھ دن کے ایام دنیا سے پھر متولی ہوا امر نگا
اوپر عرش مجید کے کہ اعظم مخلوقات ہے الرحمن فسئل بہ خبیرا وہ مہربان ہے پس پوچھ ذات اور صفات اسکی
کسی خبردار سے یا سوال کر خالق اور استوی کو دانا سے واذا قیل لھم اسجدوا للرحمن قالوا وما الرحمن اور جب
کہا جاتا ہے واسطے مشرکون کے کہ سجدہ کرو واسطے رحمان کے کہتے ہین کیا ہے رحمان یعنی یہہ نام ہے کہ مسمی
اسکے کو نہین جانتے ہم کیونکہ کفار قریش اسم رحمان کو اللہ تعالی پر نہین اطلاق کرتے تھے پس جب مامور سجدہ
ہوئے کہنے لگے ہم رحمان کو نہین جانتے انسجد لما تامرنا وزادھم نفورا کیا سجدہ کرین ہم واسطے اس چیز کے
کہ حکم کرے تو ہمکو ساتھ سجدہ اسکے کے اور زیادہ کرتا ہے ذکر رحمان کا اور امر سجدہ کا کافرون کو بھاگنا ایمان سے اور دور
ہونا راہ حق سے سمجھ لیجئے کہ یہہ سجدہ ساتوان ہے بقول امام اعظم اور آٹھوان ہے بقول امام شافعی اور
فتوحات مین اس سجدہ کو سجدہ نفور اور انکار کہا ہے اور کہا ہے کہ جو مسلمان یہہ آیت پڑھکر سجدہ کرے مختار
ہوا اہل انکار اور نفور سے پس اسکو سجدہ امتیازی کہا جاتا ہے تبارک الذی جعل فی السماء بروجا وجعل فیھا
سراجا وقمرا منیرا بہت برکت والا ہے اللہ جسنے کمال قدرت سے پیدا کئے بیچ آسمان کے برج بارہ یا قصر کہ حقیقت
انکی سوا اسکے کوئی نہین جانتا اور پیدا کیا بیچ آسمان کے یا برجونکے چراغ آفتاب اور ماہ روشن یا روشنی بخشنے والا
وھو الذی جعل الیل والنھار خلفۃ لمن اراد ان یذکر او اراد شکورا اور اللہ وہ ہے جسنے حکمت کاملہ اپنے سے
کیا رات کو اور دن کو اختلاف والے یعنی مخالف ایک دوسرے کے صفات اور احوال مین یا پیچھے آنیوالے ایک
دوسرے کے اور یہہ اختلاف یا خلف دلیل ہے واسطے اسکے کہ ارادہ کرتا ہے یہہ کہ نصیحت پکڑے یا ارادہ کرتا ہے
شکرگذاری کا نوبت باری پر کہ آگے پیچھے آنا جانا دن رات کا انہین سے ہے وعباد الرحمن اور بندے
رحمان کے یا عبادت کرنیوالا رحمان کی اضافت طرف رحمان کے واسطے تخصیص کے ہے اور تفضیل کے اور جیسا
کہ اسم رحمن خاص ہے واسطے خدا کے ایسے ہی یہہ بندے خواص ہین بارگاہ قرب اسکے کے اور یہہ بندے الذین
یمشون علی الارض ھونا وہ لوگ ہین کہ چلتے ہین اوپر زمین کے آہستہ ساتھ سکینت اور وقار کے یا از روے
تواضع کے واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما اور جس وقت بات کرتے ہین انسے جاہل بے ادبی کی کہتے ہین
جواب مین انکے کہ سلام ہے یا ایسی بات کہتے ہین جسمین سالم رہین گناہ سے غرض یہہ ہے جاہلون سے جھگڑتے
نہین ساتھ نرمی کے پیش آتے ہین سمجھ لیجئے کہ معاملہ انکا ساتھ خلق کے جلوت مین یہہ ہے اور خلوت مین ساتھ

حق کے یہہ ہے کہ فرمایا وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا اور وہ لوگ ہین کہ رات کاٹتے ہین واسطے پروردگار اپنے
کے سجدہ کرتے اور کھڑے نماز مین نیاز سے وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ اور وہ لوگ
ہین جو کہتے مین زاری جناب باری مین زتکاری سے کہ ای پروردگار ہمارے پھیر دے ہم سے عذاب دوزخکا
اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَامًا تحقیق عذاب اسکا ہے دائم اور لازم ہو جانے والا اِنَّھَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا
تحقیق دوزخ بری ہے جگہہ قرار کی اور رہنے کی وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا
اور وہ لوگ ہین کہ جسوقت خرچ کرتے ہین نہین بیجا خرچ کرتے کہ معاصی مین دین اور نہین تنگی کرتے کہ حق تعالی کا اور
حقدار کا دین اور ہوتا ہے درمیان اسراف اور بخل کے معتدل یعنے میانہ روے اختیار کے ہے اور طرفین سے
کہ مذموم ہین بحسن مین **بیت** وسط کو اختیار کر تو دلا کہ ہے خیر الامور اوسطہا نہ لکھا ہے کہ بعضے مشرک
حضرت پاس آکر کہنے لگے کہ ہمنے شرک کیا ہے اور خون ناحق اور زنا اور فجور بہت صادر ہوئے ہین اگر وہ ا اللہ
کہ تو جسکی عبادت کی طرف ہمین دعوت کرتا ہے یہہ ہماری گناہ سب معاف کرے تو ہم ایمان لاوین یہہ
آیت اتری کہ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ اور بندہ
اللہ کے وہ لوگ ہین کہ نہین پکارتے اور نہین عبادت کرتے ساتھہ اللہ کے معبود اور کو اور نہین مار دالتے اوس
جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مار دالنا اسکا مگر ساتھہ حق کے اور نہین زنا کرتے یہہ تین کبیرے صحیحین مین روایت
ابن مسعود سے آئے ہین کہ حضرت سے پوچھا مین نے کون سے گناہ بڑا ہے فرمایا شریک ٹھرانا ساتھہ اللہ کے پھر
قتل فرزند اپنے خوف سے کہ ساتھہ تیرے کھاوے پھر زنا زن ہمسایہ سے حق تعالی نے تصدیق قول پیغمبر صلے
اللہ علیہ وسلم مین یہہ آیت نازل کی کہ بندے میرے خاص شرک نہین لاتے اور خون ناحق اور زنا نہین کرتے
وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا اور جو کوئی کرے یہہ کام جو مذکور ہوئے ملیگا بری وبال سے یا دیکھیگا جزا گناہ اپنے
کی بعضون نے کہا ہے کہ اثام وادی ہے دوزخ مین زناکار وہان معذب ہونگے یا پیپ اور لہو دوزخیونکا ہے
کہ اسمین رہینگے یا آثام اور غی دو کنوے ہین دوزخ مین واسطے عذاب کے جماعت سفرزکی واللہ اعلم یُّضٰعَفْ
لَہُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُھَانًا دوگنا کیا جاویگا واسطے کرنیوالے ان کامونکے عذاب دن
قیامت کے اور رہیگا ہمیشہ بیچ عذاب کے در الحال کہ رسوا ہوگا اور خوار اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا
فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ مگر جسنے کہ توبہ کی شرک سے اور ایمان لایا ساتھہ خدا اور رسول کے اور کام کئے عمل
اچھے پس یہہ لوگ ہین کہ بدل ڈالتا ہے اللہ برائیان انکی بھلائیون سے کہ گناہان گذشتہ تو یہہ سے محو کرتا ہے
اور آیندہ طاعت اسکی جگہہ رکھتا ہے یا بدل ڈالتا ہے بلکہ معصیت کو انکے دلمین بلکہ طاعت سے یا توفیق
دیتا ہے انکو اوپر صندوق اعمال سابق کے یا دنیا مین بدل ڈالتا ہے کفر کو انکے ایمان سے اور آخرت مین گناہون کو

انکی نیکیون سے وکان اللہ غفورا رحیما اور ہی اللہ بخشنے والا کہا ہونکا ساتھہ توبہ کے مہربان اوپر ساتھہ
پھرانیکے توبہ کو انکے دلون مین ومن تاب وعمل صالحا فانہ یتوب الی اللہ متابا اور جو کوئی توبہ
کرے اور گناہون سے سوا شرک اور قتل اور زنا کے اور عمل کرے نیک پس تحقیق وہ رجوع کرتا ہی طرف
اللہ کے رجوع کرنا والذین لا یشہدون الزور اور بندے اللہ کے وہ لوگ ہین کہ نہین شاہدی دیتے جھوٹ
یا نہین حاضر ہوتے عیدمین مشرکون کے اور یہود اور نصاری کے یا انکے بازیگاہ مین یا مجلس غنامین بیچ صحبت
بدعت والون کے واذا مروا باللغو مروا کراما اور جو وقت گذرتے ہین ساتھہ بیہودہ کے گذرتے ہین بزرگانہ
اور پرہیزگارانہ یا گذرتے ہین منع کرنیوالے اس سے والذین اذا ذکروا بایات ربہم لم یخروا علیہا صما وعمیانا
اور وہ لوگ ہین کہ جو وقت نصیحت دیئے جاتے ہین ساتھہ آیتون پروردگار اپنے کے یعنے مواعظ قرآن کے نہین
گرتے اوپر انکے بہرے اور اندہے ہو کر یعنے نہین کہرے ہوتے انکے سننے کو بہرے کہ نسنین اسرار انکے اور
اندہے کہ نہ دیکھین انوار انکے بلکہ گوش ہوش سے سنتے ہین اور چشم دل سے برکت انکی دیکھتے ہین والذین
یقولون ربنا ہب لنا من ازواجنا وذریاتنا قرۃ اعین اور وہ لوگ ہین کہ کہتے ہین ای پروردگار ہمارے بخش
ہمکو جورؤن ہمارے سے اور اولاد ہمارے سے ٹھنڈک آنکھونکی مراد اس سے اہل اور اولاد صالح ہی کہ دیکھے سے آنکھین ٹھنڈی ہوتی
ہین اور دل خوش واجعلنا للمتقین اماما اور کر ہمکو واسطے پرہیزگارون کے پیشوا یعنے ایسی پرہیزگاری عنایت کر
کہ لائق امامت کے متقیون کے ہون ہم اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا یہہ لوگ کہ مذکور ہوئے بدلا دئے
جاوینگے ساتھہ بالاخانہ بہشت کے یا غرفہ نام ہی بہشت کے ناموں سے یا محل ہی چار ستونکا سونے اور چاندی اور موتی اور
مونگے کے اور یہہ مکان انکو ملیگا بسبب اسکے کہ صبر کیا انھون نے اوپر مشقت دنیا کے اور ایذاے کفار کے اور
ترک لذات کے یا صبر کیا فقر اور احتیاج پر یا اداے فرائض پر ویلقون فیہا تحیۃ وسلاما اور پہنچاوین جاوینگے
بیچ بہشت کے زندگانی باقی اور سلامتی آفتون سے اور ڈرون سے یا دعا زندگی کے اور سلامتی کے یا فرشتے انکو
تحیت اور سلام کہینگے یا تحیت فرشتون سے اور سلام اللہ سے سنینگے خالدین فیہا در آنحال کہ ہمیشہ رہینگے بیچ غرفہ کے
یا بہشت کے حسنت مستقرا ومقاما اچھی جگہہ قرار کی ہے بہشت اور جگہہ رہنے کی قل ما یعبؤا بکم ربی لولا
دعاؤکم کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکے والون کو کہ نہین اعتبار دیتا تمکو پروردگار میرا اگر نہو التجا تمھاری کیونکہ
شرف انسان کا ساتھہ التجا اور دعا کی ہے جناب خدامین فقد کذبتم فسوف یکون لزاما پس تحقیق جھٹلایا تمنے
مجھکو اور تقصیر کی عبادت حق مین پس البتہ ہوگا وبال اسکا لازم تمھارا یہان تک کہ دوزخ کو پہنچادیگا اور وہان
بھی لگا رہیگا یا ہوگی تکذیب تمھاری ملازم تمھارے کہ ترک نکروگے یا عقوبت تکذیب کی لگ جانیوالی ہوگی قتل
روز بدر مین واللہ اعلم سورہ شعرا مکی ہے مگر آیت والشعراء یتبعہم الغاوون مدنی ہی دو سو ستائیس آیتین ہین

ایک ہزار دو سو نو اور آٹھ کلمے ہین پانچ ہزار پانچ سو بیالیس حرف ہین فواصل اسکی لمن ہین ربط اسکا یہی ہے ساتھ
سورت فرقان کے کہ ابتداء دونون کی ہے ساتھ ذکر قرآن کے اور یہہ بھی ہے کہ سورہ فرقان مین ذکر طاعت اور
عبادت اور کفر اور کافرونکا تھا اسمین بھی وہی معانی ہین اور یہہ بھی ہے کہ ختم سورۂ فرقان کا ساتھ ذکر کافرون کے اور وعید
انکے تھا کہ فقد کذبتم فسوف یکون لزاما آغاز مین اسکے یہی لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین شان کفار مین آیا

سورة الشعراء مكية وهي مائتان بسم الله الرحمن الرحيم وسبع وعشرون آية

طسم معالم مین قتادہ سے منقول ہے کہ حروف مقطعہ نام قرآن کے ہین اسیواسطے اغلب بعد ان حروف کے ذکر قرآن کا
آتا ہے اور بعضے کہتے ہین اسم ہین اسماء الہی سے یا ہر حرف اشارہ ہے طرف ایک نام کے چنانچہ یہان اشارہ ہے طرف طاہر اور
سامع اور مجید کے بعضون نے کہا ہے کہ اشارہ طرف طوبی اور سدرہ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے بحر الحقائق مین ہے کہ طا اشارت
طرف طیران مرغان ہوا ے وحدت کے ہے کہ طائر باللہ ہین اور سین عبارت سیر روندگان طریق معرفت سے ہے کہ سائر الی اللہ ہین
اور میم ایما ساتھ مشی سالکان سبیل عبودیت کے ہے کہ ماشی اللہ اور فی اللہ ہین یا طا اشارت بطلب مبتدیان اور سین
بسیر متوسطان اور میم بمشاہدہ منتہیان ہے اور کشف الاسرار مین ہے کہ حق تعالی قسم کھاتا ہے ساتھ طہارت عز ازلی کے
اور سناء جبروت ابدی کے اور مجد جمال سرمدی کے اور جواب قسم کا یہہ ہے تلک آیات الکتاب المبین یہہ سورہ آیتین ہین
کتاب بیان کرنیوالے کے یا کتاب روشن کے کہ قرآن ہے احکام حلال اور حرام کے اسمین روشن اور بیتین ہین اور بیتن کے یعنی پیدا کرنیوالے
کے بھی ہین یعنے قرآن حق اور باطل کو ظاہر کرتا ہے اور ہدایت اور ضلالت کو آشکارا اور جب قریش نے ایسے کتاب کے تکذیب کی
اور ایمان نہ لائے خاطر شریف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ انکے ایمان لانے پر کمال حریص تھے شاق گذرا واسطے تسلی
مزاج اقدس آپ کے یہہ آیت اتری کہ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین شاید کہ تو ہلاک کرنیوالا ہے جان اپنی کو واسطے
کہ نہین ہوتے وہ ایمان لانیوالے قرآن پر ان نشأ ننزل علیہم من السماء آیۃ فظلت اعناقہم لہا خاضعین
اگر چاہین ہم اتارین اوپر انکے آسمان سے نشانی نشانیون قیامت سے یا بلا بلاؤن قاہرہ سے پس ہوجاوین گردنین انکے واسطے
اس آیت کے نیچے گردنین گردن کشون کے ہووین پست وما یاتیہم من ذکر من الرحمن محدث الا کانوا عنہ معرضین
اور نہین آتا انکے پاس کچھہ مذکور اللہ مہربان کے طرف سے نیا بھیجا ہوا ساتھ وحی کے یعنی کوئی سورہ قرآن کے نہین نازل
ہوتی مگر ہوتی ہین اس سے منہہ پھیرنیوالے فقد کذبوا فسیاتیہم انبؤا ما کانوا بہ یستہزءون پس تحقیق
جھٹلایا قرآن کو انھون نے اور جھٹلا رہے ہین پس شتاب آوینگے انکو بدم مرگ یا وقت بعث یا روز بدر خبرین اس چیز کے کہ تھے ساتھ
اسکے ٹھٹھا کرتے اور باور نہ رکھتے اور پیچھے آنے ان خبرونکے پشیمانی کچھہ فائدہ نہ دیگی بیت جو کرنی بھلائی ہو سو کر آج ہے
ہے راحت کچھہ سود نہ دیگی تجھے فردا کی ندامت اولم یروا الی الارض کم انبتنا فیہا من کل زوج کریم کیا نہین
دیکھا جھٹلانیوالون نے طرف زمین کے کہ محض قدرت سے کتنا اگایا ہمنے بیچ اسکے بعد مردگی اور افسردگی اسکے کے ہر قسم روئیدگی
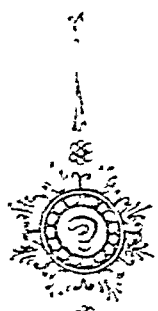
تو اسکا اوپر میرے یہہ کہ غلام کر رکھا ہے تو نے بنی اسرائیل کو یعنے تو اگر غلام نکرتا بنی اسرائیل کو ماں میری مجھے دریا مین
نہ ڈالتی اور قوم میری مجھے تربیت کر لیتی تیرے پالنے کا محتاج ہوتا مین سمجھ لیجئے کہ ہمزہ استفہام کا یہان مقدر ہے
اور جو ہمزہ استفہام کا نہین ٹھہراتے وہ یہہ معنے کہتے ہین کہ اور وہ نعمت کہ تو احسان کہتا ہے اسکا اوپر میرے یہہ ہے
کہ غلام کر رکھا ہے تو نے بنی اسرائیل کو اور بیٹا کر پالا ہے مجھکو اور جو فرعون نے حضرت موسی سے انا رسول
رب العالمین سنا تھا بات ٹال کر واسطے آزمائش کے قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ کہا فرعون نے اور کیا ہے پروردگار
عالمونکا اور کیا چیز ہے کیا ماہیت رکھتا ہے موسی علیہ السلام نے اعراض کر کر جواب ماہیت سے تعریف کے اللہ کی ساتھ
ظاہر ترین دلائل حکمت اور آثار قدرت کے اور جواب مین اسکے قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ
كُنْتُمْ مُوقِنِينَ کہا پروردگار ہے آسمانونکا اور زمین کا اور جو کچھ کہ درمیان ان دونون کے ہے اگر ہو تم یقین لانے
والے صفات پر اسکے قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُونَ کہا فرعون نے واسطے اُن لوگون کے کہ گرد اسکے تھے پانچ
سو امیر قبطی زیور پہنے کرسیون پر بیٹھے کیا نہین سنتے تم جواب اس شخص کا کہ مین حقیقت اسکی سے پوچھتا ہون
اور یہہ افعال سے خبر دیتا ہے قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ کہا موسی علی نبینا و علیہ السلام نے دوسری بار
اللہ میرا آفریدگار تمھارا ہے اور آفریدگار باپون تمھارے پہلونکا عدول کیا اور طرف ظاہر تر آیات کے اور واضح
تر اسکے اور پر تامل کے قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ۝ کہا فرعون نے اپنی قوم کو ٹھٹھے سے
انکو رسول ٹھہرا کر کہ تحقیق رسول تمھارا جو بھیجا گیا ہے طرف تمھارے البتہ دیوانہ ہے کہ جواب مطابق سوال کے
نہین دیتا قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ کہا موسی نے وہ پروردگار مشرق کا اور مغرب کا
ہے اور جو کچھ درمیان انکے ہے اگر ہو تم سمجھتے کہ جواب تمھارے سوال کا سوا اسطرحکے نہین ہو سکتا کیونکہ کوئی حقیقت
سے اللہ کے آگاہ نہین جو عقل اور فہم اور قیاس اور وہم مین آوے اس سے وہ منزہ ہے اور یہہ سب حادث
ہین اور وہ قدیم حادث ادراک قدیم کا کیونکر کرے بیت فہم سے اسکی حقیقت پاک ہے وہم کا بھی وہان
نہین ادراک ہے قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ کہا فرعون نے مناظرہ سے تھک
کر اگر پکڑے گا تو الٰہ ہووے سوا میرے معبود سوا میرے البتہ کرونگا مین تجھکو قیدیونمین سے لکھا ہے کہ قید فرعون کے قتل سے
بدتر تھی ایک گڑھے مین اوندھے ڈلوا دیتا ہے نہ وہان کسی کی بات سنتے تھے نہ کسیکو دیکھتے تھے اور
وہان سے نہین نکلتے تھے مگر مرے ہوئے موسی علیہ السلام نے جب مذکور قید کا سنا قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ
بِشَيْءٍ مُبِينٍ کہا کیا قید کریگا تو مجھکو اور اگرچہ لاؤن مین تیرے پاس ایک چیز ظاہر یعنے معجزہ روشن قَالَ فَأْتِ
بِهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ کہا فرعون نے پس لے آ اسکو اگر ہے تو سچون سے اپنے دعوی مین فَأَلْقَىٰ
عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ ۝ پس ڈال دیا موسی نے عصا اپنا پس ناگہان وہ تھا اژدہا ظاہر

فرعون دیکھکر ڈرا اور لوگ جو حاضر تھے بھاگے ایسے کہ پچیس ہزار آدمی دب کر مر گئے ونزع یدہ فاذا ھی بیضاء
للناظرین اور بغل مین کھینچ لیا ہاتھ اپنا فرعون کو گندم گون دکھا کر پس ناگہان وہ سفید تھا چمکتا ہوا واسطے دیکھنے
والون کے لکھا ہے کہ شعاع ہاتھ کی موسی علیہ السلام کے مانند سورج کے چمکتی تھی کہ نگاہ نہین ٹھہر سکتی تھی
قال للملا حولہ ان ھذا لساحر علیم کہا فرعون نے واسطے سردارون کے گرد اگرد اسکے تھی تحقیق یہہ
شخص البتہ جادوگر ہے دانا سمجھ لیجئے کہ فرعون ڈرا کہ کوئی اسکے قوم مین سے ایمان نہ لاوے حیلہ اٹھایا اور
کہا کہ یہہ فن سحر مین بڑی مہارت رکھتا ہے یرید ان یخرجکم من ارضکم بسحرہ فماذا تامرون چاہتا ہے
یہہ کہ نکال دے تمکو زمین تمھاری سے یعنے دیار مصر سے ساتھ جادو اپنے کے پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو تم کام مین اسکے
سمجھ لیجئے کہ یا دعوی انا ربکم الاعلی کا کرتا تھا یا معاملہ مین موسے علیہ السلام کے اپنے بچارون سے مدد چاہنے لگا
قالوا ارجہ واخاہ وابعث فی المدائن حاشرین کہا انھون نے قید کر اسکو اور بھائی اسکے کو یا ڈھیل دے
اسکو اور بھائی اسکے کو اور قتل مین انکے جلدی مت کر جھوٹ انکا ظاہر ہونے دے تو کہ لوگ نتک مین
نپڑین اور بھیج بیچ شہرون مملکت اپنے کے جمع کرنیوالون کو یعنے قاصدون کو روانہ کر طرف ہر شہر کے
یاتوک بکل سحار علیم تو کہ لے آوین تیرے پاس ہر جادوگر دانا کو فرعون نے یہہ بات سنکر ایلچی روانہ کئے
فجمع السحرۃ لمیقات یوم معلوم پس جمع کئے گئے جادوگر واسطے وقت دن معلوم کے اور وعدہ دئے گئے
کے کہ یوم الزینہ تھا وقیل للناس ھل انتم مجتمعون اور کہا گیا یعنے فرعون نے کہا واسطے لوگون مصر والون کے
کیا ہو تم اکٹھا ہونے والے یعنے جمع ہو لعلنا نتبع السحرۃ ان کانوا ھم الغالبین شاید کہ ہم پیروی
کرین ہم جادوگرون کی موسی کے ٹرانے مین اگر ہووین وہی غالب موسی اور ہارون پر فلما جاء السحرۃ
قالوا لفرعون ائن لنا لاجرا ان کنا نحن الغالبین پس جب آئے جادوگر کہنے لگے واسطے فرعون کے کیا مقرر
ہوگا واسطے ہمارے بدلا تیرے سرکار سے اگر ہون ہم غالب جادو مین موسی اور ہارون پر قال نعم وانکم اذا
لمن المقربین کہا ہان فرعون نے بدلا ہوگا واسطے تمھارے اور تحقیق تم اسوقت البتہ مقربون سے ہوگے پس
جادوگر فرعون کا یہہ وعدہ سنکر خوش ہوئے اور میدان معین مین آئے اور وقت معلوم مین موسے علیہ السلام
کے مقابل ہوئے اور صف باندھ کر کہنے لگے کہ اول تم اپنا جادو ڈالتے ہو یا ہم ڈالین قال لھم موسی القوا ما
انتم ملقون کہا واسطے انکے موسے نے ڈالو جو کچھ کہ ہو تم ڈالنے والے فالقوا حبالھم وعصیھم پس
ڈالین انھون نے رسیان اور لاٹھیان اپنی پارہ بھری ہوی کہ ستر ہزار رسیان اور ستر ہزار لاٹھیان تھین
وقالوا بعزۃ فرعون انا لنحن الغالبون اور کہا انھون نے جب رسیان اور لاٹھیان سورج کے گرمی سے حرکت
مین آئین اور لوگ چلائے ساتھ اقبال فرعون کے تحقیق ہم مین غالب موسی اور ہارون پر فالقی موسی

عصاہ فاذا ھی تلقف ما یافکون پس ڈالا موسےٰ نے خدا کے حکم سے عصا اپنا وہ اسیدم اژدہا ہوگیا پس
ناگہان وہ نگل جاتا ہے جو کچھ جھوٹ باندھتے تھے اور سانپون کی صورت دکھلاتے تھے فالقی السحرۃ ساجدین
پس ڈالے گئے جادوگر سجدہ کرتے ہوئے کیونکہ سمجھ گئے کہ عصا کا اژدہا بن جانا جادو نہین اور صدق دل سے
قالوا اٰمنا برب العٰلمین رب موسیٰ وھٰرون کہا جادوگرون نے ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار عالمون کے
پھر توضیح کے کہ پروردگار موسیٰ اور ہارون کے تو کہ دفع توہم ربوبیت فرعون کرے اور جب فرعون کو جادوگرون کے
ایمان لانے کی خبر ہوئی بلا کر قال اٰمنتم لہ قبل ان اٰذن لکم کہا ایمان لائے تم واسطے موسیٰ کے پہلے اس سے کہ پروانگی
دون مین تمکو اسپر ایمان لانے کی اور اٰمنتم کے پہلے ہمزہ استفہام کا ہے اورون نے سو حفص کے پڑھا ہے انہ لکبیرکم
الذی علمکم السحر تحقیق وہ بڑا تمھارا ہے جسنے سکھایا تمکو جادو اور تمنے اور اسنے متفق ہوکر قصد کیا ہے میری
بربادی کا اور ملک کے خرابی کا فلسوف تعلمون پس البتہ شتاب جانون کے جو کچھ ایمان لانے پر ساتھ خدا کے
موسیٰ کے عذاب دونگا مین تمکو لاقطعن ایدیکم وارجلکم من خلاف البتہ کاٹونگا مین ہاتھ تمھارے
اور پانون تمھارے مخالف طرف سے کہ ایک طرف کا ہاتھ کاٹونگا اور دوسرے طرف کا پانون یا ہاتھ کاٹونگا
تمھارے بسبب خلاف کے کہ تمنے مجھہ سے کیا ولاصلبنکم اجمعین اور البتہ سولی پر کھینچونگا مین تمکو
سب کو کہ تم مرجاو اور مخالف درجاوین قالوا لاضیر کہا جادوگرون نے کہ ایمان لائے تھے نہین ضرر ہمکو تیرے
ڈرانے سے اور ہم موت سے نہین ڈرتے انا الی ربنا منقلبون تحقیق ہم طرف ثواب پروردگار اپنے کے پھر
جانین والے ہین انا نطمع ان یغفر لنا ربنا خطٰیٰنا ان کنا اول المؤمنین تحقیق ہم امید رکھتے
ہین یہہ کہ بخشے واسطے ہمارے پروردگار ہمارا گناہ ہمارے اسواسطے کہ ہین ہم اول ایمان لانے والے اس محفل مین
خدا پر لکھا ہے کہ فرعون نے داہنے ہاتھ اور بائین پانون انکے کٹوا کر سولی پر کھچوادیا موسیٰ علیہ السلام انکا
حال دیکھکر روے حق تعالیٰ نے حجاب اٹھا کر مقام قرب اتحاد کھا کر دل کلیم اپنے کو تسلی بخشی بیت قطع کر کر
دست و پا کو کھینچ دیوین دار پر جان سے منظور ہے ہووے تیرا دیدار پر پس موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام بعد اس واقعہ
کے کئی برس وہان رہے اور دعوت کرتے رہے اور معجزہ دکھاتے رہے لیکن وہ ایمان نہ لائے دن بدن فساد اور
عناد زیادہ کرنے لگے یہان تک کہ زمانہ ہلاک کا انکے نزدیک آیا حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ اپنی قوم
کو لیکر مصر سے باہر جا چنانچہ فرماتا ہے واوحینا الی موسیٰ ان اسر بعبادی انکم متبعون اور وحی کی
ہمنے طرف موسیٰ کے یہہ کہ رات کو لیچل بندون میرون کو یعنی بنی اسرائیل کو کہ نجات تمھاری اور ہلاک فرعون کی
ہے تحقیق تم پیچھا کئے جاؤگے یعنے فرعون اور لشکر اسکا تمھارے پیچھے آویگا تمھین دریا سے اتار دینگے ہم اور انکو
ڈبو دینگے لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو کہا کہ زیور قبطیون کا اس بہلانے سے لو کہ ہمارے عید

کہا یاران موسی کے نے تحقیق ہم پائے گئے ہین یعنے لشکر فرعون کا ہمین پاویگا اور ہم انکے ہاتھون مین گرفتار ہونگے
قَالَ كَلَّا کہا موسی علیہ السلام نے ہرگز نہین کہ تمکو وہ پاوین اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ تحقیق ساتھ میرے پروردگار میرا ہے یاری
اور مددگاری مین شتاب راہ دکھاویگا مجھکو طرف نجات کے محققون نے کہا ہے کہ موسی علیہ السلام نے اپنے کلام مین معیت کو
مقدم کیا کہ ان معی ربی اور حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم سے کہ ان اللہ معنا ہے معیت کو موخر کیا
تو کہ عارفون پر روشن ہے کہ کلیم اللہ نے اپنے سے طرف حق کے نگاہ کی اور حبیب اللہ نے اللہ سے طرف اپنے نظر کی
یہہ مرتبہ مراد کا ہے اور وہ مرید کا تھا مرید کو جو کہین وہ کرتا ہے اور مراد جو کہے وہ کرتے ہین راہ کلیم راہ انابت تھا اور راہ
حبیب راہ اجتبا ہے مصرع ہے اسمین اسمین فرق زمین آسمان کا بیت ایک اپنے پانون سے چلتا ہے راہ
ایک کو کھینچ لئے جاتے ہین راہ رفتن و بردن نہین ہے ایک سا فرق اسکا ہے اسمین ہے رافت بڑا وہ سلوک اور یہہ ہے
جذب کبریا وہ انابت یہہ سبیل اجتبا وہ مریدون سے ہی اور یہہ ہے مراد وہ غمگین ہر طرح یہہ ہر طرح ہے شاد وہان
رضائے حق پہ ہین سب کار و بار یہان ہے کامون پر رضائے کردگار وہ محب ہے اور یہہ محبوب ہے وہ ہے طالب اور یہہ
مطلوب ہے عاشق و معشوق کو یکسان گمان ہین یہان فرق زمین و آسمان لکھا ہے کہ لشکر فرعون کا جب نزدیک
بنی اسرائیل کے پہنچا حق تعالی نے ابر کو حجاب درمیان دونون لشکرون کے کردیا چنانچہ ایک لشکر دوسرے کو نہین دیکھتا
تھا فرعون نے کہا کہ اتر بیٹھو تو کہ آفتاب بلند ہو دھوان مٹ جاوے پھر ہم انکو مار لینگے کہ ہم سے چھٹ سکتے نہین آگے
دریا ہے پیچھے لشکر ہمارا کہان بھاگ کر جاوینگے اور بنی اسرائیل اسقدر گھبرائی کہ موسی علیہ السلام نالان ہو وحی آئی کہ
ہمنے دریا کو تیرے حکم مین کیا اسکو کہنت سے پکار کر جو چاہے کہہ چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے فَاَوْحَیْنَا اِلٰی مُوْسٰی اَنِ
اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ پس وحی بھیجی ہمنے طرف موسی کے یہہ کہ مار ساتھ عصا اپنے کے دریا کو موسی علیہ السلام نے کنارے پر
جلکے عصا پانی پر مارا اور کہا کہ ای ابا خالد ہمین راہ دے فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ پس
پھٹ گیا دریا اور بارہ رستے ہوگئے پس ہوگیا ہر ٹکڑا مانند پہاڑ بڑے کے اور اسیدم ہوا چلی کیچڑ پلکا سوکھ گیا ہر فرقہ جدی راہ
مین چلا وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ اور نزدیک کردیا ہمنے اس جگہہ دوسرون کو کہ قوم فرعون تھی یعنے کنارے
پر دریائے قلزم کے پہنچادیا اور جو فرعون نے دیکھا کہ درمیان دریا کے راہ ہوگئی بنی اسرائیل اترتے جاتے ہین فریب دینے کو
سپاہیوں قوم کے کہا کہ دیکھو دریا ہیبت میری سے پھٹ گیا ہامان مان نے مشورہ کی راہ سے کہا کہ تو جانتا ہے کہ یہہ
ماجرا دعا موسی سے ایسے واقع ہوا ہے ہرگز دریا مین نجائیو کہ غرق ہوجاویگا فرعون نے باگ گھوڑے کی کھینچی جبرئیل علیہ
السلام گھوڑی پر سوار ہوکر فرعون کے سامھنے سے دریا مین گئے گھوڑا فرعون کا تیز اور تند تھا نہ رکا دریا مین چلا گیا تمام
فوج ہر راہ سے اسکے پیچھے چلی میکائیل نے سب کو پیچھے سے ہانک کر دریا کی راہو مین ڈالدیا حق تعالی نے بنی اسرائیل کو
پار کردیا اور دریا کو حکم کیا کہ مل جاوے مل گیا فرعون تمام لشکر سمیت ڈوب گیا سو وہ احوال حقتعالی فرماتا ہے کہ وَاَنْجَیْنَا مُوْسٰی

بھی یہان سے ظاہر ہوتے ہین وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ اور جب بیمار ہوتا ہون مین پس وہی شفا دیتا ہے مجھکو
امام جعفر صادق سے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہون مین ساتھ گناہ کے شفا دیتا ہے ساتھ توبہ کے سلمی نے کہا کہ مرض برویت
اغیار ہے اور شفا بمشاہدہ انوار واحد قہار بحر الحقائق مین ہے کہ بیماری تعلقات کونین سے ہے اور شفا قطع تعلق ہے
بیت ای دل بیمار کرچاہے شفا بشکل رافت دو جہان سے جی اٹھا وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ اور وہ ہے جو
مار ڈالیگا مجھکو دنیا مین وقت اجل آنیکے پھر جلاویگا مجھکو آخرت مین واسطے حساب لینے اور اجر دینے کے امام ثعلبی نے کہا
کہ ماریگا ساتھ عدل کے اور جلاویگا ساتھ فضل کے بعضون نے کہا کہ موت ساتھ معصیت کے ہے اور زندگی ساتھ طاعت
کے یا موت ساتھ جہل کے ہے اور حیات ساتھ علم کے یا امانت بطمع ہے اور احیا بورع یا امانت بفراق ہے اور احیا بتلاق
حقائق سلمی مین ہے کہ مارتا ہے مجھکو مجھسے اور نفس میرے سے اور جلاتا ہے ساتھ اپنے اور روح میری سے بعضی
محققون نے کہا ہے امانت اور حیا ساتھ خوف اور رجا کے ہے یا ساتھ غفلت اور ذکر کے ہے یا ساتھ استتار
اور تجلی کے بحر الحقائق مین ہے کہ مارتا ہے مجھکو اوصاف بشریت سے اور جلاتا ہے ساتھ اخلاق روحانیت کے اور پھر مارتا ہے
سمات روحانیت سے اور زندہ کرتا ہے ساتھ صفات ربانیت کے اور حقیقت یہہ ہے کہ مارتا ہے مجھکو انانیت سے
اور زندہ کرتا ہے ساتھ ہویت اپنے کے کہ حیات طیبہ عبارت اسی سے ہے بیت کیا کرونگا مین تیرے ہجر مین جیکر اے جان
جان تو ہے میری سو جان مین تجھ پر صدقے وَالَّذِيْ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ اور وہ ہے کہ امید
رکھتا ہون مین یہہ کہ بخشے واسطے میرے خطا میری دن قیامت کے سمجھ لیجئے کہ گناہ کی نسبت طرف اپنے باوجود عصمت
نبوت کے واسطے کسر نفسی کے اور تعلیم امت کی ہے اور تخلیص مین ہے کہ مراد گناہ امت محمدیہ علیہ افضل الصلوٰۃ
والتحیہ ہین کہ حضرت خلیل نے خداوند جلیل سے دعائے مغفرت انکی کرکر کہا رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ
اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے کمال علم تو کہ لائق خلافت حق کا اور ریاست خلق کا ہوئین اور ملادے مجھکو
سبب کمال علم کے ساتھ صالحون کے وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ اور کر واسطے میرے زبان راستی کی بیچ
پچھلون کے یعنے جو پیچھے آوین وہ میری تعریف اور نیک نامی بیان کرتے جاوین سمجھ لیجئے کہ یہہ دعا انکی قبول ہوئی تمام
امتین مجوس اور یہود اور نصاری اور اہل اسلام تعریف انکی کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد لسان صدق
سے مرد صادق ہے اور معنی آیت کی یہہ ہین کہ ظاہر کر واسطے میرے تجدید اصل دین میرے کی راست گو بیچ پچھلے امتون کے
اور مراد ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ اور کر مجھکو وارثون بہشت نعمت کے
سے یعنے مجھے انمین سے کر جو بہشتی ہین وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ اور بخش واسطے باپ میرے کے یعنے ایمان
دے اسے تو کہ وہ بخشا جاوے تحقیق وہ ہے گمراہون سے وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ اور مت رسوا کیجو مجھکو جسدن لوگ
اٹھائے جاوین قبرون سے یہہ بھی دعا واسطے تعلیم امت کے ہے کیونکہ انبیا خوار اور رسوا نہین ہوسکتے يَوْمَ لَا يَنْفَعُ

مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم ۞ جسدن کہ نہ کام اویگا مال اور نہ اولاد مگر جو لاوے اللہ کے پاس
دل سلامت خالی کفر اور معصیت سے کیونکہ اسنے مال براہ خدا دیا ہوگا اور فرزندونکو براہ حق ارشاد کیا ہوگا پس وہ
مال اور اولاد البتہ کام آوینگے بعضون نے کہا ہے سلامت قلب اخلاص ہے شہادت لا الہ الا اللہ مین یا دل سلیم
وہ ہے جو سلامت ہو حب دنیا سے یا حسد اور خباثت سے یا خالی ہو غیر حضرت رب العزت سے سلمی نے کہا کہ نہ ہووین
طلب دنیا کی سماوے نہ طمع عقبی کی یا خالی ہو بدعت سے اور اطمینان پاوے ساتھ سنت کے سید الطائفہ جنید بغدادی رح
نے کہا کہ سلیم مار گزیدہ ہے اور مار گزیدہ مدام قلق اور اضطراب رکھتا ہے پس دل سلیم وہ دل ہے کہ ہمیشہ تضرع اور زاری
خوف باری سے کرتا ہے یا شوق لقا ہے جانفزائے کبریا سے آہین بھرتا ہے **بیت** وہی قلب سلیم ایجان
ہے آہ منہ جسکے مار محبت نے ڈسا ہو نہ چین اسکو ہو بیٹھے اور نہ لیٹے ہر رگ و ریشہ سے زہر اسکا بہرا ہو وازلفت
الجنۃ للمتقین اور جسدن نزدیک کیجاویگی بہشت واسطے پرہیزگارون کے تو کہ موقف سے اسکو دیکھینگے اور انہی
منزلون کو مشاہدہ کر کر خوش ہون وبرزت الجحیم للغاوین اور ظاہر کیاجاوے دوزخ واسطے گمراہون کے تو کہ اسکو
دیکھین اور اپنے مقام معلوم کر کر غم الم کھینچین وقیل لھم اینما کنتم تعبدون من دون اللہ اور کہا جاوے
یعنی فرشتے امر الہی سے کہین واسطے انکے کہان ہین جو کچھ کہ تم تھے عبادت کرتے سوا اللہ کے یعنی کہان ہین تمہارے
معبود جھوٹے جنسے تم امید رکھتے تھے ھل ینصرونکم او ینتصرون کیا مدد کرتے ہین تمہارے عذاب تالنے مین یا
بدلا لیتے ہین فکبکبوا فیھا ھم والغاون پس اوٹلے ڈالے جاوینگے بیچ دوزخ کے بت اور سب گمراہ انکے
پوجنے والے وجنود ابلیس اجمعون اور دوزخ مین ڈالے جاوینگے لشکر ابلیس کے سب یعنی جو پیروی کرنیوالے اسکے
اسکے آدمی اور جن قالوا وھم فیھا یختصمون کہینگے کافر اور حال انکا یہ کہ وہ بیچ دوزخ کے جھگڑتے ہونگے آپسمین ایک
دوسرے سے یعنی بت اور انکے پوجنے والے بت پرست بتون سے کہینگے تاللہ ان کنا لفی ضلال مبین
قسم ہے اللہ کی تحقیق تھے ہم البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے اذ نسویکم برب العلمین جس وقت کہ برابر کرتے تھے ہم تمکو مستحق
عبادت مین ساتھ پروردگار عالمون کے وما اضلنا الا المجرمون اور نہ گمراہ کیا تھا ہمکو مگر گنہگارون نے کہ سردار
ہمارے تھے یا دیو تھے فما لنا من شافعین پس نہین واسطے ہمارے اب کوئی شفاعت کرنیوالون سے
جیسے کہ مسلمانون کے واسطے ہین ولا صدیق حمیم اور نہ آشنا ہی جلانے والے اور دوست غم کھانے
والا واقف القلوب ہین کہ حمیم اصل مین ہمیم تھا ہا کو حا سے بدل ڈالا واسطے قرب مخرج کے اور ہمیم ماخوذ
اہتمام سے ہے یعنی نہ وہ یار ہوگا کہ اسدن اہتمام کرے بیچ مہم کافرون کے اور شرط دوستی کی بجالاوے الاخلاء
یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین پھر کافر حسرت سے کہینگے فلو ان لنا کرۃ فنکون من المؤمنین پس کاش کہ
ہوتا واسطے ہمارے پھر جانا دنیا مین پس ہوتے ہم ایمان لانے والون سے ان فی ذلک لایۃ تحقیق بیچ

قصہ ابراہیم کے اور جھگڑنے اُسکے ساتھ قوم کے البتہ نشانی ہے کہ عقلا ساتھ اُسکے عبرت پکڑیں وَمَا كَانَ
أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ اور نہیں تھے اکثر قوم ابراہیم کی ایمان لانے والے کیونکہ بابل والو مین سوا نمرود کے دختر کے کوئی
ایمان نہیں لایا تھا وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ غالب ہے مشرکوں پر مہربان ہے
کہ توبہ بندوں کی قبول کرتا ہے اور بےحجت عذاب نہیں دیتا كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ جھٹلایا پہلے اُنسے قوم
نوح کے نے پیغمبروں کو إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ یاد کر جسوقت کہا واسطے اُنکے بھائی اُنکے نوح علیہ
السلام نے کیا نہیں ڈرتے تم اللہ سے جو اُسکی عبادت نہیں کرتے سمجھیے کہ حضرت نوح کو بھائی اُنکا
فرمایا ہے نسب کی راہ سے إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ تحقیق مین واسطے تمھارے پیغمبر ہوں باامانت فَاتَّقُوا
اللَّهَ وَأَطِيعُونِ پس ڈرو اللہ سے اور بتوں کو مت پوجو اور اطاعت کرو میری ایمان لانے مین وَمَا أَسْأَلُكُمْ
عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ اور نہیں سوال کرتا ہوں تم سے اوپر ادائے رسالت کے کچھ بدلا إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ
الْعَالَمِينَ نہیں بدلا میرا مگر اوپر رب عالموں کے کہ اجر رسالت اُسی سے چاہتا ہوں مین فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ
پس ڈرو عذاب اللہ کے سے اور کہا مانو میرا تکرار امر تقوی کا اور اطاعت کا واسطے تاکید کے ہے کیونکہ قوم نوح
علیہ السلام کی بہت سخت دل تھی قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ کہا اُنھوں نے جواب مین نوح
علیہ السلام کے کیا مان لیوین ہم تجھکو اور حال یہہ ہے کہ پیروی کی تیری رذالوں نے اور ظاہر مین تیرے
موافق ہین اور باطن مین مخالف قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ کہا نوح علیہ السلام نے اور نہیں ہے علم میرا بیچ
اس چیز کے کہ ہین وہ کرتے یعنے حکم میرا ظاہر پر ہے سو وہ عمل مومنوں کے کرتے ہین لیکن نہیں جانتا
ہوں کہ اخلاص سے کرتے ہین یا نفاق سے إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ نہیں حساب باطنوں اُنکا
مگر اوپر پروردگار میرے کے کہ وہ مطلع ہے اُسپر اگر سمجھو تم کہ غیب کا جاننے والا وہی ہے اور مین سچوں سے ہوں پھر قوم
نے کہا کہ اُن رذالوں کو اپنی مجلس سے اٹھادے تو ہم اگر تیری باتین سنین نوح علیہ السلام نے کہا وَمَا أَنَا بِطَارِدِ
الْمُؤْمِنِينَ اور نہیں ہون مین نکال دینے والا ایمان والوں کو إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ نہیں ہون مین مگر ڈرانے والا
ظاہر یعنے آیا ہوں دعوت کرنے کو مکلفوں کے خواہ غنی ہوں خواہ فقیر قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ
کہا کافروں نے اگر نہ باز رہیگا تو اے نوح دعوت سے اور ڈرانے سے البتہ ہوگا تو سنگسار کئے گیوں سے یا راندے
ہوؤں سے قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ کہا نوح علیہ السلام نے یہہ بات سُنکر اور ایمان قوم سے مایوس ہو کر
اے پروردگار میرے تحقیق قوم میری جھٹلایا مجھکو فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ پس حکم
کر درمیان میرے اور درمیان اُنکے حکم کرنے کر اور نجات دے ہمکو اُنکے شر سے اور اُن لوگوں
کو جو ساتھ میرے ہین ایمان والوں سے فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ پس نجات دی ہم نے اُسکو اور اُنکو

جو ساتھ اُسکے تھے بیچ کشتی بھری ہوئی کے آدمیون سے اور حیوانون سے اور اسباب اور خوراک ثم اغرقنا
بعد الباقین پھر ڈبو دیا ہم نے پیچھے نجات دینے اُنکے کے اور دن کو قوم اُسکی سے ان فی ذلک لایۃ تحقیق
بیچ صبر کرنے کے ایذاے قوم البتہ دلالت ہے اوپر ثابت رکھنے صبر کے سبب ظفر ہے صبر کرنا کے تو ظفر ہو وما کان
اکثرھم مؤمنین اور نہ تھے اکثر قوم انکی ایمان لانیوالے خدا و پیغمبر پر بلکہ ہشتاد و نہ شخص ایمان لائے تھے جو انکے
ساتھ کشتی مین بیٹھے تھے وان ربک لھو العزیز الرحیم اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ ہے غالب عقوبت کفار پر
مہربان ہے ساتھ تاخیر عذاب کے اُن پر کذبت عاد ن المرسلین جھٹلایا قوم عاد نے پیغمبرون کو کہ ایک پیغمبر کا جھٹلانا
سب پیغمبرونکا جھٹلانا ہے اذ قال لھم اخوھم ھود الا تتقون یاد کر جس وقت کہ کہا واسطے انکے بھائی نسبتی انکے ہود نے
کیا نہین ڈرتے تم عذاب عقاب خدا سے اور نہین پرہیز کرتے تم شرک سے انی لکم رسول امین تحقیق مین واسطے
تمھارے پیغمبر با امانت ہون بیچ وحی اور رسالت کے فاتقوا اللہ واطیعون پس ڈرو خدا سے اور خلاف امر
اُسکے مت کرو اور کہنا مانو میرا وما اسئلکم علیہ من اجر اور نہین سوال کرتا مین تم سے اوپر ادائے رسالت کے
بدلا مال اور متاع دنیا سے ان اجری الا علی رب العالمین نہین بدلا میرا مگر اوپر پروردگار عالمون کے اتبنون
بکل ریع اٰیۃ تعبثون کیا بناتے ہو تم بیچ ہر زمین بلند کے ایک نشانی واسطے تماشے آنے جانیوالون
کے کھیلتے ہو ساتھ اُسکے یعنے وہان رہتے نہین عبث بناتے ہو بعضے کہتے ہین کہ سر راہ مکان بناتے تھے اور وہان
بیٹھ کر گذرنے والون سے بازی کرتے تھے یا مراد کبوتر خانے ہین واللہ اعلم وتتخذون مصانع لعلکم تخلدون
اور بنا لیتے ہو تم مکان کاریگری کے قلعے محکم یا محل بلند یا حوض پانی کے تو کہ تم ہمیشہ رہو تم اُنھون مین واذا بطشتم
بطشتم جبارین اور جس وقت پکڑتے ہو تم در الحال کہ سرکش ہوتے ہو یعنے بے شفقت اور نامہربان یا جب عوض
لیتے ہو عوض لیتے ہو ستمگارانہ فاتقوا اللہ واطیعون پس ڈرو اللہ سے اور سرکشی چھوڑو اور کہا مانو میرا جو
مین کہتا ہون کہ نفع تمھارا اُسی مین ہے واتقوا الذی امدکم بما تعلمون اور ڈرو اللہ سے کہ مدد دی تمکو ساتھ
اُس چیز کے کہ جانتے ہو تم طرح طرح کے نعمتون سے امدکم بانعام وبنین مدد کی تمھارے ساتھ چار پایون کی جیسے
اونٹ گائے بکریان کہ اُنسے فائدے اُٹھاتے ہو اور بیٹون کی کہ وہ ہر حال مین یار اور مددگار تمھارے رہتے ہین
وجنٰت وعیون اور باغون کے انکے میوون سے بار ہوتے ہو اور چشمون کے کہ اُنسے شاداب رہتے ہو
انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم ہ تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے اگر شرک پر ثابت رہے تم عذاب
دن بڑے کے سے کہ دن باد صرصر کا ہے یا روز محشر کا ہے قالوا سواء علینا اوعظت ام لم تکن من الواعظین
کہا عادیون نے جواب مین ہود علیہ السلام کے برابر ہے اوپر ہمارے یا نصیحت کرے تم ہمکو یا نہ ہو تو نصیحت
کرنیوالون سے کہ ہم اپنا طریقہ نچھوڑینگے ان ھذا الا خلق الاولین نہین یہہ کام ہمارا کہ بت پوجنا ہے اور تکبر

کرنا

کرنا اور عمارتیں بناتیں بلند شان دار مگر عبادت پہلو نکی ہمارے وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ اور نہیں ہم عذاب کئے گئے
اس عادت پر فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ پس جھٹلایا اُنھوں نے ہود علی نبینا وعلیہ السلام کو اور اُن کی رسالت
نمانی پس ہلاک کیا ہمنے انکو باد صرصر سے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً تحقیق بیچ ہلاک کرنے قوم عاد کے البتہ نشانی ہے دلالت
کرنیوالے اُسپر کہ آخر جھٹلانیوالے پیغمبر کے سزا کو پہنچتے ہیں وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور نہتی اکثر قوم عاد کی ایمان
والے کیونکہ تھوڑے اُنہیں سے ہود علیہ السلام کے ساتھ محفوظ رہے باقی غضب میں آئے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ
الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ ہے غالب کہ تعذیب کفار سے باک نہیں رکھتا مہربان ہے کہ
مومنوں کو اُس عذاب میں نہیں ڈالتا كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ جھٹلایا قبیلہ ثمود نے پیغمبروں کو یعنے حضرت صالح
اور پہلے پیغمبروں کو علی نبینا وعلیہم السلام اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ یاد کر جس وقت کہ کہا واسطے انکے
بھائی نسبی اُنکے صالح علیہ السلام نے کیا نہیں ڈرتے تم عذاب الہی سے کہ اسکا شریک ٹہراتے ہو اِنِّيْ لَكُمْ
رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ تحقیق میں واسطے تمہارے پیغمبر ہوں اُستوار ساتھ امانت اور راستی کے
پس ڈرو عذاب خدا سے اور اطاعت کرو میرے امر اور نہی میں وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اور نہیں سوال کرتا
میں تم سے اوپر اس نصیحت کے کچھ بدلا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نہیں بدلا میرا مگر اوپر پروردگار عالمو کے
اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ کیا چھوڑ جاؤ گے تم بیچ اُس چیز کے کہ یہاں ہو یعنے دنیا کے اِن قلعوں میں
اور محلوں میں بے غم آفتوں سے فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ بیچ باغوں کے اور چشموں کے
اور کھیتوں کے اور کھجوروں کے کہ خوشہ انکا تو تا پڑتا ہے قوم ثمود کے باغات اور نہریں بہت تہیں وَتَنْحِتُوْنَ
مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ اور تراش لیتے ہو واسطے رہنے اپنے کے پہاڑوں سے گھر در الحال کہ ماہر ہو
تراشنے میں پتھر کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ پس ڈرو خدا سے اور اسقدر امید زندگی کی مت رکھو اور کہا مانوں
میرا کہ جو کہتا ہوں تمہارے حق میں بہتر کہتا ہوں وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ
اور مت کہا مانو حکم کافروں کا کہ حد سے نکل جانیں والے ہیں بیچ کفر کے وہ کافر کہ فساد کرتے ہیں بیچ زمین کے اپنے
ملک کے اور نہیں صلاح کرتے اپنے کام کی مراد اس سے نو آدمی ہیں کہ قصد ہلاک کر نیکا صالح علیہ السلام کے
کیا تہا قصہ انکا سورت نمل میں آویگا قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ کہا قوم ثمود نے جواب میں صالح علی نبینا وعلیہ
السلام کے سوا اسکے نہیں کہ تو جادو کئے گیوں سے ہے عقل جاتی رہی ہے مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَاْتِ
بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ نہیں تو مگر آدمی مانند ہمارے پس دعوے رسالت کا کس بات پر کرتا ہے اور جو تو
اس دعوی کو نہیں چھوڑتا پس لے آ کچھ نشانی اگر ہے تو سچوں سے صالح علیہ السلام نے کہا کیا چاہتے ہو
اُنہوں نے کہا کہ اِس پتھر سے ایسی صورت کا ناقہ نکال صالح علیہ السلام نے ناقہ نکال کر قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ

لَهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ کہا یہہ اونٹنی ہے جو طلب کی تھی واسطے اسکے پانی پینا ہے ایکدن کا اور
واسطے تمھارے پانی پینا ہے اور دن معلوم کا یعنے ایکدن اسکی باری ہے پانی پینے کی اور ایک دن تمھاری
اسکے باری مین تم مزاحم ہو وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ اور مت ہاتھہ لگاؤ اسکو
ساتھہ برائی کے یعنے بقصد مارنے اور قتل کرنیکا اسکے مت کرو اور اگر کروگے پس پکڑیگا تمکو عذاب دن بڑیکا دن کو
بڑا اسواسطے کہا کہ عذاب اسمین بڑا ہوگا فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ پس پانون کاٹے اونٹنی کے
پس ہو گئے پشیمان نزدیک نازل ہونے بلا کے فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ پس پکڑا انکو عذاب موعود نے کہ صیحہ تھا
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً تحقیق بیچ اس عذاب اتارنے کے قوم ثمود پر البتہ نشانی ہے کہ بعد ظہور معجزہ مانگے
ہوئے کے کفر کرنا سبب نزول عذاب کا ہے وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور نتھے اکثر انکے ایمان والے لکھا ہے
کہ تمام قوم ثمود مین چار ہزار آدمی ایمان لائے تھے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ غالب
ہے کسی سے مغلوب نہین ہوتا مہربان ہے بے استحقاق عذاب نہین کرتا كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ
جھٹلایا قوم لوط علیہ السلام کے نے یعنے موتفکات والون نے پیغمبرون کو کہ ابراہیم اور لوط علیہم السلام تھے اِذْ
قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ جسوقت کہا واسطے انکے بھائی انکے لوط علی نبینا وعلیہ السلام نے
یہان مراد اخوت شفقت ہے کہا نہین ڈرتے تم گناہ کرنے مین خدا سے اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوْنِ پس ڈرو اللہ سے اور فرمانبرداری کرو میری وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اور نہین سوال
کرتا مین تم سے اوپر اس نصیحت کے کہ تمکو کرتا ہون کچھہ بدلا کہ تمپر گران ہو اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
نہین بدلا او ثواب میرے کا مگر اوپر پالنے والے عالمون کے اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ کیا آتے ہو تم مردون
کے پاس عالمون مین سے جو سوا تمھارے ہین مراد اس سے غربا ہین کہ لواطت کرتے تھے ان سے
وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اور چھوڑ دیتے ہو تم اس چیز کو کہ پیدا کی ہے واسطے تمھارے
پروردگار تمھارے نے جوروون تمھارے سے بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ بلکہ تم ایک قوم ہو حد سے نکل جانیوالے
کہ باوجود جوروون کے مردون سے بدفعل کرتے ہو قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ کہا قوم نے
جواب مین لوط علیہ السلام کے اگر نہ باز رہیگا تو اے لوط ہمارے اس فعل کو بد کہنے سے اور منع کرنے سے
نہین اس سے البتہ ہوگا تو نکالے گیون سے یعنے ہم تجھکو اپنے مین سے اور شہرون موتفکات سے نکال
دینگے اور وہ بہت بری طرحسے نکالا کرتے تھے قَالَ اِنِّیْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ کہا لوط علی نبینا وعلیہ السلام
تحقیق مین واسطے عمل تمھارے کے ناخوش رکھنے والون سے ہون اور دشمنون سے سخت تر دشمن ہون پھر
قوم سے منھہ پھرا کر جناب الہی مین مناجات کی کہ رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَهْلِیْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ اے پروردگار میرے نجات دے مجھکو

اور اہل میرے کو وبال اُس چیز کے سے کہ کرتے ہین فَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِیْنَ پس نجات دی ہمنے اسکو اور اہل
بیت اسکے کو سب کو کہ ایک جورو اور دو بیٹیان اور دو داماد اسکے تھے اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ مگر ایک بوڑھیا یعنے
جورو لوط علیہ السلام کی کہ وا خل تھی پیچھے رہ جانے والونین سے لکھا ہے کہ وہ لوط علیہ السلام کے ہمراہ نہین تھے
بہہ کہکر رہ گئی تھی کہ مین راضی ہون مجھہ پر ہو جو سب قوم پر ہو ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ پس ہلاک کیا ہمنے اورون کو
وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا اور برسایا ہمنے اوپر انکے مینہہ پتھر نکا یا گندک اور آگ کا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ پس
بُرا ہوا مینہہ ڈرائے گیونکا کہ ایمان نہین لائے تھے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً تحقیق بیچ عذاب اہل سوئفکہ کے البتہ
نشانی ہے اوپر عقوبت نافرمانون کے وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اور نہ تھے اکثر اس قوم کے ایمان والے کہ
سوا دو بیٹیون حضرت لوط کے بقول اصح اور دو داماد و نکے بقول بعضی کوئی ایمان نہین لایا تھا حضرت لوط پر
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ اور تحقیق پروردگار تیرا وہ ہے غالب کہ ہرگز کسی سے نہین ڈرتا مہربان ہے
کہ پہلی تنبیہ اور ارشاد کے عذاب نہین کرتا كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَیْكَةِ الْمُرْسَلِیْنَ جھٹلایا رہنے والون بن کے نے پیغمبرو
سمجھیے کہ ایک جنگل نزدیک مدین کے تھا وہان درخت اور میوے بہت تھے حق تعالی نے شعیب
علیہ السلام کو وہان بھیجا جیسے کہ مدین پر بھیجا تھا اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَیْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۵ یاد کر جس وقت کہا واسطے
انکے شعیب علی نبینا وعلیہ السلام نے کیا نہین ڈرتے تم عذاب خدا سے کہ اسکا شریک [illegible] کرتے ہو اِنِّیْ لَكُمْ
رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ تحقیق مین واسطے تمھارے پیغمبر ہون با امانت سو بھلائی تمھارے کے ہین
چاہتا لیس بچو کفر اور تکذیب سے اور ڈرو عذاب الہی سے اور کہا مانون میرا بیچ ترک مناہی کے وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ
مِنْ اَجْرٍ اور نہین سوال کرتا مین تم سے اوپر پہنچانے وحی کے کچھہ بدلا اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
نہین بدلا میرا مگر اوپر پروردگار عالمون کے اَوْفُوا الْكَیْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ پورا کرو مانپ کو اور مت ہو تم نقصان
دینے والون سے اور کم کرنے والون سے بیچ حقون لوگون کے وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ اور تولو ساتھ
ترازو سیدہی کے وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ اور مت کم دو لوگون کو
چیزین انکی اور مت پھرو بیچ زمین ایکہ کے لوٹنے اور مارنے دراں حال کہ قصد فسا د کر نیکا رکھتے ہو وَاتَّقُوا الَّذِیْ
خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِیْنَ اور ڈرو عذاب اسکے سے کہ اپنی قدرت سے پیدا کیا اسنے تمکو اور خلقت پہلی کو
قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ کہا اہل ایکہ نے سوا اسکے نہین کہ تو جادو کی ہوئیون سے ہے یعنے ان لوگون مین سے
ہے کہ جنکو بار بار جادو کیا ہو اور ہوش انکا اڑا ہوا ہو وَمَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ اور نہین
تو مگر آدمی مانند ہمارے صفات بشریت مین لیس کس چیز سے اپنی فضیلت ٹھہراتا ہے اور دعوی رسالت کرتا ہے اور البتہ گمان کرتے
ہین ہم تمکو جھوٹون سے دعوے اپنے مین فَاَسْقِطْ عَلَیْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ پس ڈال دے اوپر ہمارے یعنے

اپنے خداسے کہہ کہ ڈالدے ہمپر ایک ٹکڑا آسمان سے اگر ہے تو سچون سے بات ہین کہ ہمپر عذاب آویگا قَالَ رَبِّیْٓ
اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ کہا شعیب علی نبینا وعلیہ السلام نے پروردگار میرا خوب جانتا ہے جو کچھ کہ کرتے ہو تم ہونکا پوجنا اور طعام
بند کرنا اور کم بیچنا اور سوا انکے طرحطرح کی گناہ کرنا اور ان اعمالوں کا بدلا تمھین دیگا بیت مہلت تمھین دی ہے
تا کرو عیش اور ناز پھر آخر کار تمکو ہے سوز وگداز لکھا ہے کہ جب قوم شعیب علی نبینا وعلیہ السلام کا انکار اور استکبار
حد سے زیادہ ہوا حق تعالی نے ایک ہفتہ گرمی سخت انپر بھیجی وہ گھبرائے نہ گھر مین آرام تھا نہ باہر چین آخر صحرا کو
نکل گئے درختون کے تلے بیٹھے وہان بھی مارے گرمی کے جلے جاتے تھے ناگاہ ابر سیاہ آیا اور ہوا ٹھنڈی چلنے
لگی خوش ہو کر آپسمین ایک دوسرے کو پکارنے لگے کہ آؤ اس ابر کے نیچے بیٹھ کر راحت اٹھاوین جب سبکے سب سایۂ
ابر مین جمع ہوئے آگ آسمان سے آئی اور سب کو جلا گئی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ
الظُّلَّةِ پس جھٹلایا شعیب علی نبینا وعلیہ السلام کو پس پکڑا انکو عذاب دن سائبان کی نے سمجھہ لیجیے کہ ظلہ سائبان
کو کہتے ہین اور وہ ابر سیاہ تھا سائبان کی شکل انکے سر پر کھڑا اور بعضون نے کہا ہے کہ جب گرمی بہت ہوئی
حق تعالی نے پہار کو سائبان کیطرح ہوا پر کھڑا کر دیا اور اسکے تلے ٹھنڈا پانی ظاہر کیا وہ سب اسکے نیچے جمع ہوئے گئے پھر
اس پہار کو گرا کر سب کو ہلاک کر دیا اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ تحقیق وہ تھا عذاب دن بڑے کا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً تحقیق ہے اس عذاب کے کہ ابر آیا اس سے آتش برسا البتہ نشانی ہے اور کمال قدرت حق کے وَمَا كَانَ
اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور تھے اکثر اصحاب ایکہ کے ایمان والے مراد اکثر سے سب ہین کیونکہ کوئی شعیب علیہ السلام پر ایمان
نہین لایا تھا بخلاف اصحاب مدین کے کہ انمین لوگ ایمان لائے تھے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ اور تحقیق
پروردگار تیرا وہ ہے غالب کرنیوالا پیغمبرون کو انکے دشمنون پر مہربان ہے اپنا اور متابعت کرنیوالون انکے پر
سمجھہ لیجیے کہ یہہ سات پیغمبرونکے قصے اس سورت مین بطور اختصار بیان فرمائے قصۂ موسی اور قصہ ابراہیم اور
قصہ نوح اور قصہ ہود اور قصہ صالح اور قصہ لوط اور قصہ شعیب علی نبینا وعلیہم السلام واسطے تسلی خاطر عاطر جناب
سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ڈرانا قریش جھٹلانے والونکا ہے کہ معلوم کرین کہ جسنے تکذیب پیغمبر کی کی
اس فرقہ پر عذاب اترا اور یہہ بھی تکذیب کرتے ہین انپر بھی عذاب آویگا وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور تحقیق
قرآن البتہ اتارا گیا ہے پروردگار عالمون کا ہے نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ بِلِسَانٍ
عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ اتارا ہے ساتھہ قرآن کے جبرئیل علیہ السلام کو اوپر دل تیرے کے تو کہ ہو تو ڈرانے والون سے لوگون کو ساتھ
زبان عربی بیان کرنیوالیکے اور تنزل ساتھہ تشدید کے اور روح ساتھہ نصب کے بھی قرات ہے اور عربی زبان والے پیغمبر مین
ہود اور صالح اور شعیب اور اسمعیل علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والتسلیمات ہوئے ہین وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ اور تحقیق یہہ قرآن
یا نعت پیغمبر آخر زمان علیہ الصلوۃ اللہ الملک المنان البتہ مذکور ہے کتابون پہلون کے لکھا ہے کہ سنکر کان عرب بعضے نکل کام

اپنے علماء بنی اسرائیل سے پوچھتے تھے اور انکے کہے پر عمل کرتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ اَوَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ اٰیَةً اَنْ یَّعْلَمَهٗ
عُلَمٰٓؤُا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کیا نہین واسطے مشرکان قریش کے نشانی اور صحت قرآن کے یا ثبوت پیغمبر آخر زمان کی یہہ کہ
جانتے ہین قرآن کو ساتھ صفت اسکے کے یا پیغمبر کو ساتھ نعت انکے کے عالم بنی اسرائیل کے اور علما کی شہادت
موجب یقین کے ہے وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰی بَعْضِ الْاَعْجَمِیْنَ اور اگر اتارتے ہم قرآن کو اوپر بعضے عجمیون کے زبان عربی مین
ہے فَقَرَاَهٗ عَلَیْهِمْ پس پڑھتا وہ عجمی قرآن کو اوپر انکے انکی زبان مین اور یہہ دلیل زیادتی اعجاز قرآن کی ہوتی کہ
عجمی کلام عربی ایسا فصاحت اور بلاغت کا پڑھے مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِیْنَ نہ ہوتے وہ ساتھ اُس قرآن اتارے ہوئے کی
ایمان لانے والے کیونکہ کہتے کہ عرب کو متابعت عجم سے عار ہے یا اگر قرآن کو عجمی پر اور زبان مین سوا عربی کے اتارتے
کافر ایمان نہ لاتے کہ ہم سمجھتے نہین اور معنی اسکی ہمارے فہم مین نہین آتے كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ
اِسیطرح چلاتے ہین ہم اس انکار اور عناد کو بیچ دلون مشرکون کے کہ مکہ مین ہین لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ
نہین ایمان لاتے ساتھ قرآن کے یہانتک کہ دیکھین وہ عذاب دردناک کو دنیا مین جیسے پہلے امتون نے دیکھا تھا یا
قیامت مین فَیَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ پس آوے انکو عذاب ناگہان اور وہ نہ سمجھتے ہون وقت آنے اسکا
فَیَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ پس کہینگے کیا ہم ہین ڈھیل دیئے گئے یعنے آیا ہمکو مہلت دین توکہ ہم ایمان لاوین اَفَبِعَذَابِنَا
یَسْتَعْجِلُوْنَ کیا پس عذاب ہمارے کو جلدی کرتے ہین اور کہتے ہین برسا ہمپر پتھر اور لا ہم پر عذاب اور حال انکہ وقت
دیکھنے عذاب کے ڈھیل مانگینگے اَفَرَءَیْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِیْنَ کہا پس دیکھا تونے اگر فائدہ دین ہم انکو کتنے برس اور
جلاتے رکھین ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ پھر آوے انکے پاس جو کچھ کہ تھے وعدہ دیئے جاتے عذاب سے مَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ
مَّا كَانُوْا یُمَتَّعُوْنَ نہ کفایت کریگا اور نہ دفع کریگا انسے عذاب وہ جو تھے اُس سے فائدہ دیئے جاتے یعنے فایدہ مند ہون
اور نعمتین دنیا کی عذاب الٰہی کو دور نکرینگے کشاف مین ہے کہ میمون بن مہران حسن بصری رح کے دیدار کا مشتاق تھا
ایکدن طواف کعبہ مین پاکر کہا کہ اے شیخ کچھ مجھکو پند دے شیخ نے یہہ آیت پڑھی کہ ما اغنی عنہم ماکانوا یمتعون میمون نے
کہا نصیحت دے اور بات تمام کی **بیت** جہان فانی سے مت لگا دل کہ ہے یہہ رافت سراب و باطل فقط ہے دھوکا
نہ کچھ حقیقت نہ کچھ ثبات اور نہ کچھ بقا ہے وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْیَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ذِكْرٰی اور نہین ہلاک کی
ہمنے کوئی بستی مگر واسطے اہل اسکے کے ڈرانیوالے تھے واسطے پند دینے کے یعنے پہلے پیغمبر بھیجے توکہ انکو دعوت طرف حق
کے کرین اور عذاب سے ڈراوین اور جب انھون نے نہ ایمان قبول کیا اور انکار اور عناد سے نہ عدول کیا تب اور عذاب کے
ہوئے وَمَا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ اور نہین ہم ظلم کرنے والے کہ پہلے ڈرانے سے کسیکو ہلاک کرین یہہ موضح مین ہے کہ قریش کہتے تھے
دیو اُس نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا ہے اور قرآن پڑھتا ہے انکے رد کلام مین حق تعالی نے فرمایا کہ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ
الشَّیٰطِیْنُ اور نہین اترے ساتھ قرآن کے شیطان وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهُمْ وَمَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اور نہین لائق واسطے انکے اتارنا اسکا

اور نہین قدرت رکھتے اُتارنے کی کیونکہ فرشتے انکو آسمان پر جانین کب دیتے ہین تیر شہاب برسا کر انہم عن
السمع لمعزولون تحقیق وہ سُننے کلام ملائکہ کے سے باز رکھے گئے ہین فلا تدع مع اللہ الٰہا اٰخر فتکون من المعذبین
پس مت پکار ساتھ اللہ کے معبود اور کو پس ہو جاویگا تو عذاب کیون سے یہہ خطاب صورت مین حضرت کو ہے اور
حقیقت مین ہر ایک کو ہے والوین سے حضرت کے ہے وانذر عشیرتک الاقربین اور ڈرا عذاب خدا سے قبیلے اپنے
نزدیک والون کو یہہ خطاب خاص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے بعد نزول اس آیت کے آپ کوہ صفا پر چڑھ کر پکارا اپنا
ایک قرابتی اپنے کو جب سب جمع ہوے فرمایا کہ اگر کہون مین کہ اس پہاڑ کے پرے سوار ہین تو تم مانو گے کہا اُترے فرمایا
کہ مین ڈرانیوالا ہون تمکو عذاب سخت سے کہ در پیش ہے سب قوم والے یہہ بات سُنکر متغیر اور متفرق ہوئے اور ابو لہب
واسطے ایذا دینے آپ کے اٹھا واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین اور بچھا کر بازو اپنے کو یعنے مہربانی کر اور کرم
فرما واسطے اُس شخص کے کہ پیروی کرتا ہے تیری ایمان والون مین سے فان عصوک فقل انی بریٔ مما تعملون پس اگر
نافرمانی کرین تیرے قرابت والے تیرے پس کہہ تحقیق مین بیزار ہون اُس چیز سے کہ کرتے ہو تم مجھے ساتھ اسکے مواخذہ نہیگا
وتوکل علی العزیز الرحیم الذی یریک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین اور توکل کر اپنی حل مشکلات مین اوپر غالب مہربان
کے کہ قادر ہے اوپر قہر اعدا اور نصرت اولیا کے وہ جو دیکھتا ہے تجھکو جسوقت اٹھتا ہے تو واسطے نماز تہجد کے اور اکیلا
پڑھتا ہے اور دیکھتا ہے پھرنا تیرا بیچ سجدہ کرنیوالون کے یا نماز پڑھنے والون کے جب امامت کرتا ہے انہ ھو
السمیع العلیم تحقیق وہ ہے سُننے والا باتین تیری جاننے والا نیتین تیری ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین
کیا بتاؤن مین تمکو اوپر کسکے اُترتے ہین شیطان سمجھ لیجئے کہ پہلے اس سے فرمایا تھا کہ روا نہین اُترنا شیطانون کا
اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کیونکہ مناسبت نہین اب یہان جسے مناسبت ہے انکا بیان کرتا ہے کہ تنزل
علی کل افاک اثیم اُترتے ہین شیطان اوپر ہر جھوٹ باندھنے والے گنہگار کے مانند کاہنون کے کہ وہ یلقون
رکھتے ہین وہ جھوٹ باندھنے والے کان طرف شیطانون کے اور سُنی چیزین جھوٹی سیکھتے ہین اور اس
جھوٹ مین اور جھوٹ اپنی طرف سے بھی ملا لیتے ہین کیونکہ واکثرھم کاذبون اور اکثر انکے جھوٹے ہین الوارد
ہے کہ بعضون نے اکثر کو ساتھ کل کے تفسیر کیا ہے یعنے وے سب کے سب جھوٹے ہین والشعراء یتبعھم الغاوون
اور شاعر مشرک مانند ابن زبعری اور ہبیرہ اور مسافع اور امیہ ثقفی کے پیروی کرتے ہین انکی گمراہ بیوقوف عرب کے
یعنے انکے شعر بنائے ہوئے یاد کر کر پڑھتے پھرتے ہین بعضے کہتے ہین کہ دو شاعر تھے انھون نے ہجو مین جناب سید
انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور مذمت مین اسلام کے اشعار کہتے تھے انکو مشرک یاد کر کر پڑھتے تھے یہہ
آیت انکی شان مین نازل ہوئی اور یتبعہم صیغہ مضارع معروف باب افتعال سے اور سمع سے دو لفظ قرأت
ہین الم تر انہم فی کل واد یہیمون کیا نہین دیکھا تو نے یہہ کہ وے بیچ ہر دشت مضمون شعر کے سرگردان ہوتے

ہین اور اوقات اپنی بیہودہ پن مین کھوتے ہین کہین تشبیہین ڈھونڈھتے ہین راہین کہین مناسبتین تلاش
کرتے بطرز گمراہی کسیکی مدح کہتے ہین اور حال آنکہ وہ مستحق ذم کے ہوتا ہے اور کسیکی ذم کرتے ہین اور وہ لائق
مدح کے ہوتا ہے اور واہی تباہی برے بکتے ہین وَاَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ اور یہہ کہ وہ کہتے ہین جو کچھ کہ نہین
کرتے یعنے فسق نہین کیا اور اپنے پر گواہی آپ دیتے ہین اور پیغام سلام کسیکو نہین بھیجا اور اقرار کرتے ہین
بیت کبھی کہتے ہین اسکے وصل مین ہین ہم محو رہتے ہین کھوئے ہجر کا غم کبھی کہتے ہین میر اسنکے پیغام
دینا وہ بدزبان ہے صد دشنام اسیطرح کے ہزارون مضمون جو واقع مین نہین ہین باندھہ دیتے ہین لکھا ہے
کہ بعد نزول اس آیت کے حسان اور ابن رواحہ اور سعراء صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت کی خدمت شریف مین
حاضر ہوکر کہنے لگے کہ حق تعالی جانتا ہے کہ ہم شاعر ہین ابن رواحہ نے کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ اس وصف پر
مرون آپ نے فرمایا کہ مومن جہاد کرتا ہے تلوار سے اور زبان سے جو شعر کہ تم ہجو کفار مین کہتے ہو وہ تیر سے
سخت تر انپر لگتا ہے اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ شاعر پیروی کئے گئے سفہا کے
ہین اور دشت گمراہی اور تباہی مین سرگردان ہین مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے کہ پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے نعت کہے اور کفار کی مذمت وَذَکَرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا اور یاد کیا اللہ تعالی کو اپنے شعرون مین
بہت یعنے اکثر تحمید اور توحید نظم کی اور مضمون طاعت کرنے کی اور غفلت سے نکلنے کی باندھے وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ
بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا اور بدلا لیا پیچھے اس سے کہ ظلم کئے گئے تھے ساتھہ ہجو کے یعنے کفار کے بنائے ہوئے ہجو کفار ہے
پر ڈال دے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای حسان مشرکون سے مت اندیشہ کر تحقیق جبرئیل ساتھہ
تیرے ہی سمجھہ لیجئے کہ کفار پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کاہن بناتے تھے اور شعر او ہان کے شاعر ٹہراتے تھے
آیت سابق مین مذمت کاہنون کی بیان کی اور ان آیتون مین ذمایم شاعرون کے ارشاد کئے اور جو کاہن سب
کافر تھے مذمت کسیکو مستثنی نکیا اور شاعرون مین مسلمان تھے پس انکو بواسطہ صلاح اور عمل اور صدق
ایمان کے بحر والشعراء یتبعھم الغاوون سے نکال کر ساحل امان الا الذین امنوا وعملوا الصالحت پر پہنچا کر تحت وذکروا اللہ
کثیرا ابیٹھایا **بیت** شاعرونکو گرچہ غاوی حق نے قرآن مین کہا لیک ظاہر متصل اسکے ہے استثنا بیرا
وَسَيَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ اور شتاب جانینگے وہ لوگ جو ظلم کرتے ہین ساتھہ کفر اور افترا
اور نسبت شعر کی طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ بعد مرنیکے کون سے پھرنے کی جگہہ پھر جاوینگے یعنے مکان
بازگشت انکا دوزخ ہوگا سمجھہ لیجئے کہ بعد ذکر کفار اور فساق کے جزا اور سزا انکی بیان کی کہ جگہہ جانے انکی کی
آتش جہنم ہے بحر مواج مین ہے کہ اس آیت مین تہدید جامع ہے کیونکہ جو گناہ ہے اپنے نفس پر ظلم ہے اور جرم ہے
ستم ہے **بیت** وعید ظالمان اسمین بیان ہے مال کافران اس سے عیان ہے کوئی چیز اس

باب مین نہین مگر اس آیت مین موجود ہے اسیواسطے امیر المومنین ابوبکر صدیق رضنے وقت معاہدہ خلافت
کے ساتھہ امیر المومنین عمر فاروق رضکے یہی آیت پڑھی اور سب نصیحت اپنی اسی پر ختم کی سورہ نمل مکی ہے
ترانوے آیتین ہین ایکہزار ایکسو انچاس کلمے ہین چار ہزار سات سو ننانوے حرف ہین و اصل اسکی یہ ہین اور ربط اسکا سورہ شعراء سے
یہہ ہے کہ اختتام اسکا ساتھہ ذکر مومنون اور کافرون کے تھا افتتاح اسکا بہی ساتھہ ذکر مومنون اور کافرون کے ہوا

سورۃ النمل مکیۃ وھی — بسم اللہ الرحمن الرحیم — ثلاث وتسعون آیۃ

طس لباب التفسیر مین اخفش سے منقول ہے کہ حروف مقطعہ واسطے ابتداء کلام اور انتہاء کلام کے آتے
ہین پس دلالت انکی اوپر شروع ہونے سخن کے اور تمام ہونیکے ہوتی ہے جیسے یہان طس ہے کہ شعراء تمام ہوئے
اور نمل شروع یا طا اشارت ہے طرف طہارت قدس الہی کے اور سین کنایت ہے طرف سناء غیر متناہی
کے یا طا اشارہ ساتھہ طلب سالکان راہ کے ہے اور سین ساتھہ سلامت قلوب انکے کے ماسوی اللہ سے
تلک آیات القرآن وکتاب مبین ہ یہہ سورہ آیتین قرآن کی ہین اور آیتین کتاب روشن کرنیوالے کی
ہین کہ احکام حلال اور حرام اُسسے ظاہر ہوتے ہین اور عطف کتاب کا قرآن پر عطف ایک دو صفتون کا ہے اور
دوسرے کے قرآن اسواسطے کہا کہ پڑہتے ہین اور کتاب اس جہت سے کہا کہ لکھتے ہین ھدی وبشری
للمؤمنین الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم بالآخرۃ ھم یوقنون یہہ کتاب راہ دکھانیوالے اور مژدہ دینے والی ہے
واسطے مومنون کے وہ مومن جو قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکواۃ کو اور حال یہہ ہے کہ وہ ساتھہ آخرت کے
وہ یقین رکھتے ہین تکرار ضمیر کا واسطے اختصاص انکے کے ہے بیچ تصدیق آخرت کے ان الذین لا یؤمنون
بالآخرۃ زینا لھم اعمالھم فھم یعمھون ہ تحقیق جو لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ دن قیامت کے زینت
دی ہمنے واسطے انکے عملون بُرون انکے کو یعنے خواہش طبع انکے کو محبوب انکے نفس کا کیا ہمنے پس وہ بہکتے
ہین اپنے گمراہی مین اولئک الذین لھم سوء العذاب وھم فی الآخرۃ ھم الاخسرون یہہ لوگ وہ ہین
کہ واسطے انکے بڑا عذاب ہے دنیا مین مانند قتل اور اسیر کیے دن بدر کے اور وہ بیچ آخرت کے وہی نقصان پانیوالے
ہین کہ ثواب گم جاویگا اور عذاب کے لائق ہونگے وانک لتلقی القرآن من لدن حکیم علیم اور تحقیق تو
البتہ سکھلایا جاتا ہے قرآن یعنے جبرئیل اکر سکھاتا ہے تجھکو نزدیک خدا حکمت والے دانا کے سے اذ قال
موسی لاھلہ انی آنست نارا یاد کر جسوقت کہا موسی نے واسطے بی بی اپنے کے مدین سے مصر کو جاتے ہوئے
کہ راہ بھول گئی تھے اور اسکو درد زِہ تھا اور سردی سخت پڑی تھی تحقیق مین نے دیکھی ہے آگ روشن
سآتیکم منھا بخبر او آتیکم بشھاب قبس لعلکم تصطلون شتاب لاونگا مین تمھارے پاس اس آگ مین سے
کچھہ خبر یعنے جو کوئی اس آگ پر ہوگا اس سے خبر راہ کی پوچھونگا یا لاونگا واسطے تمھارے شعلے دہکتے انگارے

تو کہ تم سینکو فلما جاءھا نودی ان بورک من فی النار ومن حولھا پس جب آیا موسی نزدیک آگ کے دیکھا کہ درخت
سبز سے آتش رخشندہ ہے پکارا گیا یہہ کہ برکت دیا گیا ہے جو کوئی بیچ آگ کے ہے یعنے فرشتے اس بقعہ مبارک
کے یا جو کوئی بیچ طلب آتش کے ہے یعنے موسی علیہ السلام اور جو کوئی کہ گرد اُس آتش کے ہے یعنے ملائکہ وسبحان
اللہ رب العالمین اور کہہ کہ پاک ہے اللہ پروردگار عالمونکا تنبیہ سے لکھا ہے کہ موسے علی نبینا وعلیہ السلام نے
یہہ آواز سنی کہا کہ پکارنے والا کون ہے پھر آواز آئی کہ یموسی انہ انا اللہ العزیز الحکیم اے موسے تحقیق
پکارنیوالا میں ہون اللہ غالب حکم کرنیوالا ساتھ صواب کے والق عصاک اور ڈالدے عصا اپنا موسے علی
نبینا وعلیہ السلام نے عصا ڈال دیا اُسیدم سانپ بنکر ہر طرف دوڑنے لگا فلما راھا تھتز کانھا جان
پس جسوقت دیکھا موسے نے عصا کو کہ حرکت کرتا ہے باضطراب اور ادہر اودہر دوڑتا ہے شتاب گویا کہ وہ
سانپ ہے باریک تیز رو سمجھ لیجیے کہ اول سانپ پتلا تھا آخر اژدہا ہوگیا تفسیر ابو اللیث میں ہے کہ وہان
وادی مقدس میں مار باریک تھا فرعون کے یہان اژدہائے بزرگ ہوگیا غرض ہر شکل کہ موسی علی نبینا و
علیہ السلام نے جو یہہ حال دیکھا ولی مدبرا ولم یعقب پھر گیا درالحال کہ پیٹھ پھیرنے والا تھا اور بھاگنے والا
اُسکے ڈر سے اور نہ پیچھے پھرا پھر آواز آئی کہ یاموسی لاتخف اے موسے مت ڈر سوا مجھ سے انی لا
یخاف لدی المرسلون ہ تحقیق میں ہون نہیں ڈرتے تیرے پاس پیغمبر یعنے انکو نزدیک میرے
بدی نہیں جس سے ڈرین ڈرنا ستمگارون کو چاہیے الا من ظلم ثم بدل حسنا بعد سوء فانی غفور رحیم
مگر جو کوئی ظلم کرے پھر بدل ڈالے اور اسکی جگہہ بجالاوے نیکی پیچھے برائی کے یعنے توبہ کرے بعد گناہ کے
پس تحقیق میں بخشنے والا توبہ کرنیوالون کو ہون مہربان ہون اُنپر وادخل یدک فی جیبک تخرج بیضاء من
غیر سوء اور داخل کر ہاتھ اپنا بیچ گریبان پیراہن اپنے کے تو کہ نکلے سفید چمکتا بغیر برائی سے یعنے مرض برص سے
پس موسے علی نبینا وعلیہ السلام نے ہاتھ گریبان میں ڈالکر نورانی چمکتا نکالا آواز آئی کہ یہہ دو معجزے ظاہر کر
فی تسع آیات الی فرعون وقومہ بیچ نو معجزون کے جو تیرے واسطے ہیں اور جا رسول ہوکر طرف فرعون اور قوم
اُسکے کے انھم کانوا قوما فاسقین تحقیق وہ ہیں قوم باہر نکلے ہوئے حکم ہمارے سے فلما جاءتھم
آیتنا مبصرۃ قالوا ھذا سحر مبین پس جب آئین فرعون اور قوم اُسکے کے پاس نشانیان قدرت ہمارے
کی اور دلیلین رسالت موسی کی دکھلانین والین اور روشن اور ہویدا کہنے لگے یہہ جادو ہے ظاہر یعنے جانتے
ہین کہ یہہ سحر ہے وجحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم ظلما وعلوا اور انکار کیا تھا اُن معجزون کے اور یقین جان
لیا تھا انکو جیون انکے نے کہ یہہ معجزے اللہ کی طرف سے ہین جادو نہین ہین اور انکار کیا از روئے ظلم اور تکبر کے
فانظر کیف کان عاقبۃ المفسدین پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام فساد کرنیوالونکا کہ دنیا مین پانی مین غرق ہوئے

اور عقبی میں آگ میں جلینگے بیت فاوون کے جانب جسے لاگ ہے ۷ سر انجام کار اسکا اس آگ ہے
ولقد اٰتینا داود وسلیمٰن علما اور البتہ تحقیق دیا ہمنے داود ابن ایشا اور سلیمان بن داود کو علم احکام
شرایع کا یا علم کیمیا کا وقالا الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المؤمنین اور کہا ان دونوں نے بعد علم
دینے کے سب ثنا واسطے اللہ کے ہی جسنے سبب علم کے بزرگی دی ہمکو اوپر بہت بندوں اپنے ایمان والوں کے
وورث سلیمٰن داود اور قائم مقام ہوا سلیمان داود کا نبوت میں یا علم میں بعضوں نے کہا ہے ملک میں
کہ انیس بیٹے داود علیہ السلام کے تھے ہر ایک ارادہ بادشاہت کا رکھتا تھا حق تعالی نے نامہ مہر کیا ہوا آسمان
سے اتارا انسمین کئی مسئلہ لکھے تھے اور فرمایا کہ جو کوئی اولاد تیرے سے جواب ان مسئلوں کا دے وارث
ملک تیرا کا وہی ہے داود علیہ السلام نے بیٹوں کو جمع کیا اور امیروں وزیروں کو حاضر کر کر مسئلے بیان کئے
اور جواب پوچھے کہ بتاؤ بہت نزدیک کون سے چیز ہے اور بہت دور کون سی ہے اور کس سے انس زیادہ
ہے اور کس سے وحشت زیادہ اور وہ قائم اور وہ مختلف اور وہ دشمن کیا ہیں اور کس کام کا آخر محمود ہے
کہ کسکا انجام مذموم سب اور بیٹے حضرت داود کے لاجواب سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو میں
جواب دوں داود علیہ السلام نے اجازت دی سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ نزدیک تر اشیا کے ساتھ آدمی
کے آخرت ہے اور دور تر وہ چیز ہے کہ دنیا گذری ہے اور انس زیادہ بدن کو ہے آدمی کے ساتھ روح کے
اور وحشت زیادہ بدن بے روح سے اور وہ قائم زمین وآسمان ہیں اور وہ مختلف دن رات اور وہ دشمن
آپسمیں موت اور حیات ہیں اور وہ کام جسکا آخر محمود ہے حلم ہے وقت غضب کے اور وہ چیز کہ مآل جسکا مذموم
ہے تیزی ہے وقت غصہ کے جب سلیمان نے یہہ جواب موافق کتاب منزل کے دئے سب امیر وزیر
رئیس بنی اسرائیل کے انکے فضل اور کمال کے قایل ہوئے اور داود علیہ السلام نے ملک اپنا انکو دیا اور
دوسرے دن اس عالم سے انتقال کیا سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے وقال یایها الناس علمنا منطق
الطیر اور کہا اے لوگو سکھائے گئے ہیں ہم بولی پرندوں کی ہر نوع کی جدی آواز ہے کہ اس نوع والے
سمجھتے ہیں اور سلیمان علیہ السلام کو وہ بولی سکھا دی تھی حق تعالی نے جو آپسمیں پرند ایک دوسرے
کی سمجھتے ہیں لکھا ہے کہ ایکدن بلبل اور دم ہلا ہلا کر شاخ پر بیٹھے چہچہے کرتے تھے حضرت سلیمان ع نے کہا
اصحاب سے کہا جانتے ہو یہہ کیا کہتے ہیں کہا انہوں نے اللہ و رسول عالم سلیمان ع نے کہا کہتی ہے آج ادھا خرمہ کھایا ہے میں نے خاک اوپر سر
دنیا کے پھر فاختہ کو فرمایا یہہ کہتی ہے کاشکے یہہ خلائق مخلوق ہوتی اور سلیمان ع سے منقول ہے کہ مرغ الہی کبوتر صحرائی جو قدرا ہے کہتا ہے
پیدا ہوا واسطے مرنے کے اور بنا کرو واسطے خراب ہونے کے اور طاوس کہتا ہے جو کچھ کرو گے اسکا بدلا
پاو گے اور ہد ہد کہتا ہے جو رحم نہیں کرتا وہ نہیں رحم کیا جاتا اور ابابیل کہتے ہے نیکی آگے بھیج تو نزدیک خدا کے

پاوے تو کبوتر کہتا ہے سبحان ربی الاعلی ملأ سمائہ وارضہ سنگ خوار کہ مرغ خطا دار ہے بیابان بے آب مین
ہوتا ہے کہتا ہے جو خاموش ہو سلامت رہے طوطی کہتی ہے وائے ہے اُسپر کہ مطلوب اور مقصود جسکا دنیا ہو
باز کہتا ہے سبحان ربی العظیم وبحمدہ لنوز کہتا ہے استغفار کرو اے گنہگارو چیل کہتی ہے کل شیئ ہالک الا وجہہ
ہزار داستان کہتا ہے سبحان اللہ الخالق الدائم کرطا کہتا ہے لعنت ہے عشار پر اور وسیط مین باسناد منقول ہے ابن
عمر رض سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ خروس کیا آواز کرتا ہے فرمایا کہتا ہے اذکروا اللہ یا اہل
الغافلون اور یہہ بھی اسمین ابن عباس رض سے منقول ہے کہ چکاوک اپنے صفیر مین کہتا ہے بار خدایا لعنت کر
اوپر دشمن محمد کے اور دشمن آل محمد کے اور تنبیر کہتا ہے الرحمن علی العرش استوی اور مینا کہتی ہے بار خدایا
تجھہ سے قوت روز بروز چاہتی ہون یا رازق العرض جاننا زبان مرغون کی معجزہ سلیمان علیہ السلام کا تھا اس سبب
سے فرمایا کہ سکھائے گئے ہین ہم بولی طیور کی وَاُوتِینَا مِن کُلِّ شَیئٍ اور دیے گئے ہین ہم ہر چیز سے کہ جسکی
احتیاج ہے ہمکو اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الفَضلُ المُبِینُ تحقیق یہہ البتہ وہی ہے بزرگی ظاہر کسی پر چھپی نہین لکھا ہے کہ
سلیمان علیہ السلام کا ایسا تخت تھا کہ کسی بادشاہ کا نتھا سو صنج مین ہے کہ داہنی طرف تخت کے دو لاکھہ کرسیان
بچھی رہتی تھین اُنپر امرا آدمیون کے بیٹھتے تھے اور بائین طرف دو لاکھہ کرسیان بچھی رہتی تھین اُنپر سردار
جنون کے بیٹھتے تھے اور جانب دست راست سلیمان علیہ السلام کے پنتیس منبر رکھے ہوئے تھے اُنپر علمائے
انس بیٹھتے تھے اور جانب دست چپ اُنکے پنتیس منبر رکھے رہتے تھے اُنپر فضلا جن بیٹھتے تھے اور یہہ تمام علما فضلا
سخن حق کہتے تھے اور سب جن اور انس کرسیون پر بیٹھے سنتے تھے اور سلیمان تخت پر ہوتے تھے اور طیور ہوا پر
پر کھولے برابر برابر سایہ کرتے تھے وَحُشِرَ لِسُلَیمٰنَ جُنُودُہٗ مِنَ الجِنِّ وَالاِنسِ وَالطَّیرِ فَھُم یُوزَعُونَ اور اکٹھے کئے گئے
واسطے سلیمان کے لشکر اسکے جنون سے اور آدمیون سے اور پرند جانورون سے پس وہ لشکر چلائے جاتے تھے وقت
سیر اُنکے کے پاس مثل کھڑے کئے جاتے تھے ضبط ربط انکا ایسا تھا کہ کوئی اپنے مقام سے چل بچل نہین ہوتا
تھا اور باوجود اس کثرت کے لشکر برہم درہم نہین ہوتا تھا کشاف مین ہے کہ لشکرگاہ انکا سو فرسنج لنبا سو فرسنج
چکلا تھا پچیس فرسنج مین لشکر آدمیون کا پچیس مین طیور پچیس مین وحوش اور آپکے واسطے بساط رکھے ہوئے تھے ایک
فرسنج کا طول ایک فرسنج کا عرض تھا ریشم کے تخت انکا درمیان مین اسکے رکھا ہوتا تھا اور اکابر اور اشراف
کرسیون پر گرد تخت کے بیٹھے ہوتے تھے اور باؤ اسکو اوڑا کر ایک مہینے کا راہ ایک دن مین پہنچاتے تھے ایک دن
ولایت شام سے یمن کی طرف جاتے تھے حَتّٰی اِذَا اَتَوا عَلٰی وَادِ النَّملِ یہان تک کہ جب آئے اوپر میدان
چیونٹیون کے قَالَت نَملَۃٌ کہا ایک چیونٹی لنگڑے نے کہ اسکا منذرہ نام تھا یا طلاحنہ یا ملاحنہ یا خرمی اور دو بازو
تھے اسکے اور برابر مرغ کے تھے یا بکری کے یا بھیڑیے کے اور اس میدان کے سب چیونٹیون کے سردار تھے سلیمان علیہ السلام کے لشکر کو دیکھکر بلندی پر

چہ پکر کہا یا ایہا النمل ادخلوا مساکنکم اے چیونٹیو داخل ہو گھروں اپنے مین لا یحطمنکم سلیمٰن وجنودہ وہم
لا یشعرون نہ کچل ڈالے تمکو سلیمان اور لشکر اسکے اور حال انکہ وہ نہ جانتے ہون کہ تم کچل گئے سوال ادخلوا مساکنکم
خطاب عقلا ہے چیونٹیون کے کیونکر ہوگا جواب لشکر سے بچنا اور خوف سے سوراخ مین جانا کام عقل کا ہے پس واسطے
اسناد فعل عقل کے سنا اور اس خطاب کے ہوا سوال سورچہ کا کلام کرنا اور اور سورچہ کا سمجھنا کیونکر ہو کر زبان قال نہین
رکھتا جواب سورچہ گیاہ اور سنگ سے کم نہین اور وہ تسبیح کہتے ہین اور انکے ہم جنس سنتے ہین پس اسکا کہنا اور اُسکے
ہم جنسو نکا سننا سمجھنا کیا بعید ہے لکھا ہے کہ باؤنی یہہ بات تین کوس سے سلیمان علیہ السلام کے کانمین پہنچا دی
فتبسم ضاحکا من قولہا پس مسکرایا دراں حال کہ ہنستا تھا بات چیونٹیون کے سے یا تعجب کرتا تھا لکھا ہے کہ
سلیمان علے نبینا وعلیہ السلام نے اسکو بلا کر کہا کہ تو نہیں جانتے کہ لشکر میرا کسی پر ستم نہین کرتا کہا جانتی ہون
لیکن مین سردار اپنی قوم کی ہون مجھے نصیحت کرنی ضرور ہے کہا لشکر میرا ہوا پر ہے وہ کیونکر کچل تا اُسنے کہا غرض
میری یہہ نہین تھی کہ زمین پر چلے جاوین بلکہ مراد میری یہہ تھی کہ مبادا نظر دبدبہ اور شوکت تیری پر کرین اور نظارہ لشکر مین
مشغول ہوکر ذکر خدا سے باز رہین اور میدان غفلت مین پائمال خذلان ہون یا بادشاہت تیری دیکھکر تمنائے دنیا
انکے دلمین نہ بھر جاوے اور دنیا مبغوضہ حق ہے کشف الاسرار مین ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے اُس سے پوچھا کہ
لشکر تیرا کتنا ہے کہا چالیس ہزار سرہنگ ہین زبردست ہر سرہنگ کے چالیس ہزار نقیب ہین زبردست ہر نقیب کے
چالیس ہزار چیونٹیان ہین کہا کیون اپنے لشکر کو باہر نہین نکلتے کہا یا نبی اللہ مجھے روئے زمین دیتے تھے اختیار
نکیا مین نے اور زیر زمین مکان لیا تو کہ سوا خدا کے کوئی مطلع میرے احوال سے نہو پھر اس چیونٹی نے کہا کہ تم اپنی
نعمتوں سے جو اللہ تعالی نے تمہین عطا کین ہین بیان کرو انھون نے کہا کہ باد کو مرکب میرا کیا ہے غدوہا شہر
وروا حہا شہر کہا جانتے ہو تم کہ یہہ کیا معنی رکھتا ہے مراد اس سے یہہ ہے کہ جو کچھ تجھے دیا ہے مملکت دنیا سے
مانند باد کے ہے کہ آئی نہ آئے قطعہ چلے باؤ پر تھے جو ہر صبح و شام نہ بساط سلیمان علیہ السلام نہ تو معنی تھی انکے
یہہ ہے راز دان ہو کہ برباد ہے کروفر جہان نہ ثبات و قرار اسکو مطلق نہین نہ کسیکو بقا آہ جز حق نہین نہ اسکو
ہے رسنا اُسکو قیام نہ اسکو بقا اور اسکو دوام نہ سلیمان علیہ السلام سنکر یہہ کلام متنبہ بطرف مناجات ملک علام الا
وقال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی اور کہا اے پروردگار میرے توفیق دے مجھکو یہہ کہ شکر
کرون مین نعمت تیری کا کہ محض کرم سے انعام کیا ہے تو نے اوپر میرے اور اوپر ماں باپ میرے کے کیونکہ ماں باپ کے نعمتون کا
بھی فائدہ انکو ملتا تھا وان اعمل صالحا ترضہ وادخلنی برحمتک فی عبادک الصالحین اور یہہ کہ عمل کرون نیک
جو پسند کرے تو اسکو اور داخل کر مجھکو ساتھ مہربانی اپنے کے بیچ بندون اپنے صالحون کے بہشت مین بحر الحقائق مین
تشبیہ دی ہے وادی نمل کو ساتھ ہوائے نفس حریص دنیا کے اور نملہ مذکورہ کو ساتھ نفس لوامہ کے اور سلیمان کو ساتھ قلب کے اور

کو ساتھ حواس خمسہ کے اور باقی وقتہ سالک راہ اسرار ان پر کہ زبان مرغان ہو اعشق جانتا ہے ادنی تامل سے ظاہر ہے
بیت جسنے دیکھا ہین سلیمان کو نہ سمجھے کیا وہ زبان مرغان کو نہ لکھا ہے کہ اسی سفر مین میدان بے آب مین
پہنچے وقت نماز کا آیا سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ وضو کرین پانی نہ ملا اور پانی بتانیوالا لشکر کا ہدہد تھا اسکو بلایا نہ
پایا بعضون نے کہا ہے کہ سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے اور پرندے اوپر پرون سے سایہ کئے تے کہ ناگاہ روزن ہو گیا آفتاب
آپ پر چمک گیا نظر اٹھا کر دیکھا تو مقام ہدہد کا خالی تھا تلاش کرنے لگے وتفقد الطیر فقال ما لی لا اری الہدہد
اور خبر لے پرندون جانورون کے ہدہد نہین نظر آتا کہا کیا ہے مجھکو کہ جھگٹ مین مرغون کے نہین دیکھتا مین ہدہد کو
کیا میری نگاہ نہین پڑتی اسپر ام کان من الغائبین یا ہے وہی غائبون سے جھگٹ مین لاعذبنہ عذابا شدیدا
اولاذبحنہ او لیاتینی بسلطان مبین البتہ عذاب کرونگا مین اسکو واسطے ادب دینے کے اور مصلحت کے
عذاب سخت کہ پر اکھیڑ ڈالونگا یا دہوپ مین کھڑا کر دونگا یا اسمین اور جفت اسکے مین جدائی کا حکم کرونگا یا پنجرے مین
ساتھ ضد اسکے کے قید کر دونگا یا اپنی خدمت سے دور کرونگا یا ذبح کرونگا مین اسکو کہ اور مرغ ڈر جاوین یا لاویگا میرے پاس
دلیل ظاہر اور عذر معقول کہ کس واسطے چلا گیا ہے سمجھ لیجئے کہ یہان کئی خلشے ہین اول یہہ ہے کہ کلام قسمیہ ہے اور
لانا ہدہد کا حجت یقینی تھا پھر قسم کسطرح کہائے جواب اسکا یہہ ہے کہ او واسطے ایک کے ان امور ثلثہ سے ہے ہر واحد کے اور خدشہ دوسرا
یہہ ہے کہ پرندہ غیر مکلف ہے وعید اسکی کیا معنی رکھتا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ تعذیب بہائم اور طیور کے واسطے مصلحت انکے کے رائی
ہی جائز ہے چنانچہ کتے کو مارنا واسطے تعلیم شکار کے اور کھوڑے کو کوڑا لگانا وقت شرارت کے اور انکھین باندہنی اور بھوکھا رکھنا باز کا
بہت شکار درست ہے فمکث غیر بعید پس دیر کی ہدہد نے تھوڑی سے اور پھر آیا سلیمان علیہ السلام غصہ کرنے لگے
فقال احطت بما لم تحط بہ وجئتک من سبا بنبا یقین پس کہا ہدہد نے کہ احاطہ کیا مین نے اور دیکھا اس جگہہ کو کہ اگر اسکو نہین
احاطہ کیا اور دیکھا تمنے اسکو اور لایا ہون مین تمھارے پاس شہر سبا سے کچھ خبر تحقیق اور وہ یہہ ہے کہ ایک ہدہد اس
ولایت کا ہوا مجھ سے ملا اسنے اپنے وہان کے بادشاہ کی عظمت اور خوبی بیان کی مین مشتاق اسکے دیکھنے کا ہوا
پس گیا اور دیکھہ آیا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ بادشاہ وہانکا کون ہے اور دین اسکا اور اسکے رعیت کا کیا ہے
ہدہد نے کہا انی وجدت امراۃ تملکہم واوتیت من کل شیء ولہا عرش عظیم تحقیق پائی مین نے ایک عورت کہ بادشاہی
کرتی ہے انکی جو ملک سبا مین رہتے ہین نام اسکا بلقیس ہے مان اسکی پری باپ آدمی ہے اور دی گئی ہے اسکو
ہر چیز سے کہ بادشاہون کو درکار ہے اور واسطے اسکے ایک تخت ہے بڑا بہ نسبت اسکی اور اور بادشاہون کی لکھا ہے
کہ تیس گز عرض اور تیس گز طول مین تھا یا اسی گز عرض اور اسی گز طول رکھتا تھا سونے چاندی کا بنا ہوا جواہر جڑا ہوا
وجدتہا وقومہا یسجدون للشمس من دون اللہ پایا مین نے اسکو اور قوم اسکی کو کہ جہل سے سجدہ کرتے ہین واسطے سورج
کے سوا اللہ کے وزین لہم الشیطان اعمالہم اور زینت دی ہے واسطے انکے شیطان نے اعمال انکے کو فصدہم عن

بیت آغاز مین جسکے تیرا ہو نام نہ نامہ ہے وہی بزرگ انجام نہ القصہ بلقیس نے کہا کہ ایک نامہ میرے
پاس آیا ہے ارکان دولت نے پوچھا کہ کس کے طرف سے آیا ہے کہا کہ اِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهُ تحقیق وہ سلیمان کی
طرف سے ہے اور تحقیق مضمون اسکا یہہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ شروع
کرتا ہون ساتھہ نام اللہ مہربان بخشنے والے کے یہہ کہ مت سرکشی کرو اوپر میرے اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہوکر
جب اہل قوم نے مضمون نامہ کا معلوم کیا اور دیکھا کہ باوجود قلت الفاظ کے کثرت معانی پر دال ہے سراسیمہ اور
پریشان حال ہوئے قَالَتْ يَا اَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْ اَمْرِيْ کہا بلقیس نے اے سردارو جواب دو مجھکو بیچ
اس کام میرے کے اور جو میرے حق صلاح اور صواب ہو بتاؤ لکھا ہے کہ وہ ارکان مملکت کی تین سو تیرہ تھے کہ ہر ایک
دس ہزار سپاہ کا سردار تھا مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ نہین ہون مین قطع کرنے اور فیصل کرنے کیکام
کو یہانتک کہ حاضر ہو تم میرے پاس یعنے بے مشورہ تمہارے کوئی کام نہین کرتی ہون قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ
وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ کہا انہون نے ہم صاحب قوت کے ہین اور صاحب جنگ سخت کے ہین یعنے بہادر بھی
ہین اور لشکر بھی رکھتے ہین وَالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ اور حکم طرف تیرے ہی یا کام حوالے تیرے
ہے اور عقل تیری پس دیکھہ تو کیا حکم کرتی ہی مقاتلہ سے اور مصالحہ سے بیت جنگ کر یا صلح ہم ہمراہ
ہین ہو تیرے تابع ہر طرح اے ماہ ہین جب بلقیس نے سمجھا کہ یہہ میل طرف جنگ کے رکھتے ہین پسند
نہ کیا اور کہا کہ لڑنا صلاح نہین کیونکہ لڑائی مین اگر وہ غالب آئے مال اور ملک ہمارا تلف ہو جاویگا چنانچہ حق
تعالی فرماتا ہے کہ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً کہا بلقیس نے تحقیق بادشاہ جسوقت
کہ داخل ہوتے ہین کسی شہر مین کہ اسکو ساتھہ قہر کے تصرف مین لاوین خراب کرتے ہین اسکو اور کرتے ہین عزت
والون اسکے کو ذلیل لوٹ کر اور قید کر کر وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ اور اسیطرح یہہ بھی کرینگے یا اسیطرح کرتے ہین
کام انکا یہی ہے عادت انکی ایسی ہی ہے اور یہہ بہ تاکید ہے قول اول کے اور ہوسکتا ہے کہ کلام حق ہووے واسطے
تصدیق کلام سابق کے وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ اور تحقیق مین بھیجنے والی
ہون طرف سلیمان اور قوم اسکے کے تحفہ کہ مقدمہ صلح ہے پس دیکھتی ہون کہ وہان سے ساتھہ کس چیز کے پھر
آوینگے بھیجے ہوئے اگر تحفہ میرا قبول کیا تو بادشاہ ہے اور نہین تو پیغمبر کشاف مین ہے کہ پانچ سو غلامونکو لباس
لونڈیونکا پہنا کر اور پانچ سو لونڈیون پر پوشاک غلامون کے سج کر اور ہزار خشت زرین اور تاج در و یاقوت جڑا اور
مشک اور عنبر اور صندوق در ناسفتہ سے اور مہرہ کج سفتہ سے بھر اتیار کر کر منذر بن عمرو کو دیکر اور اشراف
قوم اسکے ہمراہ کر کر روانہ کیا اور کہہ دیا کہ اے منذر اگر وہ چشم غضب سے تجھے دیکھے تو سمجھہ جائیو کہ وہ بادشاہ ہے اس سے
مت ڈریو اور اگر نرمی اور خوشی اور شگفتہ روئی سے کلام فرماوے تو جانیو کہ پیغمبر ہے اور دلیل اسکی

پیغمبری کی اور یہہ ہے کہ غلامون اور لونڈیون مین فرق کرے اور گوہر ناسفتہ مین سوراخ کرے اور مہرہ کج سفتہ کو
پرو دے منذر رخصت ہوکر چلا اور ہدہد نے یہہ سب باتین سنکر وہان سے پرواز کر کر حضرت سلیمان کے پاس
آکر عرض کر دی سلیمان علیہ السلام نے جنونکو فرمایا کہ خشت زرین تیار کرو اور میدان مین کہ سات فرسخ کا طول
رکھتا ہو بچہا دو اُنہون نے موافق حکم کے فرش کر دیا پھر منذر کے آنیکے دن سواریان بحری اور بری گرد میدان
مین کھڑی کین اور آدمیون کے اور پریون کے اور دیون کے اور سباع کے اور وحوش کے اور ہوام کے جدے
جدے پرے باندھے اور مرغون کو ہوا پر پرے پر ملائے کھڑا کیا **بیت** یہہ ہے آراستگی دیدہ و شنیدہ خلق
سے باہر نہ جو مجلس ہو تو ایسی ہو جو محفل ہو تو ایسی ہو نہ منذر کنارے میدان کے پہنچ کر وہ فرش اور آرائش
دیکھکر اپنے تحفون سے شرمندہ ہوا جب تخت کے پاس پہنچا آپ نے دیکھکر شگفتہ روئی سے تبسم کیا اور احوال پوچھ
حکم فرمایا کہ صندوق لاؤ جسمین گوہر ناسفتہ اور مہرہ کج سفتہ تھے رکھے ہین پھر دیمک کو کہا کہ گوہر ناسفتہ مین سوراخ
کردے اور کیڑے کو کہا کہ دھاگا منہہ مین لیکر سوراخ مہرہ کج سفتہ مین سے نکل جاوے دونو حکم بجالائے پھر پانی
منگوایا اور لونڈیون اور غلامون کو فرمایا کہ منہہ دہوکر غبار راہ سے پاک ہو غلامون نے منہہ دہویا اور لونڈیون نے
پانی ایک ہاتھہ سے دوسرے پر ڈالا اسی نکتہ سے درمیان اُنکے امتیاز فرمایا اور تحفہ اُسکا رد کیا چنانچہ حق تعالی
فرماتا ہے فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ پس جب آیا ایلچی بلقیس کا سلیمان کے پاس اور تحفے لایا
کہا سلیمان نے کیا تم مدد دیتے ہو مجھکو ساتھہ مال کے اور حال آنکہ میرے پاس تم سب سے زیادہ ہے فَمَا آتَانِيَ
اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا آتَاكُمْ پس جو کچھہ کہ دیا ہے مجھکو اللہ نے ملک اور نبوت اور علم سے بہتر ہے اُس چیز سے کہ دیا ہے
تمکو مال اسباب دنیا کے سے بَلْ أَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ بلکہ بہیجین ساتھہ تحفہ اپنے کے خوشی ہوتی ہو
اور ناز کرتے ہو کیونکہ سوا زندگانی دنیا کے گذرگاہ نگاہ ہمت تمہاری کے نہین ہے و دنیا ہے جیفہ طلب اسکی
سگان کو چاہیئے اور پھر و ساز زندگی پر غافلان کو چاہیئے ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ
لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ اے ایلچی پھر جا طرف بلقیس اور
قوم اسکے کے اور کہہ کہ آؤ اور اگر نہ آؤگے پس البتہ آوینگے ہم اُنپر ساتھہ ایسے لشکرون کے کہ نہ مقابلہ کی طاقت
ہوسکے واسطے اُنکے ساتھہ اُن لشکرون کے اور البتہ نکال دیوینگے ہم اُنکو شہر سبا سے در انحال کہ بے عزت بے حرمت
ہونگے اور وہ رسوا ہونگے اور قید منذر کیا اور سب احوال کہا بلقیس تیاری کر کر تخت اپنا مکان مضبوط مین
رکھہ قفل لگا کنجی ساتھہ لے چوکیدار تابع لشکر پایہ تخت سلیمان علیہ السلام کی طرف چلے دیوون نے اندیشہ کیا کہ
سلیمان علیہ السلام اُسکا حسن اور جمال دیکھکر اگر اُسی بیاہ کر لینگے تو وہ پوشیدہ باتین ہماری بتاوے گی اور ہمین تنگی پہنچے گی
اُسکے آنے سے پہلے ہی جو کچھہ عیوب اُسکے بیان کردین کہ دل آپکا اُس سے ہوجاوے پس اشراف جن نے تخت کے پاس کھڑے ہوکر عرض کیا

کہ بلقیس کے عقل مین قصور ہے اور پاؤن چھوٹی ہین اور پاؤن اُسکے مثل سم گدھے کے ہین انگلیان نہین
ہین سلیمان علیہ السلام سنکر متفکر ہوئے پہلے چاہا کہ اُسکی عقل کو آزماوین قَالَ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا
قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ کہا حضرت سلیمان نے اے سردارو کون تم مین سے لے آتا ہے میرے پاس تخت اُسکے
کو پہلے اُس سے کہ آوے میرے پاس مسلمان ہوکر کیونکہ جب ایمان لے آویگی تو اُسکا تخت لینا روا نہین
بے اجازت اُسکے اور غرض اُنکی یہہ تھی کہ تغیر و نکر پوچھین کہ یہہ تخت تیرا ہے یا نہین اور اُسکے جواہر مین اُسکی عقل
آزماوین قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ کہا ایک دیو پلید ناخوش نے جنون مین
سے کہ ذکوان یا صخر نام اُسکا تھا مین لے آؤنگا تمھارے پاس اُسکو پہلے اُس سے کہ اُٹھو تم جگہہ اپنی سے
یعنی مجلس حکومت سے اور آپ دوپہر کو اُٹھتے تھے وَاِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ اور تحقیق مین اوپر اُٹھانے
اُس تخت کے البتہ زور آور ہون یا امانت یعنے جواہر مین اُسکی خیانت نکرونگا یا بامانت تمھارے پاس
پہنچا دونگا سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ اس سے جلد تر مین چاہتا ہون کہ آجاوے قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ
مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ کہا اُس شخص نے کہ نزدیک اُسکے علم تھا کتاب کا مین لے آؤنگا
تمھارے پاس تخت بلقیس کو پہلے اس سے کہ پھر آوے طرف تمھارے نظر تمھاری یعنی تم کسی چیز کو دیکھو اس سے نظر
نہین پلٹاؤگے کہ حاضر کر دونگا سمجھہ لیجیے کہ وہ شخص خضر علیہ السلام تھے یا فرشتہ جو موید سلیمان کا تھا یا جبرئیل علیہ السلام
یا ملک متکفل دفتر مقادیر ایک مرد کہ مستجاب الدعوات تھا نام اُسکا ملیخا یا ذوالنون یا اسطوع تھا یا ضبیہ تھا کہ
ابو القبیلہ ہے تیسیر مین ہے کہ بنو ضبیہ ادعا کرتے ہین کہ علم کتاب ہمارے باپ کو تھا عنده علم الکتاب اُسکے
حق مین ہے اور اشہر یہہ ہے کہ آصف بن برخیا وزیر سلیمان علیہ السلام کا تھا اسم اعظم اُسکو یاد تھا سلیمان علیہ
السلام نے اجازت دی وہ سجدہ مین گیا اور کہا یا حی یا قیوم کہ زبان عبری مین اہیا شراہیا ہے اور بعضے کہتے
ہین یا ذالجلال والاکرام کہا بہر تقدیر جو دعا کی تخت بلقیس کا زمین کے اندر آکر آگے تخت سلیمان کے نکل آیا
وسیط مین ہے کہ حق تعالی نے وہان اُسکو عدم کیا یہان ایجاد فرمایا فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ
فَضْلِ رَبِّیْ لِیَبْلُوَنِیْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ پس جس وقت دیکھا سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام نے تخت کو ٹھہرا ہوا نزدیک
اپنے کہا یہہ کرامت فضل پروردگار میرے کے سے ہے تو کہ آزماوے مجھکو بیچ مثل اُنکا ہونگے آیا شکر کرتا ہون مین یا
ناشکری کرتا ہون وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ اور جو کوئی شکر کرے نعمت خدا کا سو اُسکے نہین کہ شکر کرتا
ہے واسطے جان اپنے کے کیونکہ شکر سے نعمت ثابت رہتی ہے اور زیادہ ہوتی ہے وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ
اور جو ناشکری کرے پس تحقیق پروردگار میرا بے پروا ہے شکر گذاری سے اور ناشکری سے لوگون کے کرم کرنیوالا ہے ساتھ انعام
کے اوپر مستحقون کے قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا کہا سلیمان علی نبینا علیہ السلام نے ناپہچان کرو واسطے بلقیس کے تخت اُسکا

اور سبا مدینہ جسد کے اور سلیمان دل کے اور بلقیس نفس کے اور من عندہ علم الکتاب عقل فعال کے اور عرش بلقیس
طبیعت مدینہ کے اسیطرح سب حکایت کی تطبیق سمجھنے والے سمجھتے ہین بہت اشارے کنایہ سمجھتے ہین وہ
جنہیں عشق کے لاگ ہے دوستو ولقد ارسلنا الی ثمود اخاھم صلحا ان اعبدوا اللہ فاذا ھم فریقان یختصمون اور البتہ
تحقیق بھیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے بھائی اُنکے صالح علیہ السلام کو ساتھ اسکے کہ عبادت کرو اللہ کی پس ناگہان
وہ دو فرقے ہوئے مومن اور کافر جھگڑنے لگے آپسمین اور انکا جھگڑنا سورہ اعراف مین لکھا گیا ہے اور جب کافرون
نے جھگڑنے مین الزام کھایا کہا ای صالح جس عذاب کا وعدہ کرتا ہے ہم سے تو وہ دکھا قال یقوم لم تستعجلون
بالسیئۃ قبل الحسنۃ کہا حضرت صالح نے ای گروہ میری کیون جلدی کرتے ہو تم ساتھ نزول عذاب کے پہلے
توبہ سے تاخیر کرو اسمین لکھا ہے کہ قوم ثمود کہتے تھے کہ جب عذاب دیکھ لینگے ہم تب توبہ کرینگے حضرت
صالح نے فرمایا کہ لولا تستغفرون اللہ لعلکم ترحمون کیون نہین بخشش مانگتے ایمان لاکر اور
توبہ کرکر اللہ تعالی سے تو کہ تم رحم کیئے جاؤ اور عذاب سے بچو قالوا اطیرنا بک ومن معک ط کہا انھون نے
شگون بد لیا ہے ہمنے ساتھ تیرے اور ساتھ اُن لوگون کے کہ ساتھ تیرے ہین ایمان والے کہ جبسے تو نے دعوت
ہمین کی ہے ہمپر رنج آیا اور جدائی درمیان ہمارے پڑی قال طائرکم عند اللہ ط کہا حضرت صالح نے کہ
شگون بد تمہارا نیک اور بد نزدیک اللہ کے ہے جو حکم ازلی مین لکھا گیا وہ نہین ٹلتا جیسا لکھا ہے جو
ازل مین نیک و بد ہوا ہے وہ رافت ❊ نہ دخل اسمین تغیر کا نہ ذہب اسمین تبدل کا بل انتم قوم تفتنون
بلکہ تم ایک قوم ہو گرفتار کیئے جاتے ہو اور آزمائے جاتے ہو ساتھ غنا اور فقر کے اور سختی اور آسانی کے وکان
فی المدینۃ تسعۃ رھط یفسدون فی الارض ولا یصلحون اور تھے بیچ اس شہر کے کہ جہان صالح علیہ السلام تھے
زمین حجر سے نو شخص سردار قوم کے سے اُنمین مقدار بن سالف اور مصدع بن دہر تھے کہ اونٹنی کے پاؤن کاٹنے
مین شریک تھے فساد کرتے تھے بیچ زمین حجر کے ساتھ کفر اور عصیان کے اور نہ اصلاح کرتے تھے اپنے کام مین
جب انھون نے بعد پاؤن کاٹنے اونٹنی کے وعید عذاب سنا قالوا تقاسموا باللہ لنبیتنہ واھلہ کہا
انھون نے کہ قسم کھاؤ آپسمین ساتھ اللہ کے البتہ شبخون مارینگے ہم صالح کو اور گھر والون اسکے کو یعنے پہلے قسم
کھائی پھر یہہ بات ٹھرائی ثم لنقولن لولیہ ما شھدنا مھلک اھلہ وانا لصدقون ۵ پھر البتہ
کہینگے ہم والی اور وارثون اسکے کے یعنے اگر ہم سے پوچھینگے کہ صالح کو کسنے مارا کہینگے ہم کہ نہین حاضر تھے ہم وقت
ہلاک اُسکے اور اہل اسکے کے یا بیچ موضع ہلاک اسکے اور اہل اسکے کے پس ہمکو کیا خبر ہے اور تحقیق ہم البتہ سچے
ہین ومکروا مکرا ومکرنا مکرا وھم لا یشعرون اور مکر کیا انھون نے ایک مکر کہ صالح کو مارین اور وارثون کو
اُسکے کہین کہ ہمنے نہ مارا ہے نہ خبردار ہین اور مکر کیا ہمنے بھی ایک مکر کہ خبر مکر کی اُنکے دی کہ اُنکے مکر کو سبب ہلاک کا

انہیں نے کیا اور وہ نہیں جانتے تھے اسباب کو لکھا ہے کہ صالح علیہ السلام کی ایک مسجد تھی غار میں رات کو
وہاں جا کر نماز پڑھا کرتے تھے اُن نو آدمیوں نے کہا کہ وعدہ عذاب ہمارے میں تین دن باقی ہیں آؤ پہلے ہی عذاب سے
صالح کو مار ڈالیں پس اول شب اُس غار میں آکر گھات لگا بیٹھے کہ صالح آوے تو اُسکو قتل کریں ناگہاں ایک سل
اوپر سے گری سب دب گئے اور دروازہ غار کا بند ہو گیا وہیں ہلاک ہو گئے اور باقی کفار چیخ سے جبرئیل علیہ
السلام کے مر گئے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام مکر اُنکے کا
یہہ کہ ہمنے ہلاک کیا اُن نو آدمیوں کو غار میں اور باقی قوم اُنکے کو سب کو چیخ سے جبرئیل کے فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً
بِمَا ظَلَمُوا پس یہہ ہیں گھر اُنکے زمین حجر میں دیکھ لو انکو در الحال کہ خالی پڑے ہیں اور خراب ہیں یہہ بسبب اُسکے
کہ ظلم کیا تھا اُنھوں نے یعنے شرک لائے تھے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ تحقیق بیچ اسکے جو قوم ثمود سے
کیا البتہ عبرت ہے واسطے اُس قوم کے کہ جانتے ہیں وَأَنْجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ اور نجات دی ہمنے
اُن لوگوں کو جو ایمان لائے حضرت صالح پر اور تھے وہ پرہیزگاری کرتے وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَ
أَنْتُمْ تُبْصِرُونَ اور بھیجا ہم نے لوط علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو یاد کر جس وقت کہا لوط نے واسطے قوم اپنے کے کیا
کرتے ہو تم بیحیائی اور حال اُنکہ تم دیکھتے ہو اور جانتے ہو اُسکی برائی أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ
کیا آتے ہو تم مردوں کے پاس شہوت سے سوا عورتوں کے کہ واسطے شہوت کے مخلوق ہیں بَلْ أَنْتُمْ
قَوْمٌ تَجْهَلُونَ بلکہ تم ایک قوم ہو کہ جہل کرتے ہو اور نہیں جانتے سرانجام اُسکام کا فَمَا كَانَ جَوَابَ
قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ پس نتھا جواب قوم لوط کا مگر یہہ کہ کہا اُنھوں نے آپس میں نکال دو
لوگوں کو لوط کے لوط سمیت بستی اپنے سے کہ سدوم ہے إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ تحقیق وہ ایک لوگ ہیں
کہ ستھرائی کرتے ہیں اپنی آپ کو پاک جانتے ہیں ہمیں پلید فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ
پس نجات دی ہمنے لوط کو اور اہل اُسکے کو یعنے بیٹیوں اُسکے کو مگر عورت اُسکے کو مقرر کیا تھا ہمنے اُسکو پیچھے رہنے
والوں سے واسطے عذاب کے وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا اور برسایا ہمنے اوپر اُنکے بعد الٹ دینے مؤتفکات
کے ایک مینہہ پتھروں کا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ پس برا تھا مینہہ ڈرائے گیوں کا کہ ڈرا ہوا لوں پر ایمان نہ لائے
قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ کہا ہمنے لوط کو کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے اوپر
ہلاک کرنے کافروں کے اور اسلام ہے اوپر بندوں اُسکے کے وہ جو برگزیدہ کیا اُنکو ساتھ عصمت کے اور
نگاہ رکھا بیحیائی سے اور نجات دی عذاب سے یا یہہ امر ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ جب اللہ تعالی نے
قصہ موسی اور سلیمان اور صالح اور لوط علیہم السلام کا سنایا کہ کیا کیا قدرتیں اُنمیں ہیں اور کیسے کیسے معجزہ اور کس طرح سے
ہلاکت اعدا بیان ہے اور اُسکا علم تیری نعمت ہے پس امر کیا کہ حمد الٰہی کرو اور سلام بندگان برگزیدہ پر بھیجو کہ انبیا ہیں یا صحابہ

کبار آپ کے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین یا اہل قرآن یا عام مسلمان ہین محقق کہتے ہین کہ اسلام ان لوگون کا ہے جنکے دل سالم ہین تعلقات ماسوی اللہ سے اور سر انکے خالی ہین خیالات دور سے جو ہو سالم خیال غیر سے دل اہل اسلام اسکو کہتے ہین اسیر آج بواسطہ سلام ہے اور کل بیواسطہ ہوگا سلام قولا من رب الرحیم **بیت** جسکو نہ ہین تیرے کچھ دو جگ سے کام ہووے اس پر کیونکہ تیرا یہان وہان سلام ہووے آللّٰہُ خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِکُوْنَ کیا اللہ تعالی بہتر ہے یا وہ چیز کہ شریک لاتے ہین کافر یا شریک عاجز بہتر ہین اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً آیا جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اور اتارا واسطے تمھارے آسمان سے یا ابر سے پانی فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ پس اگایا ہمنے ساتھ اس پانی کے سمجھ لیجئے کہ یہان عدول غیبت سے طرف تکلم کے واسطے تاکید اختصاص فعل کے ساتھ ذات مبارک اسکے کے یعنے ہمین قدرت رکھتے ہین اسکی اور ہم نے اگائے آب باران سے باغ رونق والے یا باغ کہ دیوارین انکی صاحب خوبی اور خرمے ہین آراستہ اور زیبا مَا کَانَ لَکُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ط نہ قدرت تھی تمکو یہہ کہ اگاؤ درختون انکے کو ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ آیا ہے یعنے نہین کوئی معبود ساتھ اللہ کے کہ مدد کرے انکامون مین اسکے کیونکہ وہ خلق و تکوین مین اکیلا ہے منفرد ہے اور یکتا ہے نہ بَلْ هُمْ قَوْمٌ یَّعْدِلُوْنَ بلکہ مشرک ایک قوم ہین کہ پھر جاتے ہین راہ راست سے کہ راہ توحید ہے یا شریک لاتے ہین اور عدیل اسکا ٹھہراتے ہین پس وہ عدیل بہتر ہے اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ وَجَعَلَ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ حَاجِزًا آیا جسنے کیا ہے زمین کو ٹھکانا آدمیونکا اور جانورونکا اور کئین درمیان زمین کے نہرین اور کئے واسطے استحکام زمین کے پہاڑ کہ اسمین معادن ہین اور چشمے جاری اور کیا درمیان دو دریاء شور و شیرین کے پردا کہ آپسمین نہ مل جاوے ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط آیا ہے کوئی معبود یعنے نہین ساتھ اللہ کے کہ پیدائش مین ان چیزون کے اسکی مدد کرے بَلْ اَکْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ بلکہ اکثر مشرک نہین جانتے یگانگی اسکی لازم پیدا کرنے مین اشیاء کے اور شریک اسکا بناتے ہین آیا وہ شریک ضعیف انکا بہتر ہے اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ یا وہ کوئی کہ قبول کرتا ہے دعا مضطر کی جسوقت کہ پکارتا ہے اسکو مضطر بیچارے کو کہتے ہین جسکا کوئی حیلہ وسیلہ نہو سواحق کے بعضون نے کہا کہ مضطر وہ ہے جسنے دل ہستی اپنے سے اٹھا لیا ہو جیسے دریا مین ڈوبتا ہو یا صحرا ئے لق و دق مین کھو یا ہو یا بیمار کہ نا امید اپنی صحت سے ہوا ہو شیخ داؤد یمانی ایک شخص کی عیادت کو گئے اسنے کہا اے شیخ دعا کر کہ مین شفا پاؤن شیخ نے کہا کہ تو دعا کر کہ مضطر ہی دعائے مضطر قبول ہے کیونکہ نیاز تیرا زیادہ ہے اور اللہ تعالی نیاز بیچارونکا دوست رکھتا ہے **قطعہ** چھوڑ اے رافت تکبر اور ناز بارگاہ حق مین آیا صد نیاز زاری و عجز اس جگہہ درکار ہے چشم دریا یار کو وہان بار ہے صرف کر عمر پڑھہ پڑھہ کر نماز فائدہ کیا گر نہین سوز و گداز چاہیے سوز و گداز عاشقی زاری و عجز و نیاز عاشقی درد اگر تجھہ مین نہین تو درمان نہ دے وہ جان دے اسکو کہ جان جانتے وہ

چارہ سازی چاہیے تو بیچارہ ہو اُس سے مِلنا چاہیے تو آوارہ ہو ہوگا مضطر تو تو وہ آویگا پاس نہ پاس اُسکے ہوئے
تیرا مت ہو اُداس کیونکہ جو مضطر ہو اور ہوئے ملول نہ کرتا ہے اُسکی دعا اللہ قبول وَیَکْشِفُ السُّوْءَ اور کھول
دیتا ہے برائی اور دفع کرتا ہے اُس سے رنج وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ آیا یہ بہتر ہے یا وہ خدا کہ کرتا ہے
تمکو جانشین زمین کے یعنے مالک اور وارث پہلے لوگون کے اور زمین پر اُنکے تمہین تصرف دیتا ہے ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ
آیا ہے کون معبود ساتھ اللہ کے کہ اُن کامون مین اُسکی اعانت کرے یعنے نہین ہے قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ تھوڑا سا
نصیحت پکڑتے ہو یا کم اللہ کو یاد کرتے ہو لکھا ہے کہ مراد قلت سے عدم ہے یعنے نصیحت پذیر نہین ہوتے اور جو جاہے ہو
نہین چھوڑتے کیا بات بہتر ہے اَمَّنْ یَّهْدِیْكُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ یُّرْسِلُ
الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ وہ کوئی کہ راہ دکھاتا ہے تمکو بیچ اندھیرون جنگل کے اور دریا کے اور
وہ کہ بھیجتا ہے باؤن کو جو خوشخبری دینے والے آگے رحمت اُسکے کے کہ باران ہے ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ کیا ہے کوئی
معبود ساتھ اللہ کے یعنے نہین ہے تَعٰلَی اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ بہت بلند ہے اللہ اُس چیز سے کہ شریک لاتے
ہین کافر کیونکہ قادر خالق پاک ہوتا ہے شرکت عاجز مخلوق کے سے اور آیا ایسا شریک بہتر ہے اَمَّنْ
یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَمَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ یا وہ کہ پہلے بار کرتا ہے پیدایش اور عدم سے وجود مین
لاتا ہے پھر دوبارہ کریگا اُسکو بعد مارنے کے یعنے اُٹھاویگا قیامت کے دن اور وہ کہ رزق دیتا ہے تمکو آسمان سے
مینہہ برساکر اور زمین سے اناج اُگا کر یا ساتھ اسباب آسمانی اور زمینی کے روزی بخشتا ہے ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ
کیا ہے کوئی معبود شریک ساتھ اللہ کے کہ یہہ کام کرے قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ کہہ
کہ لاؤ دلیل اپنی اوپر اسکے کہ سوا اللہ کے ایسی قدرت رکھتا ہو اگر تم سچے اس بات مین کہ الہ دوسرا ہے کیونکہ
کمال قدرت لوازم الوہیت سے ہے اور وہ سوا اللہ کے اور کو ثابت نہین قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتا جو کوئی بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہے غیب کو
مگر اللہ یہین جیسی کہ قدرت اُسکی کامل ہے ویسا ہی علم اُسکا ہی شامل ہے بیت نہ یہہ قدرت کسیکو
نہ یہہ دانش کسیکو ہے یہہ اُسکا خاصہ ہے نبی کوئے ولی کو ہے وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ اور
نہین جانتے مشرک کہ کسوقت اُٹھائے جاوینگے بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ بلکہ یہ معنی بل کی ہین اور لفظ بل
مین ام کے ہین اور ہر طرح استفہام بمعنی نفی ہے اور ادارک بتشدید دال ہے اصل اُسکی تدارک تھی تے کو دال
بدل کر دال کو دال مین ادغام کیا اور ہمزہ وصلی اور لے آئے اور ادرک بوزن اکرم بھی قرأت ہے چنانچہ جلالین
مین ہے یعنے نہ پہنچا اور نہ کامل ہوا علم اُنکا بیچ آخرت کے یعنے وقوع آخرت مین خوب نہ سمجھے بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ
مِّنْهَا بلکہ وہ بیچ شک کے ہین وقوع اُسکے سے بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ بلکہ وہ آخرت سے اندھے ہین

یعنے دیدہ دل انکی دلیلین بعث اور حشر کی نہین دیکھتے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَئِذَا كُنَّا تُرَابًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ
اور کہا اُن لوگون نے جو کافر ہوئے کہا جس وقت ہو جاوینگے ہم مٹی اور باپ ہمارے بھی خاک ہو جاوینگے کیا
ہم البتہ نکالے جاوینگے قبرون سے یا لائے جاوینگے تنگی فنا سے فراخی حیات مین لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا
نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ البتہ تحقیق وعدہ دیئے گئے ہین اس حشر اور نشر کا ہم
اور باپ ہمارے پہلے وعدہ محمد سے یعنے سب پیغمبرون نے وعدہ دیا تھا اور وقوع مین نہ آیا نہین یہہ وعدہ
مگر کہانیان پہلون کی یعنے مانند قصون کے کہ بے حقیقت ہوتے ہین قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ کہہ سیر کرو بیچ زمین جھٹلانے والون کے جیسے دیار حجر اور احقاف اور موتفکات ہے پس دیکھو
کہ کیونکر ہوا آخر کام گنہگارون کا وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِىْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ٥ اور مت
غمگین ہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر جھٹلانے اور منہہ پھیرانے مشرکون کے اور مت ہو بیچ تنگی کے اس سے
کہ مکر کرتے ہین وہ کہ تو میری پناہ مین ہے اور مین تیرا نگہبان ہون بیت رافتا جسکا نگہبان ہو حبیب
خوف اغیار اسکو نہ ہیم رقیب غم اُسے کیا جسکا وہ غمخوار ہو کسکا ڈر ماری پہ کرو وہ یار ہو وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى
هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور کہتے ہین کافر کہان ہے اور کب ہوگا یہہ وعدہ موعود اگر ہو تم سچے مخاطب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور اصحاب آپکے رضی اللہ عنہم اجمعین ہمیشہ کافرون کو ڈراتے رہتے تھے
قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِىْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ٥ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کو شتاب
ہے یہہ کہ لگے ہووے پیچھے تمہارے بعض وہ چیز کہ جلدی کرتے ہو بیچ نزول اسکے پس حاصل ہوا انکو قتل دن بدر کا
اور باقی عذاب پاوینگے بعد موت کے وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ
اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ صاحب فضل کا ہے اوپر لوگون کے کہ بسبب گناہونکے عذاب شتاب نہین بھیجتا
ولیکن اکثر انکے نہین شکر کرتے اور حق نعمت تاخیر عذاب کا نہین پہچانتے وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ
وَمَا يُعْلِنُوْنَ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ جانتا ہے جو کچھہ پوشیدہ کرتے ہین سینے انکے حسد اور کینہ تیرے
سے اور جو کچھہ کہ ظاہر کرتے ہین تکذیب اور عداوت تیرے سے وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِىْ
كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ اور نہین کوئی چیز پوشیدہ حوادث اور نوازل سے بیچ آسمان اور زمین کے مگر لکھی ہے بیچ کتاب
روشن کے کہ لوح محفوظ ہے اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ تحقیق یہہ
قرآن بیان کرتا ہے اوپر بنی اسرائیل کے اکثر اس چیز کا کہ وہ جہالت سے بیچ اسکے اختلاف کرتے ہین جیسے یہود کی تشبیہ
اور نصاری کی تنزیہ اور معاد کا احوال اور دوزخ اور بہشت کا حال اور عزیر اور عیسی علی نبینا وعلیہما السلام کا قصہ وَاِنَّهٗ
لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اور تحقیق یہہ قرآن البتہ ہدایت ہے اور رحمت واسطے ایمان والونکے کہ نفع لیتے ہین

اس سے إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ تحقیق پروردگار تیرا فیصل کریگا درمیان اختلاف والون بنی اسرائیل
کے ساتھ حکم راست اور درست اپنے کے وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ اور وہ ہی غالب کہ حکم اسکا نہین ٹلتا
جاننے والا حقیقت کو اس چیز کے کہ حکم کرتا ہی فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ پس توکل کر اوپر اللہ کے اور دشمنون سے
مت ڈر إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ تحقیق تو اوپر حق ظاہر کے ہی کہ راہ تیری راست اور کام تیرا درست ہی إِنَّكَ
لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ تحقیق تو نہین سنا سکتا مردون کو اور نہین سنا سکتا بہرون کو
پکارنا جسوقت پھر جاوین پیٹھ موڑکر یعنے کافر مردہ دل ہین بات تیری نہین سمجھ سکتے اور گوش دل انکے بہرے
ہین اور استماع قرآن سے منہہ پھراتے ہین پس جو کوئی بہرا ہووے کیا سنے خصوصًا جسوقت کہ پیٹھ پھر لے
سنا کیا اشارے کو بھی نہین دیکھتا کہ سمجھ جاوے وَمَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ اور نہین تو راہ دکھا
والا اندہون کو گمراہی انکے سے کیونکہ راہ وہ پاتا ہی جسکی آنکھین ہون یا دل روشن سوا انکے دونون نہین
إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ نہین سناتا مگر اس شخص کو کہ ایمان لاتا ہے
ساتھ نشانیون ہماری کے یعنے تیرے باتون کو نہین سمجھتے مگر مومن پس وہ فرمان برداری کرنیوالے ہین وَإِذَا
وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا
لَا يُوقِنُونَ اور جسوقت کہ آن پڑیگی بات اور لازم ہو جاویگا عذاب اوپر آدمیون کے اس زمان کہ ہاتھہ امر معروف
اور نہی منکر سے اٹھا لینگے نکالینگے ہم واسطے انکے ایک جانور زمین سے بولیگا انسے جو موجود ہونگے وقت خروج
اسکے کے زبان عربی مین البتہ یہہ لوگ کفار مکہ کے ہین ساتھ نشانیون قدرت ہمارے کی نہین یقین لاتے یا ساتھ
قرآن کے نہین ایمان لاتے کہ مشتمل ہی اوپر بعث اور حساب کے جلالین مین ہے کہ ساتھ خروج دابہ کے امر معروف اور نہی
منکر اٹھہ جاویگی اور نہین ایمان لاویگا پھر کوئی کافر جیسے کہ وحی کی اللہ تعالی نے طرف نوح علیہ السلام کے انہ لن یؤمن
من قومك الا من قد آمن سمجھ لیجیے کہ نکلنا دابۃ الارض کا ایک نشانی نشانیون قیامت کے سے ہی اور وہ ایک
جانور ہوگا کوہ صفا پہٹ کر نکلیگا یا وادی تہامہ مین سے خروج کریگا یا مسجد حرام سے باہر آویگا ساٹھہ گز کا لنبا
ہوگا منہہ اسکا آدمی کا پاؤن اونٹ کی گردن اور بال گھوڑیکا آنکھہ سور کی کان ہاتھی کے سینگ بارہ سنگے کی رنگ
جیسا کا سینہ شیر کا دم گائی کے ہاتھہ بندر کے ہونگے صاف باتین کریگا ایک ہاتھہ مین اسکے عصا موسی کا دوسرے
مین انگوٹھی سلیمان کی ہوگی تمام شہرون مین سیر کریگا ایسی جلدی کہ کوئی ڈھونڈھنے والا نہ پاویگا اور کوئی بھاگنے والا اس سے
نہ بچیگا اور ہر شخص پریشان کر جاویگا مسلمان کے پیشانی پر عصا موسی سے خط کھینچیگا چہرہ اسکا چمک جاویگا اور کافر
کے ناک پر یا گردن پر مہر سلیمان لگاویگا منہہ اسکا کالا ہو جاویگا پھر کوئی نہ رہیگا دنیا مین مگر سفید رو اور سیاہ رو اور لوگ
پھر کسیکو نام لیکر نہ پکارین بلکہ سفید رو کو بہشتی کہکر بلاوینگے اور سیاہ رو کو دوزخی ایمان اور کفر ہر ایک کا ہر ایک کے

روشن ہو جاویگا وہ معنی آیت کی جو بعضون نے کہے ہین یہان خوب چسپیدہ ہوتے ہین کہ جب واقع ہوگا
قول ہمارا اوپر تمیز مومن اور کافر کے نکالینگے ہم دابۃ الارض کو زمین سے ویوم نحشر من کل امۃ فوجا ممن
یکذب بایاتنا فہم یوزعون اور یاد کر جب دن کہ اٹھاوینگے ہم ہر ایک امت مین سے گروہ کہ سردار اور اشراف ہونگے
ان لوگون سے کہ جھٹلاتے ہین آیتون کلام ہمارے کو یا نشانیون قدرت ہمارے کو پس وہ فرقے فرقے الگ
کئے جاوینگے حتی اذا جاءوا قال اکذبتم بایاتی ولم تحیطوا بہا علما اماذا کنتم تعملون یہانتک کہ جب
آوینگے حشرگاہ مین کہیگا حق تعالی کیا جھٹلاتے تھے تم نشانیون میرے کو پہلے اور نہین گھیر لیا تھا تمنے انکو
ازروے علم کے یعنے انمین تمنے تامل نہین کیا اور کنہہ کو انکے نہین پہنچے یا وہ کیا چیز تھی کہ تھے تم کرتے یعنے
کیا کام کرتے تھے پیچھے اس سے کہ خدا اور رسول پر ایمان نہین لائے تھے ووقع القول علیہم بما ظلموا
فہم لا ینطقون اور آن پڑی کی بات یعنے اترآویگا عذاب اوپر انکے بسبب اسکے کہ ظلم کیا انھون نے یعنے جھٹلایا
پس وہ نہ بول سکینگے عذر خواہی مین کیونکہ چپے ہونگے عقوبات نامتناہی مین الم یروا انا جعلنا
الیل لیسکنوا فیہ والنہار مبصرا کیا نہین دیکھا اور نہین جانا منکران حشر نے یہہ کہ کیا ہمنے رات کو اندھیری لوگ
آرام پکڑین بیچ اسکے خواب راحت سے اور دنکو دکھانیوالا روشن تو کہ نہ بیٹھہ رہین طلب معیشت سے ان فی
ذلک لایات لقوم یؤمنون تحقیق بیچ اس اندھیری اور اجالے لانے کے آگے پیچھے بوجہ مخصوص البتہ نشانیان
ہین اوپر بعث اور نشر کے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین کہ جو قدرت رکھتا ہے بدلنے کے دنکو ساتھہ رات کے اور رات
کو ساتھہ دن کے وہ قادر ہے بدلنے پر موت کے ساتھہ حیات کے قیامت کو بیچ بدلون مردون کے اور جاگتا اور سونا ک
درات مین ہے دلیل واضح ہے مرنے اور جینے پر ویوم ینفخ فی الصور ففزع من فی السموات ومن فی الارض
الا من شاء اللہ اور یاد کر جب دن کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے پس ڈرجاویگا جو کوئی بیچ آسمانون کے ہے اور جو کہ
بیچ زمین کے ہے مگر جسکو چاہا ہے اللہ نے یعنے فرشتے جو نگہبان ہین بہشت اور دوزخ کے یا شہدا
یا اسرافیل علیہ السلام کہ پھونکنے والے ہین یا چارون فرشتے مقرب جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم
السلام یا موسی علیہ السلام کہ طور پر صعقہ سن چکے ہین تیسیر مین ہے کہ ادریس علیہ السلام ہین واللہ اعلم
اور فزع کو بصیغہ ماضی واسطے تحقیق وقوع کے لائے ہین کہ دم نفخ صور البتہ سب ڈرجاوینگے وکل اتوہ داخرین
اور سب آوینگے عرصہ گاہ مین ذلیل اور خوار وتری الجبال تحسبہا جامدۃ وہی تمر مر السحاب اور دیکھتا ہے
تو پہاڑون کو گمان کرتا ہے تو انکو جمی ہوئی اور حال انکہ وہ پہاڑ چلے جاتے ہین مانند گذرنے بادل کے اور وہ حرکت
انکل مین نہین آتی کیونکہ بڑے جسم کے حرکت خوب ظاہر نہین ہوتی ایک محقق نے کہا کہ اولیا بھی خلق مین
ہوتے ہین قائم رسم اور حد پر اور خلق حرکت باطن انکے سے کہ دم مین ہزار عالم طے کرتے ہین خبر نہین رکھتے

بیت پاؤن سے کرتے نہین ہین طے وہ راہ ۔ سترے جاتے ہین بدرگاہ الہ ۔ ظاہر اتم نین ہین کو بیٹھے ہوے لیک باطن مین ہین چلتے جی سوتے ۔ اُنکا جانا اپنا ساجانا نجان ۔ بے نشان ہین گرچہ ظاہر ہے نشان ۔ یہہ سفر باہر ہے عقل و ہوش سے ۔ جذب حق یہہ عشق کی ہے جوش سے صُنْعَ اللّٰہِ الَّذِیْ اَتْقَنَ کُلَّ شَیْءٍ کاری گری اللہ کی ہے جسنے محکم کیا ہر چیز کو جیسا کہ چاہیے اِنَّہٗ خَبِیْرٌ بِمَا تَفْعَلُوْنَ تحقیق وہ خبردار ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا جو کوئی لاوے نیکی پس واسطے اُسکے جزا ہے بہتر اُس سے کیونکہ فانی دیکر باقی لیگا اور ایک کے عوض سات سو پاویگا اور اگر حسنہ کو کلمہ شہادت کہئے تو یہہ معنی ہوی کہ جو کوئی لاوے کلمہ پس واسطے اُسکے صبر حاصل ہے اُس کلمہ سے وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ اور نیکی کرنے والے ڈر اور ہول سے اُس دن قیامت کے امن مین ہین وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ اور جو کوئی لاوے برائی یعنی شرک پس اوندھے کئے جاوینگے مُنہہ اُنکے بیچ آگ کے یعنے اوندھے مُنہہ دوزخ مین ڈالینگے هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور کہینگے فرشتے نہ جزا دئے جاوگے تم مگر جو کچھ کہ تھے تم دنیا مین کرتے اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ سوا اسکے نہین کہ حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ عبادت کرون مین پروردگار اس شہر کے کو کہ مکہ ہے جسنے حرمت دی اسکو یعنے حرم امن والا کیا خونریزی سے ظلم سے شکار سے اور یہہ نعم الہی سے اوپر اہل اُس شہر کے ہے کہ جو عذاب اور فتنے اور بلاد عرب پر ہین وہ وہان سے اُٹھا لئے ہین اور واسطے صاحب اُس شہر کے ہر چیز ہے یعنے سب مخلوق اور مملوک اُسکے ہین وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اور حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ ہوؤن مین مسلمانون سے وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ اور یہہ کہ پڑہون مین قرآن اور تلاوت پر اُسکے مواظبت کرون تو کہ حقائق اُسکے مجھہ پر کھل جاوین فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ پس جسنے راہ پائی بسبب متابعت کرنیکے اُن حکمون پر پس سوا اسکے نہین کہ راہ پائی واسطے جان اپنی کے کیونکہ فوائد اسکے وہی اُٹھاویگا وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۵ اور جو کوئی گمراہ ہوا اُس کو کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سوا اسکے نہین کہ مین ڈرانیوالون سے ہون مجھہ پر بلاغ ہے نہ وبال ضلال اور انکا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا اور کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے اوپر نعمت نبوت کے یا اُس چیز کے جو مجھے عطا کی ہے علم نافع اور عمل صالح سے البتہ دکھاویگا تمکو اللہ نشانیان قدرت اپنے کی مانند خروج دابۃ الارض کے یا آیات قاہرہ دنیا مین کہ واقع بدر ہے قتل اور اسیر ہوکے اسدن اور فرشتے مارینگے سونٹون اور پیٹھون تمہاری پر اور آخرت مین کہ عذاب ابدی ہے ہمیشہ تڑپتے جلوگے وہان آتش دوزخ مین وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہین پروردگار تیرا غافل اُس چیز سے کہ کرتے ہو تم یا کرتے ہین کافر تا اور یا سے دونو قراتین مین لیکن تا سے حفص کے ہے پس تاخیر عذاب کے کافرون کے واسطے حکمت کی ہے **بیت** کام صانع کے بھرے ہین جسقدر سے فعل اُسکا نہین خالی ہے کوئی حکمت سے ۔ **سورہ قصص** مکی ہے مگر اٰیتہ ان الذی فرض علیک القرآن تا آخر نازل ہوی

حقہ مین اور آیۃ الذین وآتیناہم الکتاب تا تبتغی الجاہلین اٹھاسی آیتین ہین ایک ہزار چارسو اکتالیس کلمہ ہین پانچ ہزار اٹھہ سو حرف ہین فواصل اسکی لم تر مین نظم اور تطبیق اسکی سورہ نمل سے یہہ ہے کہ اسکے آغاز مین قصہ موسیٰ علیہ السلام تھا اسکے بھی ابتدا مین وہی ہے

سورۃ القصص مکیۃ وہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثمان وثمانون آیۃ

طٰسٓمٓ امام یافعی رح نے کہا ہے کہ ان حروف کو واسطے محافظت قرآن کے لائے کہ کم و بیشی راہ نہ پاوے اور آیۃ وانا لہ لحافظون مین جسکی طرف اشارہ ہے سر اسکا یہہ حروف ہین امام قشیری رح نے کہا کہ طا اشارت طہارت نفوس عابدان کے ہے عبادت اغیار سے اور طہارت قلوب عارفان کے ہے تعظیم غیر جبار سے اور طہارت ارواح محبان کے ہے محبت ماسوائے ودود غفار سے اور طہارت اسرار موحدان کے ہے شہود غیر پروردگار سے اور سلمی نے کہا کہ سین رمز ہے سر الٰہی سے کہ ساتھہ عاصیون کے نجات ہے اور ساتھہ مطیعون کے بدرجات ہے اور ساتھہ محبون کے بدوام مناجات ہے اور بحر الحقائق مین ہے کہ میم ایما ہے ساتھہ منت خالق کے اوپر تمام خلائق کے کہ سب کی مرادین برلاتا ہے اور حاجتین پوری کرتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تینون حرف قسم کے ہین یعنے اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے طا کی کہ کنایت طور سینا سے ہے اور سین کے کہ اشارت طرف اسکندریہ کے ہے اور میم کے کہ عبارت مکہ سے ہے اور جواب قسم کا یہہ ہے کہ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ یہہ سورۃ یا یہہ آیتین آیتین ہین کتاب روشن کی یا روشن کرنیوالے کی نَتْلُوْا عَلَیْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ پڑہتے ہین یعنے ہم ہمارے حکم سے جبرئیل پڑھتا ہے اوپر تیرے بعضے خبر موسیٰ اور فرعون کے ساتھہ راستی کے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ تحقیق فرعون نے تکبر کیا تھا بیچ زمین مصر کے وَ جَعَلَ اَهْلَهَا شِیَعًا یَّسْتَضْعِفُ طَآىٕفَةً مِّنْهُمْ یُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ اور کیا تھا اہل مصر کو فرقے مختلف ضعیف جانتا ایک فرقے کو انمین سے یعنے بنی اسرائیل کو ذبح کرتا تھا بیٹون انکے کو کہ کاہنون نے کہہ دیا تھا بنی اسرائیل مین ایک لڑکا ہوگا اسکے سبب تیری سلطنت برباد ہوگی کشاف مین ہے کہ نو ہزار لڑکے بنی اسرائیل کے قتل کئے وَ یَسْتَحْیٖ نِسَآءَهُمْ اور زندہ رہنے دیتا تھا عورتون انکے کو واسطے خدمت سرداروں قبطیون کے اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ تحقیق فرعون تھا مفسدون سے کہ اولاد کو پیغمبرون کے مارتا تھا اور آزادون کو غلام بناتا تھا وَ نُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ اور ارادہ کرتے ہین ہم یہہ کہ احسان کرین اوپر ان لوگون کے کہ ناتوان کئے گئے تھے بیچ زمین مصر کے یعنے بنی اسرائیل ساتھہ اسکے کہ چھڑا دیتے ہمنے بلا اور سختی فرعون کے سے وَ نَجْعَلَهُمْ اَىٕمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِیْنَ اور کرین ہم انکو پیشوا دنیا مین یا امر دین مین اور کرین ہم انکو وارث ملک کے اور مال و متاع فرعونیون کے وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ اور قدرت دیوین ہم انکو بیچ زمین شام اور مصر کے اور دکھاوین وَ نُرِیَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَحْذَرُوْنَ

ہم فرعون کو اور ہامان کو کہ وزیر اسکا ہے اور لشکروں انکے کو بنی اسرائیل کے ہاتھ سے وہ چیز کہ تھے ڈرتے اُس سے جیسے ملک
جانا اور ہلاکت پانا دست بسر بنی اسرائیل سے ہے اور یہہ صورت دیکھی جب غرق ہونے لگے بنی اسرائیل کھڑے تھے
کنارہ دریا پر خوش اور جانا کہ بسبب ظلم کے ہے ڈوبے اور مظلوم ساحل مراد پر پہنچے سر یوم المظلوم علی الظالم اشد
من یوم الظالم علی المظلوم کھل گیا بیت ظلم مت کر کہ بحر محنت میں اسکا انجام غرق ہوتا ہے حال مظلوم
و ظالم آخر کار دیکھ ہنستا ہے اور روتا ہے لکھا ہے کہ فرعون نے لوگ مقرر کیے تھے کہ جو لڑکا بنی اسرائیل کا پیدا
ہو اسوقت مار ڈالیں جب حضرت موسی پیدا ہوئے ایک شخص مارنے کو آیا وہ آپ کا جمال دیکھتے ہی شیدا
ہو گیا انکی ماں سے کہا کہ تو چھپا رکھ اور کسی کو خبر مت کیجو میں کہہ دونگا مار آیا اور ایک قول ہے کہ لوگ گھر میں ڈھونڈنے
مارنے کو انکے ماں نے تنور گرم میں آپ کو ڈال کر منہہ بند کر دیا جب وہ ڈھونڈھکر چلے گئے ماں نے تنور کھولکر دیکھا وہاں
انگارونکی جگہہ پھول تھے اور حضرت موسی اُنسے کھیلتے تھے نکالکر چھپی رکھا اور پالنے لگے لیکن بہت ڈرتے تھے کہ بادا
کوئی دیکھکر مار ڈالے اسوقت الہام ہوا اسکو چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَاَوْحَیْنَا اِلٰی اُمِّ مُوْسٰی اَنْ اَرْضِعِیْهِ اور وحی
کی ہمنے یعنے الہام اور علم الہدی نے کہا ہے کہ شاید کوئی رسول بھیجا ہو فرشتے وغیرہ سے طرف ماں موسی کے یہہ کہ دودھ پلا
اور بال اسکو سمجھ لیجئے کہ نام مادر موسی کا نوخابذ ساتھ نون کے شرح ہے اور یوخابذ عین المعانی میں ساتھ یائے مثناۃ
تحتانیہ کے ہے اور اولاد لاوی بن یعقوب علیہ السلام کے سے تھی فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمِّ پس جب ڈرے
تو اوپر موسی کے کہ لوگوں نے جان لیا مار لینگے پس ڈال دیجیئے اسکو بیچ دریا کے یعنے صندوق میں رکھکر رود نیل میں بہا دے
وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ اور مت ڈر کہ وہ ضایع ہوگا اور مت غم کھا تو جدائی اسکی کا اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَیْكِ وَجَاعِلُوْهُ
مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ تحقیق ہم پھیرنے والے ہیں اسکو طرف تیرے تھوڑے زمانے میں اسطرح کہ تو خوش ہو جاوے
اور کرنیوالے ہیں اسکو پیغمبر سنتے ہیں جب ماں نے حضرت موسی کے دریافت کیا کہ فرعون نے بہت تلاش میں ہیں پسران
بنی اسرائیل کے نجار کو بلاکر کہ حزبیل بن صیورا نام تھا فرعون کے چچا کا بیٹا اور اُس سے اور عمران سے آشنائی تھی یہہ
صندوق پانچ بالشت کا لنبا پانچ کا چوڑا بنوایا اسکے خاطر میں آیا کہ اسکے لڑکا ہوگا اسکے واسطے بنوایا ہے کہ فرعون کے
لوگوں سے چھپا کر کہیں بھگاوے فرعون کے پاس جاکر جتاتا کہ یہہ احوال کہوں زبان اسکی بند ہوگئی گھر آیا پھر جاتا
کہ فرعون کے پاس جاکر بیان کروں اندھا ہو گیا سمجھا کہ یہہ وہی لڑکا ہے کہ کاہنوں نے جسکا نشان دیا ہے اُسدم
بن دیکھے ایمان لایا مومن آل فرعون وہی ہے اور ماں نے موسی علیہ السلام کے صندوق سیاہ روغن کر کر موسی
علیہ السلام کو اسمیں لٹاکر منہہ بند کر کر رود نیل میں بہا دیا فرعون کی ایک بیٹی تھی اسکو بیماری برص کی تھی کاہنوں نے
کہا تھا کہ فلانے دن ایک انسان خورد سال رود نیل میں پاؤگے اسکا مرض اسکے آب دہن سے جاویگا اسدن فرعون اور بیبی
اسکی اور لڑکے اور اور محرم اسکے کنارے نیل کے منتظر تھے کہ ناگاہ یہہ صندوق نمود ہوا فرعون نے لوگوں سے کہا کہ لے آؤ اسکو

فَالْتَقَطَهُ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا پس اٹھالیا اسکو لوگوں فرعون کے نے تو کہ ہو واسطے فرعونیوں کے دشمن مردوں کا کہ
سبب اسکے غرق ہوں اور غم عورتوں کا کہ انکو لونڈیاں کرے اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِئِيْنَ تحقیق
فرعون اور وزیر اسکا ہامان اور لشکر ان دونوں کے تھے خطاکر ہونے والے سب چیزوں میں لکھا ہے کہ جب صندوق کھولا
حضرت موسی کو دیکھتے ہی دلوں میں سب حاضروں اور ناظروں کے محبت آپ کی آگئی فرعون کو اندیشہ ہوا کہ مبادا یہہ
وہی لڑکا ہو جو کاہنوں نے کہا ہے زن فرعون نے کہا کہ میں نے منجموں سے سنا ہے کہ فلانی شب سے جس مولود کا ہم اندیشہ
کرتے تھے فرعون پر اس سے خاطر جمع ہو گئی تو اسکو چھوڑ کہ لڑکی کا علاج کروں پھر آب دہن حضرت موسی کا لیکر مقام
برص پر اسکے لگایا اسیدم دور ہوا بیت درد اپنا کیوں نہ جاوے کہ وہ طبیب آوے گر وہ طبیب آوے درد اپنا کیوں
نہ جاوے وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ؕ کہا زن فرعون آسیہ بنت مزاحم نے کہ قوم بنی اسرائیل سے
تھی عین المعانی میں ہے کہ پھپھی حضرت موسی کی تھی اے فرعون ٹھنڈک آنکھوں کی ہے یہہ لڑکا واسطے میرے
اور واسطے تیرے کیونکہ ہمارے فرزند نے اسکے سبب سے شفا پائی لَا تَقْتُلُوْهُ مت مارو اسکو لفظ جمع کا واسطے تعظیم کے
کہا عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ شاید کہ نفع دیوے ہمکو کہ آثار برکت اور اطوار امارت کے
اسکے ماتھے سے چمکتے ہیں یا کر لینگے ہم اسکو بیٹا کہ اہلیت اس بات کی رکھتا ہے فرعون نے آسیہ کو بخش دیا
آسیہ حضرت موسی کو پالنے لگیں اور حال آنکہ فرعون اور قوم اسکی نہ جانتی تھی کہ ہلاکت انکی اسیکے ہاتھ سے ہے
وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا اور ہو گیا دل مادر موسی کا خالی صبر اور قرار سے یعنے جب سنا کہ صندوق فرعون
نے نکلوالیا بے صبر اور بیقرار ہوے اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ تحقیق
نزدیک تھی کہ اضطراب سے البتہ ظاہر کر دیوے موسی کو کہ فرزند میرا ہے یا جب سنا کہ فرعون نے بیٹا کر لیا دل اسکا فارغ
ہوا غم سے اور نزدیک تھے کہ کمال خوشی سے ظاہر کر دیوے اسکو کہ میرا بیٹا ہے اگر نہ باندھ رکھتے ہم بند اوپر دل
اسکے تو کہ ہو وہ مادر موسی سے یاد رکھنے والوں سے وعدہ ہمارے کو البتہ ظاہر کر دے بھید پسر اپنے کا وَقَالَتْ
لِاُخْتِهٖ اور کہا مادر موسی نے واسطے بہن موسی کے کہ مریم نام تھا یا کلثم اور شوہر کا نام اسکے غالب بن یوشا تھا
قُصِّيْهِ پیچھے پیچھے چلے جا موسی کے اور خبر لے کلثم دروازے پر بارگاہ فرعون کے آئے فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ
لَا يَشْعُرُوْنَ پس دیکھتی رہی اپنے بھائی موسے کو دور سے گود میں آسیہ کے اور وہ نہ جانتی تھی کہ یہہ بہن اسکی ہے
وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ اور حرام کر دیا ہمنے اوپر موسے کے دودھ دائیوں کا پہلے آنے سے بہن اسکے کے لکھا ہے
کہ آٹھ دن تک حضرت موسے نے کسیکا دودھ نہ پیا آسیہ اور قوم والے اسکے تدبیر کرتے کرتے تھک گئے اور حضرت
موسی انگشت شہادت اپنی چوستے تھے شیر پاک اسسے نکلتا تھا وہی پیکر رہتے تھے جب کلثم نے جانا کہ آسیہ
دائی کے تلاش میں ہے فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ پس کہا کیا دلالت کروں میں

زندگی اور اسکے یا حکم کیا اللہ نے اور اسکے موت کا پس مر گیا حضرت موسی نے بعد مرنے اسکے کے قَالَ هٰذَا
مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ کہا یہہ کام عمل اس شخص کے سے ہے کہ شیطان جسکو بہکائے نہ عمل مجھہ سے لوگو نکالا اِنَّهٗ عَدُوٌّ
مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق شیطان دشمن ہے گمراہ کرنیوالا ظاہر ہے عداوت اسکی سمجھ لیجئے کہ انبیا نافرمانی خدا سے
بقصد معصوم ہین پس نہین واقع ہوتے اُنسے مگر سہوا اور یہہ بھی رتبہ انکا تھا کہ سہوا ہوا پس حضرت موسے نے بطریق
مناجات قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ کہا ای پروردگار میرے تحقیق مین نے ظلم کیا جان اپنے پر
ساتھ قتل قبطی کے پہلے اس سے کہ امر تیرا ہو پس بخش واسطے میرے فَغَفَرَ لَهٗ پس بخش دیا اللہ تعالی نے اسکو
سبب استغفار اسکے کے اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے بندون کو مہربان ہے اُنپر قَالَ
رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ کہا موسی علیہ السلام نے ای پروردگار میرے قسم کھاتا ہون
ساتھ اُس چیز کے کہ انعام کی تونے اور میرے مغفرت سے کہ توبہ کرتا ہون پس ہرگز نہونگا مین شیطان گنہگارون کا
یعنے مدد ایسے کی نکرونگا جو گناہ کی طرف لیجائے جیسے مددگاری سبطی سے واقع ہوا قتل قبطی فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ
خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ پس فجر کو اٹھا موسی بیچ اس شہر کے ڈرتا ہوا خبر لیتا کہ معلوم کر کر ڈھونڈھ کر کوئی قصاص نہ لے اس سے
فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ پس ناگہان وہ شخص کہ جسنے مدد مانگی تھی موسی سے کل پھر پکارتا ہے
اسکو اور مانگتا ہے اوپر اور قبطی کے قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ کہا واسطے اسکے موسے نے تحقیق تو البتہ
گمراہ ہے ظاہر یعنے کل سبب قتل کا ایک شخص کے ہوا تھا فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا
پس جب قصد کیا موسی نے یہہ کہ پکڑے اس شخص کو کہ وہ دشمن تھا موسی اور اسرائیل کا اور اسرائیل کو اسکے شر سے
بچاوے اسرائیل نے سمجھا کہ غصہ زبانی مجھہ پر کیا ہے شاید مجھہ کو پکڑ کر مارینگے کل کا خون چھپا ہوا ظاہر کر دیا کہ قَالَ
يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ کہا ای موسی کیا چاہتا ہے تو یہہ کہ مار ڈالے مجھکو
جیسا مار ڈالا تھا تونے ایک جی کو کل اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ
نہین ارادہ کرتا تو مگر یہہ کہ ہو تو سرکش جو زبر نا مہربان بیچ زمین مصر کے اور نہین ارادہ کرتا تو یہہ کہ ہو تو صلح کرنیوالون سے
درمیان لوگونکے قبطی نے یہہ بات سنکر معلوم کر گیا کہ کل والون جناز کو موسی نے مارا تھا فرعون کو خبر پہنچا دی اسنے
اپنے ارکان دولت سے مشورہ کیا یہہ ٹھہرا کہ موسی کو اسکے عوض مار ڈالو حزبیل کہ مومن آل فرعون تھا اسباب سے
آگاہ ہوکر موسی علیہ السلام کی طرف چلا وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى اور آیا ایک مرد یعنے
حزبیل پرلے طرف شہر کے سے یعنے بارگاہ فرعون سے کہ کنارے شہر کے تھے دوڑتا ہوا یہانتک کہ حضرت موسے کے
پاس آن پہنچا قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ کہا ای موسے
تحقیق سردار مشورت کرتے ہین بیچ حق تیرے کے تو کہ مار ڈالین تجھکو عوض مین قبطی مقتول کے پس نکل شہر سے

تحقیق میں واسطے تیرے خیر خواہوں سے ہوں فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ پس نکلا موسی اُس دم بن سواری
اور خرچ اور رفیق کے اُس شہر سے ڈرتا ہوا اپنی جان پر خبر لیتا ہوا کہ کوئی پیچھے نہ آوے قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ
الظَّالِمِينَ کہا اے پروردگار میرے نجات دے مجھکو قوم ظالموں کے سے یعنے فرعون اور لوگوں اُسکے سے موضح میں
ہے کہ جبرئیل علیہ السلام آکر مدین کی راہ پر لگا گئے کہ ادھر چلا جا وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ اور جب متوجہ ہوا سو
طرف مدین کے اور وہ شہر تھا بانی اُسکا مدین بن ابراہیم علیہ السلام تھا اپنے نام پر اُسکا نام رکھا تھا مصر سے آٹھ
منزل موسی علیہ السلام راہ نہیں جانتے تھے قَالَ عَسَى رَبِّي أَن يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ کہا نزدیک ہے
کہ پروردگار میرا یہہ کہ دکھاوے مجھکو راہ سیدھی مدین تک پس حضرت موسی آٹھ دن تلک چلے گئے گھاس کے
سوا کچھ کھانا نتھا سلمی نے کہا ہے کہ ملتہہ طرف مدین کے تھا اور دل متوجہ بذو المنن راہ مدین الشوق لقائے ذو المنن
طے کرتے تھے **بیت** خیال کاکل تب رنگ جانان کر ہو ساتھ اپنے تو طے کرتی ہے کیا مشکل درازی کالے کوہوں کی
وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ اور جب آیا اوپر پانی مدین کے کہ کوا تھا کنارے شہر کے
پائے اوپر اسکے ایک جماعت لوگوں سے کہ پلاتے تھے پانی اپنے جانوروں کو وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ
اور پائیں ورے اُن سے دو عورتیں کہ ہٹاتی تھیں بکریوں اپنے کو کہ اور کی بکریوں نہ مل جاویں پیغمبروں کی ذات
میں شفقت اور مہربانی بڑی ہوتی ہے سو اُس راہ سے حضرت موسی نے بطریق مہربانی قَالَ مَا خَطْبُكُمَا
کہا کیا حال ہے تمھارا کہ بکریوں کو پانی نہیں پینے دیتیں اور اور بکریوں سے ملنے کو نہیں چھوڑتیں قَالَتَا
لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ کہا اُن دونوں نے کہ نہیں پلاتے ہیں ہم بکریوں اپنے کو پانی کو یہاں تک
کہ پھیر جاویں چرواہے یعنے اپنی بکریوں کو پانی پلا کر چرواہے چلے جاویں پھر ہم اپنی بکریوں کو پلاوینگے انکا چاہا ہوا کو کہ
ہم بے مددگار ہیں وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ اور باپ ہمارے بوڑھے بزرگ ہیں نہیں آسکتے کہ مدد ہماری
کریں لکھا ہے کہ وہ دونوں بیٹیاں شعیب علیہ السلام کے تھیں بڑی کا نام صفرا تھا چھوٹی کا نام صفیرا یا صفورا
اور یا حضرت شعیب کے بھائی کی بیٹیاں تھیں جب حضرت موسی نے اُنکا احوال معلوم کیا چرواہوں کے پاس جاکر
کہا کہ ان بیچاریوں کو کیوں منتظر رکھتے ہو پہلے انکے بکریوں کو پانی پلادو کہ یہہ اپنے گھر جاویں چرواہوں نے کہا
نہیں دیتے ہم پانی اگر تم طاقت رکھتے ہو تو آؤ موسی علیہ السلام آگے بڑھے وہ سب آپ کے تماشائی بن کر
اگرد جڑ گئے ایک کنارے کھڑے ہوگئے حضرت موسی نے اک ڈول جو دس آدمیوں سے کھینچا جاتا اکیلے کھینچا باوجود
اسکے کہ آٹھ دن کے فاقہ سے تھے اور اُنکے بکریوں کو سیراب کیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اور کوئی پر کئی اسکے منہہ
پر سل ڈہیے تھی چالیس آدمیوں سے وہ سرکتی تھی اکیلے اسکو اٹھا لیا اور ڈول چالیس آدمیوں کے کھینچے کا تھا آپ نے
کھینچا فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ پس پانی پلادیا واسطے بکریوں ان

دونون کے اور وہ چلے گئے پھر پھرا موسی طرف سایہ دیوار کے یا درخت کے پس کہا اے پروردگار میرے تحقیق
مین واسطے اُس چیز کے کہ اُتاری تونے طرف میرے بھلائی سے یعنے کھانا کم اور زیادہ جو ہو محتاج ہون یا مین واسطے
اُس چیز کے کہ بھیجی تونے طرف میرے نیکی سے کہ دین کا کمال ہے محتاج ہوا دنیا مین وسعت عیش اور تونگری
جو فرعون کے پاس رکھتا تھا چھوڑ آیا بیت نہ تخت سلطنت درکار نے اکلیل پر زر ہے اگر تو ہے تو سلطان
ہون کلاہ فقر افسر ہے القصہ دختران شعیب علیہ السلام جو اُس دن جلد تر گھر آئین باپ نے پوچھا کہ سبب
شتاب آنیکا کیا ہے اُنھون نے سب قصہ بیان کیا حضرت شعیب نے بیٹے کو کہا کہ جا جلد اُسکو لا فَجَاءَتْهُ
إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ پس آئے موسی کے پاس ایک اُن دونوں مین سے اور وہ صفورا تھی چلتے
تھے شرماتے یعنے اوپر طریقہ شرم کے جیسی کواری جاتی ہے قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا
سَقَيْتَ لَنَا کہا تحقیق باپ میرا بلاتا ہے تجھکو تو کہ دیوے تجھکو مزدوری اُسکی کہ پانی پلایا تو نے بکریون ہمارے
کو واسطے ہمارے حضرت موسی واسطے زیارت حضرت شعیب کے اور ساتھ تقریب آشنائی کے چلے نہ واسطے
طمع دنیا کے راہ مین بسبب رفتار کے جامہ یعنے اعضا سے صفورا سے سرک جاتا تھا حضرت موسی نے اسکو کہا
تو پیچھے پیچھے میرے چل اور زبان سے راہ بتاتے فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ پس جب آیا
موسی نزدیک شعیب کے اور بیان کیا اوپر اُسکے قصہ اپنا شعیب علیہ السلام نے جانا کہ یہہ اہل بیت نبوت سے ہے
کہا مت ڈر نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ نجات پائی تو نے قوم ظالمون کے سے یعنے فرعون اور لشکر اُسکے سے
کیونکہ اُنکا اس ولایت مین اختیار نہین پھر کھانا منگوا کر فرمایا کہ کھاؤ حضرت موسی نے کہا کہ مین نہین
کھاتا اور دنیا کے واسطے ثواب آخرت نہین گماتا یعنے پانی پلایا ہے مین نے واسطے خدا کے حضرت شعیب نے
فرمایا کہ یہہ کھانا نہ مزدوری تمھاری ہے بلکہ عادت ہماری ہے کہ جو ہمارے گھر آتا ہے اُسکی خدمت بطریق
ضیافت کرتے ہین اب تم مہمان ہمارے ہو جو موجود تھا حاضر کیا ہمنے مروت سے دور ہے کہ رد کرو حضرت موسی
نے کچھ کھایا پھر اُس وقت قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ کہا ایک عورت نے اُن دونون مین سے کہ صفورا
تھی اے باپ ہمارے نوکر رکھ لے موسی کو واسطے چرانے بکریون کے إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ
الْقَوِيُّ الْأَمِينُ تحقیق بہتر ہے اُس سے جو نوکر رکھئے تو کہ زور آور اور با امانت ہے حضرت شعیب نے اُس سے پوچھا کہ
تو نے امانت اور قوت اِسکی کہان سے معلوم کی صفورا نے کہا کہ ڈول چالیس شخص کے کھینچیگا اس اکیلے نے کھینچ لیا
اور راہ مین آتے ہوئے مجھے پیچھے لیے کیا حضرت شعیب نے سنکر قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ
أَن تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ کہا اے موسی تحقیق مین چاہتا ہون یہہ کہ نکاح کردون تجھ سے ایک کو دو بیٹیون اپنے سے جو یہہ ہین
جسکو تو چاہے اوپر اسبات کے کہ نوکری کرے تو میری آٹھ برس عین المعانی مین ہے کہ پہلی شریعتون مین مہر بیٹیون کا باپ لیتے تھے

ہمارے شریعت مین وہ منسوخ ہوگیا اس حکم سے کہ واٰتوا النساء صدقاتہن نحلۃ اور بعضون نے یہہ معنی آیۃ کی کہی
ہین کہ مزدوری اسباب کی کہ بیاہ کردیتا ہون مین بیٹی اپنے کا تجھ سے یہہ ہے کہ آٹھ برس میری بکریان چرائے
نہ یہہ کہ مہر بیٹی میرے کا یہی ہے فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ پس اگر پورے کردے تو دس برس پس وہ
نزدیک تیرے سے ہے یعنے تیری خوبی ہے وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ اور نہین ارادہ کرتا مین یہہ کہ محنت
ڈالون مین اوپر تیرے کہ دس برس پورے ہی کر یا ایک کچھ کام کہون کہ جسمین تجھے رنج پہنچے بلکہ کار سہل اور آسان کہونگا
سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ تو پاویگا تو مجھکو اگر چاہا ہے اللہ نے صالحون سے جو معاملہ مین اور ایفاے
عہد مین اور التزام آداب صحبت مین قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ کہا موسی علیہ السلام نے یہہ ہے قرار درمیان میرے اور
درمیان تیرے کہ اس پر ہم دونون قائم رہین اور خلاف نکرین اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ جونسے مدت
دونون مین سے کہ آٹھ برس اور دس برس ہین پورے کردون پس نہین زیادتی اوپر میرے یعنے میری بی بی کو مجھ سے نہ مانگ
رکھو وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ اور اللہ اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہین ہم اور شرط کرتے ہین گواہ ہے یا اوپر اس
چیز کے کہ کہتے ہین ہم کارساز ہے یعنے کام اپنا اسکے سپرد کیا ہے ہمنے وہی توفیق دیگا تو عہد سے اس عہد کے نکلین ہم
بیت نہ توفیق یاری اگر ہو درست ٹوٹے قرار اور پیمان ہو سست فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ پس جب
تمام کی موسی نے مدت اپنی حدیث مین ہے کہ وہ مدتین تمام کین یعنے دس برس بکریان چرائین اور دو برس
اور مصاحب شعیب علیہ السلام کے رہے چالیس برسکی عمر مین اجازت حضرت شعیب سے لیکر مصر کو چلے وَسَارَ
بِاَهْلِهٖٓ اور لیچلے بی بی اپنے کو رات اندھیری تھی اور سردی پڑتی تھی راہ بھول گئے اور بی بی حاملہ تھی وضع
حمل کے نزدیک ہوی بکریان مارے برف کے اور ہوائے سرد کے گھبرا کر متفرق ہوئین آگ کے کمال احتیاج
ہوی تلاش کرنے لگے اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا دیکھے طرف کوہ طور کے سے آتش قَالَ لِاَهْلِهِ
امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ
کہا موسی نے واسطے بی بی اپنے کے تھم جاؤ تم یہین تحقیق مین نے دیکھی ہے آگ شاید کہ لے آؤن مین واسطے
تمہارے اس آگ مین سے یعنے ان لوگون سے جو آگ کے پاس ہین خبر راہ کی کہ کسطرف ہے یا انگارے
آگ کے تو کہ تم سینکو اور گرم ہو فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ پس جب آیا موسی اس آگ کے
پاس پکارا گیا کنارے میدان برکت والے سے یا اس کنارے سے کہ جانب راست موسی کے تھا فِي الْبُقْعَةِ
الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ بیچ زمین مبارک کے طرف درخت عناب کے سے یہہ کہ اے
موسی تحقیق مین ہون اللہ پروردگار عالمونکا موسی علیہ السلام نے درخت کیطرف دیکھا آتش سفید بے دود نظر آئی ولکے
جانب لحاظ کیا شعلہ شوق لقائے جان فزائے کبریا مشاہدہ کیا بیت دیکھ وہ شعلون کو یک شعلہ بنا جسم پاک

موسوی سرتابہ پا ٭ جان وتن سرو چراغان بن گیا ٭ ظاہر و باطن زبس روشن ہوا ٭ شعلۂ سینا نے تن مین
آگ دی ٭ شعلہ سینہ نے دلمین لاگ کی جب انا اللہ کی ندا آئی بگوش ٭ اور گیا موسی کا آرام اور ہوش ٭ بیقرار انہ
قدم آگے دہرا ٭ دمبدم صد چند تہا شوق لقا وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ اور پکار اگیا یہہ کہ ڈال دے عصا اپنا موسی نے
عصا ڈال دیا سانپ بن گیا فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَانٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ جب دیکھا عصا کو ہلکا ہی گویا کہ وہ
سانپ ہی پھر چلا پیٹھہ پھیر کر خوف سے اور نہ پیچھے پھر کر دیکھا آواز ہوئی يٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ای موسے آگے آ
اور مت ڈر اس سانپ سے اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ تحقیق تو امن والون سے ہی اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ
بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اسلک یدک لا ہاتھہ اپنا بیچ گریبان پیراہن اپنے کے نکل آویگا سفید چمکتا بے عیب یعنے سفیدی
اسکی بد نہ معلوم ہوگی جیسی مرض برص کی بری لگتی ہی وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ اور ملا لے طرف اپنے
بازو اپنی یعنے ہاتھہ اپنے سینہ پر رکھہ ڈر سے تو کہ تسکین پاوے تو دست راست بغل چپ کے نیچے لا جیسا کہ ترسناک لاتے
ہین فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ پس یہہ دو یعنے عصا اور ید بیضا دو دلیلین ہین پروردگار
تیرے سے اوپر رسالت تیری کے جا طرف ساتھہ اُن دو معجزون کے طرف فرعون کے اور سردارون اُسکے کے اِنَّهُمْ
كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ تحقیق وہ ہین قوم فاسق قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ کہا موسی نے
کہ ای پروردگار میرے تحقیق مین نے مارڈالا ہی اُنمین سے ایک شخص پس ڈرتا ہون یقین ہی یہہ کہ مار ڈالین مجھکو اُسکے عوض
مین وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْۤ اور بھائی میرا جو ہارون ہے وہ بہت فصیح ہے
مجھہ سے زبان مین پس بھیج اسکو ساتھہ میرے مدد دینے والا کہ تصدیق کرے بات میری کی یا تعبیر کرے تقریر میری کی
اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ تحقیق مین ڈرتا ہون یہہ کہ جھٹلاوین مجھکو فرعون اور زبان میری وقت مناظرہ کے
یاری نہ دے قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا فرمایا حق تعالی نے البتہ محکم کرینگے ہم بازو
تیرا یعنے زور دینگے تجھکو ساتھہ بھائی تیرے کے اور کرینگے ہم واسطے تمھارے غلبہ اوپر اعدا کے پس نہ پہنچ سکینگے لوگ طرف
تمھارے یعنے بسبب غلبہ پاوینگے دشمن تمھارے جاؤ تم دونو بِاٰيٰتِنَا ساتھہ نشانیون ہمارے کے یا بسبب آیتون
ہمارے کے اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ تم دونو اور جو پیروی کرے تمھاری غالب ہی فَلَمَّا جَآءَهُمْ
مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى پس جب آیا اُنکے پاس موسی ساتھہ معجزون ہمارے روشن کے
کہا فرعونیون نے نہین یہہ مگر جادو باندھہ لیا ہوا کہ اور نے نہین کیا اور ہمنے نہین دیکھا وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا
فِيْۤ اٰبَآىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ اور نہین سنا مثل اس جادو کے کہ ہوا ہو بیچ زمانے باپون اپنے پہلون کے اور یہہ بات اسواسطے
کہی کہ اُنکے زمانے مین اور اُنکے آبا کے جادوگر بہت تھے وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْۤ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَ
مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ اور کہا موسے نے پروردگار میرا خوب جانتا ہی اُس شخصکو کہ لایا ہی ہدایت نزدیک اُسکے سے اور اُس شخصکو

کہ ہوگی واسطے اسکے عاقبت اچھی اس گھر دنیا کی یعنے خاتمہ ایمان پر یا سر انجام نیک اس گھر آخرت کا یعنے بچاو
دوزخ سے اور دخول جنت کا اِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین فلاح پاتے ظالم ساتھہ انجام
نیک اور حسن خاتمہ کے وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ اور کہا فرعون نے اے سردارو
نہین جانتا مین واسطے تمھارے کوئی خدا کہ اسکو پوجو اور تعظیم کرو سوا اپنے اور موسی کہتا ہے خدا اور ہے کہ پیدا
کرنیوالا آسمان کا ہے فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ پس آگ جلا واسطے میرے اے ہامان اوپر مٹی
کہ پختہ ہو لکھا ہے کہ اینٹین پکوانیں شروع فرعون سے ہی ہوئے ہین کہ اپنے وزیر کو کہا اینٹ واسطے میرے
پکا فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى پس بنا کر واسطے میرے ایک محل بلند اور اسکی سیڑیان
رکھہ تو کہ اسکے چھت پر چڑھہ جاؤن شاید کہ مین آگاہی پاؤن طرف خدائے موسی کے یعنے اُسے دیکھون کہ
کیا ہے وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اور تحقیق مین گمان کرتا ہون موسی کو جھوٹون سے فرعون نے تصور کیا تھا
کہ خدا تعالی جسم اور جسمانی ہے اور آسمان پر مکان رکھتا ہے اور وہان تک چڑھہ جاتا ہو سکتا ہے اور
اُس سے بیخبر تھا کہ قطعہ دو جہان ہے وہان مکان ہے نہین وقت ہے وہان نہین زمان ہے نہین وہ کہان
ہے کدھر ہے کیا ہے کیا کہون اُسکا کچھہ بیان ہے نہین کشاف مین ہے کہ ہامان نے پچاس ہزار استاد جمع کئے
سوا مزدورون کے اور حکم کیا کہ اینٹین بناؤ اور لکڑیان تراشو اور گچ وغیرہ تیار کرو اور محل اٹھاؤ اُنھون محل ایسا بلند
محکم اُٹھایا کہ پہلے اِس سے کسی نے نہ بنایا تھا زاد المسیر مین ہے کہ جب تیار ہوا فرعون اوپر چڑھا وہ جانتا تھا کہ آسمان سے
نزدیک ہوا ہوگا دیکھا تو آسمان ویسا ہی دور نظر آیا جیسا زمین سے تھا شرمندہ ہوا کہا کہ تیر طرف آسمان کے
پھینکو تیر پھینکا خون آلودہ گرا کہنے لگا کہ مین نے خدائے موسی کو مارا حق تعالی نے جبرئیل کو فرمایا کہ پر اپنا اس
محل کو مار کر تین ٹکرے کر دے جبرئیل علیہ السلام نے پر مارا سہ پارہ ہو گیا ایک ٹکرا لشکر فرعون پر گرا
دس ہزار قبطی دب کر مر گیا اور ایک ٹکرا دریا مین گرا اور ایک طرف مغرب کے اور کوئی استادون اور
مزدورون سے جیتا نہ بچا اور فرعون باوجود اس حال کے کچھہ نڈر اور غرور زیادہ تر کرنے لگا وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَ
جُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ اور تکبر کیا اُسنے اور لشکرون اُسکے نے بیچ زمین مصر کے
ناحق اور گمان کیا اُنھون نے یہہ کہ وہ طرف ہمارے کے نہ پھیرے جاوینگے ساتھہ بعث اور نشر کے
فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ پس پکڑا ہمنے اسکو اور لشکرون اُسکے کو پس ڈال دیا ہمنے
اُنکو بیچ دریا کے اور ڈبو دیا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ پس دیکھہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ کیونکر
ہوا آخر کام ظالمون کا یعنے نشر کون کا اور قوم اپنے کو مثل اُن واقعون کے سنا کر ڈرا وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً
يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ اور کیا ہمنے اُنکو بیچ جہان کے پیشوا گمراہون کا کہ اپنی گمراہی سے لوگون کو بلاتے تھے طرف

آگ کے یعنے طرف اُن عملون کے کہ سبب دوزخ مین جانیکے ہون جیسے کفر و معصیت وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
لَا يُنْصَرُوْنَ اور دن قیامت کے نہ مدد دیئے جاوینگے یعنے کوئی بار عذاب اُنسے دور نکر سکیگا وَاَتْبَعْنٰهُمْ
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً اور پیچھے لاسے ہم انکے بیچ اس دنیا کے لعنت کہ فرشتے اور مسلمان اُنپر لعن کرتے ہین
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ اور دن قیامت کے وہ برے کئے گیون سے ہین وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى
الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو توریت پیچھے اسکے کہ ہلاک
کئے ہمنے لوگ قرنون پہلے کے مانند قوم نوح اور ہود اور صالح اور لوط علی نبینا و علیہم السلام کے بَصَآئِرَ
لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ درانحال کہ وہ کتاب حکم اور پیغام روشن تھے یا نور کہ انکہین
دل کے کھل جاوین واسطے بنی اسرائیل کے اور راہ دکھانیوالی ہے طرف احکام کے اور رحمت واسطے متابعت
کرنیوالون اور عمل کرنیوالون اسپنے کے تو کہ وہ نصیحت پکڑین وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى
الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ اور نتھا تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم طرف میدان غربی طور کے مقام موسی سے یعنے کوہ
طور پر تو حاضر نتھا جسوقت کہ فیصل کیا ہمنے طرف موسی کے وحی کو اور نتھا تو گواہون سے اوپر امر رسالت اسکے
طرف فرعونیون کے وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ اور لیکن وحی کیا ہمنے اس قصہ کو تجھہ پر اسواسطے
کہ پیدا کیا ہمنے بعد موسی کے قرنون مختلف کو ایک گروہ کو بعد دوسرے گروہ کے پس دراز ہوئین اوپر انکے
عمرین انکے اور مدتین انکو گذرین خبرین اسوقت کے تنگ تر گیا قصے صحیح کسیکو یاد نرہے پس تجھکو ہم نے واسطے
تجدید اُن اخبار کے بھیجا اور اہل عقل جانتے ہین کہ خبر دینے ایسے قصون کی سوا وحی کسی نہین ہو سکتی
وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا اور نتھا تو رہنے والون مدین کے سے کہ ہمیشہ واسطے سیکھانے کے
پڑہا کرتا اوپر انکے آیتین ہماری بیچ قصہ موسی اور شعیب کے جیسے شاگرد استادون پر پڑہتے ہین یعنے تو مدین مین
نتھا کہ یہہ قصہ سیکھہ رکھتا وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ اور لیکن ہم ہین بھیجنے والے تیرے اور خبر کرنیوالے تجھکو ان قصونکی
وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا اور نتھا تو حاضر بیچ کنارے طور سینا کے جسوقت کہ پکارا ہمنے موسی کو اور
توریت عنایت کی زاد المسیر مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ پکارا امت حضرت محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ وسلم کو اور مہربانی فرمائی کشف الاسرار مین ہے کہ موسی علیہ السلام نے کہا الٰہی توریت
مین صفت اور سیرت ایک امت کی پڑہتا ہون کہ انمین بھلائیان اور نیکیا بھری ہین وہ کس پیغمبر کی امت
ہے خطاب ہوا کہ وہ امت احمد ہے کہ حبیب میرا ہے موسی نے آرزو کی کہ مین انکو دیکھون حق تعالی نے فرمایا
ابھی زمانہ ظہور اسکے کا نہین اگر چاہے تو آواز انکی سنادون پس پکارا امت محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم سب نے
پشت پدران سے لبیک اللہم لبیک جواب دیا جب موسی علی نبینا و علیہ السلام کو آواز سنوایا پکارا کہ بے تحفہ پھر اون

کرتے ہین خواہشون اپنے کی بے دلیل وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اور کون بہت گمراہ ہے اس سے کہ پیروی کرتا ہے خواہش اپنے کی بغیر ہدایت کے خدا کی طرف سے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق اللہ نہین راہ دکھاتا اور نہین منزل مقصود کو پہچاتا قوم ظالمون کو کہ پیروی اپنے ہوائے نفس کی کرتے ہین

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ اور البتہ تحقیق پے درپے کہے ہم نے اُنسے بات یعنی پے درپے آیتین قرآن کی اتارین تو کہ وہ نصیحت پکڑین اور اُمین تامل کر کر ایمان لاوے اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ وہ لوگ کہ دی ہے ہمنے اُنکو توریت پہلے اس قرآن سے وہ ساتھ قرآن کے ایمان لاتے ہین مراد ایمان لانیوالے یہود ہین مانند ابن سلام اور اصحاب اُنکے رضی اللہ عنہم اور اشہر یہہ ہے کہ کتاب سے مراد انجیل ہے اور مراد چالیس آدمی ترسا سے ہین شام اور حبشہ کے جو مکہ معظمہ مین حضرت کی خدمت مین آکر ایمان لائے تھے کیونکہ یہہ سورہ مکی ہے اور عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اُنکے مدینہ منورہ مین مشرف باسلام ہوئے تھے مگر کہا جاوے کہ یہہ آیت مدنی ہے واللہ اعلم وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْا اٰمَنَّا بِهٖۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ اور جب پڑھا جاتا ہے قرآن اوپر اُنکے کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھ اسکے تحقیق یہہ حق ہے نازل ہوا پروردگار ہمارے کی طرف سے تحقیق تھے ہم پہلے نزول اُسکے سے اسلام لانیوالے کیونکہ پہلے کتابون مین ذکر اسکا دیکھا تھا ہم نے اور حقیقت اسکے کی جانی تھی اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا یہہ لوگ دو کتاب والے دئے جاوینگے ثواب اپنا دوبار بسبب اسکے کہ صبر کیا اُنھون نے اور ثابت تھے ایمان توریت یا انجیل پر اور ایمان قرآن پر وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اور ٹالتے ہین ساتھ نیک بات کے بُری بات کو موضح مین ہے کہ بعد ایمان لانے ترسایون کے ابوجہل وغیرہ اُنکو گالیان دیتے تھے اور وہ جواب مین کہتے تھے کہ خدا تم کو توفیق نیک دے اور راہ دکھاوے یا منافق اور یہود عبد اللہ بن سلام پر طعن کرتے تھے اور وہ اُنکو یہی جواب دیتے تھے پس حق تعالی تعریف اُنکی کرتا ہے کہ دفع کرتے ہین ساتھ بھلائی کے برائی کو وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اور اُس چیز سے کہ دی ہے ہمنے اُنکو خرچ کرتے ہین بیچ راہ ہماری کے وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ اور جب سنتے ہین بات بیہودہ منافقون سے اور کافرون سے اعراض کرتے ہین اُس سے اور کہتے ہین اُن بیہودہ گویون کو واسطے ہمارے عمل ہمارے ہین اور واسطے تمھارے عمل تمھارے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ سلامتی ہے اوپر تمھارے ہم سے یعنے ہم بیہودہ کلام تمھارے سے مقابلہ مین ۔ نہین کہتے یا سلام رخصت کا ہے اوپر تمھارے کہ ہم ہمنے ملاپ چھوڑا لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ نہین ڈھونڈھتے ہم صحبت جاہلون کی کہ ایسی صحبت سے دنیا اور آخرت خراب ہوتی ہے **بیت** ماربد سے یاربد بدتر ہے جان یاربد سے ماربد بہتر ہے مان ماربد کا نیش ہے جان پر لگے نیش یاربد ہے ایمان پر لگے ماربد کے سم ہاتھ آوے دوا یاربد کے اُس سم سے کب پاوے شفا مار بد دشمن ہے راحت جان کا یاربد ہے خصم دین ایمان کا ماربد کی تو عداوت ہے عیان دشمنی پر یاربد کی ہے نہان

دشمن باطن برا ہے اُس سے ڈر پرحذر ہو پرحذر ہو پرحذر شکل مین وہ یار ہے معنو نین مار گل ہے صورت مین حقیقت
مین ہے خار ظاہر احلوا وہی باطن مین زہر لطف پر اُسکے نجا نے سخت قہر اُسکی صحبت ترک کر اُس سے نزل مجلس
اُسکی ہے بلائے جان و دل پاس بیٹھ اُسکے جو ہووے یار نیک تجھکو وہ نیکی ہے گا ایک نہ ایک صحبت نیکان
صفائی دل ہے جان رنگ غفلت کا نہین رہتا نشان لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کمال
خوشی تھی کہ ابو طالب چچا ایمان لاوے جب تمام عمر ایمان نہ لایا اور دم مرگ کو پہنچا تو آپنے اگر فرمایا کہ ای چچا
کلمہ پڑھکر مجھے یاری دے تو کہ ایمان پر تیرے نزدیک اللہ کے حجت لاؤن مین ابو طالب نے کہا ای بھتیجے میر بھی
جانتا ہون کہ تو سچ کہتا ہے مگر اندیشہ طعن قریش کا ہے تا نہ کہینگے ابو طالب موت سے ڈر کر ایمان لے آیا تو البتہ مین
کلمہ پڑھکر دل تیرا خوش کر دیتا یہہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۤءُ تحقیق
ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہین ہدایت کرتا جسکو چاہے ولیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہے وَهُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِيْنَ اور وہ جانتا ہے ہدایت پانیوالون کو یعنے اُنکو جو ہدایت کی لیکن لیاقت رکھتے ہین یا اُنکو جنکی ہدایت
کا ازل مین حکم ہو چکا ہے قطعہ ہدایت ہین جسکی ہے حکم ازل وہی راہ ایمان مین ہے بے خلل ازل مین
نہین جسکو دکھائے راہ ابد تک وہ گمراہ ہے اور بتاتے ہیں کہ حارث بن عثمان بن نوفل نے حضرت کے پاس آکر کہا
کہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہم جانتے ہین کہ تمھارا قول حق ہے اور بات سچی اور تم کہتے ہو سبب دولت ہماری کا ہے
حیات مین اور وسیلہ سعادت ہماری کا ہے بعد وفات لیکن متابعت تمھاری موجب مخالفت تمام عرب کی ہے
ڈرتے ہین ہم کہ اگر تمھاری پیروی کرینگے عرب والے زمین حرم سے نکال دینگے ہمین پھر اُنکے مقابلہ کی ہمین طاقت نہین
یہہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوْۤا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا اور کہا بعضے کافرون نے اگر پیروی کرین ہم ہدایت
کی ساتھ تیرے یعنے ایمان لاوین تجھپر اوچکی جاوینگے ہم زمین ہماری سے یعنے عرب ہمکو نکال دینگے ہمارے گھرون سے
اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰۤى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ کیا نہین جگہہ دی ہمنے واسطے اُنکے حرم امن والا کہ کوئی اُنپر غلبہ نکرے کھچے
جاتے ہین طرف اُسکے میوہ ہر چیز کے یعنے منافع ہر نوع کے اور عجائب ہر جگہہ کے وہان جاتے ہین اور رزق دیا ہمنے اُنکو
اُس میدان بن کھیتی کے مین رِزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا رزق دینا کر نزدیک ہمارے سے بہ منت غیر کے پس باوجود
بت پرستی کے اُنکو امن اور چین اور رزق دیا ہمنے اگر ایمان لاوینگے تو کیون نہ اُنکو خوف اور خطر اور جلاوطنی سے
بچاوینگے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر اُنکے نہین جانتے اس نکتہ کو وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا
اور بہت ہلاک کین ہمنے بستیان یعنے لوگ اُن بستیون کے کہ اتراتے تھے بیچ معیشت اپنے کے جیسے مکہ
والے اتراتے ہین فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا پس یہہ ہین گھر اُنکے خالی اور خراب کہ نہین
کوئی اُنمین بسے پیچھے ہلاک اُنکے کے مگر تھوڑے رستہ چلنے والے کہ وہان جا ٹھہرے اور پھر اپنے رستہ پر لگے خالی مکان

چھوڑ گئے **بیت** دنیا سے دل نہ باندھ کہ جہان سرائے ہے ایک اسمین رافت آئی ہے اور ایک جاتی ہے
وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ اور ہین ہم ہین وارث ان گھرون کے بعد ہلاک رہنے والون انکے یعنے ہم ہی باقی مین
پیچھے فنا ہونے سب کے وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا
اور نہین تھا پروردگار تیرا ہلاک کرنیوالا بستیونکا یہان تک کہ بھیجے بیچ بڑے شہر انکے کے پیغمبر کہ پڑھین اوپر انکے
آیتین ہماری واسطے دفع حجت اور قطع معذرت انکے وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ اور نہتے
ہم ہلاک کرنیولے یعنے خراب کرنیوالے بستیون کے مگر جب رہنے ولے اسکے ظالم تھے کہ رسولون کو جھٹلاتے تھے اور حق
کو نہین مانتے تھے وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا اور جو کچھ کہ دیئے گئے ہو تم کسی چیز سے کہ
اسباب دنیوی ہے پس فائدہ زندگانی اس جہان کا ہے اور آرائش اس سرائے کی کہ مدت حیات بے اعتبار
اور زندگانی ناپایدار ہین اسپر اترا و وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اور جو کچھ کہ نزدیک اللہ کے ہے ثواب اس
جہان کے سے وہ بہتر ہے نفس الامر مین کیونکہ لذت اسکی خالص ہے کدورات محنت اور مشقت سے
اور باقی تر ہے رہنے والا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ آیا پس نہین سمجھتے کہ بدلتے ہو باقی کو فانی سے اور مرغوب کو معیوب سے
بیت لعل کے بدلے مت خزف لیجیے پھینک کر در کو مت صدف لیجیے حدیث مین ہے کہ حضرت علی مرتضے
اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما کا ابوجہل سے معارضہ ہوا دیتے ہین یا حضرت عمار یاسر کا ولید بن مغیرہ سے یہہ آیت
اتری اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ آیا وہ شخص کہ وعدہ کیا ہے ہمنے اسکو جنت کا عقبے
مین اور نصرت کا دنیا مین وعدہ نیک کہ اسمین خلاف متصور نہین پس وہ ملنے والا ہے اس سے بے شبہہ
یعنے علی اور حمزہ یا عمار رضی اللہ عنہم جو کوئی ہو كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مانند اس شخص کے کہ فائدہ دیا ہمنے
اسکو فائدہ زندگانی دنیا کا کہ دولت اسکی بہری ہے نکبت سے نعمت اسکی ملی ہے نقمت سے **بیت**
مال کو اسکے ہے زوال ہے بس جاہ کو اسکے انتقال ہے بس ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ پھر وہ شخص
دن قیامت کے حاضر کئے گیو سے ہے واسطے عذاب کے یا حساب کے مراد اس سے ابوجہل نااہل ہے یا ولید پلید ہے
وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اور یاد کر جس دن کہ پکاریگا اللہ کافرون کو پس فرماویگا
کہان ہین شریک میرے جو تھے تم دعوی کرتے کہ شریک ہین قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا
کہینگے وہ لوگ کہ ثابت ہوئے اوپر انکے بات اللہ کی وعید کی یا قول لاملئن جہنم کا اور وہ رئیس گمراہون کے
یا شیاطین کہ کہینگے ای پروردگار ہمارے یہہ ضعیف اور متابعت کرنیوالے ہمارے وہ لوگ ہین کہ جنکو گمراہ
کیا تھا ہمنے اور شرک کی طرف بلایا تھا اور یہہ شرک لائے تھے اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا گمراہ کیا انکو ہمنے جیسا
کہ گمراہ ہوئے تھے ہم تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ اب بیزاری کی ہمنے انسے اور کفر سے متوجہ ہوئے طرف تیرے

مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ نہتی یہہ واقع مین ہمکو عبادت کرتے بلکہ اپنی خواہش نفس کی عبادت کرتے تھے وَقِيلَ
ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ اور کہا جاویگا کافرون کو بلاؤ شریکون اپنے کو یعنے اُن بتون کو
کہ تم شریک اللہ کا ٹہراتے تھے تو کہ تم سے عذاب دفع کرین پس پکارینگے انکو اس امید پر کہ ہماری مدد کرین
پس نہ جواب دینگے انکو کیونکہ عاجز ہونگے نہ جواب دے سکینگے نہ مدد کر سکینگے وَرَأَوُا الْعَذَابَ اور دیکھینگے عذاب کو
تابع اور متبوع لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ اور آرزو کرینگے کہ کاش کہ وہ ہوتے راہ پانیوالے طرف کسی حیلہ کے کہ عذاب
اُنسے دور کرتا یا راہ پانیوالے ہوتے طرف حق کے کہ عذاب سے بدر ہوتے وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ
اور یاد کر جس دن کہ پکاریگا اللہ جہٹلانیوالون کو پس فرماویگا کیا جواب دیا تھا تمنے پیغمبرون کو جب اُنھون نے
تمکو حق کی طرف بلایا تھا فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ پس اندھی دھندھی ہو جاوینگی اوپر
اُنکے خبرین جو پیغمبرون سے کہے ہونگے یا بھول جاوینگے حجتون کو اُسدن کچھہ نجانینگے کہ کیا کہین پس وہ لوگ
دوسرے سے نہ پوچھینگے کہ کیا جواب دین کیونکہ سائل اور مسئول سب عاجز ہونگے اور نہایت دہشت اور حیرت سے
بھی پوچھہ نہ سکینگے فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ پس جس شخص نے کہ توبہ کی شرک سے
اور ایمان لایا خدا اور رسول پر اور عمل کئے اچھے پس امید ہے یہہ کہ ہو فلاح پانیوالون سے اور وقت سوال کے عاجز
نرہیگا جواب سے اور فلاح والبتہ برضائے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے بیت دفع چاہنا رحمت گر عذاب
باری ہے راہ شرع پیغمبر راہ رستگاری ہے لکھا ہے کہ سردار عرب کے طعن کرتے تھے کہ اللہ تعالی نے واسطے
نبوت کے محمد کو کیون اختیار کیا چاہئے تھا کہ یہہ منصب عالی کسی بزرگ اہل مکہ اور طائف کو دیتا لولا انزل هذا
القرآن على رجل من القريتين عظيم حق تعالی نے انکے جواب مین فرمایا کہ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ اور پروردگار
تیرا پیدا کرتا ہے جو کچھہ کہ چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے جسکو کہ چاہتا ہے واسطے نبوت کے جیسا کہ محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کو پسند کیا مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ نہین ہے اور ہوگا واسطے کافرون کے مثل ولید بن مغیرہ وغیرہ کے
اختیار اسمین کہ جسے چاہین پیغمبر بنالین کیونکہ یہہ اختیار من اللہ کے ہے قطعہ سب یہہ ہے اختیار مین
اسکے قبضہ اقتدار مین اسکے جسکو چاہے کرے رسول اپنا دخل کسکو ہے کار مین اسکے سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ
عَمَّا يُشْرِكُونَ پاکی ہے اللہ کو اس سے کہ اسکو اختیار ہر کسیکا اختیار چلسکے اور برتر ہے اُس چیز سے
شریک لاتے ہین وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ اور پروردگار تیرا جانتا ہے جو کچھہ کہ
چھپاتے ہین سینے انکے عداوت پیغمبر اور کینے مومنون کے سے اور جو کچھہ کہ ظاہر کرتے ہین طعن نبوت کے اور تکذیب
قرآن کی وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ اور وہی ہے اللہ مستحق عبادت کے نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ
وَالْآخِرَةِ واسطے اسکے ہے تعریف بیچ دنیا اور آخرت کے کیونکہ دینے والا نعمتین دنیا اور آخرت کا وہی ہے وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

اور واسطے اسیکے حکم ہے اور طرف اُسیکے پھر جاؤگے قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَاۗءٍ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا دیکھا تم نے اگر کردیوے اللہ تعالےٰ اوپر تمھارے رات کو ہمیشہ تا روز قیامت کہ سورج کو زمین کے تلے سے نہ نکالے کون ہے خداسوا اللہ کے کہ اپنی قدرت سے لے آوے تمھارے پاس روشنی یعنے دن روشن کہ تم طلب معاش میں اپنے مشغول ہو اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ کیا نہیں سنتے نصیحت کان فکر کے سے قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ کہہ کیا دیکھا تم نے اگر کردیوے اللہ اوپر تمھارے دن ہمیشہ روز قیامت تک کہ آفتاب کو آسمان پر ٹھہراوے یا آہستہ حرکت دے کون ہے خدا سوا اللہ کے کہ اپنی رحمت سے لے آوے تمھارے پاس رات کو کہ آرام پکڑو تم بیچ اسکے اور رنج کاموں کے سے راحت پاؤ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کیا پس نہیں دیکھتے تم آثار قدرت کے آنکھ سمجھ کے سے وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور مہربانی اپنے سے پیدا کیا واسطے تمھارے رات اور دن کو تو کہ آرام پکڑو تم بیچ رات کے اور تو کہ ڈھونڈھو آثار قدرت بیچ دن کے رزق اللہ کے سے کہ فضل لینے کے سے سفر کیا اور تو کہ تم شکر کرو اللہ کا اوپر نعمت دن رات کے وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اور یاد کر جس دن کہ پکاریگا اللہ بت پرستوں کو تکرار اس ندا کا تقریع بعد تقریع ہے پس فرماویگا کہاں ہیں شریک میرے جو تھے تم دعوا کرتے کہ یہہ شریک حق ہیں اور جھوٹ بکتے تھے وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ اور کھینچ لیوینگے ہم ہر ایک امت میں سے گواہ اوپر قول اور فعل اُنکے کے یعنے پیغمبروں کو اور گواہی کے لاوینگے ہم پس کہینگے ہم امتوں کو کہ لاؤ تم دلیلیں اپنی جو رکھتے ہو اوپر شرک اور تکذیب کے پس جان لیوینگے کہ اُس دم تحقیق حق یعنی راستی یا توحید یا حجت واسطے اللہ کے ہے وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور کھویا جاویگا اُنسے جو کچھہ باندھہ لیتے تھے باتیں یا امید شفاعت کی کہ بتوں سے رکھتے تھے اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى تحقیق قارون تھا قوم موسیٰ علیہ السلام کے سے لکھا ہے کہ بیٹا حضرت موسیٰ کے چچا کا تھا کہ اسکے باپ کا نام یصہر ہے اور دادا کا قاہث اور حضرت موسیٰ کے باپ عمران تھے اور دادا قاہث اولاد لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی بحر مواج میں ہے کہ قارون بہت خوبصورت اور مرد زاہد تھا خلوت نشین بعد چند روز کے کھانا کھاتا تھا اور قرات توریت میں افراء بنی اسرائیل اور متواضع اور خلیق شیطان نے اکر اغوا کیا کہ اسکی خلوت گاہ میں مرد بزرگ بن کر آیا اور سات دن تک اُسکے ساتھہ بیٹھا کچھہ نکھایا نہ پیا قارون نے جانا کہ مجھہ سے بھی زیادہ عابد ہے اُسکا معتقد ہوا شیطان نے پھر نصیحت کرنی شروع کی ایک دن قارون کو سمجھایا کہ ہفتہ میں ایکدن کسب معاش بھی کیا کر اپنی محنت سے پیدا کرکے کھانا اور کھلانا بہت اجر رکھتا ہے قارون کسب میں مشغول ہوا مالدار ہو گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ فرعون حضرت موسیٰ پر طعن فقر کا کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو

کیمیا سکھادی اُنھون نے حضرت ہارون اور حضرت یوشع علیہما السلام کو اور اپنی بہن کو بتادی قارون نے انکی بہن
سے سیکھی پھر تقدیر جب تونگر ہوگیا تو حال اسکا بدل گیا بیت فقر کے بعد غنا کیا آیا دین و ایمان پہ آفت لایا
فبغی علیہم پس سرکشی کی اوپر قوم موسی کے اور چاہا کہ سب کو زیر حکم لاوے وآتیناہ من الکنوز ما ان مفاتحہ
لتنوء بالعصبۃ اولی القوۃ اور دیا تھا ہم نے اسکو خزانون سے اسقدر کہ کنجیان اسکی یعنے اُٹھانا انکا البتہ بھاری تھا اُنکو
جماعت قوت والے پر عصبہ دس سے چالیس تک کی جماعت کو کہتے ہین اور یہان مراد چالیس آدمی ہین کہ کنجیان
اسکی اُٹھاتے تھے کشاف مین ہے کہ ساٹھ آدمی کلید بردار خزائن اسکے تھے ہر خزانہ کی ایک کنجی تھی اور کوئی
کنجی زیادہ انگلی سے نہتی اور چمڑے کی بنی ہوئی تھین تاکہ ہلکی ہون اور امام ثعلبی نے کہا ہے کہ مراد مفاتح سے حرف مال
ہین اور وہ چار لاکھ چالیس ہزار انبار تھے سونے اور چاندی کے اذ قال لہ قومہ لا تفرح ان اللہ لا یحب الفرحین
یاد کر جس وقت کہ کہا واسطے قارون کے قوم اسکے نے یعنے مومنون نے بطریق نصیحت کہ اے قارون مت خوش ہو
مال دنیا پر تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہے خوش ہونیوالون کو اوپر دنیا کے کہ مبغوضہ حق ہے نظم کیا ہے
دنیا گھر ستم کا ہے ملامت خانہ ہے دشت ہے صحرا ہے بن ہے فقر ہے ویرانہ ہے نی رفیق اور نی شفیق
اور نی مددگار اور نہ یار اسنا جسکو سمجھے تہان ہو وہ بیگانہ ہے کب یہہ مال و دولت و جاہ و جلال دنیوی لائق
دل بستگی عاقل و فرزانہ ہے جسنے دل اس سے لگایا عقل سے باہر ہے وہ ابلہ ہے نادان ہے مجنون ہے دیوانہ ہے
جسنے اس خمخانہ دنیا سے ایک جرعہ پیا بیہوش ہو اور سے اُس کے ہین وہ بے عقل ہے مستانہ ہے نہ گر ہے دانا
نی تو ڈر روز حساب آتا ہے آہ حرص دنیا کا وہان محسوب ایک ایک دانہ ہے بھول یہان خدا کو مت ہے عشق
اسکی بھی راہ غفلت کا کیا تو نے پیا پیمانہ ہے وابتغ فیما آتاک اللہ الدار الآخرۃ اور طلب کر بیچ اس چیز کے
کہ دی ہے تجھکو اللہ نے گھر آخرت کا یہہ تتمہ ہے کلام ناصحون کا یعنے صرف کر مال اپنے کو راہ خدا مین اور وسیلہ
کر اسکو ثواب آخرت کا ولا تنس نصیبک من الدنیا اور مت بھول حصہ اپنے کو دنیا سے کہ نصیب تیرا مال
دنیوی مین سے وقت مرنے کے سوا کفن کے نہو گا پس یہہ سوچ کے مال دنیا پر مغرور مت کر بیت لے شرف مین
تیرے گر ملک چین سے تا یمن ہوگا دم رحلت تیرے ہمراہ نہ کچھ غیر کفن ہوگا اور بعضون نے یہہ معنی کہی ہین کہ فراموش
مت کر حصہ لینے کو یعنے بقدر احتیاج ضروری کے مال پر کفایت کر کہ اب ہے باقی ہوس ہے بیت چھوڑ اسکو
کہ جو ہوس ہووے اسقدر کہ تجھکو بس ہووے واحسن کما احسن اللہ الیک ولا تبغ الفساد فی الارض
اور احسان کر طرف بندگان خدا کے جیسا کہ احسان کیا اللہ نے طرف تیرے اور مت چاہ فساد بیچ زمین کے
ساتھ تکبر اور ظلم کے ان اللہ لا یحب المفسدین تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہے فساد کرنیوالون کو کہ
ساتھ دنیا کے اپنی برائی کرین اور اترائین قال انما اوتیتہ علی علم عندی کہا قارون نے جواب مین انکے

سوال

سوا اسکے نہیں کہ مین دیا گیا ہون مال بسبب علم کے کہ نزدیک میرے ہے یعنے علم توریت کا کیونکہ وہ اعلم بنی اسرائیل تھا یا دانا تھا خزائن یوسف علیہ السلام کا وہ تصرف مین لایا تھا یا علم کیمیا یاد رکھتا تھا کہ اپنی بہن سے سیکھا تھا

اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً کیا نجانا قارون نے توریت مین پڑھکر اور تاریخ والون سے سنکر یہہ کہ اللہ نے تحقیق ہلاک کئے ہین پہلے قارون سے اہل قرنون سے ان لوگونکو کہ وہ بہت زور اور تھے اِس سے قوت مین اور بہت تھے جماعت ولے یا زیادہ تھے جمع مال مین وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ اور نہین پوچھے جاتے گناہون اپنے سے گنہگار وقت آنے عذاب کے یعنے منکرون کے چہرون سے معلوم کر لیتے ہین یعرف المجرمون بسیماھم یا اُنسے سوال استعلام نہوگا کیونکہ حق تعالی دانا ہے یا سوال معاتبہ نہوگا کیونکہ بیحساب دوزخ مین جاوینگے فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ پس نکلا قارون اشنبہ کے دن اوپر قوم اپنے کے بیچ آرائش اپنے کے اشتر سفید پر سوار زین زرین کسا جامہ ارغوانی پہنے چار ہزار سوار اسیطرح کے سجے ہوئے ساتھ لئے کشاف مین ہے کہ انیس ہزار سوار سرخ جوڑے سنہرے پہنے ہوئے ساتھ تھے اور کسینے پہلے اس سے رنگ معصفر نہ دیکھا تھا موضح مین ہے کہ ہزار لونڈیان سفید خچرون پر سوار زین زرین کسے اور لباس معصفر اور سوزے سفید پہنے ہمراہ تھین القصہ جب اس دبدبہ اور شوکت سے قوم مین آیا قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ کہا ان لوگون نے کہ چاہتے تھے زندگانی دنیا کی اے کاش کہ ہو واسطے ہمارے مال مانند اسکے کہ دیا گیا ہے قارون تحقیق وہ بڑے نصیب والا ہے دنیا سے وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَیْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا اور کہا ان لوگون نے کہ دیئے گئے تھے علم احوال آخرت کا یا جو جانتے تھے برکت قناعت کے اور فضل توکل کا مانند حضرت یوشع اور اصحاب انکے کے وائے ہے واسطے تمھارے اے طالبو دنیا کے ثواب اللہ کا آخرت مین بہتر ہے مال دنیا سے واسطے اس شخص کے کہ ایمان لاتا ہے خدا اور پیغمبر پر اور کام کرتا ہے اچھے وَلَا یُلَقّٰهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ اور نہین سکھلائے جاتے یہہ بات جو علما نے کہی مگر صبر کرنیوالے اور پر طاعت کے یا بچنے والے معصیت سے لکھا ہے کہ قارون کو حضرت موسی اور حضرت ہارون پر حسد آیا ایکدن حضرت موسی سے کہنے لگا کہ تم پیغمبر ہوئے اور مجھکو کچھ بہرہ نہ پہنچا مین اپنی بے منصبی پر کب تک صبر کرون پھر روز بروز اسکے دل مین رہتا تھا یہان تک کہ حکم زکوۃ نازل ہوا کہ عشر یا ربع مال دیا چاہئے حضرت موسے نے جناب الہی سے انکا ہزار دینار سے ایک ٹھہرایا قارون نے جو حساب کیا مبلغ کثیر ہوئے پھر گیا اور بنی اسرائیل کو بلا کر کہا کہ جو موسی کہتے تھے ہم قبول کرتے اب مال تمھارا چھین لیتے ہین کیا علاج کرین سب نے کہا کہ تو مہتر ہمارا ہے جو کچھ کہا مین نہ چاہتا ہون کہ انکو قوم مین رسوا کرون تاکہ کوئی انکی بات پھر نہ سنے پس ایک زن فاجرہ ستیزا نام کو بلا کر

مایوس ہوتے بعد خسف اسکے کے یقولون ویکان اللہ یبسط الرزق لمن یشاء من عبادہ ویقدر کہنے لگے پس ہین
ایک وہ سب سے دماغ ہی اور پر تیرے جان تو کہ اللہ کھول دیتا ہے رزق واسطے جسکے کہ چاہتا ہی بندون اپنے
سے اور تنگ کرلیتا ہی اور جسکے کہ چاہتا ہی **بیت** بسط عزت سے نہین محض ارادت سے ہی قبض ذلت
سے نہین اسکے مشیت سے ہی ویک بمعنے ویلک ہی اور اعلم مضمر ہی اور جلالین مین ہے کہ وہی اسم فعل ہے
بمعنی اعجب ای انا اور کاف بمعنی لام ہی لولا ان من اللہ علینا لخسف بنا اگر ہوتا یہ کہ احسان کیا اللہ نے
اوپر ہمارے البتہ دھسا دیتا ہمکو بھی زمین مین **بیت** مثل قارون گر نہ مال و رتبہ دیتا ہوا خسف سے تو بچ گئے اچھا
ہوا اچھا ہوا ویکانہ لا یفلح الکافرون وی کلمہ ندامت ہے اور کان واسطے تشبیہ کے ہے یا ویکان کا سارا بمعنی الم تعلم
اور الم تر کے ہی یعنے نہین جانتا تو اور نہین دیکھتا ہے کہ نہین فلاح پاتے کافر عذاب سے یعنے بے ایمان یا کفران نعمت
والے یا جھٹلانیوالے انبیا کے تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا یہ گھر آخرت کا یعنے
بہشت کرتے ہین ہم اسکو واسطے ان لوگون کے کہ نہین چاہتے تکبر کرنا بیچ زمین کے ساتھ اہل زمین کے اور نہ فساد
اور ستم اوپر لوگون کے جیسے قارون نے چاہا تھا والعاقبۃ للمتقین اور سرانجام نیک واسطے پرہیزگارونکے ہی یا آخرت
واسطے پرہیزگارون کے ہی یعنے بہشت صاحب بحر الحقائق نے کہا کہ سرائے رضا ہے واسطے اس جماعت کے ہی کہ پاک
ہین آلودہ گی صفات نفسانیہ سے اور زمین بشریت مین علو نہین کرتے مثل فرعون اور جابرون کے اور فساد
نظر سے بچین ہین کہ سوا میرے کسی کے طرف التفات نہین کرتے **قطعہ** انسے راضی ہی خدا ایسے ہین جو نہ
گھر رضائے حق کا کیون انکو ہو قول اور فعل انکا سب مقبول ہی یار ہے باری انہین ہی پے بہ پے کام جو
انکا ہی وہ حق کا ہی کام ہین تصرف مین انہین کے خاص و عام جو وہ چاہین سو کرین محبوب ہین حق ہی طالب
انکا وہ مطلوب ہین من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منہا جو کوئی آوے ساتھ نیکی کے کہ خوبی دلی ہی یا بندگی یا اخلاص
دلی ہی یا معرفت لم یزلی ہے پس واسطے اسکے بہتر ہے اس خصلت سے یا طاعت سے یا معرفت سے یا جو
کوئی آدمی بھلائی کرے دنیا مین پس واسطے اسکے بہتر ہی اس سے آخرت مین ومن جاء بالسیئۃ فلا یجزی الذین
عملوا السیئات الا ما کانوا یعملون اور جو کوئی آوے ساتھ برائی کے کہ شرک اور تکذیب اور سوا اسکے ہی پس نہ جزا دئے
جاوینگے وہ لوگ کہ کئے ہین انھون نے برائیان مگر جو کچھ کہ تھے کرتے دنیا مین سمجھ لیجئے کہ ظاہر اس آیت کا
دلیل ہی اسپر کہ ثواب نیکی کا بہتر اس سے ملیگا اور عذاب بدی کا برابر اسکے اور وضع مظہر موضع مضمر مین
واسطے تقبیح حال بدکارون کے ہی اور اسناد سیئہ کا تکرار بجہت زیادتی تقبیح حال گنہگارون کے ہی لکھا ہی کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بزمان ہجرت جحفہ مین پہنچے شوق حرم کعبہ اور آرزوے وطن پیدا ہوے
جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد تحقیق جسنے کہ فرض کیا ہے

وہی اول ہے اور آخر ہے وہی باطن ہے اور ظاہر ہے رانقابس زیادہ یہان مت بول کشف اسرار مین زبان مت کھول
یہہ مکان ہے خموش رہنیکا کہ سمجھنے کا ہے نہ کہنے کا سورہ عنکبوت مکی ہے انہتر آیتین ہین نوسو اسی کلمہ مین
چار ہزار ایک سو پچانوین حرف ہین فواصل اسکی مزہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ قصص کے یہہ ہے کہ دونون مین
اثبات توحید اور نفی شرک مذکور کی ہے اور یہہ بھی ہے کہ آخر مین قصص کے ذکر ہلاک اور فنا اور بازگشت کا
طرف حسابگاہ کبریا کے تھا آغاز مین اس سورہ کے ذکر فتنہ اور بلا کا ہے کہ الفتنۃ اشد من القتل فتنہ زیادہ تر ہلاک اور فنا سے ہے

سورۃ العنکبوت مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی ستون وتسع آیۃ

الٓمٓ حروف مقطعہ واسطے عاجز کرنے خلق کے ہین تو کہ سمجھین کہ کسی کو ساتھہ حقائق اس کتاب کے
راہ نہین اور عقل کسی کامل کی کنہ معرفت اسکے سے آگاہ نہین بیت عقل عاجز کم ہے اسمین فہم خلق
پہنچے کیا اسکو خیال و وہم خلق لکھا ہے کہ الف اشارہ باسم اللہ ہے اور لام بلطیف اور میم بمجید فرماتا ہے
کہ اللہ مین ہون عبادت میری کر و لطیف مین ہون اخلاص بیچ بندگی میرے کے مت چھوڑ و مجید
مین ہون بزرگی اورون کی مسلم مت رکھو اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ کیا گمان
کیا ہے لوگون نے یہہ کہ چھوڑے جاوین اتنے ہی بات پر کہ منہہ سے کہہ لیوین کہ ایمان لائے ہم اور
حال یہہ ہے کہ وہ نہ آزمائے جاوین ساتھہ اوامر اور نواہی کے یا نفس اور مال کے یا ہجرت اور جہاد کے
سمجھ لیجئے کہ یہان استفہام انکاری ہے بوجہ توبیخ اور ایسے آیتین بیچ شان جماعت مسلمانون کے آئی
ہین کہ مکہ مین تھے اور انکو ہجرت وہان سے مشکل تھی اور مہاجرین انکو مدینہ سے کھلا بھیجتے تھے کہ اسلام
تمہارا جب تک کہ جوار کفار مین ہو تمام نہین ہے بعضے تب ہجرت کر کے باہر مکہ سے نکلے مشرک آگاہ ہو کر
کتنون کو راہ سے پھیر لے گئے اور کتنے اُنسے بھاگ کر نجات یافتہ ہوئے اُنکے حق مین فرمایا کہ بیت
کشاکش بلا دعوی ولا صحیح نہین بیت عاشقون کو درد و غم بسیار کھینچا چاہیے جور یار اور طعنہ اغیار کھینچا
چاہیے بحر مواج مین ہے کہ یہہ آیت بیچ شان ایک گروہ مومنون کے آئی ہے کہ ایذا سے مشرکان سے
عاجز آئے تھے اور فریاد و فغان کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ عمار یاسر کے شان مین ہے کہ انکو کافر
بسبب ایمان لانے کے پکڑ لے گئے تھے اور نالے کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ مولی عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ کا مہجع نام جنگ بدر مین زخم تیر عامر حضرمی سے شہید ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی مدح
مین فرمایا ہو اول من یدعی الی باب الجنۃ من ہذہ الامۃ قوم اسکے واسطے اسکی روتی تھی حق تعالی نے
یہہ آیت اسکے قوم کی شان مین نازل کی یا اسکا باپ بہت جزع فزع کرتا تھا اسکے حق مین یہہ آیت بھیجی
کہ بمجرد قول ایمان سے بے ابتلاء اور امتحان کے کام نہین نکلتا نظم رنج اٹھایا چاہئے اور درد کھینچا چاہیے

نالہ گرم اور آہ سرد کھینچا جائے   ابتلاء امتحان ہین عشق مین سو سو طرح   بار جو رکھین سو ہو کر مرد کھینچا جائے
وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ۝ اور البتہ تحقیق
آزمایا تھا ہمنے اُن لوگون کو کہ پہلے اُن مسلمانون سے تھے یعنے سب امتون پہلیون کے آزمایش کی ہے
اور دعوی ہر ایک کا محک بلا سے آزمایا ہے پس البتہ ظاہر کردیگا خدا اُن لوگون کو کہ سچ بولے ہین دعوی ایمان
مین اور البتہ ظاہر کردیگا جھوٹون کو بیچ دین کے ہین یا دیکھاویگا اُن دو نو فرقون کو خلق کو یا جزا دیگا اُن دونون
گروہ کو ساتھہ اس چیز کے کہ جانتا ہے سچ اور جھوٹ اُنکا قطعہ عشق مین کوئی اگر دعوے کرے
یار اُسکا امتحان سو طرح سے کھینچے جو بار جفا صادق ہے وہ بھاگتا ہے رنج سے کاذب ہے جو صادق و کاذب کے
یہہ پہچان ہے جان لے سے کچھ تو نہین انجان ہے اَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَسْبِقُونَا کیا گمان
کرتے ہین وہ لوگ جو کرتے ہین برائیان مانند کفر اور معاصی کے یہہ کہ چڑھ جاوین ہمسے یعنے غالب ہو جاوین اور
عاجز کردین ہمکو سزا پہنچانے مین برا ہے اُنکے سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ برا ہے وہ جو حکم کرتے ہین فتوحات مین ہے
کہ آیا گمان کرتے ہین گنہگار یہہ کہ بسبب گناہون کے سبقت لیجاوین مغفرت اور رحمت ہمارے پر برا ہے یہہ
جو حکم کرتے ہین کیونکہ رحمت ہماری سبقت لے گئی ہے اوپر گناہون اُنکے کہ موجب غضب کے ہین **بیت**
تیرہ آفاق ہوا روسے سیہ سے ہی میرے   لیک رحمت تیری صد چند گنہ سے ہی میرے   مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ
اللّٰهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ لَآتٍ ۚ جو کوئی ہے امید رکھتا لقاء خدا کے بہشت مین یا ملنے کے ثواب الہی کے یا جو کوئی
ڈرتا ہے قیامت سے اور عرض اعمال اپنے سے اوپر خدا کے کہہ کہ تیار ہو پس تحقیق وعدہ اللہ کا واسطے لقا
یا جزا کے البتہ آنیوالا ہے وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور وہ سننے والا ہے باتین بندون کی جاننے والا ہے
نیتین اُنکی وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ اور جو کوئی جہاد کرتا ہے ساتھ کفار کے یا ساتھ ہوائے نفس عدو اپنے کے
پس سوا اُسکے نہین کہ جہاد کرتا ہے واسطے جان اپنے کے کیونکہ ثواب اُسکا اُسیکو ملتا ہے إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ
عَنِ الْعَالَمِينَ تحقیق اللہ بے پروا ہے طاعت عبادت عالمون کے سے تکلیف عبادت کی بندون کو واسطے اصلاح
احوال اُنکے کے ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے
البتہ دور کرینگے ہم اُنسے برائیان اُنکی وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ اور البتہ بدلا دیوینگے ہم اُنکو بہتر اُس
چیز کا کہ تھے وہ کرتے یعنے توحید کا کہ بہتر سب عملون اُنکے سے ہے بدلا دینگے ہم اور باقی عملون کا بدلا اگرچہ اُنکے
برابر نہین ہین مساوی اُسیکی عطا کرینگے اور اکثر اعمال اُنکے سے ایک کا دس حصہ اور نو سو حصون تک
دینگے کیونکہ وہ محتاج ہین اور ہم بے نیاز اور رسم ہے کہ مصرعہ غنی رحم کرتا ہے محتاج پر لکھا ہے کہ جب سعد بن ابی وقاص
رض ایمان لائے ماں اُنکی حمیدہ بنت سفیان نے قسم کھائی کہ دہوپ مین کھڑی رہونگی اور کچھہ نہ کھاونگی جبتک کہ تو دین محمد

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اختیار کیا ہے نہ پھر جاوے سعد نے یہہ احوال حضرت سے عرض کیا یہہ آیت
نازل ہوئی کہ وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ حُسۡنًا اور حکم کیا ہمنے آدمی کو ساتھہ ماں باپ کے بھلائی کرنا وَاِنۡ جَاهَدَاكَ
لِتُشۡرِكَ بِیۡ مَا لَیۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ فَلَا تُطِعۡهُمَا اور اگر کوشش کریں ماں باپ اور جھگڑیں تجھہ سے تو کہ تو شریک لاوے
تو ساتھہ میرے اُس چیز کو کہ نہیں ہے واسطے تیرے ساتھہ الوہیت اُسکے کے علم پس مت کہا مان دونوں کا کہ
اطاعت کرنی مخلوق کی معصیت خالق میں درست نہیں اِلَیَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ طرف جزا میرے
کے بازگشت تمھاری ہے اے مومنو اور کافرو اور معصیت میں کہا ماننے والو ماں باپ کے اور نہ ماننے والو پس
جزا دونگا میں تمکو وقت جزا دینے کے ساتھہ اُس چیز کے کہ تھے تم کرتے وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدۡخِلَنَّهُمۡ
فِی الصّٰلِحِیۡنَ اور وہ لوگ جو ایمان لائے بعد کفر کے اور کام کئے اچھے بعد برائیوں کے البتہ داخل کرینگے ہم
انکو بیچ نیکیوں کے یالاوینگے ہم انکو بیچ مقام صالحوں کے کہ بہشت ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ اور بعضے
لوگوں میں سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے ایمان لائے ہم ساتھہ اللہ کے مراد اس سے منافق اور ضعیف
الایمان ہیں فَاِذَاۤ اُوۡذِیَ فِی اللّٰهِ جَعَلَ فِتۡنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ پس جب ایذا دیا جاتا ہے بیچ راہ اللہ کے لسبب
دین اُسکے کے یعنے کافر اُسکو رنج پہنچاتے ہیں کرتا ہے رنج لوگوں کے کو مانند عذاب خدا کے یعنے ایمان چھوڑ دیتا ہے
عذاب خلق کے ڈر سے جیسے کہ کفر کو ترک کیا تھا خوف عذاب خدا سے وَلَئِنۡ جَآءَ نَصۡرٌ مِّنۡ رَّبِّكَ لَیَقُوۡلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمۡ
اور اگر آوے مدد پروردگار تیرے کی طرف سے مانند فتح اور غنیمت کے البتہ کہینگے تحقیق تھے ہم ساتھہ تمھارے دین
اور ملت میں ہمکو بھی غنیمت میں حصہ دو اَوَلَیۡسَ اللّٰهُ بِاَعۡلَمَ بِمَا فِیۡ صُدُوۡرِ الۡعٰلَمِیۡنَ کیا نہیں اللہ دانا تر ساتھہ
اُس چیز کے کہ بیچ سینوں عالموں کے ہے صفائی اخلاص اور کدورت نفاق سے وَلَیَعۡلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ
اٰمَنُوۡا وَلَیَعۡلَمَنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ اور البتہ جانتا ہے اللہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور البتہ جانتا ہے منافقوں کو اور
ظاہر کر دیگا دنیا میں انکو بلا اور محنت میں ڈال کر کہ محک امتحان بلا ہے بیت امتحان جوہر مردان ہے صبر
جس طرح آتش ہے معیار طلا لباب میں ہے کہ ابو سفیان اور امیہ بن خلف نے امیر المومنین عمر فاروق بن خطاب
اور جناب علی رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اس دین کے سے پھر جاؤ اور دین قدیم اپنے آبا کا اختیار کرو پھر جو اسمیں
کچھہ گناہ تمپر آویگا تو ہم اُٹھا لینگے تم پر بوجھہ نچھوڑینگے حق تعالی نے فرمایا کہ وَقَالَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوۡا
سَبِیۡلَنَا وَلۡنَحۡمِلۡ خَطٰیٰكُمۡ اور کہا اُن لوگوں نے جو کافر ہوئے واسطے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے پیروی کرو راہ ہماری
کی یعنے ہمارے باپوں کی طریقہ پر چلے جاؤ اور چاہئے کہ اُٹھا لیویں ہم گناہ تمھارے یہاں امر تاویل جزا ہے یعنے اگر پیروی
کروگے تم ہماری تو ہم اُٹھا لیوینگے خطائیں تمھاری وَمَا هُمۡ بِحٰمِلِیۡنَ مِنۡ خَطٰیٰهُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اور حال آنکہ نہیں کافر اُٹھانے
والے گناہ مومنوں کے سے کچھہ جز اِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہیں اس بات میں کہ کہتے ہیں ہم اٹھا لینگے

بوجہ گناہ ہونکا مسلمانوں کے کہ وہ بوجھ اُٹھانے پر قادر ہیں بھنونگے نہ تھوڑا نہ بہت کیونکہ انہیں کے گناہ ہونکا اثر بوجھ
بھاری ہوگا پھر بس پر گناہ ہوان اُن لوگوں کے ہے کہ جنکو اُنہوں نے گمراہ کیا ہے گران بار ہونگے چنانچہ حق تعالیٰ
فرماتا ہے وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ اور البتہ اٹھاوینگے بوجھ اپنے گناہوں کے قیامت کے روز اور بوجھ دوسروں
کے ساتھ بوجھوں اپنے کے یعنے وبال گناہ ہونکا اُن لوگوں کے جنکو گمراہ کیا ہے زیادہ اُنکے گناہوں پر رکھا
جاویگا بغیر اسکے کہ گناہ سے گمراہ ہونے کے کچھ کم ہو وَلَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ اور البتہ پوچھے جاوینگے تاج
اور بیچ دن قیامت کے اس چیز سے کہ تھے باندھتے یعنے جھوٹی باتیں جو سبب گمراہی اور تباہی خلق کے ہوتے ہیں
وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو طرف قوم اسکی کے پس رہا
بیچ اُنکے واسطے دعوت اُنکے کے طرف حق کے ہزار برس مگر پچاس برس روایت اشہر یہ ہے کہ حضرت
نوح علیہ السلام چالیس برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے اور نو سو پچاس برس خلق کو دعوت کرتے رہے اور
بعد طوفان کے ساٹھ برس اس عالم میں رہے بعضوں نے کہا ہے کہ عمر نوح علیہ السلام کی ایک ہزار چار
سو برس کی ہوئی تھی عین المعانی میں ہے کہ تین سو ستر برس کی عمر میں مبعوث ہوئے نو سو سال پچاس سال
دعوت کرتے رہے اور بعد طوفان کے تین سو پچاس برس جئے ملک الموت نے دم قبض روح پوچھا کہ اے
بڑی عمر والے پیغمبروں میں دنیا کو کیسا پایا کہا کہ مانند اس گھر کے کہ دو دروازے رکھتا ہو ایک میں سے
جاویں دوسرے میں سے نکل آویں **بیت** عمر ہو تیری گر ہزار برس موت آخر ولا ہے سر پہ کھڑی وقت
مردن تو فکر کرلے نیک دم کا دم اور ہزار سال ہیں ایک سمجھ لیجئے کہ بیان کرنا قصہ نوح علیہ السلام کا
واسطے تسلی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے اور آپ کو جتاتا ہے کہ کیسے کیسے ایذا قوم کھینچے اور جتانے
والوں کو ڈراتا ہے کہ طوفان میں سب کو ڈبو دیا اسطرح کہ نو سو پچاس برس اُنھوں نے جفائے قوم اُٹھائے اور
دعوت فرمائی جو کسی نے نہ مانا فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ پس پکڑا قوم اُنکے کو عذاب طوفان نے اور وہ
کافر تھے فَأَنجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ پس نجات دی ہمنے نوح علیہ السلام کو اور کشتی
والوں کو یعنے حضرت نوح کے ساتھ جو کشتی میں سوار تھے آدمی مسلمان اور جانور اور کیا ہمنے کشتی کو یا قصہ نوح
کو نشانی یا عبرت واسطے عالموں کے تو کہ ساتھ اسکے دلیل پکڑیں یا نصیحت قبول کریں وَإِبْرَاهِيمَ اور بھیجا
ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ یاد کر جس وقت کہا اسنے واسطے قوم اپنے کے
کہ بابل میں تھے عبادت کرو اللہ کو اور ڈرو اس سے ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ عبادت اور ڈرنا اسسے
یہہ بہتر ہے واسطے تمھارے دنیا سے کہ رکھتے ہو اگر ہو تم جانتے خیر کو شر سے اور نفع کو ضرر سے إِنَّمَا
تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا سوا اسکے نہیں کہ عبادت کرتے ہو تم سوا خدا کے بتوں کو

اور بنا لیتے ہو جھوٹ کہ انکا نام خدا رکھتے ہو اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَمْلِکُوْنَ لَکُمْ رِزْقًا
فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰہِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْہُ وَاشْکُرُوْا لَہٗ تحقیق جنکو کہ عبادت کرتے ہو تم سوا خدا کے نہین مالک
واسطے تمہارے رزق دینے کے پس ڈہونڈھو نزدیک اللہ کے رزق کہ وہ قادر ہے اسکے دینے پر اور عبادت
کرو اسکو ساتھہ یگانگی کے اور شکر کرو اسکا کہ موجب مزید نعمت ہے اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ طرف اسکے پھیر جاؤگے
تم یہان تک کلام ابراہیم علیہ السلام کا تمام ہوا اب حق تعالی قریش کو ڈراتا ہے اور فرماتا ہے وَاِنْ تُکَذِّبُوْا
فَقَدْ کَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِکُمْ اور اگر جھٹلاؤ تم اے مکے والو پیغمبر میرے کو پس تحقیق جھٹلایا تھا پیغمبرون اپنے کو
امتون نے پہلے تم سے جیسے قوم نوح اور ہود اور صالح نے علی نبینا وعلیہم السلام اور انکے تکذیب نے کچھہ
ضرر پیغمبرون کو نہ پہنچایا بلکہ ضرر اسکا انہین پر آیا کہ عذاب دنیا اور آخرت اسکے سزاوار ہوئے پس تمہارے
تکذیب سے بھی میرے حبیب کو کیا زیان ہے وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ اور نہین اوپر پیغمبر کے
مگر پہنچا دینا ظاہر سو اس نے پیغام پہنچا دیا اور ثواب اور عقاب آخرت کا بتا دیا اور تم نے اسکی بات کو جھٹلا
دیا اور بعث اور نشر کا انکار کیا اَوَلَمْ یَرَوْا کَیْفَ یُبْدِئُ اللّٰہُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ کیا نہین دیکھا انھون نے
یعنے منکرون نے بعث کے کہ کیونکر پہلے بار کرتا ہے اللہ پیدایش اور عدم سے وجود مین لاتا ہے پھر دوبارا
کریگا اسکو کہ بعد مرنے کے جلا دیگا اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ تحقیق پہلے اور پیچھے جلانا اوپر اللہ تعالی کے آسان
ہے قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰہُ یُنْشِئُ النَّشْاَۃَ الْاٰخِرَۃَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم منکرون
کو کہ سوچ کر سیر کرو بیچ زمین کے پس دیکھو کہ کیونکر شروع کیا اللہ نے پیدایش کو کہ طرح طرح کی شکلین اور
جدا جدا فعل اور نئی نئی حالتین ہین پھر اللہ ہے پیدا کریگا پیدایش پچھلی حاصل یہہ ہے کہ جب تمنے دیکھہ
لیا کہ ابتدا مین خالق سب کا اللہ ہے پس سمجھہ جاؤ کہ انتہا مین بھی وہی ہوگا بیت وہ ہے مبدی خلق
پھر معید بھی ہے خوف بھی اس سے اور امید بھی ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق اللہ تعالی اوپر
ہر شی کے شروع اور اعادہ سے قادر ہے کیونکہ قدرت صفت ذات اسکی ہے اور ذات اسکی بہ نسبت
سب ممکنات کے برابر ہے تب پیدایش پچھلی پر کیون نہ ہوگا یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ عذاب
کرتا ہے جسے چاہے اور بخش دیتا ہے جسے چاہے وَاِلَیْہِ تُقْلَبُوْنَ اور طرف اسکے پھیرے جاؤگے روز جزا
مین کفر پر عذاب کریگا اور ایمان پر ثواب دیگا کشف الاسرار مین ہے کہ عذاب اسکا عدل سے
ہے اور رحمت اسکی فضل سے جسکو چاہیگا عدل سے دوزخ مین ڈالیگا اور جسکو چاہیگا فضل سے بہشت مین
پہنچاویگا بیت عدل کریگا تو ٹھکانا کہان فضل کریگا تو ہے سب کچھہ وہان عدل نہین چاہئے ہم اے رحیم
فضل کر اپنا تو بڑا ہے کریم زاد المسیر مین ہے کہ عذاب بدخوئی پر ہین اور رحمت خوش خلقی پر اور بعضون کے نزدیک

عذاب میل دنیا پر ہے اور رحمت ترک دنیا پر یا حرص اور قناعت پر یا متابعت بدعت اور ملازمت سنت پر
یا تفرقہ خاطر اور جمعیت دل پر امام قشیری رح نے کہا ہے کہ عذاب یہہ ہے کہ بندے کو اسکی جان پر چھوڑ دے
اور رحمت یہہ ہے کہ خود اسکی کارسازی کرے بیت تو اگر یار میرا ہو جاوے گرم بازار میرا ہو جاوے

وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ اور نہین تم اے لوگو عاجز کرنے والے پروردگار اپنے کو عذاب اپنے
سے بیچ زمین کے کہین بھاگ کر جاؤ اور بیچ آسمان اگر چڑھ جاؤ اسکے عذاب سے کہین نہین بچ سکوگے یا اندر رہنے
والے زمین کے اور رہنے والے آسمان کے قدرت رکھتے ہین اوپر عاجز کرنے خدا کے وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ
مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ اور نہین واسطے تمھارے سوا اللہ تعالے کے کوئی دوست کہ بچاوے عذاب حق سے اور نہ مدد
دینے والا کہ چھڑاوے اُس سے وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَلِقَآئِہٖٓ اُولٰٓئِکَ یَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِیْ وَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ
عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور جو لوگ کہ کافر ہوے ساتھ آیتون کتاب اللہ کے یا ساتھ نشانیون وحدانیت اسکے کے اور ملاقات
اسکے کی یعنے قیامت کے یہہ لوگ نا امید ہوئے رحمت میری سے دنیا مین یا آخرت مین اور تعبیر ماضی بجہت تحقیق
وقوع ہے اور یہہ لوگ واسطے انکے عذاب ہے دردناک یعنے دائم بسبب کفر انکے کے سمجہہ لیجیے کہ درمیان مین ہے
کئی جملہ معترضہ بیان کر کر پھر وہی قصہ ابراہیم علیہ السلام کا شروع کیا فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِہٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا
اقْتُلُوْہُ اَوْ حَرِّقُوْہُ فَاَنْجٰہُ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ پس نتھا جواب قوم ابراہیم علیہ السلام کا بعد منع کرنے بت پرستی کے اور
توڑنے بتون کے مگر یہہ کہ کہتے تھے آپس مین بعضون سے کہ مار ڈالو ابراہیم کو یا جلا دو اسکو پھر سب نے اتفاق کر کر
آگ مین ڈال دیا پس نجات دی اسکو اللہ تعالی نے آگ سے کہ گرمی کو اسکے سردی سے بدل ڈالا اور شعلہ
نار برنگ گل اثار کر دیا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ اس نجات کے البتہ نشانیین ہین
قدرت کاملہ حق کے کہ آگ کا جلانا اور پہولنا وہان کہل جاتا ہے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین کیونکہ وے
ان باتون مین تامل کر کر نفع اٹھاتے ہین وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَوْثَانًا مَّوَدَّۃَ بَیْنِکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا
اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے سوا اسکے نہین کہ پکڑا ہے تمنے سوا خدا کے بتون کو ساتھ خدا کے واسطے دوستی کے
درمیان اپنے بیچ زندگانی دنیا کے کہ تم اور بت پرست آپس مین ملے رہو ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکْفُرُ بَعْضُکُمْ بِبَعْضٍ وَّیَلْعَنُ
بَعْضُکُمْ بَعْضًا پھر دن قیامت کے کافر ہو جاوینگے اور بیزار اور منکر بعضے تمھارے کہ متبوع ہو بعضون سے کہ تابع
ہو اور لعنت کرینگے بعضے تمھارے کہ پیرو اور ارذل ہین بعضون کو کہ پیشرو اور اشراف ہین وَمَاْوٰىکُمُ
النَّارُ وَمَا لَکُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ اور جگہہ رہنے تمھاری سب کی دوزخ ہے اور نہین واسطے تمھارے اسدن
یارون اور مددگارون سے کہ آگ سے بچاوے جیسے ابراہیم کو سلامت نکالا فَاٰمَنَ لَہٗ لُوْطٌ پس ایمان لایا
واسطے اسکے لوط علیہ السلام نے کہ بھانجا یا بھتیجا اسکا تھا وَقَالَ اِنِّیْ مُھَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ اور کہا ابراہیم نے

اُسکو اور بی بی سارہ کو کہ چچا کی بیٹی تھی اُنکے اور اُنپر ایمان لائی تھی کہ تحقیق مین وطن چھوڑنیوالا ہون طرف
پروردگار اپنے کے یعنی دشمنون سے بتنگ آکر اب یہان سے نکلتا ہون وہان جاؤنگا جہان امر پروردگار میرے
کا ہے اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تحقیق وہ غالب ہے مجھے دشمنونکا مغلوب نکریگا دانا ہے حکمت سے کام میرا
سنواریگا پس لوط اور بی بی سارہ کو لیکر کوفہ کے پہاڑ مین ہو حران مین جا ولایت شام مین داخل ہوئے حضرت
ابراہیم فلسطین مین رہے اور حضرت لوط موتفکہ مین گئے کشاف مین ہے کہ حضرت ابراہیم وقت ہجرت کے
پچھتر برس کے تھے اور اسی برس حضرت اسمعیل پیدا ہوئے بی بی ہاجرہ سے اور جب ایک سو بارہ یا بیس برس
کی عمر ہوئی بی بی سارہ سے حق تعالی فرزند دیا چنانچہ فرماتا ہے وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ اور بخشا ہم نے اُسکو
بڑہاپے مین بیٹا اسحاق نام وَيَعْقُوْبَ اور پوتا یعقوب وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا
اور کی ہم نے بیچ اولاد اُسکے پیغمبری یعنی بنی اسرائیل اور بنی اسمعیل مین اور کتاب کہ توریت اور انجیل اور
زبور اور فرقان ہین اور دیا ہمنے اُسکو ثواب اُسکا بیچ دنیا کے کہ بڑہاپے مین بانجھ بی بی سے فرزند عنایت
کیا یا اولاد پاکیزہ دی اور نبوت اور کتب عطا کرین یا اُسکو مقبول اور محبوب قلوب خلق کا کیا یہان تک
کہ سب ملتون والے اپنی نسبت اُسیکی طرف ٹھہراتے ہین یا حکم کیا ہمنے کہ درود اُسپر تا قیامت بھیجین
یا مراد اجر دنیا سے بقائے قیامت انکی ہے کہ جیسے حیات مین وہ مہمانون کو کھلاتے تھے ویسے ہی تا
حال خوان نعمت اُنکے سے خاص و عام پرورش پاتے ہین وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور تحقیق
وہ بیچ آخرت کے البتہ صالحون سے ہے وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ اور بھیجا ہمنے لوط
علیہ السلام کو یاد کر جسوقت کہ کہا اُسنے واسطے قوم اپنے کے کہ موتفکات مین ہے تحقیق کیا کرتے ہو تم بے
حیائی اور وہ فعل جسمین ہے کمال رسوائی مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ نہین پہلے کیا تم سے
اُسکو کسی نے عالمون سے اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ کیا تحقیق تم آتے ہو تم مردون کے پاس
بطریق بدکاری اور کاٹتے ہو راہ کہ مسافرونکو لوٹتے مارتے ہو یا غریبون سے زبردستی بدفعلی کرتے ہو اور اِس
سبب سے اُدھر کا رستہ بند ہو گیا ہے کوئی مسافر نہین گذرتا وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ اور کرتے ہو بیچ
مجلس اپنے کے کام بُرے کہ نزدیک عقل اور عرف کے اچھے نہین جیسے گالیان دینے اور ٹھٹھے بازی
کرنا ساتھ فحش کے اور سیٹھی بجانی اور کنکریان اینٹون سے مارنین اور غلیلے چلانے راہ گیرون پر اور شراب
پینے اور تنبور ستار بجانا اور بسا فرون پر ہنسنا اور مانند اُنکے فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا
بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ پس نتھا جواب قوم اُسکی کا مگر یہہ کہ کہتے تھے لے آ ہمارے پاس عذاب خدا کا اگر ہے
تو سچون سے اِس بات مین کہ یہہ جو ہم کرتے ہین بُرے فعل ہین اور سبب عذاب کے ہین اُنپر عذاب ہوگا

یعنے ہم یہہ کام نہین چھوڑینگے اگر تو سچ کہتا ہی کہ خدا ہی اور تو پیغمبر اسکا ہی تو کہہ اللہ کو کہ ہمپر عذاب
اتارے حضرت لوط جب انکے ایمان لانے سے مایوس ہوئے قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ کہا
بطریق دعا ہی پروردگار میرے مدد دے مجھکو عذاب اتار کر اوپر قوم مفسدون کے وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا
إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى اور جب آئے بھیجے ہوئے ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس ساتھ بشارت بیٹے کے قَالُوا
إِنَّا مُهْلِكُوا أَهْلِ هَذِهِ الْقَرْيَةِ کہا انھون نے تحقیق ہم ہلاک کرنیوالے ہین رہنے والون اس بستی کے کو کہ سدوم
ہی کہ تکذیب لوط کی کرتے ہین إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظَالِمِينَ تحقیق رہنے والے سدوم کے ہین ظالم کہ کفر کرتے ہین
اور طرح طرح کے گناہ قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا کہا ابراہیم علیہ السلام نے تحقیق بیچ اس بستی کے لوط ہی اور وہ ظالمون سے
نہین قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا کہا فرشتون نے کہ ہم خوب جانتے ہین ان شخصون کو کہ بیچ اسکے ہین مومن
اور کافر بالوط علیہ السلام کے احوال سے خوب خبردار ہین ہم لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ البتہ
نجات دینگے ہم اسکو اور لوگون اسکے کو مگر بی بی اسکے کو کہ ہی پیچھے رہنے والون بیچ عذاب کے یا بیچ گانون کے
حاصل یہہ ہی کہ ہم کہہ دینگے لوط کو کہ قوم مین سے وہ اور اہل اسکے باہر نکل جاوین وہ بستی سے نکل جاوینگے
مگر زن لوط کی قوم مین رہ جاویگی اور انکے ساتھ ہلاک ہو جاویگی وَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَ
ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا اور جسوقت ہوا یہہ کہ آئے بھیجے ہوئے ہمارے لوط کے پاس ناخوش ہوا ساتھ انکے اور تنگ
ہوا ساتھ انکے دلمین کہ ایسا ہو قوم سے میرے انکو ایذا پہنچے کیونکہ وہ غریبون کو رنج دیتے تھے فرشتون نے
جب حضرت لوط کے چہرہ پر اثر ملال پایا تسلی انکی کی وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا
امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ اور کہا مت ڈر اور مت غم کھا تحقیق ہم نجات دینے والے ہین تجھکو اور اہل تیرے کو
مگر عورت تیرے کو کہ ہی پیچھے رہنے والون سے اور ہلاک ہونے والون سے إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلَى أَهْلِ هَذِهِ
الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ تحقیق ہم اتارنے والے ہین اوپر اہل اس بستی کے عذاب آسمان سے
کہ پتھر برسائینگے بسبب اسکے کہ تھے یہہ بہت فسق کرتے پس حکم الہی سے حضرت لوط اور اہل انکے بچ گئے اور
کفار مؤتفکہ ہلاک ہوئے اور شہر ویران ہوکر عبرت اہل عالم ہوا چنانچہ فرماتا ہی وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً
لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ اور تحقیق چھوڑ دی ہمنے اس بستی مین سے نشانی ظاہر واسطے اس قوم کے کہ
سمجھ کرین اور عبرت پکڑین اور وہ نشانی یہہ ہی کہ آثار انکے محلون کے خراب پڑے ہین یا پتھر جو آسمان
سے برسے تھے وہ کہین کہین نظر آجاتے ہین یا پانی کالا اب تک موجود ہی وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا
اور بھیجا ہمنے طرف اہل مدین کے بھائی نسبی انکے شعیب کو فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ
پس کہا شعیب نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ تعالی کی اور امید رکھو تو اب دن پچھلے کی یعنے ایسے کام کرو

جمین امیدوار ثواب آخرت کے ہو یا ڈرو شدت سے روز قیامت کے وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ اور مت
پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے ہوئے زمین مدین مین جو تم تول اور ناپ مین کم دیتے ہو چھوڑ دو فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ
الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ پس جھٹلایا اہل مدین نے شعیب علیہ السلام کو اور فساد سے باز رہے پس
پکڑا انکو زلزلہ سخت نے یا جبرئیل علیہ السلام کے آواز نے کہ تن بدن انکا کانپ گیا پس صبح اٹھے بیچ گھرون کے اپنے
زانون پر گرے ہوئے وَعَادًا وَّثَمُوْدَ وَقَدْ تَّبَیَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَكَانُوْا
مُسْتَبْصِرِیْنَ اور ہلاک کیا ہمنے قوم عاد کو اور ثمود کو اور تحقیق ظاہر ہے ہلاکت انکی واسطے تمہارے گھرون ان کے
سے کہ حجاز اور یمن کی طرف تم جاتے ہو اور آثار عذاب کے پاتے ہو اور زینت دی تھی واسطے انکے شیطان نے
عمل انکے کو کبر اور تکذیب سے پس بند کیا انکو راہ راست سے کہ پیغمبر جدھر بلاتے تھے اور تھے وہ سب کچھ دیکھتے
لیکن نہین مانتے تھے اور اپنے آپ کو عقلمند اور پیغمبرون کو بے وقوف جانتے تھے وَقَارُوْنَ وَ
فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ اور ہلاک کیا ہمنے قارون کو اور فرعون کو اور ہامان کو وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا
فِی الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِیْنَ اور البتہ تحقیق آیا انکے پاس موسی ساتھ نشانیون روشن اور معجزون ظاہر کے پس
سرکشی کی انھون نے بیچ زمین مصر کے اور نہ تھے وہ ہم سے آگے نکل جانیوالے یعنے حکم ہمارے سے کہان نکل
سکتے تھے فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ پس ہر ایک کو کہ مذکور ہوئے پکڑا ہمنے ساتھ گناہون انکے کے
فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ حَاصِبًا پس بعضا انمین سے وہ شخص ہے کہ بھیجا ہمنے اوپر انکے مینھ پتھرونکا یعنے قوم
لوط وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُ اور بعضا انمین سے وہ شخص ہے کہ پکڑا اسکو آواز سخت نے جیسے قوم ثمود اور
اہل مدین وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ اور بعضا انمین سے وہ شخص ہے کہ دھسا دیا ہمنے اسکو زمین مین جیسے
قارون وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا اور بعضا انمین سے وہ ہے کہ ڈبو دیا ہمنے اسکو مانند قوم نوح اور فرعونیون کے وَمَا
كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ اور نہ تھا اللہ تعالی کہ ظلم کرے انکو یعنے بن گناہ کے عذاب دے ولیکن
تھے وہ جہل اور عناد سے جانون اپنے پر ظلم کرتے اور کفر معصیت کر کر اپنے نفسون پر آپ عذاب لیتے بیت فعل
بد تو نے جو کیا ہے دلا اسکی ہی جزا تو پاویگا ظلم اپنے پہ کیون کرے ہے آپ ہ کہ گئے کی سزا تو پاویگا مَثَلُ
الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ مثال ان لوگون کی کہ پکڑتے ہین سوا خدا کے دوست یعنے بت
مانند مکڑی کے ہے کہ واسطے اپنے اِتَّخَذَتْ بَیْتًا بنایا ہے گھر وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْكَبُوْتِ اور تحقیق بہت
سست گھرون مین گھر مکڑی کا ہے کہ نہ چھت رکھتا ہے نہ دیوار نہ گرمی دفع کرتا ہے نہ سردی لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ
کاش کے ہوتے کافر جانتے اس مثال کو کہ انکے دین کے واسطے بیان کی ہے یعنے جیسا مکڑی کا گھر سست اور بے اعتبار ہے
ایسا ہی دین انکا خوار اور بے مقدار ہے کہ اس سے کچھ حاصل اور نہ اس سے کچھ فائدہ بحر الحقائق مین ہے کہ مکڑی اپنے جالے مین آپ پھنستی ہے

کہ گھر انکا قید خانہ اُسکا ہے ایسی ہے وہ لوگ کہ اپنے خواہشون کی پرستش کرتے ہین اور محبت دنیا اور متابعت شیطان
مین رہتے ہین اُنکے وبال مین آپ قید ہوکر راہ مخلصی کی نہین پاتے آخر کو دوزخ مین چلے جاوینگے اور جیسا کیا ہے
ویسا پاوینگے بیت خالی تیرا جیسا ہے کیا بتلاؤن کیسا ہے کرنی بھرنی آپنی ہے ہر جیسے کو تیسا ہے
خانہ دنیا ہے رافت شکل دار عنکبوت رشتۂ دام ہوا ہے مثل تار عنکبوت اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ مِنْ شَیْءٍ
تحقیق اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھ کہ پکارتے ہین اور عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے ہر چیز سے مثل بت اور فرشتے
اور آدمی اور ستارون کے وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اور وہی ہے غالب ملک لینے مین شریک نہین رکھتا محکم کام
ہے ساتھ حکمت کے عذاب مشرکون مین تاخیر کرتا ہے وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُھَا لِلنَّاسِ اور یہہ مثالین بیان کرتے ہین ہم
واسطے لوگون کے وَمَا یَعْقِلُھَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ اور نہین سمجھتے اُنکو یعنی فائدے اُنکے کو مگر علم والے کہ سوچتے ہین حقیقت ہر
ہر چیز کے خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ پیدا کیا ہے اللہ تعالی نے آسمانون کو اور زمین کو واسطے اظہار حق کے
نہ واسطے باطل اور بازی کے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ تحقیق بیچ اس پیدا کرنے کے البتہ نشانیان ہین روشن
ہے اس مثال لانے کے البتہ عبرتین ہین واسطے ایمان والون کے اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ
پڑھہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ چیز کہ وحی کی گئی ہے طرف تیرے قرآن سے اور قائم کر نماز کو اِنَّ الصَّلٰوۃَ
تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ تحقیق نماز باز رکھتی ہے اُن کامون سے جو نزدیک عقل کے برے ہین اور اُن
عملون سے جو ساتھ حکم شرع کے منع ہین یعنے سبب بچنے کا ہوتی ہے گناہون سے کیونکہ جو نماز ہمیشہ پڑھیگا
وہ البتہ ذکر حق مین رہیگا اور عذاب الہی سے ڈریگا پھر گناہ کاہے کو کریگا لکھا ہے کہ ایک جوان انصاری حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز جماعت پڑھا کرتا تھا اور ہر طرح کی گناہون مین آلودہ رہتا تھا حضرت سے لوگون
نے اُسکا احوال ظاہر کیا آپنے فرمایا اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی جلد ہے کہ نماز اُسکو بدفعلیون سے باز رکھے چند روز مین توبہ کر
زمرۂ صحابہ سے ہوا وسیط مین انس بن مالک سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کسکو باز رکھے نماز
فحشا و منکر سے زیادہ نہووے اُسکو ساتھہ اُس نماز کے حق تعالی سے مگر دوری صاحب تاویلات کہتے ہین کہ
ہر ایک کی کہ نفس اور تن اور دل اور سر اور روح اور خفی مین نماز ہے باز رکھتی جدے جدے برائیون سے نماز نفس
ناہی ہے معاصی اور ملاہی سے اور نماز تن مانع ہے اخلاق رذائل سے اور نماز دل باز رکھتی ہے غفلت سے اور نماز
سر منع کرتی ہے التفات ما سوا حق سے اور نماز روح پھیراتی ہے ملاحظہ اغیار سے اور نماز خفی بچاتی ہے
شہود اثنیت اور ظہور انانیت سے مثنوی ترے جلوہ نے دکھلایا یہہ عالم کہ کل عالم نظر سے اٹھہ گیا ہے
اُٹھا عالم مین کیا اپنی ہے یہہ شکل رہا اطلاق لی ہے بن لیا ہے تو ہی تو ہے تو ہی تو ہے تو ہی تو ہا یہان فی
مین رہا ہے اور نہ ما ہے وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ اور البتہ یاد اللہ کی بہت بڑی ہے اسواسطے کہ اُسکی یاد عبادت

ہے اور اورون کی یاد طاعت نہین یا بڑی اسکے آگے جو اسکی قدر جانے یا بزرگتر ہے اس سے کہ یاد نہ
دوسرے کی اسکے مقابل ہو اور بعضے کہتے ہین کہ مراد ذکر سے نماز ہے اور یہہ معنی ہین کہ نماز بزرگتر ہے سب طاعتون
سے یا اس سے بزرگتر ہے کہ اپنے ادا کرنیوالے پر موجب عقوبت فحشا و منکر باقی چھوڑے اور محقق کہتے ہین
کہ ذکر خدا کا بندہ کو بزرگتر ہے بندہ کے سے خدا کو کیونکہ ذکر بندہ کا ملا ہے اپنی حاجات سے اور ذکر اللہ کا صاف ہے
ان کدورات سے یا ذکر بندہ کا فانی ہے اور ذکر خدا کا باقی شیخ ذو النون مصری رح نے کہا کہ ذکر اسکا بزرگ
اس جہت سے ہے کہ تو اسے یاد کرے مگر بعد اس سے کہ وہ تجھے یاد کرے سلمی رح نے کہا کہ ذکر اسکا تمکو ازل
مین بہتر ہے ذکر تمھارے سے اسوقت مین اسکو بہت وہان ذکر اپنا دم بھر کرو تو وہ مزا ہے یہان
یاد اسکی کر کر مر جائین ہم تو کیا ہو وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ اور اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھہ کہ کرتے ہو تم نماز اور سوا اسکے
اور جزا انکو مناسب اعمال کے دیگا وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتٰبِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ اور مت جھگڑو اہل کتاب سے یعنے ان
لوگون سے کہ تمھارے عہد پیمان مین ہین یا جزیہ قبول کر لیا ہے مگر اسطرح سے کہ وہ بہت اچھی ہے یعنے انکی
بدخلقی کو خوشخوئی سے دفع کر اور غصہ کو حلم سے إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ مگر جو لوگ کہ ظلم کرین انہین سے یعنے
عہد توڑ ڈالین یا جزیہ نہ دین بعضون نے کہا ہے کہ ظلم اہل کتاب وہ ہین جو اللہ سبحانہ کا ولد ٹھہراتے ہین وَقُولُوا
آمَنَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَأُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلٰهُنَا وَإِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ اور کہو انسے کہ بصدق تمام ایمان لائے
ہم ساتھہ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف ہمارے یعنے قرآن اور اتاری گئی ہے طرف تمھارے
یعنے توریت اور زبور اور انجیل اور معبود ہمارا اور تمھارا ایک ہے اور ہم واسطے اسکے مطیع ہین اور مخلص اور موحد ہین
اور تم مشرک کہ اسکی اولاد ٹھہراتے ہو وَكَذٰلِكَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتٰبَ اور جیسے کہ انبیائے سابق پر کتابین
اتارین تھین اسیطرح اتاری ہمنے طرف تیرے کتاب کہ قرآن مجید ہے موافق پہلی کتابون کے اصول دین
مین فَالَّذِينَ آتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُونَ بِهِ پس جو لوگ کہ دی ہے ہمنے انکو سمجھہ کتاب پہلے کی جیسے عبد اللہ
بن سلام اور اصحاب انکے رضی اللہ عنہم ایمان لاتے ہین ساتھہ قرآن کے یا وہ لوگ مراد ہین جو پہلے بعثت پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم کے اور نزول قرآن کے ایمان لائے تھے مانند قیس بن ساعدہ اور بحیرا راہب اور نسطورا اور ورقہ
بن نوفل اور امثال انکے کے وَمِنْ هٰؤُلَاءِ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ اور ان مکہ والون سے بعضا وہ شخص ہے کہ ایمان لاتا
ہے ساتھہ قرآن کے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وَمَا يَجْحَدُ بِآيٰتِنَا إِلَّا الْكٰفِرُونَ اور نہین جھگڑا کرتے ساتھہ
آیتون کتاب ہمارے کے مگر کافر یہودی جیسے کعب بن اشرف اور معاند عرب کے جیسے ابو جہل یا امثال اور
امثال ان کے وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتٰبٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ اور نہ تھا تو کہ پڑھتا پہلے قرآن سے
کچھہ لکھا ہوا کتب منزلہ سے اور نہ لکھتا تھا تو کتاب کو سیدھے ہاتھہ اپنے سے یعنے ہرگز نہ پڑھتا تھا تو نہ لکھتا تھا

اگر لکھا پڑا ہوتا اسوقت البتہ دہوکا کرتے جھوٹے یعنے مشرکان عرب کہتے ہین کہ یہہ لکھا پڑا تھا قرآن کو پہلی کتابون
سے چن کر ہمارے روبرو پڑہتا ہے یا یہودی شک مین پڑتے کہ ہمنے کتب مین پڑہا ہے کہ پیغمبر آخر زمان امی
ہوگا اور یہہ قاری اور کاتب ہے تفسیر مین ہے کہ لکھنا اور پڑھنا فضیلت ہے غیر پیغمبر کے اور حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کا قرآن پڑہنا معجزہ تھا جب یہہ معجزہ ظاہر ہوگیا اور امت آپ کے مین کچھ شک نرہا حق تعالی نے آخر
عمر مین یہہ فضیلت خط اور قرات کی بھی عنایت کی تاکہ معجزہ دوسرا ہو اور ابن ابی شیبہ نے تصنیف مین لیے
عون بن عبد اللہ سے نقل کیا ہے کہ مامات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی کتب وقرا اور یہہ بات منافی قرآن
کے نہین کیونکہ آیت مین نفی کتابت کی زمان قبل نزول قرآن مین ہے اور بعضے تا آخر عمر امی کہتے ہین بیت
قلم گو نھی اسکے انگشت مین یہہ لوح و قلم اسکے تھا مشت مین بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
بلکہ قرآن آیتین ہین روشن بیچ سینے اُن لوگون کے کہ دیئے گئے ہین علم یعنے مومنان اہل کتاب یا صحابہ کرام
کہ انکو یاد کرتے ہین تو کہ کوئی تحریف نکرسکے اور حفظ ہونا قرآن کا خاصہ اسکا ہے کیونکہ اور کتب منزلہ کے حافظ
نہین ہوتے تھے ورقون کو دیکھکر پڑہتے تھے اور ایک قول یہہ ہے کہ ضمیر ہو کی راجع طرف پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے ہے یعنے پیغمبر اور اُنکے کام اور اُنکا علم باوجود اسکے کہ امی ہین آیتین روشن ہین بیچ سینون
اُنکے کہ دیئے گئے ہین علم کتب الہی اور واقف ہین اوصاف حضرت رسالت پناہی وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا
الظّٰلِمُوْنَ اور نہین انکار کرتے ساتھ آیتون ہمارے کے کہ محمد اور قرآن ہین مگر ظالم کہ باوجود وضوح دلائل اعجاز کے
جھگڑتے ہین وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اور کہا کافرون نے کیون نہین اتارے
گئے اوپر محمد کے نشانیان پروردگار اسکے سے یعنے معجزے مثل ناقۂ صالح اور عصائے موسی اور مائدہ عیسے
کے علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ کہہ سوا اسکے نہین نشانیان اور معجزے نزدیک
خدا کے ہین جسوقت چاہتا اور جسپر کہ چاہے اتارے ظہور انکا بیچ اختیار میرے نہین وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ اور سوا اسکے نہین کہ
مین ڈرانیوالا ہون ظاہر یعنے تحقیق ڈراتا ہون ایسی زبان مین کہ تم سمجھتے ہو اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ کیا
نہین کفایت کرتا انکو معجزہ روشن یہہ کہ اتارا ہمنے اوپر تیرے قرآن اور ہمیشہ پڑہا جاتا ہے اوپر انکے انکی
زبان مین اور وہ افصح مردم ہین فصاحت بلاغت خوب سمجھتے ہین سب مین چھوٹی سورت قرآن کی مقابل
ہر چند جان ماری اور رزم حرج کیا نہ بنا سکے پھر اس سے روشن تر معجزہ کیا ہوگا بعضون نے کہا ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین کچھ لوگ آئے اور یہود کا کلام لکھکر اپنے ساتھ لائے غرض انکی یہہ تھی کہ علم اپنا اس کلام
سے زیادہ کرین حضرت نے فرمایا کہ یہی گمراہی بہت ہے واسطے اس قوم کے کہ پیغمبر انکا انکے پاس کلام لایا اور رغبت کرتے ہین ان
باتون پر کہ غیر نبی انکے پاس لایا ہے حقتعالی نے یہہ آیت اتاری کہ کیا نہین کفایت کرتا انکو قرآن کہ پڑہا جاتا ہے اوپر انکے

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ اسکے البتہ رحمت ہے اور نعمت بڑی واسطے اسکے
کہ متابعت اسکی کرتا ہے اور نصیحت ہے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ
شَهِيْدًا کہہ کہ کفایت ہے اللہ تعالی درمیان میرے اور درمیان تمہارے گواہ اوپر کلام میرے کے
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جانتا ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے اور زمین کے ہے پس احوال میرا
اور تمھارا اس سے چھپا نہین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے
ساتھ جھوٹ کے جیسے یہودیت اور نصرانیت پر ایمان لائے یا معبودون جھوٹون پر ایمان لائے اور کفر
کیا ساتھ خدا سچے کے یہہ لوگ وہی ہین ٹوٹا پانیوالے کہ کفر کو ساتھ ایمان کے بدلا ہے وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ
بِالْعَذَابِ اور جلدی کرتے ہین کافر تجھہ سے ساتھ نزول عذاب کے مانند نضر بن حارث وغیرہ کے
وَلَوْلَا اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ اور اگر نہوتا ایک وقت مقرر واسطے عذاب ہر قوم کے البتہ آتا انکے پاس
عذاب موعود وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اور البتہ آویگا انکے پاس عذاب ناگہان یعنی دنیا
مین یا دم مرگ یا آخرت مین اور وہ نہ جانتے ہونگے آنا اسکا يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ جلدی کرتے ہین
تجھہ سے ساتھ عذاب کے وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ اور حال آنکہ دوزخ البتہ گھیرنے والا ہے کافرون کو
یعنی اسباب جہنم کے جیسے کفر اور معصیت ہے محیط ہو رہی ہین کافرون پر یا فاعل بمعنی مستقبل ہے
یعنی دوزخ البتہ گھیریگا کافرون کو يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
اس دن کہ ڈھانک لیگا انکو عذاب اوپر سرون انکے سے اور نیچے پاؤن انکے سے اور کہیگا حق تعالی
یا فرشتہ اے دوزخیو چکھو جو کچھ کہ تھے تم کرتے یعنی جزا اپنی عملون کی جو دنیا مین کرتے تھے کہ دنیا دار عمل ہے
اور عقبی دار جزا ہے وہان بویا تھا یہان کاٹنا ہے لکھا ہے کہ بعضے مسلمان مکہ مین رہتے تھے اور بسبب
افلاس کے یا محبت وطن کے یا دوستی بھائیون کے ہجرت نہین کرتے تھے اور ڈرتے ہوئے عبادت خدا کی
کرتے تھے حق تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ اے بندو
میرے جو ایمان لائے ہو مشرکون سے دور رہو اور صحبت مومنونکی ڈھونڈھو اور اگر شہر مین ظاہر عبادت
میری نہین کر سکتے تو تحقیق زمین میری کشادہ ہے ہجرت کرو مقام خوف سے مکان امن کے طرف پس مجھی
کو عبادت کرو اور اگر دوستی اہل اور ولد کی اور یار اور وطن کی مانع ہے تو انسے ایک دن جدائی ہووی ہی
کی کہ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ہر جی چکھنے والا ہے موت بیت ہر جگہہ ہر ایک کو موت آئیگی سیر یہ آخر کو جدائی
لائیگی ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ پھر طرف جزا ہمارے پھیرے جاؤگے تم یہہ قرات حفص کی ہے ساتھ مثناۃ
فوقانیہ کے اور اورون کی ساتھ مثناۃ تحتانیہ کے ہے یرجعون یعنی طرف جزا ہمارے کے پھیرے جاوینگے پس دار الشرک

میں بچائے رہیں اور ہجرت طرف آستانہ پیغمبر کے کہ دار الایمان ہی کریں وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اور جو لوگ کہ ایمان لائے خدا اور پیغمبر پر اور کام کیے
اچھے یعنے فرض ادا کیے البتہ جگہہ دینگے ہم انکو بہشت میں سے بالاخانوں میں کہ چلتے ہیں نیچے ان غرفوں سے
نہریں در انحال کہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اُس بہشت کے یا بالاخانوں کے نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ بہت اچھا ہے
ثواب عمل نیک کرنیوالوں کا بہشت اَلَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ جن لوگوں نے صبر کیا ایذاے مشرکان
پر اور وطن کے چھٹنے پر اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہیں اور کام اپنے اسیکو سونپتے ہیں نہ غیر اسکے کو
مسلمانان مکہ نے جب یہہ آیت سنیں ارادہ ہجرت کا کیا کہ مکہ سے مدینہ کو چلے پھر دلمیں اندیشناک ہوئے کہ وہاں
اسباب معیشت ہمارے کچھہ نہیں کیونکر جاویں یہہ آیت نازل ہوئی وَكَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اور کتنے چلنے
والے ہیں بیچ زمین کے کہ کسی وجہ سے نہیں اٹھاتے پھرتے رزق اپنا یعنے طاقت اٹھانے کی نہیں رکھتے یا ذخیرہ
نہیں کرتے اور ذخیرہ کرنیوالے جانداروں میں آدمی اور موش اور مور ہے اور عقعق ذخیرہ کرکے بھول جاتا ہے کہتے
ہیں بعضے اہل سلف سے منقول ہے کہ بلبل کو دیکھا میں نے کہ اپنی خوراک زیر بغل چھپا رکھتی غرض بہت جانور ہیں
کہ رزق اپنا ذخیرہ نہیں کرتے جیسے حیوانات آبی اور طیور اور وحوش اور سباع اور ہوام اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَاِیَّاكُمْ
اللہ ہی رزق دیتا ہے انکو اور تمکو بھی پس عدم اسباب معیشت سے بلاد غربت میں اندیشہ مت کرو بیت خوان
فیض کرم حق ہے بچھا رزق ہر ایک کا ہی اسمیں بہرہ انس و جن مور و ملخ وحش و طیور پاتے ہیں جتنا ہی قسمت کا لکھا
وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور وہ سننے والا ہے کہنا تمہارا کہ رزق کہاں سے ملیگا جاننے والا ہی رزق جہاں سے ملیگا
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ اور اگر پوچھے تو مکہ والوں سے کسنے پیدا کیا
ہے آسمانوں کو اور زمین کو اور فرمانبردار کیا ہے سورج کو اور چاند کو البتہ کہینگے اللہ نے کیونکہ یہہ بات سب جانتے
کہ خالق سب کا ایک ہے فَاَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ پس سمجھہ بوجھہ کر کہاں سے پھیرے جاتے ہیں راہ توحید سے یعنے کسواسطے راہ
حق سے پھر کر طریق باطل میں بھٹکتے پھرتے ہیں اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ اللہ کشادہ
کرتا ہے رزق واسطے جس شخص کے کہ چاہتا ہے بندوں اپنے سے اور تنگ کرتا ہے واسطے اسکے کہ چاہتا ہے سمجھہ لیجیے کہ ضمیر
کی پھرتی ہے طرف غیر مذکور کے اور تقسیم کر ڈالا ہے اوپر اسکے یا جس پر کہ کشادہ کرتا ہے رزق اور جسپر کہ تنگ فرماتا ہے ایک ہی یعنے
ہر بندہ کا کہ چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے اور کبھی چاہتا ہے تو اسکا تنگ کر دیتا ہے اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ بتحقیق
اللہ اوپر ہر چیز کے قبض اور بسط سے دانا ہے اور مصلحت بندوں کی سمجھتا ہے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ اور اگر پوچھے تو مشرکان عرب سے کہ کون شخص اتارتا ہے آسمان
سے پانی پس زندہ اور تازہ کرتا ہے بسبب اس پانی کے زمین کو بعد موت اور افسردگی اسکی کی البتہ کہینگے اللہ یعنے اقرار

کرتے ہین اسبات کا کہ خالق اور رازق تمام ممکنات کا وہی ہے اور باوجود اسکے بعضے مخلوق کو اسکے پوجتے ہین اور عبادت
مین اس واحد یکتا کے شریک ٹھہراتے ہین قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ اس گمراہی سے
ہمین اور متابعت کرنیوالون کو ہمارے بچایا بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ بلکہ اکثر کافرون کے نہین جانتے اور بات کہتے
کچھہ ہین اور عمل مین کچھہ لاتے ہین کہ اقرار خالقیت پر اسکے کرتے ہین اور مخلوق اسکے کو شریک اسکا ٹھہراتے ہین وَ
مَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ اور نہین یہہ زندگانی مگر مشغولہ اور کھیل کہ پائداری نہین جلد جانیوالی ہے
جیسے لڑکے ایک جگہہ جمع ہوکر کھیلتے کودتے ہین پھر تھوڑی دیر مین تھک تھک کر اپنے اپنے مکانون پر
چلے جاتے ہین قیام اور قرار نہین رکھتے بیت نگار خانہ دنیا ہے جان طفل فریب وہ بیخبر ہی کہ جو اسمین مبتلا
ہووے وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ اور تحقیق گھر آخرت کا وہ ہے زندگانی ابدی یعنے ہمیشہ حیات وہان ہوگی
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ اگر ہوتے لوگ جانتے اختیار نکرتے دنیائے فانی کو اوپر سرائے باقی کے فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ پس جسوقت کہ سوار ہوتے ہین کافر بیچ کشتی کے اور باد مخالف سے کشتی تباہ ہونے لگتی ہے پکارتے
ہین اللہ کو دراں حال کہ خالص کرنیوالے ہوتے ہین واسطے خدا کے دین اپنے کو یعنے ظاہر مخلصون کے طرح بن جاتے
ہین کہ اسیکو یاد کرتے ہین اور اسیطرف التجا لاتے ہین فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۵ پس جب نجات
دیتا ہے انکو اللہ سبحانہ غرق ہونے سے اور باہر لاتا ہے سلامت طرف جنگل کے اسوقت وہ شریک لاتے
ہین پھر اپنی عادت پر آجاتے ہین لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ تو کہ کفر کرین ساتھہ اس چیز کے کہ دی ہے ہمنے انکو نعمت
نجات سے وَلِيَتَمَتَّعُوْا اور تو کہ فائدہ اٹھاوین ساتھہ اکٹھے ہونے کے عبادت پر بتون کے یا تو کہ فائدہ مند ہون زندگانی
اس عالم کے سے فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ پس شتاب جانینگے انجام کام کا اپنے وقت عذاب کے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا
حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ کیا نہین دیکھا اہل مکہ نے اور نہین جانا تحقیق کیا ہے ہمنے شہر
انکے کو حرم امن والا کہ وہان کے رہنے والے ایمن ہین قتل اور غارت سے اور حال آنکہ اوچکے جاتے ہین لوگ
گرداگرد سے شہر انکے کے یعنے لوگون کو مار ڈالتے ہین اور قید کرتے ہین گرداگرد مکہ کے اور کوئی نہین پوچھتا
اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ کیا پس ساتھہ جھوٹ کے کہ بت ہین یا شیطان ایمان لاتے ہین اور
ساتھہ نعمت اللہ کے کہ حرم مین رکھا اور خوف سے امن دیا کفر کرتے ہین اور دلیل کفران نعمت انکے کہ
شرک لانا انکا ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ اور کون ہے ظالم تر اس شخص سے کہ باندھہ
لیا اسنے اوپر اللہ کے جھوٹ اور گمان کیا کہ اسکا شریک ہے یا جھٹلایا قرآن کو یا پیغمبر کو جب آیا اسکے پاس اَلَيْسَ
فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ کیا نہین بیچ دوزخ کے ہے جگہہ رہنے کی واسطے کافرون کے یعنے ہے بیت
دوزخ جگہہ ہے انکی دائم جو شرک کفر پر ہین قائم وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا اور جن لوگون نے کہ کوشش

کی بیچ راہ ہمارے کے اور اقامت دین ہمارے کی کی البتہ دکھلاوینگے ہم انکو راہین اپنی وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ اور تحقیق
اللہ تعالیٰ ساتھ احسان کرنیوالون کے ہے یعنے مجاہدون کے ساتھ یاری اور مددگاری کے سمجھ لیجے کہ ذکر مجاہدہ کا بیچ
اسکے ہے کہ جہاد ظاہر اور باطن کو شامل ہو پس جو لوگ کہ جہاد کرتے ہین راہ حق مین دشمنان دین سے اور نفس
اور ہوا سے مشرف ہونگے دولت لقاء کبریا سے شیخ سہل تستری رح نے کہا ہے کہ فرماتا ہے حق تعالیٰ کہ جو
کوشش کریگا اقامت سنت مین دکھلاؤنگا مین اسکو راہ جنت امام قشیری رح نے کہا کہ جو کوئی آراستہ کرین ظاہر
کو ساتھ مجاہدات کے زینت دونگا مین باطن انکے کو ساتھ مشاہدات کے شیخ ابوبکر واسطی رح نے کہا کہ جسنے محنت کی
بیچ راہ ہمارے کے راہ دکھلاوینگے ہم اسکو طرف اپنے بحر الحقائق مین ہے کہ جو کوئی مجھے ڈھونڈھے کوشش کرے
طلب مین میرے مین دکھلاونگا اسکو راہ پہچاننے اپنے کی الا من طلبنی وجدنی **بیت** جو مجھے ڈھونڈھیگا مجھکو پائیگا
میرا طالب میری جانب آئیگا ترجمہ مین بعضے کلمات زبور کے ہے **بیت** انا المعبود فاطلبنی تجدنی انا المقصود فاطلبنی
تجدنی مین ہوان معبود جو ڈھونڈھیگا تو پاویگا مجھے مین ہون مقصود جو ڈھونڈھیگا تو پاویگا مجھے سورہ روم مکی ہے
ساٹھ ایتین ہین آٹھ سو انیس کلمے ہین تین ہزار پانچ سو چوبیس حرف ہین فواصل اسکی مر مین اور ربط اسکا
سورہ عنکبوت سے یہہ ہے کہ ان دونون مین مذکور مومنون اور کافرونکا اور وعدہ وعید انکے کا ہے

سُوْرَۃُ الرُّوْمِ مَکِّیَّۃٌ وَھِیَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ستون آیۃ

الٓمٓ الف اشارت الوہیت سے ہے اور لام لطف سے اور میم ملک سے موافق روایت ابو الجوزا کے کہ ابن عباس رض نے
نقل کی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ الف اسم اللہ کا ہے اور لام جبرئیل کا اور میم محمد کا یعنے اللہ سبحانہ نے بواسطہ جبرئیل علیہ
السلام کے وحی بھیجی اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ غُلِبَتِ الرُّوْمُ مغلوب ہوگئے ہین رومی اور فارسیون نے انپر
غلبہ کیا ہے فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ بیچ نزدیک کے زمین کے کہ عرب سے ہے بہ نسبت زمین روم کے یعنے زمین شام مین اور ہوسکتا ہے
کہ ارض سے زمین روم مراد ہو اور ادنی الارض سے وہ زمین جو نزدیک تر مین روم سے ہے زمین دشمنون انکے
کی چنانچہ بحر مواج مین ہے باقی ادنی الارض کے یہہ معنی ہین کہ بیچ نزدیکترین زمین روم کے کہ شام ہے موطن اور مدفن
جماعت انبیا علیہم السلام اور قصہ مختصر اسکا یہہ ہے کہ خسرو پرویز کے کہ بادشاہ فارس کا تھا و امیر شہریار اور رجان
لشکر ہمراہ کرکر بھیجے بعضے بلاد و ولایت روم کے انھون نے فتح کئے اور فوج روم کی نے شکست کھائی تو بین برس
مین بعثت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بقول اصح یہہ خبر مکہ مین پہنچی کافر خوش ہوکے کہنے لگے فال نیک ہے
اے مسلمانو ہم تمپر غالب ہونگے کیونکہ ہم اور فارسی امی ہین اور تم اور رومی کتابی ہو جیسا ان آدمیون نے تو
کتابیون پر فتح پائی ایسے ہی ہم تمپر نصرت پاوینگے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی اور بیان فرمایا کہ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ
غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ اور رومی پیچھے مغلوب ہونے اپنے کے شتاب غالب آوینگے بیچ کئی برس کے

که درمیان تین اور نو کے ہین امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بعد نزول اس آیت کے مشرکون سے کہا
مت شاد ہو قسم خدا کی کئی برس مین رومی فارسیون پر غالب ہونگے ابی بن خلف نے کہا یہہ نہین ہوگا ہم
تم سے مراہنہ کرتے ہین ساتھہ دس شتر جوان کے مدت سہ سالہ تک حضرت صدیق نے یہہ احوال پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ بضع درمیان تین اور نو کے ہے جا مال اور مدت مین زیادتی کر کہ حضرت
ابو بکر نو برس کی مدت اور سو شتر ٹھہرائے اور ضامن بھی ایک دوسرے نے لے لیا روز بدر کے مسلمان غالب ہوئے
قریش پر خبر غلبہ رومیون کی اوپر اہل فارس کے آئی حضرت ابو بکر نے سو اونٹ ابی بن خلف سے لئے اور بعضے کہتے
ہین کہ یہہ خبر حدیبیہ مین آئی حضرت ابو بکر نے ضامن سے سو شتر لئے کیونکہ ابی جنگ احد مین قتل ہو چکا تھا القصہ
یہہ آیت اخبار ہے امور آئندہ کی کہ وہ معجزون قرآن کے سے ہے لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ واسطے اللہ تعالی
کے ہے حکم پہلے غلبہ فارس سے اوپر روم کے اور پیچھے غالب ہونے روم کے اوپر فارس کے یعنے سب وقت اسیکا حکم جاری
ہے اور سب کام اسیکے اختیار مین ہین یا قبل ازل ہے اور بعد ابد حکم ازلی اور ابدی اسیکو ہے بیت کہ خدا ہے
ازل ابد کا وہ رب ہے ہر ایک نیک و بد کا وہ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللّٰهِ اور اسدن کہ روم والے فارس والون پر
غالب ہونگے خوش ہوونگے مسلمان ساتھہ مدد کرنے خدا کے اوپر اہل کتاب کے اس قوم پر کہ کتاب نہین رکھتے
کیونکہ اس صورت مین انکے حق مین فال نیک ہے اور ظہور صدق اخبار انکے کا ہے اور ہاتھہ لگنا ہے مال گبرون کا
اور سبب زیادہ ہونے یقین صحابہ کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ خوشی اسواسطے ہونگے کہ بعضے دشمن دینکے بعضون پر
غلبہ کرینگے اور آپس مین لڑکر مرینگے سو وہ واقعہ یون ہوا کہ جب شہریار اور فرخان نے بعضے مکان روم والے کے لے
گئے پرویز کسری نے انکی طرف سے کچھہ کا کچھہ دیا وہ چاہنے لگا کہ یہہ دونو آپس مین کٹ کر مرجاوین یہہ خبر انھون نے
سنکر قیصر روم کو عرضی لکھی اور دین ترسائی اختیار کیا سپہدار لشکر روم ہوئے اور فارسیون کو مغلوب کر کر بعضے شہر
انکے خالی کر لیے يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ مدد کرتا ہے اللہ تعالی جسے چاہتا ہے وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ اور وہ غالب ہے بدلا لیتا ہے
ایک گروہ کا دوسرے سے مہربان ہے غلبہ دیتا ہے ایک جماعت کو دوسرے پر وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا خدا نے غلبہ روم کا
یا فرح مومنان کا وعدہ کرنا لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ نہین خلاف کرتا اللہ تعالی وعدہ اپنے کو
مصرعہ کہ سچا ہے وہ اسکی سچی ہے بات ولیکن اکثر آدمی نہین جانتے صحت وعدہ اسکے کو يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِنَ الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا جانتے ہین ظاہر کو زندگانی دنیا کے سے یعنے مال متاع دولت حشمت کو یا اسباب معاش اور تجارت کو
بعضے کہتے ہین کہ مراد محل بنانے اور زراعت کرنی اور نہرین لانی ہین کہ اکثر اہل دنیا قواعد انکی جانتے ہین وَهُمْ
عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ اور وہ آخرت کے کامون سے کہ مقصود اصلی ہین وہ غافل ہین تکرار ضمیر کا واسطے تاکید کے
ہے أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ کیا نہین فکر کیا انھون نے بیچ جانون اپنے کے کہ آئینہ عالم ہے جو تمام آفاق مین تماشا ہے

ہو نفس میں جلوہ نما ہے بیت سارے آفاق میں پیدا ہے جو دیکھ انفس میں ہویدا ہے وہ یا اپنے جانوں کی
کام میں کیا نہیں فکر کیا انھوں نے تو کہ پہلے پیدائش سے اعادہ پر دلیل پکڑتے مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَیْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ نہیں پیدا کیا اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کے ہے مگر ساتھ
حق کے یا واسطے حق کے یعنے ثواب اور عقاب کے حاصل یہہ ہے کہ ان سب کی پیدائش واسطے کھیل کے نہیں
بلکہ واسطے دلیل پکڑنے کے ہے اوپر توحید کے وَاَجَلٍ مُّسَمًّى اور واسطے وقت مقرر کے ہے کہ جب وہ وقت
آیا انتہی کو پہنچے یعنے قیامت آئی وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ اور تحقیق بہت لوگ یعنے کافر ساتھ
ملاقات پروردگار اپنے کے یعنے قیامت کے وقت لقاء ہے البتہ منکر ہیں اور نہیں یقین کرتے اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ
فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کیا نہیں سیر کی انھوں نے بیچ زمین کے یعنے عاد اور ثمود کے
مکانات نہیں دیکھے تجارت کو جاتے ہوئے پس دیکھیں کہ کیونکر ہوا انجام کار ان لوگوں کا کہ پہلے ان سے تھے
گذشتے كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ تھے وہ لوگ سخت تر ان مکے والوں سے قوت میں
مانند قوم عاد اور ثمود اور امثال انکے کے اور پھاڑا تھا انھوں نے زمین کو کھیتی کرنے کو اور باغ لگانے کو اور نہریں
دور لانے کو اور کھانیں نکالنے کو وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا اور آباد کیا تھا اس زمین کو اور عمارت بنائی تھی وہاں
زیادہ تر اس سے کہ آباد کیا اور عمارت بنائی مکے والوں نے کہ رہنے والے وادی بن کھیتی کے ہیں یا عمر دنیا میں انھوں نے زیادہ
پائی تھی قریش کے عمروں سے وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ اور آئے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھ دلیلوں روشن
اور معجزوں ظاہر کے اور وہ ایمان نہ لائے حق تعالیٰ نے ہلاک کر دیا انکو فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
یَظْلِمُوْنَ پس نہیں تھا اللہ تعالیٰ کہ ظلم کرے انکو یعنے بن بھیجے پیغمبروں کے اور بن کفر اور تکذیب کرنے انکے کے اور نہیں
ہلاک کرے اور لیکن تھے وہ کہ جانوں اپنے کو ظلم کرتے تھے بسبب موجبات عقاب کرتے تھے فعل بجا آ
کرتے تھے اپنے نفس و دل و بدن کو آپ موردات عتاب کرتے تھے ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓآٰى
اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ ۵ پھر ہوا آخر کام ان لوگوں کا جو برائی کرتے تھے یعنے کفر
کرتے تھے برا کہ نتیجہ بدی کا بد ہے اور ثمرہ برائی کا برا ہے قطعہ نخل جیسا ہووے ویسا لاوے پھل بد کا بد اور نیک
کا نیک آئے پھل بوئیگا گندم تو گندم پائیگا اور جو جو بوئیگا جو اگائیگا سوچ کر بونا ہو وقت درو منفعل پاکر نہ ہو
کو جائے سو یا سو نام دوزخ کا ہے جیسے حسنیٰ نام بہشت کا ہے یعنے انجام کار انکا دوزخ ہے اسواسطے
کہ جھٹلاتے تھے آیتوں اللہ کے کو یعنے قرآن کو یا دلائل قدرت حق کو اور تھے وہ ساتھ آیتوں حق کے ٹھٹھا کرتے
اَللّٰهُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۵ اللہ تعالیٰ پہلے پیدا کرتا ہے پیدائش نطفہ سے پھر دوبارہ
کریگا اسکو اور جلاویگا بعد موت کے پھر طرف جزا اور حکم اسکے کے پھیرے جاؤگے تم یہہ قرأت حفص کے ہے ساتھ

طاب

خطاب کے اور اورون کی ساتھ صیغہ غائب کہ یرجعون ہے ویوم تقوم الساعۃ یبلس المجرمون اور جسدن کہ
قائم ہوگی قیامت ناامید ہونگے گنہگار یعنے مشرک یا چپ ہونگے جیسے کوئی حجت سے عاجز آوے ولم یکن لہم من
شرکائہم شفعٰؤا اور نہووینگے واسطے انکے شریکون انکے سے یعنے خداؤن انکے سے کہ شریک ٹہرایا تھا
انھون نے اللہ یکتا کا جیسے فرشتے اور بت شفاعت کرنیوالے یعنے دنیا مین کہتے تھے کہ ہمارے معبود
شفیع ہونگے سو اسدن ناامید ہو جاوینگے وکانوا بشرکائہم کفرین اور ہو جاوینگے کافر ساتھ شریکو
اپنے کے کافر یعنے جب اپنی مراد نپاوینگے بیزار ہو جاوینگے انسے ویوم تقوم الساعۃ یومئذ یتفرقون اور جسدن
کہ قائم ہوگی قیامت اسدن متفرق ہو جاوینگے لوگ کوئی اعلاے علیین کو جاویگا کوئی اسفل السافلین
مین گریگا کسیکو درجہ وصل سے شاداب کرینگے کسیکو درکۂ فرقت مین بیتاب کرینگے ایک کو سریر محبت پر
بٹھاوینگے ایک کو حصیر محنت پر گراوینگے ایک کو انواع ثواب سے مشرف فرماوینگے ایک کو اصناف عذاب
سے رنج دکھلاوینگے قطعہ کوئی خندان کوئی گریان کوئی شادان کوئی نالان کوئی خرم کوئی پرغم یہہ عالم
اس مکان کا ہی فاما الذین امنوا وعملوا الصلحت فہم فی روضۃ یحبرون پس جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے
اچھے پس وہ بیچ باغ کے آراستہ کئے جاوینگے ساتھ حلیہ اور حلون کے یا خوش کیے جاوینگے ایسے کہ اثر شادمانی
انکے چہرون سے ظاہر ہوگا یا خاطر اور مدارات کئے جاوینگے اور تعظیم اور تکریم یا تاج پہنائے جاوینگے یا آواز
خوش سنوائے جاوینگے اور انکو کوئی لذت برابر اس سماع کی نہوگی حدیث مین ہے کہ اشجار بہشت گاوینگے
ایسے آواز سے کہ خلائق نے مثل اسکے سنی ہی نہوگی اور یہہ افضل نعمتون سے بہشت کے ہوگی ابو درداء نے
سے پوچھا کہ مغنیات بہشتی کا راگ کیا ہی کہا تسبیح کشف الاسرار مین ہے کہ فردا دوستان خدا ریاض
بہشت مین بیچ ریاحین انس کے خوش ہو ہو سماع کرینگے فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر حکم آویگا کہ ای
داؤد اس نغمۂ شوق خیز اور آواز شور انگیز سے کہ تجھے تو سرافراز ہوا ہی زبور پڑھہ اور ای موسے توریت کی
تلاوت کر اور ای عیسے تو قراءت انجیل مین مشغول ہو اور ای اسرافیل تو قرآن شروع کر اور ای درخت طوبی
تو صوت دل آرائے ساتھ تسبیح میرے کے نکال امام ثعلبی نے اوزاعی سے نقل کیا ہی کہ کوئی خوش آواز
تر اسرافیل سے نہین جب وہ نغمہ آغاز کریگا تمام فرشتے اور داؤد وظائف اپنے سے باز رہینگے حاصل یہہ ہے
کہ بڑی لذت بعد مشاہدہ انوار تجلیات الہیہ کے بہشت مین سماع ہی نظم دوستان حق کا
وہان وہ راگ ہے جانب حق جو لگاتا راگ ہی بجتا ہی انکو شوق کبریا دمبدم دیتی ہی انہین ذوق لقا
واما الذین کفروا وکذبوا بایتنا ولقای الاخرۃ فاولئک فی العذاب محضرون اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا انھون
نے قرآن کو یا دلائل قدرت کو اور ملاقات آخرت کے کو یعنے حشر اور نشر کو پس یہہ لوگ بیچ عذاب کے حاضر کئے جاوینگے

یا اختلاف اعضا اور شکلون تمھارے کا کہ کوئی آدمی مشابہ دوسرے کے نہین یہان تک کہ توامان باوجود اکٹھے
پیدا ہونے کے البتہ کسی نہ کسی اعضا مین مخالفت آپس مین ہوتے ہین اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ تحقیق بیچ اس
مخالفت بولیون اور رنگون کے باوجود اسکے کہ ایک مان باپ سے پیدا ہین البتہ نشانیان قدرت اور حکمت
کی ہین واسطے عالمون کے کہ سمجھہ دار ہین تو کہ علم سے فوائد اسکے معلوم کرین یہہ قرات حفص کی بکسر لام
اور عالمین بفتح لام اوروں نے پڑہا ہے اپنے واسطے سب عالمون کے یعنے کسی صاحب عقل پر آدمی ہو یا جن
یا فرشتہ چھپا نہین کہ اس اختلاف مین حکمت ہے بڑی کیونکہ اگر یہہ نہوتا امتیاز درمیان اشخاص مشکل ہوتا
اور بہت معاملے معطل رہ جاتے وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اور نشانیون قدرت
اسکے سے ہے سونا تمھارا بیچ رات کے اور دن کے واسطے آرام بدن کے اور ڈہونڈھنا تمھارا رزق کو فضل
اسکے سے یعنے طلب معاش کی دن رات کرنا اور بعضون نے کہا ہے کہ سونا خاص رات کے واسطے ہے اور
طلب معاش دن کے اور آیۃ مین تقدیم تاخیر ہے بیچ معنے کے تقدیر اسکی یہہ ہے کہ منامکم باللیل والنہار وابتغاؤکم
من فضلہ النہار یعنے سونا تمھارا بیچ رات کے اور ڈہونڈھنا تمھارا رزق کو فضل اسکے سے بیچ دن کے اِنَّ فِي ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ تحقیق بیچ اس رات کے سونے مین اور دن کے معاش ڈہونڈھنے مین البتہ نشانیان اور
عبرتین ہین واسطے اس قوم کے کہ سنتے ہین گوش ہوش سے وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّ
يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اور نشانیون حکمت اسکے سے ہے کہ دکھاتا ہے تمکو بجلی
واسطے ڈرانے کے مسافرون کو گرنے سے اور واسطے امید کے مقیمون کو بادلون سے اور اتارتا ہے آسمان سے
یا ابر سے پانی پس زندہ کرتا ہے ساتھہ اسکے زمین کو کہ گیاہ سبز و تازہ اوگتی ہے بعد موت اسکے کے نہ
اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ تحقیق بیچ اس بجلی اور مینہہ کے البتہ نشانیان قدرت کی ہین واسطے اس قوم کے
کہ عقل پکڑتے ہین حادثہ جو جہان مین ہوتا ہے قدرت صانع قدیم سے دیکھہ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ
وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ اور نشانیون قدرت اسکے سے ہے یہہ کہ قائم ہین آسمان بے ستون اور زمین پانی پر ساتھہ
حکم اسکے کے ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ پھر جب پکاریگا تمکو اسرافیل ساتھہ نفخۂ اخیر کے ایکبار پکارنا
اسطرح کہ یا ایہا الموتی اے لوگو نکلو زمین سے اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ناگہان تم نکل آوگے قبرون سے اور نکلنا
خلق کا قبرون سے یہہ بھی ایک نشانی ہے نشانیون قدرت اسکے سے وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے
اسکے ہے جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہے اور زمین کے ہے سب مخلوق اور مملوک اور مربوب اسکے ہین نہ
كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ سب واسطے اسکے فرمانبردار ہین زندگی اور مرگ اور بعث اور نشر مین کسی حالت مین اسکے
حکم سے باہر نہین مصرعہ کہین رہین کہین جاوین تمھارے حکم مین ہین وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ

معرفت صانع ہی اور وہ روز الست سب آدمیون کو حاصل ہوئی ہے اسکو فرمایا ہی کہ مت چھوڑو بیت
عہد الست کو نہ بھول یاد دلادیا تجھے * حشر کو نا ہو ملول ہمنے جتا دیا تجھے لا تبدیل لخلق اللہ نہین تبدیل یہہ نہی ہے
بشکل نفی یعنے مت بدل ڈالو پیدائش خدا کے کو یعنے دین حق کو کہ حق نے خلق کو اسپر پیدا کیا ہی اور عہد اسنے
لیا ہے ذلک الدین القیم یہہ ہی مذہب درست اور راہ دین مستقیم کی ولکن اکثر الناس
لا یعلمون اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے استقامت دین کو بسبب کج طبعی اور ناسمجھی کے منیبین الیہ
درالحال کہ رجوع کرنیوالے ہوون طرف حق کے غیر اسکے سے منہہ پھیر کر سمجھ لیجئے کہ منیبین حال ہے ضمیر اقم کے
سے یعنے ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم سیدھا کر منہہ اپنا واسطے دین اسلام کے اور امت کو کہہ کہ اسکی پیروی
کرین درالحال کہ رجوع کرنیوالے ہوون طرف اسکے شیخ ابوسعید خراز قدس سرہ نے کہا ہی کہ انابت رجوع
خلق سے طرف حق کے ہی اور منیب وہ شخص ہے کہ سوا حق کے کوئی مرجع نہ رکھے بیت مرجع مستعان
پھر کوئی نہین سوا تیرے * کس کے طرف کرون رجوع کھو دیگا کون غم میرے واتقوہ واقیموا الصلوۃ ولا
تکونوا من المشرکین اور ڈرو اس سے اور برپا رکھو نماز کو اور مت ہو شریک لانیوالون سے یعنے اسکا کوئی شریک
مت ٹھراؤ کہ ترے سے بڑا گناہ شریک لانا ہی ساتھہ اللہ کے یا مت ہو مشرکون سے ساتھہ چھوڑنے نماز
کے خفیف جان کر یا انکار کر یہہ خطاب امت کو ہی تیسیر مین ہے کہ شیخ محمد امام بن اسلم طوسی نے کہا کہ حدیث مجھکو پہنچی
کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو روایت مجھہ سے کرین عرض کرو اسکو قرآن شریف پر اگر موافق ہو تو
قبول کرو مین نے اس حدیث کو کہ من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر ہی چاہا کہ قرآن سے موافق کرون تیس برس تامل
کیا تب یہہ آیت پائی کہ واقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین سمجھ لیجئے کہ معنی حدیث کی یہہ ہین کہ من ترک الصلوۃ ترک
سے مراد انکار ہی یا من ترک الصلوۃ من جہۃ الاستخفاف فقد کفر ہی مثنوی قصد سے کرتے ہین جو ترک
نماز * دلیل انکار حق ہے بی نیاز * کفر انکا بینہ اور جبر * ہوتا ہی ثابت اے خجستہ نظر * جب تلک دم مین دم ہے
ای لوگو چھوڑو مت کسیطرح اسکو دم بھی جاوے تو بس نماز مین جائیے موت آوے تو اس نیاز مین آئے
زاری عجز بندگی ہی نماز اسمین بالکل نیاز کا ہی ساز کیون نہ حق کو ہو پھر نماز پسند کہ ہی بندے کا بس نیاز
پسند عمر بھر بندگی مین اسکے مرجاؤ اور عبادت مین شرک مت لاؤ من الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا
مت ہو ان لوگون سے کہ ٹکرے ٹکرے کیا ہی انہون نے دین اپنے کو اور ہوگئے فرقہ کہ دین اسلام چھوڑ
کر مشرک بنے کوئی بت پرستی کرنے لگا اور کوئی ستارے پوجنے لگا اور کوئی فرشتون کی عبادت کرنے لگا
بیت کوئی تارے کوئی آتش کوئی پوجے ہی پتھر کو * ہوئے بندون کے بندے چھوڑ کر خلاق اکبر کو * یا مراد
یہود اور نصاری ہین کہ ہر ایک مین کتنے ہی فرقے ہوگئے ہین یا خوارج یا روافض ہین اور لطف یہہ ہی کہ اپنے آپکو

یہہ شیعہ کہتے ہین کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ ہر گروہ ساتھ اُس چیز کے کہ نزدیک اُنکے ہے دین اور آئین
سے خوش ہین اور سمجھتے ہین کہ ہمین حق پر ہین نظم ہر ایک اپنے دین پر ہے شادمان نہ اپنے حقیقت
پہ ہے سب کا گمان نہ جرعۂ عشق صنم سے ہو گئے مست نہ بت پرستی پر ہین شادان بت پرست نہ ایسی ہی گبر
اور ترسا و یہود نہ اپنے دین کو جانتے ہین اپنا سود نہ راہ حق جو دین ہے اسلام کا نہ اُس سے غافل ہین یہہ گمراہ ان
سے وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّھُمْ مُّنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ اور جب لگتی ہے لوگون مشرکون کو سختی یا بیماری یا فقر یا قحط تو
کو پکارتے ہین عاجزی سے پروردگار اپنے کو رجوع کرتے ہوئے طرف اُسکے ثُمَّ اِذَا اَذَاقَھُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ
بِرَبِّھِمْ یُشْرِکُوْنَ لِیَکْفُرُوْا بِمَا اٰتَیْنٰھُمْ پھر جب چکھاتا ہے انکو اللہ اپنی طرف سے آسانی یا صحت یا تونگری اور وہ سختی دور
ہوتی ہے ناگہان ایک فرقہ اُنمین سے ساتھ پروردگار اپنے کے شریک لاتے ہین تو کہ کفر کرین ساتھ اُس
چیز کے کہ دی ہے ہمنے انکو نعمت اور عافیت سے فَتَمَتَّعُوْا تہدید فرماتا ہے حق تعالی کافرون کو کہ پس فائدہ
اُٹھالو دو تین روز دنیا کے نعمتون سے فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس شتاب جانو گے مآل کار اپنا کہ عذاب آخرت
کا ہے اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَیْھِمْ سُلْطٰنًا فَھُوَ یَتَکَلَّمُ بِمَا کَانُوْا بِهٖ یُشْرِکُوْنَ کیا اُتاری ہے ہمنے اوپر کافرون کے کتاب اور دلیل
یا رسول یا فرشتہ کہ اُسکے پاس حجت ہے پس وہ رسول یا فرشتہ بولتا ہے یا وہ کتاب حکم کرتی ہے ساتھ
اُس چیز کے کہ ہین ساتھ اُسکے شریک کرتے یعنے دلیل ہے اوپر شرک لانے اُنکے کے وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ
رَحْمَةً فَرِحُوْا بِھَا اور جس وقت چکھاتے ہین ہم آدمیون کو رحمت یعنے نعمت صحت اور وسعت رزق اور
سوا اُنکے خوش ہوتے ہین ساتھ اُسکے وَاِنْ تُصِبْھُمْ سَیِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ اِذَا ھُمْ یَقْنَطُوْنَ ○ اور اگر
پہنچے انکو برائی یعنے بیماری اور تنگی رزق کی اور سوا اُسکے بسبب اُسکے کہ آگے بھیجا ہے ہاتھون اُنکے نے یعنے بلا
ندامت اعمال بد اُنکے سے آوے ناگہان وہ نا امید ہو جاتے ہین اور چلانے لگتے ہین حاصل یہہ ہے
کہ نہ اداے شکر نعمت مین کرتے ہین اور نہ تحمل اور صبر محنت مین اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ
وَیَقْدِرُ کیا نہین دیکھا اُنھون نے یہہ کہ اللہ سبحانہ کھول دیتا ہے رزق واسطے جسکے چاہے اور بند کر دیتا ہے
واسطے جسکے چاہے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ اس کھول دینے اور بند کر لینے رزق کے
مین البتہ نشانیان دہشت کی ہین واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین اور قبض اور بسط حکم الہی سے جانتے
ہین اور شکر کرتے ہین نعمت پر اور صبر کرتے ہین نقمت پر ابیات رحمت و زحمت پہ کر تو شکر و صبر نہ مومن صادق
ہو تو ای لفن کبر ہین یہی دو چیز ایمان کے اساس نہ اس پہ قائم ہو کہ تا ہو حق شناس فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ و
پس دے اے رسول میرے قرابت والون کو کہ بنی ہاشمی ہین حق اُنکا مال غنیمت مین سے یا یہہ خطاب ظاہر مین حضرت کو ہے
اور باطن مین سب اہل ایمان کو ہے کہ حق قرابت والونکا ادا کرین اور صلہ رحمی اور احسان موافق مقدور کے

بجا لاوین اسی آیتہ سے استدلال کرتے ہین امام اعظم اوپر وجوب نفقہ ذوی الارحام کے والمسکین وابن
السبیل اور دو حق محتاجون بیمارونکا اور مسافرونکا کہ مال زکوٰۃ ہے ذلک خیر للذین یریدون وجہ اللہ
یہہ اداے حقوق بہتر ہے بہ نسبت بند کرنے مال کے سبب واسطے ان لوگون کے کہ ارادہ کرتے ہین رضامندی اللہ کی
یا دیدار حق تعالی کا یا مراد انکی اس دینے سے نزدیک ہونا اللہ سے ہے نہ اور کچھہ عرض واولئک ہم المفلحون
اور یہہ لوگ نفقہ دینے والے وہی ہین چھٹکارا پانے والے وما اتیتم من ربا لیربو فی اموال الناس فلا
یربوا عند اللہ اور جو کچھہ دیتے ہو تم سود کو تو کہ بڑھے مال تمہارا بیچ مالون لوگون کے پس نہین بڑھتا وہ نزدیک اللہ کے
اور برکت اسکی اٹھہ جاتی ہے وما اتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ اور جو کچھہ دیتے ہو تم زکوٰۃ مفروضہ سے یا صدقہ
سے کہ اسکے دینے مین ارادہ کرتے ہو ثواب اللہ کا فاولئک ہم المضعفون پس یہہ لوگ جو زکوٰۃ اور صدقہ اللہ کے
واسطے دیتے ہین نہ واسطے بدلے کے وہی ہین دوگنا کرنیوالے کہ ایک کا دس حصے ثواب پاوینگے اور زیادہ
اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیا تمکو عدم سے پھر رزق
دیا تمکو عمر بھر پھرماریگا تمکو جب اجل آویگی پھر جلاویگا تمکو قیامت کو هل من شرکائکم من یفعل من ذلکم من شیء
کیا ہے شریکون تمہارون مین سے یعنے بتون مین سے کہ تمنے اپنے زعم مین شریک خدا کے ٹھہرا رکھے ہین
کوئی شخص کہ کرے اس پیدا کرنے اور رزق دینے اور مارنے اور جلانے مین اسمین سے کچھہ چیز کہ لائق عبادت کرنیکے
ہو اور جو یہہ کچھہ نہین کرسکتے تو تو جسنے کے لائق اور شریک باری ٹھہرانیکے کب ہوسکے سبحانہ وتعالی عما
یشرکون پاک ہے اللہ اور بہت بلند اس چیز سے کہ شریک لاتے ہین ساتھہ اسکے ظہر الفساد فی البر
والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقهم بعض الذی عملوا لعلہم یرجعون ظاہر ہوا فساد بیچ جنگل کے خشک سالی سے
اور مرنے جانورون کے سبب اور وبا کے آنے سے اور بیچ دریا کے طوفان سے اور ڈوبنے جہازون اور کشتیون کے
سبب اس چیز کے کہ کمایا ہے ہاتھون لوگون کے نے یعنے بسبب شامت اعمال بد اور معاصی آدمیون کے
تو کہ چکھاوے انکو بعضے جزا اس چیز کی کہ کرتے ہین کیونکہ پوری سزا آخرت مین ملیگی تو کہ وہ بعضے جزا چکھنے سے پھر
آوین شرک سے طرف توحید کے اور گناہ سے طرف طاعت کے سمجھہ لیجئے کہ مراد فساد سے امساک باران ہے کیونکہ
جب مینہہ نہین برستا صحرا مین کھیت نہین اوگتا اور دریا مین موتی اور جواہر نہین بنتا کشاف مین ہے کہ امساک باران
سے جانور پانی کے اندہے ہو جاتے ہین یا فساد بر ہلاک ہونا شہرونکا ہے اور فساد بحر غرق ہونا قوم نوح اور فرعونیونکا اور بعضے محقق
کہتے ہین کہ مراد بر سے نفس ہے اور بحر سے قلب شیخ ابو بکر واسطی رح نے کہا ہے کہ جسکا لجہ قلب ترک مراقبہ سے
فاسد ہوا ظاہر ہوا فساد بیچ بر نفس اسکے کے امام قشیری رحمۃ اللہ نے کہا کہ فساد بر نفس ساتھہ ارتکاب
محظورات کے ہے اور فساد بحر قلب ساتھہ اخلاق ذمیمہ کے اور چلنے اوپر رسوم اور عادات کے ہے حقائق سلمی مین ہے

ہر زبان علمائے ظاہر ہے اور بحر لسان عرفاء باطن اور فساد زبان علما کا ساتھ تاویلات فاسدہ کے ہے
اور لسان عرفا کا ساتھ ادعائے باطلہ کے نظم واسطے دنیا کے تاویل کتاب کی کرتے ہین جو سمت ہے ایسے
عذاب ہو حق تو ہے کچھ اور کچھ بتلاتے ہین مدعا اپنا غرض ٹھہرائے ہین تو عالمونکے یہہ زبان کا ہے فساد
اسمین رافت تک جہان کا ہے فساد تو اور نہین رکھتے جو لوگ اپنی خبر تو اور زبان عرش سے ہین فوق کے
اپنے بستر سے نہین ہین گرتے تو اور کہین ہین عرش پر ہم چڑھ گئے تو سیر باطن سے نہین آگاہ ہین تو اور مریدون کو
بنا دراہین منصوصون کے یہہ لسان کا ہے فساد تو اس لسان پر کیجئے مت اعتماد قل سیروا فی الارض فانظروا کیف
کان عاقبة الذین من قبل کہہ کہ سیر کرو ای مشرکو بیچ زمین کے پس دیکھو کیونکر ہوا آخر کام ان لوگون کا جو پہلے اس سے
تھے کان اکثرہم مشرکین تھے اکثر انکے یعنے سب ہلاک ہو گئے شرک لانیوالے فاقم وجہک للدین القیم من
قبل ان یاتی یوم لا مرد له من الله یومئذ یصدعون پس سیدھا کر منہہ اپنا یا سب وجود اپنا واسطے دین درست کے
پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ نہین پھر جانا واسطے اسکے اللہ کی طرف سے یعنے نہین ٹلنے کا وہ اللہ کا ٹہرا
تھے اور البتہ آویگا یا اللہ کی طرف سے آویگا اور کوئی اسکو نہین ٹلا سکیگا اس دن کہ متفرق ہونگے لوگ ایک
دوسرے سے کہ کوئی بہشت کو جاویگا کوئی دوزخ کو من کفر فعلیه کفرہ جو کوئی کفر کریگا پس اوپر اسکے ہے جرم کفر
اسکی کہ دوزخ مین ہمیشہ پڑا رہیگا ومن عمل صالحا فلانفسہم یمہدون اور جو کوئی کرے نیکی پس واسطے
جان اپنے کے بچھاتے ہین یعنے جگہہ درست کرتے ہین جنت مین اور متفرق ہونا لوگون کا دن قیامت کے ہے
لیجزی الذین امنوا وعملوا الصلحت من فضله تو کہ بدلا دے اللہ ان لوگون کو کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے فضل
اپنے سے سمجھ لیجئے کہ ذکر جزائے کافران نفرمایا اسواسطے کہ مقصود بالذات مسلمان تھے انه لا یحب الکفرین
تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا کافرون کو تو کہ مسلمانونکے ساتھ جمع کرے بلکہ انکو جدا کر کر دوزخ کو بھیجیگا تو

ومن ایته ان یرسل الریاح مبشرت ولیذیقکم من رحمته ولتجری الفلک بامره ولتبتغوا من فضله
ولعلکم تشکرون اور نشانیون قدرت اللہ کے سے ہے یہہ کہ بھیجتا ہے باوون کو کہ پروائی پچھوائی دکھنے
بہاری ہے خوشخبری دینے والیان مینہہ کے کہ غلہ اوگاوے اور تو کہ چکھاوے تمکو نعمت اپنے سے اور تو کہ
جاری ہووین کشتیان دریا مین ساتھ حکم اسکے کے اور تو کہ ڈھونڈھو فضل اسکے سے رزق اپنا بیچ تجارت
دریاؤن کے اور تو کہ تم شکر کرو ان نعمتون پر ولقد ارسلنا من قبلک رسلا الی قومہم فجاءوہم بالبینت
اور تحقیق بھیجے ہین ہمنے پہلے تجھ سے ای محمد صلے اللہ علیه وسلم پیغمبر آدمیون سے طرف قوم انکے کے پس
آئے وہ انکے پاس ساتھ معجزون روشن کے یا احکامون ظاہر کے حلال اور حرام سے اور بعضے قوم انکے سے ایمان لائے
اور بعضے کافر ہوئے فانتقمنا من الذین اجرموا پس بدلا لیا ہمنے ان لوگون سے کہ کافر ہوئے اور ہلاک کیا

انا

انکو اور مدد دیا انکو جو ایمان لائے وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اور تھا سزاوار اوپر ہمارے مدد دینا ایمان
والون کا کیونکہ یہہ لائق یاری اور مددگاری کے ہین اَللّٰہُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُہٗ فِی السَّمَآءِ کَیْفَ یَشَآءُ
اللہ وہ ہے جو بھیجتا ہے بادون کو پس اُٹھاتے ہین بادین بادلون کو پس پھیلاتے ہین اسکو یا پھیلاتا ہے اللہ اسکو بیچ
طرف آسمان کے جسطرح چاہتا ہے وَیَجْعَلُہٗ کِسَفًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِہٖ اور کرتا ہے اسکو ٹکڑے ٹکڑے پس دیکھتا
ہے تو مینہہ کو کہ حکم الٰہی سے نکلتا ہے درمیان بادل کے سے کہ ملے ہوتے ہین آپس مین جدے جدے ٹکڑے
بدلی کے ہوتے ہین فَاِذَآ اَصَابَ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖٓ اِذَا ہُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ پس جب بھیجتا ہے اللہ مینہہ کو بیچ زمین
اور شہر جس کسی کے کہ چاہتا ہے بندون اپنے سے ناگہان وہ خوشوقت ہوجاتے ہین وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ
یُّنَزَّلَ عَلَیْہِمْ مِّنْ قَبْلِہٖ لَمُبْلِسِیْنَ اور تحقیق تھے وہ پہلے اس سے کہ اتارا جاوے اوپر اُنکے مینہہ پہلے نمو
ہونے بدلی کے البتہ ناامید باران سے فَانْظُرْ اِلٰٓی اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰہِ کَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا پس دیکھہ طرف
نشانیون رحمت خدا کے کہ کیونکر زندہ کرتا ہے مینہہ برسا کر زمین کو ساتھ کھیتون اور باغون اور طرح طرح کے درختون
سے بعد موت اُسکے کے اثر بصیغہ واحد بھی قرأت ہے اِنَّ ذٰلِکَ لَمُحْیِ الْمَوْتٰی تحقیق وہ کہ قادر ہے زمین مردہ
کی زندہ کرنے پر البتہ جلانے والا ہے مردون کو کیونکہ زمین کا زندہ کرنا بھی مثل اسی کے ہے وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ اور اللہ تعالیٰ اوپر ہر چیز کے قادر ہے کیونکہ قدرت اُسکی بہ نسبت سب موجودات ممکنات کے برابر ہے
حقائق سلمی مین ہے کہ آثار رحمت ظاہر مین باران ہے کہ سبب حیات جہان ہے اور باطن مین ذکر یزدان ہے
کہ زندگی جان ہے یا آثار رحمت آب محبت ہے کہ زمین دل اُس سے زندگی پاتی ہے یا اثر رحمت خود دل ہے کہ منظر نظر حق
اور مورد تجلیات مطلق ہے **نظم** دیکھکر دلکو سوچ کیا ہے یہہ" اثر رحمت خدا ہے یہہ" جب کدورت سے غیر کے
ہو صاف" صاف آوے نظر رخ شفاف" جسکہ نسیان ما سوا ہووے" نور مولیٰ سے پھر بھرا ہووے" دل ہے آئینہ جمال خدا
پر مکدر ہے تو پس مُردا" چاہتا ہے خدا جو اسکی حیات" توکرے اسپہ ہے تجلیات" ہو گی پس صاف یہہ کدورت سے
فیض لی ہے عجب ہے صورت سے" **مثنوی** جلوے دکھلائے پھر ہے رنگ برنگ" کہ اٹھائی ہے لطف و صلح و جنگ
بسط اور قبض اسمین آتا ہے" وصل ہجران کا دہب دکھاتا ہے" رفتہ رفتہ پھر اسکی یہہ تلوین" دور ہو آئی ہے
عجب تمکین" حال اُسوقت اسکا یکسان ہے" زندگی دلکی یون نمایان ہے" ہی رافت حیات دلکی ہے" سوچ
تو کیا ہے بات دلکی ہے" وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِیْحًا فَرَاَوْہُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِہٖ یَکْفُرُوْنَ اور اگر بھیج دین ہم ایک
باؤ عذاب کی جیسے دَبُور ہے اُنکے کھیتون پر پس دیکھین اُس کھیتی کو زرد ہوے جلے سے ناکارہ البتہ ہوجاوین
پیچھے خراب ہونے کھیتی کے کفر کرنیوالے پچھلے نعمتون پر اور لائق یہہ ہے کہ ہماری طرف التجا کرین اور رحمت سے
ہمارے مایوس نہون سو ایمان نہین اور ای حبیب میرے کافرون سے طمع مت رکھہ کہ تیری بات سنینگے اور تیرا

کہا ہاینگے فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاۗءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ پس تحقیق تو نہین سُنا سکتا مردون کو
اور نہین سُنا سکتا بہرون کو پکارنا جوقت کہ پھر جاتے ہین پیٹھ موڑکر سمجھ لیجیے کہ قید پھر جانے کی اور پیٹھ پھرانے
کی واسطے تاکید کے ہے کہ بہرا جو روبرو ہو اگرچہ کلام نہ سُنے لیکن حرکات لب و دہان سے کچھ سمجھ جاتا ہے
اور جب پیٹھ پھیرا ہوا ہو تو کچھ بھی نہین سمجھتا وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اور نہین تو راہ دکھانے
والا کور دلون کا گمراہی اُنکی سے یعنے تجھکو قدرت نہین کہ توفیق ایمان کی دے مشرکون کو اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا
مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ نہین سُناتا تو پند اور نصیحت قرآن کی مگر اُس شخص کو کہ ایمان
لاتا ہے ساتھ آیتون کتاب ہمارے کے کیونکہ ایمان انکا اسمات پر انکو قائم کرتا ہے کہ لفظ قرآن کے سنین
اور اسکی معنون مین فکر کرین پس وہ مطیع ہوتے ہین امر اور نہی کے اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ
ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیا تمکو ناتوان چیز سے کہ نطفہ ہے پھر کرے اور دی تمکو
پیچھے ناتوان بچپن کے قوت جوانی کی پھر دی پیچھے قوت جوانی کے ناتوانی اور پیری يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ
پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے ناتوانی اور قوت اور جوانی اور پیری سے وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ اور وہی ہے
جاننے والا احوال بندونکا قدرت والا اوپر بدلنے صفتون انکے کے وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ مَا
لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ اور جسدن کہ قائم ہوگی قیامت اور وہ آخر ساعت دنیا کی ہوگی قسم کھاوینگے گنہگار کفار کہ نرہے
تھے دنیا مین ما قبر مین سوا ایکساعت کے اور مومن جانینگے کہ یہہ جھوٹ بولتے ہین كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ
اسیطرح جیسے قیامت کو جھوٹ کہینگے دنیا مین ساتھ انکار حشر اور نشر کے پھیرے جاتے راہ سچی سے یعنے
کام انکا دروغ گوئی ہے اس جہان مین بھی اُس جہان مین بھی وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ
كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ اور بعد قسم کھانے کافرون کے کہ ہمنے دنیا مین دیر نہین کی کہینگے وہ لوگ کہ دئے گئے
ہین علم اور ایمان یعنے مسلمان اور علمائے ملائکہ اور انسان کہ کیون جھوٹ بکتے ہو البتہ تحقیق دیر کی تھی تمنے
اور ٹہرنا دیر تک تمہارا اندر گور اور مسطور ہے بیچ لوح محفوظ کے یا قرآن کے کہ جہان فرمایا ہے وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ
اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ یا علم الٰہی مین یا قضائے حق مین یا تمہارے نوشتہ مین کہ اسقدر دنیا مین ٹہروگے اور ایسا
قبرون مین دن زندہ کرنے تک فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ پس یہہ ہے دن زندہ کرنیکا کہ تم انکار کرتے تھے
اور لیکن تھے تم کہ نادانی اور بے غوری سے نہین جانتے تھے کہ بعث حق ہے پس کافر عذر کرو واسطے تدارک
پچھلی خطاؤن کے پھر دنیا مین آنا چاہینگے لیکن قبول نہوگا فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ
پس اسدن نہ نفع دیگا ان لوگون کو کہ ظلم کرتے ہین اپنے پر ساتھ کفر کے عذر انکا اور نہ وہ قبول کئے جاوینگے یا دلائے
جاوینگے ساتھ اس چیز کے کہ انکا عذاب کھودے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ اور البتہ

تحقیق بیان کیا ہمنے واسطے آدمیون کے بیچ اس قرآن شریف کے ہر ایک مثال سے کہ انکے کام آوے توحید اور حشر اور صدق رسل مین وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِآيَةٍ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ اور اگر لاوے تو انکے پاس کوئی نشانی یعنے ای رسول اگر تو منکرون کے پاس کوئی معجزہ موافق طلب انکے لاویگا البتہ کہینگے وہ لوگ کافر ہوئے عناد اور فساد سے نہین تم مگر جھوٹے كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ اسطرح مہر رکھتا ہے اللہ اوپر دلون ان لوگون کے کہ نہین جانتے اور طلب علم کی نہین کرتے فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ پس صبر کر ای رسول ہمارے اوپر ایذا انکے کے تحقیق وعدہ اللہ کا تجھے مدد دینے کا اور ایذا دین غالب کرینکا سچ ہے حق تعالی پورا کریگا اور نہ سبک کرین تجھکو وہ لوگ کہ نہین یقین لاتے امر معاد مین یا نہ سبک کرین تجھکو نہ یقین لانیوالے کہ تو جلدی کرے بیچ دعا سے عذاب انکے کے اور وہ وقت پر موقوف ہے جب وہ آن پہنچیگا حکم الٰہی ظہور کریگا بیت ہر ایک کام موقوف ہے وقت پر جب آیا تو ٹلتا نہین آن بھر سورہ لقمان مکی ہے چونتیس آیتین پانچ سو اٹھالیس کلمہ مین دو ہزار ایکسو بیس حرف ہین اور فواصل اسکی ظن مرد ہین اور تطبیق اسکی سورہ روم سے یہہ ہے کہ دونون مین بیان توحید اور حقیقت رسول اور حقیقت قرآن مجید ہے

سورۃ لقمان مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | ثلاثون و اربع آیۃ

الٓمٓ الف اللہ کا لام اعلم کا میم مراد کا ہے ای اللہ اعلم بمرادہ یعنے اللہ جانتا ہے مراد اسکی اور بعضے کہتے ہین کہ الف اشارت طرف انا کے اور لام طرف لی کے اور میم طرف منی کے ہے یعنے انا اللہ ولی جمیع الصفات الکمال ومنی الغفران والاحسان مین اللہ ہون اور واسطے میرے ہین سب صفتین کمال کے اور مجھسے ہے بخشنا اور بھلائی کرنا تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ یہہ آیتین ہین کتاب حکمت والی کے یا کتاب کے کہ متضمن حکمت ہے یا محکم ہے کہ اسمین تناقض نہین یا حاکم ہے حلال اور حرام کا حکم کرتا ہے اور وہ کتاب قرآن مجید ہے هُدًى وَرَحْمَةً لِلْمُحْسِنِينَ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ راہ دکھانے والا اور رحمت خدا واسطے احسان کرنیوالون کے وہ جو قائم رکھتے ہین نماز فرض کو اور دیتے ہین زکواۃ واجب کو اور وہ ساتھہ آخرت کے وہ ہین یقین لاتے کہ بعث اور جزا حق ہے أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ یہہ لوگ کہ ان صفتون کے ساتھہ ہین اوپر راہ سیدھی کے ہین پروردگار اپنے کی طرف سے اور یہہ لوگ بھی فلاح پانیوالے ہین لکھا ہے کہ نضر بن حارث تجارت کو طرف فارس کے گیا تھا وہان سے قصہ رستم اور اسفندیار خرید لایا تھا مجالس قریش مین لیسے الحان سے پڑہتا تھا کہ سب شیفتہ اور فریفتہ اسکے ہوتے تھے اور لاف مارتا تھا کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم قصہ عاد اور ثمود کا اور افسانہ مملکت سلیمان اور داؤد کا بیان کرتے ہین مین ملوک عجم کی نشان اور شوکت

بہادری اور عظمت وسعت ممالکت اور شجاعت سے خبر دیتا ہون حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی ومن الناس
من یشتری لهو الحدیث لیضل عن سبیل الله بغیر علم ویتخذها هزوا اور بعضے لوگون مین سے وہ شخص گروہ ہے کہ
مول لیتا ہے غافل کرنے والی بات کو یعنے اختیار کرتا ہے اعتبار حکایات کو تو کہ گمراہ کرے لوگون کو راہ اللہ کے
سے یعنے دین سے یا سننے قرآن کے سے بغیر علم کے اور پکڑے راہ خدا کو ٹھٹھا اولئک لهم عذاب مهین یہہ
لوگ واسطے انکے عذاب ہے رسوا کرنیوالا کہ قتل اور بند ہے دنیا مین اور عذاب دوزخ ہے عقبی مین بحر المواج
مین ہے کہ مراد مین سے گروہ ہے بدلیل جمع اولئک اور ضمیر لهم اور افراد ضمیر یشتری اور یضل اور یتخذ واسطے افراد
لفظ من کے ہے اور لہو باطل کو کہتے ہین کہ امور خیر سے باز رکھے جیسے کہانیان اور بعضے لہو حدیث سے سرود
اور استماع مزامیر مراد لیتے ہین اس تاویل پر سننا سرود اور مزامیر کا حرام ہے لیکن یہہ محمول اس پر ہے جو بوجہ
بازی اور لہو بطریق عبث اور لغو ہو کہ وہ باتفاق حرام اور باجماع منع ہے اور اگر متضمن فائدہ ظاہری ہو تو
باتفاق مباح ہے جیسے سرود حاربان اور طبل غازیان لیکن جس سرود مین کہ منافع باطنی ہون جیسی
نرمی دل اور آرام نفس چنانچہ بعضون کو حاصل ہوتا ہے بعضے علمانے بدلیل منفعت باطنی ثابت رکھا ہے
اور لیضل کہ متعلق ساتھ یشتری کے ہے اس سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ آیت مذہب اشتری مین ہے
کہ مقصود اس سے گمراہ کرنا دین سے ہے اور جس سرود کے حق مین یہہ آیت آئی ہے وہ بوجہ لہو تھا پس جو سرود
کہ بوجہ لہو نہو دلیل حرمت اسکے کی یہہ آیت نہین ہو سکتی امام زاہدی نے تفسیر مین اس آیتہ کے کہا ہے کہ
مخالفان کتاب کو اور سننا عان لہو اور باطل کو فرمایا ہے کہ بعضے لوگون مین سے وہ شخص ہے کہ متابعت قرآن
کی چھوڑ کر لہو اور لغو اور باطل اور اخبار شاہان عجم اور فسانہ ملوک پیشین اختیار کرتا ہے اور نزول آیت کا
ولید بن مغیرہ کے شان مین ہے اور یارون اسکے کہ یہہ وتیرہ رکھتے تھے اور ابن مجاہد شاگرد ابن عباس رض
رضی اللہ تعالی عنہم نے کہا کہ مراد لہو حدیث سے سرود ہے کہ اختیار کرتا ہے سرود کو اوپر قرآن کے تلاوت کی
تو کہ گمراہ کرے لوگون کو راہ خدا سے ساتھ جہل اور نادانی کے اور جسنے کہ سرود کہنا اور سننا مباح کیا اسنے قرآن
کو ٹھٹھا پکڑا کہ مخالفت قرآن کی ٹھٹھا پکڑنا قرآن کا ہے ولا تتخذوا آیات اللہ ہزوا واسطے انکے عذاب خوار
کرنیوالا ہے اور اعراض قرآن سے اور شادی استماع لہو اور سرود سے وصف کافر آن ہے تم کلامہ مدارک
مین ہے کہ لهو الحدیث نحو السمر بالاساطیر التی لا اصل لها والغناء وکان ابن عباس وابن مسعود رضی الله عنهما
یحلفان انه الغناء وقیل الغناء مفسدة للقلب منفدة للمال ومسخطة للرب وعن النبی صلى الله عليه وسلم ما من رجل یرفع صوته بالغناء
الا بعث الله عليه شيطانين احدهما على هذا المنكب والآخر على هذا المنكب فلا يزالان يضربان بارجلهما حتى يكون هو الذي
يسكت تفسير اتحاف مین ہے حکی عن موسی علیہ السلام لما رجع غضبان اسفا واستمع الصياح وكان ابو قصون

حول المجلة ولیضربون الدف والمزامیر فقال ہذا صوت الفتنہ صاحب کشاف نے کہا ہے کہ لہو الحدیث نحو الغنا وتعلیم الموسیقیات معالم میں عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن مسعود اور حسن اور عکرمہ اور سعید بن جبیر سے ہے کہ کہا لہو الحدیث الغناء والمزامیر اور حاکم نے عطاء خراسانی سے روایت کی ہے کہ کہا نازل ہوئی ہے یہہ آیت ومن الناس من یشتری لہو الحدیث بیچ غنا اور طبل اور مزامیر کے اور روایت کی بخاری نے اور بیہقی نے بیچ ابن عباس رض سے تفسیر میں اس آیہ کے کہ ھو الغناء واشباھہ واخرج ابن مردویہ عن ابن عباس رض فی قولہ تعالی ومن الناس من یشتری لھو الحدیث قال باطل الحدیث وھو الغناء ونحوہ اور عبد اللہ ابن مسعود اور عبد اللہ بن عباس قسم کھا کر کہتے تھے کہ ہمنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے مراد لہو الحدیث سے تغنی ہے کما فی الفتاوی الحادیۃ وہکذا فی العوارف اور واقدی نے کہا ہے کہ اکثر مفسرین اسی میں کہ مراد لہو الحدیث سے غنا ہے واللہ اعلم بالصواب واذا تتلی علیہ ایتنا ولی مستکبرا کان لم یسمعھا کان فی اذنیہ وقرا اور جب پڑہی جاتی ہیں اوپر اسکے کہ لہو حدیث اختیار کی ہے آیتیں ہماری منہہ پھیر لیتا ہے دران حال کہ تکبر کرتا ہے یعنے اسکی طرف التفات نہیں کرتا گویا کہ نہیں سنا اسکو گویا کہ بیچ دونوں کانوں اسکے کے بوجھہ ہے فبشرہ بعذاب الیم پس آگاہ کر اور جگہہ خوشخبری کے ڈرا اسکو ساتھ عذاب دردناک کے ان الذین امنوا وعملوا الصلحت لھم جنت النعیم خلدین فیھا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے واسطے انکے ہیں بہشتیں نعمت کے دراں حال کہ ہمیشہ ہونگے بیچ اسکے وعد اللہ حقا وعدہ کیا ہے اللہ نے وعدہ کرنا سچ وھو العزیز الحکیم اور وہ غالب ہے کوئی اسکے وعدہ کو نہیں تلا سکتا حکمت والا ہے جو کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے نہ وعدہ میں اسکے ہے نقص وخلاف مصرعہ نہ ہے کام میں اسکے لاف وگزاف خلق السموات بغیر عمد ترونھا پیدا کیا آسمانوں کو بے ستون دیکھتے ہو تم اسکو اٹھا ہوا والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم اور ڈالے بیچ زمین کے یعنے پیدا کئے پہاڑ بلند پائدار ایسا نہو کہ ہل جاوے ساتھ تمھارے زمین یا نو کہ ہلاوے تمکو زمین کیونکہ زمین پانی پر ہلتی تھی مانند کشتی کے اور پہاڑوں سے ٹھہر گئی موضح میں ضحاک سے [illegible] تعالی نے انیس پہاڑوں کو میخ زمین کا بنایا ہے تو کہ اپنی مقام سے حرکت نکرے انمین [illegible] بوقبیس اور کوہ جودی اور طور سینا ہے وبث فیھا من کل دابۃ اور پھیلائے بیچ زمین کے [illegible] السماء ماء فانبتنا فیھا من کل زوج کریم اور اتارا ہمنے ابر سے یا آسمان سے [illegible] ہمنے بیچ زمین کے سبب اس پانی کے ہر قسم گیاہ نفیس کثیر المنفعت سے سمجھنے [illegible] متکلم کے واسطے اختصاص فعل کے ہے ساتھ فاعل کے یعنے اور کسی نے نہیں مینہہ برسایا [illegible] ھذا خلق اللہ فارونی ماذا خلق الذین من دونہ یہہ ہے پیدایش اللہ کی آسمان زمین کوہ حیوان نبات

ع

کہ مذکور ہوئے پس دکھلاؤ مجھکو کہ عالم مین کیا پیدا کیا ہے اُن لوگون نے کہ سوا اُسکے ہین مراد ہے ہین کہ کفار اُنکو
شریک حق کہتے ہین سو حق تعالی فرماتا ہے کہ یہہ سب مخلوق میرے ہین جو چیز تمھارے بتون نے پیدا کی ہے
وہ کون سی ہے بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ بلکہ مشرک بیچ گمراہی ظاہر کے ہین کہ عاجز کو ساتھ قادر کے اور مخلوق
کو ساتھ خالق کے عبادت مین شریک کرتے ہین **قطعہ** بندہ کو کیا مجال شرکت ہے بند بندہ خدا ہی ہے
بند بند اُسکا بندگی مین ہی بند اُسکو آزادی اور تباہی ہے لکھا ہے کہ قصہ لقمان حکیم کا اور اُنکے وصیتون کا ہو
مین شہرت عظیم رکھتا تھا اور عرب والے ہر ایک مہم مین رجوع انکی طرف کرتے تھے اور حکمتون کو لقمان کے اپنے شعر مین
لاتے تھے سو حق تعالی نے احوال لقمان کا بیان فرمایا کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اور البتہ تحقیق دی ہم نے لقمان کو حکمت
کہ قول صائب اور فعل کامل ہے یا شناخت توحید کی اور نفی شرک کی ہے تفسیر احناف مین ہے کہ حکمت قائم کرنا
دلیلون عقلیہ کا بیچ توحید حق اور ایمان رسل اور نفی شرک کے ہے اور اختلاف علما کا ہے بنبوت لقمان مین عکرمہ
وشعبی اور اسدی کہتے ہین کہ پیغمبر تھے اور مراد حکمت سے اس آیۃ مین نبوت ہے اور وہ بھانجے حضرت ایوب علیہ
السلام کے یا خالہ زاد بھائی تھے تیسیر مین ہے کہ لقمان بن باعور بن ناخور بن تارخ ہین اور تارخ باپ ابراہیم
علیہ السلام کے تھے امام ابو اللیث نے کہا ہے کہ کنیت انکی ابو الانعم ہے اور عین المعانی مین ہے کہ دسوین
برس سلطنت داود علیہ السلام سے پیدا ہوئے اور یونس علیہ السلام کے زمانے تک حیات رہے بعضے
کہتے ہین ہزار برس کی عمر پائی اور اکثر علما کہتے ہین کہ پیغمبر نتھے حکیم تھے بعضے کہتے ہین کہ کسیکے غلام تھے بکریان
چرایا کرتے تھے یا سیا کرتے تھے یا ترکھان کیا کرتے تھے بعضے کہتے ہین حبشی تھے بنی اسرائیل کے قضائے فیصل
کرتے تھے اور بقول امام سجاوندی بندگان آزاد سے تھے مرد سیاہ رنگ موٹے ہونٹھون والے ایکدن قیلولے کے
وقت گروہ فرشتون کا انکے گھر مین آیا اور انہین سلام کیا انھون نے جواب دیا لیکن نظر نہین آتے تھے کہا ای لقمان
ہم فرشتے ہین بھیجے ہوئے پروردگار تیرے کے تجھے خلیفہ زمین کا کرتے ہین تو کہ حکم کرے درمیان لوگون کے
ساتھ راستی کے لقمان نے جواب دیا کہ اگر مقرر یہہ بات میرے رب کی طرف سے ہے تو سمعا وطاعۃ قبول کیا مین نے
اور امید رکھتا ہون مین کہ مجھے توفیق دے اور مدد کرے میری اور اگر مجھکو حکم اور اختیار دیا عافیت اختیار کرتا ہون
مین اُنکو متعرض فتنہ کا نہین ہوتا مین فرشتے یہہ بات سُنکر متعجب ہوئے اور حق تعالی نے قول انکا پسند کیا اور حکمت
زیادہ دی یہان تک کہ دس ہزار کلمہ حکمت کے اُنسے منقول ہین کہ ہر کلمہ کا مول ایک عالم کا ہے ایک دن
ایک سردار بنی اسرائیل کا اُدھر گذرا دیکھا کہ لقمان بیٹھے ہین اور لوگ ادب سے کھڑے اور بیٹھے کلمات حکمت
سُنتے ہین کہا اے لقمان تو وہی غلام کالا ہے کہ بکریان فلانے کی چرایا کرتا تھا کہا ہان کہا کہ پھر کس چیز نے تجھکو اس
مرتبہ کو پہنچایا کہا تین چیزون نے راست گوئی اور امانت داری اور ترک مالا یعنی نے تفسیر ثعلبی مین ہے کہ حکیم لقمان کو

ایکدن

ایکدن انکے خواجہ نے اور غلاموں کے ساتھہ باغ کو بھیجا کہ میوہ لاوین غلاموں نے میوہ راہ مین کھالیا اور آکر کہا کہ لقمان کھا گیا خواجہ غصے ہوا انھون نے کہا مین نے نہین کھایا یہہ جھوٹے ہین خواجہ نے کہا حقیقت اسکی کیونکر دریافت ہو لقمان نے کہا گرم پانی پلاکر سب کو دوڑاؤ یہان تک کہ قی کرین جسنے کھایا ہوگا اسکے منہہ سے میوہ نکل آویگا خواجہ نے یونہین کیا لقمان کے منہہ سے آب صاف نکلا اور اور غلامو نکے میوہ **نظم** حکمت لقمان عجب کام آگئی سرخروئی خواجہ کو دکھلا گئی چیز پنہان جبکہ پیدا ہوگئی خائنون کی جان رسوا ہوگئی صدق لقمان اور دروغ خائنان ہوگیا خواجہ پہ ظاہر اس زمان ہو امین رکھہ تو امانت پر نگاہ راقا بت رکھہ خیانت پر نگاہ فاش ہوجاویگا سب انجام کار جو کہ سینے مین بھرا ہے آب و بار حکمت لقمان کو یہان تو سوچ کر حکمت رحمان پر تو کر نظر اس سے ہے صدق و دروغ ہیجا عیان اس سے ہوگا جھوٹ سچ سب داد ہان حکمت لقمان ہی ہے کارگر حکمت رحمان ہے یہان وہان جلوہ گر جو کہا ہے اہل عالم نے یہان سر ہو فاش وانکار او یہان سبکا سب ہوجاویگا ظاہر وہان ہے یہہ رافت حکمت رب جہان سنوات الاتقیا مین ملا بدرالدین سہرندی رح نے لکھا ہے کہ لقمان علیہ الرضوان قریہ سودان مین متولد ہوے اور کہتے ہین تین ہزار پانچ سو برس کی عمر پائی حکیم اور ولی تھے بحر مواج مین ہے کہ پہلے بعثت داؤد علیہ السلام سے فتوی دیتے تھے جب حضرت داؤد مبعوث ہوے انھون نے فتوی دینا موقوف کیا اور حضرت داؤد سے علم سیکھا اور بعضے کہتے ہین کہ حق تعالی نے لقمان کو مخیر کیا حکمت اور نبوت مین انھون نے حکمت اختیار کی اور نبوت کہ مرتبہ اعلی ہے بسبب تواضع اور انکسار کے نہ لی ایکدن ایک شخص نے انکی صورت پر نظر کی کہا کہ اگر روشنی شکل میری کے دیکھتا ہے تو نرمی سخن میرے سے غافل ہے اور گر طرف سیاہی ظاہر میرے کے نظر کرتا ہے تو روشنائی باطن میرے کے سے جاہل ہے ایکدن مولی انکے نے حکم کیا کہ گوسفند ذبح کرکر گوشت پاکیزہ تر لے آؤ لقمان دل وزبان لے آئے پھر ایکدن حکم کیا کہ گوسفند ذبح کرکر پلید تر گوشت لے آؤ پھر وہ دل وزبان لے آئے مولی نے کہا کہ اطیب گوشت مانگا تو دل وزبان لائے اور اخبث گوشت مانگا تب بھی وہی لائے ایک شی اطیب اور اخبث دونو یہہ کیونکر ہوسکے لقمان نے کہا یہی دونون ہین کہ نیک اندیشہ اور نیک کہنے مین اطیب ہوتے ہین اور بد اندیشہ اور بد کہنے مین اخبث ہوتے ہین اور حکمتین انکی مطولات مین سطور ہین القصہ حق تعالی نے فرمایا کہ لقمان کو حکمت دی ہمنے اور کہا اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ یہہ کہ شکر کرو واسطے اللہ کے اوپر نعمت حکمت کے وَمَنْ يَشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ اور جو کوئی شکر کرتا ہے پس سوا اسکے نہین کہ شکر کرتا ہے واسطے جان اپنی کے کیون کہ فائدہ شکر کا کہ مزید نعمت اور دوام اس کا ہے اسکو ملتا ہے وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے پس تحقیق اللہ بے پروا ہے شکر گذاری آدمیون کے سے تعریف کیا گیا ہے کہ تمام کائنات لسان حال اور قال سے تعریف اسکی کرتے ہین پاسزا وار حمد ہے اگرچہ کوئی حمد نہ کہے سمجھ لیجئے کہ کار لقمان علم اور حکمت مین یہان تک پہنچا کہ حق تعالی نے قرآن شریف مین وصیت انکی بیان فرمائی کہ

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اور یاد کر جس وقت کہ کہا لقمان نے واسطے اپنے
بیٹے کے کہ نام اسکا انعم تھا یا ماثان یا اسلم یا مشکور اور لقمان نصیحت کرتا تھا اسکو کہ اے چھوٹے بیٹے میرے
تصغیر واسطے شفقت اور رحمت کے ہی مت شریک لا تو ساتھ اللہ کے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ تحقیق شرک
لانا اللہ کا ظلم ہی بڑا کہ مخلوق کو خالق کے برابر کرنا ہی وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اور حکم کیا ہمنے انسان
کو ساتھ نیکی کرنے ماں باپ کے اور موجبات نکوئی سے ایک یہہ ہی کہ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصَالُهٗ
فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اٹھایا بیٹے کو ماں اسکی نے سستی سے اوپر سستی کے اور دودھ چھڑانا اسکا بیچ دو برس کے
ہی اتنی مدت اسنے دودھ پلایا اور دوسرا حکم کیا آدمی کو یہہ کہ شکر کرو واسطے میرے اور واسطے ماں باپ
اپنے کے اِلَيَّ الْمَصِيْرُ طرف حکم میرے کے ہی پھر آنا سب کا شکر اور شرک انکے کے جزا دینگے ہم وَاِنْ
جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا اور اگر شدت کریں تجھ سے
ماں باپ تیرے اوپر اسکے کہ شریک لا ساتھ میرے اس چیز کو کہ نہیں واسطے تیرے بیچ استحقاق شرکت اسکے کے
کچھ علم پس مت کہا مان انکا اور صحبت رکھہ انسے بیچ زندگانی دنیا کے صحبت اچھی طرح کہ پسندیدہ شرع اور مقتضا کے
کرم ہو وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ اور پیروی کر دین میں راہ کی اس شخص کی کہ رجوع کرتا ہی طرف توحید اور اخلاص کی
کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پھر
طرف جزا میری ہی پھر آنا تمہارا پس جزا دونگا میں تمکو ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے بھلائی اور برائی سے سمجھ لیجئے کہ یہہ
آیت سعد بن وقاص کے شان میں نازل ہوئی ہے چنانچہ سورہ عنکبوت میں گذرا اور ذکر اس وصیت کا حضرت لقمان
کے قصہ میں واسطے مناسبت نہی کے ہے شرک سے دونوں وصیتوں میں لکھا ہی کہ ماں نے سعد کے تین دن روٹی
پانی نہ کھایا اور نہیں کھائی تھی یہاں تک کہ لوگوں نے منہہ چیر کر پانی چوایا اور سعد نے کہا کہ اگر ستر جانیں اسکے ہوں
اور ایک ایک نکلے یعنے بالفرض اگر ستر بار بہہ مرے میں دین اسلام سے نہیں پھرنے کا پھر حضرت حق سبحانہ وصیت
لقمان کی خبر دیتا ہی کہ اپنے بیٹے کو کہا يٰبُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ
يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اے چھوٹے بیٹے میرے تحقیق وہ فعل یعنے کوئی کام آدمی کا اچھا اور برا اگر ہو خوردی میں برابر ایک دانے رائی کے
پس ہووے وہ بیچ پتھر کے کرے کے کہ صما نام ساتوین زمین کے تلے ہے یا ہو وہ بیچ آسمانوں کے کہ بہت بلند اور وسیع
ہیں یا ہو بیچ زمین کے چھپے مکانوں میں لے آویگا اور حاضر کریگا اسکو اللہ اور اسپر حساب کریگا اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ
تحقیق اللہ باریک دان ہے اور علم اسکا سب چھپے سے چھپی چیزوں کو محیط ہی اور کیسے ہی چھوٹی سے چھوٹی چیز ہو
وہ جانتا ہی خبردار ہی ہر چیز کے مکان سے يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ
اے چھوٹے بیٹے میرے قائم کر نماز کو تو کہ نفس تیرا کمال پاوے اور امر کر ساتھ بھلائی کے اور منع کر برائی سے تو کہ اور لوگ

بجہت سے کمال کو پہنچین اور معروف ہے وہ کہ موافق شرع اور سنت کے ہو اور منکر وہ ہے جو مخالف عقل نقل کے
ہو اور صبر کر اوپر اس چیز کے کہ پہنچی تجھکو سختی سے خصوصاً امر اور نہی مین اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ تحقیق یہہ جو کہا
گیا بڑے کامون سے ہے یا واجبات امور سے ہے کہ جو خدا نے قطع کیا ہے قطعی ایجابی ہے وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ
لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ط اور مت موڑ گالون اپنے کو واسطے لوگون کے یعنے تکبر سے منہہ لوگون سے
مت پھیر بلکہ تواضع سے انکی طرف متوجہ ہو اور مت چل بیچ زمین کے اترا کر سبب منہہ خلق سے نہ موڑ تکبر سے
اپنے اترانے کے ناز سے نہ قدم دہر زمین پر اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ تحقیق اللہ تعالی نہین دوست رکھتا ہر چلنے والے
کو کہ متکبرون کی طرح چلے ناز کرنیوالے کو کہ اسباب تنعم اپنے پر اوپر لوگون کے برائی کرے وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ اور بیچ کی
راہ لے بیچ چال اپنے کے نہ دوڑ کے چل نہ بہت آہستہ کہ شتاب تر چلنا علامت خفت اور سبکساری کی ہے اور آہستہ
تر چلنا شان تکبر اور بزرگواری کی بلکہ میانہ روی اختیار کر او بطریق تواضع قدم دہر وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اور نرم کر
اور کم کر آواز اپنے سے یعنے فریاد کرنیوالا اور نعرے مارنیوالا اور دراز زبان اور سخت گو مت ہو اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ
لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ تحقیق بہت ناپسندیدہ آوازون سے البتہ آواز گدہے کی ہے یعنے بلند آوازی مین کچھ فضیلت نہین
کیونکہ آواز گدہے کی باوجود رفعت کے مکروہ طبیعت اور موجب وحشت ہے عین المعانی مین ہے کہ مشرک عرب کے
آواز بلند پر فخر کرتے تھے اس آیت سے فخر انکا اُنپر رد کیا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آواز نرم کو دوست رکھتے تھے
اور پکار کر بولنے سے ناخوش ہوتے تھے انجیل مین مذکور ہے کہ فرمایا بندون میرے کو کہ جب میری جناب مین
مناجات کرین آوازون کو اپنے پست کرین کہ مین سنتا ہون اور جو کچھ دلونمین انکے ہے جانتا ہون سوال
وجہ تخصیص انکریت صوت کے ساتھ حمار کے باوجود اسکے کہ آواز بعضے حیوانون کی زشت تر اس سے کیا ہے جواب
آواز خر اہل عرب مین مثل ہے کراہت اور زشتی مین سفیان ثوری رح نے کہا ہے کہ فریاد ہر حیوان کی تسبیح اسکی ہے
مگر حمار کی کہ اسکی آواز شیطان کے دیکھنے سے ہے حدیث مین ہے کہ جب سنو تم آواز گدھے کی پس پڑہو اعوذ
باللہ من الشیطان الرجیم پس تحقیق وہ دیکھتا ہے شیطان کو وجہ زشتی آواز حمار بعضون نے لکھی ہے کہ وہ واسطے
جنگ کے اپنے ہم جنس سے پکارتا ہے یا بجہت شہوت چلاتا ہے یا بجہت طلب آب و گاہ آواز کرتا ہے اور جو آواز
کہ غلبہ صفات بہیمی اور اخلاق سبعی سے پیدا ہو زشت تر آوازون کی ہے یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ جو ندا اخلاق
روحانی اور صفات ملکی سے آوے خوبتر نداون کی ہے نظم عاشقان حق کے جو آواز ہے اسمین شوق و ذوق
کا ایک ساز ہے وہ عجب نالہ عجب وہ آہ ہے سوئے مولی اسمین پیدا راہ ہے بہترین صوت جان اس
صوت کو مانگ بن اس صوت کے تو موت کو جسکے دل سے یہہ نہین آتی صدا وائے اسکے زندگی پر ہے سدا
نالہ ہے بار درخت زندگی آہ ہے شوق خدا مین بندگی دل کو خالی ماسوا حق سے کر عشق مین اللہ کے پھر آہ بھر گر ہے الفنک

جنگاری جلا عشق بازی مین تو کرزاری سدا رافتادین عشق ایمان عشق ہے زندگی ہی عشق اور جان عشق ہے
عشق سولی مین جو کرتا ہی فغان احسن الاصوات ہی صوت اُسکی جان اور نکلی ہی بجرص آواز جو انکر الاصوات ہی آواز دو

الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض واسبغ علیکم نعمہ ظاہرۃ وباطنۃ کیا نہین
دیکھا تم نے ای لوگو یہہ کہ اللہ نے مسخر کیا واسطے نفع تمھارے کے جو کچھ ہی بیچ آسمانون کے ہی سورج اور چاند سے
اور ستارون سے کہ اُنکی روشنی سے فایدے اٹھاتے ہو اور اُنکو دیکھ کر راہ چلتے ہو اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی پہاڑ
اور جنگل اور دریا اور جانور اور درخت اور گاؤن سے کہ ان سب سے نفع لیتے ہو اور پوری کی اوپر تمھارے نعمتین
اپنی ظاہر اور باطن اور نعمہ بافراد بھی قرأت ہی اور نعم ظاہر و باطن مین علما نے بہت بیان فرمایا ہی نعم ظاہرہ وہ ہین
جو دریافت مین آتے ہین اور باطن وہ ہین جو دریافت سے باہر ہین یا نعماے ظاہری محسوس ہین اور نعماے باطنی
معقولہ صاحب تیسیر نے کتاب بحر العلوم مین تین سو نعمتین بیان کین ہین اُنمین مشہور یہہ ہین کہ نعمت ظاہری
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور باطنی امداد ملائکہ ہے یا نعمت ظاہر حسن خلق ہی اور نعمت باطن نیک خلق
یا نعمت ظاہر اقرار ہی اور باطن تصدیق یا نعمت ظاہر و باطن نطق اور عقل ہی یا وجود نعمت اور شہود منعم ہی
یا تسویہ اعضا اور معرفت یا املاء اعلی یا حفظ قرآن اور فہم اُسکا یا درازت مین صوم و صلواۃ ہے یا ذکر زبان اور فکر جان
ہے یا صحت ابدان اور صحت ادیان ہی یا بصر اور بصیرت ہی یا جذب منافع اور دفع مضار ہی یا نماے مال اور صفاے
احوال ہے یا نبوت اور ولایت ہی شیخ جمال الدین ساوجی نے کہا کہ فخر الاولیا یونس سجاوندی رح نے کہا کہ نعمت ظاہر
انصاف گداؤنکا کرتا ہی دن کو اور نعمت باطن انصاف گداؤنکا کرتا ہی رات کو بحر مواج مین ہے کہ نعمت ظاہر حواس
خمسہ اور سلامت اعضا ہی اور نعمت باطن مشاعر باطنی اور عقل اور ذہن اور ذکا ہی یا نعمت ظاہر دنیا ہی اور نعمت
باطن عقبی ہے یا نعمت ظاہر انتفاع بفرزندان ہی اور نعمت باطن استماع بزبان یا نعمت ظاہر فیض عطا ہی اور
نعمت باطن فیض بلا یا نعمت ظاہر قبول مردمان ہی اور باطن رضاے رحمان ومن الناس من یجادل فی اللہ
اور بعضے لوگون سے وہ شخص ہے کہ جھگڑتا ہی بیچ کتاب خدا کے وہ نضر بن حارث تھا کہ کہتا تھا قرآن شریف کو
کہ افسانہ پیشینیان ہی اور عین المعانی مین ہی کہ ایک یہودی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ خدا
تمھارا کس چیز کا ہی اُسیدم بجلی اُسپر پڑی اور یہہ آیت اُتری کہ بعضے لوگونمین سے وہ ہی جو جھگڑتا ہی بیچ ذات
اللہ کے بغیر علم ولا ہدی ولا کتاب منیر بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کتاب روشن کے یعنے نہ اسکو اللہ نے
علم دیا ہی نہ راہ دکھائی ہی نہ کتاب اُتاری ہے بلکہ محض تقلید ریا سے یہہ بات کہتا ہی واذا قیل لہم اتبعوا
ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ اباءنا اور جب کہا جاتا ہی واسطے اُنکے کہ صدق سے پیروی
کرو اُس چیز کی جو اُتاری ہی اللہ نے یعنے قرآن کی متابعت کرو اور اُسپر ایمان لاؤ کہتے ہین نہین متابعت کرتے اور نہین

ایمان لانے ہم اُسپر بلکہ پیروی کرینگے ہم اُس چیز کی کہ پایا ہے ہمنے اوپر اُسکے باپون اپنے کو یعنے اپنے آبا کے طریقہ پر چلینگے
اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۔ کیا اگرچہ ہو شیطان بلاتا انکو طرف عذاب دوزخ کے یعنے یہہ متابعت
باپون کی نہ چھوڑینگے اُنہین کے گمراہی پر چلے جاوینگے وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى
اور جو کوئی خالص کرے دین اپنا یا عمل اپنا یا اخلاص سے مُنہہ کرے اپنا طرف درگاہ اللہ کے اور حال آنکہ وہ نیکی کرنے
والا ہے یعنے موحد ہے پس بتحقیق محکم پکڑا اُسنے دست آویز مضبوط کو کہ کلمہ شہادت ہے یا اسلام یا قرآن اور بعضون
نے کہا ہے کہ دوستی کرنا واسطے اللہ کے ہے اور بغض رکھنا واسطے اللہ کے اور اتہہ طریقہ سنت اور جماعت کا
ہے وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ اور طرف اللہ کے ہے انجام سب کاموں کا یعنے کام کرنیوالون کا کہ تمام خلائق ہے مآل
اور بازگشت اُسطرف ہے وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ اور جو کوئی کافر ہوا اور نہ محکم پکڑے دست آویز مضبوط کو پس
نغم مین ڈالے تجھکو کفر اُسکا اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا طرف ہمارے ہے پھر آنا اُنکا پس خبر دینگے ہم ساتھ
اُس چیز کے کہ کی ہے اُنھون نے اور جزا دے ساتھ عذاب کے ہوگی اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ بتحقیق اللہ
تعالیٰ جاننے والا ہے سینے والی بات کو بھلی ہو یا بری نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ فائدہ دینگے
ہم انکو ساتھ نعمتون اور خوشی کے تھوڑی مدت کہ جلد گذر جاوے پھر بے بس کرینگے ہم انکو یعنے لاوینگے ہم بے بس
کر طرف عذاب کاری کے یعنے سخت اور گران کے کہ ہرگز اُنپر سبک نہو گا وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ اور اگر سوال کرے تو اُنسے کہ کسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو البتہ کہینگے اللہ نے کیون
یہہ بات ظاہر ہے دلائل روشن سے قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ اے رسول میرے سب تعریف واسطے اللہ کے
ہے کہ اقرار کرتے ہو اُس چیز کا کہ تمہارے اعتقاد کو جھٹائی ہے بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ بلکہ اکثر کافرون کے نہین جانتے
کہ اس اقرار مین الزام کھاتے ہین لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانون کے اور
زمین کے ہے یعنے سب اُسکی مخلوق ہین پس آسمان اور زمین مین سوا اُسکے لائق عبادت کے نہین اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ بتحقیق اللہ بے پرواہی ذات اپنے مین پہلے خلق اشیا سے تعریف کیا گیا ہے صفات اپنے
مین قبل نطق احیا سے یا بے پرواہ ہے حمد کرنیوالون سے حمد کیا گیا ہے بغیر حمد اُنکے کے ابیات ذات اُسکی
غنی ہے ماسوا سے بے پرواہ نہین اُسکو دوسرا سے حمد اپنی وہ آپ کہہ رہا ہے محمود وہ خود بخود خدا ہے آخر سورہ
کہف مین گذرا کہ یہود قرآن شریف پر اعتراض کرتے تھے کہ کہین فرمایا ہے محققین خیر بہت دی اور کہین کہا ہے
وما اوتیتم من العلم الا قلیلا اور آیہ آئی تھی کہ قل لوکان البحر مدادا تا آخر اس سورہ مین بھی تاکید مین اُسکے ارشاد
ہوتا ہے وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ط اور اگر ہو یہہ کہ جو کچھہ
بیچ زمین کے ہے درختون سے قلمین ہون وین اور دریاے محیط سیاہی اُسکی پیچھے تمام ہونے پانی اُسکے کے سات

دریا اور مانند اسکے ہوون اور ان قلمون اور انکے پانی کی سیاہی سے لکھیں نہ تمام ہونگے باتیں اللہ کی یا علم حق
یا عجائبات صنع اسکے کے یا نام ان چیزوں کے جو اسنے پیدا کیں ہیں دنیا میں اور پیدا کریگا عقبی میں یا حکم اور فرمان
اسکے یا نعمتیں اسکی جو دونوں جہانمیں بندوں کو دیتا ہے اور دیگا کیونکہ قلم اور سیاہی متناہی ہے اور یہہ جو مذکور
ہوئیں نامتناہی اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ تحقیق اللہ غالب ہے حکم اور فرمان نے نہایت اپنے میں دانا ہے کوئی چیز
علم اور حکمت اسکے سے باہر نہیں مَا خَلْقُکُمْ وَلَا بَعْثُکُمْ اِلَّا کَنَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ نہیں بنانا تمہارا الّا مکہ والو اور جلانا
تمہارا بعد موت کے مگر مانند بنانے اور جلانے ایک تن کے کہ وہ برا قدرت والا ہے لاکھ عالم ایک کلمہ کن سے
بے اسباب اور آلات بناوے اور اسرافیل کو فرماوے وہ ایک آواز میں تمام خلائق کو قبروں سے اٹھاوے
اور جلاوے اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ تحقیق اللہ تعالی سننے والا دیکھنے والا ہے سب کچھ بیت عجز اسکی نہیں ہے
قدرت میں ہے کمال اسکی اپنے صنعت میں اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَیُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
کیا نہیں دیکھا تونے اور نہیں جانا یہہ کہ اللہ داخل کرتا ہے ظلمت شب کو بیچ روشنی روز کے تمام کو اور داخل
کرتا ہے روشنی روز کو بیچ ظلمت شب کے صبح کو یا مقدار میں دن اور رات کے کم اور زیادہ کرتا ہے اور حکم اپنے
میں لگا رکھا ہے سورج اور چاند کو کہ سبب منافع خلق کے ہیں کُلٌّ یَّجْرِیْٓ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ہر ایک چاند اور سورج
سے چلتا ہے آسمان پر اپنے ایک وقت مقرر تک کہ قیامت ہے پھر حرکت نرسیگی وَّاَنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِیْرٌ اور کیا نہیں جانا تونے یہہ کہ اللہ ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے جانتا کنہ کام کی ہے وہ
ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ یہہ علم اور قدرت بسبب اسکے ہے کہ تحقیق اللہ وہی ہے ثابت ذات اپنے میں
واجب ساتھہ وجود اپنے کے وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہِ الْبَاطِلُ اور یہہ جو پکارتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں مشرک
سوا اللہ کے بیہودہ اور ناپید ہونیوالا ہے بیت باطل و بیہودہ و ناحق ہے سب جسکی کرتے ہیں عبادت
غیر رب اور تدعون بخطاب بھی قرات ہے وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ اور تحقیق اللہ وہ ہے بلند مرتبہ بزرگ قدر
کہ اسپر کوئی غالب ہے نہ کسیکو برتری ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْکَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰہِ لِیُرِیَکُمْ مِّنْ اٰیٰتِہٖ کیا نہیں دیکھا
تونے یہہ کہ کشتیاں چلتی ہیں بیچ دریا کے ساتھہ نعمتوں اللہ کے اور احسان اسکے سے کہ پانی پر ٹھہراتا ہے
اور باد بھیجکر چلاتا ہے تو کہ دکھاوے تمکو بعضے نشانیوں قدرت اپنے کے سے حرکات کشتی میں اور عجائبات
دریا میں اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ تحقیق بیچ اس معاملہ کشتی اور دریا کے میں البتہ نشانیاں ہیں
کمال قدرت اور حکمت اور نعمت حق کے واسطے ہر صبر کرنیوالے کے اوپر بلا اسکے کے شکر کرنیوالے اوپر نعما اسکے
کے وَاِذَا غَشِیَھُمْ مَّوْجٌ کَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ اور جب ڈہانکتی ہے اہل کشتی کو موج دریا کی کہ بڑائی میں مانند
سایہ بانوں کے ہے یا مثل پہاڑوں کے یا بادلوں کے پکارتے ہیں اللہ کو در الحال کہ خالص کرنیوالے ہیں واسطے خدا کے عبادت

اپنی کیون کہ خوف جان ہوائے نفسانی اور تقلید آبائی کو بھلا کر فطرت اصلی پر آتا ہی فلما نجٰہم الی البر
فمنہم مقتصد پس جب نجات دیتے ہین ہم انکو اور پہنچاتے ہین سلامت طرف جنگل کے پس بعضے انمین
سے سیدھی راہ پر رہتے ہین کہ راہ توحید ہی اور بعضے گمراہی اختیار کرتے ہین یعنے کشتی والے جو بر مین ہین وہ ثابت
رہتے ہین اوپر دعا اور نیاز کے بجناب پروردگار اور کافر پھر جاتے ہین اور کرنے لگتے انکار وما یجحد بایٰتنا الا
کل ختار کفور اور نہین انکار کرتا نشانیون ہماری کو مگر ہر ایک عہد توڑنے والا **بیت** منکر آنست ہی وہ ناحق
شناس وعدہ شکن اور جو ہی ناسپاس یایہا الناس اتقوا ربکم واخشوا یوما لا یجزی والد عن ولدہ
ای لوگو ڈرو تم عذاب پروردگار اپنے سے اور بچو برے کامون سے اور ڈرو اس دن سے کہ نہ دفع کریگا عذاب کو
باپ بیٹے اپنے سے ولا مولود ہو جاز عن والدہ شیئا اور نکوئی اولاد وہ دفع کرنے والی ہوگی باپ اپنے
سے کچھہ بھی عذاب سے سمجھہ لیجئے کہ یا ایہا الناس ندا ہے عام تھی اور یہہ خاص کفار کے حق مین کیونکہ اولاد
اور آبا سومن بعضے بعضون کی شفاعت کرینگے ان وعد اللہ حق فلا تغرنکم الحیوٰۃ الدنیا تحقیق وعدہ اللہ
تعالی کا ساتھہ ثواب اور عقاب کے سچ ہی اسمین خلاف نہوگا پس نہ مغرور کرے تمکو زندگانی دنیا کی یعنے مال
اسباب پر دنیا کے فریفتہ مت ہو ولا یغرنکم باللہ الغرور اور نہ مغرور کرے اور فریب دے تمکو ساتھہ عفو اور کرم
کبریا کے یا ساتھہ ڈھیل دینے خدا کے شیطان فریب دینے والا یعنے بری بری امیدین تمھارے جی مین ڈالکر
اور طول عمر ذہن مین ٹھہرا کر توبہ مین دیر اور گناہون پر دلیر نکرے **نظم** کر آج ہی توبہ دل افروز فردا یہہ چھوڑ کار
امروز کیا جانے تو کل ہی ہنین ہے کب زیست پہ راقیا یقین ہے لکھا ہی کہ حارث یا وارث بن عمرو محاربی نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین آکر عرض کیا کہ قیامت کب آویگی اور مین نے کھیت بویا ہے
مینہہ کب برسیگا اور میرے گھر مین حمل ہے پیٹ مین بیٹا ہی یا بیٹی اور مین کل کیا عمل کرونگا اور مدفون کہان
ہونگا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ یہہ ان پانچ چیزونکا علم اللہ ہی کو ہی کوئی نہین جانتا ان اللہ عندہ علم
الساعۃ تحقیق اللہ نزدیک اسکے ہے جاننا قیامت کا وینزل الغیث اور اتارتا ہی مینہہ جس وقت جس جگہہ
کہ اسنے مقدر فرمایا ہی ویعلم ما فی الارحام اور جانتا ہی جو کچھہ بیچ پیٹون ماؤن کے ہے بچہ یا بچی کامل یا ناقص
وما تدری نفس ماذا تکسب غدا اور نہین جانتا کوئی جی نیک کار ہو یا بدکار کہ کیا کماوے گا کل کو بھلائی اور
برائی کیسی اور جانتا ہی اللہ تعالی وما تدری نفس بای ارض تموت اور نہین جانتا کوئی جی کہ کس زمین مین
مریگا اور کس دم دم نکلیگا اور اللہ جانتا ہی ان اللہ علیم خبیر تحقیق اللہ جاننے والا ہی غیب کا جب چاہتا ہے
ظاہر کر دیتا ہی خبردار ہی عیب کا جب چاہتا ہی پردہ کرم سے چھپاتا ہی **بیت** پردہ پوشی کر خطاؤن کی سیر ہے
اور اجابت کر دعاؤن کی سیر ہے سورہ سجدہ مکی ہی تیس آیتین ہین تین سو اسی کلمہ مین ایکہزار پانچ سو سترہ حرف مین

الَّذِیْٓ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وہ ہے جسنے اچھی طرح بنایا ہر چیز کو کہ پیدا کیا موافق حکمت کے وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ اور شروع کیا پیدا کرنا انسان کا مٹی سے یعنے آدم علیہ السلام کا ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ پھر پیدا کی اولاد اسکی خلاصہ پانی حقیر سے کہ استخوان پشت سے نکلتا ہے یعنے نطفہ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ پھر تندرست کیا قالب آدم اور پھونکا ہمنے بیچ اسکے روح اپنا سے یہہ اضافت تکریم اور تشریف کی ہے کہ انسان اشرف مخلوق ہے وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ اور بنائے واسطے تمہارے کان تو کہ سنو اور آنکھیں تو کہ دیکھو اور دل تو کہ دریافت کرو قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ تہوڑا شکر کرتے ہو ان نہت نعمتوں پر وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ اور کہا منکروں نے بعث کے جیسے ابی بن خلف وغیرہ تھے کہ کیا جب کھوئے جاوینگے ہم بیچ زمین کے یعنے خاک ہو جاوینگے اور ہماری مٹی اور زمین کی نہ پہچانی جاویگی کیا ہونگے ہم بیچ پیدائش نئی کے یہہ استفہام انکاری ہے یعنے بعد مٹی ہونیکے نہین پیدا ہونے کے بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ کٰفِرُوْنَ ایسا نہین ہے کہ وہ کہتے ہین بلکہ وہ ساتھہ ملاقات پروردگار اپنے کے کافر ہین یعنے آخرت پر کہ سرا لقا ہے ایمان نہین رکھتے قُلْ یَتَوَفّٰىکُمْ مَّلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُکِّلَ بِکُمْ ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ تُرْجَعُوْنَ کہہ اے رسول میرے منکران بعث کو کہ جلد قبض کریگا روح تمہاری کو فرشتہ موت کا کہ عزرائیل علیہ السلام ہے وہ جو مقرر کیا گیا ہے واسطے قبض ارواح تمہارے کی پھر طرف پروردگار اپنے کے پھیر جاوگے واسطے حساب اور جزا کے کشاف مین ہے کہ عزرائیل روحونکو پکارتا ہے وہ جواب دیتے ہین پھر اپنے کارندوں کو حکم کرتا ہے وہ قبض کرتے ہین امام ابو اللیث نے تفسیر مین لکھا ہے کہ ملک الموت کا ایک منہہ آگ کا ہے اس سے کافروں پر ظاہر ہوتا ہے ایک منہہ ظلمت کا ہے اس سے منافقوں کے پاس آتا ہے ایک منہہ آدمیونکا ہے وہ مومنوں کو دکھاتا ہے ایک منہہ نور کا ہے وہ انبیا اور صدیقوں پر جلوہ کرتا ہے اس اس صورت سے اگر قبض ارواح کرتا ہے اور اعوان اسکے فرشتے ہین رحمت اور عذاب کے اور عجب ہے کہ آدمی باوجود ایسے حریف کے کہ گھات مین لگ رہا ہے غافل ہے اور آرام سے بیٹھا ہے ابیات راقم آثمہ اجل ہے کھڑا ملک الموت ہے کمین مین لگا بیٹھا آرام کیا کرے ہے تو زندگانی پہ کیا مرے ہے تو کوئی دم کا تو مہمان ہے یہان یہہ سفر ہے تیرا مکان ہے وہان جانا وہان کا تجھے مسلم ہے رہنا یہان کوئی پل کوئی دم ہے کچھہ بھروسا نہین ہے زیست کا جان لمحہ کے لمحہ آن کی ہے آن جان مت برقرار تو اسکو یاد حق مین گذار تو اسکو جان جاوے تو حق کے دہیان مین جائے دہیان مین اسکے ہو جس آن مین جائے یہی ثمرہ ہے زندگانی کا نخل فوارہ ہے یہہ پانی کا وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاکِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور کاشکے دیکھے تو اے دیکھنے والے جس وقت گنہگار کفاروں حشر کے نیچے ڈالے ہونگے شرمندگی سے سروں اپنے کو نزدیک پروردگار اپنے کے موقف

اور نیاز دل سے نماز پڑھتے ہین اور خواب راحت اپنی کھوتے ہین حضرت اویس قرنی قدس سرہ سے منقول ہے کہ بعضے
رات کو کہتے تھے کہ ہذہ لیلۃ الرکوع اور ایک رکوع مین صبح کرتے تھے اور بعضے شب کو کہتے تھے کہ ہذہ لیلۃ السجود اور ایک
سجدہ مین گذارتے تھے کسی نے کہا اے اویس کسطرح اتنی بڑی رات ایک حال پر کاٹتے ہو تم کہا کہان ہے شب دراز کاش کہ
ازل سے ابد تک ایک رات ہوتی تو کہ ایک سجدہ مین کاٹتا اور اسمین نالہا سے راز اور گریہا سے بیشمار کیا کرتا
مثنوی رات کو جبکہ لوگ سوتے ہین اہل دل جاگتے ہین روتے ہین بہ تپش آہ سرد بھرتے ہین گرم نالے بدرد کرتے
ہین کاٹتے گاہ ہین رکوع مین رات لاکھہ زاری و سوز خشوع کے سات کبھی رہتے سجود مین ہین پڑے صبح کرتے ہین
کہ کھڑے ہی کھڑے غم مین کب ہوش جان ہے انکو رات ساری ایک آن ہے انکو کہتے ہین ہوتی شب درازا ے
کاش بھر کے دل کرتے ہم نیاز اے کاش آہ کیا کہئے شب دراز نہین بندگی کا کچھہ اسمین ساز نہین کہ ازل سے
ابد تلک ہوتے ایک شب تو غم اپنا کچھہ کھوتے ایک سجدہ مین ہم بسر کرتے ایک باری مین ہم سحر کرتے آہ بھرتے تو
حشر کر دیتے نالہ کرتے تو نشر کر دیتے وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اور اس چیز سے کہ دیا ہے ہمنے انکو خرچ کرتے ہین راہ
نیک مین یعنی رات کو نماز پڑہتے ہین اور ہماری درگاہ مین نیاز کرتے ہین اور دنکو نفقہ دیتے ہین اور ہماری راہ مین
مال خرچ کرتے ہین فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ پس نہین جانتا کوئی جی فرشتہ مقرب ہو یا
آدمی پیغمبر ہو کیا چھپایا گیا ہے واسطے اٹھنے والون بستر کے ٹھنڈک آنکھون کی سے حدیث قدسی مین ہے
کہ آمادہ کی واسطے بندون صالحون کے وہ چیز کہ نہ آنکھون نے دیکھی اور نہ کانون نے سنی اور نہ خیال گذرا دلمین
کسی بشر کے محقق کہتے ہین کہ مناسب یہہ ہے کہ اس نعمت مخفی مین کچھہ کلام نکرین کیونکہ فلا تعلم نفس اور ولا خطر
علی قلب بشر دو گواہ ہین اس دعوی پر کہ وہ دریافت سے باہر ہے بیت ہو خیال بشر سے باہر جو کیونکہ دریافت
افتادہ ہو اور وہ جزا دی جاوینگے جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ جزا دینا اس چیز کا کہ تھے اخلاص دل سے عمل کرتے
ایک بزرگ نے کہا کہ اعمال پنہان کی جزا بھی پنہان ہے تو کہ کوئی جیسے اس طاعت سے آگاہ نہین ہوا ویسے ہی اسکے
جزا سے بھی مطلع نہو بیت جو کچھہ راز اپنا ہے رافت اسے کیا کوئی پہچانے وہ جانے اور مین جانون مین جانون
اور وہ جانے لکھا ہے کہ ولید بن عقبہ نے امیر المومنین علی مرتضے رض سے کہا کہ اے علی سنان میری سنان تیری
سے سخت تر ہے اور زبان میری زبان تیری سے تیز تر حضرت علی نے فرمایا کہ چپ اے فاسق تجھکو کیا برابری ہے حق
تعالی نے تصدیق قول علی مین یہہ آیت نازل کی اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا کیا پس جو شخص کہ ہو
ایمان والا خدا اور رسول پر یعنے علی مانند اس شخص کے کہ ہووے نافرمان لَا يَسْتَوٗنَ نہین برابر ہوتے مرتبہ اور
بزرگی مین یا جزا اور ثواب مین اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى جو ہین لوگ کہ ایمان لائے
اور عمل کئے اچھے پس واسطے انکے ہین بہشتین رہنے کی یا جنت الماوی نام بہشت کا ہے ہمین عرش سے حق تعالی

مسلمان کو دیگا نزلاً بما کانوا یعملون ۔ مہمانی بسبب اسکے کہ تھے کرتے ایسے عمل کہ لائق اسکے ہوئے نزل
ما حضر ہے کہ واسطے مہمانون کے پہلے لاوین پس یہہ بہشت گویا ہے اور بعد دخول بہشت کے کیا جانے کیا کیا نعمتین
عنایت فرماویگا واما الذین فسقوا فماوٰهم النار اور جو ہین وہ لوگ کہ فاسق ہین یعنے راہ دین اسلام سے
نکلے ہوئے ہین پس جگہہ رہنے انکے کی آگ دوزخ ہے بئست جنت الماوٰی مقام سو ہنان کی مار ہے
اور جو کفار ہین ماوے انھون کا نار ہے کلما ارادوا ان یخرجوا منها اعیدوا فیها جو وقت ارادہ کرین یہہ
نکلین آگ سے پھیرے جاوینگے بیچ اسکے لکھا ہے کہ آگ جوش مار کر کافرون کو اوچھالے گی یہان تک
کہ نزدیک دروازے دوزخ کے پہنچینگے اور توقع باہر نکلنے کی کرینگے خزنہ دوزخ گرز آتشین مار کر پھر قعر جہنم مین ڈال
دینگے وقیل لهم ذوقوا عذاب النار الذی کنتم به تکذبون اور کہا جاویگا واسطے انکے چکھو عذاب
آگ کا جو تھے تم ساتھ اسکے جھٹلاتے اور اعتبار نہین کرتے تھے ولنذیقنهم من العذاب الادنی دون العذاب
الاکبر لعلهم یرجعون اور البتہ چکھاوینگے ہم انکے والون کو عذاب نزدیکتر اور خوار زمین سے بیچ دنیا کے کہ قتل اور
قید ہے یا قحط ہے کم عذاب بڑے سے کہ ہمیشہ رہنا ہے آگ مین تو کہ وہ یعنے بعضے باقی رہے ہوے انمین سے
پھر آوینگے راہ حق پر اور کفر سے توبہ کرین یا ادنی عذاب قبر ہے اور اکبر عذاب دوزخ یا ادنی خذلان اور نیران ہے
یا خواری دنیا اور نگونساری عقبی ہے یا نزدیکی گناہ اور دوری مولی ہے سب عذابون سے بڑا سوز فراق یار ہے
اور بہتر سب نعم سے دولت دیدار ہے ومن اظلم ممن ذکر بایت ربه ثم اعرض عنها انا من المجرمین
منتقمون اور کون ہے ظالم اس شخص سے کہ نصیحت دیا گیا ہے ساتھ آیتون پروردگار اپنے کے یعنے قرآن
کے پھر منہہ پھیر لیا اسنے ان آیتون سے اور انہین نہ سوچا تحقیق ہم گنہگارون سے بدلا لینے والے ہین ساتھ
ہلاک اور عذاب کے ولقد اتینا موسی الکتب فلا تکن فی مریة من لقائه اور البتہ تحقیق دی تھی
ہمنے موسی کو توریت جیسے کہ دیا تجھکو قرآن پس مت رہ تو بیچ شک کے ملاقات اسکے سے لکھا ہے کہ حق تعالی نے
وعدہ کیا تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ پہلے رحلت سے اس عالم کے موسی کو تجھے دکھاوینگا یہان تاکید اسکا وعدہ
کی ہے سو وہ پورا کیا کہ شب معراج مین آتے جاتے دو بار ملاقات ہوی وجعلنه هدی لبنی اسراءیل اور کیا ہمنے
کتاب موسی کو ہدایت واسطے بنی اسرائیل کے وجعلنا منهم ائمة یهدون بامرنا لما صبروا اور کئے ہمنے
بنی اسرائیل مین سے پیشوا کہ ہدایت کرتے تھے خلق کو اوپر احکامون توریت کے ساتھ حکم ہمارے کے جب صبر کیا انھون نے
ایمان پر یا ایذا قوم پر یا طاعت پر یا ترک گناہ پر وکانوا بایتنا یوقنون اور تھے وہ ساتھ نشانیون ہماری کے یعنے
معجزون کے کہ موسی کو دئیے تھے یقین لاتے ان ربک هو یفصل بینهم یوم القیمة فیما کانوا فیه یختلفون
تحقیق پروردگار تیرا وہی فیصل کریگا درمیان لوگون کے دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے بیچ اسکے اختلاف کرتے

امردین

امر دین سے یعنے سچے جھوٹے مین فرق کردیگا اور ہر ایک کے مناسب جزا دیگا اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا
مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ کیا نہین راہ دکھائی اور نہین بیان کیا واسطے مکے والون کے کہ کتنے
ہلاک کئے ہمنے پہلے اُنسے قرنون گذرے ہوون سے کہ چلتے ہین سفر مین بیچ گھرون اُنکے کے اِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَآيَاتٍ تحقیق بیچ اِسکے البتہ نشانیان ہین دہشت کی واسطے پچھلون کے اَفَلَا يَسْمَعُونَ کیا پس نہین سنتے
اُن باتون کو یعنے گوش ہوش سے نہین سنتے اَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ کیا نہین
دیکھا انھون نے اور نہین جانا یہہ کہ ہم چلاتے ہین پانی مینہہ کا یا سیل کا طرف زمین کے کہ خالی کیا گیا ہے بعضون نے
کہا ہے کہ جرز نام ایک مقام کا ہے ولایت یمن مین کہ پانی نہرون کا وہان نہین پہنچا حق تعالی فرماتا ہے کہ اُس زمین
خشک مین ہم پانی پہنچاتے ہین فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ پس نکالتے ہین ہم ساتھ اُس پانی کے
کھیتی کھاتے ہین اُسمین سے جانور اُنکے گھاس اور پتے اور آپ وے دانے اور میوے اَفَلَا يُبْصِرُونَ کیا پس نہین دیکھتے
آثار قدرت ہمارے کھیتی مین تو کہ دلیل پکڑین کہ جو یہہ قدرت رکھتا ہے کہ زمین خشک سے درختون کو اُگاتا ہے اسکو
مار کر جلانا کیا دشوار ہے وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اور کہتے ہین کفار مکہ کے کب ہوگی یہہ فتح
کہ مسلمان کہتے ہین ان اللہ سیفتح لنا علی المشرکین تحقیق اللہ جلد فتح دیگا واسطے ہمارے اوپر مشرکون کے دکھا دو
ہمکو اگر ہو تم سچے اسمین قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم
دن فتح بدر کے یا فتح مکہ کے نہ فائدہ دیگا ان لوگون کو کہ کافر ہین ایمان انکا مراد اس سے مقتول اور فتح ہین کہ حالت
قتل مین ایمان فائدہ نہ دیگا کیونکہ ایمان یاس ہے اور نہ وہ ڈھیل دئے جاوینگے کہ دنیا مین عذاب سے بچین اور آخرت
پر رہین فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ إِنَّهُمْ مُنْتَظِرُونَ پس منہہ پھیر لے تو بطریق اہانت اُنسے یہان تک
کہ آیت سیف نازل ہو اور منتظر رہ مدد حق کا تحقیق وہ بھی منتظر ہین اسلئے کہ غالب ہون تجھہ پر اور اللہ تعالی تجھہ ہی کو
غالب فرماویگا ایک مثنوی کہ حق غالب ہوئے مغلوب ہوے وہ دکھہ کب پائے جو محبوب ہوے تیرا دین حق ہے تو محبوب
حق ہے تو نئی طالب تو نئی مطلوب حق ہے تیرا دین دن بدن ہوگا زیادہ جہان سب لگا اس سے استفادہ تیرا نقارہ
اکناف جہان مین بجیگا تا قیامت ہر زمان مین سورہ احزاب مدنی ہے تہتر آیتین ہین ایکہزار دو سو اٹھاسی
کلمے ہین پانچ ہزار سات سو چھیانوے حرف ہین فواصل اسکی ال ہین اور ربط اسکا سورہ سجدہ سے یہہ ہے کہ ختم
سورہ سجدہ مین امر تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھہ اعراض کفار کے اور انتظار کے افتتاح اسکی بھی
امر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ہوئے اُنکی کی متقیون سے اور نہی اطاعت کافرون اور منافقون سے

سورۃ الاحزاب مدینۃ　　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ　　ثلاث و سبعون آیۃ

لکھا ہے کہ ابو سفیان اور عکرمہ اور ابو الاعور بعد واقعہ احد سے مکہ سے مدینہ مین آئے اور ابن ابی کے وہان اُترے دوسرے

دن جماعت منافقوں کو ہمراہ لیکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور امن چاہ کر کہنے لگے کہ ہمیں ساتھ لات اور
منات کے چھوڑ دو اور کہو کہ ہمارے بتوں کا قیامت میں مقام شفاعت ہے ہم تمکو چھوڑ دینگے کہ اپنے خدا کی خدمت
کرو حضرت یہہ کلام سنکر برہم درہم ہوئے ابن ابی اور ابن قشیر اور جبیر بن قیس نے کہا یا رسول اللہ بات اشراف عرب کی
رد مت کرو کہ صلاح کلی اسکی ضمن میں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ ہوکر چلے کہ انکو قتل کروں حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر میں نے انکو امان جان دی ہے نقض عہد روا نہیں اور یہہ آیت نازل کی کہ یا ایہا
النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین والمنافقین ای پیغمبر ثابت رہ اوپر تقوی کے یا ڈر اللہ سے عہد
شکنی میں اور مت کہا مان کافروں کا کہ مانند ابو سفیان اور عکرمہ کے اور منافقوں کا مدینہ کے مثل ابن ابی اور ابن
قشیر کے ان اللہ کان علیما حکیما تحقیق اللہ تعالی ہے جاننے والا کام انکا حکم کرنیوالا ساتھ وفا کے عہد کے
واتبع ما یوحی الیک من ربک اور پیروی کر اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف تیرے پروردگار تیرے
سے جیسے کہ تجھے فرمائے اطاعت انکے سے ان اللہ کان بما تعملون خبیرا وتوکل علی اللہ تحقیق
اللہ ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار اور توکل کر اوپر خدا کے یعنی چھوڑ سب کام اپنے اوپر کبریائے وکفی
باللہ وکیلا اور کفایت ہے اللہ کارساز اور نگہبان اور حاجت روائی بندگان بیت لطف سے جیسے وہ عنایت
کرے سارے حاجات کفایت کرے لکھا ہے کہ ابو معمر جمیل بن اوس دانا اور ادب دان تھا بارہا کہا کرتا تھا کہ میرے
دو دل ہیں ایک سے فہم کرتا ہوں زیادہ تر اس سے کہ محمد کرتے ہیں عرب والے اسکو ذو القلبین کہتے تھے جب جنگ
بدر سے بھاگ کر مکہ کو جاتا تھا ایک جوتی ہاتھ میں تھی ایک پانوں میں ابو سفیان نے اسکے پاس آکر خبر قوم کی پوچھی کہا
بعضے مرے بعضے بھاگے ابو سفیان نے کہا تیرا کیا حال ہے کہ ایک نعلین ہاتھ میں ایک پانوں میں ہے ابو معمر
نے خیال کر کر اپنا حال دیکھ کر کہا میں جانتا تھا کہ میں دونوں جوتیاں پانوں میں پہنے ہوئے ہوں حق تعالی نے اسکو جھوٹا
کیا اور سب کو معلوم ہوا کہ اسکے دو دل نہیں اور اسکے حق میں یہہ آیت اتری کہ ما جعل اللہ لرجل من قلبین
فی جوفہ نہیں کئے اللہ نے واسطے کسی شخص کے دو دل بیچ پیٹ اسکے کے کیونکہ دل کان روح حیوانی ہے اور
روح حیوانی ایک ہے پس یہہ بھی چاہئے ایک ہی ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ منافق کہتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے
دو دل ہیں ایک دل سے ہمارے ساتھ ایک سے اصحاب کے ساتھ حق تعالی نے فرمایا کہ دروغ گو ہیں منافق کیسے دو دل
نہیں بنائے وما جعل ازواجکم اللائی تظاہرون منھن امھاتکم اور نہیں کیا بیبیوں تمھاری کو جنکو ماں
کہہ لیتے ہو ایسی بائیں تمھاری یعنی جورو کو اپنے کہ کہتے ہو انت علی کظہر امی مجھپر مثل پیٹھ ماں میرے کے ہے اس سے
ماں نہیں ہوجاتی کیونکہ جورو خادمہ ہے اور ماں مخدومہ ایک عورت میں یہہ دونوں باتیں جمع ہونی محال ہیں
وما جعل ادعیاءکم ابناءکم اور نہیں کیا لے پالکوں کو تمھارے بیٹے تمھارے کیونکہ بیٹا ہونا یہہ اصلی

ہے اور لے پالنا عارضی پس دونو جمع نہین ہوتے سمجھ لیجئے کہ نزدیک عرب والون کے ظہار طلاق تھا اور لے
پالک کو فرزند اصلی کی طرح میراث دیتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ جیسے دو دل ایک بیت مین نہین ہوتے ایسے ہی
جورو ہونا اور ماں ہونا ایک عورت مین جمع نہین ہوتا اور پالا ہوا بیٹا اور اصلی بیٹا ایک شخص نہین ہوتا ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ
بِاَفْوَاهِكُمْ یہہ ہے کہنا تمہارا ساتھہ موہون تمہارے کے حقیقت نہین رکھتا کہ کہے سے ماں ہو جاوے
اور پالے سے بیٹا بن جاوے وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ اور اللہ کہتا ہے سچ کہ مطابق واقع کے
ہے اور وہ راہ دکھاتا ہے بطریق حق یہہ آیت واسطے زید بن حارثہ رضہ کے نازل ہوئی کہ لوگ انکو زید بن محمد کہتے
تھے اور حال آنکہ وہ حضرت خدیجہ رضہ کے غلام تھے انھون نے حضرت کو بخش دیا تھا حضرت نے آزاد کر کر فرزندون کی طرح
پالا تھا حق تعالی نے فرمایا اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ پکارو فرزندون کو نسبت کر کر واسطے
باپون انکے کے وہ پکارنا بہت انصاف ہے نزدیک اللہ کے صحیح بخاری مین ابن عمر رضہ سے منقول ہے کہ ہم
زید بن محمد کہتے تھے یہان تک کہ یہہ آیت نازل ہوئی پھر ہم زید بن حارثہ کہنے لگے فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ
فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ پس اگر نجانو تم باپون انکے کو کہ منسوب کرو انکی طرف پس بھائی تمہارے
ہین بیچ دین کے کہو انکو یا اخی اور دوست تمہارے ہین پکارو انکو یا مولای وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ
بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ اور نہین اوپر تمہارے گناہ بیچ اس چیز کے کہ خطا کرو تم ساتھ اسکے جیسے زید
بن محمد کہتے تھے اور لیکن گناہ ہے جو کچھہ قصد کر کر کرین دل تمہارے اور نسبت دو تم کسیکو بغیر باپ اسکے کے
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہے اللہ تعالی بخشنے والا خطا کارون کا مہربان عمداً گناہ کرنیوالون پر جب توبہ کرین
اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ پیغمبر بہت شفقت والا ہے مسلمانون پر جانون
انکے سے سب کامون مین کیونکہ جو وہ فرماتا ہے عین صلاح اور محض فلاح بندہ کے حق مین ہے بخلاف نفس
اسکے کہ امر بکارہائے ناشائستہ کرتا ہے پس پیغمبر دوستر ہو بندیکے نفس اسکے سے حدیث صحیح مین ہے کہ نہین ایمان لاتا
ایک کوئی تم مین سے یہان تک کہ نہین ہوتا مین دوستر اسکا باپ اور فرزند اور سب لوگون سے لکھا ہے کہ
جب حضرت نے غزوہ تبوک کا ارادہ کیا سب مومنون کو نکلنے کا امر فرمایا بعضون نے کہا کہ ماں باپ سے اجازت
لی نہین یہہ آیت اتری کہ پیغمبر اولی ہے ساتھ مومنون کے نفسون انکے سے پس چاہیئے کہ حکم اسکے کو لازم تر
جانین عین المعانی مین ہے کہ محبت ساتھہ حضرت کے سزاوار تر ہے **بیت** محبت اپنی اور اولاد سے کی
نہ اپنی اور نہ اپنون کی محبت کام آویگی محبت ہو تو اسکی ہو جو الفت ہو تو اسکی ہو اور بی بیان اسکی مائین ہین
مسلمانون کے واسطے تعظیم اور تکریم کی کیونکہ دیکھنا انکا روا نہین اور نسبت وراثت کی نہین رکھتی مصحف ابی اور قرات
ابن مسعود رضی اللہ عنہما مین ہے کہ وہو اب لہم وازواجہ امہاتہم مراد شفقت تمام اور رحمت لاکلام ہے ۔

زبان فیض ترجمان سے ارشاد کرتے تھے کہ اللھم ان العیش عیش الآخرۃ فاغفر للانصار و المہاجرۃ ناگہان ایک سل نمود
ہوئی کہ اسکا توڑنا دشوار تھا آپ کو خبر کی آپ اُسپر کھڑے ہوکر کہن ہاتھہ مین لے بسم اللہ کہہ کر جو مارا دو دانگ سل ٹوٹ گئی
اور نور برق کی مانند ظاہر ہوا اسید انام کو قصر شام روشنی مین اُسکے نظر آئے فرمایا اللہ اکبر کنجیان شام کی مجھکو عنایت
ہوئین پھیر دوسری ضرب کی دو دانگ اور سل ٹوٹ گئی اور نور ظاہر ہوا روشنی مین اُسکے قصور یمن نظر امین مین
جناب رسول ذو المنن کے آئے فرمایا اللہ اکبر مفاتیح یمن مجھے دیئے پھر تیسری ضرب کی تمام سل ٹوٹ گئی
اور چمکاہٹ مین اُس نور کے جو اس سے درخشان ہوا محل کسری کے دکھا دیئے فرمایا اللہ اکبر کلید ہای ممالک
فارس تصرف مین میرے کئین منافق کہنے لگے کہ یہہ شخص لوگون کو فریب دیتا ہے کیونکہ خوف دشمن سے خندق
کھدواتا ہے اور فتح کے شام اور یمن اور فارس کے وعدے کرتا ہے نظم کور درون نے بجانی یہہ بات ہونے کورو تن
ہین یہہ سب معجزات ظلمت کفر آپ سے ہوویگی دور چمکیگا اسلام کا عالم مین نور القصہ چھہ دن مین خندق
تیار ہوئی اور لشکر اعدا کی آن پہنچی مالک بن عوف اور عیینہ بن حصین ساتھہ بنی اسد اور غطفان اور فزارہ اور یہود کے
مشرق کی طرف سے مدینہ کے اُدھر کی زمین اونچی تھی آئے اور ابو سفیان جیش قریش اور کنانہ لئے ہوئے مغرب کی
طرف سے آیا اُدھر کی زمین نیچی تھی اور یہود قریظہ نے جو حضرت سے عہد کیا تھا حی بن اخطب کے ورغلانے سے توڑ ڈالا اور
مددگار کفار ہوئے اور ہیبت سے کثرت لشکر اعدا کے ضعفائے اہل اسلام خوفناک ہوئے اور دل اُنکے جگہہ سے
گئے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے اِذْ جَاءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ یاد کرو جسوقت کہ آئے تمپر لشکر اوپر تمھارے
سے یعنی اعلائے وادی سے کہ مشرق کی طرف مدینے سے تھی اور نیچے تمھارے سے یعنی اسفل وادی سے کہ مغرب
کی جانب تھی وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ اور جسوقت کہ پھر گئین نظرین اور خیرہ ہوئین
خوف سے اور پہنچ گئے دل گلون کو ترس سے یہہ بیان خوف کا ہے کہ مارے ڈر کے آنکھین ٹھری ہوگئین دل
نکلنے لگے دہڑک کرو تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا اور گمان کرتے تھے تم ساتھہ اللہ کے طرح طرح کے مسلمان کہتے تھے کہ لشکر
اسلام فتح پائیگا اور منافق کہتے تھے شکست کھائیگا هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا
اس جگہہ آزمائے گئے ایمان والے اور ثابت قدم اہل تزلزل سے ممتاز ہوئے اور ہلائے گئے ہلائے جانا سخت
وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا اور یاد کر جسوقت کہ کہتے تھے منافق ابن
قشیر وغیرہ اور وہ لوگ کہ بیچ دلون اُنکے کے بیماری ہے ضعف اعتقاد کی نہین وعدہ کیا تھا ہمکو اللہ تعالی نے اور رسول
اُسکے نے بیچ فتح ہونے شام اور یمن کے مگر فریب دینے کو وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ
لَكُمْ فَارْجِعُوْا اور یاد کر جسوقت کہا ایک فرقہ نے منافقون مین سے کہ اوس بن قیظی اور ابو عرابہ اور ابن ابی اور سوا اُنکے
تھے اے لوگو مدینے کے نہین جگہہ رہنے کی واسطے تمھارے لشکر مین محمد کے کیون یہان رہتے ہو

بس پھر جاؤ اپنے گھرون کو کہ مدینہ مین رکھتے ہو یا یہہ کہا کہ دین اسلام پر کیون قائم ہو پھر جاؤ اس سے طرف دین
آبا اپنے کے اور اسکو دشمنون مین چھوڑ دو یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سمجھیے کہ یثرب نام مدینہ منورہ
کا تھا پھر منع ہو گیا یہہ نام لینا یعنے مدینہ کو یثرب کہنا وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ
اور اذن مانگتا ہے ایک فرقہ انمین سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے وہ بنی حارث اور بنی سلمہ مین کہتے ہین
تحقیق گھر ہمارے مدینہ مین خالی ہین اور استحکام نہین رکھتے ہمین اجازت دو تو وہان جا کر بچاوین ڈر ہے کہ دشمن
شبخون نہ مارے وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ اور حال آنکہ نہین گھر انکے خالی اور خلل دار بلکہ محکم اور مضبوط ہین إِن يُرِيدُونَ
إِلَّا فِرَارًا نہین ارادہ کرتے اس جانے مین مگر بھاگنے کا لڑائی سے وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ
سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا اور اگر پیٹھ آوے مدینہ مین لشکر کفار کا اوپر منافقون کے اور ہجوم کرے
طرفون انکے سے یعنے یکبارگی منہہ مین آگر گرداگرد سے انکے گھیر لے پھر مانگی جاوے ان سے خانہ جنگی مسلمانون سے
یا دعوت طرف شرک کے البتہ دیوین اسکو یعنے قبول کرین بات انکی کو اور نہ ڈھیل کرین ساتھ قبول کرنے فتنے کے
مگر تھوڑا جلد بلکہ مشرک ہو جاوین یا خانہ جنگی کرین مسلمانون سے وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ
الْأَدْبَارَ اور البتہ تحقیق تھے بنو حارثہ اور بنو سلمہ کہ عہد باندھا تھا انھون نے اللہ سے پہلے اس سے یعنے احد کے
دن کہ ہرگز نہ پھیرینگے پیٹھ کو لڑائی مین وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا اور ہے عہد خدا کا سوال کیا گیا یعنے پوچھا جاوے گا
پورا کرنا اور جزا سزا اسپر دی جاویگی قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ کہہ اے
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہرگز نہ فائدہ دیگا تم کو بھاگنا اگر بھاگو تم موت سے یا قتل سے کیونکہ جس وقت تقدیر مین ہے
مرنا اور قتل ہونا اسیدم مروگے اور قتل ہوگے ایک پل نہین ٹلیگا وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا اور اسوقت
کہ بھاگوگے نہ فائدہ دیئے جاؤگے مگر تھوڑا یعنے مثلاً اگر بھاگوگے اور بالفرض کوئی دن اور جیوگے پھر کیا آخر موت ہے
فرد اس سے نہین [illegible] رافت [illegible] شخصے خنجر تلے کسی نے ٹک دم لیا تو پھر کیا قُلْ مَن ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُم مِّنَ
اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً کہہ کون ہے وہ شخص کہ بچاوے تمکو عذاب خدا سے اگر ارادہ کرے
خدا ساتھ تمھارے برائی کا اور شکست دینے لڑائی کا یا ارادہ کرے ساتھ تمھارے نعمت کا اور نصرت کا کون ہے
کہ منع کرے اسکو وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا اور نہ پاوینگے لوگ واسطے اپنے سوا اللہ تعالے
کے دوست کہ نفع پہنچاوے اور نہ مددگار کہ ضرر دفع کرے زاد المسیر مین ہے کہ ایک شخص لشکر ظفر پیکر پیغمبر سے مدینہ مین
گیا اپنے بھائی کو دیکھا کہ عیش و عشرت سے بیٹھا تھا شراب و کباب آگے دھرا تھا کہا اے بھائی تو یہان عیش و
نعمت سے شاد ہے اور حضرت پیغمبر وہان درمیان نیزے اور شمشیر کے جولان مین اسنے کہا آ بیٹھ جا تو اور یار تیرے
بلا مین گرفتار ہین اور محمد ہرگز وہان سے سلامت نہ پھرینگے وہ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

چلا اور ارادہ کیا کہ حال اسکا عرض کرے جب خدمت شریف میں پہنچا جبرئیل پہلے ہی اگر یہہ آیت اتار گئے تھے
کہ قد یعلم اللہ المعوقین منکم والقائلین لاخوانہم ھلم الینا تحقیق جانتا ہے اللہ منع کرنیوالوں کو
قتل رسول کی تم میں سے اور کہنے والوں کو بھائیوں اپنے کے کہ چلے آؤ طرف ہمارے لکھتے ہیں کہ منافق مسلمانوں
کو ڈراتے تھے یا ابو سفیان یا یہود و منافقوں کو کہتے تھے کیوں خراب ہوتے ہو اور اپنی جان ہلاک کرتے ہو مددگاری
محمد کی چھوڑ دو منافقوں نے یہود کی بات مانکر لڑائی سے پہلو تہی کیا چنانچہ فرماتا ہے حق تعالی ولا یاتون
الباس الا قلیلا اشحۃ علیکم اور نہیں آتے منافق لڑائی کفار کے میں مگر تھوڑا سا اور سمعہ سے
در الحال کہ بخیلی کرتے ہیں مدد کرنے اور نفقہ دینے ہیں اوپر تمہارے یا نہیں چاہتے کہ فتح اور غنیمت تمہارے ہاتھ
لگے فاذا جاء الخوف رایتہم ینظرون الیک تدور اعینہم کالذی یغشی علیہ من الموت
پس جس وقت آوے ڈر دشمن کا دیکھا تو نے انکو کہ نامرادی سے دیکھتے ہیں طرف تیرے پھرتے ہیں آنکھیں مانند
اس شخص کے کہ غشی آتی ہے اوپر اسکے سکرات موت سے فاذا ذھب الخوف سلقوکم بالسنۃ حداد
اشحۃ علی الخیر پس جس وقت جاتا رہتا ہے ڈر رنج دیتے ہیں تمکو اور سخت باتیں کہتے ہیں ساتھ زبانوں تیز کے
در الحال کہ بخیلی کرتے ہیں اوپر بھلائی کے یعنے مال غنیمت کے کہ وقت تقسیم غنائم کے جھگڑتے ہیں اولئک لم
یؤمنوا فاحبط اللہ اعمالہم یہہ لوگ نہ ایمان لاتے تھے پس ناپید کر دیئے اللہ نے عمل انکے
یعنے جہاد جو ریا اور غرض دنیوی سے کیا ہے یا ظاہر کر دیا اللہ نے ناپید ہونا عمل انکے کا وکان ذلک علی
اللہ یسیرا اور ہے یہہ ظاہر کرنا اوپر اللہ کے آسان یحسبون الاحزاب لم یذھبوا یہہ گروہ گمان
کرتے ہیں لشکروں کو کفار کے کہ نہیں گئے یعنے نامردی اور دہشت منافقوں کو اسقدر ہے کہ باوجود اسکے کہ
مشرک لڑائی ہار کر بھاگ گئے ہیں یہہ جانتے ہیں کہ مدینہ کو گھیرے ہوئے جنگ پر مستعد کھڑے ہیں وان
یات الاحزاب یودوا لو انہم بادون فی الاعراب یسالون عن انبائکم اور اگر آویں وے لشکر بار دیگر دوست
رکھیں منافق کاشکے وہ جنگل میں رہتے بیچ گنواروں کے یعنے نامرادی سے چاہتے کہ مدینہ میں نہ رہتے گانوں میں
رہتے پوچھا کرتے آتے جاتے جانیوالوں سے خبریں تمہاری کو اور دشمنوں کے کو کہ کس طرح لڑائی ہوئی کسنے فتح
پائی کسنے شکست کھائی ولو کانوا فیکم ما قاتلوا الا قلیلا اور اگر ہوتے درمیان تمہارے مدینہ میں اور لڑائی
ان پڑتی نہ لڑتے کفار سے مگر تھوڑا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ البتہ تحقیق ہے واسطے
تمہارے اے نامردو اور ڈرپوکو بیچ افعال پیغمبر خدا صلعم کی پیروی اچھی کہ انکے طرح لڑائی میں قدم جمائے ہو اور محنتوں
پر صبر کرو یا بیچ ذات پاک انکے کے واسطے پیروی کے خصلت نیک ہے لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخر وذکر
اللہ کثیرا واسطے اس شخص کے کہ امید رکھتا ہے ثواب خدا کی یا لقائے کبریا کی اور نعیم اور جزا کی اور یاد کرتا ہے اللہ کو

بہت دل اور زبان سے موضح ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے صحابہ کو خبر دی تھی کہ لشکر آوینگے اور تجھ پر کام سخت ہوگا پھر آخر کو
فتح پاوگے اسپر وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ
مَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا اور جس وقت دیکھا ایمان والوں نے لشکروں کو خندق کے دن کہ بڑا لشکر اسلام کی طرف آیا تھا
بھی کہا یہ ہے جو وعدہ کیا تھا ہمکو اللہ نے اور رسول اسکے نے اور سچ کہا تھا اللہ نے اور رسول اسکے نے اور نہ زیادہ
کیا دیکھنے لشکروں کے نے مسلمانوں کو مگر یقین لانا مواعید الٰہی پر اور اطاعت کرنا احکام حضرت رسالت پناہی پر کہ
سعادت دو سرا اس تسلیم میں مندرج ہے بیت جسنے خط فرمان پر تیرے سر کو جھکایا تاج شرف دولت توفیق
گویا پایا لکھا ہے کہ بعضے اصحابوں نے نذر کیا تھا جیسے حمزہ اور مصعب اور عثمان اور طلحہ اور انس بن نضر رضی اللہ
عنہم کہ کبھی کسی لڑائی میں جو ہمراہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہوں تو لیے مقاتلہ کفار میں ڈٹ جاویں کہ ہرگز نہ ملیں
اور نہ ہٹیں یہاں تک کہ شہید ہوں حق تعالیٰ انکی صفت میں فرماتا ہے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا
اللّٰهَ عَلَيْهِ بعضے مسلمانوں میں سے وہ مرد ہیں کہ سچ کیا انہوں نے اس چیز کو کہ عہد باندھا تھا اللہ سے اوپر
اسکے کہ ثابت رہنا ہے قتال کفار پر واسطے رضا پروردگار کے فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ پس بعضا انمیں سے وہ شخص
ہے کہ پورا کر چکا کام اپنے کو یعنی نذر اپنے کو کہ لڑتے لڑتے شربت شہادت پیا مانند حمزہ اور مصعب اور انس رضی اللہ عنہم کے
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ اور بعضا انمیں سے وہ شخص ہے کہ انتظار کرتا ہے جیسے عثمان اور طلحہ رضی اللہ عنہما وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا
اور نہیں بدل ڈالا عہد کو انہوں نے کچھ بدل ڈالنا لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ
شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ تو کہ بدلا دیوے اللہ سچوں کو بدلے سچ انکے کے اور عذاب کرے منافقوں کو اگر چاہے
کہ نفاق پر رہیں یا رجوع رحمت کرے اور توفیق توبہ دے اوپر انکے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا تحقیق اللہ ہے
بخشنے والا انکا جو توبہ کرے مہربان اسپر جو توبہ پر مرے حدیث میں ہے کہ فوجیں بیس دن یا ستائیس دن مدینہ پر
رہیں ڈنکو گرد خندق کے جا کر تیر اور پتھر مارتے تھے اور رات کو ارادہ شبخون کا کرتے تھے حضرت سوار ہو کر گرد صحابہ سے
حفاظت اپنی لشکر کی کرتے تھے ایکدن عمرو کہ بڑا بہادر تھا لوگ ہزار مردوں کے مقابل اسکو جانتے تھے چار آدمیوں
سے خندق کود کر آیا اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا گیا اور ان چاروں کو مسلمانوں نے سنگسار کیا دل کافروں
کی ٹوٹ گئے حضرت نے دوشنبہ سہ شنبہ کو واسطے خرابی احزاب کے دعا کی چہارشنبہ کے دن ظہر کے وقت اثر دعا کا ظاہر
ہوا حق تعالیٰ نے ہوا ایک باد صبا تند کافروں کے فوج پر اور لگین بھیجے گئیں تا بھوکے رہے فرشتوں نے میخیں اکھیڑ ڈالیں خیمہ
ڈیرے گر پڑے گھوڑے چھٹ گئے تنور والا اجا گھر اگر آپ سے آپ بن لڑائی کے بھاگ گئے بیت بن تیغ
و تیر کے فتح پائی کفار نے کیا شکست کھائی وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا اور پھیر دیا اللہ نے
مدینہ سے ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے تھے ساتھ غصہ انکے کے یعنی خشمناک بھاگے نہ پہنچے غنیمت اور نصرت کو نہ

وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ اور کفایت کیا اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی سے سبب باؤ کے اور فرشتے کے وَكَانَ اللّٰهُ
قَوِيًّا عَزِيْزًا اور ہے اللہ زبردست غالب سب پر بعد بھاگنے فوجوں کے حکم ہوا کہ بنی قریظہ پر چڑھائی کرو کہ مدینہ کے
پاس ہیں عہد شکنی کر کر مددگار فوجوں کے ہوئے ہیں لشکر اسلام نے انکو پندرہ دن گھیرا اور زندگی سے تنگ کیا
آخر حکم سعد بن معاذ پر اتر آیا سعد رض نے حکم کیا کہ مردوں کو انکے قتل کرو اور عورتوں اور بچوں کو بردے کرو اور مال انکے
مسلمانوں کو بانٹ دو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حکم سعد نے کیا ہی حق تعالیٰ کی طرف سے ساتوین
آسمان کے اوپر سے حکم آیا تھا اس واقعہ کے اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا اور اتارا اللہ نے
ان لوگوں کو کہ مددگار ہوئے تھے فوجوں کے اہل توریت سے یعنے یہود قریظہ کو اتارا قلعوں انکے سے اور ڈالی ہیبت دلوں
انکے کے در پیغمبر اور لشکر پیغمبر کا ایک فرقہ کو کہ نو سو آدمی تھے یا سات سو مار ڈالتے ہو تم اور بردے کرتے ہو ایک فرقہ
کو کہ عورتیں اور بچے انکے ہیں وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا اور وارث
کیا تمکو زمین انکے کا یعنے کھیتوں اور باغوں انکے کا اور گھروں انکے کا اور مالوں انکے کا یعنے کوٹ اور قلعوں اور نقد
اور جنس اور چارپایوں انکے کا اور اس زمین کا کہ نہ پانو رکھا تھا تمنے اوپر اسکے یا نہ مالک ہوئے تھے تم اسکے مراد
اس سے خیبر ہے یا دریائے روم ہے یا ملک فارس ہے بعضوں نے کہا ہے کہ قیامت تک جو زمین کہ تصرف

اہل اسلام میں آویگی اسمیں داخل ہے وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا اور ہے اللہ اوپر ہر چیز کے قادر
پس قدرت رکھتا ہے کہ تصرف اہل اسلام میں شہروں کو لا دے اور دست ملازمان سید انام میں بلاد کو
مسخر فرما دے بیت کافی اشارہ اسکا ہو کیونکہ نہ فتح باب میں فتح و ظفر ادھر ادھر چلتے ہیں وہاں رکاب میں
لکھا ہے کہ نوین برس ہجرت سے ازواج طاہرات سے آپ کے لباس پوشاک زیور نادر نفیس آپسے طلب کرتی
تھیں کہ آپ کے پاس نتھے انسے آزردہ ہو کر آپ مسجد میں آبیٹھے اور قسم کھائی کہ ایک مہینے تک انسے خلطہ نکرونگا
بعد انتیس دن کے کہ وہ چاند انتیس ہوا جبرئیل علیہ السلام آیۃ تخییر لائے کہ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ
اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا اے پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم کہہ واسطے بی بیوں اپنے کے اگر ہو تم ارادہ کرتی زندگانی دنیا کا اور بناؤ سنگار اسکا جیسے لباس نفیس اور زیور مکلف
پس آؤ کہ کچھہ فائدہ دوں میں تمکو جیسی طلاق والیوں کو دیتے ہیں سوا مہر کے اور رخصت کروں میں تمکو رخصت کرنا
اچھا رغبت سے نہ کراہت سے وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ
مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا اور اگر تم ارادہ کرتی ہو ثواب خدا کا اور خوشنودی رسول اسکے کا اور نعمتوں گھر پچھلے کا پس تحقیق
اللہ نے تیار کیا واسطے نیکی کرنیوالیوں کے تم میں سے ثواب بڑا کہ نعمتیں دنیا کی اسکے آگے کچھ چیز نہیں لکھا ہے کہ

اول جس کسی نے ازواج مطہرات سے کہ خدا اور رسول کو اختیار کیا عائشہ صدیقہ تھیں رضی اللہ عنہا یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ
مَنْ یَّاْتِ مِنْکُنَّ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ اے بی بیو پیغمبر کے جو کوئی لاوے تم میں سے
بیحیائی ظاہر کہ نافرمانی رسول ہے اور مبینہ بفتح یا بھی قرأت ہے یعنے بیحیائی ظاہر ہوئی دوچند کیا جاویگا واسطے اسکے
عذاب دوبرابر کہ اور عورتوں کو ہوئیگا گناہ اکا زشت تر ہے وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا اور ہے دوچند عذاب
دنیا اوپر اللہ کے آسان وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْکُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا کَرِیْمًا
اور جو کوئی فرمانبرداری کرے تم میں سے کہ بی بیاں پیغمبر کی ہو واسطے اللہ کے اور رسول اسکے کے اور عمل کرے
اچھے دیوینگے ہم اسکو ثواب اسکا دوبار ایک بار سبب فرمانبرداری خدا کے دوسرے بار بجہت رضامندی رسول
کے اور تیار کیا ہے ہم نے واسطے اس بی بی کے رزق اچھا بہشت میں زیادہ اجر اسکے سے یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ
لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا
اے بی بیو پیغمبر کی نہیں تم مانند ہر ایک عورتوں امت کے میں سے کیونکہ تمکو فضل بڑا ہے سب عورتوں پر
اگر پرہیزگاری کرو تم اور ڈرو اللہ سے اور کہا مانو پیغمبر کا پس مت نرمی کرو بات میں جب کسی سے کلام
کرو پس طمع کرے وہ شخص کہ بیچ دل اسکے کے مرض ہو یعنے نفاق یا خواہش بدکاری کی اور کہو بات نیک ہی
وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی اور ٹھہرے رہو بیچ گھروں اپنے کے اور مت بناؤ کرو
بناؤ جاہلیت پہلے کا سمجھیے کہ ایام جاہلیت دو ہیں ایک پہلے ایک پچھلے پہلے زمان ادریس علیہ السلام تا وقت
نوح علیہ السلام ہیں اور پچھلے زمان عیسے عم سے تا عہد نبوت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور صحیح یہ
ہے کہ جاہلیت اولی زمانہ ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام میں تھی کہ عورتیں لباس نفیس اور زیور بکلف سج کر مردوں
کے روبرو جلوے دکھاتی تھیں اور بعضوں نے یہہ معنی کہی ہے کہ مت خرام کرو مانند خرام اہل جاہلیت پہلے کے
بحر مواج میں ہے کہ تبرج باریک لباس پہننا ہے عورتوں کو کہ بدن نظر آوے حدیث میں اسکے حق میں لعنت
آئی ہے اور جاہلیت اولی بعد آدم تا نوح ہے یا بعد ادریس تا نوح اسوقت میں مرد سب خوبرو تھے اور عورتیں
بدشکل عورتیں اپنے آپ کو مردوں کو دکھاتی تھیں یا موتی پہن کر چلتی تھیں اجنبی مردوں کے سامنے ہوتی
تھیں سو حق تعالی نے فرمایا کہ بناؤ مت کرو اور غیر مردوں کے سامنے تم مت چلو باریک مت پہنو بدن مت
دکھاؤ مانند تبرج جاہلیت اولی کے وَاَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور قائم کیا
کرو نماز کو کہ اصل طاعات بدنیہ ہے اور دیا کرو زکوٰۃ کو کہ اشرف عبادات مالیہ ہے اور فرمانبرداری کرو
اللہ کے فرضوں میں اور رسول اسکے کے سنتوں میں اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا
سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تو کہ دور کرے تم سے گناہ کو اے گھر والو پیغمبر کے اور پاک کرے تمکو

عصیان سے خوب پاک کرنا صاحب کشاف نے کہا ہے کہ یہہ آیت دلیل ہے کہ بی بیان پیغمبر کی اہل بیت
مین سے لئے گئے ہین اور وسیط مین ہے کہ مراد اہل بیت سے بی بیان حضرت کی ہین ساتھہ دلیل خطاب
پہلے اور پچھلے کے اور ضمیر مذکر کی لیطہرکم مین واسطے تغلیب کے ہے کہ پیغمبر درمیان انکے تھے زاد المسیر مین ہے
کہ یہہ ندا انکے عام ہے واسطے ازواج اور اولاد آپ کی اور احقاف مین بھی امام ابو منصور ماتریدی سے یہی
منقول ہے عین المعانی مین ہے کہ ظاہر تفسیر دلالت کرتی ہے کہ اہل بیت ازواج ہون لیکن حضرت
عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے کہ اہل بیت
فاطمہ اور علی اور حسنین رضی اللہ عنہم ہین اسباب نزول مین ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت
میرے گھر مین گلیم پر کہ انکے بچھونے پر بچھادی تھی مین نے بیٹھے تھے حضرت فاطمہ کھانا آپ کے واسطے لائین
آپ نے فرمایا علی اور حسنین کو بلاؤ کہ اس خوان پر میرے ہم کاسہ ہون وہ آئے کھانا کھایا پھر حضرت نے گلیم انپر
ڈال لی اور کہا کہ الہی یہہ اہل بیت میرے ہین دور کر انسے رجس کو اور پاکیزہ کر انکو یہہ آیت نازل ہوئی اور مین نے
اپنا سر گلیم مین ڈالکر کہا کہ یا رسول اللہ مین بھی اہل بیت تیری سے ہون فرمایا انک علی خیر اسیواسطے آل عبا
ان پانچون کو کہتے ہین **فرد** جنون کو آل عبا کہتے ہین سواے رافت بنی ہین اور علی فاطمہ ہین اور حسنین
تیسیر مین انس بن مالک سے منقول ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کو جو حضرت فاطمہ کے گھر کی
طرف سے نکلے فرماتے انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا بحر المواج مین ہے کہ جملہ
انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا تذییل ہے کیونکہ ازالت رجس اہل بیت کلام سابق سے مفہوم
ہوئی تھی اسنے تاکید اسکی کی اور یہہ آیت دلیل ہے کہ زن اہل بیت شوہر کی ہوتی ہے اور تذکیر ضمیر علیکم
اور یطہرکم دلیل ہے اسپر کہ اہل بیت شامل ہے عورتون کو اور مردون کو جو گھر مین ہون کیونکہ اگر مخصوص
عورتین ہوتین تذکیر ضمیر نہ لاتے اور اسمین علی اور فاطمہ اور حسنین داخل ہین کیونکہ انکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ اللھم لکل نبی اھل وھؤلاء اھلی اور حدیث دوسری مین ہے کہ ھؤلاء اھل بیتی اور اہل البیت
منادا ہے یا منصوب بمدح اور پر تقدیر اعنی کے اور یطھرکم تطھیرا معطوف ہے اوپر لیذھب عنکم الرجس کے
زوال دور ہونے رجس سے طہارت مفہوم ہوتی ہے پھر ذکر طہارت کا کیا فائدہ رکھتا ہے جواب فائدہ
اسکا توضیح ہے اور بعضون نے تاکید کہا ہے اور امتناع عطف تاکید مین نہین گنا ہے اور شک نہین ہے
تاکید مین کمال الصال چاہیئے اور کمال الصال مانع عطف ہے سوال لیطہرکم چاہتا ہے کہ پہلے پلیدی ہو اور
ان انکہ انہین سابق رجس تھا پس تطہیر کس معنے سے ہے جواب یہہ کلام باب تنزیل ممکن سے ہے منزل
محقق کے بطریق المبتداء ھو المجرد عن العوامل اللفظیۃ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من ایات اللہ والحکمۃ

کہ زید نے کئی بار ارادہ طلاق دینے کا کیا حضرت نے منع فرمایا چنانچہ حق تعالیٰ ارشاد کرتا ہے وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اور یاد کر جسوقت کہ کہتا تھا تو واسطے اُس شخص کے کہ انعام کیا ہے اللہ نے اوپر اسکے ساتھ
اسلام کے اور توفیق خدمت اور متابعت تیری کے اور انعام کیا ہے تونے اوپر اسکے ساتھ پرورش کرنے اور آزاد
کرنے اور بیٹا کہنے کے یعنی زید کو کہ نعمت میں خدا کے اور تیرے بہرا ہے کہتا تھا تو کہ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ
تھام رکھ اوپر اپنے بی بی اپنی کو یعنی زینب کو وَاتَّقِ اللّٰهَ اور ڈر اللہ سے اسکے معاملہ میں اور ضرر پہنچانیکو اسکے
طلاق مت دے وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَی النَّاسَ اور چھپاتا تھا تو بیچ جی اپنے کے جو کچھ اللہ
ظاہر کرنیوالا ہے اسکا یعنی زینب داخل ازواج میں تیرے ہوگی اور ڈرتا تھا تو طعن لوگوں کے سے کہ کہینگے
بیٹے کی جورو آپ کرلی وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ اور اللہ بہت لائق ہے اسکا کہ ڈرے تو اس سے جن کاموں
میں کہ ڈرنا چاہیئے اور مقرر ہے کہ حضرت سب سے زیادہ ڈرتے تھے اللہ سے کیونکہ خوف بنسبت علم کے ہے اِنَّمَا
یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا پس بحکم انا اعلمکم باللہ قطعی سب عالم سے زیادہ تر تھے علم کا ثمرت نتیجہ
خوف وخشیت ہے کہ آہ جسقدر جانے اسے اتنا ہی اُس سے ڈر لگے لکھا ہے کہ زید نے زینب کو طلاق دی بعد
پورے ہونے مدت عدت کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسیکے ہاتھ پیغام اپنا بھیجا زینب نے خوش ہوکر قبول کیا
اور سجدہ شکر بجالائی یا دوگانہ شکرانہ ادا کیا اور کہا خدایا پیغمبر تیرا مجھے چاہتا ہے اگر میں لائق اسکے ہوں
تو مجھکو اُسے دے اسیوقت دعا اسکی قبول ہوئی اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا
پس جب ادا کرلی زید نے زینب سے حاجت کہ رکھتا تھا موضع میں ہے کہ مراد زید کی طلاق دینا زینب کو تھا حاجت اپنی
یہہ مراد اپنی پائی یعنی زینب کو طلاق دی اور مدت عدت کی گذر گئی زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ
اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا بیاہ دیا ہمنے تجھے اسکو تو کہ ہووے بعد تیرے اوپر ایمان والوں کے تنگی یا گناہ
یا وبال بیچ بی بیوں لےپالکوں اُنکے کے جب ادا کرلیں اُنسے حاجت یعنی طلاق دیدیں اور مدت عدت
کی گذر جاوے وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا اور ہے حکم خدا کا کیا گیا بے شبہ جیسے کہ زینب کے معاملہ میں ہوا پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم بعد نزول اس آیۃ کے بن دستوری کے زینب کے گھر تشریف لائے زینب نے کہا
یارسول اللہ بن پیغام نکاح بن گواہ حضرت نے فرمایا اللہ نکاح باندھنے والا ہے اور جبرئیل شاہد پھر زینب عورتوں میں
فخر کیا کرتی تھیں کہ میرا نکاح اللہ نے پیغمبر سے کیا اور تمہارے نکاح باندھنے والے اولیا تمہارے ہوتے ہیں
مَا كَانَ عَلَى النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ نہیں ہے اوپر پیغمبر کے کچھ تنگی اور وبال بیچ اس چیز کے کہ مقرر کیا ہے
اللہ نے واسطے اسکے اور یہہ صورت مخصوص آپ ہی کی نہیں بلکہ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ راہ مقرر
کی اللہ نے بیچ ان لوگوں کے کہ گذرے پہلے اس سے مراد اور پیغمبر ہیں جو پہلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے گذرے

کہ حق تعالی نے نفی حرج کی کری اُنسے اُن چیزون مین کہ مباح کین اُسپر وکان امر اللہ قدرا مقدورا اور ہے کام
اللہ کا اندازے پر مقرر کیا ہوا ایسی صفت اُن لوگون کی کرتا ہے کہ گذرے ہین پیغمبرون سے کہ الذین یبلغون
رسالات اللہ ویخشونہ ولا یخشون احدا الا اللہ وہ لوگ کہ پہنچاتے ہین پیغام خدا کے امتون اپنی کو اور ڈرتے ہین
اُس سے اور نہین ڈرتے کسی سے مگر اللہ سے وکفی باللہ حسیبا اور بس ہے اللہ کفایت کرنیوالون کو یا حساب
کرنیوالا بندون کا پس جبکہ حساب اُنکے ہاتھ مین ہو تو ڈرنا بھی اُس سے چاہیے بیت جبکہ کہ بس اختیار مین
حساب اپنا ہو اُس سے نڈرین تو پھر ڈرین کس سے کہو بعد واقعہ زینب کے بے ادبون نے زبان طعن کھولی
اور حضرت کو کہنے لگے کہ یہہ شخص ہمین کہتا ہے کہ بیٹون کی جوروین پدر پر حرام ہین اور آپ زید کی جورو کو کہ اپنے
ہے نکاح مین لے آیا اور زید کو لے پالک آپ کا تھا مثل پسر اصلی کے حکم شرع مین وہ جانتے تھے حق تعالی نے
یہہ آیت نازل کی کہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم نہین ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ کسی ایک کا مردون
تمہارے مین سے اور اگرچہ قاسم طاہر طیب ابراہیم کا ہے لیکن وہ مرتبہ رجلیت کو نہین پہنچے تھے کہ اس عالم
سے انتقال کر گئے پس اُسکا حقیقت مین کوئی اصلی صلبی بیٹا ہی نہین کہ جسکی جوروین اُسپر حرام ہون
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور لیکن وہ رسول خدا کا ہے اور ختم کرنیوالا تمام پیغمبرونکا یا خاتم بمعنے آخر کے
یعنی وہ آخر پیغمبرونکا ہے نور ظہور مین جیسا کہ اول اُنکا تھا ظہور نور مین یا خاتم بمعنے مہر ہے یعنے مہر ہے پیغمبرونکی
کہ پیغمبری اُسپر تمام ہوئی اور نبوت ختم ہوی وکان اللہ بکل شیء علیما اور ہے اللہ ساتھ سب چیزون کے دانا یعنی
جانتا ہے کہ کون لائق ہے اسبات کے کہ نبوت اُسپر ختم ہو لکھا ہے کہ صحت ہر کتاب کی مہر اُسکی سے ہے حق تعالی نے
حضرت کو مہر فرمایا تو کہ جانین کہ تصحیح دعوی محبت الہی کے سوا متابعت حضرت رسالت پناہی نہین ان کنتم
تحبون اللہ فاتبعونی اور شرف اور بزرگواری ہر کتاب کی مہر اُسکی سے ہے شرف سب انبیا کی بھی حضرت
ہمارے ہین اور شاہد ہر کتاب کی مہر اُسکی ہے پس شاہد سب کے محکمہ قیامت مین حضرت ہمارے ہونگے
وجئنابک علی ھؤلاء شہیدا اور جب کتاب پر مہر کردی لکھنا موقوف ہوا جب نبوت آپ پر ختم ہوی
در نبوت بند ہوا اور جو آپ سب انبیا مین ساتھ مہر نبوت کے مخصوص تھے ساتھ ختمیت اُنکے کے بھی اختصاص
پایا فرد چون مہر نبوت مین مخصوص ہو گئے حضرت ویسے ہی ہو گئے مختص وہ ختم نبوت مین یا ایہا الذین امنوا
اذکروا اللہ ذکرا کثیرا اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت یعنے غالب اوقات یا طرح طرح
سے ذکر کرو تہلیل اور تکبیر اور تحمید اور تمجید وسبحوہ بکرۃ واصیلا اور پاکی بیان کرو اُسکی یا نماز پڑھو واسطے اُسکے
صبح اور شام کیونکہ یہہ دونون نمازین شاق ہین اداکرنے مین سلمی نے کہا ہے کہ مراد ذکر کثیر سے ذکر قلبی ہے کیونکہ ہر دم
ذکر کثیر کی اشارت طرف محبت کے ہے کہ مجھے دوست رکھو کیونکہ مقرر ہے کہ من احب شیئا اکثر ذکرہ نشان دوستی کا

یہی ہی کہ کوئی دم ذکر دوست کے سے غافل نرہے زبان سے اسکو یاد کرے اور دل سے اسکا دھیان رکھے
بیت زبان و دل مین ہووے تیرا جو ذکر و خیال تو وہ وہ بین ہے بیکار یہہ ہے برین وبال **هُوَ الَّذِي يُصَلِّي**
عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وہی اللہ جو درود بھیجتا ہی اوپر تمھارے یعنے رحمت
اور درود بھیجتے ہین فرشتے اسکے یعنے بخشش طلب کرتے ہین واسطے گناہون تمھارے اور یہہ درود خدا کی اور فرشتونکی
تجھپر اسواسطے ہی تو کہ نکالے تم کو اندھیرون کفر کے سے طرف روشنی ایمان کے مراد اخراج سے مداومت اور
استقامت ہی اوپر خروج کے کیونکہ وقت صلوۃ کے اللہ اور فرشتون کی ظلمت مین نتھے اور بعضے کہتے ہین کہ
نکالتا ہی ظلمت معصیت سے طرف نور طاعت کے یا شک سے طرف یقین کے یا تاریکی تدبیر سے ہی طرف روشنی
تقدیر کے بحر الحقائق مین ہے کہ بشریت سے طرف روحانیت کے **وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا** اور ہی اللہ اوپر ایمان والوں کے
مہربان کہ آپ اُنپر رحمت کرتا ہی اور فرشتون کو اُنکے بخشش کے واسطے فرماتا ہی **تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ**
دعا ایمان والون کی اللہ تعالی سے جسدن کہ ملاقات کرینگے اُس سے سلام ہی کہ خبر دینے والا سلامتی کا ہی
ہر آفت سے اور بعضون نے کہا ہی کہ عزرائیل کیطرف ضمیر پھرتی ہے کہ مذکور نہین یعنے جسدن ملک الموت کو
دیکھینگے سلام کرینگے **وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا** اور تیار کیا ہی اللہ نے واسطے مومنون کے باوجود تحیت کے اُنپر ثواب
بزرگ کہ بہشت ہی اور نعمتین وہان کی **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا** ای پیغمبر یہہ بدلے کرامت
ہی تحقیق ہمنے بھیجا ہی تجھکو گواہی دینے والا اوپر تصدیق اور تکذیب امت کے اور خوشخبری دینے والا ساتھ رحمت
ہماری کے اور ڈرانے والا عذاب ہمارے سے **وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا** اور پکارنیوالا طرف
عبادت خدا کے اور توحید کبریا کے ساتھ حکم اُسکے کے یا توفیق اُسکے کے اور چراغ روشن کرنیوالا یا صاحب چراغ روشن
کے کہ قرآن ہی لکھا ہی کہ حق تعالی نے پیغمبر ہمارے کو چراغ فرمایا اسواسطے کہ روشنی چراغ کی اندھیرے کو دفع
کرتی ہے نور وجود آپ کے نے بھی ظلمت کفر عرصہ عالم سے نابود کی **بیت** رہین بند ظلمت مین پھر کیون اسیر
دیا حق نے ہمکو سراج منیر دوسری جو چیز گھر مین گم جائے چراغ کی روشنی سے مل جاتی ہے جو مقام کہ پوشیدہ
تھے نور چراغ مصطفوی سے اوپر مقتبسان انوار معرفت کے روشن ہو گئے **مثنوی** گنج اسرار الہی وا کیا کنج عشاقون
کو روشن کر دیا ای چراغ حق منور کیا ہی فروغ کور ہی آگے تیرے چشم دروغ دیدہ عالم مین بینائی نتھی تجھ سے
ہی چشم جہان روشن ہوئی تیسری چراغ اہل خانہ کا سبب امن اور راحت کا ہوتا ہی اور چور کا موجب
خجالت اور عقوبت کا حضرت بھی دوستون کے وسیلہ سلامت ہین اور منکرون کے موجب حسرت اور ندامت اور
تیسرا تاکید ہی یعنے تو چراغ مثل اور چراغون کے نہین کہ گاہے روشن ہون گاہے بجھ جاوین بلکہ اول سے آخر تک تو روشن رہیگا
اور چراغ باؤ سے بجھتے ہین نور تیرا کوئی نہین گھٹا سکیگا **يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ** اور چراغ

رات کو روشن ہوتے ہین نہ دنکو اور تونے تب ظلمت کو دنیا کے منور کیا نور دعوت سے اور روز قیامت کو روشن کریگا
پر تو شفاعت سے **بیت** ہوا ہی تجھہ سے منور جہان جہان پیارے تیرا چراغ ہی روشن یہان وہان پیارے کشف
الاسرار مین ہے کہ حق تعالی نے آفتاب کو چراغ کہا کہ وجعلنا سراجا وہاجا اور پیغمبر ہمارے کو بھی چراغ فرمایا وہ چراغ آسمان کا ہے
یہہ چراغ زمین کا وہ چراغ دنیا کا ہی یہہ چراغ دین کا وہ چراغ منازل فلک کا ہی یہہ چراغ محافل ملک کا
وہ چراغ آب وگل کا ہی یہہ چراغ جان ودل کا اسکے طلوع سے خواب سے بیدار ہوتے ہین اسکے ظہور سے
عدم سے چونک کر عرصہ گاہ وجود مین آتے ہین **بیت** اسی کے نور نے روشن کیا ہی راہ آمد کا ہوتا اگر ظہور نکا
تو پھر عالم مین کون آتا اور حق تعالی نے آپ کو چراغ فرمایا اور آفتاب نہین فرمایا باوجودیکہ مہر روشن تر اور تابندہ
تر ہی یہہ نسبت چراغ کی اسواسطے مہر سے مہر نہین بن سکتا اور چراغ سے چراغ لاکھون روشن ہو جاتے
ہین یہہ اشارہ ہی کہ اس چراغ بلاغ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے کرورون چراغ دلکے روشن ہو کر تمام
عالم ہونگے اور انسے تا قیامت یہہ فیض جاری رہیگا **فرد** تا حشر منقطع نہ کبھی ہوگا اسکا فیض، وہان وہ خزانہ
ہی کہ ہو نقد سیم زیادہ وبشر المؤمنین بان لہم من اللہ فضلا کبیرا اور خوشخبری دے ایمان والون کو ساتھ
اسکے کہ واسطے انکے ہے اللہ کی طرف سے فضل بڑا سوا اجر اعمال انکے کے یعنے دولت لقا کہ بزرگتر اور شریف
تر ہی ولا تطع الکفرین والمنفقین ودع اذاہم اور مت کہا مان کافرونکا اور منافقونکا اور چھوڑ دے
ایذا دینا انکا یعنے بدلا اپنے رنج پہنچانیکا مت لے کہ ہم انسے سمجھ لینگے اور انکی برائی تجھہ سے دفع کرینگے وتوکل
علی اللہ اور توکل کر اوپر اللہ کے بیچ دفع انکے کے وکفی باللہ وکیلا اور کفایت ہی اللہ کارساز نگہبان
یا ضامن واسطے وعدہ نصرت اور غالبیت تیرے کے یا ایہا الذین امنوا اذا نکحتم المؤمنت ثم طلقتموہن من قبل
ان تمسوہن ای لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ نکاح کرو تم ایمان والیون کو پھر طلاق دو انکو پہلے اس سے
کہ ہاتھہ لگاؤ انکو مس امام صاحب کے نزدیک خلوت صحیحہ ہی اور شافعی کے نزدیک مباشرت ہی یعنے
پہلے خلوت صحیحہ سے یا دخول سے فما لکم علیہن من عدۃ تعتدونہا پس نہین واسطے تمہارے
اوپر ان طلاق والیون کے گنتی ایام کی کہ گنو اسکو فمتعوہن پس فائدہ دو انکو اگر مہر فرض کیا ہے تو نصف مہر لازم
ہی واسطے مطلقہ کے اور متعہ مندوب نزدیک امام صاحب کے اور نزدیک بعضون کے واجب اور اگر مہر مسمی نہین
رکھے متعہ واجب ہے مقدار مال ویسار کے وسرحوہن سراحا جمیلا اور رخصت کرو انکو اپنے گھرون سے رخصت کرنا اچھا
اگر عدت نہین اور ضرر مت پہنچاؤ انکو یا ایہا النبی انا احللنا لک ازواجک التی اتیت اجورہن ای پیغمبر تحقیق
ہمنے حلال کئین واسطے تیرے بی بیان تیری وہ جو دیا ہی تو نے مہر انکا نقید حلال یا عطائے مہر واسطے فضیلت کے ہی
نہ واسطے توقف حل کے اسپر وما ملکت یمینک مما افاء اللہ علیک اور حلال کئین اوپر تیرے جنکا کہ مالک ہوا ہی

ماہنا ہاتھہ تیرا اُس چیز مین سے کہ پھیر لایا ہے اللہ تعالی اوپر تیرے غنائم مشرکون سے مانند صفیہ اور ریحانہ اور
امثال اُنکے کے وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ اور بیٹیان چچے تیرے کی اور بیٹیان پھپھون تیرے کی اولاد
عبد المطلب سے وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ الّٰتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ اور بیٹیان ماموں تیرے کی اور بیٹیان خالاؤن تیرے
کی اولاد عبد مناف بن زہرہ سے وہ جو وطن چھوڑ آئے ہین ساتھہ تیرے احتمال ہے کہ قید ہجرت کی مخصوص
ساتھہ حضرت کے ہو اور قول ام ہانی کا بھی موید اسکا ہے کہ کہا مجھے حضرت نے پیغام بھیجا تھا اس آیتہ سے مین
آپ پر حرام ہوئی کیونکہ ہجرت مین نے نہین کی تھی وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا
خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ اور حلال کی ہے عورت ایمان والی اگر بخش دیوے بغیر مہر کے جان اپنی کو واسطے
پیغمبر کے اگر ارادہ کرے پیغمبر یہہ کہ نکاح کرے اُسکو خالص واسطے تیرے سوا مسلمانون کے یعنے یہہ مخصوصات
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ عورت فقط ہبہ سے بے مہر نکاح مین آئی اور امام اعظم رح نے کہا ہے کہ بلفظ
ہبہ نکاح منعقد ہو جاتا ہے لیکن مہر مثل لازم آتا ہے سمجھہ لیجئے کہ اسطرح کے اتفاق پڑنے مین اختلاف ہے اظہر
یہہ ہے کہ یہہ واقع ہوا زینب بنت خزیمہ سے کہ ام المساکین اُنکو کہتے ہین یا خولہ بنت حارث سے یا ام شریک
بنت جابر سے اور زینب کا یہہ رمضان مین تیسرے برس ہجرت سے ہوا آٹھہ مہینے حرم محترم مین رہے ربیع الآخر مین
چوتھے سال وفات پائی اور اہل سیر کے نزدیک یہہ ام شریک سے واقع ہوا اور دولت عقد نہین پائے واللہ اعلم
قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ تحقیق جان لیا ہمنے جو کچھ مقرر
کیا ہے ہمنے اوپر امت کے شرائط عقد سے بیچ حق نکاح بی بیون اُنکے کے یعنے مہر اور گواہ اور نفقہ اور کسوت اور وجوب
تسویہ قسمت اور تزویج چار عورتون حرون کی اور بیچ اُس چیزون کے کہ مالک ہوئے ہین دہنے ہاتھہ اُنکے یعنے
لونڈیون اُنکی کی کہ توابع امور مین اُنکے کرین اور حلال کیا ہے ہمنے عورتون کو تجھہ پر فقط یعنے بن مہر کے تو کہ نہو اوپر
تیرے تنگی وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا اور ہے اللہ بخشنے والا اُس چیز کا کہ جس سے بچنا دشوار ہے مہربان ہے ساتھہ کشادگی
کے جہان تنگی ہو تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ ڈہیل دیوے تو جسکو چاہے ازواج اپنی
سے اور جگہہ دیوے تو طرف اپنے ساتھہ رکھے جسکو چاہے اُنمین سے وسیط مین ہے کہ وجوب تسویہ قسمت
اور نوبت ساتھہ اس آیتہ کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ساقط ہوا زاد المسیر مین ہے کہ درمیان سب بی بیون
سوا سودہ رض کے کہ نوبت اپنی حضرت عائشہ کو بخش دی تھی آپ رعایت قسمت کی فرماتے تھے آخر عمر تک صاحب
کشاف نے کہا ہے کہ ارجا کیا پانچ بی بیون کو کہ سودہ اور صفیہ اور جویریہ اور میمونہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہن تھین اور
رعایت قسمت کی فرماتے تھے اُنمین جب چاہتے تھے اور جسطرح سے کہ چاہتے تھے اور چار بی بیون کو اپنے ساتھہ
رکھا کہ عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور زینب رضی اللہ عنہن تھین وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ

اور جسکو بلا بھیجے تو انمین سے کہ ایک کنارے کر دیا تھا اُسکو پس نہین گناہ اوپر تیرے ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ
اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ یہہ مہجورون کو بلانا بہت نزدیک ہی اسباب سے کہ ٹھنڈی
رہین آنکھین انکی اور نہ غم کہاوین اور راضی رہین ساتھہ اُس چیز کے کہ دیتا ہی تو انکو ساریان یعنے جو جان لیا
اُنھون نے کہ پاس بلانا اور دور رکھنا تیرا اب فرمان خدا سے ہی تابع رہینگے تیرے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ
اور اللہ جانتا ہی جو کچھہ بیچ دلون تمھارے کے ہی رغبت اور کراہیت وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا اور ہی اللہ جاننے
والا اچھی باتین بندون کی تحمل والا جلدی نہین کرتا عقوبت مین عاصیون کے لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ
تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ نہین حلال واسطے تیرے جوروین اور پیچھے ان نو بی بیون کے کہ تیرے نکاح مین ہین کیونکہ تو حضرت
کے حق مین ایسے ہین جیسے امت کے حق چار اور نہین حلال یہہ کہ بدل ڈالے تو ان سے اور بی بیان یعنے ایک کو انمین
سے طلاق دے اور اُسکی جگہہ دوسری کر لے وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ اگرچہ خوش لگے تجھکو حسن انکا
مگر جنکے مالک ہو گئے ڈالنے ہاتھہ تیرے یہہ استثنا سے ہی یعنے حلال نہین تجھہ پر ان نو کے سوا اور بی بی مگر لونڈی
جو تیرے ملک مین اور تصرف مین آئی سمجھہ لیجے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بی بی کا انتقال ہو گیا تھا حضرت
بی بی خدیجہ اور حضرت زینب بنت خزیمہ او نو بی بیان تھین کہ بعد وفات کے بھی حضرت کے بقید حیات رہین حضرت عائشہ حضرت
حفصہ بنت عمر حضرت سودہ حضرت ام سلمہ حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان حضرت زینب بنت جحش حضرت جویریہ حضرت صفیہ حضرت
میمونہ پہلے مین قریشی تھین اور لونڈیان چار تھین حضرت ماریہ قبطیہ حضرت جمیلہ حضرت حارثہ حضرت ریحانہ سمجھہ لیجے کہ جس
مرد کے کئی جوروین ہون واجب ہے اُسپر باری سے برابر رہنا سب پاس اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر یہہ واجب نتھا اسواسطے
کہ عورتین اپنی حق نہ سمجھین لیکن آپ فرق نہین کرتے تھے سب کی باری برابر رکھتے تھے مگر حضرت سودہ نے خود اپنی باری
حضرت عائشہ کو بخش دی تھی وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ؏ اور ہی اللہ اوپر ہر شی کے نگہبان ابیات
راہنما اللہ ہی تیرا رقیب ۔ اور تیرے جان سے زیادہ تر قریب ۔ سوچ کر کے دلمین کر ہر کام تو ۔ تا نہ شرمندہ ہو اسکے روبرو ۔
عالم سر و علن ہے کردگار ۔ اور دانا ہی نہان و آشکار ۔ اُسسے کچھہ مخفی نہین تیرا عمل ۔ ظاہر و باطن رضا پر اسکے چل ۔ کوئی دم
اُسکے نگہبانی کا دھیان ۔ دل سے اپنے مت گنوا ای میری جان ۔ تا کہ ہر ایک کام تیرا ہو درست ۔ اُسکے طاعت مین رہی
چالاک و چست ۔ لکھا ہی کہ جب زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت نے بحکم الٰہی قبول کیا اور لوگونکو کھانا کھلایا لوگ بعد طعام
کلام مین مشغول ہوئے اور زینب کونے مین گھر کے بیٹھی تھین آپ نے چاہا کہ لوگ جاوین جب لوگ نہ گئے تو حضرت آپ دالان سے
اُٹھے مجلس برخاست ہوئی لیکن تین شخص ویسے ہی بیٹھے باتین کرتے رہے آپ نے دروازے پر آکے دیکھا اور شرم سے انکو اٹھایا بعد دیر کے
وہ اُٹھے آپ گھر مین زینب کے گئے انس رضی نے کہا کہ جب حضرت اندر گئے مین نے بھی چاہا کہ جاؤن دروازے پر آپ نے پردہ ڈالا اور یہہ آیت
حجاب کی نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ای لوگو

ہو ایمان لائے ہو مت داخل ہو گھروں پیغمبر کے مین مگر یہہ کہ اذن دیا جاوے واسطے تمھارے طرف کھانیکے دران
حالیکہ نہ انتظار کرنیوالے ہو پکنے اسکے کے یعنی لوگ دیکھتے رہتے تھے جب کسیکے گھر کھانا پکا جا بیٹھے تھے بن بلائے
حکم ہوا کہ ایسا مت کرو وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اور لیکن جب
بلائے جاؤ تم پس داخل ہو پس جب کھا چکو تم پس متفرق ہو جاؤ اور مت بیٹھے رہو جی لگانے والے واسطے باتون کے نہ
اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ تحقیق یہہ ٹھیرنا تمھارا واسطے کلام کے بعد طعام کے ہی ایذا دیتا پیغمبر کو پس شرماتا
تم سے کہ کہے باہر نکلو وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ اور الله نہین شرماتا حق کہنے سے وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا
فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اور جب مانگا چاہو ازواج پیغمبر سے کچھہ اسباب پس مانگ لو ان سے پیچھے پردہ کے سے
ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ یہہ پردے سے مانگنا بہت پاک کرنیوالا ہے واسطے دلون تمھارے کے اور
دلون انکے کے خواطر شیطانی اور خیالات نفسانی سے وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْ
بَعْدِهٖٓ اَبَدًا اور نہین ہی لائق واسطے تمھارے یہہ کہ ایذا دو رسول خدا کو اور وہ بات کرو جسمین وہ آزردہ ہو اور نہین لائق
یہہ کہ نکاح کرو بی بیون اسکے کو پیچھے اسکے کبھی یعنے بعد وفات کے اور طلاق کی کیونکہ وہ مائین تمھاری ہین اور مائین
فرزندون پر حرام ہین اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا تحقیق یہہ ایذا پیغمبر کی اور نکاح مین لانا بی بیون اسکے کا ہی
نزدیک الله کے بڑا گناہ کیونکہ حرمت حضرت کی لازم ہی حالت حیات اور بعد وفات انکے کے اور حیات و مما ت
مین تعظیم انکی یکسان ہی کیونکہ خلعت خلافت عظمی حالت حیات مین اور سروپاے شفاعت کبری
بعد وفات واسطے قد مبارک آپکے کے تیار کیا ہی لکھا ہے کہ ایک صحابی نے کہا تھا کہ اگر آپ کا وصال ہوا تو
عائشہ رضی الله عنہا کو نکاح مین لاونگا اور دوسرے نے یہہ بات دلمین ٹھیرائی تھی یہہ آیت اتری اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا
اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا اگر ظاہر کرو تم کچھہ چیز یعنے نکاح بعضے امہات مومنین کا اور زبان
سے کہو یا پوشیدہ کرو اسکو دلین اور زبان سے نہ نکالو پس تحقیق الله ہی ہر چیز کو جاننے والا اور اسپر تمھین
جزا دیگا حدیث مین ہے کہ جب آیت حجاب کی نازل ہوئی عورتون نے پردہ کیا آبا اور ابنا اور اقارب
انکے نے عرض کیا یا رسول الله صلے الله علیہ وسلم ہم بھی کیا پردہ مین باتین کرین یہہ آیت نازل ہوئی لَا جُنَاحَ
عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ
وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ نہین گناہ اوپر عورتون کے بیچ منہہ دکھلانے کے ساتھہ باپون انکے کے اور نہ بیٹون
انکے کے اور نہ بھائیون انکے کے اور نہ بھتیجون انکے کے اور نہ بھانجون انکے کے اور نہ عورتون انکے کے یعنے مسلمانون
کے اور نہ اس چیز کے کہ مالک ہوئے داہنے ہاتھہ انکے یعنے غلام اور لونڈیون انکے کی اور اصح یہہ ہے
کہ مراد لونڈیان ہین اور کچھہ بیان اسکا سورۂ نور مین مذکور ہوا پس عدول کیا غیبت سے طرف خطاب کے واسطے

تشدید امر کے اور فرمایا کہ ای عورتو پردے مین رہو وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے بے پردہ مت ہو اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۞ تحقیق اللہ ہے اوپر ہر چیز کے اقوال اور افعال تمہارے سے گواہ اور کارہاے
ظاہر و باطن سے آگاہ سمجھ لیجئے کہ پچھلی آیتون مین تعظیم اور تکریم بجا لانا جناب پیغمبر علیہ صلوٰۃ اللہ الملک الاکبر کا
سمجھا جاتا تھا اب یہان وہ آیت جو مشعر کمال عنایت بیچ شان حضرت کے ہے ارشاد ہوئی کہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ
عَلَى النَّبِيِّ تحقیق اللہ اور فرشتے اسکے درود بھیجتے ہین اوپر پیغمبر کے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ
سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۞ ای لوگو جو ایمان لائے ہو درود بھیجو اوپر اسکے اور سلام بھیجو سلام بھیجنا ای میرے مالک اے میرے
مولی اے میرے والی بھیج مدام میری طرف سے روح نبی پر لاکھ درود اور لاکھ سلام یا انقیاد کرو امر اسکے کا انقیاد کرنا درود
اللہ کی طرف سے رحمت ہے اور غیر اسکے کی طرف سے طلب رحمت اور بعضے کہتے ہین کہ اللھم صلی علی محمد کے یہہ معنی ہین کہ
الہی تعظیم کر محمد کی دنیا مین ساتھ اعلاے دین اور ابقاے شریعت اور اعظام ذکر اور اظہار دعوت کے اور آخرت
مین ساتھ قبول شفاعت اسکے کے بیچ حق امت کے اور ساتھ تضعیف ثواب کے اور اظہار فضل اسکے کے اوپر اولین
اور آخرین کے اور ساتھ تقدیم اسکے کے اوپر انبیا مرسلین کے صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اور جمہور علما کہتے ہین
کہ امر درود کا اس آیت مین محمول ہے اوپر وجوب کے لیکن اختلاف مقدار واجب مین ہے امام مالک کے نزدیک
تمام عمر مین ایکبار واجب ہے باقی مستحب اور بعضی مواضع مین استحباب اکد ہے جیسے بعد تشہد اول نماز مین مذہب
امام شافعی اور تشہد آخر مین انکے نزدیک واجب ہے اور مذہب حنفی مین سنت اور جب حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا نام مبارک لے یا سنے تو بعضے کہتے ہین ہر بار درود بھیجنا واجب ہے اور بعضے کہتے ہین ایکبار ایک مجلس مین
واجب پھر مستحب اور فتوی اسی پر ہے کہ اول بار واجب ہے پھر سنت اور کیفیت صلوٰۃ مین احادیث متنوعہ وارد
ہین افضل یہہ ہے کہ جمع کرے طرف احادیث مذکورہ کے کہ اللھم صل وسلم وبارک علی محمد عبدک ورسولک
النبی الامی وعلی آل محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت وسلمت وبارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید
اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۞
تحقیق وہ لوگ جو ایذا دیتے ہین اللہ کو یعنے ایسی بات کرتے جو اسکے نزدیک مکروہ ہے جیسے شریک ٹھہراتے ہین
اور زن و فرزند بناتے ہین اور کلمات کفر زبان پر لاتے ہین اور ایذا دیتے ہین رسول اسکے کو کہ شاعر ساحر کہتے ہین
اور فعل سے رنج منہہ اور دانتون پر پہنچاتے ہین لعنت کیا ہے انکو اللہ نے بیچ دنیا اور آخرت کے اور تیار کیا ہے
واسطے انکے عذاب عقبی مین رسوا کرنیوالا وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ
اِثْمًا مُّبِيْنًا ۞ اور جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین مسلمانون کو اور مسلمانیون کو جیسے صفوان سہمی رض اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا بغیر اسکے کہ کچھہ برا کیا ہو انہون نے پس تحقیق اٹھایا ان موذیون نے بہتان برا اور گناہ ظاہر اور بیہودہ یعنے لائق عقوبت بہتان

اسکے اور تحقیق عذاب گناہ ظاہر کے ہوتے بعضون نے کہا ہے کہ یہہ آیت منافقون کے شان مین ہے کہ نالائق باتون سے علی
مرتضی رضی اللہ عنہ کو ایذا دیتے تھے اسباب نزول مین ہے کہ ایکدن حضرت عمر نے ایک کنیزک آراستہ کو کہ میل
بدکاری رکھتی تھی واسطے ادب کے ملامت کیا اُسنے اپنے خواجہ سے شکایت کی اُسنے سخنان بیہودہ آپکے شان مین کہی اُسکے
حق مین یہہ آیت اُتری اور بعضون نے لکھا ہے کہ یہہ آیت زانیون کے حق مین آئی ہے کہ زانی لونڈیون کو راہون مین بیٹھے
تھے اور لونڈیون کو پکڑتے تھے لکھا ہے کہ اُسوقت علامت بی بیون کی یہہ تھی کہ سرپوشیدہ نکلتے تھے اور لونڈیان
سرکھلے اور وہ بدکار جو سرپوشیدہ والیون سے کنارہ کش تھے تو حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی کہ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ
لِاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ اے پیغمبر کہہ واسطے بی بیون اپنے کے
اور بیٹیون اپنے کے اور بی بیون کو مسلمانون کے کہ وقت نکلنے کے گھر سے نزدیک کرلین اور لٹکالین اوپر منہہ اور بدن
اپنے کے چادرین یعنے منہہ اور بدن اپنا چھپالین ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ یہہ چھپانا منہہ اور سر نزدیکتر
ہے اس سے کہ پہچانے جاوین کہ آزاد ہین باصلاح اور عفت والی ہین پس نہ ایذا دی جاوین یعنے ایسا نہ غرض
نہ کرین اُنسے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہے اللہ بخشنے والا گناہون گذشتہ کا جو توبہ کرین مہربان کہ مصلحت بندون کی
اُنسے بیان کردیتا ہے لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ
لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا مَّلْعُوْنِيْنَ البتہ اگر نہ باز رہینگے منافق اور وہ لوگ کہ بیچ دلون انکے بیماری
ہے یعنے زنا کرنیوالے اور بدخبرین اُڑانے والے بیچ شہر کے لشکر اسلام کے اور عیبون کے مسلمانون کے البتہ پیچھے لگادینگے
ہم تجھکو اُنکے اور امر کرینگے ہم تجھکو اوپر قتل اُنکے کے پھر نہ ہمسایہ رہینگے تیرے بیچ مدینے کے مگر تھوڑے دنون یعنے
جلد شہر سے نکلینگے لعنت مارے اَيْنَمَا ثُقِفُوْا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا جہان پائے جاوین پکڑے جاوین یعنے چاہئے کہ
پکڑین انکو اور قتل کئے جاوین قتل کرنا یعنے چاہئے کہ قتل کرین انکو قتل کرنا ساتھ ذلت اور رسوائی کے سُنَّةَ اللّٰهِ
فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ عادت ہے اللہ کی بیچ اُن لوگون کے کہ گذرے پہلے اس سے یعنے مقرر کیا ہے اُسنے
پہلون مین کہ پیغمبرون کو حکم کرین منافقون کے قتل کا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا اور ہرگز نپاویگا تو واسطے عادت
اللہ کے بدل يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ سوال کرتے ہین تجھکو کافر ساتھ ٹھٹھے اور آزمایش کے قیامت سے
قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ کہہ سوا اسکے نہین کہ علم اسکا نزدیک اللہ کے ہے یعنے وقت وقوع قیامت کا وہی جانتا ہے
کسی فرشتے اور پیغمبر کو اس سے آگاہ نہین کیا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا اور کیا چیز معلوم کرواتی
ہے تجھکو شاید کہ قیامت ہووے نزدیک یعنے مطلق نہین جانتا تو اسقدر گمان کرتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ
لَهُمْ سَعِيْرًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا تحقیق اللہ نے لعنت کی ہے کافرون کو اور تیار کیا ہے واسطے اُنکے دوزخ درالحال کہ
ہمیشہ رہینگے بیچ اُسکے ہمیشہ تاکید ہے کہ کبھی نہین وہان سے نکلنے کے ہمیشہ آگ مین جلینگے لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا

وَّلَا نَصِیْرًا نہ پاوینگے بیچ اُسکے دوست کہ انکو دوزخ سے نکالے اور نہ مددگار کہ عذاب اُنسے ٹالے یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ
فِی النَّارِ یادکر جسدن کہ پھیرے جاوینگے منھہ اُنکے بیچ آگ کے یعنے ایک طرف سے دوسری طرف کہ کبھی سیدہا اُنکا ہے
اور کبھی اوندہے منھہ آتش میں گراوینگے یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا کہینگے ای کاشکے ہمنے فرمانبرداری
کی ہوتی اللہ کی اور فرمانبرداری کی ہوتی رسول کی وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا
اور کہینگے وے ای پروردگار ہمارے تحقیق ہمنے اطاعت کی سرداروں کی اپنے اور بڑوں اپنے کی پس گمراہ کردیا
ہمکو انھوں نے راہ سے رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِیْرًا ای پروردگار ہمارے دے انکو دوگنا
عذاب ہمسے کہ وے ضال بھی تھے اور مضل بھی اور لعنت کر انکو لعنت بڑی کہ کوئی اُس سے نہ نکال سکے قطعہ خواجہ
ہی جسکو خدا لعنت کرے کس کی طاقت ہے کہ پھیر رحمت کرے جسکو وہ راندے بلاوے کون اُسے وہ بلاوے
جسکو راندے کون اُسے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ای لوگو جو ایمان
لائے ہو مت ہو تم مثل اُن لوگوں کے کہ ایذا دی انھوں نے موسی کو یعنے پیغمبر میرے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مت
ایذا دو جیسی بنی اسرائیل نے موسی کو دی تھی اور نسبت زنا کی کی تھی چنانچہ قصہ اُسکا احوال قارون میں گذرا
پس پاک کیا اُسکو اللہ نے اُس چیز سے کہ کہتے تھے اور جس عورت سے کہ رشوت دیکر بہتان اٹھوایا تھا اُسنے اقرار
پاکیزگی کا موسی کے کیا یا ہارون علیہ السلام نے جو کوہ طور پر جاکر وفات پائی بنی اسرائیل کہنے لگے کہ حسد سے موسی نے
مار ڈالا حق تعالی نے فرشتے کو حکم کیا وہ اُسکی لاش گور سے نکال لایا قوم نے دیکھکر معلوم کرلیا کہ غیر مقتول ہے یا اللہ
تعالی نے اُسکو زندہ کردیا اُسنے کہہ دیا کہ موسی نے نہیں مارا یا بنی اسرائیل موسی علیہ السلام کو عیب لگاتے تھے کہ تنہا
نہاتے تھے ایکدن کپڑے اُتار کر انھوں نے پتھر پر رکھے اور نہانے لگے پتھر چلا موسی عم پانی سے نکلکر برہنہ اُسکے
پکڑنے کو دوڑے بنی اسرائیل نے دیکھہ لیا کہ کچھہ عیب نہیں رکھتے وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا اور تھا موسی نزدیک اللہ کے
آبرو والا یا مقبول یا مستجاب الدعوات یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ای لوگو جو ایمان لائے
ہو ڈرو اللہ سے ارتکاب معاصی میں اور بچو ایذائے رسول اُسکے سے اور کہو بات مضبوط سچی مسلمانوں کے حق میں
مراد یہی ہے ضد اُسکے سے یعنے جھوٹ تہمت کہ مانند بات تہمت عائشہ صدیقہ کے اور قصہ زینب کے یا قول سدید
کلمہ لا الہ الا اللہ ہے یا وہ بات ہے جسمیں رضائے حق ہو اور قول جامع اس باب میں یہہ ہے کہ قول سدید وہ
بات ہے جو سچی ہو نہ جھوٹی اور صواب ہو نہ خطا اور مفید ہو نہ لغو اور خالص ہو نہ آمیختہ پس ایسی بات کہو یُصْلِحْ لَكُمْ
اَعْمَالَكُمْ سنوار دیگا اللہ واسطے تمھارے اعمال تمھارے یعنے انکو صلاحیت قبول کی دیگا اور ثواب
اُنپر مترتب کریگا وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ اور اللہ بخشیگا واسطے تمھارے گناہ تمھارے وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا اور جو کوئی کہا مانے اللہ کا اور رسول اُسکے کا پس تحقیق وہ مراد کو پہنچا مرادکو پہنچنا بڑا اِنَّا عَرَضْنَا

الامانۃ علی السموات والارض والجبال تحقیق روبرو کیا تھا ہمنے امانت کو کہ طاعت ہے یا حدود شرع ہین موضع
مین ہے کہ نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج اور امانت مردم ہے یا نگاہ رکھنا زبان کو فضول سے ہے یا بعضے کہتے ہین غسل
جنابت ہے اوپر آسمانون کے اور زمین کے اور پہاڑون کے ساتھہ شرط ثواب اور عقاب کے اُسوقت کہ فہم انمین پیدا
کر دیا تھا فابین ان یحملنہا واشفقن منہا پس انکار کیا سب نے یہہ کہ اٹھاوین اسکو اور ڈر گئے اس سے اور کہنے
لگے کہ مسخر ہم فرمان مین جسواسطے کہ ہمین پیدا کیا ہے نہ محتاج ثواب کے ہین نہ توانا اوپر کھینچنے عقاب کے یا اوپر اہل
آسمان کے کہ ملائکہ ہین اور ساکنان زمین وجبال پر کہ حیوانات بحری اور بری ہین عرض کیا سب نے انکار کیا حفاظت
سے نہ مخالفت سے وحملہا الانسان اور اٹھالیا اسکو انسان نے باوجود ضعف اور ناتوانی کے انہ کان
ظلوما جھولا تحقیق تھا وہ بے باک یا ستمگار اوپر جان اپنی کے کہ وہ امانت جسکو اسقدر بڑے بڑے جسم
والون نے نہ اٹھایا اسنے باوجود اپنے ناتوانی کے اٹھالیا نادان عاقبت اسکے سے یعنے عقوبت اسکی سے اگر خیانت
واقع ہو اور عرض امانت کیا لیعذب اللہ المنافقین والمنافقات والمشرکین والمشرکات ویتوب اللہ علی
المؤمنین والمؤمنات تو کہ عذاب کرے اللہ منافقون مردون کو اور منافقون عورتون کو بسبب ضایع کرنے امانت کے اور عذاب
کرے شرک لانے والون کو اور شرک لانے والیون کو بسبب خیانت کرنے امانت کے اور پھیر اوے اللہ ساتھہ رحمت کے
اوپر ایمان والون کے اور ایمان والیون کے بسبب حفظ امانت کے وکان اللہ غفورا رحیما اور ہے اللہ تعالی بخشنے
والا توبہ کرنیوالون کا مہربان اُنپر سمجھہ لیجیے کہ علما اور عرفا نے اس آیتہ مین بہت بیان فرمایا ہے کچھہ اسمین سے یہان
تحریر ہوتا ہے بعضون نے معنی آیت کی یون دمالین ہین کہ عظمت شان امانت یہانتک ہے کہ اگر عرض کرے اجرام
عظام پر شعور اور ادراک دیکر تو حمل اسکے سے ابا کرین اور حق یہہ ہے کہ حق تعالی نے انکو ادراک اور شعور دیا
اور انپر عرض کیا انھون نے انکار کیا خشیت سے نہ معصیت سے اور انسان نے اٹھالیا ہمت سے نہ قوت سے بیت
جو چرخ سے نہ اٹھا وہ ہم اٹھا رہے ہین قوت کہان ہے اتنی ہمت دکھا رہے ہین امام قشیری رح نے کہا کہ انپر امانت کو
عرض کیا انسان پر فرض کیا وہان عرض تھا سر پھیرا یہان فرض تھا اٹھایا حضرت جنید رحمۃ اللہ نے کہا کہ نظر آدمؑ عرض
حق پر تھی نہ بار امانت پر لذت عرض نے ثقل امانت کو فراموش کر دیا اسیواسطے لطف ربانی نے زبان عنایت
سے فرمایا کہ اٹھانا تجھہ سے نگاہ رکھنا مجھہ سے جو تو نے رغبت سے بار میرا اٹھایا مین نے بھی تجھکو سب مین سے اٹھالیا نہ
وحملنٰہم فی البر والبحر صاحب انوار نے کہا ہے کہ چاہیے کہ مراد امانت سے عقل اور تکلیف ہو اور جو آسمان اور
زمین اور پہاڑ کو استعداد حمل کا اسکے نتھا انسان نے ساتھہ قابلیت اپنی کے قبول کیا کیونکہ ظلوم ہے بواسطہ
استیلائے قوت غضبی اور جہول ہے بجہتہ غلبہ قوت شہوانی اور فایدہ عقل کا یہہ ہے کہ دونون قوتون کو تعدی سے
نگاہ رکھے راہ اعتدال پر ثابت رکھے اور بڑا مقصود تکلیف سے تعدیل قوتین ہے کہ نتیجہ صفتین سبعی اور بہیمی ہین پس ظلومی اور جہولی

علت حمل کی ہوئی اور بعضون نے کہاہے کہ شان انکی سے ہے ظلم اور جہل جیسے کہے تجعل الماء طہورا یعنی شان
اسکے سے ہے طہارت پس یہہ دو صفتین شان انسان سے ہین لیکن جب آدمی حامل امانت ہوئے بعضون نے
ظلم اور جہل ترک کیا اور بعضے اسیر رہے یا خود یہہ دو صفتین نوع انسان مین ہین باعتبار اغلب افراد کے بحر الحقائق
مین ہے کہ ظلوم اور جہول خلق کے نزدیک ہے نہ حق کے نزدیک تفسیر حضرت خواجہ پارسا رحمۃ اللہ علیہ مین ہے کہ حق
تعالی نے عرض کیا امانت کو اوپر اہل آسمان اور زمین اور جبال کے اباکیا انھون نے حمل اسکے سے بسبب عدم
استعداد اور جوان انسان کو اسکے اٹھانے کا استعداد تھا بہ مضائقے اور مبالغے کے قبول کیا اور وہ ظلوم ہے اوپر
نفس اپنے کے کہ فنا کرتا ہے ذات اپنی کو ہویت مطلقہ مین اور جہول ہے کہ غیر کو نہین پہچانتا اور بقول لا الہ
الا اللہ نفی ماسوا کرتا ہے فتوحات مین ہے کہ امانت اتصاف ہے ساتھ اسماء حسنی کے کہ سب موجودات پر عرض
کیا اور انسان نے قبول کیا اور وہ ظلوم ہوتا اگر نہ اٹھاتا اور جہول ہے یعنی عالم کیونکہ نہایت علم باللہ اقرار کرنا ساتھ جہل
کے ہے اور عجز معرفت سے ہے کان العجز عن درک الادراک ادراک بیت وہان نکارت معرفت ہے جہل عین
علم ہے راہ حق مین سچ ہی جو نادان ہوا دانا ہوا حضرت قاسم انوار نے لکھاہے کہ امانت خلافت ربانی ہے اور
ظلم اور جہل ضد عدل اور علم ہے اور معنی اذا جاوز شئ حدہ انعکس ضدہ کے یہان ظہور مین آتے ہین ظلوم اور جہول صیغہ
مبالغہ کا ہے اور جب یہہ دو صفتین حد سے متجاوز ہوئین البتہ ضد سے بدل جاوینگے روح الارواح مین ہے
کہ ظلوما جہولا بیان مدح ہے نہ ذم آدم علیہ السلام نے بار ساتھ ہمت کے اٹھایا فوق طاقت تھا کہا ظلم کیا تو نے اوپر
نفس اپنے کے نہین جانتا تھا کہ بارگران ہے کہا کہ غیر حق سے جاہل تھا مین آواز ظلومی اور جہولی اسکے کا عالم مین
پڑا عالم والے اسرار اسکے سے غافل ہین لوامع مین ہے کہ جو بوالعجبی عشق کو عالم بشریت مین ہے مملکت ملکیت مین نہین
کہ یہہ سایہ پرور لطف و عصمت ہین اور مرد سایہ پرور اور محب بے درد کے قدر اور قیمت نہین عشق کے لائق وہ گروہ ہے
کہ صفت اتجعل فیہا من یفسد فیہا سرمایہ بازار انکے کاہے اور سمت انہ کان ظلوما جہولا پیرایہ روزگار انکاہے
بیت عاشقی کو درد و بدنامی ہے خوش عاشقون کو سوز و ناکامی ہے خوش آفتاب امانت کہ برج عرض الوہیت
سے چمکا آسمان نے کہا مجھے وصف رفعت ثابت ہے زمین نے کہا مجھے نعت بسطت واقع ہے پہاڑ نے صدا کی کہ
مجھے ثبات قدم حاصل ہے ہم حمل اس بار کا نہین رکھتے کہین کچھ آفت ہم پر نہ آجاوے کہ یہہ صفتین ہماری
گھٹاوے آدم خاکی نے کہا کہ میرے پاس کیا ہے کہ مجھ سے لینگے مردانہ پیش آکر اس بوجھ کو کہ یہہ سب نہ اٹھا سکے
دوش نیاز پر لیکر نعرہ ہل من مزید آغاز کیا سب نے کہا کہ اے خاکی دلیر یہہ قوت کہان سے پیدا کی زبان حال
اسکی نے جواب دیا کہ بار گران مددیار مہربان سے اٹھتا ہے فرد وہ بار کہ جو عرش سے اٹھتا نہین رافت
یکبار اٹھایا مددیار سے ہمنے القصہ خلعت حمل امانت سوا قامت با استقامت انسان کے منشور انی جاعل فی الارض خلیفہ

اور نام نامی اسکے کے لکھا ہے چپت اور درست نہ آیا اور جب ایسا بر الکام اس سے واقع ہوا واسطے دفع چشم حسودون
شیطانون کے کہ دشمنان دیرینہ ہین اسپند انہ کان ظلوما جہولا کا اوپر آتش غیرت کے ڈالا قطعہ بس از تعرف
احمال امانت سوچ ای رافت نہین ہیوے ظلم و جہل کہنا میرے جہولا کا پئے دفع گزند چشم بد عین تلطف سے لگایا اسنے
ٹیکا ہے ظلوما اور جہولا کا سورہ سبا مکی ہے مگر آیۃ ویری الذین اوتوا العلم تا آخر آیۃ چون آیتین ہین آٹھہ سو تراسی
کلمے ہین تین ہزار پانچ سو بارہ حرف ہین فواصل اسکی ظن المدبر ہین اور ربط اسکا سورۂ احزاب سے یہہ ہے کہ ختم
اسکا ساتھہ ذکر قبول توبہ مومنون کے اور ثنائے خدائے عزوجل کے ساتھہ مغفرت اور رحمت کے تھا آغاز اسکا
ساتھہ ذکر حمد اور شکر نعمت کے ہے اور یہہ بھی ہے کہ آخر مین اسکے ذکر سموات تھا شروع مین اسکے بھی ذکر سموات ہے

سورۃ السبا مکیۃ وہی — بسم اللہ الرحمن الرحیم — اربع و خمسون آیۃ

الحمد للہ الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض ولہ الحمد فی الآخرۃ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے وہ جو واسطے اسکے
ہے جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہے اور واسطے اسیکے ہے تعریف بیچ آخرت کے راہ سرور سے
نہ از روئے تکلیف کے چنانچہ کہینگے الحمد للہ الذی ہدانا لہذا اور الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ اور الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ
بعضے کہتے ہین کہ سب اہل آخرت اسکی حمد کہینگے دوست ساتھہ فضل کے اسکو سراہینگے اور دشمن ساتھہ عدل کے
وہو الحکیم الخبیر اور وہ حکمت والا خبردار ہے یعلم ما یلج فی الارض وما یخرج منہا جانتا ہے جو کچھہ داخل ہوتا ہے
بیچ زمین کے جیسے آب باران اور جو کچھہ نکلتا ہے اسمین سے جیسے نبات یا جانتا ہے جو کچھہ کہ زمین کے تلے ہے مانند
خزانون اور دفینون اور مردونکے اور جو کچھہ زمین کے اوپر ہے مثل حیوان اور چشمون اور دریاؤن کے وما ینزل
من السماء وما یعرج فیہا اور جو کچھہ کہ اترتا ہے آسمان سے جیسے فرشتے اور کتابین اور تقدیرین اور رزق اور مینہہ
اور جو کچھہ کہ چڑھتا ہے بیچ اسکے جیسے فرشتے اور عمل نامے بندون کے اور دعائین اور کلمے پاکیزہ اور ارواح طاہرہ
غرائب التفسیر مین ہے کہ اترنے والے آسمان سے جبرئیل علیہ السلام ہین اور چڑھنے والے آسمان پر پیغمبر صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم ہین شب معراج مین کشف الاسرار مین ہے کہ اسکے علم قدیم پر پوشیدہ نہین جو کچھہ اترتا ہے
قلوب اولیا پر واردات اور مکشوفات سے اور جو کچھہ چڑھتا ہے انفاس اصفیا سے سب اوقات مین یا جو کچھہ اترتا ہے
آسمان سے وہ الطاف الہی اور کرم نامتناہی ہے کہ متوجہ طرف ان دلون کے ہو کہ جنسے بوئے آشنائی آتی ہے
نزول کرتا ہے اور جو کچھہ اوپر چڑھتا ہے وہ نالۂ نائیان اور آہ مفلسان ہے کہ جو سحرگاہ خلوت خانۂ سینہ انکے
سے نکل کر منہہ بدرگاہ رحمت پناہ لاتا ہے اور قبولیت کو پہنچتا ہے کہ انین المذنبین احب الی من زجل المسبحین
نظم زاہد السبیح خوانی پر نکر اپنے گہمنڈ ہم گنہگارون کے نالون کی قبولیت ہے اور ذکر مین افضل ہے کوئی
لیک رونے دھونے مین آہ دردآلود کی اس بزم مین عزت ہے وہو الرحیم الغفور اور وہ مہربان ہے بیچ انعام

نعمت کے چھپانے والا گناہ کا ساتھہ پروردگار رحمت کے اور بخشنے والا انکا وقال الذین کفروا لا تاتینا الساعۃ اور کہا
ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے بسبب انکار کے اور ٹھٹھے کے نہ آویگی ہمارے پاس قیامت قل بلی وربی کہہ تو یوں نہیں جو تم کہتے
ہو قسم ہے پروردگار میرے کی لباب میں ہے کہ ابوسفیان نے لات اور عزی کی قسم کھائی کہ بعث اور نشر نہیں ہے حق تعالی نے
فرمایا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو بھی قسم کھا کہ سوگند ہے رب میرے کی کہ البتہ آوے گی لتاتینکم عالم الغیب البتہ آوے گی
تمہارے پاس قیامت جاننے والا ہے پوشیدہ کا یہہ صفت پروردگار کی ہے لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ فی

السموات ولا فی الارض ولا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتاب مبین

نہیں پوشیدہ اس سے یا نہیں دور علم اسکے سے برابر ایک چھنگی کے یا ذرہ ریت کے بیچ آسمانوں کے اور نہ
بیچ زمین کے اور نہ چھوٹا اس سے اور نہ بڑا اس سے مگر لکھا ہے بیچ کتاب روشن کے یا ظاہر کرنیوالی کے کہ لوح محفوظ ہے
اور یہہ سب کچھ لکھا ہے اسمین اسواسطے لیجزی الذین امنوا وعملوا الصالحت تو کہ بدلا دیوے ان لوگوں کو
جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے اولئک لھم مغفرۃ ورزق کریم یہہ لوگ کہ مومن اور نیک کار ہیں واسطے انکے ہے بخشش
گناہوں کی اور رزق با کرامت بے تعب اور طلب والذین سعوا فی ایتنا معاجزین اولئک لھم عذاب من رجز الیم
اور جن لوگوں نے کہ سعی کی بیچ رد کرنے اور باطل کرنے آیتوں ہمارے کے عناد کرنیوالے یا کوشش کرنیوالے ہو کر بیچ نفرت دلانے لوگوں کے
ان آیتوں سے یا اپنے زعم میں آگے بڑھنے والے ہو کر اوپر ہمارے تو کہ عذاب ہمارا انسے ٹل جائے یہہ لوگ واسطے انکے ہے عذاب
سخت تر قسم سے درد دینے والا ویری الذین اوتوا العلم اور دوسری لکھا لوح محفوظ میں اسواسطے ہے تو کہ جانیں
وہ لوگ کہ دئیے گئے ہیں علم مراد اس سے اصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہیں یا اہل کتاب ہیں الذی انزل الیک من
ربک ھو الحق ویھدی الی صراط العزیز الحمید وہ جو اتارا گیا ہے طرف تیرے پروردگار تیرے سے یعنے قرآن وہ ہے حق اور راہ
دکھاتا ہے طرف طریق خداوند غالب تعریف کئے گئے کے وقال الذین کفروا ھل ندلکم علی رجل ینبئکم اذا مزقتم
کل ممزق انکم لفی خلق جدید اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے کیا راہ بتاویں ہم تمکو اوپر اس شخص کے کہ خبر دیتا ہے تمکو
یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ کہتا ہے جب ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تم نہایت ریزہ ریزہ ہو جانا البتہ تم البتہ بیچ پیدائش نئی کے ہو گے یعنے پھر
جلائے جاؤ گے منکر بعث کے بعضے بعضوں کو کہتے تھے کہ ایک مرد یہہ خبر دیتا ہے افتری علی اللہ کذبا ام بہ جنۃ
کیا باندھ لیا ہے اوپر اللہ کے جھوٹ یا اسکو جنون ہے کہ کہتا ہے جو بات نہیں جانتا بل الذین لا یؤمنون بالاخرۃ فی
العذاب والضلال البعید نہیں ہے ایسا کہ کہتے ہیں کافر بلکہ وہ لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے بیچ عذاب کے ہیں اس جہان میں
اور گمراہی دور کی میں ہیں راہ صواب سے اس جہان میں سمجھ لیجئے کہ وصف ضلال کا ساتھ بعید کے قبیل اسناد مجازی کے ہے
کیونکہ بعید صفت ضال ہے افلم یروا الی ما بین ایدیھم وما خلفھم من السماء والارض کیا انہوں نے نہیں دیکھا کافروں نے طرف
اس چیز کے کہ آگے انکے ہے اور اس چیز کے کہ پیچھے انکے ہے آسمانوں سے اور زمین سے یعنے گھیر لیا ہے آگے پیچھے سے انکو اور قید ہو رہے ہیں

درمیان آسمان اور زمین کے اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اور چاہین ہم
دھسا دیوین ساتھ اُنکے زمین کو یا ڈال دیوین ہم اوپر اُنکے ایک ٹکڑا آسمان سے بسبب جھٹلانے اُنکے کے
آیتون ہماری کو اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ تحقیق بیچ اس دیکھنے آسمان و زمین کے بیچ تامل
کرنے قدرت ہماری کے اوپر دھسانے اور گرانے کے البتہ نشانی ہے اور عبرت واسطے ہر بندے رجوع کرنیوالے کے
طرف حق کے کیونکہ وہ فکر اور غور کرتے ہین دلائل قدرت مین وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا اور البتہ دی ہمنے
داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی کہ نبوت ہے یا کتاب زبور یا بادشاہی یا حسن خلق یا رعیت یا توفیق عدل حکم مین
یا بخشش کرنا عجزہ اور ضعفا پر یا حلاوت مناجات یا علم عین المعانی مین ہے کہ مراد خوش آوازی ہے جب حضرت
داؤد زبور پڑھتے تھے درندے اور وحشی اپنے مکانون سے نکل کر سُننے کو آتے تھے اور پرندے بیتاب
ہوکر اپنے آپ کو زمین پر گراتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ فضل یہہ ہے کہ بعد اس سے فرماتا ہے يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ
مَعَهٗ وَالطَّيْرَ کہا ہمنے اے پہاڑو تسبیح کرو ساتھ اُسکے اور اے جانورو یا اے پہاڑو پھیراؤ آوازاپنی کو وقت
تسبیح کہنے اُنکے اور اے مرغو موافق ہو ساتھ اُسکے تسبیح مین یا اے پہاڑو سیر کرو ساتھ اُسکے جس جگہہ کہ وہ
جاوے اور جسوقت کہ وہ چاہے یہہ معجزہ حضرت داؤد کا تھا کہ پہاڑ اُنکے ساتھ چلتے تھے اور جب وہ تسبیح کہتے تھے
کوہ سے صدا آتی تھی اور مرغ ہوا پر صف باندھ کر بالحان دلاویز امداد کرتے تھے اور بہت لوگ سُنکر اُن نغمون
کو جان دیتے تھے بیت سُنکے اُسکے نغمہ کی پر دازیان مرغ یہان کرتا ہے کیا پروازیان اکدن ایک
فرشتہ اُنکی زیارت کو آیا اُسنے کہا کہ آپ پیغمبر خدا اور خلیفہ کبریا ہین اولی یہہ ہے کہ طعام اپنے کسب سے کھاؤ
اُنھون نے دعا کی حق تعالی کا امر ہوا کہ زرہ بنایا کرو اور یہہ کسب اُنپر آسان کیا چنانچہ فرماتا ہے حق تعالی وَاَلَنَّا
لَهُ الْحَدِيْدَ اور نرم کیا ہمنے واسطے داؤد کے لوہا بن آگ کے مثل موم کے کہ جو اُسمین چاہے تصرف کرے
اور حکم کیا ہے اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ یہہ کہ بنا زرہین فراخ دامن کشادہ اور اندازہ رکھ حلقے پرونے مین
کہ مساوی ہون آپسمین تو کہ وضع اُسکی مناسب ہو تیسیر مین ہے کہ ہر زرہ چھہ ہزار درم کو بکتی تھی چار ہزار خیرات
کرتے تھے دو ہزار نفقہ عیال کرتے تھے لباب مین ہے کہ جب وفات پائی آپ نے ہزار زرہ خزانہ مین تھی وَ
اعْمَلُوْا صَالِحًا اور کہا ہمنے اے داؤد تم اور گھر والے تمھارے عمل کرو اچھے اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ تحقیق
مین ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہون اور موافق اُسکے جزا دونگا وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ
وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ اور مسخر کیا واسطے سلیمان کے باد کو صبح کی سیر اُسکی ایک مہینے کی راہ تھی اور شام کی سیر اُسکی
ایک مہینے کی راہ تھی صبح کو تدمر سے جاکر قیلولہ اصطخر میں کرکر رات کو کابل مین آرام کرتے تھے وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ
اور بہایا ہمنے واسطے سلیمان کے چشمہ تانبے گلے ہوئے کا سمجھ لیجئے کہ یمن مین ایک مقام تھا ہر مہینے مین تین دن وہان

معدن سے تانبا گلا ہوا مثل آب روان کے بہتا تھا جو چاہتے تھے اُس سے بناتے تھے وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْہِ بِاِذْنِ رَبِّہٖ اور مسخر کیا جنون سے اُن لوگون کو کہ خدمت کرتے تھے آگے اُسکے ساتھ حکم پروردگار اُسکے کے مقرر کیا ہمنے کہ وَمَنْ یَّزِغْ مِنْہُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْہُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ اور جو کوئی کجی کرے جنون مین سے حکم ہمارے سے اور اطاعت سلیمان سے چکھاوینگے ہم اُسکو عذاب دوزخ سے عقبی مین بعضے کہتے ہین کہ دنیا مین مقرر کیا تھا کہ فرشتہ تازیانہ آتش ہاتھ مین لئے ہوئے جنون پر مسلط رہتا تھا جو کوئی حضرت سلیمان کی عدول حکمی کرتا تھا اُسکو مارتا تھا اور جلا دیتا تھا یَعْمَلُوْنَ لَہٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ بناتے تھے واسطے سلیمان کے جو کچھ چاہتا قلعون سے اور ہتیارون سے لکھا ہے کہ جن آپکے واسطے قلعہاے بلند اور حصارہاے ارجمند بناتے تھے چنانچہ ولایت یمن مین بہت تیار کئے ہین اور وسیط مین ہے کہ محراب بالاخانہ کو کہتے ہین کہ کئی درجے اُسکے ہون وَتَمَاثِیْلَ اور بناتے تھے تصویرین فرشتون اور پیغمبرون کی حالت عبادت کی کہ لوگ دیکھکر اسیطرح عبادت کرین اور اُس زمانے مین تصویر کا رکھنا مباح تھا عین المعانی مین ہے کہ آدمیون کی تصویرین آہنی بناتے تھے حق تعالی لڑائی کے وقت اُنمین جان ڈال دیتا تھا تو کہ قتال مین قوی اور مضبوط ہون بعضون نے کہا ہے کہ تصویرین دو شیرون کی تخت کے نیچے بنائین تھین اور شکلین دو کرگسو نکی اوپر تخت کے جب حضرت سلیمان تخت پر چڑھنے لگتے تھے دونو شیر بازو اپنی بچھادیتے تھے اُنپر پاؤن رکھکر چڑھ جاتے تھے اور جب تخت پر بیٹھتے تھے دونو کرگس اپنے پر کھولکر سایہ کرتے تھے وَجِفَانٍ کَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ اور بناتے تھے طاس اور لگن مانند تالابون کے اور حوضون بڑے بڑے اور دیگین بڑی ایک جگہہ چولہے پر دہری رہنے والیان مثل پہاڑون کے اور بارہ ہزار باورچی اُنمین کھانا پکاتے تھے اور ابتک بعضے ولایتون مین پتھر کے تراشی ہوئے وے دیگین موجود ہین اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا اور کہا ہمنے نیک عمل کرو اے آل داؤد کے واسطے شکران نعمتون کے بعضون نے کہا ہے کہ آل داؤد علیہ السلام نے ساعتین دن رات کے بانٹ لین تھین ہر ساعت اپنے اپنے باری سے ایک اُنمین سے قائم رہتا تھا اوپر شکرگذاری اور عبادت باری کے وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ اور تھوڑے ہین بندون ہمارے سے شکر کرنیوالے شکور اُسکو کہتے ہین کہ دل اور زبان اور جوارح سے اکثر اوقات مراسم شکرگذاری کے ادا کرے اور ظاہر اور باطن سپاس باری مین رہے کسی حال غافل نہو وجدان اور حرمان اور عافیت اور مرض مین شکر کرتا رہے وجدان مین یہہ کہ نعمت پائی حرمان مین یہہ کہ زیادتی نہ آئی صحت مین یہہ کہ مرض نہوا مرض مین یہہ کہ ہنوز نہ موا اور باوجود اسکے اپنے آپکو شکر سے عاجز جانے کیونکہ توفیق شکر کی بھی نعمت ہے اسکے واسطے اور شکر چاہیئے بیت توکرے رافت سپاس حق تیری کیا طاقت ہے شکر واجب ہو ادا ممکن سے کیا امکان ہے بحر مواج مین ہے کہ روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

سنا کہ ایک شخص کہتا تھا اللھم اجعلنی من القلیل اُس سے پوچھا کہ معنی اسکی کیا ہین اُسنے کہا کہ جیسی معنے آیت
وقلیل من عبادی الشکور کی ہے یہہ دعا کرتا ہون حضرت عمر نے کہا کہ سب لوگ مجھ سے دانا تر ہین ہر ایک ایسے
چیز کہتا ہے کہ مین نہین جانتا لکھا ہے کہ بناے مسجد بیت المقدس داؤد علیہ السلام نے شروع کی اور سلیمان
علیہ السلام نے اتمام مین اسکے بہت سعی کی اور ایک برس کا کام اُسمین باقی تھا کہ اُنکی اجل آئی اُنھون نے اپنے اہل کو
وصیت کی کہ میرا مرنا ظاہر مت کیجو اور بعد موت میرے مجھے عصا کا تکیہ لگا دیجو تو کہ جن کام بناتے جاوین جب اُنکا
وصال ہوگیا غسل دیا اور نماز جنازہ پڑھکے عصا کا تکیہ لگا کر کھڑا کر دیا یا جب آپ نے معلوم کیا کہ موت آن پہنچی جنون کو
عمارت کا نقشہ بتا کر شیشہ محل مین در بند کر عصا کا تکیہ کر بندگی مین کھڑے ہوگئے جن دور سے دیکھتے تھے کہ
آپ عصا لگائے ہین اور اپنا اپنا کام کئے جاتے تھے یہان تک کہ بعد ایک سال کے گھن نے جو عصا کی کھا گئے آپ
زمین پر گر پڑے موت معلوم ہوگئی جن اُسیدم بھاگ گئے پہاڑون اور جنگلون کی طرف چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے
فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ پس جب مقرر کیا ہمنے اوپر اسکے موت کو
اُسکے اور ہوا وہ عصا پر تکیہ لگا دیا نہ خبردار کیا جنون کو اوپر موت اسکے کے مگر کیڑے گھن کے نے کہ زمین سے نکل کر
کھاتا تھا عصا اسکا فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ پس جب گر پڑا
سلیمان جان لیا جنون نے یہہ کہ اگر ہوتے جانتے غیب کو نہ رہتے ایک برس بیچ عذاب ذلیل کرنے والے کے یعنے
عمارت کے بنانے کی تکلیف نہ اُٹھاتے سمجھ لیجئے کہ جن آدمیون کے پاس دعوی کرتے تھے کہ ہم علم غیب رکھتے ہین سو
غافل ہوئے یا لوگ گمان کرتے تھے کہ جن غیب دان ہین سو وہ گمان اُٹھ گیا لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ
البتہ تحقیق تھا واسطے اولاد سبا ابن یشجب بن یعرب بن قحطان کے بیچ گھرون اُنکے کے نشانی اوپر وجود صانع اور
قدرت کاملہ کے سمجھ لیجئے کہ پہلے وہان ملک یمن مین بادشاہ اس شہر سبا کی بلقیس تھی اُسنے اس ملک کو خوب
بسایا تھا پانی جھیلونکا اور نہرونکا سب سمیٹ کر ایک جگہہ بند کیا تھا آب ریز اوپر نیچے رکھی تھی بلند اور پست زمین کے
واسطے تمام سال پانی وہان بھرا رہتا تھا جسقدر درکار ہوتا تھا خرچ کرتے تھے ملک سرسبز اور آباد رہتا تھا دو باغ
ادھر ادھر تھے درخت میوہ دار کے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ دو باغ داہنے طرف
سے اور بائین طرف سے گھرون کے یعنے نشانی کہ مساکن اہل سبا مین مذکور ہوئی دو باغ تھے اگرچہ ہر طرف بوستان
دلکشا اور گلستان راحت افزا لہلہاتے تھے لیکن تقارب اشجار کے سبب ایک باغ نظر آتے تھے پس پیغمبر نے
اُنسے کہا كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ کھاؤ رزق پروردگار اپنے کے سے اور شکر کرو واسطے اسکے لکھا ہے
کہ کثرت میوے کی وہان اسقدر تھی کہ اگر کوئی ٹاسلا سر پر دھر کر درختون کے تلے ہوکر گذرتا تا ٹاسلا بھر جاتا میوون سے
بغیر اسکے کہ ہاتھ سے توڑے بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ یہہ جو شہر ہین حق تعالی نے دیا ہے شہر ہے

پاکیزہ کہ ہواے خوش اور آب شیرین اور خاک پاک رکھتا ہے لکھا ہے کہ وہان مچھر اور جون اور بچھو اور سونپ تھا
اگر کسی مسافر کے جوئین کپڑون مین ہوتین تو وہان کے سبب پانی مین خود بخود مرجاتی تھین اور پروردگار بخشنے
والا اُس کا سکو کہ شرک سے توبہ کرے فَاَعْرَضُوا پس منہہ پھیر لیا اُنھون نے پیغمبر اپنے سے اور شکرگذاری نکی اخبار
مین ہے کہ تیرہ پیغمبر اُنپر آئے سب کو اُنھون جھٹلایا آخر پیغمبر اُن پر بعد رفع عیسی علیہ السلام کے آیا اُسکو بہت ایذا
دی حق تعالی نے گھونس کو حکم کیا اُسنے آدھی رات کو کہ سب سوتے تھے بند پانی کا کاٹ ڈالا پانی نہہ نکلا باغ اور گھر
اُنکے بھر گئے بہت آدمی اور جانور مرگئے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُمْ
بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَاَثْلٍ وَشَيْءٍ مِنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ پس بھیجا ہمنے اوپر اُنکے سیل عرم کے کو سمجھ لیجیے کہ عرم نام اُس بند
کا ہے یا نام اُس میدان کا جہان سے پانی آیا تھا یا نام اُس گھونس کا جسنے بند مین سوراخ کیا تھا اور بدل دیا
ہمنے اُنکو عوض دونو باغون اُنکے کے دو باغ میوے والے بدمزہ تلخ اور جھاؤ اور کچھ جنگلی بیری مین سے تھوڑی یعنے
کچھ بیر بیری کے بھی دیے کہ اُنکو دیکھکر میوے لگی ہوئے یاد کرین سمجھ لیجیے کہ ایسے موضع کو جنت کہنا بطریق مشاکلہ
ہے لکھا ہے کہ پانی اُس سیل کا جس زمین پر گیا وہ شورہ زار ہوگئی کام سے جاتی رہی اور رنگ اُس پانی کا سرخ تھا ذٰلِكَ
جَزَيْنَاهُمْ بِمَا كَفَرُوا یہہ عذاب سیلاب بدلا دیا ہمنے اُنکو سبب کفران نعمت اُنکے کے اور سبب اسکے کہ کفر کیا
اُنھون نے ساتھ پیغمبرون کے وَهَلْ نُجَازِي اِلَّا الْكَفُورَ اور نہین عذاب دیتے ہم مگر ناشکر کو نجازی
بصیغہ متکلم معروف اور کفور منصوب ہے بقرات حفص اور اورون نے بصیغہ مجہول اور کفور مرفوع پڑھا ہے یعنے نہین عقاب
کیا جاتا مگر ناشکر اور جزا عام ہے واسطے مومن اور کافر کے اور مجازات خاص کفار کے واسطے ہے لکھا ہے کہ جو قوم
سبا ہلاکت سے بچ گئی اپنے پیغمبر پاس آکر کہنے لگی کہ ہمنے پہچانا رب اپنے کو اگر آپ ہمین نعمت انعام کرے
ناشکری نکرینگے ہم اور ایسی عبادت کرینگے کہ کسی قوم نے نکی ہو حق تعالی نے پھر اُنپر نعمتین خالص عنایت کین چنانچہ فرماتا ہے
وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ اور کیا ہمنے درمیان اُنکے اور درمیان
اُن گانون کے کہ برکت دی ہمنے بیچ اُنکے یعنے ملک شام کی بستیان جیسے اردن اور فلسطین اور ایلیا بستیان
ظاہر آبادیان پاس پاس علی المعانی مین ہے کہ مارب سے کہ اہل سبا کی منزل تھی شام تک چار ہزار سات سو بستیان بستی
تھین اور مقرر کر دی تھی ہمنے بیچ اُن بستیون کے سرا اُترنے کی کہ مسافر آرام پاوین لیتے یا مقدار کیا تھا ہمنے بیچ اُنکے جانا
لوگون کا یا مقادیر مراحل بیان کی ہمنے اور کہا ہمنے سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِينَ چلو بیچ اُن بستیون کے
راتون کو اور دنون کو امن پانیوالے دشمن سے اور درندے سے بسبب کثرت لوگون کے یا امن پانیوالے بھوکھ پیاس
سے بسبب آبادی کے کہ جگہہ جگہہ گانون بستے ہین پس جو لوگ کہ باقی رہے تھے بھاگکر تجارت کرنے لگے یمن سے شام
کو جاتے تھے کہین دوپہر کو آرام کرتے تھے کسی گانون مین رات گذارتے تھے یونہین بفراغت تمام آتے جاتے تھے

تونگرون نے حسد کیا کہ فقیرون مین اور ہم مین کچھہ فرق نہین پیادہ اور مفلس اس راہ مین مثل سوار اور تونگر کے جاتا ہے فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَیْنَ اَسْفَارِنَا پس کہا تونگرون نے اے پروردگار ہمارے دوری ڈال درمیان منزلون سفرون ہماری کے یعنے جنگل بیابان راہ مین ایک منزل سے دوسری منزل تک کردے کہ لوگ بن توشہ اور سواری کے سفر نکر سکین جیسا اور ملکونکی خبر سنتے ہین کہ رستے مین پانی نہین ملتا بستی نہین نظر آتی کوسون تک بیابان لق ودق مین چلے جاتے ہین ایسا ہی یہان بھی ہوجاے وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اور ظلم کیا انھون نے یہہ دعا مانگ کر جانون اپنے کو اور ہم نے ان بستیون کو ویران کردیا پس کیا ہمنے اہل سبا کو باتین اور کہانیان یعنی لوگ تعجب سے انکی بیانین بیان کرتے ہین کہ بستی سے ویرانی اور آبادی سے بربادی ہوگئی اور ٹکڑے کیا ہمنے انکو نہایت ٹکڑے یہان تک کہ انمین سے مآرب مین کوئی نہ رہا قبیلہ غسان انمین سے شام کو نکل گئے اور قضاعہ مکے کو اور اسد بحرین کو اور انمار مدینے کو اور جرام تہامہ کو عرب مین ضرب المثل ہوگیا متفرق ہونا انکا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین واسطے ہر صبر کرنے والے کے اوپر محنتون کے شکر کرنیوالے کے اوپر نعمتون کے کشف الاسرار مین ہے کہ اہل سبا خوش حال فارغ البال اوقات کاٹتے تھے بسبب بے صبری کے اوپر عافیت کے اور ناشکری کے اوپر نعمتون کے پہنچا انکو جو پہنچا نظم

شکر نعمت بہ منعم کے دلا ناسپاسی کرنہ چون اہل سبا جو وہان آیا یہان بھی آئیگا کفر نعمت رنج و نقمت لائیگا نہ

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ اور البتہ تحقیق سچا کیا اوپر اہل سبا کے یا اوپر سب کافرون کے ابلیس نے گمان اپنا یعنے ابلیس نے گمان کیا تھا کہ مین اوپر آدمیون کے بسبب شہوت اور غضب کے کہ انکے طینت مین رکھا ہے دست تصرف پاؤنگا اور انکو گمراہ کرونگا سو وہ گمان اسکا اہل ضلالت کے حق مین سچ نکلا فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ پس پیروی کی اسکی شرک اور معصیت مین مگر ایک فرقے نے ایمان والون سے کہ مستثنی ہین وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَیْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِیْ شَكٍّ اور نتھا واسطے ابلیس کے اوپر انکے جنکے حق مین اسکا گمان سچ نکلا کچھہ غلبہ مگر اسواسطے تو کہ ظاہر کرین ہم اس شخص کو کہ ایمان لاتا ہے ساتھہ آخرت کے اس شخص سے کہ وہ آخرت سے بیچ شک کے ہے یا تو کہ جانین اولیا ہمارے اہل ایمان اور اہل گمان کو وَرَبُّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ اور پروردگار تیرا اوپر ہر چیز کے نگہبان ہے قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بنی ملیح کو کہ پکارو تم ان لوگونکو کہ گمان کرتے ہو خدا ہونے کا سوا اللہ کے جیسے فرشتون کو تم پوجتے ہو پکارو کہ کچھہ نہین نفع پہنچاوین یا ضرر دفع کرین کیا طاقت کہ بن حکم اللہ کے کچھہ کر سکین یا کافرون کو کہہ کہ اپنے جھوٹھے معبودون کو بلاوین تو کہ اجابت کرین تمھاری اور کیونکر اجابت کرینگے کہ لَا یَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِیْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِیْرٍ نہین مالک ہوتے برابر ایک ذرہ کے خیر اور شر سے بیچ آسمانون کے اور نہ بیچ زمین کے اور نہین

لئے یعنی فرشتون کے یا ہونگے بیچ آسمانون و زمین کے کچھہ ساجھا نہ پیدا کرنے مین نہ تصرف کرنے مین اور نہین واسطے
خدا کے فرشتون اور بتون مین سے کوئی پشتیبان اور مددگار تقدیر اور تدبیر مین وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ اور نہین
فائدہ دیتی شفاعت کسی کی نزدیک خدا کے یعنے گمان شفاعت کا کہ فرشتون اور بتون سے رکھتے ہو تحقیق ہوگا کیونکہ
کسیکی شفاعت فائدہ نہین دیتی إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ مگر واسطے اس شخص کے کہ اذن دیوے اللہ واسطے اسکے شفاعت
کرنے کا اور ماذون ہو ساتھہ شفاعت کرنیکے اور قیامت کے دن منتظر ہونگے شفاعت کرنیوالے اور شفاعت کئے گئے
اور ڈرینگے کہ حق تعالی کیا فرماوے اور حکم الہی کا انتظار کرینگے حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ
یہانتک کہ جب دور کئے جاوینگے بیقراری دلون انکے سے کہینگے بعضے انکے بعضون کو کیا کہا پروردگار تمھارے نے شفاعت
کے حق مین قَالُوا الْحَقَّ کہینگے کہ کہا سخن راست اور درست اور فرمایا کہ شفاعت کرین مومنون کی نہ مشرکون کی وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ
اور وہ ہی بلند برابر تر اس سے کہ پیغمبر اور فرشتے بے اذن اسکے کے شفاعت کر سکین قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کہہ کون شخص رزق دیتا ہے تمکو آسمانون سے اور زمین سے مینہہ برسا کر نباتات اوگا کر قُلِ اللَّهُ
کہہ تو آپ کہ اللہ رزق دیتا ہے کیونکہ اس سوال کا سوا اسکے جواب نہین اور کافر الزام کے ڈر سے زبان سے نہین
کہتے تو دل سے اقرار کرتے ہین وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى أَوْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ اور کہہ انکو کہ ہم مسلمان کہ رزق دینے والے کو ایک
جانتے ہین اور اسکی عبادت کرتے ہین یا تم مشرک کہ اس واجب الوجود کا شریک ٹھہراتے ہو البتہ اوپر ہدایت کے ہین
یا بیچ گمراہی ظاہر کے ہین قُل لَّا تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ کہہ آپ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ نہ پوچھے
جاؤگے تم اس چیز سے کہ گناہ کرتے ہین ہم اور نہ پوچھے جاوینگے ہم اس چیز سے کہ کرتے ہو تم بلکہ ہر ایک کو عمل اسکے
سے پوچھینگے اور موافق اسکے جزا دینگے قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ کہہ جمع کریگا ہم سب کو پروردگار ہمارا
دن قیامت کے پھر حکم کریگا درمیان ہمارے ساتھہ حق کے اور محق کو بہشت مین لیجاویگا اور مبطل کو دوزخ مین وَهُوَ
الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ اور وہ ہی حکم کرنیوالا جاننے والا فر حکم کرتا ہے بکار خلق وہ جانتا ہے حکم جیسا چاہئے
قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُم بِهِ شُرَكَاءَ كَلَّا کہہ دکھلاؤ مجھکو ان لوگون کو کہ ملا دیا ہے تمنے ساتھہ خدا کے شریک ٹھہرا کر
بیچ عبادت کے ہرگز نہین ہین بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ بلکہ وہ اللہ ہے غالب سب پر کس کی قدرت ہے کہ اسکی شرکت
کا دم مارے دانا ساتھہ احکام صواب کے اور موصوف ساتھہ حکمت بالغہ کے کون طاقت رکھتا ہے کہ اسکے شریک ہوسکے
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ اور نہین بھیجا ہمنے تجھکو کہ محمد ہے صلے اللہ علیہ وسلم
مگر بھیجا عام واسطے سب لوگونکے یا واسطے سب خلائق کے یہہ خصایص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سے ہے کہ مبعوث
سب پر ہے کیا آدمی کیا جن کیا اور سوا انکے اور کوئی پیغمبر تمام جن و انس پر مبعوث نہین ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ تائے
کافہ واسطے مبالغہ کے ہے جیسے علامہ یعنے نہین بھیجا ہمنے تجھکو مگر باز رکھنے والا لوگون کو شرک سے خوشخبری دینے والا

ساتھہ

ساتھ فضل کے موحدون کو اور ڈرانے والا ساتھ عدل کے مشرکون کو اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے برائی اور فضیلت تیری اور نادانی سے کرتے ہین مخالفت تیری وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اور کہتے ہین نادانی سے کہ کب ہوگا یہہ وعدہ عذاب کا یا قیام قیامت کا اگر ہو تم سچ اسکے اے پیغمبر اور مسلمانو سچے قُل لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ کہہ کہ واسطے تمہارے وعدہ ہے ایک دنکا کہ جب وہ آئیگا نہ پیچھے رہوگے اسدن سے ایک گھڑی اور نہ آگے بڑھوگے اس سے لکھا ہے کہ کفار مکہ نے بعضے اہل کتاب سے پوچھا احوال پیغمبر کا انھون نے کہا کہ ہمنے اپنی کتاب مین نعت اسکی پڑھی ہے وہ پیغمبر مقرر ہے ابوجہل وغیرہ نے کہا کہ ہم تمہارے کتاب پر ایمان نہین رکھتے یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ اور کہا ان لوگون نے کہ کافر ہین اہل کتاب کو کہ ہرگز نہ ایمان لاوینگے ہم ساتھ اس قرآن کے کہ محمد پر اترا ہے اور نہ ساتھ اس کتاب کے کہ اتری ہے آگے اسکے وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ اور کاش کہ دیکھے تو جسوقت کھڑے کئے جاوینگے نزدیک پروردگار اپنے کے حسابگاہ مین واسطے حساب کے کہ کیا امر مشکل ہے کہ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ پھیرینگے بعض انکی طرف بعضون کی بات کو يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ کہینگے وہ لوگ کہ ناتوان کئے گئے تھے یعنے پیروی کرنیوالے واسطے انکے جو تکبر کرتے تھے یعنے پیشوا تھے اگر نہوتے تم البتہ ہوتے ہم ایمان والون سے لیکن تمنے گمراہ کیا اور ایمان سے باز رکھا قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُم بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ کہینگے وہ لوگ جو تکبر کرتے تھے واسطے ان لوگونکے جو ناتوان کئے گئے تھے دنیا مین کیا ہمنے بند کیا تھا تمکو قبول ہدایت سے پیچھے اسکے کہ آئی تھے تمہارے پاس بلکہ تھے تم جاہلون اپنے پر گناہ کرنیوالے اور شرک لانے والے وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا اور کہینگے وہ لوگ جو ناتوان کئے گئے واسطے ان لوگون کے جو تکبر کرتے تھے ایسا نہین ہے کہ ہم آپ کافر ہوئے تھے بلکہ مکر تمہارا دن اور رات مین باز رکھتا تھا ہمکو ایمان سے جسوقت کہ تم حکم کرتے تھے ہمکو یہہ کہ کفر کرین ہم ساتھ اللہ کے اور مقرر کرینگے ہم واسطے اسکے شریک وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ اور چھپاوینگے دونو فریق بعد جواب سوال کے پشیمانی کہ اعمال کے سبب ہوگی یا اسرار بمعنی اظہار ہے اور یہہ لغت اضداد سے ہے یعنے ظاہر کرینگے پشیمانی جسوقت کہ دیکھینگے عذاب کو وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا اور کردینگے ہم طوق بیچ گردنون ان لوگون کے کہ کفر کرتے تھے لانا استقبال کا ساتھ صیغہ ماضی کے واسطے تحقیق وقوع کے ہے اور وضع مظہر بجائے مضمر واسطے بیان سبب طوق لگنے کے ہے هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ نہ جزا دئے جاوینگے وہ مگر جو کچھ کہ تھے وہ عمل کرتے پس تسلی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فرماتا ہے کہ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ اور نہین بھیجا ہمنے بیچ کسی بستی کے کوئی ڈرانے والا یعنے پیغمبر مگر کہا دولتمندون اور متکبرون اسکے نے ان پیغمبرون کو تحقیق ہم ساتھ اس چیز کے کہ

بھیجے گئے ہو تم ساتھ اسکے اپنے زعم مین کافر ہین اور منکر وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ
اور کہا اُنھون نے کہ ہم زیادہ تر ہین مال مین اور اولاد مین تم سے پس ہم لائق تر ہین تم سے دعوے نبوت مین اور نہین
ہم عذاب کئے گئے یعنے اللہ ہمپر عذاب نہین کریگا کیونکہ نعمت دی ہے محنت نہ دیگا قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ کہہ کہ تحقیق پروردگار میرا کھولتا ہے رزق واسطے جسکے کہ چاہتا ہے اوپر
تنگ اور معصیت سے ساتھ اپنی مشیت کے نہ اسکے کرامت کے اور بند کرتا ہے اور جسکے کہ چاہتا ہے ساتھ حکمت
اپنی کے نہ واسطے ذلت اسکی کے اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے اور گمان کرتے ہین کہ کثرت مال اور اولاد واسطے
شرف اور کرامت کے ہے وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفَىٰ اور نہین مال تمھارے اور اولاد
تمھاری وہ کہ نزدیک کرے تمکو ہم سے نزدیک کرنیوالے اعمال صالحہ ہین تمکو سو وہ تم مین نہین پس مال اولاد
کسی کو اللہ سے نزدیک نہین کرتے إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا مگر جو شخص کہ ایمان لاوے اور عمل کرے اچھے
لائق قبول کے یعنے مال کو براہ خدا خرچ کرے اور اولاد کو علم دین سکھاوے اور صلاحیت بتاوے فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ
جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ پس یہ لوگ واسطے اُنکے ہے جزا دوگنی یعنے ایک کے دس اور زیادہ
سات سو تک سبب اسکے جو کیا اُنھون نے اور وہ بیچ بالاخانون کے نڈر ہین رنج اور مصیبت اور کدورت آفات
سے وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ اور جو لوگ کہ سعی کرتے ہین بیچ رد کرنے آیتون
ہماری کے یعنے قرآن کے درانحالیکہ گمان کرتے ہین کہ ہمکو عاجز کرینگے اور روکینگے اسکے سے یا لوگون کو قبول کرنے
اور ایمان لانے سے اُسپر یہ لوگ بیچ عذاب کے حاضر کئے جاوینگے اور دوزخ مین پڑینگے قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ کہہ کہ تحقیق پروردگار میرا کشادہ کرتا ہے روزی کو واسطے جسکے
کہ چاہتا ہے بندون مومنون اپنے سے بمحض رحمت اور تنگ کرتا ہے واسطے اسکے بوجہ حکمت نہ
وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ اور جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے اللہ کی راہ مین پس وہ بدلا دیتا ہے
اسکا دنیا مین یا ذخیرہ رکھتا ہے واسطے اسکے آخرت مین حدیث مین ہے کہ ہر سحر فرشتے آسمان سے اُترتے
ہین ایک کہتا ہے اللھم اعط کل منفق خلفا الٰہی دے ہر نفقہ کرنیوالے کو بدلا اور دوسرا کہتا ہے اللھم
اعط کل ممسک تلفا خدایا دے ہر بند کرنیوالے کو مال کے تلف ہونا مال کا **بیت** مال دے راہ خدا مین
کہ شرف ہوویگا بندہ مت کر کہ کوئی دم مین تلف ہوویگا وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ اور وہ بہتر رزق دینے والا ہے
یعنے سوا اُسکے جو رزق کسیکو دیتے ہین واسطے ہین درمیان مین حقیقت مین رازق وہی ہے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ
جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ اور یاد کر جس دن کہ جمع کریگا اللہ سب [illegible]
سے پھر کہے گا واسطے فرشتون کے کیا یہ تمکو عبادت کرتے اور [illegible] اور نقول بھی ساتھ صیغہ متکلم کے قرأت

آئی ہے

اپنی ہے اور یہہ سوال واسطے قطع طمع مشرکون کے ہوگا شفاعت ملائکہ سے قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ
کہینگے فرشتے پاکی ہے تجھکو اس سے کہ سوا تیرے اور کی عبادت کرے توہی ہے خدا اور معبود ہمارا ہم بندگی مین تقصیر وار
ہین معبودیت کے کب سزاوار ہین یا کوئی ہے دوست ہمارا سوائے اُنکے یعنے درمیان ہمارے اور اُنکے کچھہ دوستی
نہین اور جانتا کہ ہمنے اپنی پرستش پر انکو رضا دی ہو بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ بلکہ
وُہ تھے عبادت کرتے جنون کی یعنے انکا کہا مانتے تھے آلہ باطلہ کے پوجنے مین یا جن شکلین بن کر طرح طرح انکو
نظر آتے تھے اور خیال مین انکے بسانے تھے کہ یہہ فرشتے ہین اکثر آدمیون کے ساتھہ اُنکے ایمان رکھتے ہین یعنے
متابعت انکی کرتے ہین فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا پس آج کے دن کہ سب حکم اللہ ہی کا ہے
نہ اختیار مین رکھیگا بعضا تمہارا واسطے بعضون کے نفع اور نہ ضرر کو یعنے معبودون جھوٹونکو واسطے عابدون اپنے
کے قوت نفع دینے کی اور ضرر دفع کرنے کی نہین وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ
اور کہینگے ہم واسطے اُن لوگون کے کہ ظلم کرتے تھے ساتھہ وضع عبادت کے غیر موضع اُسکے مین چکھو عذاب آگ
کا وُہ آگ کہ تھے تم ساتھہ اُسکے جھٹلاتے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ
عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر کافرون کے آیتین ہماری یعنے قرآن ظاہر کہتے ہین نہین یہہ محمد
مگر ایک مرد ہی چاہتا ہے یہہ کہ بند کرے تمکو اُس چیز سے کہ ہمیشہ تھے عبادت کرتے باپ تمہارے یعنے
مدعا اُسکا یہہ ہے کہ بت پرستی تمہاری چھڑاوے اور اپنے دین آئین پر کہ نیا نکالا ہی لاوے اور اپنا پیرو
بناوے وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى اور کہتے ہین نہین یہہ کلام کہ محمد پڑھتا ہے صلے اللہ علیہ وسلم یعنے قرآن
مگر جھوٹھہ باندھہ لیا ہوا خدا پر کہ یہہ اُسکا کلام ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ اور
کہا اُن لوگون نے کہ کافر ہوئے مکے والون مین سے واسطے کلام حق کے جو وقت کہ آیا اُنکے پاس قرآن نہین ہے
مگر جادو ظاہر یہہ بات وُہ کہان سے کہتے ہین وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ
اور حال انکہ نہین دی ہمنے کتابون منزلہ سے کہ ہمیشہ پڑھتے ہون اُسکو اور اُنمین سے دلیل لاوین بطلان قرآن پر
اور نہین بھیجا ہمنے طرف اُنکے پہلے تجھہ سے کوئی ڈرانے والا زمانہ فترت وحی مین یعنے پیغمبر کہ انکو حق کی طرف
بلاوے اور تکذیب اُسکے سے ڈراوے وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ اور جھٹلایا
تھا پیغمبرونکو اُن لوگون نے کہ پہلے اُنسے تھے اور حال انکہ نہین پہنچے مکہ والے دسوین حصہ کو اُس چیز کے کہ دی تھی
ہمنے انکو قوت اور طول عمر اور کثرت مال سے یا نہین پہنچے تھے پہلے لوگ دسوین حصہ کو اُس چیز کے کہ دی ہمنے
اہل زمانے تیرے کو دلائل اور حجت اور اسباب ہدایت سے فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ پس جھٹلایا
پہلون نے پیغمبرون میرے کو پس کیونکر تھا عذاب میرا اور انکار میرا ساتھہ اُنکے یعنے تاپ کرنا میرا انکو پس چاہئے کہ قوم تیری

ع

بھی ڈرے ایسے حالون سے قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُکُمْ بِوَاحِدَۃٍ کہہ سوا اسکے نہین کہ نصیحت کرتا ہون مین تمکو ساتھہ ایکبات کے
اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰہِ مَثْنٰی وَفُرَادٰی ثُمَّ تَتَفَکَّرُوْا اور وہ بات یہہ ہے کہ کھڑے ہو مجلس پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم واسطے
اللہ کے دو دو تو کہ آپسمین مشورت کرو اور ایک ایک تو کہ ازدحام سے خاطر پریشان ہو پھیر فکر کرو پیغمبر کے معاملہ مین
اور ابتدا سے اس آن تک احوال اطوار انکے نظر مین لاؤ تو کہ جانو تم کہ البتہ مَا بِصَاحِبِکُمْ مِّنْ جِنَّۃٍ نہین یار تمہارے
کو کچھہ جنون کہ سبب دعوے رسالت کا ہے بلکہ پہنچا تو کمال عقل اسکی اور یہی کافی ہے صدق قول اسکے پر
اِنْ ھُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ نہین وہ مگر ڈرانیوالا تمکو آگے واقع ہونے عذاب سخت کے کہ عذاب آخرت
ہے قُلْ مَا سَاَلْتُکُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَھُوَ لَکُمْ کہہ جو کچھہ مانگا ہو مین نے تم سے کچھہ بدلا اداے رسالت کا پس وہ واسطے تمہارے
ہے یعنی جو عوض اداے رسالت تم سے مانگتا ہے وہ تمہین کو بخشا مین نے مراد نفی سوال ہے یعنی کچھہ بدلا نہین
چاہتا مین اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ نہین ثواب دعوت میرکا مگر اوپر اللہ کے وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ اور وہ اوپر
ہر چیز کے گواہ ہے اور حاضر قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ کہہ تحقیق پروردگار میرا ڈالتا ہے حق کو یعنی وحی کو القا
کرتا ہے جسپر کہ چاہے یا حق بات کو پھیلاتا ہے عالم مین مراد اس سے دین اسلام اور اظہار احکام اسکے ہین
عَلَّامُ الْغُیُوْبِ جاننے والا ہے غیبونکا کچھہ اس سے چھپا نہین قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ کہہ آیا
حق یعنی قرآن یا اسلام یا بعث پیغمبر اور نہ پہلی بار پیدا کرتا ہے معبود باطل یعنی ابلیس یا بت کسی چیز کو اور نہ دوبارہ
کرتا ہے یعنی قدرت نہین رکھتا خلق اور بعث پر قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰی نَفْسِیْ کہہ اگر گمراہ ہو جاؤن مین راہ حق
سے پس سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہون اوپر جان اپنی کے یعنی وبال اسکا مجھہ پر ہے وَاِنِ اھْتَدَیْتُ فَبِمَا یُوْحِیْٓ اِلَیَّ
رَبِّیْ اور اگر راہ پاؤن مین سیدھی سبب اسکے ہے کہ وحی کیا ہے طرف میرے پروردگار میرے نے کیونکہ
توفیق ہدایت اسکی عنایت سے ہے اِنَّہٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ تحقیق وہ سننے والا ہے دعا بندون کی نزدیک ہے ساتھہ
امیدوار بندون کے وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّکَانٍ قَرِیْبٍ اور اگر دیکھے تو کافرون کو جس وقت کہ
گھبراوینگے دم مرگ یا وقت بعث یا روز بدر دیکھے امر عجیب وہشتناک کو پس نہ بھاگ سکینگے اور پکڑے
جاوینگے مکان نزدیک سے یعنی روے زمین سے زیر زمین یا موقف سے دوزخ مین یا صحرا بدر سے چاہ مین
بعضے تفاسیر مین ہے کہ یہہ آیت سفیان اور قوم اسکی کے شان مین ہے کہ آخر زمان مین خروج کریگا اور
شام سے لشکر واسطے خراب کرنے مکہ معظمہ زادہ اللہ شرفا وکرامۃ کے ترتیب دیگا وہ سب لشکر میدان مین زمین مین
جاویگا پس معنے اخذوا من مکان قریب کے بموجب اس تفسیر کے یہہ ہین کہ زیر پاے اپنے سے پکڑے جاوینگے اور لشکر مین
دو شخص نجات پاوینگے ایک بشارت مکہ کو پہنچاویگا ایک بھاگ کر خبر قوم سفیان کے پاس لیجاویگا وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِہٖ اور کہینگے
مشرک یا لشکر سفیانی والے وقت مرینگے یا زمان خسف کے ایمان لائے ہم ساتھہ اسکے یعنی خدا کے یا پیغمبر کے یا حشر کے نہین

پھیر دنیا مین لیجاوین وَاَنّٰی لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ اور کہان ممکن ہے واسطے انکے پکڑنا ایمان کا مکان دور سے
کہ وہ عالم آخرت ہے اور محل تکلیف ایمان دنیا ہے اور نزدیک یاس کے آخرت نظر آتی ہے پس ایمان اُس دم کا فائدہ
نہین بخشتا اور تناوش ساتھہ واو کے ہے اور ساتھہ ہمزہ کے بدل واو سے بھی قرات آئی ہے وَقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ
مِنْ قَبْلُ اور تحقیق کافر ہوئے تھے ساتھہ خدا کے یا رسول کے یا بعث کے پہلے اس سے کہ مقام تکلیف مین تھے
وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ اور پھینکتے تھے بن دیکھے بیہودہ باتین یعنے کلام لایعنی کہتے تھے اور قرآن اور
پیغمبر پر طعن کرتے تھے مکان دور سے یعنے دور تھے اُس چیز سے کہ کہتے تھے اور نہین جانتے تھے کہ کیا کہتے تھے
وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ اور پردا ڈالا گیا درمیان اُنکے اور درمیان اُس چیز کے
کہ چاہتے تھے قبول ایمان اور رجعت دنیا سے جیسا کہ کیا گیا تھا یہی عمل ساتھہ اشباہ اُنکے کے کافران گذشتہ سے
پہلے اس سے یعنے ایمان یاس کا اُنسے بھی قبول نہین کیا تھا اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ تحقیق تھے وے بیچ شک
اضطراب مین ڈالنے والے کے سورہ فاطر مکی ہے پینتالیس آیتین ہین سات سو ستر کلمے ہین تین ہزار ایک سو
تیس حرف ہین اور اصل اسکی زان مدبر ہین اور ربط اسکا سورہ سبا سے یہہ ہے کہ افتتاح دونون کا ساتھہ
الحمد للہ کے ہے اور ہر ایک مین بیان وحدانیت خداے عز و جل اور نفی شرک ہے

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ　　　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　　　خمس و اربعون آیۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ پیدا کرنیوالا آسمانونکا اور زمین کا ہے
جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ کرنیوالا فرشتونکا پیغام لانیوالے پر دار دو دو اور تین تین
اور چار چار دو دو پر واسطے اوڑنے کے اور باقی واسطے آرائش کے اور مراد خصوصیت مین اعداد کے نہین کہ اتنے
ہی پر ہین زیادہ نہین کیونکہ جبرئیل عم کے چھہ لاکھہ پر حدیث سے ثابت ہین يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ زیادہ
کرتا ہے بیچ پیدائش کے جسکو چاہتا ہے یعنے پر چار سے زیادہ کرتا ہے جس فرشتے کے کہ چاہتا ہے اور اصح یہہ ہے
کہ مراد پیدائش آدمیون کی ہے اور زیادتی انکی یا عقل کی راہ سے ہے جیسی فصاحت اور علم اور کرم یا جسم کی
راہ سے ہے جیسے حسن صورت اور ملاحت چشم بعضون نے کہا ہے کہ مراد قبولیت خلق ہے امام قشیری نے کہا ہے
کہ علو ہمت ہے یا رضا بقضا یا شوق بمرتبہ قرب حقائق سلمی مین ہے کہ تواضع ہے اشراف مین اور سخاوت
ہے اغنیا مین اور تعفف ہے فقرا مین اور صدق ہے مومنون مین اور شوق ہے محبون مین **فرد** یہہ آتش شوق
نیز تر ہی جلا یا جسنے کہ دل وکل ہی نکلتا سینہ سے جو شرر ہے یزید فی الخلق کا اثر ہے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق
اللہ اوپر ہر چیز کے کہ فرشتونکا بھیجنا اور پیدائش کا زیادتی کرنا ہے قادر ہے مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا
مُمْسِكَ لَهَا جو کچھہ کہ کھول دیوے اللہ واسطے لوگون کے رحمت اپنی سے نعمت اور عافیت اور صحت اور علم

اور توبہ پس نہین بند کرنیوالا واسطے اسکے وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ اور جو کچھ بند کر لیوے اللہ تعالی بندون
سے آثار رحمت اپنی سے پس نہین چھوڑ دینے والا واسطے اسکے پیچھے بند کرنے بندون اسکے سے وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
اور وہ ہی غالب بند کرنے مین حکمت والا کھولنے مین کشف الاسرار مین ہے کہ ارباب فہم کہتے ہین کہ اس
آیت مین اشارہ طرف فتوح مومنون اور عارفون کے ہی اور فتوح وہ ہی کہ غیب سے بے طلب آوے اور
وہ دو قسم ہی ایک مواہب صوریہ ہی جیسے رزق بن کسب کے دوسرا مطالب معنویہ ہی مانند علم لدنی
کے کہ بن سیکھے موافق شرع دل پر فائض ہو شیخ الاسلام نے کہا کہ آہ اس علم نا آموختہ سے کہ گاہ اسمین غرق
ہون گاہ سوختہ نظم مہر حق سے نسخۂ علم و حکم بن قلم ہی صفحہ دلپر رقم علم اہل دل نہین مکتب کا جان بلکہ القا
اسکو لطف رب کا جان يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ای لوگو مکے والو یاد کرو نعمتین اللہ کی کو کہ انعام کی ہین
اوپر تمھارے بھیجنے پیغمبرون کے سے اور پہنچانے رزقون کے سے هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ کیا ہی کوئی پیدا کرنیوالا سوا خدا کے کہ رزق دے تمکو آسمانون سے مینہہ برسا کر اور زمین سے
اناج اگا کر لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ پس کہان سے پھیرے جاتے ہو تم
راہ توحید سے وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ ط اور اگر جھٹلاوین تجھکو مکے والے پس تحقیق جھٹلائے
گئے ہین پیغمبر پہلے تجھ سے اور انھون نے صبر کیا ہی تو بھی پیروی کر انکی صبر مین وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ
اور طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہین سب کام تجھے صبر کی جزا دیگا انکو تکذیب کی سزا پہنچاویگا يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ ای لوگو تحقیق وعدہ اللہ کا حشر اور جزا مین
سچ ہی ہرگز اسمین خلاف نہین پس نہ فریب دے تمکو زندگانی دنیا کی کہ آخرت کو بھلا دو اور نہ فریب دیو تمکو ساتھ
کرم اللہ تعالی کے فریب دینے والا شیطان یعنے دلمین تمھارے ڈال دے کہ گناہ کرے چلو وہ بخش دیگا اور
اگرچہ اسکے کرم سے یہہ دور نہین لیکن ایسا ہی کہ زہر کھاؤ اور امیدوار ہو کہ طبیعت دفع ضرر اسکا کر دیگی بزرگون
نے کہا ہی کہ ایک مکرونمین سے شیطان کے یہہ ہی کہ آدمی کے دلمین ڈالتا ہی کہ ابھی سے توبہ کیون
کرتا ہی بڑی عمر ہی کر لیجو عیش و عشرت تو کر لے فرصت کو توکات لے دلار اگے ہین اور شراب مین
صبح کو توبہ کر کے پانون رکھیو رہ صواب مین إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا تحقیق شیطان واسطے
تمھارے دشمن ہی قدیمی پس پکڑو تم بھی اسکو دشمن اور ہر حال مین اس سے ڈرتے رہو اور اسپر اعتماد مت
کرو کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ کسطرح شیطان کو دشمن پکڑین کہا کہ اپنے ہوائے نفس کی متابعت مت کرو
اور آرزون کے پیچھے مت جاؤ اور جو کرو موافق شرع اور مخالف طبع کے کرو إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ
أَصْحَابِ السَّعِيرِ سوا اسکے نہین کہ پکارتا ہی شیطان طرف پیروی کرنے ہوا اسکے اور میل کرنے دنیا کے گروہ

انکو

انکو یعنے متابعت کرنیوالون اور فرمان بردارون اپنے کو تو کہ ہوویں آخرت مین اسکے ساتھ رہنے والون دوزخ کے سے اَلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ جو لوگ کہ کافر ہین اور شیطان کا کہا مانتے ہین واسطے انکے عذاب ہی سخت آخرت بین وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّاَجۡرٌ کَبِیۡرٌ اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور شیطان کا حکم نہ مانا اور عمل کئے اچھے خالص اللہ کے واسطے واسطے انکے بخشش ہے اور ثواب ہے بڑا بہشت مین اَفَمَنۡ زُیِّنَ لَہٗ سُوۡٓءُ عَمَلِہٖ فَرَاٰہُ حَسَنًا ط کیا پس وہ شخص کہ زینت دیا گیا واسطے اسکے بدعمل اسکا پس دیکھا اسکو اچھا مانند اسکے ہی کہ تمیز کرتا ہی اچھے کو برے سے اور ہر ایک کو دیکھتا ہی موضح مین ہی کہ مراد ابوجہل نااہل ہے یا عاص بن وایل اور عمل بد انکا شرک اور تکذیب ہی یا یہود اور نصاری ہین اور سوعمل انکا عناد اور جھگڑنا ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یا خوارج ہین اور عمل بد انکا تاویلات باطلہ فَاِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنۡ یَّشَآءُ وَیَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ پس تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہی جسے چاہتا ہی اور راہ دکھاتا ہی جسے چاہتا ہی فَلَا تَذۡہَبۡ نَفۡسُکَ عَلَیۡہِمۡ حَسَرٰتٍ ط پس نہ جاتا رہے جی تیرا اوپر انکے یعنے ہلاک نہو جاوے تو اوپر گمراہی انکے کے افسوس سے کہ پی دریی کھاتا ہی تو اوپر فعلون بُرون انکے کے کہ ہر فعل انکا موجب حسرت تیری کا ہی حاصل یہہ ہی کہ اتنی افسوس مت کھاؤ اور اپنی جان مت کھو اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ تحقیق اللہ جانتا ہی ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہین اور اسکی انکو سزا دیگا وَاللّٰہُ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیۡرُ سَحَابًا فَسُقۡنٰہُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحۡیَیۡنَا بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا اور اللہ وہ ہی جو بھیجا باؤن کو پس اٹھاتے ہین بادلون کو پس ہانک لاتے ہین ہم ان بادلون کو طرف زمین مردہ کے عدول طرف تکلم واسطے اختصاص فعل کے ہی یعنے ہم ہی قدرت رکھتے یہہ نہ سوا ہمارے کوئی اور پس زندہ کیا ہمنے ساتھ اس پانی کے زمین کو پیچھے موت اسکے کے کَذٰلِکَ النُّشُوۡرُ اسیطرح سے نکلنا ہی قبرون سے مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ الۡعِزَّۃَ فَلِلّٰہِ الۡعِزَّۃُ جَمِیۡعًا ط جو شخص کہ چاہتا ہے عزت پس واسطے اللہ کے ہی عزت ساری اور اسکی عزت سے رسول اور مومن عزت پاتے ہین وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین اور عزت اسکی عبادت مین ہے اور ذلت اسکی مخالفت مین فرد سر اسکے در سے سر کا جس کسو کا نہ کہین عزت نہ پائی دو جہان مین اِلَیۡہِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالۡعَمَلُ الصَّالِحُ یَرۡفَعُہٗ طرف اسیکے چڑھتے ہین یعنے طرف رضا اسکی کے یا درگاہ قبول اسکی کے کلمات پاکیزہ یا اعمال نامے میل چڑھنے کا کرتے ہین اور عمل نیک بلند کرتا ہی انکو اور محل قبول مین پہنچاتا ہی کیونکہ مجرد قول بے عمل صالح کہ اخلاص ہی نافع نہین یا کلمہ طیب دعا ہی اور عمل صالح صدقہ مساکین اور غالب دعا صدقہ دینے والون کی قبول ہوتی ہے یا کلمہ طیب دعا اماموں کی ہی اور عمل صالح آمین کہنا مقتدیون کی یا کلمہ تکبیر غزا کی ہی اور عمل تلوار مارنا یا کلمہ استغفار ہی اور عمل ندامت اور ان سب امور کو نہین بلند کرنیوالا کلمے کا عمل ہے اور بعضے ضمیر فاعل کو بیچ یرفعہ کے عاید کلمہ طیب کے ٹہراتے ہین کہ قول

جھلی کھجور کے پس لائق بادشاہت کے اور مستحق عبادت کے وہی ہے اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ اگر پکارو تم
معبودان باطل اپنے کو نفع پہنچانے اور ضرر دفع ہونے کو نہ سنینگے پکارنا تمھارا کیونکہ پتھر ہین پتھر کیا سنین وَلَوْ سَمِعُوْا
مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ اور اگر سنینگے نہ جواب دینگے تمکو یعنے بطریق فرض اگر سنینگے تو جواب نہین دینے کے اور مراد دینے کے نہین
بر لانے کے کیونکہ قدرت نفع پہچانے کی اور ضرر دفع کرنے کی نہین رکھتے وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ اور دن
قیامت کے کفر کرینگے ساتھ شرک لانے تمھارے کے یعنے انکار کرینگے تمھارے پوجنے کا اور کہینگے
مَا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ یا اقرار کرین ساتھ بطلان شرک تمھارے کے وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ اور نہ خبر دیگا تجھکو حقیقت
سے کامون کے کوئی خبر دینے والا مانند حق تعالی خبردار کے يٰاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ اے لوگو تم محتاج
ہو طرف خدا کے یعنے رزق اسکے کے اور بخشش اسکے کے اور خوشنودی اسکے کے اور بہشت اسکے کے وَاللّٰهُ هُوَ
الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ اور اللہ وہ ہی بے احتیاج تعریف کیا گیا سمجھ لیجئے کہ ماہیات ممکنہ فاعل کے محتاج ہین وجود مین
انتم الفقراء طرف اسکے اشارت ہی اور اللہ سبحانہ بواسطہ کمال ذاتی کے وجود عالم سے مستغنی ہے واللہ ہو الغنی
اس سے عبادت ہی اور ظہور کمال اسما کے موقوف ہی اوپر وجود اعیان ممکنات کے پس ایجاد مین کہ نعمت کبری ہی
مستحق حمد و ثنا ہی اور کلمہ الحمید ایما ہی طرف اسکے اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ اگر چاہے خدا لیجاوے
تمکو روئے زمین سے یعنے ہلاک کرے اور لے آوے پیدائش نئی یعنے ایسی قوم کہ تمسے زیادہ تر ہون فرمانبردار یا
ایسے لوگ لاوے کہ کسی نے نہ دیکھے نہ سنے ہون وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ اور نہین ہی یہہ کہ تمکو لیجاوے اور اور
کو لاوے اوپر اللہ کے دشوار وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى اور نہین اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانے والا بوجھ گناہ دوسرے کا
وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى اور اگر پکارے کوئی جان بوجھ والی طرف بوجھ اپنے
کے اٹھایا جاویگا گناہ اسکے سے کچھ اور اگرچہ ہوئے صاحب قرابت یعنے کوئی گنہگار قرابت والون کو اپنے کا پکارے
اور چاہے کہ کچھ گناہ اسکے اٹھالین کوئی نہ قبول کریگا کیونکہ اپنے کام مین ہر ایک گرفتار ہوگا اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ سوا اسکے نہین کہ ڈراتا ہی تو ان لوگون کو کہ ڈرتے ہین پروردگار اپنے
سے بن دیکھے یا ڈرتے ہین جبھی خلوتونمین اثر اس ڈر کا ظاہر ہوتا ہی نہ خلوتون مین یا ڈرتے ہین عذاب پروردگار سے
بن دیکھے اس عذاب کے اور قائم رکھتے ہین نماز کو تخصیص ڈرنے والون کی اور نماز پڑھنے والونکی ساتھ انذار کے اسواسطے
ہی کہ یہہ اس سے فوائد اٹھاتے ہین وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ اور جو کوئی پاکیزہ ہو گناہون سے پس سوا اسکے نہین
کہ پاکیزہ ہو واسطے جان اپنی کے کیونکہ فائدہ اسکا اسیکو پہنچتا ہی وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ اور اللہ کی طرف پھر جانا ہے
پس پاکیزون کو جزا پاکیزگی سے دیگا وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اور نہین برابر ہوتا اندھا اور بینا یعنے کافر مومن کے اور جاہل
عالم کے اور گمراہ راہ یافتہ کے مساوی نہین ہی وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ اور نہ اندھیر اور نہ اجالا یعنے باطل اور حق یا بصفت

یعنے دیتے چھپاکے خوف سے ریا کے اور خرچ کرتے ہین برملا کہ اورون کو رغبت ہو پیدا دیتے ہین چھپا کر صدقات اور
ظاہر زکوۃ امید رکھتے ہین ساتھ اس عمل کے سوداگری کی ہرگز کاسد فاسد نہوگے اور زیان نقصان انکو نہ پہنچیگا بلکہ
بازار رحمت مین متاع اعمال انکے رواج خوب پاوینگے اور یہہ عمل کرتے ہین لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ
توکہ پورا دے اللہ تعالی انکو ثواب انکا اور زیادہ کرے نیکیان انکی فضل اپنے سے یعنے ثواب پر رتبہ شفاعت زیادہ
فرماوے لباب مین ہے کہ شفاعت انکی قبول کرے اُن لوگون کے حق مین کہ مستحق عذاب ہین اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ
تحقیق وہ بخشنے والا گنہگارون کا ہے ثواب دینیوالا شکرگذارون کا وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ اور وہ چیز کہ وحی کی ہمنے طرف تیرے قرآن سے وہ ہے حق سچا کرنیوالی اُس چیز کو کہ آگے اُسکے
ہے کتابون سے یعنے مطابق اور موافق عقائد اور اصول احکام مین اُن کے ہے اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ تحقیق
اللہ ساتھ بندون اپنے کے خبردار باطن انکیکا اور بینا ظاہر انکے کا ہے اور احوال اُن لوگونکا جو تصدیق اور تکذیب قرآنکی
کرتے ہین اُس پر ہویدا ہے پس زمانا ہے کہ ہمنے کتابین پہلی امتون پر اُتارین ہین ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ
اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا پھر میراث دیا ہمنے قرآن کو یعنے عطا کیا ہمنے قرآن اُن لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے بندون اپنے سے
یعنے امت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا کو میراث فرمایا کیونکہ میراث مال ہوتا ہے کہ بے طلب اور تعب ہاتھ لگے
ایسے ہی قرآن ہے کہ بے جستجو مومنون کو محض فضل خدا سے پہنچا یا میراث مین دخل بیگانونکا نہین ایسے قرآن سے بھی دشمن بے
بہرہ ہین یا میراث کے حصہ مین وارثون کے فرق ہے آٹھوان حصہ ہے اور چھٹا اور چوتھا اور تیسرا اور آدھا اور دو تہائی
اور کوئی سب میراث لیتا ہے ایسے ہی حصہ لینا قرآن سے بھی متفاوت ہے ہر ایک موافق استعداد اپنے کے حقائق اسکے
سے بہرہ یاب ہوتا ہے **فرد** کہین قطرہ کہین جلو کہین پیالا کہین خم ہے قلوب مومنان ہے خوف یہہ دریا قلزم ہے
فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ پس بعضا بندون مین سے ظلم کرنیوالا ہے واسطے نفس اپنے کے ساتھ تقصیر کرنیکے بیچ عمل کرنے
قرآن کے وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ اور بعضا انمین سے میانہ رو ہے کہ عمل کرتا ہے اُس پر اکثر اوقات وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ
بِاِذْنِ اللّٰهِ اور بعضا انمین سے آگے نکل جانیوالا ہے ساتھ بھلائیون کے بحکم خدا کہ ہمیشہ عمل کرتا ہے احکام قرآن پر
ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ یہہ میراث دینا اور برگزیدہ کرنا ہی ہے بزرگی بڑی حضرت عمر فاروق رض سے منقول ہے
کہ سُنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اِس آیتہ مین فرمایا کہ سابق ہمارا سب پر سبقت کیا ہے اور مقتصد ہمارا
نجات یافتہ ہے اور ظالم ہمارا بخشا گیا ہے اور تفسیر ثعلبی مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اِن تینون فرقون کی
تفسیر فرمائی کہا سابق وہ ہین کہ بیحساب بہشت مین جاوینگے اور مقتصد وہ ہین کہ حساب انکا آسان ہوگا اور ظالم
وہ ہین کہ مدت تک موقف حساب مین رہینگے اور اللہ تعالی ساتھ رحمت کے تلافی حال انکے کی کریگا حضرت عثمان رض نے کہا
کہ سابق ہمارے جہاد والے ہین اور مقتصد ہمارے وہ ہین کہ جہاد مین نہین جاتے لیکن جماعت مین حاضر ہوتے ہین اور ظالم ہمارے جنگل مین

رہنے والے ہین کہ نہ جہاد کو جاتے ہین اور نہ دولت جماعت پاتے ہین امام ابو اللیث نے کہا کہ سابق وہ ہین کہ پہلے ہجرت سے ایمان
لائے اور مقتصد وہ بعد ہجرت کے قبل فتح مکہ ایمان لائے اور ظالم وہ کہ بعد فتح مکہ دائرہ اسلام مین داخل ہوئے عبد اللہ تستری
نے کہا کہ سابق عالم اور مقتصد متعلم اور ظالم جاہل ہین بعضون نے کہا کہ سابق متوجہ مولی اور مقتصد طالب عقبی اور ظالم مائل
دنیا یا بے گناہ اور مرتکب صغیرہ اور صاحب کبیرہ یا تائب تابت اور تائب عابد اور مصر گناہ پر یا وہ کہ صرف معاد پر ہو اور معاد
اور معاش دونو ملاتا ہو اور معاش معاد پر غالب رکھتا ہو یا عبادت کرنیوالا اللہ فی اللہ اور عبادت کرنیوالا واسطے
خوف اور طمع کے اور عبادت کرنیوالا اور عبادت کے بالذت پانیوالا ابلا پر اور صبر کرنیوالا ابلا پر اور جزع کرنیوالا ابلا پر یا کھانے
والا حلال کا اور شبہ کا اور حرام کا یا متوجہ طرف مذکور کے اور مشغول ساتھ ذکر کے اور غافل ذکر سے یا متقی اور تائب اور مجرم
یا واجد اور طالب اور غافل یا جسکی حسنات سیات پر غالب ہون اور برابر ہون اور سیات ظاہر زیادہ ہون حسنات سے
یا جسکا باطن ظاہر سے اچھا ہو اور باطن ظاہر برابر ہون اور ظاہر باطن سے بہتر ہو یا دینے والا فقط اور دینے اور لینے والا
اور نہ لینے نہ دینے والا امام قشیری نے کہا کہ یہہ فرقے اہل ایثار اور جود اور سخا ہین یا طالب مولی کے اور درجون کے اور نجات کے
ہین حقائق سلمی مین ہے کہ دیکھنے والا حق سے طرف حق کے اور دیکھنے والا اپنے سے طرف آخرت کے اور دیکھنے والا اپنے سے
طرف اپنے ہے فتوحات مین ہے کہ سابق ہمیشہ بیدار ہے اور مقتصد کبھی بیدار اور ظالم مدام خواب غفلت مین ہے
لطائف مین ہے کہ سابق منعم سے منعم کو دیکھتا ہے اور مقتصد منعم سے نعمت کو اور ظالم نعمت سے منعم کو سمجھ لیجئے
کہ حق تعالی نے جو عنایت اس امت پر فرمائی کسی امت پر نہین کی خلعت اصطفا سب کی حاجت پر پہنایا ہے
اور ابتدا ظالم سے کی ہے کہ شرمندہ ہووے اور رحمت بے نہایت سے امیدوار رہے **فرد** گرچہ غرق لجۂ
عصیان ہون سر سے پانون تک ٭ فضل سے تیرے مگر امیدواری ہے مجھے ٭ لکھا ہے کہ تقدیم ظالم کی راہ فضل
سے ہے اور تاخیر اسکی عدل سے اور اللہ تعالی فضل کو دوست رکھتا ہے عدل سے اور تاخیر سابق کی اسواسطے
ہے کہ ثواب سے جو دخول بہشت ہے نزدیکتر ہو یا اسواسطے کہ بھروسا عمل پر نکرے اور عبادت پر مغرور ہووے کہ غرور
اور تکبر آگ ہے کہ جب افروختہ ہو ہزار خرمن عبادت سوختہ ہو **فرد** آتش کبر ذرہ جو سر لگاوے ٭ صد خرمن عبادت ایک آن
مین جلاوے جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا باغ ہین ہمیشہ رہنے کے داخل ہونگے یہہ تینو
فرقے انکو گہنا پہنائے جاوینگے بیچ ان بہشتون کے کوئی سونے کے اور موتی کے عین المعانی مین ہے کہ کیرتے زر اور مروارید
کے زیور ملوک عرب کا تھا خاص جیسے کہ تاج بادشاہون عجم کا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ اور پوشاک انکی بیچ بہشت کے ریشمین ہے
نہ دنیا کا سا ریشمین کہ بنا اور سیا لوگون کا وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور کہینگے وہ سب جب دوزخ سے
گذر کر بہشت مین پہنچینگے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے دور کیا ہم سے غم دوزخ کا یا خوف رد طاعت کا بعضون نے کہا ہے
کہ مراد دنیا کی اندوہ ہین یا مانند خوف مرگ کے یا وسوسہ شیطان کے یا ڈھونڈھ پیاس کا یا سلطان کا یا حاسدونکا اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ

شکور ن الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ ط تحقیق پروردگار ہمارا البتہ بخشنے والا گنہگارونکا جزا دینے والا شکر
گذارونکا ہے جسنے اتارا ہمکو گھر ہمیشہ رہنے کے مین کہ بہشت ہے فضل اپنے سے نہ عمل ہمارے سے لا یمسنا فیھا
نصب و لا یمسنا فیھا لغوب نہین لگتی ہمکو بیچ گھر ہمیشہ رہنے کے کہ بہشت ہے رنج اور محنت بسبب طلب معیشت کے
اور تمام خواہشون کے کہ دنیا مین ہین اور نہین لگتی ہمکو بیچ اُسکے ماندگی اور کلفت بلکہ سب عیش اور خرچ اور راحت ہے
والذین کفروا لھم نار جھنم اور وہ لوگ جو کافر ہوئے واسطے اُنکے آگ ہے دوزخ کی لا یقضی علیھم فیموتوا
و لا یخفف عنھم من عذابھا نہ حکم کیا جاویگا اوپر اُنکے موت کا جو وقت کہ دوزخ مین ہونگے پس مر جاوین اور
عذاب سے نجات پاوین اور نہ ہلکا کیا جاویگا اُن سے کچھ عذاب دوزخ سے بلکہ جب آگ کم ہونے لگی گی زیادہ ہونگے
شعلے اُسکے کذلک نجزی کل کفور اسیطرح جزا دیتے ہین ہم ہر کفر اور کفران کرنے والے کو وھم یصطرخون فیھا
اور کافر چلاوینگے بیچ دوزخ کے کہینگے ربنا اخرجنا نعمل صالحا غیر الذی کنا نعمل اے پروردگار ہمارے نکال ہمکو دوزخ سے
اور دنیا مین بھیج تو کہ عمل کرین ہم اچھے سوا اُسکے جو تھے ہم عمل کرتے کیونکہ اب ہمنے عذاب کو دیکھہ لیا اور جانا کہ عمل ہمارے
دنیا مین اچھے نتھے حق تعالی فرماویگا اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر کیا نہ عمر دی تھی ہمنے تمکو اس قدر
کہ نصیحت پکڑین بیچ اُس عمر کے جو کوئی چاہے کہ نصیحت پکڑے مراد وہ عمر ہے کہ مکلف اُسکو پہنچکر پند پذیر ہوسکے بعضون
نے کہا ہے کہ درمیان بیس اور ساٹھہ کے ہے زاد المسیر مین ہے کہ ستر برس ہین کہ آخر زمانہ نصیحت قبول کرنیکا ہے کیونکہ
اُسکے بعد زمانہ ہرم ہے مقصود کلام یہہ ہے کہ تمکو عمر دی اسواسطے کہ پند پذیر ہو تم وجاءکم النذیر اور آیا تھا تمکو ڈرانیوالا
یعنے پیغمبر یا کتاب یا عقل یا مرگ اقربا اور ہمسایون کی کفی بالموت واعظا ماوردی نے کہا کہ نذیر وہ ہے جسکو ملک
الموت کہتے ہین اور اکثر علما اسپر ہین کہ مراد نذیر سے بڑھاپا ہے کیونکہ زمانہ بڑھاپے کا شعلہ حیات کو بجھاتا ہے موضح
مین ہے کہ دوزخی فریاد کرینگے اور کہینگے الہی ہمکو دنیا مین بھیج تا عمل کرین جب برابر زمانے عمر دنیا کی استغاثہ کرینگے حق
تعالی جواب دیگا کہ کیا زندگی نہین دی تھی تمکو اور نذیر نہین بھیجا تھا تمھارے پاس کہینگے ہان زندگانی پائی تھی ہمنے
اور ڈرانے والے کو دیکھا تھا حق تعالی فرماویگا کہ فذوقوا فما للظلمین من نصیر پس چکھو عذاب پس نہین واسطے ستمگرونکے
کوئی مدد دینے والا کہ عذاب دوزخ کا دفع کرے ان اللہ عالم غیب السموت والارض تحقیق اللہ تعالی جانتا ہے پوشیدہ
چیزین آسمانون کی اور زمین کی پس احوال کفار اسپر مخفی نہین انہ علیم بذات الصدور تحقیق وہ جانتا ہے سینے والی باتکو
ھو الذی جعلکم خلئف فی الارض وہ ہے جسنے کیا تمکو خلیفے بیچ زمین کے اور جگہہ پہلے لوگون کے بٹھایا اور تصرف زمین
پر دیا یہہ بڑی نعمت ہے فمن کفر فعلیہ کفرہ پس جو شخص کہ کفر کرے ساتھہ منعم کے اور کفران کرے اس نعمت کا پس اوپر
اُسکے ہے جزا اسکے کفر اور کفران اُسکے کی و لا یزید الکفرین کفرھم عند ربھم الا مقتا اور نہین زیادہ کرتا کافرونکو
کفر اُنکا نزدیک پروردگار اُنکے کے مگر دشمنی سخت یعنے نتیجہ اُنکے کفر کا نہین مگر نہایت دشمنی الہی کہ سبب غضب بانتہاہی

ہوگا ولا یزید الکفرین کفرہم الا خسارا اور نہین زیادہ کرتا کافرون کو کفر انکا مگر نقصان دنیا آخرت مین قل ارءیتم
شرکاءکم الذین تدعون من دون اللہ کہہ اے محمد کیا دیکھا تمنے شریکون اپنے کو جنکو پکارتے ہو اور پوجتے ہو سوا اللہ کے
ارونی ماذا خلقوا من الارض ام لہم شرک فی السموات دکھاؤ مجھکو کیا کچھ پیدا کیا انھون نے زمین سے اور ان چیزون سے
کہ زمین کے بیچ مین ہین اور اوپر ہین یا واسطے انکے ساجھا ہے بیچ پیدا کرنے آسمانون کے ام اتینہم کتبا فہم علی بینت
منہ یا دی ہے ہمنے انکو کتاب ناطق اسپر کہ ہمنے شریک پکڑا ہے پس وے اوپر حجتون روشن کے ہین اس کتاب سے بل ان
یعد الظلمون بعضہم بعضا الا غرورا نہین ہے ایسا بلکہ نہین وعدہ دیتے مشرک بعضے انکے بعضون کو یعنے سردار
پیروی کرنیوالون اپنے کو بتون کی شفاعت کا مگر از روے مکر اور فریب کے ان اللہ یمسک السموت والارض ان تزولا
تحقیق اللہ تعالی نے تھام رکھا ہے آسمانون کو اور زمین کو اس سے کہ ٹل جاوین اپنی جگہہ سے لکھا ہے کہ یہود عزیر کو اور نصاری
عیسی کو حق تعالی کا فرزند کہتے ہین آسمان اور زمین شق ہونے کو ہوے حق تعالی نے فرمایا کہ ہم قدرت کاملہ اپنے سے انکو نگاہ رکھتے
ہین تو کہ اپنے مقام سے نہ ٹلین اور جگہہ سے نہ ہلین ولئن زالتا ان امسکہما من احد من بعدہ اور اگر ٹل جاوین
نہ تھام سکیگا ان دونو کو کوئی شخص پیچھے اسکے انہ کان حلیما غفورا تحقیق اللہ ہے تحمل والا کہ عذاب مین یہود اور نصاری کے
جلدی نہین کرتا بخشنے والا اس کیگا کہ اس قول سے پھر کر وحدانیت حق کا قابل ہوا اور سمجھا کہ لم یلد ولم یولد صفت اسکی
ہے نظم حق تعالی احد ہے اور صمد نہ کوئی اسکا والد اور نہ ولد کفو و مانند سے منزہ ہے زن و فرزند سے مبرا ہے روایت ہے
قریش نے سنا تھا کہ اہل کتاب نے اپنے پیغمبرون کو جھٹلایا آپسمین کہنے لگے کہ لعن اللہ الیہود و النصاری یہہ کیسے فرقے تھے
کہ تکذیب رسل کی کرتے تھے ہمپر اگر پیغمبر آوے تو اسکی تصدیق کرین اور کہنے پر چلین سو وہ حق تعالی بیان فرماتا ہے
واقسموا باللہ جہد ایمانہم لئن جاءہم نذیر لیکونن اہدی من احدی الامم اور قسم کھائی انھون نے ساتھ اللہ کے
سخت قسم اپنی کہ اگر آوے انکے پاس پیغمبر ڈرانیوالا البتہ ہونگے بہت راہ پانے والے ہر ایک امت سے مانند یہود اور نصاری
اور سوا انکے فلما جاءہم نذیر ما زادہم الا نفورا استکبارا فی الارض ومکر السیئ پس جب آیا انکے پاس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
ڈرانیوالا نہ زیادہ کیا آنے اسکے نے انکو مگر نفرت اور رمیدگی حق سے سبب تکبر کرنیکے اور گردن پھرانیکے فرمان الہی سے بیچ زمین کے
اور مکر کرنے برائی کے اور ہلاکت کے اس پیغمبر نذیر کے ولا یحیق المکر السیئ الا باہلہ اور نہین گھیرتا مکر برا مگر مکر کرنیوالے کو اور
ادھر ادھر سے اسکو احاطہ کرتا ہے اور جو کوئی کسیکے حق مین چاہتا ہے اپنے حق مین پاتا ہے فرد سچ ہے کہ جہ کن کو ہی در پیش
چاہ آپ گریگا تو کسی کو ندا او فہل ینظرون الا سنت الاولین پس نہین انتظار کرتے مکذب اور مکار مگر عادت پہلون کی کا
کہ عذاب اہل تکذیب اور عقوبت ارباب مکر ہے فلن تجد لسنت اللہ تبدیلا پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے عادت اللہ کے بدل ڈالنا یعنے عذاب کو
صواب سے نہ بدلیگا ولن تجد لسنت اللہ تحویلا اور ہرگز نہ پاویگا تو واسطے عادت اللہ کے پھیر دینا یعنے مکذبون اور مکارون سے اور کے
حوالے نکریگا اولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلہم وکانوا اشد منہم قوۃ کیا نہین سیر کیا مکے والون نے

بیچ زمین کے پس دیکھین کہ کیونکر ہوگا آخر کام اُن لوگون کا کہ پہلے اُنسے تھے جیسے قوم عاد اور ثمود اور تھے وہ سخت تر اُنسے
قوت مین اور باوجود اِس زور اور توانائی کے نہ رہائی پائی عذاب الٰہی سے اور آثار ہلاکت ہر ایک قوم کی اُنکے دیار مین
تا حال باقی ہین وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ اور نہین اللہ اِس لائق کہ عاجز کرے اُسکو
کوئی چیز بیچ آسمانون کے اور نہ بیچ زمین کے پس وہ جو چاہے وہ کرے کوئی حکم اُسکا نہین پھیر سکتا اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا
تحقیق وہ ہے جاننے والا احوال ہر شی کا اِنشا سے قدرت والا بیچ تصرف کرنے اُنکے کے وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا
كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ اور اگر پکڑے اللہ لوگون کو ساتھ جزا اِس چیز کے کہ کماتے ہین شرک اور معصیت سے نہ چھوڑے اوپر
پیٹھ زمین کے کوئی چلنے والا آدمیون سے یا جن اور انس سے بعضے کہتے ہین کہ مراد سب حیوانات ہین کہ نحاست گناہ بنی
آدم سے ہلاک ہو جاوین جیسے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے مین ہوا تھا کہ شومی کفر مشرکان سے سب جانور ہلاک
ہو گئے تھے مگر کشتی والے پس اسوقت مین بھی یہی اگر ساتھ گناہ عاصیون کے مواخذہ کرے سب ہلاک ہو جاوین
وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ اور لیکن ڈھیل دیتا ہے اُنکو ایک وقت مقرر تک کہ زمانہ ہلاک اُنکا ہے وہ
فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا پس جب آویگا وقت مقرر ہلاکت اُنکے کا پس تحقیق اللہ ہے
ساتھ بندون اپنے کے دیکھنے والا اور جانتا ہے کہ لائق ہلاک کے کون ہے اور مستحق نجات کے کون اور ہر ایک کو موافق
حال اُسکے کے جزا اور سزا دیگا فرد کسی پہ مہر و کرم ہی اُسکا کسی پہ قہر و غضب ہی اُسکا نہین ہے ذرہ بھی ظلم حاشا یہ عدل
ہی عدل سب ہے اُسکا۔ سورہ یس مکی ہے تراسی آیتین ہین سات سو ستائیس کلمے ہین تین ہزار حرف ہین فواصل
اِسکی نم ہین اور تطبیق اِسکی سورہ فاطر سے یہہ ہے کہ افتتاح اُسکا بحمد الٰہی تھا آغاز اِسکا بذکر رسالت پناہی ہوا ہے

سورة يس مكية وهي بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثلث وثمانون آية

يٰسٓ تابع مین ہے کہ ہر حرف حروف مقطعہ سے کہ خزانہ غیب ہے کہ حق تعالیٰ نے پہلے اپنے حبیب کو اس سے آگاہ کیا
پھر جبرئیل وہ لیکر آئے اور سوا خدا اور رسول اُسکے کے کوئی اِس سے واقف نہین اور بعضے علما نے یس مین کہا ہے کہ یہہ
نام قرآن شریف کا ہے اور حقائق مین ہے کہ اللہ کا نام ہے بعضے کہتے ہین نام سورہ کا ہے اور موید اِسکی یہہ حدیث ہے
کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھی حق تعالیٰ طہ اور یس ہزار برس پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کے اور تفسیر
ماوردی مین ہے کہ سات نامو نمین سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جو قرآن مین مذکور ہین ایک یس ہے اور اہل بیت
کو آل یس کہتے ہین تائید اسی قول کی ہے امام قشیری نے کہا ہے کہ یا اشارت ساتھ یوم میثاق کے ہے اور سین
عبارت سر اُسکے سے ہے ساتھ احباب اہل اشواق کے بحر الحقائق مین ہے کہ قسم ہے یمن نبوت حبیب کی اور سر
مظہر اُنکے کی بعضے کہتے ہین کہ معنی اِسکی یا انسان ہین لغت طے مین اور اصل مین یا انیسین تھا بسبب کثرت ندا
کے کم کر گیا اور حقیقت یہہ ہے کہ عرب کلمہ کو ساتھ حرف کے تعبیر کرتے ہین پس سین اشارت طرف کلمہ کے ہے اور

وہ بقول گذشتہ انسان ہے اور مخاطب بانسانیت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہین کہ صفت کمال انسانی آپ مین ثابت
ہے اور ہو سکتا ہے کہ کلمہ سید ہو یعنے یا سید المرسلین یا سید البشر اور حدیث انا سید ولد آدم تفسیر اس حروف کی ہو
سمجھ لیجئے کہ سب حروف مین حرف سین کو سویت اعتدالیت ہی کہ درمیان ایز اور بنات اسکے کی موافقت اور
برابری ہے اور کوئی حرف یہہ بات نہین رکھتا اسیواسطے مخصوص ساتھ حضرت کے ہی کہ عدالت حقیقی خواہ طریق
توحید مین خواہ احکام شرع مین آپسے اختصاص رکھتی ہے **فـ** اسیکو مرتبہ اعتدال حق نے دیا وہی ہی افضل
عالم وہی ہی اعدل خلق اور مضمون حدیث لنفیس قلب القرآن یس سے سمجھ جاؤ کہ **فـرد** دیا اسکو خدا نے اسکو
قرآن کا مفسر ہے کہ جسمین سورہ یس ظاہر قلب لشکر ہے صحیح ترمذی مین بروایت انس رض ہے کہ فرمایا حضرت نے
لکل شئ قلب وقلب القرآن یس مصرعہ ہر شئ کا ایک دل ہے قرآن کا دل ہی یس اور نسائی اور ابوداؤد
اور ابن ماجہ اور صحیح ابن حبان مین ہے بروایت انس رض کہ دل قرآن کا یعنے خلاصہ اور لب قرآن کا یس ہی نہین پڑھیگا
اسکو کوئی مرد کہ ارادہ کرے رضائے الٰہی کا اور بہشت کا مگر مغفرت کی جاویگی واسطے اسکے پڑھو اسکو اوپر مردون اپنون
کے یعنے ان لوگون پر کہ قریب مرگ ہون کیونکہ اس سورت مین آیتین مذکور ہین کہ متعلق موت ہین جیسے انا نحیی ونمیت
یا خاصیت ہو اسکی کہ محتضر کو نفع بخشے اور حدیث مرفوع مین ہے اگر پڑھے اس سورت کو خائف امن پاوے اور بھوکا سیر ہو اور ننگا
لباس پہنے اور پیاسا سیراب ہو روایت کیا اسکو حارث بن اسامہ نے مسند اپنی مین اور اس سورت کا نام معمہ ہی کہ اپنے
قاری پر تمام کرتی ہے بھلائیون کو اور دافعہ ہے کہ دفع کرتی ہے اس سے سب برائیون کو اور قاضیہ ہی کہ روا کرتی ہے اسکے
سب حاجتون کو لکھا ہے کہ کفار مکہ کہتے تھے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو رسول اللہ کا نہین اللہ نے فرمایا کہ یس یعنے اے سید
والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم قسم ہے قرآن محکم کی یا حکم کرنیوالے کی یا حکمت والے کی تحقیق تو البتہ بے
شک واسطے بھیجے گیون سے ہی اوپر خلق کے وہ بھیجے گئے کہ تھے اوپر راہ سیدھی کے کہ توحید ہے یا تو بھیجا گیا ہے اوپر طریق
استقامت کے کہ راہ ہے ملانے والی مقصود کو تنزیل العزیز الرحیم اتارا قرآن اتارنا عزت والے مہربان نے اور تو رسولون
سے ہے لتنذر قوما ما انذر اباؤھم فھم غافلون تو کہ ڈراوے تو عذاب الٰہی سے اس قوم کو کہ نہین ڈرائے گئے
باپ نزدیک والے انکے بسبب دوری اور دیر زمان فترت کے یا ڈراوے تو انکو ساتھ اس چیز کے کہ ڈرائے گئے ہین باپ
دور والے انکے زمان اسمعیل علیہ السلام مین پس وہ غافل ہین لقد حق القول علی اکثرھم فھم لا یؤمنون
البتہ تحقیق ثابت ہوئی ہے بات عذاب کی اوپر اکثر کافرون کے یعنے کلمہ لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین پس وہ
نہین ایمان لانے مراد وہ لوگ ہین کہ حق تعالی جانتا ہے کہ وہ کفر پر مرینگے یا شرک پر مارے جاوینگے مانند ابوجہل
تا اہل وغیرہ کے انا جعلنا فی اعناقہم اغلالا فہی الی الاذقان فہم مقمحون تحقیق ہمنے کردی ہین بیچ گردنون انکے کے طوق
پس وہ ٹھڈیون تک ہین سر نہین ہلا سکتے پس وہ گردن اٹھائے ہوئے ہین تمثیل دی مشرکون کو اس گروہ سے کہ طوق گردن مین

ڈالے ہین لکھا ہے کہ ابوجہل نا اہل نے قسم کھائی کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اکیلے پاؤنگا تو سر توڑونگا ایکدن
آپ نماز پڑھتے تھے اُس ملعون نے پتھر لاکر ہاتھ اوپر اُٹھا کر چاہا کہ آپکے سر پر ٹیکون ہاتھ اُسکا اُسکی گردن مین طوق ہو گیا
اور پتھر ہاتھ مین چپٹ رہا اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ ہمنے باز رکھا کامون سے اُنکو جیسے طوق والے عاجز کار و بار سے ہوتے ہین
پھر بنی مخزوم نے ہزار کوشش سے ہاتھ اُسکا پھیلایا اور گردن سے جدا کیا ایک نے اُنمین سے کہا کہ جاتا ہون مین اِس پتھر سے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مارونگا جب حضرت کے پاس پہنچا اندھا ہو گیا اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْہِمْ
سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِہِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰہُمْ فَہُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ اور کردیا ہمنے آگے اُنکے سے پردہ اور دیوار اور پیچھے اُنکے سے حجاب
اور آڑ پس ڈھانک دیا ہمنے آنکھون اُنکے کو پس وہ نہین دیکھتے بعضے مفسر کو محقق کہتے ہین کہ آگے کا پردہ طول امل ہے اور پچھلا
حجاب غفلت گناہان گذشتہ سے جس کسیکو اِن دو دیوارون نے گھیر لیا ہو آنکھین اُسکی بند ہونگی دیکھنے دلائل قدرت
سے اور اندھا ہوگا وہ راہ فلاح اور ہدایت سے وَسَوَآءٌ عَلَیْہِمْ ءَاَنْذَرْتَہُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ اور برابر ہے
اوپر اُنکے ایا ڈرایا تونے اُنکو یا نڈرایا تونے اُنکو نہین ایمان لانے کے وہ کہ علم ازلی ہمارے مین موت اور قتل اُنکا کفر پر ہے ۔ ۹
اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّکْرَ وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ سوا اِسکے نہین کہ ڈراتا ہے تو ڈرانا مفید اُس شخص کو ہے کہ پیروی
کرتا ہے قرآن اور نصیحت کی اور ڈرتا ہے خدا سے بن دیکھے یا ساتھ پوشیدگی کے نہ ظاہر دکھلانے کو خلق کے یا ڈرتا ہے
حق سے ساتھ اُس چیز کے کہ غایب ہے اُس سے یعنے قیامت کے معاملے فَبَشِّرْہُ بِمَغْفِرَۃٍ وَّاَجْرٍ کَرِیْمٍ پس خوشخبری دے
اُس ڈرنے والے کو ساتھ بخشش گناہان گذشتہ کے اور ثواب بزرگی والے کے زمانہ آئندہ مین کہ بہشت ہے اسباب
نزول مین ہے کہ بنو سلمہ نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر ہمارے مسجد سے دور ہین اگر ہم نزدیک مسجد کے گھر بنالین
تو کیا ہے یہہ آیت اُتری کہ اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَہُمْ تحقیق ہم جلاتے ہین مردون کو ساتھ بعث کے
یا دلہا ہے مردہ کو ساتھ ہدایت کے اور لکھتے ہین ہم جو کچھہ آگے بھیجا ہے اُنھون نے اچھے اور برے کامون سے اور لکھتے ہین
ہم نشانیون کو قدمون اُنکے سے کہ طرف مسجد کے جاتے ہین یعنے خطوات اُنکے مکفر خطیات کرتے ہین اور ہر قدم پر ثواب
عنایت فرماتے ہین وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ اور ہر چیز کو گن لیا ہے ہمنے یا نگاہ رکھا ہے یا بیان کیا ہے ہمنے
بیچ کتاب کے کہ پیشوا ہے سب کتابون کی اور بیان کرنے والی ہے اُنکے اسرارون کی یعنے لوح محفوظ بعد نزول اِس آیت کے
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنی سلمہ اپنے گھرونمین رہو کہ ثواب تمھارے قدمونکا لکھا جاتا ہے
صحیحین مین ہے کہ بزرگتر لوگونکا ثواب نماز مین وہ شخص ہے کہ دور تر ہو راہ آنے اُسکا طرف مسجد کے اور بعضون نے
کہا ہے کہ آثار عام ہے اِس سے کہ حسنہ ہو جیسے علم کہ لوگون کو پڑھاوے یا مواضع نیک مین جاوے یا صدقہ جاریہ جیسے
پل اور مسجد اور مہمان سرا کے اور چاہ بناوے یا سیئہ ہو جیسے باطل کا رواج دے اور ظلم کی بنا رکھے حق تعالی فرماتا ہے کہ
سب کو ہم لکھتے ہین موافق ہر ایک کے جزا دینگے نظم اپنے کئے سے دلا غافل نہو گیہون سے گیہون ہون پیدا جو سے جو

جو کچھ بویا تو نے پاوےگا وہی جو پکایا تو نے کھاوےگا وہی یعنے دنیا مین کیا ہے جو عمل آخرت مین پاوےگا وہ بے خلل نیک
کی نیکی اور بدکی بدجزا بارگاہ کبریا مین ہے ولا واضرب لہم مثلا اصحب القریۃ اور بیان کر واسطے مکے والون کے
ایک مثال رہنے والون گانون انطاکیہ کے کی اذ جاءھا المرسلون جسوقت کہ آئے انکے پاس بھیجے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت
عیسے علی نبینا وعلیہ السلام نے یا شمعون خلیفے انکے نے بعد رفع عیسی علیہ السلام کے دو حواریون کو کہ یحیی اور یونان
نام تھا یا یاروس اور ماروس اور بقول ثعلبی صادق اور مصدوق نام تھا انطاکیہ کو بھیجا کہ خلق کو طرف خدا کے دعوت
کرین وہ دونون جب نزدیک شہر کے پہنچے ایک پیر مرد کو کہ گوسفند چراتا تھا اسکو سلام کیا اسنے پوچھا تم کون ہو کہا
ہم رسول عیسی کے ہین لوگون کو ہدایت کرنے کو آئے ہین کہا صدق دعوی پر تمھارے کوئی دلیل ہے کہا ہے بیمار کو
شفا دیتے ہین ہم بحکم خدا اور ابرص اور گونگے کو صحت بخشتے ہین پیر مرد نے کہا میرا فرزند مدت سے بیمار ہے اطبا اسکے علاج
سے عاجز آئے ہین اگر وہ شفا پاوے تو مین ایمان لاؤن ان دونون نے جا کر اسکے بالین پر کھڑے ہو کر دعا کی اسنے صحت
پائی پیر مرد ایمان لایا اور وہ حبیب نجار ہے کہ صاحب یاسین کہتے ہین چھ برس پہلے حضرت پیغمبر ہمارے پر ایمان
لایا ہے اور ایک پہلے اسلام لانے والون مین سے ہے القصہ خبر ان دونون شخصون کی انطاکیہ مین فاش ہوئی
بہت بیمارون نے انکی برکت سے صحت پائی پادشاہ نے اس شہر کے کہ بت پرست تھا خبر انکی سنکر کہ بت پرستی
سے منع کرتے ہین اور طرف وحدانیت کے بلاتے ہین انکو قید کیا شمعون انکے پیچھے آئے اور مصاحبون سے پادشاہ
کے آشنائی پیدا کر کر ساتھ دانش اور حکمت کے متقرب بادشاہ کے ہوئے وہ قصہ حق تعالی بیان فرماتا ہے کہ
اذ ارسلنا الیھم اثنین فکذبوھما فعززنا بثالث یاد کر جسوقت بھیجا ہمنے طرف مردم انطاکیہ کے دو رسولون کو عیسے
کے یا شمعون کے پس جھٹلایا وہان کے لوگون نے ان دونون کو پس غلبہ دیا ہمنے انکو ساتھ تیسرے کے کہ بقول اصح
شمعون الصفا تھے یا شمعان یا سلوم یا یونس فقالوا انا الیکم مرسلون پس کہا انھون نے اے اہل انطاکیہ
تحقیق ہم طرف تمھارے بھیجے گئے ہین عیسی کی طرف سے یا اسکے خلیفے کی طرف سے قالوا ما انتم الا بشر مثلنا و
ما انزل الرحمن من شیء ان انتم الا تکذبون کہا وہان کے لوگون نے نہین ہو تم مگر آدمی مانند ہمارے اکثر باتون
مین پھر تمنے کیا برائی پائی جو مخصوص برسالت ہوئے اور نہین اتاری کچھہ چیز اللہ نے وحی اور رسالت سے
نہین تم مگر جھوٹھ بولتے ہو دعوی رسالت مین قالوا ربنا یعلم انا الیکم لمرسلون کہا انھون نے پروردگار
ہمارا جانتا ہے تحقیق ہم طرف تمھارے البتہ بھیجے گئے ہین وما علینا الا البلاغ المبین اور نہین اوپر ہمارے
مگر پہنچا دینا ظاہر ہمنے پہنچا دیا پیغام اگر تم مانوگے عذاب تم پر آویگا قالوا انا تطیرنا بکم کہا انھون نے تحقیق
ہمنے شگون بد لیا ساتھہ آنے تمھارے کے جبسے تم یہان آئے ہو مینہ نہین برسا زراعت ہماری خشک
ہو گئی لئن لم تنتھوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم اگر نہ باز رہوگے تم دعوت اپنی سے البتہ سنگسار کرینگے

ہم ہمکو اور البتہ لگیگا تم کو ہماری طرف سے عذاب درد دینے والا قَالُوا طَائِرُكُم مَّعَكُمْ کہا اُن رسولون نے کہ شگون بد تمہارا ساتھ تمہارے ہی یعنے بشامت عقائد فاسدہ اور اعمال باطلہ تمہارے ہے أَئِن ذُكِّرْتُم آیا اگر نصیحت دے گئے تم شگون بد گنتے ہو اور قتل سے ڈراتے ہو بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ بلکہ تم ایک قوم ہو حد سے نکل جانے والے لکھا ہی کہ شمعون بادشاہ کے ساتھ بتخانہ مین جاتے تھے اور سجدہ خدا کو کرتے تھے لوگ سمجھتے تھے کہ بت کو کرتے ہین بادشاہ انپر بہت اعتماد رکھتا تھا اور بن مشورہ انکے کے کچھ کام نہین کرتا تھا ایکدن اُنھون نے بادشاہ سے کہا کہ سنا ہی دو شخص غریب زندان مین ہین سبب قید کا انکے کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ وہ دعوے کرتے ہین کہ سوا بتون کے اور خدا ہی شمعون نے تعجب سے کہا کہ انکو بلاؤ تو بھی عجب باتین ہین انکے بادشاہ نے بلوایا وہ شمعون کو دیکھکر خوش ہوئے اور دلیرانہ بیٹھ گئے شمعون نے پوچھا کہ تم کسکو پوجتے ہو کہا اُسکو جو آفریدگار زمین و آسمان کا ہے شمعون نے کہا تمہارا خدا کیا کرتا ہی کہا اندھون کو بینا کرتا ہی شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ کسی اندھے کو بلاؤ اندھا حاضر ہوا شمعون نے کہا تم اپنے خدا سے کہو کہ اسکی آنکھین روشن کرے اُنھون نے دعا کی اسیدم بینا ہوا شمعون نے کہا ای بادشاہ ہم اپنے خداؤن سے کہین کہ یہی کام کرین بادشاہ نے آہستہ سے کہا کہ اے شمعون تو جانتا ہی کہ وہ نہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین نہ کسی شی پر قدرت رکھتے ہین شمعون نے پھر کہا کہ اے جوانو تمہارا خدا اور کیا کرسکتا ہی کہا مردہ کو زندہ کرتا ہی شمعون نے کہا کہ اگر خدا تمہارا یہہ کام کریگا ہم بھی اسپر ایمان لاوینگے پس دختر بادشاہ کو کہ مدت سے موی تھی یا مردہ ہفت روزہ کو زندہ کیا بادشاہ کچھ قوم سے ایمان لایا اور کچھ قوم درپی ایذا کے رسولون اور مومنون کے ہوئی حبیب نجار کو خبر ہوئی کہ کفار درپی ایذا ے مومنان ہین اپنے گھر سے انکی طرف چلا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ اور آیا پرلی طرف شہر کے سے ایک مرد یعنے حبیب نجار دوڑتا ہوا یہان تک کہ آن پہنچا قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ اتَّبِعُوا مَن لَّا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُم مُّهْتَدُونَ کہا اے قوم میری پیروی کرو پیغمبرون کی پیروی کرو ان شخصون کی کہ نہین مانگتے تم سے مزدوری اوپر پہنچانے پیغام خدا کے اور وہ راہ بتانے والے ہین اور راہ پائے ہوئے ہین دونو جہان کے بھلائی کی وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ اور کیا ہی مجھکو کہ صدق دل سے نہ عبادت کرون اُس کی کہ پیدا کیا مجھکو اور نیستی سے ہستی دکھائی اور طرف اسکے جزا اور حکم کے پھیرے جاؤگے تم دن قیامت کے اضافت پیدائش کی طرف اپنے واسطے اظہار شکر کے کی اور اضافت بعث کی طرف کافرون کے واسطے ڈرانے کے کی انکو روز جزا سے أَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِ آلِهَةً إِن يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنقِذُونِ کیا پکڑون مین سوا اُسکے معبود اور یعنے بت اگر ارادہ کرے اللہ واسطے میرے ساتھ ایذا کے نہ کفایت کریگی مجھ سے سفارش انکی یعنے بت بلا میری نہ ٹال سکینگے ذرا بھی اور نہ چھڑا سکینگے مجھکو اگر مین انکو جو طاقت نفع اور ضرر کی نہین رکھتے

پوجون اور عبادت اسکی جو قادر ہے نفع پہنچانے پر اور ضرر دفع کرنے پر چھوڑون اِنِّیْٓ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ہ تحقیق
مین اسوقت البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہون پس قوم نے جو یہہ بات حبیب نجار کی سنی قصد قتل اسکا کیا اسنے
منہہ طرف پیغمبرون کے کر کر کہا اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّکُمْ فَاسْمَعُوْنِ تحقیق مین ایمان لایا مین ساتھہ پروردگار تمھارے کے
پس سنو مجھہ سے تو کہ کل قیامت کو گواہی ایمان میرے کی دو بعضون نے کہا ہے کہ یہہ خطاب طرف قوم اپنے کے
کیا اور وہ پتھر مارتے تھے اسکو یہان تک کہ شہید ہوا قبر اسکی بازار انطاکیہ مین ہے اور ایک قول یہہ ہے کہ
اسکو مار ڈالا اور اللہ نے زندہ کر کر بہشت مین پہنچایا حضرت حسن بصری رح سے ہے کہ جب قصد قتل اسکا کیا
حق تعالی نے اسکو آسمان پر اٹھا لیا اور از روئے کرامت قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ کہا گیا کہ اے حبیب داخل ہو
بہشت مین پس جب بہشت مین گیا قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ کہا اے
کاش کہ قوم میری جانتی ساتھہ اس چیز کے کہ بخشا واسطے میرے پروردگار میرے نے اور کیا مجھکو عزت دئے
گیون سے ایک قول یہہ ہے کہ پیغمبر اور مومن اور بادشاہ مارے گئے اور ایک قول یہہ ہے کہ سلامت نکل گئے
اور حبیب نجار مارا گیا یا آسمان پر گیا وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا کُنَّا مُنْزِلِیْنَ
اور نہ اتارا ہمنے اوپر قوم حبیب کے پیچھے قتل اور رفع اسکے کے کوئی لشکر آسمان سے واسطے ہلاک کرنے کافرون کے اور نہ تھے
ہم اتارنے والے لشکر واسطے ہلاک کرنے کافرون کے یعنے کافر کیا قدر رکھتے ہین کہ انکے ہلاک کرنے کے واسطے لشکر
ملائکہ نازل ہوئے اور بدر اور حنین مین جو فرشتے اترے تھے تعظیم سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی نہ واسطے
کفار کے اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ نہ تھی عقوبت اہل انطاکیہ کی مگر آواز سخت جبرئیل کی ایکبار
کہ دونو بازو اس شہر پر کھول کر گئے پس ناگہان وہ بجھی ہوئی تھی یعنے ایک چیخ مین جبرئیل کے مر گئے مانند آتش کے
کہ یکبار بجھہ جاتی ہے یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ ای افسوس اوپر بندون کے مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ
نہین آتا انکے پاس کوئی پیغمبر مگر ہوتے ہین ساتھہ اسکے ٹھٹھا کرنے والے اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَهْلَکْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ
اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا انھون نے کہ کتنون کو ہلاک کیا ہمنے پہلے انسے اہل قرنون سے
یہہ کہ وہ طرف انکے نہین پھرتے یعنے دنیا مین عود نہین کرتے وَاِنْ کُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ اور نہین سب
مگر اکٹھے نزدیک ہمارے حاضر کئے جاوینگے دن قیامت کے واسطے جزا کے یعنے وہ جو پہلے ہلاک ہوئے ہین
اور یہہ مخالف جو پچھلے ہین سب عرصہ گاہ حشر مین ہماری درگاہ مین حاضر ہونگے اور اقوال اعمال اپنے کی
جزا پاوینگے اور عذاب الیم اور عقاب عظیم مین گرفتار ہونگے وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ اور نشانی ہے
قدرت ہماری کی واسطے کافرون کے زمین مردہ یعنے خشک بے گیاہ کہ ہمنے بسبب باران کے اَحْیَیْنٰهَا وَ
اَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ یَاْکُلُوْنَ زندہ کیا ہمنے اسکو اور نکالا ہمنے اسمین سے دانہ اناج کا پس اسمین سے

کہاتے ہین وجعلنا فیھا جنّٰت من نخیل واعناب وفجّرنا فیھا من العیون اور کئے ہمنے بیچ اُسکے باغ کہجورون سے
اور انگورون سے اور بہائے ہمنے بیچ اُسکے چشمون سے لیاکلوا من ثمرہٖ توکہ کہاوین میوون اُسکے سے وما عملتہ
ایدیھم اور نہین بنایا تہا اُن میوون کو جو مذکور ہوئے ہاتھون اُنکے نے بلکہ محض قدرت الٰہی سے بنے تھے افلا
یشکرون کیا پس نہین شکر کرتے منعم کا اوپر اُن نعمتون کے اور عبادت مین اُسکے نہین مصروف ہوتے بحر الحقائق
مین ہے کہ معنی آیت اہل اشارت یون بیان کرتے ہین کہ زمین دل کو زندہ کیا ہمنے ساتھہ باران عنایت کے اور
اگایا ہمنے اُس سے دانہ طاعت توکہ روحین اُس سے غذا پاتی ہین اور کئے ہمنے بیچ اُسکے باغ ذکر کے کہجورون کے
اور شوق کے انگور پکے اور بہائے ہمنے اسمین چشمے حکمت کے توکہ اثمار مکاشفات اور مشاہدات سے فائدہ اٹھاوین
اور بار اعمال سے کہ بجالاتے ہین صدقات اور خیرات سے حظ پاوین آیا پس شکر نہین کرتے یعنے شکر کیا چاہئے
اوپر اس نعمت ظاہرہ اور باطنہ کے توکہ موجب مزید نعمت ہو لئن شکرتم لازیدنکم بیت شکر نعمت کا ہر دم شکر
تاکہ نعمت ہو زیادہ ای پسر سبحٰن الذی خلق الازواج کلھا مما تنبت الارض ومن انفسھم ومما لا یعلمون پاک ہے وہ اللہ جسنے
پیدا کیا اقسام سارے اُس چیز سے کہ اگاتی ہے زمین مانند نباتات اور اشجار کے اور جانون اُنکے سے مثل
بیٹا بیٹی کے اور اُسی چیز سے کہ نہین جانتے طرح طرح کی خلقت سے وآیۃ لھم الیل نسلخ منه النھار فاذا
ھم مظلمون اور نشانی ہے واسطے اُنکے ہمارے قدرت کی رات کہ از روے حکمت کے اتار لیتے ہین ہم اُس سے
دن کو پس ناگہان وہ آنے والے ہین اندھیری مین والشمس تجری لمستقر لھا اور نشانی قدرت ہمارے کی ہے
واسطے اُنکے سورج کہ چلتا ہے طرف قرارگاہ اپنے کے صحیح مسلم مین ہے کہ مستقر آفتاب تحت عرش ہے اور بعضے
کہتے ہین کہ مستقر سے مراد حد معین ہے کہ دورا اُسکا جہان تک تمام ہوتا ہے ذلک تقدیر العزیز العلیم یہہ جانا
سورج کا طرف قرارگاہ اپنے کے اندازہ ہے خداوند غالب دانا کا والقمر قدّرنٰہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم
اور چاند کے واسطے مقرر کین ہمنے منزلین اٹھائیس بارہ برجون کہ ہر برج مین دو منزلین اور تہائی ہوتی ہے اور ہر روز
قریب ایک منزل کے قطع کرتا ہے منازل اجتماعیہ مین نور اُسکا بڑہتا اور استقبالیہ مین گھٹتا ہے اور میل طرف
جھکنے اور کجاو ہونے کے کرتا ہے یہانتک کہ پھرتا ہے مانند شاخ کہجور پرانے یک سالہ کے کہ خشک ہوکر ٹیڑھی مثل
ہلال ہوتی لا الشمس ینبغی لھا ان تدرک القمر ولا الیل سابق النھار نہ سورج کو لائق ہے اُسکو یہہ کہ پالیوے
چاند کو اُسکے مکان مین کیونکہ چاند پہلے آسمان پر ہے اور سورج چوتھے پر یا نہین لائق سورج کو کہ پالیوے چاندکو
سرعت سیر مین کیونکہ چاند سب برجون کو ایک مہینے مین قطع کرتا ہے اور سورج برس مین پس اگر سورج سرعت مین
مانند ماہ کے ہو فصلین سال کی بدوضع ہو جاوین اور خلل معیشت حیوانات مین پڑجاوے اور نہ رات نکل جاتی ہے
دن سے اس معنی کر کہ روشنی پر اُسکے غالب ہو اور سب وقتون مین رات ہی رہے بلکہ آگے پیچھے آتی ہے بعضون

نے کہا ہے کہ مراد دن رات سے دونو آیتون مین چاند سورج ہین اور حاصل یہہ ہے کہ جیسا سورج سرعت مین چاند کو
نہین پاتا چاند بھی روشنی مین سورج پر سبقت نہین لیجاتا وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ اور ہر ایک ستارا چاند اور سورج
اور غیر انکے بیچ آسمان کے تیرتے ہین جیسی مچھلی پانی مین وَآيَةٌ لَهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ اور نشانی
قدرت ہمارے کی واسطے انکے ہے کہ تحقیق سوار کیا ہمنے باپون انکے کو بیچ کشتی بھری ہوی کے یعنے کشتی نوح مین
کر بھری تھی آدمیون سے اور تمام حیوانات سے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد ذریت سے اولاد ہے کہ پشتون مین
باپون کے تھی یا مراد کشتی سے ہے یعنے فرزندان خورد کو جو قوت سفر کی خشکی مین نہین ہے تو انکے واسطے کشتی سفر کی ہمنے
وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ اور پیدا کیا ہمنے واسطے انکے مانند اس کشتی کے وہ چیزین کہ چڑھتے ہین اوپر جیسے
بجرے اور ناوین اور مانند اسکے بعضون نے کہا ہے کہ مراد اونٹ ہین کہ کشتیان بیابان کی ہین وَإِنْ نَشَأْ
نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ اور اگر چاہین ہم ڈبو دیوین کشتی والونکے
پس نہو فریاد کو پہنچنے والا واسطے انکے کہ ڈوبنے سے بچالے اور نہ چھڑائے جاوین موت سے مگر مہربانی کرانی طرف سے
اور فائدہ دین ہم انکو فائدہ دنیا ایک مدت تک کہ اجل انکی پہنچے وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور جب کہا جاتا ہے واسطے کافرون کے ڈرو اس عذاب سے کہ آگے تمھارے ہے تم سے امتون پچھلے
والیون پر آیا اور اس عذاب سے کہ پیچھے تمھارے ہے یعنے آخرت مین اور ایمان لاؤ تم تو کہ رحمت کئے جاؤ منہہ پھراتے ہین
اور عناد زیادہ کرتے ہین وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ اور نہین آئی انکے پاس کوئی
نشانی نشانیون پروردگار انکے سے یعنے قرآن اور دلائل وحدانیت رحمان مگر ہوتے ہین اس سے منہہ پھیرنے والے
وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ
اور جب کہا جاتا ہے واسطے انکے کہ اوپر درویشون اور محتاجون کے خرچ کرو اس چیز سے کہ دی ہے تمکو اللہ نے
کہتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوئے واسطے ان لوگون کے کہ ایمان لائے کیا کھلاوین ہم ان لوگون کو کہ اگر چاہتا اللہ
کھلا دیتا انکو یعنے تمھارے زعم مین اللہ قادر ہے کھلانے پر سب مخلوق کے چاہیے تھا کہ وہ انکو کھلاتا اور اسنے جو نہین
کھلایا تو ہم بھی نہین کھلاتے إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ نہین تم اے مسلمانو مگر بیچ گمراہی ظاہر کے کہ ہمکو اور مخالفت
ارادہ الہی کے حکم کرتے ہو اور یہہ بات انکی خطا تھی کیونکہ خدا نے بعضونکو غنی کیا بعضونکو محتاج واسطے آزمائش کے
حکم فرمایا ہے کہ اغنیا اپنے مال مین سے فقرا کو دین پس مشیت خدا کا بہانہ کرنا اور امر کبریا کو کہ نفقہ دینے کو فرمایا ہے
ترک کرنا محض خطا اور عین جفا ہے نظم اے تونگر تیرا ہے جتنا مال فقرا کا بھی حصہ اسمین نکال ورنہ آخر کو
پھر قیامت مین غرق ہوگا تو بحر حسرت مین نفع پھر دیگا وہان نہ کچھہ ارمان سوچ کر دے جو کچھہ ہو دنیا یہان
وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اور کہتے ہین کافر کب ہے یہہ وعدہ یعنے قیام قیامت اگر ہو تم سچے

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ نہیں انتظار کرتے وہ مگر آواز ایک کا کہ پکڑ لیوے انکو وہ جھگڑتے ہوں سودے اور معاملے دنیا میں اور اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں اور سب خلق مرجاوے الا ما شاء اللہ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَا اِلٰى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ پس نکر سکینگے وصیت کرنا ساتھ حاضروں کے اور نہ طرف اہل اپنے کے کہ غائب ہیں پھر جا سکینگے یعنے طاقت بازار سے گھر جانے کی نرکھینگے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ اور پھونکا گیا بیچ صور کے بعد چالیس برس کے دوسری بار پس ناگہاں وہ قبروں سے نکل کر طرف پروردگار اپنے کے دوڑتے ہیں اور ان چالیس برس میں کافروں کو عذاب نہیں ہوگا جب اٹھینگے قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا کہینگے اے وائے ہمکو کس نے اٹھایا ہمکو اور جگایا خوابگاہ ہمارے سے یعنے قبر سے فرشتے جواب میں کہینگے هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ یہہ ہے جو کچھ وعدہ کیا تھا خدا نے بعث اور نشر کا اور تم کہتے تھے کب ہی یہہ وعدہ یعنی متی ہذا الوعد اور سچ کہا تھا پیغمبروں نے کہ بعث اور جزا ہوگی لیکن تم نہیں مانتے تھے اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ نہ تھا پکارنا انکا مگر آواز ایک کہ نفخہ اخیرہ ہے یعنے پھر پھونکنے کے زندہ ہوگئے پس ناگہاں وہ سب نزدیک ہمارے حاضر کئے گئے فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پس آج کے دن نہ ظلم کیا جاویگا کوئی جی کچھ جزائے کردار اپنے سے نہ ثواب گھٹاوینگے نہ عذاب بڑھاوینگے قدر استحقاق ہر ایک کے سے اور نہ جزا دئیے جاؤگے ای اہل محشر مگر جو چیز کہ تھے تم کرتے برائی اور بھلائی سے اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ تحقیق رہنے والے بہشت کے آج کے دن بیچ شغل کے ہیں آپسمیں باتیں کرتے اور خوشیاں کرتے اور میوے کھاتے اور لذتیں اڑاتے اور شغل حوروں کی صحبت ہے یا انکے سماع کی لذت ہے یا مہمان کی حق کی کرامت ہی یا تنعمات بہشت کی مسرت ہے اور انواع عذاب دوزخیوں سے فراغت یا اللہ تعالی مشغول کریگا انکو ایسی چیز دن میں کہ بھول جاوینگے آخر یاروں کو اپنے جو دوزخ میں ہیں کیونکہ یاد انکی موجب تلخی لذت عشرت ہے بحر الحقائق میں ہے کہ مراد اصحاب جنت سے طالبان بہشت ہیں کہ مقصود انکا نعیم جنان ہے حق تعالی انکو تنعم میں مشغول کریگا اور یہہ حال اگرچہ دوزخیوں کے نسبت بلند ہے لیکن بہ نسبت طالبان حق پست نظر آتا ہے یہاں سے کہ اکثر اہل الجنۃ بلہ سمجھا جاتا ہے کہا ہے کہ یہہ آیت حضرت شیخ شبلی رح کے روبرو پڑھی آہ بھر کر بیہوش ہوگئے جب بخود آئے کہا کہ بیچارے اگر جانیں کہ کسی مشغول ہوئے ہیں فی الحال گرداب ہلاکت میں ڈوب جاویں کشف الاسرار میں شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ انصاری سے منقول ہے کہ مشغول ساتھ نعمت بہشت کے عام مومنوں کے واسطے ہے اور جو مقربان بارگاہ ہیں مطالعہ شہود اور ملاحظہ نور وجود سے ایک لمحہ طرف نعیم بہشت کے نہیں التفات کرتے

مثنوی

جس گھر میں تیرا وصل میسر ہووے بہتر وہ بہشت سے مجھے گھر ہووے
تو بر میں ہو تو بر بھی مجھے بستان ہے بستان تیرے بن سے بھی بدتر ہووے

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ وہ یعنی اصحاب بہشت

اور بی بیان انکی دنیا کی یا حورون بیچ سایون کے ہین زیر قصور حرارت آفتاب سے دور اور پر تختون کے یا چھپر کھٹون کے
تکئے لگائے ہوئے کہ دلیل تنعم ہے لہم فیہا فاکہۃ ولہم ما یدعون واسطے انکے بہشت کے میوے ہین سب طرح
اور واسطے انکے ہے جو مانگین اعتاف مین ابن عباس رض سے نقل ہے کہ جو کچھ بہشتی خیال مین لاویگا کھانے اور پینے
سے بن اسکے کہ زبان سے نکالے سامنے اپنے مہیا کر دیکھیگا اور واسطے انکے ہے سلام قولا من رب رحیم
سلام کہا گیا بے واسطہ پروردگار مہربان کی طرف سے معالم مین جابر بن عبد اللہ رض سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل بہشت نعیم اپنے مین مستغرق ہونگے کہ ناگہان نور انپر چمک جاویگا جب سر اوپر
اٹھاوینگے حضرت پروردگار فرمویگا السلام علیکم یا اہل الجنۃ فرد عجب وہ دن ہے کہ جسدن پیام یار آوے کلام یار سنین
اور سلام یار آوے وامتازوا الیوم ایہا المجرمون اور جدا ہو جاؤ آج کے دن اے منکرو موحدون سے اور اے
منافقو مخلصون سے کہ تمکو دوزخ دکھاوینگے اور انکو بہشت کہ انکا عقیدہ نیک تھا اور تمہارا زشت الم اعہد الیکم
یا بنی آدم ان لا تعبدوا الشیطان کیا نہ عہد کیا تھا مین نے طرف تمہارے اور نفرمایا تھا مین نے تمکو
اے بیٹو آدم کے عبادت مت کرو شیطان کی یعنی بتون کی شیطان کے کہنے سے انہ لکم عدو مبین تحقیق وہ
واسطے تمہارے دشمن ظاہر ہے اور عداوت اسکی تمہارے باپ آدم سے سب پر روشن ہے وان اعبدونی اور
یہہ کہ عبادت کرو میری کہ مین دوست تمہارا ہون ہذا صراط مستقیم یہہ عبادت میری راہ ہے سیدھی بہشت کی
ولقد اضل منکم جبلا کثیرا اور البتہ تحقیق گمراہ کیا شیطان نے تم مین سے اے آدمیو خلقت بہت کو
افلم تکونوا تعقلون کیا پس نہ تھے تم سمجھتے اور اپنے آپ کو دام فریب مین نپھساتے ہذہ جہنم التی کنتم
توعدون یہہ ہے دوزخ جو تھے تم وعدہ دیئے جاتے دنیا مین اسمین جانیکا اصلوہا الیوم بما کنتم تکفرون
داخل ہوو اسمین آج کے دن بسبب اسکے کہ تھے تم چھپاتے حق کو اور کفر کرتے تھے انبیا سے الیوم نختم علی
افواہہم آج کے دن مہر رکھینگے ہم اوپر منہون انکے کے جو انکار کرتے ہین کہ ہم مشرک نتھے اور تکذیب رسل کی
ہمنے نہین کی اور شیطان کی نہین پرستش کی وتکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلہم بما کانوا یکسبون اور بولینگے
ہم سے ہاتھ انکے اور گواہی دینگے پاؤن انکے ساتھ اس چیز کے کہ تھے وہ دنیا مین کرتے کشف الاسرار مین ہے
کہ جیسے اعضا اعدا کے گواہی دینگے اوپر افعال بد انکے کے ایسے ہی جوارح اولیا کے شاہدی بھرینگے اوپر طاعات انکے
چنانچہ آثار مین وارد ہے کہ حق تعالی بندہ مومن کو خطاب فرمائیگا کہ کیا لایا وہ شرم کریگا کہ طاعت عبادت اپنی
بیان کرے حق تعالی اعضا کو اسکے گویا کریگا تا کہ ہر ایک اعمال اپنے بیان کریگا یہان تک کہ پورے انگلیون
کے گواہی دینگے اوپر تسبیحات کے چنانچہ وارد ہے کاہن مسئولات مستنطقات ولو نشاء لطمسنا علی
اعینہم فاستبقوا الصراط فانی یبصرون اور جو چاہین ہم دنیا مین البتہ مٹا دالین ہم اوپر آنکھون انکے کے پس ڈھونڈھتے

پھیرین راہ پس کہان دیکھینگے اسکو وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ اور اگر چاہین ہم البتہ صورت بدل ڈالین ہم اوپر جگہہ انکے کے پس نکر سکین وہ آگے چلنا اور نہ پھر جانا یا طرف صورت پہلی کے رجوع کرنا وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ اور جسکو عمر دراز دیتے ہین ہم الٹا کر دیتے ہین ہم اسکو بیچ پیدائش کے یعنے قوت کو اسکے ضعف سے بدل ڈالتے ہین اور جوانی کو بڑھاپے سے اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے کہ جو کوئی الٹنے پر پیدائش کے قادر ہے وہ مٹانے پر آنکھون کے اور بدلنے پر صورت کے قدرت رکھتا ہے پس انکار اسکی قدرت کا کمال جہل ہے ہمیہ سب کچھ صعب ہے اور اسپہ سب کچھ سہل ہے کفار مکہ کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاعر ہین رد قول انکے مین حق تعالی فرماتا ہے وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ اور نہین سکھایا ہمنے اس پیغمبر اپنے کو شعر اور نہین لائق واسطے اسکے شاعر کہنا کیونکہ اگر شعر کہتا تو شبہہ لوگون پر پڑتا کہ فصاحت شاعری کی سبب سے قرآن بنالیا ہے اسواسطے حق تعالی نے اسکو شعر نہین سکھایا کہ وہ شبہہ نہ پڑے اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی شاعر کا بطور تمثیل شعر زبان مبارک پر لاتے تھے تو بحر اسکی بدل جاتی اور موزونیت مین اسکے خلل آجاتا تھا چنانچہ ایکدن آپنے پڑھا کفی الاسلام والشیب للمرء ناہیا امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رض نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاعر نے یون کہا ہے کہ کفی الشیب والاسلام للمرء ناہیا پھر آپنے بطریق اول ہی پڑھا ابوبکر رض نے کہا اشہد انک رسول اللہ وما علمک الشعر وما ینبغی لک اور کلمات حضرت کے سے کہ بعضے موزون واقع ہین جیسے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب بغیر تکلف کے اور بن قصد کے صادر ہوئے ہین انکو شعر نہ کہا چاہئے کیونکہ شعر اوسے کہتے ہین کہ کلام موزون بمقتضی صادر ہو ساتھہ قصد قائل کے اور تشریح اسکی مفصل سورہ بقرہ مین بیچ تفسیر آیہ ثم اقررتم وانتم تشہدون کے گذری ہے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ نہین وہ جو ہمنے اسکو سکھایا ہے مگر نصیحت اور قرآن روشن معانی اور حقائق مین یا روشن کرنیوالا احکام حلال اور حرام کے تو کہ ڈراوے قرآن یا محمد ساتھہ قرآن کے اس شخص کو کہ ہے وہ زندہ یعنے عاقل اور فہم دار کیونکہ جاہل اور غافل مثل مردے کے ہے یا اس شخص کو کہ مؤمن ہے علم الٰہی مین کیونکہ حیات ابدی ساتھہ ایمان کے ہے اور تخصیص ڈرانے کی مؤمن کو واسطے انتفاع اسکے کے ہے ساتھہ اسکے اور ثابت ہوی بات عذاب کی اوپر کافرون کے کہ قرآن کو قبول نہین کرتے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا انھون نے یہہ کہ پیدا کیا ہمنے واسطے انکے اس چیز سے کہ بنائے ہاتھون ہمارے نے چارپائے جانور مانند اونٹ اور گائے اور گوسفند کے پس وہ واسطے اسکے مالک ہوتے ہین اور تصرف کرتے ہین سمجھہ لیجئے کہ ہاتھون سے بنانا موافق محاورے خلقت کے بیان کیا ہے کہ جو کوئی آپ اکیلا کوئی کام کرتا ہے تو کہتا ہے کہ یہہ کام مین نے اپنے ہاتھون سے کیا ہے یعنے کوئی اور شریک نہ تھا

وذللناها لهم فمنها رکوبهم ومنها یاکلون اور مسخر کیا ہمنے ان جانوروں کو واسطے انکے پس بعضا انمین سے سواری
انکی ہے جیسے اونٹ اور بعضا انمین سے کہاتے ہین جیسے گائے اور گوسفند ولهم فیها منافع ومشارب اور
واسطے انکے بیچ چارپایون کے فائدے ہین پوست اور بال اور پشم سے اور پینے کی چیزین ہین دودھ سے افلا
یشکرون کیا پس نہین شکر کرتے نعمت ہماری کا کہ انعام کے ساتھہ پیدا کئے انعام کی اور مسخر کرنے انکے کے اور
فائدہ دینے کے ساتھہ انکے واتخذوا من دون الله الهة لعلهم ینصرون اور پکڑا مشرکون نے سوا الله کے معبودون
کہ وہ مدد کئے جاوین انسے اور حال آنکہ وہ بت لا یستطیعون نصرهم وهم لهم جند محضرون نہین کر سکتے
مدد انکی کیونکہ بیخبر شعور قدرت کا بھی نہین رکھتے اور بت پرست واسطے بتون کے لشکر ہین حاضر کئے گئے کہ دنیا مین
نگہبانی انکی کرتے ہین یا قیامت کو لشکر انکا ہونگے کہ ساتھہ انکے حاضر ہونگے دوزخ مین فلا یحزنك قولهم
پس چاہیے کہ نہ غمگین کرے تجھکو بات انکی کہ نسبت اولاد کی جناب باری کو کرتے ہین اور شریک اسکے ٹھہراتے
ہین یا تجھے شاعر ساحر بناتے ہین انا نعلم ما یسرون وما یعلنون تحقیق ہم جانتے ہین جو کچھہ پوشیدہ کرتے ہین
کینے اور بغض اور جو کچھہ ظاہر کرتے ہین کلمے کفر کے اور جزا دینگے ہم اسپر انکو فرد کرتے ہو پیدا و پنہان جو کہ پاداش جزا
ہے وہ دانائی نہان و آشکار اکبر یا لکھا ہے کہ ابی ابن خلف یا ابوجہل یا عاص ابن وایل چند استخوان
کہنہ ہاتھہ مین ملتا ہوا مجلس شریف نبوی مین حاضر ہو کر کہنے لگا کون ہے کہ ان اجزائے متفرق کو جمع کر کر بار دگر زندہ
کرے بعضے سردار قریش کے بھی وہان حاضر تھے آپنے وہ اسکے منہہ پر مار کر فرمایا کہ آفریدگار ہمارا انکو جلا دیگا اور
تجھے بھی اور یہہ آیت نازل ہوئی اولم یر الانسان انا خلقناه من نطفة فاذا هو خصیم مبین کیا نہین دیکھا
اور نہین جانا آدمی نے یہہ کہ پیدا کیا ہمنے اسکو آب منی سے اور مرتبہ بمرتبہ ترقی دیکر بیت سے باہر نکال کر بچے سے
بڑا کیا گویائی دی پس ناگہان وہ جھگڑنے والا ہے ظاہر وضرب لنا مثلا ونسی خلقه اور بیان کی واسطے
ہمارے ایک مثال یعنے امر عجب لایا استخوان کہنہ ہاتھہ مین ملکر ہو ابراز اکر اور بھول گیا پیدائش اپنی کو کہ ہمنے
کسطرح اسکو پیدا کیا قال من یحیی العظام وهی رمیم کہا کون زندہ کریگا ہڈیون کو اور حال آنکہ وہ بوسیدہ ہین
بن گوشت پوست رگ پٹھے کے قل یحییها الذی انشاها اول مرة کہہ اے محمد صلی الله علیه وسلم زندہ
کریگا انکو وہ جسنے قدرت کاملہ اپنی سے پیدا کیا تھا اسکو پہلے بار اور عدم سے وجود مین لایا تھا وهو بکل خلق علیم
الذی جعل لکم من الشجر الاخضر نارا فاذا انتم منه توقدون اور وہ ہر پیدائش کو جانتا ہے تفصیل وار
سب مخلوق کا اسے علم ہے کوئی چیز کسیکی نہین ہو اسکو معلوم ہے اٹھا کرنے پر سب کے قدرت رکھتا ہے جسنے
کیا واسطے تمھارے درخت سبز مین آگ کو پس ناگہان تم اس سے آگ روشن کرتے ہو سمجھہ لیجئے کہ جیسے پتھر سے آگ نکلتی ہے ویسے
ہی درخت سبز سے کہ مرخ اور عفار اور مانند اسکی ہے ڈلیان انکی مین رگڑی جاتی ہین تو آگ نکلتی ہے سو حقتعالے فرماتا ہے کہ جو قادر ہے

آگ نکالی ہر درخت سبز سے کہ اُسمین مائیت ہی جو جوہر نار کی ضد ہی وہ البتہ قادر ہی اعادہ طراوت پر بیچ اُس چیز کے کہ تر و تازہ تھا اور خشک ہو گیا اَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ کیا نہین وہ کوئی کہ جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو قادر ہی اوپر اسبابت کے کہ پیدا کرے مانند اُنکے بَلٰی ہان ہے قادر اوپر اسکے وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ اور وہ ہے پیدا کرنیوالا بہت خلق جاننے والا کیفیت احوال مخلوقات کی نہ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ سوا اسکے نہین کہ حکم اُسکا جس وقت کہ ارادہ کرے کسی چیز کے پیدا کرنے کا یہہ ہی کہ کہے واسطے اُسکے ہو پس ہو جاتا ہی سمجھہ لیجئے کہ یہہ تمثیل ہی اوپر کمال قدرت کے کہ جو چاہتا ہے وہ اُسیدم ہوتا ہی ایک آن کی اُسمین تاخیر نہین ہوتی چنانچہ تفسیر کبیر مین ہے کہ مراد اس قول سے سرعت نفاذ امر ہی تکوین اشیا مین اوپر اسرع وجہ کے کہ ممکن ہو نہ تکلم ساتھہ اس کلمہ کے اور بعض کہتے ہین کہ یہہ کلمہ علامت ہی کہ جب فرشتے سنتے ہین جانتے ہین کہ کوئی شی حادث ہوگی فرد کیونکہ نہ حرف قاف و نون صنعت حق پر دال ہی کہتی ہی جبکے بن گیا قاف سے قاف تک تمام فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ پس پاکی اور بے عیبی ہی اُسکو کہ بیچ ہاتھہ قدرت اُسکے کے ہی بادشاہی ہر چیز کی اور طرف اُسیکے پھر جاؤگے واسطے جزاے اعمال کے یہہ آیت وعدہ ہی واسطے دوستون کے اور وعید ہی واسطے دشمنون کے فرد اعدا کے واسطے تو اشد العذاب ہے اور دوستونکو طوبی و حسن ماب ہے سورۂ صافات مکی ہے ایکسو بیاسی آیتین ہین آٹھہ سو ساٹھہ کلمے ہین تین ہزار آٹھہ سو چھبیس حرف ہین فواصل اُسکی قدم نبا ہین اور نظم اور تطبیق اسکی سورہ یس سے یہہ ہی کہ آغاز دونون کا بذکر توحید خدا ہی

سورۃ والصافات مکیۃ ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مائۃ و اثنان و ثمانون آیۃ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا قسم ہی فرشتون کی جو صف باندھتے ہین عبادت حق مین صف باندھکر فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا پھر ڈانٹنے والون کی شیطانون کو کہ باتین سننے کو آسمان پر چڑھتے ہین ڈانٹکر فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا پھر تلاوت کرنے والون کی ذکر کو یعنے وحی کو کہ انبیا پر اترتی ہے سمجھہ لیجئے کہ حق تعالی قسم کھاتا ہی فرشتون کی کہ صف باندھتے ہین ہوا پر کہ جو فرمان ہو بجا لاوین یا قسم کھاتا ہی غازیون کی کہ صف باندھتے واسطے جہاد کے یا قسم کھاتا ہی مومنون کی کہ صف باندھتے ہین واسطے جماعت کے یا قسم کھاتا ہی علما کی کہ صف باندھتے ہین واسطے افاضۂ خلق کے یا قسم کھاتا ہی مرغون کی کہ صف باندھتے ہین ہوا پر اگر مراد فرشتے ہین تو ڈانٹتے ہین بادلونکو اور قصد تلاوت مین تسبیح تحمید کے منقول ہین اور اگر مراد غازی ہین تو ڈانٹنے والے گھوڑون کے ہین یا دشمنون کے اور تلاوت اُنکی تکبیر و تہلیل ہی اور اگر مراد مومن ہین تو انوار ریاضت سے ڈانٹنے والے شیطانون کے ہین اور نماز مین پڑھنے والے قرآن کے ہین اور اگر مراد علما ہین تو ڈانٹنا اُنکا کفر اور فسق سے ہی

ساتھہ دلیل اور حجت کے اور تلاوت انکی احکام شریعت ہین اوپر خلق کے اور اگر مراد مرغ ہین تو ذکر حق کی تلاوت
سے آفات اپنے سے ٹلتے ہین صاحب تاویلات نے کہا ہے کہ قسم کھائی ہے نفوس سالکان طریق توحید
کی کہ موافق مشاہدے مین صف باندھے ہین اور خطرات شیطانی اور خیالات نفسانی کو زجر کرتے ہین اور انواع
ذکر قلبی یا زبانی مین مشغول رہتے ہین بحر الحقائق مین ہے کہ صافات ارواح ہین اور زاجرات الہامات الٰہی کہ زاجر ہین
عوام کو مناہی سے اور خواص کو رویت طاعات سے اور اخص کو التفات کونین سے اور تالیات نفوس ذاکرہ
ہین کہ بحکم من احب شیئا اکثر ذکرہ عمر اپنی یاد حضرت حق مین صرف کرتے ہین بیت یاد مین تیرے ہی دن رات
بسر کرتے ہین شام کرتے ہین یو ہین یون ہین سحر کرتے ہین لکھا ہے کہ کفار مکے کے تعجب سے کہتے ہین کہ
محمد صلے اللہ علیہ وسلم سب خداؤن کو طرف ایک خدا کے لایا ہے حق تعالی نے ان آیتون مین قسم کھا کر
فرمایا کہ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ تحقیق معبود تمھارا اپنی ذات مین البتہ ایک ہے یگانہ اور یکتا رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ پروردگار آسمانون کا اور زمین کا اور جو کچھ کہ درمیان انکے ہے اور
پروردگار مشرقون کا اور کوکب کا کیونکہ ہر کوکب کی ہر روز مشرق علاحدہ ہے جس سے نکلتا ہے اور ایسے ہی
مغرب جدی ہے جسمین ڈوبتا ہے اور یہان مغارب کا ذکر نہین کیا واسطے اکتفا کرنے ساتھہ احد الضدین کے
اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ تحقیق ہمنے زینت دی ہمنے آسمانون دنیا کو ساتھہ آرائش کواکب کے
کشاف مین ہے کہ مراد شکلین مختلف ستارون کی ہین جیسے ہیئت ثریا اور بنات النعش اور سوا انکے کے [illegible]
شکلون مین سے وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ اور نگاہ رکھا ہمنے آسمانون کو نگاہ رکھنا چڑھنے ہر شیطان
سرکش کے سے لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى نہین سن سکتے یعنے طاقت سننے کی اور کان رکھنے کی نہین
رکھتے طرف باتون فرشتون بلند تر کے کہ مطلع ہین اوپر بعضے اسرار لوح محفوظ کے اور آپس مین کہتے ہین
وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا اور پھینکے جاتے ہین یعنے آگ یا راندھے جاتے ہین ہر جانب سے راندھے جانا
وَلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ اور واسطے انکے ہے عذاب سخت آخرت مین یا لازم ہو جانے والا دنیا مین اور انکو طاقت سننے
کلام ملائکہ کی نہین ہے اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ مگر جو کوئی اوچک لے گیا ایکبار اچک کر
لیجانا کچھہ بات فرشتے کی پس پیچھے لگتا ہے انکے شعلہ جلانے والا یا ستارا چمکتا کہ اسکو جلاوے یا ایذا پہنچاوے نہ
لکھا ہے کہ رکانت بن زید اور ابو الاسدین کہ منکر حشر اور بعث کے تھے ہمیشہ اپنی قوت پر گھمنڈ کرتے تھے اور
درمیان قریش کے اپنی برائی بیان کرتے تھے حق تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا
اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا پس پوچھہ مشرکان مکے سے کیا وہ سخت تر ہین پیدائش مین یا جو پیدا کئے ہین ہمنے فرشتے اور آسمان
اور زمین اور ستارے اور مشارق اور شہب اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ تحقیق ہمنے پیدا کیا ہمنے پیدا

انکو

انکے کو مٹی چپکتی ہوئی سے پس مادہ اصلی انکا کیچڑ ہے کہ ملا ہے جزو آب اور جزو خاک سے سمجھ لیجئے کہ مراد اس
کلام سے اثبات بعث کا ہے اور رد انکی بات کا کیونکہ وہ اگر بسبب عدم قابلیت مادہ کے محال جانتے ہیں تو مادہ
موجود ہے اور قابل انضمام کے ہے اور اگر قدرت فاعل کے منکر ہیں تو جو ان اشیای مذکورہ کے پیدا کرنے پر قادر ہو
وہ ضم اجزا اور اعادہ حیات پر بطریق اولی قدرت رکھیگا کیونکہ قدرت صفت ذاتی اسکی ہے کسی آن نہیں جاتی
اور سب انکے حق میں برابر ہے پس جب مہر قدرت اسکا مطلع ارادت سے طلوع ہوگا سب ظلمت ممات سے نکلکر
نور حیات پاوینگے اور بعث اور حشر قائم ہوگا فرلب ملا دے تو جو اے پیارے تو یہہ برپا ہو حشر جی اٹھے
قبروں سے مردے کفن پہنے ہوئے معالم التنزیل میں ہے کہ گمان تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جو کوئی
قرآن سنیگا ایمان لاویگا مشرکان مکے نے جو قرآن سنا اور ٹھٹھا کیا آپ کو اس حال سے تعجب آیا یہہ آیت
نازل ہوئی بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ بل واسطے قطع کلام اول کے ہے اور زاد المسیر میں بمعنی دع ہے یعنے چھوڑ کلام
کفار کو اور انسے ہاتھ اٹھا تعجب کیا تو نے انکے نہ ایمان لانے پر ساتھ قرآن کے اور ٹھٹھا کرتے ہیں ساتھ اسکے
یا تعجب کیا تو نے کہ باوجود قدرت حق کے کیوں انکار بعث کا کرتے ہیں اور وہ ٹھٹھا کرتے ہیں اوپر تعجب کرنے تیرے
وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ اور دأب انکا یہہ ہے کہ جسوقت نصیحت دیئے جاتے ہیں ساتھ کسی چیز کے نہیں یاد
رکھتے اسکو اور پند پذیر نہیں ہوتے ساتھ اسکے وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ اور جسوقت دیکھتے ہیں کوئی معجزہ
کہ دلیل صدق قول تیرے کا ہے ٹھٹھا کرتے ہیں آپسمیں ایک دوسرے کو بلا کر وَقَالُوا إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ
اور کہتے ہیں نہیں یہہ کہ ہمنے دیکھا مگر جادو ہویدا أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ
کیا جب مرجاوینگے ہم اور ہوجاوینگے ہم مٹی اور ہڈیاں بن گوشت اور پوست کے کیا ہم البتہ اٹھائے جاوینگے یا باپ
ہمارے پہلے قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہاں اٹھائے جاوگے تم اور باپ تمہارے
اور حال انکہ تم ذلیل ہوگے اور جب قیامت آویگی فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ پس سوا اسکے
نہیں کہ وہ اٹھانا دانٹنا ہے ایکبار یعنے ایک پھونک ہے صور میں پس ناگہاں وہ زندہ ہوکر قبروں سے اٹھکر
دیکھتے ہونگے وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَذَا يَوْمُ الدِّينِ اور کہینگے ای واے واسطے ہمارے یہہ ہے دن جزا کا کہ ہم سے
وعدہ کرتے تھے فرشتے کہینگے ہاں هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ یہہ ہے دن فیصل کرنیکا معاملوں کے
یا جدا کرنیکا نیکوں کو بدوں سے جو تھے تم ساتھ اسکے جھٹلاتے اور باور نکرتے تھے پھر اللہ تعالی کی طرف سے حکم آویگا
فرشتوں کو کہ احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ اکٹھا کرو ان لوگونکو جو ظلم کرتے تھے اپنی جان پر ساتھ
شرک لانے کے اور قسم انکے کو یعنے بت پرستونکو ساتھ بت پرستونکے اور ستاروں پرستونکو ساتھ ستارہ پرستونکے
یا عورتوں انکی کو کہ کافر ہیں اور اس چیز کو کہ تھے وہ عبادت کرتے بعضے کہتے ہیں کہ مراد ظالم سے ظلم کرنیوالے خلق پر

ہین ساتھہ جورو کے اور اپنے نفس پر ساتھہ گناہ کے اور حق یہہ ہے کہ حساب گاہ مین انکو لیجاوینگے جیسے زانی کو
ساتھہ زانی کے اور مددگارون کو ظالم کے ساتھہ ظالم کے قوت القلوب مین ہے کہ ایک شخص نے عبد اللہ بن مبارکؒ
سے پوچھا کہ مین درزی ہون کہین واسطے ظالم کے کپڑا سیون اور انکے مددگارون سے ہو جاؤن ابن مبارکؒ نے
فرمایا کہ نہین تو اعوان سے نہین بلکہ ظالمون سے ہی اعوان ظلمہ وہ ہین کہ سوئی اور تاگے تیرے ہاتھہ بیچتے ہین
فرد مد ظالم کی ہمت کر انسے رہ تو ورای رافت نگر وہ ظالمان ہین تا نہو محشور اے رافت ؛ اور اصح یہہ ہے کہ ظالم
مشرک ہی ساتھہ دلیل وما کانوا یعبدون کے کہ فرماویگا اکٹھا کرو مشرکون کو اور ازواج انکے کو اور اس چیز کو
کہ تھے وہ پوجتے من دون اللہ سوا خدا کے بتون وغیرہ سے فاھدوھم الی صراط الجحیم پس راہ دکھاؤ انکو یعنے
مشرکون کو اور معبودون انکے کو طرف رستے دوزخ کے وقفوھم انھم مسئولون اور جب دوزخ کی طرف منہہ کرین
کھڑا کرو انکو حساب گاہ مین یا صراط پر تحقیق وہ سوال کئے گئے ہونگے یعنے انسے عقائد اور اعمال انکے سے پوچھنا
واسطے زیادہ تر رسوائی انکے کے پھر فرشتے کہینگے مالکم لا تناصرون کیا ہے واسطے تمھارے کہ نہین مدد کرتے آپسمین
ایکدوسرے کی اور اس عذاب حساب سے نہین چھڑاتے وہ کچھہ جواب نہ دینگے حق تعالی فرماویگا فرشتو تکو کہ یہہ آپسمین
ایکدوسرے کی مدد نہین کرتے بل ھم الیوم مستسلمون بلکہ وہ آج کے دن فرمانبردار ہین واقبل بعضھم
علی بعض یتساءلون اور حساب گاہ مین منہہ کرینگے بعضے انکے اوپر بعضو کے پوچھتے ہوئے یعنے رؤسا اور ضعفا
آپسمین ایکدوسرے کو پوچھینگے کہ یہہ کیا حال ہے جو ہمپر پیش آیا یا سرزنش کرینگے ایک دوسرے کو قالوا انکم کنتم
تاتوننا عن الیمین کہینگے ضعیف رئیسون کو قوم کے کہ تحقیق تمھین تھے کہ آتے تھے ہمارے پاس نصیحت اور نیکخواہی
سے کہ تمھارے زعم مین یمین تھا یا قہر اور قوت سے یا طرف قسم سے یعنے قسم کھا کر کہتے تھے کہ دین یہی حق ہی جسپر ہم
تمھین بلاتے ہین قالوا بل لم تکونوا مؤمنین کہینگے رئیس جواب مین انکے یون نہین ہے بلکہ تھے تم ایمان
والے یعنے تم راہ راست پر تھے کہ ہمنے تکو گمراہ کیا ہو وما کان لنا علیکم من سلطان اور نتھا ہمکو اوپر تمھارے
کچھہ غلبہ کہ زبردستی تکو گمراہی کے طرف لائے ہون بل کنتم قوما طاغین بلکہ تھے اپہی تم ایک قوم سرکش فحق علینا
قول ربنا پس ثابت ہوا اوپر ہمارے قول پروردگار ہمارے کا کلمہ عذاب کا یعنے لاملئن جہنم انا لذائقون
تحقیق ہم البتہ چکھنے والے ہین عذاب آج کے دن فاغوینکم انا کنا غاوین پس گمراہ کیا تھا ہمنے تکو تحقیق
جیسے ہم تھے گمراہ کیونکہ جیسا آپ ہوتا ہے ویسا ہی دوسرے کو چاہتا ہے فرد چاہتا ہے بدہی ہو و بد ہر ایک
نیک کہتا ہے ہو و ہر ایک نیک حق تعالی فرماویگا فانھم یومئذ فی العذاب مشترکون پس تحقیق تابع اور متبوع
آجکے دن بیچ عذاب کے شریک ہین جیسے گمراہی مین شریک تھے انا کذلک نفعل بالمجرمین تحقیق ہم اسطرح کرتے
ہین ساتھہ مشرکون کے انھم کانوا اذا قیل لھم لا الہ الا اللہ یستکبرون تحقیق یہہ تھے کہ جسوقت کہا جاتا تھا واسطے

ربع

انکے

انکے کہ کچھو نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر اللہ تکبر کرتے تھے داعی اپنے سے یا سرکشی کرتے تھے کہنے دس کلمے کے سے
ویقولون اینا لتارکوا الھتنا لشاعر مجنون اور کہتے تھے کیا ہم البتہ چھوڑ دینے والے ہین عبادت معبودون
اپنے کو واسطے ایک شاعر دیوانے کے یعنے اسکے کہنے سے ہم عبادت اصنام ترک نہین کرنیکے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو جو نسبت شعر اور جنون کی کرتے تھے حق تعالی انکے جواب مین فرماتا ہے بل جاء بالحق وصدّق
المرسلین یون نہین ہے جو وہ کہتے ہین بلکہ آیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم انپر ساتھہ حق کے یا لایا حق کو اور سچا کہا
پیغمبرونکو جو پہلے اس سے گذرے انکم لذائقوا العذاب الالیم تحقیق تم اے کافرو البتہ چکھنے والے ہو عذاب
درد دینے والا دوزخ مین بسبب شرک اور تکذیب کے وما تجزون الا ما کنتم تعملون الا عباد اللہ المخلصین اور نہ جزا دئے
جاوگے تم مگر جو کچھ کہ تھے تم کرتے مگر بندے اللہ کے خالص کئے گئے شک اور شرک سے کہ جزا انکی مضاعف ہوگی
اولئک لھم رزق معلوم فواکہ یہہ لوگ کہ واسطے انکے ہے رزق معلوم یعنے ظاہر نہ چھپا یا معلوم ہے خاصیت
اسکی کہ ہمیشہ رہتا ہے اور بڑا لذت والا ہے وہ رزق میوے ہین ہر قسم کے خشک اور تر وھم مکرمون فی جنات
النعیم اور وہ عزت دئے جاوینگے بیچ بہشتون نعمت کے علی سرر متقابلین اوپر تختون کے آمھنے سامھنے ایکدوسرے کے
تا دیکھہ کر آپسمین خوش ہون یطاف علیہم بکاس من معین بیضاء لذۃ للشاربین پھرایا جاویگا اوپر انکے یعنے ساقیان
بہشت پھراوینگے اوپر سر انکے پیالے شراب پاک لطیف سے سفید یعنے شراب سفید زیادہ تر دودھہ سے ہوگی لذت
بخش پینے والونکو کہ جاری ہوگی روئے زمین پر مانند انہار آب کے لا فیھا غول ولا ھم عنھا ینزفون نہ بیچ اسکے خرابی
ہے جیسے شراب دنیامین ہوتی ہے کہ عقل جاتی رہتی ہے درد سر وغیرہ پیدا ہوتا ہے اور نہ بہشتی اس شراب
پینے سے مست ہوکر بیہودہ کہینگے وعندھم قاصرات الطرف عین کانھن بیض مکنون اور نزدیک انکے بیٹھی ہوگی کوتہ
نیچے نظر رکھنے والیان یعنے سوا شوہرون اپنے کے کسی پر نگاہ نہ ڈالینگے خوب صورت آنکھون والیان گویا کہ وہ انڈھے
ہین چھپائے ہوئے یہہ تشبیہ فرمائی ہے حورون کی ساتھہ انڈونکے ملاحت اور پاکیزہ گی اور خوشرنگی مین
اور مقرر ہے کہ بیضہ شترمرغ سفید کچھہ کو نہ صفرت رکھتا ہے اور احسن الوان ابدان اہل عرب کے نزدیک یہی ہے
اور وہ اپنے انڈے کو پرونمین اپنے پوشیدہ رکھتا ہے کہ غبار آلودہ نہو فاقبل بعضھم علی بعض یتساءلون
پس متوجہ ہونگے بعضے کئی بہشتیون سے اوپر بعضون کے سوال کرتے ہوئے احوال دنیا کا اور ماجرا اسکے کا یا دشمن
اور دوست کا قال قائل منھم انی کان لی قرین کہیگا ایک کہنے والا بہشتیون مین سے یارون اپنے کو کہ تحقیق
مین جب دنیامین تھا واسطے میرے ہمنشین منکر بعث کا تھا مقاتل نے کہا کہ یہہ وہ دو لو بھائی ہین جنکا قصہ سورہ
کہف مین ہے یہودا موس اور قطروس کافر یہودا موس کہیگا کہ بھائی میرا قطروس نام دنیامین سرزنش کرتا
ہوا یقول ائنک لمن المصدقین کہتا تھا کیا تو قیامت کو البتہ ماننے والون مین سے ائذا متنا

كُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ کیا جب مرجاوینگے ہم اور ہوجاوینگے ہم مٹی اور ہڈیان پرانی کیا ہم البتہ جزا
دیئے جاوینگے یعنے ہمکو زندہ کرکر جزا دینگے قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ کہیگا یہودا اہل بہشت کو کیا تم جھانکنے والے ہو
دوزخیون کو مراد اسکی یہہ ہوگی کہ احوال بھائی کا میرے معلوم کرو کہ کون سے درکے مین ہی اور کسطرح کے عذاب مین
مبتلا ہی بہشتی کہینگے کہ تو اسکو خوب پہچانتا ہے تو ہی جھانککر دوزخ مین دیکھ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۵
پس جھانکیگا یہودا پس دیکھیگا قطروس کو درمیان دوزخ کے قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ کہیگا یہودا کہ اے
قطروس قسم ہے اللہ کی تحقیق نزدیک تھا تو کہ ہلاک کرڈالے مجھکو گمراہ کرکے وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ
اور اگر نہوتی بخشش پروردگار میرے کی کہ مجھکو ہدایت کی اور فتنے تیرے سے بچایا البتہ ہوتا مین حاضر کئے گیون سے
دوزخ مین ساتھ تیرے پھر یہودا فرشتون سے کہیگا اس لئے کہ بھائی اسکا سن لے اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ آیا پس نہین
ہم مرینگے بہشت مین اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ مگر موت ہماری پہلی جو تھی دنیا مین اور نہین ہم عذاب
کئے گئے فرشتے کہینگے ہان ہرگز نہین مروگے اور نہ معذب ہوگے یہودا کہیگا اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ تحقیق یہی
ہی مراد پانا بڑا کہ ہمیشہ راحت مین رہینگے اور عذاب نہ دیکھینگے لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ واسطے ایسے ہی چیز
کے کہ باقی ہے پس چاہیئے کہ عمل کرین عمل کرنیوالے نہ واسطے دولت دنیا کے کہ فانی ہے پھر حق تعالی فرمائیگا
اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۵ کیا یہہ نعمت بہشت کی جو مذکور ہوئی بہتر ہے از روئے مہمانی اور پیش
کشی کے یا درخت سینڈ کا اور وہ درخت ہے ولایت تہامہ مین کہ چھوٹا پتہ ہوتا ہے اور میوہ اسکا بدبو اور
کڑوا ہے حق تعالی نے درخت دوزخ کا کہ میوہ اسکا دوزخیون کو زبردستی کھلاوینگے یہہ نام رکھا اور ایک نوع عذاب
کا یہہ بھی ہوگا اور فرمایا کہ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ تحقیق کیا ہمنے درخت زقوم کو بلا اور عذاب واسطے
ظالمون کے آخرت مین یا امتحان دنیا مین کیونکہ کافرون نے جو سنا کہ درخت زقوم دوزخ مین ہے کہنے لگے کہ
آگ مین کیونکر درخت سبز ہوگا یہہ نجانا کہ اللہ قادر ہی سب چیز پر یہان سمندر کیڑے کو کیسے آگ مین پیدا
کرتا ہے اور جلاتا ہے درخت کو آگ مین پیدا کرے اور نہ جلاوے تو کیا عجب ہے معالم مین ہے کہ ابن زبعری نے
قریشون کے سردارون کو کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو زقوم سے ڈراتا ہے اور وہ لغت بربر مین مسکہ اور کھجور
کہتے ہین ابوجہل نااہل اٹھا اور اکابر عرب کو اپنے ساتھ لایا اور لونڈی کو کہا کہ زقوم لاوے مسکہ اور کھجورین لائی کہنے
لگا کہ کھاؤ یہہ وہ زقوم ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہمین ساتھ جسکے وعید کرتا ہے حق تعالی نے یہہ آیت اتاری
کہ زقوم وہ نہین جو یہہ گمان کرتے ہین اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۵ تحقیق وہ ایک درخت ہے کہ نکلیگا
بیچ جڑ دوزخ کے اور شاخین اسکی بلند ہوکر سب درکون مین پہنچ جاوینگے طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ شگوفہ اسکا گویا
کہ دو سر مین شیطانون کے زشتی اور ہولناکی مین بعضے کہتے ہین کہ شیاطین سانپ ہولناک ہین بعضے کہتے ہین پتھر کالے گرد مکہ کے

تھے انکو روس الشیاطین کہتے تھے فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ پس تحقیق دوزخی البتہ
کھانے والے ہین اُس درخت زقوم سے پس بھرنے والے ہین اُس سے پیٹون کو مارے بھوک کے یا زبردستی کھلاوینگے
انکو ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ پھر تحقیق واسطے اُنکے اوپر کھانے اُسکے کے البتہ ملونی ہے پانی گرم کرکے
کہ دل گردا جس سے پھٹ جائے یعنے زقوم کھلا کر آب گرم پلاوینگے کہ اُسمین مل جاوے ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى
الْجَحِيْمِ پھر تحقیق پھر جانا انکا بعد اس کھانے پینے کے البتہ طرف دوزخ کے ہے اور یہہ پہلی جہانی انکی تھی اِنَّهُمْ
اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ تحقیق اُنھون نے پایا تھا باپون اپنو کو گمراہ پس وُہ اوپر قدمون
اُنکے کے دوڑے جاتے ہین یعنے تقلید اُنکی کرتے ہین وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ اور البتہ تحقیق گمراہ ہوگئے
پہلے قوم تیری سے اکثر پہلے لوگون مین جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ اور البتہ تحقیق
بھیجے تھے درمیان اُنکے ڈرانے والے کہ انکو عذاب ہمارے سے ڈراتے تھے وُہ اُنپر نہ ایمان لائے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ پس دیکھہ کیونکر ہوا آخر کام ڈرائے گیونکا یعنے عذاب اُنپر آیا مگر بندے اللہ کے
خالص کئے گئے کہ ڈرانے سے فائدہ مند ہوے اور عذاب سے بچ گئے وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ اور البتہ
تحقیق پکارا ہمکو نوح نے اور ہلاک ہونا اپنی قوم کا چاہا اور اجابت کی ہمنے پس بہت اچھی اجابت کرنیوالے ہین ہم کہ
غرق کردیا کفار قوم اُسکے کو طوفان مین وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ اور نجات دی ہمنے اُسکو اور اہل
اُسکے کو سختی بڑی سے کہ غرق ہونا تھا یا ایذا قوم کی تھی وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ اور کیا ہمنے اولاد اُسکے کو
وہی باقی رہنے والے واسطے نسل کے قیامت تک حدیث مین ہے کہ تین بیٹے اُنکے سام اور حام اور یافث
اور بیٹیان انکی کہ کشتی مین تھین باقی رہین اور سوا اُنکے کوئی نہ رہا سب آدمی اُنہین کے اولاد سے ہین سام پدر
عرب اور فارس اور روم ہے اور یافث پدر ترک اور خزر اور سقلاب اور حام پدر ہند اور حبش اور بربر ہین
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ اور باقی رکھی ہمنے اوپر نوح کے ثناگوئی درمیان پچھلون کے کہ امت محمدیہ ہین صلے اللہ
علیہ وسلم یا چھوڑا ہمنے کہ اسمین پچھلی کہین سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ سلامتی ہو جو اوپر نوح کے بیچ عالمون کے اور
ایک قول یہہ ہی کہ یہہ ابتدا سے کلام ہے حق تعالی سلام کہکر اوپر نوح علیہ السلام کے فرماتا ہے اِنَّا كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق ہم اسیطرح جیسی نوح کو جزا دی ہے احسان کرنیوالون کو دیتے ہین اِنَّهٗ مِنْ
عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ تحقیق نوح بندون ہمارے ایمان والون سے تھا ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ پیچھے دعا نوح کے
ڈبو دیا ہمنے اورونکو یعنے کافران قوم اُسکے کو وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ اور تحقیق تابعون اُسکے سے البتہ
ابراہیم تھا اصول شرع اور طریق توحید مین لباب مین ہے کہ ضمیر جاید طرف پیغمبر ہمارے کے ہے کنایت غیر
مذکور اور حضرت خلیل اگرچہ صورت مین سابق تھے لیکن معنے مین متابع آپکے ہین کیونکہ مثل پیروون کے

فضیلت انکی کے قابل ہوئے اور دین کو آپ کے سراہا اور واسطے آپ کے دعا کی کہ ربنا وابعث فیہم رسولا
منہم الایۃ نظم ظاہر مین گرچہ آیا پس انبیا ہی تو تھا باطن مین لیک سب کا ہوا پیشوا ہی تو ۴ اللہ رے یہہ رتبہ یہہ
شوکت یہہ منزلت معلوم کچھہ نہین ہمین پیارے کہ کیا ہے اذ جاء ربہ بقلب سلیم ۵ یاد کر اسکو جسوقت
کہ آیا ابراہیم پروردگار اپنے کے پاس ساتھہ دل سلامت کے یا پاک کے علائق سے یا خالی کے محبت دنیا سے یا دل
فارغ کے محبت غیر سے یعنے روئے نیاز لایا درگاہ بے نیاز مین ساتھہ اس دل کے کہ تعلق دو جہان سے وارستہ تھا
فرد نہ جسمین غیر کا خطرانہ غیر کی الفت اسیکا دھیان بندھا اور اسیکی تھی الفت اذ قال لابیہ وقومہ
ماذا تعبدون یاد کر جسوقت کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے اور کے اور قوم اپنے کے کس چیز کو عبادت
کرتے ہو ائفکا الہۃ دون اللہ تریدون آیا جھوٹھہ باندھکر معبود سوا اللہ کے چاہتے ہو فما ظنکم برب
العالمین پس کیا گمان ہی تمھارا ساتھہ پروردگار عالمون کے کہ تحقیق عذاب نکریگا اسپر کہ جو مستحق عبادت ہے
اسکو چھوڑکر غیر اسکے کی عبادت کرتے ہو قوم نے یہہ بات ابراہیم علیہ السلام کی سنکر جواب دیا کہ کل ہماری عید
ہی صحرا کو جاوینگے آج کھانے طرح طرح گرد بتون کے رکھے جاتے ہین صبح کو وہان سے پھر کر بتخانے مین جاکر بطریق
تبرک ان کھانون کو بانٹینگے تو بھی آنا اور تماشا کرنا کہ کیا زیب و زینت ہمارے اصنام کی ہی بعد مشاہدہ کے تو بھی
ہمکو معذور رکھیگا تو اور ملامت نکریگا فرد کرتا ہی ملامت جو مجھے تو ہر آن دیکھا نہین تونے میرے بت کو میری
جان حضرت ابراہیم نے سنکر کچھہ جواب نہ دیا دوسرے دن باپ اور یارون انکے نے کہا کہ آؤ ای ابراہیم چلین
فنظر نظرۃ فی النجوم ۵ پس نظر کی اسنے ایک نظر بیچ تارون کے اور مقام اور پھرنا انکا دیکھا یا بیچ کتاب علم
نجوم کے اور قوم اسکی جو علم نجوم کو مانتی تھی اسواسطے اسنے علم سے لنے بات کی فقال انی سقیم ۵ پس کہا تحقیق
مین بیمار ہون یعنے استدلال کرتا ہون کہ مجھہ پر طاعون آوے اور وہ لوگ طاعون کو بہت بد جانتے تھے
فتولوا عنہ مدبرین پس پھر گئے اس سے پیٹھہ موڑکر اس خوف سے کہ طاعون مرض متعدی ہی ایسا نہو
کہ ہمپر بھی آجاوے پھر جب وہ صحرا کو چلے گئے حضرت ابراہیم بتخانہ کو چلے فراغ الی الہتہم فقال الا تاکلون
پس پوشیدہ آئے حضرت ابراہیم طرف بتون انکے کے بتون کو آراستہ دیکھا اور خوان کھانیکے چنے تھے پس
کہا ٹھٹھے سے کیا نہین کھاتے ان کھانون کو پھر کہا مالکم لا تنطقون کیا ہی واسطے تمھارے کہ نہین بولتے تم
اور مجھے جواب نہین دیتے فراغ علیہم ضربا بالیمین پس چھپے آئے اوپر بتون کے اور مارا بتون کو مارنا کر ساتھہ
قوت تمام کے یا سیدھے ہاتھہ کے یا بسبب قسم کے کہ کھائی تھی تا اللہ لاکیدن اصنامکم غرض حضرت ابراہیم نے بتون کو
ٹکرے ٹکرے کیا چنانچہ سورہ انبیا مین گذرا اور مرد دیون نے عیدگاہ سے آکر بتخانہ مین شکست ریخت دیکھکر معلوم کیا
کہ یہہ سب کام ابراہیم کے ہین فاقبلوا الیہ یزفون پس متوجہ ہوکر طرف ابراہیم کے دوڑتے ہوئے اور پکڑ کر انکو نمرود پاس لائے

اور بعد مباحثے کے کہ کچھ بیان اسکا پیچھے مذکور ہوا قال اتعبدون ما تنحتون واللہ خلقکم وما تعملون کہا ابراہیم
نے کہ کیا عبادت کرتے ہو تم اُس چیز کو کہ تراشتے ہو تم پتھر اور لکڑی کی اپنے ہاتھ سے اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور جو
کچھ کرتے ہو تم اپنے ہاتھ سے یہہ آیت دلیل ہے کہ افعال بندون کے مخلوق خدا کے ہین اور جب ابراہیم علیہ السلام
نے انکو الزام دیا قالوا ابنوا لہ بنیانا فالقوہ فی الجحیم کہا نمرود اور مصاحبون اُسکے نے کہ بناؤ واسطے جلانے ابراہیم
کے ایک عمارت اور ہیزم بھر کر اُسمین آگ لگا دو پس ڈال دو ابراہیم کو بیچ آگ جلنی کے کہ جل جاوے فارادوا
بہ کیدا فجعلناہم الاسفلین پس ارادہ کیا ساتھ ابراہیم کے مکر کا کہ اُسکو جلاوین پس کیا ہمنے انہین کو زیر اور
ذلیل کیونکہ آتش کو ابراہیم پر گلستان کیا پس یہہ برہان روشن ہوا حقیقت ابراہیم پر اور بطلان اُن کے پر
وقال انی ذاہب الی ربی سیہدین اور کہا ابراہیم نے جب آتش سے سلامت نکلے تحقیق مین جانے
والا ہون طرف فرمانے پروردگار اپنے کے یعنے زمین شام کو البتہ راہ دکھاویگا مجھکو طرف مقصود میرے کے یا طرف
مصالح دنیا و آخرت میرے کے پس ابراہیم علیہ السلام نے راہ شام کی لی اُسی سفر مین ہاجرہ بی بی سارہ کے ہاتھ
لگی انہون نے حضرت ابراہیم کو بخشا جب بی بی ہاجرہ اُنکے ملک مین آئین دعا کی کہ رب ہب لی من الصالحین
اے پروردگار میرے بخش مجھکو فرزند صالحون سے کہ مددگار میرا ہو طاعت مین اور مونس میرا ہو غربت مین
فبشرناہ بغلام حلیم پس بشارت دی ہمنے اُسکو ساتھ ایک لڑکے تحمل والے کے یعنے جب بلوغ کو پہنچیگا حلیم ہوگا پس حق
تعالی نے حضرت اسماعیل کو بی بی ہاجرہ سے پیدا کیا اور ابراہیم علیہ السلام کلام خدا سے شام سے بی بی ہاجرہ اور پسر
اُسکے اسمعیل کو مکے مین لائے اسمعیل وہان بڑے ہوے ایکبار حضرت ابراہیم شام سے بیٹے کے دیکھنے کو آئے
تھے تین شب پیہم خواب مین دیکھا کہ فرزند اپنے کو قربان کر عید نحر کا دن تھا کہ ابراہیم ہمراہ لیکر اسمعیل کو طرف
منا کے چلے فلما بلغ معہ السعی پس جسوقت پہنچا ابراہیم ساتھ اسمعیل کے موضع سعی مین درمیان صفا اور مروہ
کے قال یا بنی انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تری کہا اے چھوٹے بیٹے میرے یہہ تصغیر شفقت ہے تحقیق
مین دیکھتا ہون بیچ خواب مین کہ تحقیق مین ذبح کرتا ہون تجھکو یعنے ایسا خواب مین دیکھتا ہون کہ ذبح کر
فرزند کو پس نگاہ کر اُس کلام مین کیا دیکھتا ہے تو اور اسے تیری کیا تقاضا کرتی ہے قال یا ابت افعل ما تؤمر
کہا اسمعیل نے اے باپ میرے کر جو کچھ حکم کیا جاتا ہے ساتھ اُسکے ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین
شتاب پاویگا تو مجھکو اگر چاہے خدا صبر کرنے والون سے اوپر ذبح کے یا حکم قضا کے فلما اسلما وتلہ للجبین پس جب
مطیع ہوے دونون حکم الہی ابراہیم ساتھ فدا کے پسر کے اور پسر ساتھ فدا کے سر اپنے کے اور پچھاڑا ابراہیم نے اسمعیل کو
ماتھے پر یعنے ماتھا اُسکا زمین پر دھرا اُسکے کہے سے معالم مین ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے قصد ذبح اسمعیل علیہ
السلام کا کیا اسماعیل نے کہا اے باپ میرے ہاتھ پاؤن میرے مضبوط باندھ تو کہ نہ تڑپون مین کیونکہ دم

اضطراب شاید کہ دامن مبارک تیرا خون آلودہ ہوا اور مین اس بے ادبی سے نادم ہون فرزند نہین قتل کا
خوف اسکا مجھے ہی کہ تیرا دامن پاک ہو خون سے میرے آلودہ اور جب گھر جاوے تو سلام میرا مادر دل
افگار میری کو کہنا اور پیراہن میرا اُسے دینا تو کہ اُس سے اسکو تسلی ہو اور منہہ میرا خاک پر رکھہ تاکہ نظر تیری ذبح کے
وقت مجھہ پر نہ پڑے اور سلسلہ مہر پدری حرکت نکرے مبادا کہ حکم الٰہی مین تقصیر اور تاخیر واقع ہو ابراہیم علیہ
السلام نے دل قوی کرکر دست و پائے پسر باندھکر چھری حلق پر دھری حق تعالی نے حلقہ تانبے کا حلق اسمعیل
مین پہنایا اور چھری کے کٹنے سے بچایا بعضے کہتے ہین کہ حلق کٹ کر پھر درست ہوگیا پس حق تعالی فرماتا ہے کہ
ہمنے عمل ابراہیم پسند کیا وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اور پکارا ہمنے اسکو یہہ کہ اے ابراہیم تحقیق
سچ کیا تونے خواب کو کہ دیکھا تھا اور سچا یہی ہے کہ خواب مین دیکھا تھا کہ پسر کو ذبح کیا لیکن اثر خون نہین دیکھا تھا
سو وہ بھی بیداری مین ہوا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ تحقیق ہم اسیطرح جزا دیتے ہین ہم احسان کرنیوالونکو
إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ٥ تحقیق یہہ کام البتہ وہی آزمایش ظاہر کہ اس سے مخلص اور غیر مخلص جدا
ہو جاتا ہے وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ اور چھڑا لیا ہمنے اسمعیل کو بدلے قربانی کبش بڑے کے یعنے موٹے کے اور
وہ کبش شاخدار تھا کہ چالیس برس مرغزار بہشت مین چرہا تھا جبرئیل علیہ السلام لائے تھے وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي
الْآخِرِينَ اور باقی چھوڑی ہمنے اوپر ابراہیم کے تعریف کرنی بیچ پچھلون کے یعنے بیچ امت نبی آخر زمان کے باقی
رکھا ہمنے اوپر ابراہیم کے درمیان پچھلون کے کہ کہین سَلَامٌ عَلَى إِبْرَاهِيمَ سلامتی ہو جو اوپر ابراہیم کے یا ہم سلام
کہتے ہین اوپر ابراہیم کے كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ اسیطرح جزا دیتے ہین ہم احسان کرنیوالونکو إِنَّهُ مِنْ
عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ تحقیق ابراہیم بندون ہمارے ایمان والون سے تھا وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ
اور بشارت دی ہمنے اسکو بعد اسمعیل کے ساتھہ فرزند کے کہ اسحاق نام نبی تھا صالحون سے وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ
وَعَلَى إِسْحَاقَ اور برکت دی ہمنے اوپر ابراہیم کے اور اوپر اسحاق کے کہ نیت اسکے سے انبیاے بنی اسرائیل اور
سوا انکے جیسے حضرت ایوب نکالے ہمنے وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِنَفْسِهِ مُبِينٌ اور اولاد ان دونون کے
سے احسان کرنیوالے ہین یعنے مومن اور پرہیزگار اور ستمگار ہین اوپر نفس اپنے کے ظاہر یعنے گنہگار اور کفار حاصل
یہہ ہے کہ نسل انکے مین دونون فرقے ہین نیک کار اور ستمگار مومن اور کفار وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَى مُوسَى وَهَارُونَ
اور البتہ تحقیق احسان کیا ہمنے اوپر موسی اور ہارون کے ساتھہ نعمت نبوت کے وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ
*** اور نجات دی ہمنے ان دونون کو اور قوم انکی کو یعنے بنی اسرائیل کو سختی بڑی سے یعنے ایذا اور آزار قبطیون کے سے
اور غلبے انکے سے وَنَصَرْنَاهُمْ فَكَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ اور مدد دی ہمنے موسی اور ہارون اور قوم انکی کو پس ہوگئے وہی غالب اعدا پر
وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ وَهَدَيْنَاهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ اور دکھائی ہمنے انکو راہ سیدھی اور دی ہمنے موسی اور ہارون کو کتاب بیان

کرنیوالی وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ اور باقی چھوڑا ہمنے اوپر اُن دونون کے تعریف کرنا درمیان پچھلون یا یہہ
باقی چھوڑا کہ کہین سَلَامٌ عَلَى مُوسَى وَهَارُونَ سلام ہو جو اوپر موسیٰ اور ہارون کے یا ہم سلام کہتے ہین دونون پہ
إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ تحقیق ہم اسیطرح جزا دیتے ہین ہم نیک کارونکو إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ تحقیق وہ
دونون بندون ہمارے ایمان والونمین سے تھے وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ اور تحقیق الیاس بن یالین یا الیاس بن قبا
بن فنحاص بن عیزار بن ہارون علیہ السلام البتہ بھیجے گیون سے ہی واسطے دعوت خلق کے إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ
یاد کر جسوقت کہ کہا الیاس نے واسطے قوم اپنے کے کیا نہین ڈرتے تم عذاب الٰہی سے أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ
أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ کیا عبادت کرتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو عبادت بہتر پیدا کرنیوالون کے کو پس مت عبادت کرو
تم اُسکی بعل نام بت کا ہے کہ سونیکا بنا تھا بیس گز کا قد تھا اور چار منہہ تھے بک نام زمین تھی شام مین وہان تھا
اسیواسطے اُس موضع کو بعلبک کہتے ہین اور خالقین سے مراد مصورہین اللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ
اللہ پروردگار تمہارا اور پروردگار باپون تمہارے پہلونکا ہے پس اسیکی عبادت کرو اور شریک اُسکے مت ٹھہراؤ
لفظ اللہ کا اور رب کا دونون جگہہ منصوب ہے بدل احسن سے اور قرأت رفع تینون کی بھی ہے اوپر اضمار ہو کے فَكَذَّبُوهُ
فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ پس جھٹلایا اُسکو پس تحقیق وہ البتہ حاضر کئے جاوینگے واسطے عذاب کے
اور جھٹلایا سب قوم نے مگر بندون اللہ کے خالص کئے گیون نے شرک اور نفاق سے یا حاضر کئے جاوینگے سب مگر بندے اللہ کے
خالص کئے گئے سمجھہ لیجئے کہ قصہ مختصر حضرت الیاس علیہ السلام کا یہہ ہے کہ وہ شریعت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر
مبعوث تھے حق تعالیٰ نے انکو شہر بعلبک والون پر بھیجا وہان کا بادشاہ واجب نام پہلے مسلمان تھا پھر اغوا سے زنان
کافر ہو کر بت پرستی کرتا تھا بعل بت سنہری اجزاؤ بنا رکھا تھا حضرت الیاس نے منع کیا بت پرستی سے جب نمانا انھون نے
دعا کی تین برس قحط مین مبتلا رہے پھر آپ کی طرف رجوع کی آپنے فرمایا ایمان لاؤ اور وحدانیت حق پر اقرار کرو وہ
شامل ہوے آپ نے کہا کہ اگر چاہتے ہو کہ بطلان اور حقیقت دین ہمارے اور تمہارے کی ظاہر ہو آؤ کہ ہم بھی اپنے خدا
کی جناب مین دعا کرین اور تم بھی اپنے بتون کو پکارو جو کوئی اجابت کرے لائق پرستش کے وہی ہے اسبات پر وہ راضی
ہو کر بتون کو اپنے آراستہ کر ثنا صفت کرنے لگے اور منہہ مانگنے لگے کچھہ اثر اجابت کا ظاہر نہوا حضرت الیاس نے دعا کی
اُسیدم باران آیا تب بھی وہ انکار سے باز نرہے حضرت الیاس نے جناب باری مین زاری کی کہ قبل نزول عذاب کے
مجھے انمین سے نکال حکم الٰہی ہوا کہ فلانے دن فلانے موضع مین جاؤ جو سواری وہان ہو اُسپر سوار ہو کر چلا جاؤ حضرت
الیاس اُسدن اُس مکان مقرر مین گئے ایک جانور شیر کی شکل یا گھوڑیکی آتش کا اُنکے سامھنے آیا اُسپر سوار ہو کر الیسع کو اپنا
خلیفہ کر کر چلے وہ جانور ہوا سے زیادہ تر جنگل اور میدان طے کرتا تھا پھر حق تعالیٰ نے انکو پر و بال دئے اور لباس نور پہنایا
حاجت طعام اور شراب دور کی فرشتون کے ساتھہ پرواز کرنے لگے صفت مین اُنکے کہا ہے کہ انسی بھی ہین اور ملکی بھی ہین

زمینی بھی ہین اور سماوی بھی ہین سنوات ان تتبانامین ہے کہ جب قوم ہین سے وہ نکل آئے قحط سخت وہان پر آپھر نزدیک
انکے گئے اور راہ ضلالت سے نکال کر ہدایت فرمائی حسن بصری رح نے کہا ہے کہ مقام الکابری جیسے خضر علیہ السلام
بحر ہے اور تاانفخہ صور دونو باقی رہینگے اور واسطے فریادرسی مستغیثون کے مقرر ہین بعضے کہتے ہین کہ حضرت الیاس
جد حضرت خضر اور خضر خدمت انکی کرتے ہین جیسے فرزند خدمت باپون کے کرتے ہین اور وہ طویل القامت اور قلیل
الکلام اور کثیر المراقبہ ہین اور صاحب وقار اور تمکین بہت اور علوم اور معارف اور کرامات کے ہین اور متابع
شرع مصطفوی اور مراعی طریقہ رضیہ نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ ہین جب حق رعایت ہی اور لوگون کو
طرف شریعت مصطفوی کے بلاتے ہین اور رعایت سنن اور متابعت امر اور نواہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین
یہہ دونون ملاقات کمال کوشش کرتے ہین اور ایسے ہی خضر علیہ السلام اور عرفات مین یہہ دونون ملاقات آپس مین کرتے
ہین اور رمضان مین بیت المقدس مین باہم افطار فرماتے ہین اور بعضے صلحائے امت انکو دیکھتے ہین وترکنا علیہ
فی الاخرین اور چھوڑا ہمنے اوپر الیاس کے ثنا اور درود کہ باقی پچھلون کے یا یہہ چھوڑا کہ کہین سلام علی الیاسین
سلام ہو جو اوپر الیاس کے سمجھ لیجئے کہ الیاسین بھی نام انہی کا ہے جیسے میکال اور میکائیل اور بعضے بصیغہ جمع پڑھتے
ہین یہہ الیاس بھی ایک الیاسین مین سے ہین کیونکہ بہت انبیاؤن مین سے ہین کہ نام انکا ابراہیم اور داود ہی سوا
انکے کہ قرآن مین مذکور ہین کما فی سنوات انا کذلک نجزی المحسنین تحقیق ہم اسیطرح جزا دیتے ہین احسان کرنے
والون کے انہ من عبادنا المؤمنین تحقیق الیاس بندون ہمارے ایمان والون سے ہے ایمان اسم ہے
جامع جمیع کمالات صوری اور معنوی کا اور تمام بندگی تشریف ہی خاص واسطے اہل اختصاص کے بندگی ہے خلعت
خاصان حق بندے وہ ہین جو کہ ہین مردان حق وان لوطا لمن المرسلین اور تحقیق لوط البتہ پیغمبرون سے تھے
گیون سے تھا اذ نجیناہ واہلہ اجمعین الا عجوزا فی الغابرین یاد کر جس وقت نجات دی ہمنے انکو اور سب اہل
بیت انکی کو مگر بڑھیا کو کہ زن انکی تھی کیونکہ اسنے قرار پکڑا تھا بیچ پیچھے رہنے والون کے یا لوط علیہ السلام کی اسنے
ہمراہی نہین کی تھی ثم دمرنا الاخرین پھر ہلاک کیا ہمنے اور ونکو قوم انکی سے دوبارا انکو زیر زبر کیا وانکم لتمرون
علیہم مصبحین وباللیل اور تحقیق تم اے کہ وہ قریش البتہ گذرتے ہو اوپر منازل انکے کے صبح کو اور رات کو یعنے جب
تجارت کو تم طرف شام کے جاتے ہو تو مقامون پر انکے دن کو اور رات کو گذرتے ہو افلا تعقلون کیا پس نہین سمجھتے
کہ آخر کام جھٹلانیوالون کا ہلاکت ہی وان یونس لمن المرسلین اور تحقیق یونس بن متی البتہ پیغمبرون سے تھا حق تعالی نے
انکو اہل نینوی پر کہ بلاد موصل مین تھا بھیجا چنانچہ سورہ یونس مین گذرا قوم نے تکذیب کی انسے عذاب مانگا اور اپنی
قوم سے باہر نکلا بعد ظہور اثر عذاب کے قوم ایمان لائی عذاب رفع ہوا یونس علیہ السلام نے خبر سنی اور قوم کو جو عذاب
آنیکا وعدہ کیا تو دل مین اندیشہ کر کر کہ لوگ تکذیب کی نسبت مکرین دریا کی طرف چلا اذ ابق الی الفلک المشحون

یاد کر جسوقت کہ بھاگ گیا یونس طرف کشتی بھری ہوی کے لکھا ہے کہ یونس علیہ السلام دریا پر پہنچے قوم تجار کشتی مین
سوار ہوئی تھی یہہ بھی سوار ہو گئے جب کشتی درمیان دریا کے پہنچی کھڑی ہو گئی ملاحون نے کہا کہ غلام بھاگا ہوا کوئی
اس کشتی مین ہے جو کشتی تھم رہی حضرت یونس نے کہا کہ بندہ گریختہ مین ہون اہل کشتی نے کہا حاشا کہ تو بندہ ہو نشانی
آزادی اور صلاحیت کی پیشانی تیری سے لایح ہے حضرت یونس نے مبالغہ کیا کہ مین ہی ہون اور داب اس
قوم کا یہہ تھا کہ غلام بھگوڑے کو دریا مین ڈال دیتے تھے تو کہ کشتی روان ہو جب حضرت یونس نے کمال مبالغہ کیا
کشتی والون نے کہا کہ قرعہ ڈالین فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ پس قرعہ ڈالا تین بار پس ہو گیا یونس قرعہ مین دیکھے
گیون سے یعنے تینون بار قرعہ اسیکے نام پر پڑا کشتی والون نے چاہا کہ دریا مین ڈال دین حق تعالی نے وحی کی
مچھلی پر وہ منہہ کھولکر کشتی کے سامھنے آئی ملاح اور طرف لے گئے مچھلی اسیطرف نکل آئی یونس علیہ السلام کملی
اوڑھکر آپ دریا مین کود پڑے فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ پس نگل گئی اسکو مچھلی اور وہ ملامت کرنیوالا تھا
جان اپنی کو کہ کیون قوم سے بھاگا فرمان ہوا مچھلی کو کہ ہمنے طعمہ تیرا نہین کیا اسکو بلکہ پیٹ تیرا زندان کیا ہے واسطے
اسکے دیکھو اسکا جسم نگلی مچھلی جیسی کہ مان رکھتی ہے فرزند کو اسطرح رعایت کرنے لگی اور پانی سے نکلکر جینے لگی نہ
چالیس دن حضرت یونس شکم ماہی مین اور ماہی ساتون دریا مین پھر آئی پیٹ اسکا حق تعالی نے شفاف آئینہ وار
کر دیا حضرت یونس عجائبات دریا کے دیکھتے تھے اور ذکر الہی مین مشغول رہتے تھے فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ
پس اگر نہوتی یہہ بات کہ یونس تھا تسبیح کرنیوالون سے اور کہتا تھا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین
یا اگر نہوتی یہہ بات کہ یونس پہلے اس سے کہ شکم ماہی مین جاوے تھا ذکر کرنیوالون اور نماز پڑھنے والون سے نہ
لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ البتہ رہتا بیچ شکم مچھلی کے اسدن تک کہ اٹھائے جاوین مردے لیکن ذکر کی
برکت سے جلد رہائی پائی اسنے فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ پس ڈال دیا ہمنے اسکو یعنے مچھلی کو حکم کیا اسنے اوگل
دیا یونس کو بیچ میدان صاف کے کہ درخت اور گھاس وہان کچھہ نتھا اور حال انکہ وہ بیمار تھا یعنے ضعیف نحیف مانند
بچہ کے کہ شکم مادر سے متولد ہو وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ اور اگا دیا ہمنے اوپر اسکے ایک درخت بیل والا
یعنے کدو کا کہ اپنے پتون سے سایہ کرے زاد المسیر مین ہے کہ خاصیت کدو کی یہہ ہے کہ مکھی گرد اسکے نہین پھرتی
حق تعالی نے حضرت یونس کو اسکے پتون مین چھپایا تا کہ حرارت آفتاب اور آفت ذباب سے بچین اور بکری کو حکم فرمایا
وہ پستان اپنی انکے منہہ مین دیکر دودھہ پلا جاتی تھی یہان تک کہ پوست انکا محکم ہوا اور گوشت حالت اصلی کو پہنچا
وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ اور بھیجا ہمنے یونس کو دوسری بار طرف لاکھہ آدمی کے بلکہ زیادہ یا اوگی
سعنی واو کی ہین یعنے اور زیادہ کی کہ بیس ہزار یا ستر ہزار تھے جب خبر آئی حضرت یونس کی اہل نینوی کو ہوئی بادشاہ قوم سمیت
استقبال کو آپ کے آیا فَآمَنُوا پس ایمان لائے حضرت یونس پر یعنے انکے ہاتھہ پر تجدید ایمان کی فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ

نصف

پس فائدہ دیا ہمنے انکو تا وقت اجل انکی کے فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ پس پوچھ بنی ملیح
اور بنی خزاعہ اور جہینہ سے کہ فرشتوں کو دختران خدا کہتے ہیں کیا واسطے پروردگار تیرے کے بیٹیاں ہیں اور واسطے
انکے بیٹے أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ کیا پیدا کیا ہمنے فرشتوں کو عورتیں اور وہ حاضر تھے وقت
پیدا کرنے انکے کے أَلَا إِنَّهُمْ مِنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ خبردار ہو
تحقیق وہ طوفان اپنے سے البتہ کہتے ہیں جنا ہے خدا نے اور تحقیق وہ جھوٹے ہیں کیا پسند کر لیا اللہ نے بیٹوں کو کہ
مکروہ طبایع تمھاری ہیں اوپر بیٹوں کے کہ موجب برائی تمھاری کے ہیں مَا لَكُمْ کیا ہے واسطے تمھارے اس قسمت میں
كَيْفَ تَحْكُمُونَ کیونکر حکم کرتے ہو تم اور نسبت طرف خدا کے کرتے ہو اس چیز کو کہ واسطے اپنے نہیں پسند کرتے
أَفَلَا تَذَكَّرُونَ کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے تم اور نہیں فکر کرتے کہ اللہ منزہ ہے جورو اولاد سے کیونکہ والد جنس مولود
چاہئے اور مثل انکے ہو اور حضرت حق مثل اور نسبت سے مقدس ہے أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُبِينٌ کیا واسطے تمھارے
اسبات میں کہ فرشتے بنات خدا ہیں دلیل ہے ظاہر یا کتاب اتری ہے آسمان سے اثبات میں اسبات کے
فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ پس لے آؤ تم کتاب اپنی اگر ہو تم سچے دعوی اپنے میں لکھا ہے کہ بعضے بنی خزاعہ نے کہا کہ
حق تعالی نے بیاہ کیا جنوں میں فرشتے اس سے پیدا ہوئے یا مجوس نے کہا کہ خدا اور شیطان دونوں بھائی ہیں حق
تعالی فرماتا ہے وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا اور ثابت کیا انھوں نے درمیان خدا کے اور درمیان
جنوں کے ناتا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ اور البتہ تحقیق جانتے ہیں جن کہ قیامت کے دن تحقیق وہ حاضر
کئے جاوینگے واسطے عذاب کے بعضے کہتے ہیں کہ مراد جن سے فرشتے ہیں کہ عرب والے جو چیز کہ نظر نہیں آتی تھی
اسکو جن کہتے تھے اور وہ درمیان خدا کے اور فرشتوں کے ناتا ٹھہراتے تھے کہ فرشتوں کو بیٹیاں بناتے تھے انکو
واسطے سوال کے حاضر کرینگے اور پرستش کفار سے انکو پوچھینگے وہ جواب دینگے کہ بل کانوا یعبدون الجن چنانچہ
سورہ سبا میں گذرا سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ پاکی ہے اللہ کو اس چیز سے کہ بیان کرتے ہیں کافر یعنے نسبت قرابت
اور ولادت کی ٹھہراتے ہیں اور سب وہ حق تعالی کی جناب پاک میں بھی طوفان اٹھاتے ہیں إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ
الْمُخْلَصِينَ مگر بندے اللہ کے خالص کئے گئے شک اور شرک سے فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ
صَالِ الْجَحِيمِ پس تحقیق تم اے کافرو اور جس چیز کی کہ عبادت کرتے ہو تم بتوں سے نہیں تم اوپر اسکے کہ پوجتے ہو
گمراہ کرنے والے اور بہکانے والے مگر اس شخص کو کہ وہ جانیوالا ہے دوزخ کا یعنے تم اور شیطان بمرضی رحمان
کسیکو گمراہ نہیں کر سکتے گمراہ وہی ہوگا جسکو اللہ نے دوزخی لکھدیا سمجھ لیجئے کہ واسطے دونوں انکے کے جو ملائکہ بر
ہیں ذکر اعتراف کا فرشتوں کے ساتھ عبودیت کے کرتا ہے کہ وہ کہتے ہیں وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ اور نہیں
ہم میں سے مگر واسطے اسکے ہے ایک مقام خدمت اور عبادت میں جانا گیا اور مقرر ہوا کہ اس سے تجاوز نہیں

کر سکتے

کر سکتے ہم شیخ ابو بکر وراق قدس سرہ نے کہا ہے کہ ہمارے مقامات سینے مین ہین مانند خوف اور رجا اور
محبت اور رضا کے کہ ہر ایک فرشتہ مقرب بارگاہ ایک مقام مین انہین سے متمکن ہے وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ اور تحقیق
ہم البتہ ہم بندگی مین حق تعالی کے ہین صف باندھنے ولے وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ اور تحقیق ہم البتہ واسطے اسکے ہین تسبیح
کہنے ولے لباب مین ہے کہ یہہ کلام پیغمبر اور مومنونکا ہے کہ کہتے ہین ہر ایک ہم مین سے مقام معلوم رکھتا ہے
بہشت مین اور آج صف باندھے ہین ہم واسطے نماز کے اور ساتھہ پاکی کے یاد کرنے والے ہین اللہ تعالی کو اور تاکید
ان دونو جملونکی ساتھہ ان اور لام کے دلیل ہے دوام ذکر کی بے قصور اور فتور خواہ ملائکہ کرام ہون خواہ جناب سید
الانام خواہ اہل اسلام صحابہ عظام سے وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ
اور تحقیق تھے کفار قریش پہلے بعثت سے یہہ کہتے کہ اگر ہوتا نزدیک ہمارے ذکر یعنی کتاب شامل وعظ اور نصیحت کو
کتب پیشینون سے یعنے ہم پر بھی کتاب آتی البتہ ہوتے ہم سبھی بندون اللہ کے سے خالص کیئے گئے شرک اور کفر
سے اور جب آئی ان پر کتاب کہ اشرف کتب سماوی ہے فَكَفَرُوْا بِهٖ پس کفر کیا انھون نے ساتھہ اسکے
فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ پس شتاب جان لیوینگے مآل کفر اپنے کا کہ آخر کو عقوبت اور مغلوبیت ہے وَلَقَدْ سَبَقَتْ
كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ اور البتہ تحقیق گذری ہے بات ہماری یعنے وعدہ نصرت کا کہ کیا ہے ہمنے واسطے بندون ہمارے
پیغمبرون کے اور حکم اس وعدے کا لوح محفوظ مین لکھا ہے چنانچہ فرمایا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اِنَّهُمْ
لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ تحقیق وہ پیغمبر البتہ وہی ہین مدد دیئے گئے وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ اور تحقیق لشکر ہمارا یعنے سلمان
البتہ وہی ہین غالب حجت مین یا نصرت مین اغلب اوقات اور غلبہ کفار اوپر طریق ندرت کے ہے فَتَوَلَّ
عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ پس منہہ پھیر لے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم انسے ایک مدت تک یعنے امر قتال تک یا وعدہ
نصرت تک کہ روز بدر ہے یا روز فتح مکہ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ اور دیکھہ حال انکے کو اسدن پس البتہ دیکھہ لیوینگے
وہ نصرت تیری دنیا مین یا علوی رتبت تیرا عقبی مین لکھا ہے کہ جب کفار نے وعید فسوف یبصرون سنا کہا
کہ کب ہوگا یہہ آیت آئی کہ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ کیا پس ساتھہ عذاب ہمارے جلدی کرتے ہین اور وقت
نزول کا اسکے پوچھتے ہین فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ پس جسوقت اتریگا وہ عذاب انکے
آنگنون میں پس بری ہوگی صبح ڈرائے گیون کی لکھا ہے کہ عرب مین لوٹ مار بہت تھی جو لشکر کہ قصد کسی مکان کا
رکھتا تھا رات کو دور کر کر صبح ہوتے اسکو غارت کرتا تھا کیونکہ وہ وقت نیند اور غفلت کا ہوتا ہے اور اسی سبب سے
کہ اغلب غارت صباح مین واقع ہوتی تھی غارت کا نام صباح پڑ گیا تھا پھر اور وقت مین بھی اگر واقع
ہوتی تھی تو صباح ہی کہتے تھے اس آیت مین تشبیہ دی اللہ نے عذاب کو ساتھہ لشکر کے کہ ناگہان آپڑے
اور غارت کرے کہ عذاب ہلاکت ہی روایت ہے کہ اس صبح کو کہ حضرت زمین خیبر پر پہنچے اور انکے قلعے نظر آئے

فرمایا اللہ اکبر خراب ہوئے خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین پس حق تعالی دوسری بار
واسطے تاکید کے فرماتا ہے کہ وتول عنہم حتی حین وابصر فسوف یبصرون اور منہ پھیر لے اُنسے اے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم اُس وقت تک کہ آیۃ سیف نازل ہو اور دیکھہ عذاب کو کہ آئیگا اوسے پس البتہ دیکھہ لیوینگے وہ طرح طرح عذاب
دنیا اور عقبی میں سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون پس پاکی بیان کر پروردگار اپنے صاحب غلبہ اور قوت
کی اُس چیز سے کہ بیان کرتے ہیں شرک وسلام علی المرسلین اور سلامتی ہے اوپر پیغمبرون کے والحمد للہ
رب العالمین اور سب تعریف واسطے خدا کے پروردگار عالمون کے ہے اس آیت میں بندون کو تسبیح
اور تسلیم اور تحمید تعلیم فرمائی معالم التنزیل میں امام محی السنہ نے ساتھہ اسناد اپنی کے امیر المومنین علی کرم
اللہ وجہہ سے نقل کیا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ اوپر اُسکے پیمائش کریں مزد ثواب کو ساتھہ پیمانہ بزرگ کے چاہیے
کہ آخر کلام اُسکا مجلس اُسکی سے یہہ ہو کہ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین بیضاوی
مین ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو کوئی پڑھے والصافات اعطی من الاجر عشر حسنات بعدد کل جنی وشیطان
وتباعدت عنہ مردۃ الشیطان وبرئ من الشرک وشہد لہ حافظاہ یوم القیامۃ انہ کان مومنا بالمرسلین سورۃ ص مکی ہے اٹھاسی آیتین ہین سات
سو بتیس کلمے ہین تین ہزار انتیس حرف ہین فواصل اُسکی صد قطرب من لج ہین اور تطبیق اُسکی سورۃ صافات
سے یہہ ہے کہ آغاز میں اُسکے بیان توحید تھا افتتاح اسکی ساتھہ حکایات اشراک مشرکان اور شکایات گفتار کافران ہو

سورۃ الصاد مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی ثمانیۃ وثمانون آیۃ

ص ابو بکر وراق نے کہا ہے کہ حروف مقطعہ کفار کے چپ کرنیکے واسطے اُترے ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
جب قرآن شریف نماز یا غیر نماز میں پکار کر پڑھتے تھے کافر غنا دسے تالیان اور سیٹھیان بجاتے تھے کہ بھول
جاوین حق تعالی نے یہہ حروف نازل کئے کہ اُنکو سنکر سوچ میں پڑین اور مغالطے دینے سے باز رہین بعضون نے
بخصوصیت اُس حرف کو کہا ہے کہ نام خدا ہے یا اسم قرآن ہے یا علم سورت ہے یا مفتاح اسم صمد اور صانع
اور صادق ہے یا اشارت ہے طرف صدق خدا اور صدق محمد کے اتفاق ہین ہے کہ ص دریا ہے کہ عرش خدا
اُسپر ہے یا وہ بحر ہے کہ حق تعالی جس سے مردون کو زندہ کریگا امام قشیری رح نے کہا ہے کہ حق تعالی قسم
کھاتا ہے صفائے محبت دوستان کی سلمی نے کہا کہ صفائے دل عارفان کی تاویلات میں ہے کہ قسم ہے صورت
محمد یہ کی علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ والقرآن ذی الذکر ۞ قسم ہے قرآن نصیحت والے کی یا شرف اور عظمت اور شہرت
والے کی یا صاحب اُس ذکر کی جسکی طرف احتیاج ہے اور جواب قسم کا یہہ ہے کہ یہہ کلام وہ نہین جو کفار سمجھے
ہین بل الذین کفروا فی عزۃ وشقاق بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے ہین روسای قریش اسی بیچ سرکشی کے ہین
قبول کرنے حق کے سے اور بیچ مخالفت خدا کے ہین اور عداوت رسول کے کم اھلکنا من قبلہم من قرن فنادوا

وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ کتنے ہلاک کئے ہمنے پہلے کفار مکہ سے اہل قرنون سے یعنے پہلی امتین لسبب تکبر اور خلاف
اُنکے کے پس پکارنے پھرے کہ کوئی اُنکی فریاد کو پہنچے اور نہ تھا وقت خلاص کا اور بھاگنے کا معالم مین ہے کہ
عادت کفار مکے کی تھی کہ جب لڑائی مین سختی آتی تھی مناص کہتے تھے یعنے بھاگو حق تعالی خبر دیتا ہے کہ عذاب
آنے کے وقت بدر مین مناص مناص کہینگے اور وہان جانے گریز ہوگی وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ اور تعجب کیا کافرون
نے یہہ کہ آیا اُنکے پاس پیغمبر ڈرانے والا انہین کی جنس مین سے یعنے آدمی یا اُنکی قوم مین سے فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا
سٰحِرٌ كَذَّابٌ اور کہا کافرون نے یہہ ہے جادوگر جھوٹا دعوے نبوت مین جو معجزے ہمین دکھاتا ہے وہ جادو مین
لکھا ہے کہ بعد اسلام حمزہ اور عمر رضی اللہ عنہما کے اشراف قریش ابو طالب کے پاس آکر کہنے لگے کہ اے عبد مناف
تو بہتر ہمارا ہے ہم تیرے پاس آئے ہین کہ درمیان ہمارے اور اپنے بھتیجے کے حکم کرے تو کہ وہ بے وقوفون کو
فریب دیتا ہے اور دین آئین اپنے کی طرف کہ نیا نکالا ہے بلاتا ہے ہم مین تفرقہ ڈال رکھا ہے ہم عاجز آئے ہین
اُس سے ابو طالب نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ اے محمد قوم تیری آئی ہے اُنکے مدعا کو غور سے سُنکر
عمل مین لا حضرت نے فرمایا کہ اے گروہ قریش مطلب تمھارا مجھ سے کیا ہے سب نے کہا کہ ہمارے دین کو مت
بگاڑ اور بتون کو ہمارے بُرا مت کہہ تو کہ ہم بھی تجھ سے اور تیرے تابعون سے غرض نرکھین حضرت نے فرمایا
کہ مین تجھ سے یہی کہتا ہون کہ ایک کلمہ کہہ لو اور اسمین میرے متفق ہو تو کہ مملکت عرب تمھاری مسخر ہو اور اکابر
عجم فرمان بردار ہون اُنھون نے کہا وہ کیا کلمہ ہے آپ نے فرمایا کہو لا الہ الا اللہ سب اشراف قریش نے یکبارگی
منہہ پھیر لیا آپ کی طرف سے اور آپسمین کہنے لگے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا کیا کر دیا محمد نے سب معبودون کو
معبود ایک اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ تحقیق یہہ البتہ ایک چیز ہے بہت تعجب کی کیونکہ تین سو ساٹھ بت کہ ہم
رکھتے ہین ایک شہر ہمارے کا کام درست نہین کر سکتے ایک خدا کہ محمد رکھتا ہے تمام عالم کا کام کیونکر سنبھالیگا
وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ اور چلے ابو طالب گھر سے سردار قریش مین سے کہتے ہوئے یہہ
کہ چلو اور صبر کرو اوپر پرستش معبودون اپنے کے اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ تحقیق یہہ مخالفت محمد کی ساتھ ہمارے ایک
چیز ہے کہ ارادہ کی جاتی ہے ساتھ ہمارے حوادث زمانے سے اور وقوع اسکے سے چارہ نہین یا اپنی برائی
کہ مدعا محمد ہے ایک چیز ہے کہ چاہی جاتی ہے یعنے ہر ایک اپنے واسطے چاہتا ہے مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي
الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ط نہین سُنی ہمنے یہہ بات کہ یہہ کہتا ہے وحدانیت خدا کی بیچ ملت پچھلی کے کہ اپنے باپون کو
ہمنے جسپر پایا ہے یا بیچ ملت عیسے کے کہ آخرین ملل ہے کیونکہ تثلیث کے قایل ہین نہ توحید کے اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ
نہین یہہ توحید کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے مگر جھوٹھ بنا لیا اپنے جی سے ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا کیا اتارا
گیا ہے اوپر اسکے قرآن درمیان ہمارے سے یعنے وحی اترنے پر وہی مخصوص کیون ہوا کہ اور سب بزرگ قوم کے محروم رہے

پہلے دن حساب کے سے اور یہہ جلدی اٹھنے کی راہ سے کرتے تھے اور حضرت کی خاطر عاطر اِس سے آزردہ ہوئی تھی
حق تعالی نے فرمایا اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ صبر کر اوپر اُس چیز کے کہ کہتے ہین وُہ یہہ حکم منسوخ ہے ساتھ آیت سیف کے
وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْاَيْدِ اور یاد کر بندے ہمارے داؤد صاحب قوت کو کہ دین مین رکھتا تھا یا حرب مین یا
مملکت مین بعضون نے کہا ہے کہ صاحب قوت عبادت مین تھا کہ آدھی شب طاعت مین گذارتا تھا اور ایکدن روزہ
رکھتا تھا اور ایکدن افطار کرتا تھا اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ تحقیق وُہ رجوع کرنیوالا تھا طرف ہمارے اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ
يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ تحقیق ہمنے مسخر کیا پہاڑون کو کہ جہان جاتا تھا جاتے تھے ساتھ اُسکے
تسبیح کہتے تھے سورج ڈھلتے ہوئے اور سورج نکلتے کشف الاسرار مین ہے کہ تسبیح پہاڑون اور پتھرون کی اگرچہ عقل
سے باہر ہے لیکن قدرت حق سے بعید نہین اور سنگریزون کا تسبیح کہنا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین مشہور
شواہد قدرت اسکی سے ہے نقل ہے کہ ایک ولی نے پتھر کو دیکھا کہ مثل باران کے قطرے اُس سے ٹپکتے تھے ایک
لحظہ وہان ٹھہر کر تامل کیا پتھر اُنسے کہنے لگا کہ اے ولی خدا اِتنے برس ہوے ہین کہ حق تعالی نے مجھکو پیدا کیا ہے جسبے
اُسکے خوف سے روتا ہون مین اُس ولی نے دعا کی کہ الہی اِس پتھر کو امین فرما دعا اُنکی قبول ہوئی مژدہ امان اُسکو پہنچا وہ ولی
بعد چند مدت کے پھر ادھر گذرے دیکھا تو وُہ پتھر ویسا ہی ہے روتا تھا کہا اے سنگ جو امین ہوا تو پھر یہہ گریہ کسواسطے ہے
پتھر نے جواب دیا کہ پہلے خوف عقوبت سے روتا تھا اب شادی امن اور سلامت سے میرا سوا رونے کے کچھ کام نہین
شیخ الاسلام نے فرمایا کہ سروکار رکھتا ہون گریہ دور دراز سے نہین جانتا کہ حسرت سے روتا ہون یا ناز سے نظم
گاہے ہے رولائے دوری یار مجھے گہہ گریہ رکھے ہے دل زار مجھے ہوتا ہے جو وصل بھی تو تھمتے نہین اشک رونیکے
سوا نہین ہے کچھ کار مجھے وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ط اور مسخر کیا واسطے داؤد کے مرغونکو اکٹھے کئے ہوے نزدیک اسکے اور صف
باندھے ہوے اوپر سر اوسکے كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ہر ایک کے واسطے اُسکے پہاڑون اور مرغون سے مطیع تھے یا پھیرنے
والے تھے زبانین اپنی ساتھ اُسکے بیچ تسبیح کہنے کے وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ اور زبردست کی ہمنے
بادشاہت اُسکی اور دی ہمنے اُسکو حکمت یعنے تمام علم اور کمال حلم عمل اور فیصل کرنے والی بات کہ جب بولتے مخاطب
مقصود اپنا پا جاتا سمجھ لیجئے کہ استحکام سلطنت یا دعائے مظلومون سے تھا یا وزراے نصیحت کوش سے یا اس سے
کہ ظلم رعیت پر نہین کرتے تھے یا رعب اُنکا دشمنون کے دلون پر ڈالا تھا یا زرہ بنانے سے اُنکے اور ہتھیار جنگ کے
با کثرت لشکر سے یا پاسبان بہت تھے کہ ہر رات چھتیس ہزار جوان چوکی اُنکے گھر کی دیتے تھے امام ابو اللیث
نے کہا کہ استحکام مملکت اُنکی کا اِس سے تھا کہ زنجیر آسمان سے اُتری تھی وُہ محکمہ مین لٹکا دیتے تھے جس کا حق ہوتا تھا
اُسکے ہاتھ مین آتی تھی اور ناحق والا نہین چھو سکتا تھا اور فصل الخطاب کی حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ نے یہہ تفسیر کی ہے
کہ البینة على المدعي واليمين على من انكر حقیقت مین یہہ بات فیصل کرنیوالی جھگڑے کی ہے بحر مواج مین لکھا ہے کہ حضرت

داؤد علیہ السلام باری رکھتے تھے تین دن کی ایکدن کی ایکدن دربار کرتے تھے ایکدن اپنی عورتون پاس رہتے تھے ایک دن
عبادت مین مشغول رہتے تھے ایکدن عبادت خانے مین تھے کہ شیطان مرغ زرین کی شکل بنکر جواب مین آسمان سے آیا چاہا
کہ پکڑلون وہ دور کر بام پر گیا آپ بھی وہان چڑھ گئے ہمسایے مین ایک عورت نہاتی تھی اسپر نگاہ آپ کی پڑگئی تب
پیغام نکاح بھیجا اور اسکی منگنی پہلے اس سے اور کسی شخص سے ہوگئی تھی یہہ تحقیق نکیا اتنا پوچھ لیا کہ اسکا بیاہ تو نہین
ہوا پیغمبرون سے اتنی بھی خطا بڑی ہے اسواسطے عتاب ہوا لکھا ہے کہ ننانوے عورتین حضرت داؤد کی تھین ایک
یہہ مل کر سو ہوئین اور اس قصے کو کئی طرح سے مفسرین نے لکھا ہے بعضون نے کہا ہے کہ اسکا پہلا خاوند اوریا تھا اسکو
آپنے لڑائی پر بھیج دیا وہ وہان شہید ہوا بعد اسکے اس عورت کو اپنے نکاح مین لائے آپنے کسی کا خون نہین کیا بے
ناموسی نہین کی مگر صفائے منصب نبوت پر اتنا داغ بھی عیب تھا اسواسطے عتاب ہوا بعضون نے کہا ہے کہ بیاہ
نہین ہوا تھا منگنی ہوئی تھی پھر آپسین کچھ خدشہ ہوکر منگنی چھٹ گئی تھی آپنے نکاح کرلیا الغرض وہ عورت اوریا
کی تھی بیاہا تھا یا منگنی اور اسکے وہ ایک ہی تھے اور آپ کی ایکم سو جب آپنے اسکو بھی نکاح مین لے لیا عتاب ہوا
اور صورت عتاب اسطرح حق تعالی فرماتا ہے کہ وَهَلْ اَتٰکَ نَبَؤُا الْخَصْمِ اور کیا آئی تیرے پاس خبر دو گروہ جھگڑنے
والون کی تبیان ہین ہے کہ جبرئیل اور میکائیل دو جھگڑنے والون کی شکل بن حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے
اور ہر ایک کیساتھ جماعت فرشتون کی تھی حضرت داؤد نے جو دن بانٹ لئے تھے کسی دن وعظ کہتے تھے کسی دن
خانگی کرتے تھے کسی دن صرف عبادت ہی مین مشغول رہتے تھے وہ دن آپکے عبادت کا تھا بالاخانے پر تنہا بیٹھے تھے چوکی دار
گرد اسکے کھڑے تھے کسیکو آنے نہ دیتے تھے یہہ فرشتے بصورت انسان وہان جا موجود ہوئے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے
اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ یاد کر جسوقت کہ دیوار پر چڑھ کر اتر آئے عبادت خانہ مین اِذْ دَخَلُوْا عَلٰی دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ
قَالُوْا لَا تَخَفْ جسوقت کہ داخل ہوئے اوپر داؤد علیہ السلام کے پس ڈرا داؤد انسے کیونکہ بے اجازت بالاخانے پر
چڑھ گئے کہا انھون نے مت ڈر ای داؤد خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا اِلٰى
سَوَاۗءِ الصِّرَاطِ ہم دو گروہ جھگڑنے والے ہین زیادتی کی ہے بعض ہمارے نے اوپر بعض کے پس حکم کر درمیان ہمارے ساتھ
حق کے اور مت زیادتی کر حکم اپنے مین اور راہ دکھا ہمکو طرف میانہ راہ کے کہ عدل اور راستی ہے حضرت داؤد علیہ
السلام نے فرمایا کہ بیان کرو ایک نے اشارت طرف دوسرے کے کرکر کہا اے داؤد اِنَّ هٰذَا اَخِيْ تحقیق یہہ مرد
بھائی میرا ہے دینی اور صحبتی لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ واسطے
اسکے ننانوے دنبنیان ہین اور واسطے میرے دنبی ایک پس کہا اسنے سونپ دے وہ بھی مجھکو اور غلبہ کیا مجھپر بیچ بات کے
اور بچھوڑا مجھکو کہ کچھ حجت لا نہین سکا بیچ اسکے قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ کہا حضرت داؤد
کہ اگر یہی احوال ہے تو البتہ تحقیق ظلم کیا اسنے تجھہ پر ساتھ مانگنے دنبی تیری کے طرف دنبیون اپنے کے تو نہ

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَاۤءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ اور تحقیق
بہت شرکت والے کہ مال آپسمین ملا لیتے ہین البتہ سختی کرتے ہین بعض اُنکے اوپر بعض کے اور زیادہ حق اپنے سے
طلب کرتے ہین مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے اور تھوڑے ہین وہ درمیان شریکون کے حضرت داؤد
کی یہہ بات سنتے ہی وہ اُٹھے اور اور نظر سے غائب ہوگئے داؤد علیہ السلام سوچ کرنے لگے وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا
فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ اور جانا داؤد علیہ السلام نے یہہ کہ آزمایا ہی ہمنے اُسکو پس تحقیق بخشش مانگی
پروردگار اپنے سے اور گر پڑا زمین پر سجدہ کرتا ہوا اور رجوع کی طرف خدا کے یہہ سجدہ نزدیک امام اعظم کے سجدہ عظمت
ہی یہہ آیت پڑھکر سجدہ کیا چاہئے نماز مین ہو یا غیر نماز مین اور امام شافعی کے نزدیک واجبات سے نہین اور امام
محمد سے دو روایتین ہین اور سجدہ دسوان ہی بقول امام اعظم فتوحات مین اسکو سجدہ انابت کہا ہی فَغَفَرْنَا
لَهٗ ذٰلِكَ پس بخشا ہمنے واسطے داؤد کے یہہ کہ جس سے استغفار کی اُسنے وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ
اور تحقیق واسطے اُسکے نزدیک ہمارے مرتبہ ہی نزدیکی کا بعد مغفرت کے اور اچھی جگہہ ہی بہشت میں اور کہا ہمنے
اُسکو يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ اى داؤد تحقیق ہمنے کیا ہی تجھکو نائب بیچ زمین کے یا خلیفہ پیغمبرونکا کہ پہلے تجھ سے گذرے
ہین پس حکم کر درمیان لوگون کے ساتھہ حق کے اور مت پیروی کر خواہش نفس کی پس گمراہ کردیگی تجھکو وہ راہ خدا سے
اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ تحقیق جو لوگ کہ گمراہ ہو جاتے ہین راہ اللہ کی
سے واسطے اُنکے عذاب سخت ہی بسبب اسکے کہ وہ بھول گئے دن حساب کا اور اُسدن کے واسطے کچھہ کام نکیا فوائد
السلوک مین ہے کہ بادشاہی کیا سخت کام ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو باوجود درجہ نبوت اور مرتبہ رسالت کے
کیا خطاب آیا کہ حکم کر درمیان لوگون کے ساتھہ حق کے اور داوری کر ساتھہ راہ عدل اور انصاف کے اور پانون
طریق حق پر رکھہ نہ باطل پر اور متابعت اپنے ہوائے نفس کی مت کر تاکہ طریقے مرضی ہمارے سے گمراہ نہو نظم عدل اور
انصاف کے چل راہ پر داد مظلومونکی دے شام و سحر راہ حق پر رکھہ قدم باطل کو چھوڑ دل کسی کا ظلم سے ہرگز نہ توڑ منہ
ترک کر اپنی ہوا و آرزو حق کی جو مرضی ہی چل وہ راہ تو وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاۤءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا اور نہین
پیدا کیا ہمنے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھہ درمیان اُن دونونکے ہی بیفائدہ بلکہ اسواسطے پیدا کیا ہی کہ دلیل پکڑو
اوپر قدرت اور حکمت ہماری کے ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا یہہ پیدا کرنا اشیا کا بے حکمت گمان اُن لوگونکا ہی
کہ کافر ہوئے اور سب بھید پیدائش کا نسمجھے فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ پس وائی ہی واسطے اُن لوگون کے کہ کافر
ہوے اور اسطرح کا گمان کیا آتش دوزخ سے لکہا ہی کہ کفار قریش مسلمانون کو کہتے تھے کہ آخرت مین ہمکو تمہارے
برابر یا تم سے زیادہ نعمتین ملینگین یہہ آیت اُتری کہ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِى الْاَرْضِ

سجدہ

ع

کیا کر دینگے ہم اُن لوگونکو جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے جزو عطا مین مانند مفسدون کے بیچ زمین کے یعنے کافرون کے
ام نجعل المتقین کالفجار یا کر دینگے ہم پرہیزگارون کو مانند بدکارون کے یعنے نہین کرینگے ہم کتاب انزلناہ الیک
مبارک لیدبروا آیاتہ ولیتذکر اولوا الالباب یہہ کتاب ہے یعنے قرآن کہ اُتارا ہے ہمنے اسکو طرف تیرے
برکت والی تو کہ اندیشہ کرین بیچ آیتون اُسکی کے اور فکر کرین بیچ معانی اور حقائق اُسکی کے اور تو کہ نصیحت پکڑین صاحبان
عقل ووہبنا لداود سلیمان اور دیا ہمنے داؤد کو بیٹا سلیمان علیہما السلام نعم العبد بہت اچھا بندہ تھا سلیمان
انہ اواب تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا طرف ہمارے سب احوال مین لکھا ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے کفار دمشق اور
نصیبین سے لڑائی کی تھی ہزار گھوڑے وہان سے آئے تھے بعضے کہتے ہین داؤد علیہ السلام نے عمالقہ سے جنگ کیا تھا
وہان سے ہاتھ لگے تھے وہ انکو میراث مین پہنچے تھے بعضے کہتے ہین کہ دریائی گھوڑے تھے پرون والے جنون نے
دریا مین سے لاکر حضرت سلیمان کی نذر گذرانی تھی پہر بتقدیر حضرت سلیمان بعد نماز عصر کے انکے تماشے مین مشغول ہوئے
ورد آخر کا آپ سے فوت ہوا اُن سب کو قربانی کیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے اذ عرض علیہ بالعشی الصافنات الجیاد
یاد کر جس وقت کہ روبرو لائے گئے اوپر سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کے تیسرے پہر گھوڑے تین پانو پر کھڑے رہنے والے اور
ایک پانون اُٹھانے کنارہ سم زمین سے لگائی بہت خاصے تیز رو سمجھ لیجئے کہ یہہ صفت بہت بھلے گھوڑے کی ہے کہ ایک
پانون اٹھائے کھڑا ہو پس سلیمان علیہ السلام اُنکے نظارے مین مشغول ہوے ورد فوت ہوا فقال انی احببت حب الخیر
عن ذکر ربی پس کہا سلیمان نے تحقیق مین نے دوست رکھا محبت مال کو یعنے گھوڑون کو یہانتک کہ باز رہا مین
یاد پروردگار اپنے کی سے یعنے اُس ورد سے کہ آخر روز پڑھتا تھا مین حتی توارت بالحجاب یہان تک کہ چھپ گیا آفتاب
پردہ شب مین یا حجاب کوہ سبز ہے محیط کرہ زمین پر ردوہا علی پھر لاؤ ان گھوڑونکو اوپر میرے جب پھیر لائے
انکو فطفق مسحا بالسوق والاعناق پس شروع کیا ہاتھ پھیرنا پانون پر گھوڑون کے اور گردنون پر یعنے تلوار سے
گردن اور پانون اڑانے لگے اُسوقت مین گوشت اسپ حلال تھا سب کو براہ خدا ذبح کر ڈالا بعضون نے کہا ہے کہ
مراد ذکر سے نماز ہے کہ آپ سے قضا ہو گئی اور آفتاب غروب ہو گیا آپ نے بحکم خدا فرشتے کو کہ موکل آفتاب پر ہے کہا کہ پھیر لا
آفتاب کو وہ بمقام عصر لے آیا آپ نے نماز پڑھی اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بھی آفتاب ڈوبا ہوا
چڑھ آیا تھا قصہ مختصر اُسکا یہہ ہے کہ جنگ خیبر مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم امیر المومنین علی مرتضی رض کے گود مین
سر رکھے ہوئے آرام فرماتے تھے علی پاس ادب سے اُٹھا نسکے آفتاب غروب ہو گیا نماز عصر انکی فوت ہوئی آپ بیدار ہوئے
حضرت علی نے نماز قضا ہونے کا احوال آپ سے عرض کیا آپ نے دعا کی آفتاب اوپر چڑھ آیا حضرت مرتضی علی نے نماز ادا
کی یہہ قصہ محدثین مین مشہور ہے امام طحاوی نے کہا ہے شرح آثار اپنے مین کہ راوی اس حدیث کے ثقات ہین احمد بن صالح
سے منقول ہے کہ اہل علم کو لائق ہے کہ یہہ حدیث یاد رکھین کہ علامات نبوت سے ہے [illegible]

شق کیا بعد از غروب لایا ہی کھینچ آفتاب کو لکھا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے بیٹا دیا جنون نے کہا کہ
یہہ بھی ہمین مثل اُنکے مسخر رکھیگا آؤ اُسکو مار ڈالین حضرت سلیمان نے آگاہ ہوکر سحاب کے سپرد کیا کہ اُسکو دودھ پلا کر
پالے اور شر جن سے بچاوے قضارا وہ پسر مردہ اُنکے تخت پر گرا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَ
أَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ اور البتہ تحقیق آزمایا ہمنے سلیمان کو اور ڈال دیا ہمنے اوپر تخت اُسکے کے بیٹے
اُسکے کو بدن بے روح سلیمان اپنے کئے پر پشیمان ہوا پھر رجوع کی طرف حق کے اور عالم پر ظاہر ہوگیا کہ توکل غیر خدا پر
بیجا ہے ۔ لباب مین ہے کہ سلیمان علیہ السلام ایسے بیمار ہوئے کہ نہایت ضعف سے بدن بے روح معلوم ہوتا تھا
تخت پر انکو ڈال دیتے تھے تو کہ مہمات ملک مین خلل نہ پڑے پس پھرے طرف صحت کے اور مشہور یہہ ہے کہ
بواسطہ ترک اولےٰ کے انگشتری مملکت اُنکے کی صخر جنی کے ہاتھ لگ گئی چالیس روز وہ تخت سلیمان علیہ السلام پر بیٹھا
پھر انگوٹھی اُنکی انکو ملگئی اور طرف بادشاہت اپنی کے پھرے اور بکمال نیاز سے دعا مین مشغول ہوکر قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي
وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي کہا اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے بیچ اُس چیز کے کہ مجھہ سے صادر
ہوئی اور دے مجھکو ملک کہ نہ لائق ہو واسطے کسی کے بعد میرے تو کہ وہ معجزہ میرا ہو اور کوئی مجھہ سے چھین نہ سکے
مانند صخر جنی کے بحر الحقائق مین ہے کہ مجھے ملک دے مخصوص تو کہ دوسرا ہوس طلب اُسکے کی نکرے اور فتنے مین
نہ پڑے کیونکہ اتنے بڑے ملک مین سوا قوت نبوت کے فتنے سے بچنا نہین ہو سکتا إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ تحقیق تو ہی
ہے بخشنے والا جو کچھہ چاہے اور جسکو چاہے دے امام قشیری نے کہا ہے کہ سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام نے الہام
الٰہی سے جانا تھا کہ حضرت پیغمبر ہمارے صلے اللہ علیہ وسلم طرف مملکت دنیا کے التفات نفرماوینگے اسواسطے یہہ
دعا کی فتوحات مین ہے کہ مراد سلیمان کی یہہ تھی کہ مجھے وہ ملک بخش کہ بالفعل کسی کے نہ لائق ہو کیونکہ بالقوہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا چنانچہ صحیحین مین مذکور ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عفریت ناگہان
میرے پاس آیا تو کہ نماز میری قطع کرے حق تعالیٰ نے مجھے قوت دی مین نے اُسے پکڑا اور چاہا کہ ستون مسجد سے
باندھہ دون تو کہ تم سب دیکھو پس یاد آئی مجھکو دعا سلیمان علیہ السلام کی کہ رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی اُسکو
چھوڑ دیا مین نے تا کہ بے بہرہ اور نا امید پھر گیا فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ پس مسخر کیا
ہمنے واسطے سلیمان کے باؤ کو چلتی تھی ساتھہ حکم اُسکے کے ملائم جہان پہنچا یا چاہتا وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ وَآخَرِينَ
مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ اور مسخر کیا ہمنے واسطے اُسکے دیوون کو ہر ایک عمارت بنانیوالا بر مین اور غوطہ لگانیوالا بحر مین تو کہ
اُسکے واسطے خشکی مین محل بناوین اور تری سے جواہر نکالین اور مسخر کیا اور دیوون کو جکڑے ہوئے بیچ زنجیرون کے
تو کہ لوگون کو ضرر نہ دین پس کہا ہمنے اُسکو هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ یہہ جو ملک
تجھے دیا بخشش ہماری ہے تجھہ پر پس مت رکھہ جسپر کہ چاہے محفوظ کر ہے اِس سے یا بند کر عطا اپنی جس سے کہ چاہے بغیر

حساب کے تو بخشنا اور نہ دینا بیرے یعنے اختیار دیا ہمنے چاہے کسی کو دے چاہے نہ دے کچھ تجھسے اسکا حساب نہوگا
وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ اور تحقیق واسطے سلیمان کے نزدیک ہمارے البتہ مرتبہ ہے قرب کا دنیا
و آخرت مین باوجود اس بادشاہت کے اور اچھی ہے جگہہ پھر جانے کی یعنے بہشت وَاذْكُرْ عَبْدَنَاۤ اَیُّوْبَ اور یاد کر بندے
ہمارے ایوب کو اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ جسوقت کہ پکارا اُسنے پروردگار اپنے کو یہہ کہ
ہاتھ لگایا ہے مجھکو شیطان نے ساتھ ایذا کے اور عذاب کے اور وہ یہہ تھا کہ شیطان نے حضرت ایوب علیہ السلام کو سرزنش
کیا کہ کیا تو نے جو حق تعالی نے فوائد نعم تجھسے لیکر شدائد الم دئیے یا وسوسے ڈالتا تھا اُنکے اتباع کو یہان تک کہ
اُنھون نے آپ کو بستی سے باہر نکال دیا تھا اور وہ جو شکایتین کچھ سورہ انبیا مین گذرین ہین القصہ اللہ تعالی نے
دعا اُنکی قبول کی جبرئیل کو اُنکے پاس بھیجا جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ لات مار پانون اپنے
سے زمین پر حضرت ایوب نے جو زمین پر لات ماری دو چشمے جاری ہوے ایک آب گرم کا ایک سرد کا جبرئیل
نے کہا کہ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ یہہ چشمہ گرم جگہہ غسل کرنے کی ہے یا یہہ پانی ہے کہ جس سے نہاوین اور
یہہ دوسرا آب سرد ہے اور پینے کا پس ایوب علیہ السلام اُسمین نہائے سب مرض بدن کا جاتا رہا اور سرد
پانی پیا سب بیماری باطن کی دور ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ چشمہ ایک تھا وقت نہانے کے گرم ہوجاتا تھا اور وقت
پینے کے سرد وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ اور دی ہمنے اُسکو اہل اُسکی یعنے فرزند اُسکے
زندہ کئے ہمنے اور مانند اُسکے ساتھ اُسکے یعنے اولاد اُسکی دوچند کردی بہ نسبت پہلی کے واسطے مہربانی کے کہ آئی
ہمارے طرف سے اور یادگاری واسطے عقلمندون کے تو کہ بلا پر صبر کرین اور بنا و ساتھ حق تعالی کے پکڑین کہ صبر
مفتاح فرج ہے فرد مین بلامین کاٹ تو عمر اپنی صبر اور چین مین الصبر مفتاح الفرج راحت سمجھ کونین مین لکھا ہے
کہ ایوب علیہ السلام نے زمان مرض اپنے مین اپنی بی بی رحیمہ کو کسی کام کو بھیجا تھا اُسنے دیر لگائی تھی تو آپنے قسم کھائی
تھی کہ سو لکڑیان مارونگا جب آپنے صحت پائی اور تندرستی اور چاہی پھر اپنی جانا کہ قسم پوری کرون خطاب آیا کہ
وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ اور لے بیچ ہاتھ اپنے کے جھاڑو کہ سو تنکے اُسمین ہون پس مار ساتھ اُسکے
بی بی اپنی کو اور مت جھوٹی کر قسم اپنی اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا تحقیق ہمنے پایا ایوب کو صبر کرنیوالا اُن بلاؤن پر
جو اُسکے نفس اور مال اور اولاد پر آئین نِعْمَ الْعَبْدُ اچھا بندہ تھا ایوب اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا طرف
درگاہ ہماری کے وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ اُولِی الْاَیْدِیْ وَالْاَبْصَارِ اور یاد کر بندون ہمارے ابراہیم اور
اسحق اور یعقوب کو ہاتھون والے اور آنکھون والے مراد اعمال شریفہ اور علوم نافعہ مین تعبیر اعمال کو ساتھ ہاتھون
کے کی کہ اکثر اُسی سے ہوتے ہین اور علوم کو ساتھ آنکھ کے کہ مطالع کتب اُسی سے کیا جاتا ہے یا مراد ایدی سے قوت ہے طاعت
مین اور ابصار سے بصیرت ہے شریعت مین اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَی الدَّارِ تحقیق ہمنے خالص کیا ہمنے اُنکو ساتھ

صفت خاص کے کہ وہ یاد تھی آخرت کی کیونکہ پیغمبر کا سوا لقائے کبریا کے کچھ مقصود نہین اور اُسکا مقام آخرت ہے
وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ اور تحقیق وہ نزدیک ہمارے البتہ چنے ہوئے بہتر لوگون مین سے تھے
وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ اور یاد کر اسمعیل ذبیح کو اور الیسع بن اخطوب کو کہ خلیفے الیاس کے تھے پھر نبوت سے مشرف
ہوئے اور ذالکفل کو کہ بشیر بن ایوب تھے سو پیغمبرون تھے کہ قتل سے بھاگ گئے تھے کفیل ہوئے تھے بتیان مین ہے کہ وہ
پسر ایوب ہین کہ بعد پدر کے مبعوث ہوئے ایک قوم شامی پر اور اُنکا خدا نے ذوالکفل نام رکھا اور بعضے کہتے ہین کہ وہی
الیسع ہین کہ بعد الیاس علیہ السلام کے متکفل ہوئے کہ امر دین پر قیام کرین اور اِس تقدیر پر عطف اُنکا الیسع پر
قبیل عطف صفت کے اوپر موصوف کے وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ اور ہر ایک تھا بہترون سے تھے هٰذَا ذِكْرٌ یہہ خبر انبیا
کی نصیحت ہین یا سب یادگر نیکی ہین تجھکو کہ محمد ہے اور قوم تیری کو وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ اور تحقیق واسطے پرہیزگارون
کے البتہ اچھی جگہہ پھر جانیکی ہے جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ بہشتین ہمیش رہنے کی دران حال کہ کھولے ہوئے
ہونگے واسطے اُنکے دروازے اُن بہشتون کے مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ تکیہ کیے ہونگے اوپر تختون کے
بیچ اُن بہشتون کے جیسے دولتمند واسطے راحت کے تکیہ لگائے بیٹھے ہوتے ہین منگواوینگے بیچ اُن بہشتون کے میوے
بہت اور پینے کی چیزین سمجھہ لیجیے کہ میوہ خوری واسطے لذت کے ہے اور طعام کھانا واسطے دفع گرسنگی کے پس وہان
گرسنگی نہوگی اسواسطے میوون کی طرف رغبت زیادہ ہوگی وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ اور نزدیک اُنکے
ہونگی عورتین بند رکھنے والی نظر کو اور طرف سے ہم عمر یعنے سب کی ایک عمر ہوگی لکھا ہے کہ سب عورتین بہشت کی
تینتیس برس کی عمر والیان ہونگین بعضے کہتے ہین کہ مراد اتراب سے یہہ ہے کہ سب بی بیان برابر ہونگی حسن مین کوئی ایک
دوسرے سے کم نہوگی کہ طبیعت ایک کی طرف مائل ہو اور ایک سے ہٹ جائے فرشتے کہینگے بہشتیون کو هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ
لِيَوْمِ الْحِسَابِ یہہ ہے جو وعدہ دیے گئے تھے تم واسطے دن حساب کے اہل بہشت خوشی سے کہینگے اِنَّ هٰذَا
لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ تحقیق یہہ ہے جو ہم دیکھتے ہین نعمت سے البتہ رزق ہمارا کہ حضرت رزاق نے بے منت ہمین
عنایت کیا نہین واسطے اُسکے کم ہونا هٰذَا یہہ ہے جو کچھہ بہشتیونکو ہوتا ہے وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ جَهَنَّمَ
اور تحقیق واسطے سرکشونکے یعنے کافرون کے بری جگہہ ہے پھر جانیکی دوزخ يَصْلَوْنَهَا داخل ہونگے اُسمین فَبِئْسَ
الْمِهَادُ پس برا ہے بچھونا دوزخ هٰذَا فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ یہہ ہے عذاب پس چاہیے کہ چکھین اُسکو گرم
کھلتا پانی کہ لب تک پہنچتے ہی منہہ جلاوے اور جب پیٹ مین پہنچے تو انتریان ٹکڑے ہو جاوین اور یہ سمجھہ لیجیے کہ غساق
لغت ترک گندی چیز کو کہتے ہین اور مراد یہان یہ ہے کہ گوشت اور پوست دوزخیون کے سے اور زانیون اور شرمگاہون
سے بہے گی اُسکو جمع کر کر اُنکو پلاوینگے یا غساق زہر ہے کہ دوزخیون کا اُس سے تن بدن گلیگا جیسے آگ سے
جلیگا یہہ تعذیب نہایت شدید ہے وَاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ اور اُنکو عذاب ہے اور مثل اِس عذاب کے سے یا جنس اسکی

ثلثہ

یا نبوت میری شان بزرگ رکھتی ہی اور تم اس سے اعراض کرتے ہو بھلا دیکھیے تو اگر مین نبی ہوتا اور وحی مجھ پر نہ آتی مَا كَانَ
لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ نہوتا واسطے میرے کچھ علم ساتھ سردارون بلند کے یعنے فرشتون کے
جسوقت کہ جھگڑتے تھے شان آدم علیہ السلام مین کہ اتجعل فیہا من یفسد فیہا تا آخر آیت ہی پس نبوت پر
میرے دلیل روشن تر اس سے کیا ہوگی کہ قصہ آدم کا اور فرشتونکا بیان کرتا ہون مین ہو بہو جو پہلی کتابون
مین مذکور ہی باوجود اسکے کہ نہ کسی کتاب کا مطالعہ کیا ہی نہ کسی استاد سے سنا ہی إِن يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا
نَذِيرٌ مُّبِينٌ نہین وحی کیا جاتا ہی طرف میرے مگر یہہ کہ سوا اسکے نہین کہ مین ڈرانیوالا ہون ظاہر یا آشکار کرنے
والا ہون موجبات عذاب کو إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن طِينٍ یاد کر جب کہا پروردگار تیرے نے واسطے
فرشتون کے تحقیق مین پیدا کرنیوالا ہون انسان کو مٹی سے یعنے آدم کو فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا
لَهُ سَاجِدِينَ پس جسوقت کہ درست کرون مین اسکو اور پھونکون بیچ اسکے روح اپنی روح کی اضافت طرف اپنے
واسطے طہارت اسکے کی حاصل یہہ ہے کہ جب جان ڈالون اسمین پس گر پڑو واسطے اسکے سجدہ تعظیم کا کرتے ہوئے
فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ۝ إِلَّا إِبْلِيسَ پس سجدہ کیا فرشتون سب سارون نے بعد روح پھونکنے کے بیچ قالب
آدم کے مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا اِسْتَكْبَرَ تکبر کیا اپنی جان کو بڑا جانا کہا اللہ کا نمانا وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ اور تھا کافرون سے
قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ فرمایا حق تعالی نے اے ابلیس کس چیز نے منع کیا تجھکو یہہ کہ سجدہ کرے
تو واسطے اس چیز کے کہ بنائی مین نے ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے ذکر ہاتھ کا واسطے تحقیق خلقت آدم کے ہی
بحق سبحانہ یعنے مین نے ہاتھ سے پیدا کیا بغیر مان باپ کے تبیان مین ہی کہ ذکر ہاتھون کا تثنیہ اوپر ید قدرت
کے ہی بیچ خلقت آدم کے بعضے تفسیرون مین ہی کہ ید قدرت اور دست نعمت ہی فتوحات مین ہی کہ قدرت اور نعمت
شامل ہی سب موجودات مین پس اس تاویل سے کچھ شرف آدم کا ثابت نہین ہوتا پس ہماری مین ضرور ہی کہ ایسے
معنے ہون جو دلالت کرین اوپر شرافت آدم علیہ السلام کے پس تحمل اوپر نسبتین تنزیہ اور تشبیہ کے کہ آدم جامع ان دونو
صفت کا ہی مناسب معلوم ہوتا ہی بحر الحقائق مین ہی کہ مراد صفتین سے لطف اور قہر ہی کیونکہ دو صفت جمیع صفات
کو شامل ہین اسواسطے کہ کوئی صفت نہین کہ قہر یا مہر سے خالی ہو بعضے جلالی ہین بعضے جمالی بناء اسم ربک ذی
الجلال والاکرام کوئی مخلوق نہین مگر مظہر ایک کی ان دو صفتون سے ہی چنانچہ فرشتے مظہر لطف ہین اور مظہر
قہر ہی اور انسان مظہر تجلی صفتین ہین اور اسی جامعیت کے سبب قابلیت مسجودیت پیدا کی ظہور قہر کو بھی ظہور
کو بھی مظہر نہ مگر جامع ہی جسکو حضرت انسان کہتے ہین القصہ حق تعالی نے ابلیس کو فرمایا کیون نہ سجدہ کیا تو نے
اس مخلوق کو کہ مین نے اپنے ہاتھون سے بنایا أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْعَالِينَ کیا تکبر کیا تو نے بغیر لیاقت تکبر کے
یا تھا تو بلند مرتبہ والون سے ابلیس نے شق ثانی اختیار کی قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ کہا کہ مین بہتر ہون اس سے بسبب وجہ بہتری

کی بیان کی کہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین پیدا کیا ہی تونے مجھکو آگ سے کہ وہ لطیف اور نورانی ہی اور پیدا کیا
تونے اسکو مٹی سے کہ کثیف اور ظلمانی ہی سمجھہ لیجئے کہ ابلیس نے اس قیاس مین خطا کی تتمہ اسکا سورۂ اعراف مین گذرا
کشف الاسرار مین مذکور ہی کہ آتش سبب فرقت ہی اور خاک وسیلہ وصلت آتش سے گسستن آدم کے اور خاک سے
پیوستن آدم کہ خاک سے تھا پیوستہ ہوا تاکہ مشرف بخلعت ثم اجتباہ ہوا ابلیس کہ آتش سے تھا گسستہ ہوا تاکہ فرمان
فاہبط منہا مردود درگاہ ہوا ایک شوریدہ نے سلطان العارفین سے کہا کیا ہوتا جو یہہ خاک بے باک ہوتی بایزید
قدس سرہ نے آواز دی کہ اگر خاک نہوتی مہر ازل کون سنتا اور آتش نائرۂ قرب لم یزل کون ہوتا بیت گر خاک نہوتی
تو یہہ جھمکا نہ دکھاتا ہستی مین نہ یون جلوہ عدم کا نظر آتا قال فاخرج منہا فانک رجیم فرمایا حق تعالی نے ابلیس کو
بعد دعوی انا خیر کے کہ پس نکل بہشت سے یا آسمان سے یا صورت ملکی سے پس تحقیق تو راندا گیا ہی رحمت سے اور دور
ہوا ہی رتبہ کرامت سے وان علیک لعنتی الی یوم الدین اور تحقیق اوپر تیرے لعنت ہی روز جزا تک قال رب
فانظرنی الی یوم یبعثون کہا ابلیس ای پروردگار میرے پس ڈھیل دے مجھکو جو راندا ہی تونے مجھکو اس دن
تک کہ اٹھائے جاوین مردے غرض ابلیس کی یہہ تھی کہ جام مرگ نہ پیئے قال فانک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم
فرمایا حق تعالی نے پس تحقیق تو ڈھیل دیے گیون سے ہی دن وقت معلوم تک یعنے دم نفخ اول تک کہ سب
مرجاوینگے قال فبعزتک لاغوینہم اجمعین الا عبادک منہم المخلصین کہا ابلیس نے کہ پس قسم ہی غلبے اور قہر تیرے کی
جسطرح سے کہ طاقت رکھونگا البتہ گمراہ کرونگا مین بنی آدم کو لیکن مگر بندے تیرے انمین کے خالص کئے گئے اور
پاک ہوئے شرک اور عصیان سے قال فالحق والحق اقول فرمایا حق تعالی نے کہ پس سچ بات یہہ ہی اور سچ
کہتا ہون مین کہ لاملئن جہنم منک وممن تبعک منہم اجمعین البتہ بھرونگا مین دوزخ کو تجھہ سے اور ان سے
جو پیروی کرتے ہین تیری آدمیون اور جنون مین سے لکھے قل ما اسئلکم علیہ من اجر وما انا من المتکلفین کہہ اے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ نہین سوال کرتا مین تم سے اوپر تبلیغ وحی اور اداے رسالت کے کچھہ بدلا اور نہین ہون
تکلیف کرنیوالون سے یعنے اس جماعت سے کہ تکلیف اور تصنع اپنے سے ایسی چیز ظاہر کرتے ہین کہ نہین رکھتے
صاحب کشاف نے کہا ہی کہ حدیث مین ہی کہ متکلف کی تین نشانیان ہین ایک یہہ کہ جھگڑتا ہی اس سے
کہ برتر اس سے ہے دوسری یہہ کہ چاہتا ہی وہ چیز کہ پا نہ سکے اسکے مقدور سے باہر ہی تیسری یہہ کہ کہتا
ہی وہ چیز کہ نہین جانتا ان ہو الا ذکر للعالمین نہین یہہ قرآن مگر نصیحت واسطے عالمون کے جن اور انس سے
ولتعلمن نباہ بعد حین اور البتہ جانوگے خبر قرآن کی یعنے جو اسمین ہے وعدے اور وعید سے یا جانوگے خبر محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کی اور صدق کلام کا اسکے معلوم کروگے پیچھے ایک مدت کے کہ وہ موت ہی یا قیامت ہے
یا وقت ظہور اسلام ہے سورہ زمر مکی ہے پچہتر آیتین ہین ایک ہزار ایکسو بہتر کلمے ہین تین ہزار سات سو آٹھہ حرف ہین

نواصل

تو اصل اسکی ص لی ہے یہیں اور ربط اسکا ساتھ سورہ ص کے یہہ ہے کہ ختم اسکا بذکر قرآن تھا شروع اسکا بھی اسی سے ہوا

سورۃ الزمر مکیۃ وہی بسم اللہ الرحمن الرحیم خمس وسبعون آیۃ

تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم اتارنا قرآن کا اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اللہ عزت والے حکمت والے
کی طرف سے ہے انا انزلنا الیک الکتب بالحق فاعبد اللہ مخلصا لہ الدین تحقیق ہمنے اتارا ہے طرف تیرے قرآن
ساتھ حق کے یا واسطے بیان اور اثبات حق کے پس عبادت کر اللہ کو درانحال کہ خالص کرنیوالا ہو واسطے اسکے عبادت
کو مخاطب پیغمبر ہین اور مراد امت والے ہین کہ مامور ہین اسپر کہ عبادت اپنی شرک اور ریا سے خالص رکھین
الا للہ الدین الخالص خبردار ہو واسطے اللہ کے ہے عبادت خالص شرکت سے یعنے لائق ہے اسکا کہ طاعت اسکی
خالص ہو کیونکہ وہ صفات الوہیت مین اکیلا ہے والذین اتخذوا من دونہ اولیاء اور جن لوگون نے پکڑے ہین سوا
خدا کے دوست یعنے اور خدا کہ بہت دوست رکھتے ہین انکو عام ہے کہ فرشتے ہون یا بت ہون یا سوائے انکے
ہون اور کہتے ہوئین ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی نہین عبادت کرتے ہم انکو مگر تو کہ نزدیک کرین ہمکو طرف
اللہ کے نزدیک کرنا کہ یعنے شفاعت کرین ہماری جناب باری مین تو کہ انکی سفارش سے ہمین مقام عالی ملے
ان اللہ یحکم بینہم فیما ہم فیہ یختلفون تحقیق اللہ حکم کریگا درمیان انکے بیچ اس چیز کے کہ وہ بیچ اسکے اختلاف کرتے
ہین معبودون سے یعنے کوئی آج فرشتون کی عبادت کرتا ہے جیسے بنی ملیح اور کوئی آدمی کی جیسے یہود اور نصاری
اسیطرح کوئی سورج کی کوئی ستارون کی کوئی گوسالے کی کوئی درخت کی کوئی پتھر کی کوئی جن کی کوئی آتش کی
اور ہر ایک کا مدعا یہہ ہے کہ معبود اسیکا حق ہے اور باقی باطل پس حق تعالی دن قیامت کے درمیان انکے حکم کریگا
اور بطلان انکا ظاہر فرماویگا ان اللہ لا یہدی من ہو کاذب کفار تحقیق اللہ نہین راہ دکھاتا اس شخص کو کہ وہ جھوٹا
ہے اور کہتا ہے کہ ہمارے معبود ہماری شفاعت کرینگے ناشکر ہے کہ منعم حقیقی کا انکار کرتا ہے لو اراد اللہ ان یتخذ
ولدا لاصطفی مما یخلق ما یشاء سبحانہ اگر ارادہ کرتا اللہ یہہ کہ پکڑے اولاد جیسے یہہ گمان کرتے ہین البتہ چن لیتا
اس چیز سے کہ پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے عزیز شئی سے نہ خسیس سے اور کامل سے کہ بیٹے ہین نہ ناقص سے
کہ بیٹیان ہین لیکن مخلوق مانند خالق کے نہین اور درمیان باپ اور فرزند کے ہم جنس ہونا شرط ہے پس اسکی
اولاد نہین پاک ہے وہ اختیار کرنے فرزند کے سے ہو اللہ الواحد القہار وہ ہے اللہ اکیلا وحدت ذاتی اسکی
منافی ہے کہ ہم مثل اسکے کوئی ماسوا اسکے قہر کرنیوالا اور توڑنے والا ہے وہم اور خیالات مشرکون کے خلق
السموات والارض بالحق پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو ساتھ حق کے نہ باطل کے اور کھیل کے بلکہ پیدائش مین
ہر ایک کے لاکھون آثار قدرت اور کروڑون اطوار حکمت رکھے ہین تو کہ اہل بینائی عبرت سے صفحات انکے
مین دلائل اقسام معرفت الہی مطالعہ کرین ورق ورق بیت بہ بستان جہان نخلے بہار لکھا ہے فاعتبروا منہ یا اولی الابصار

يكور الليل على النهار ويكور النهار على الليل وسخر الشمس والقمر لپیٹتا ہے رات کو اوپر دن کے اور پردہ ظلمت شب
مین نور روز چھپاتا ہے اور لپیٹتا ہے دنکو اوپر رات کے اور شعلے روشنی اسکے مین تاریکی اسکی مٹتی کرتا ہے یا
بڑھاتا ہے رات سے اوپر دن کے اور دن سے اوپر رات کے اور مسخر کیا سورج کو اور چاند کو تو لسیر کرنے مین
حکم اسکے سے كل يجري لاجل مسمى ہر ایک لئے چلتا ہے ایک وقت مقرر تک کہ منتہی دوری اسکے کا ہے یعنے سیر
ہر روز کے اور ہر مہینے کے اور ہر سال کے یا تا وقت انقطاع سیر انکے کے یعنے دن قیامت تک الا هو العزيز الغفار
خبردار ہو وہی غالب ہے سب چیزون پر اور سب عالم مغلوب اسکا ہے بخشنے والا ہے کہ یہ نعمتین نہین چھین لیتا اور [illegible]
سے باوجودیکہ شرک لاتے ہین عصیان کرتے ہین خلقكم من نفس واحدة پیدا کیا تمکو اے بنی آدم تن تنہا سے کہ
آدم علیہ السلام ہے ثم جعل منها زوجها وانزل لكم من الانعام ثمانية ازواج پھر پیدا کی اس سے یعنے جنس اسکی سے
یا استخوان پہلوے چپ اسکی سے زن اسکی حوا لکھا ہے کہ پہلے اولاد آدم کی پشت اسکے سے نکالی پھر حوا کو پیدا کیا
اور اتارے واسطے تمھارے یعنے پیدا کئے چارپایون مین سے آٹھ قسم نر اور مادہ اونٹ اور گائے اور بھیڑ اور بکری سے
تو کہ لئے فائدہ اٹھاؤ لباب مین ہے کہ بہشت سے زمین پر اتارے يخلقكم في بطون امهاتكم خلقا من بعد خلق في
ظلمت ثلث پیدا کرتا ہے تمکو بیچ پیٹون ماؤن تمھاری کے ایک پیدایش پیچھے دوسرے پیدایش کے یعنے نطفہ
لوہو جما پھر لوہو ٹھہرا گوشت کا پھر ہڈی پھر گوشت اسپر چڑھاتا ہے پھر جسد برابر فرماتا ہے بیچ اندھیرون تین کے اندھیرا
پیٹ کا اور اندھیرا رحم کا اور اندھیرا جھلی کا ہے وہ جھلی ساتھ بچے کے نکلتی ہے ذلكم الله ربكم له الملك یہ جو
ایسے کام کرتا ہے اللہ ہے پروردگار تمھارا واسطے اسکے ہے بادشاہی کہ اسکو نہ زوال ہے نہ تباہی لا اله الا هو نہین کوئی
مستحق عبادت کے مگر وہ فانى تصرفون پس کہان سے پھیرے جاتے ہو تم راہ حق سے باوجود ان دلیلون روشن
کے ان تكفروا فان الله غني عنكم اگر کفر کرو تم اے اہل مکہ پس تحقیق اللہ بے پروا ہے ایمان اور عبادت
تمھارے سے ولا يرضى لعباده الكفر اور نہین پسند کرتا کفر بندون کے اور نہین فرماتا واسطے بندون اپنے کے کفر
اور عدم رضا اسکی ساتھ کفر کے اس واسطے نہین کہ اسکو کچھ ضرر پہنچتا ہے بلکہ نہین پسند کرتا کہ بندے کو ضرر پہنچے
وان تشكروا يرضه لكم اور اگر شکر کرو تم نعمت توحید پر یا نعمت دعوت پیغمبر پر پسند کریگا اسکو واسطے تمھارے
کیونکہ سبب فلاح تمھاری کا ہے ولا تزر وازرة وزر اخرى اور نہین بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانے والا
بوجھ گناہون دوسرے کا بلکہ ہر ایک بار گناہ اپنا آپ ہی اٹھاتا ہے ثم الى ربكم مرجعكم فينبئكم بما كنتم تعملون
پھر طرف پروردگار اپنے کے ہی پھر جانا تمھارا ہے پس خبر دیگا تمکو ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور خبر دینا ساتھ
محاسبہ اور مجازات کے ہوگا انه عليم بذات الصدور تحقیق وہ جانتا ہے سینے والی بات کو نیت اور عزم
اور خطرے اور خیال سے واذا مس الانسان ضر دعا ربه منيبا اليه اور جسوقت لگتی ہے کافر کو کہ عتبہ بن ربیعہ ہے

یا ابوجہل

یا حذیفہ بن مغیرہ سختی یعنے مرض یا فقر یا بلا پکارتا ہے پروردگار اپنے کو رجوع کر کر طرف اُسکے اور اُسی سے آرزو چاہتا ہے
اور بتون کی عبادت ترک کرتا ہے اور اُن سے کچھ خواہش نہین رکھتا ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ پھر جب دیتا ہے
اللہ اُسکو نعمت نزدیک اپنے سے اور وہ سختی دور کرتا ہے نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ بھول جاتا ہے
جو کچھ کہ تھا پکارتا خدا کو طرف دور ہونے اُسکے کے پہلے اس نعمت سے یعنے اُس سختی کو فراموش کرتا ہے یا بعد آنحضرت
کے دعا اور زاری سے ہاتھ اُٹھا لیتا ہے وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ اور مقرر کرتا ہے واسطے
اللہ کے شریک یعنے بتون کو عبادت مین اُسکا شریک کرتا ہے تو کہ گمراہ کرے لوگون کو راہ خدا سے کہ اسلام ہے
قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُس کافر کو کہ فائدہ اُٹھا ساتھ کفر اپنے کے تھوڑا یا تھوڑی
دیر دنیا مین یہہ امر تہدید کا ہے یعنے جس سے چاہے دنیا مین کچھ بہرہ اُٹھا لے اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ تحقیق تو رہنے
والون دوزخ کے سے ہے اور لذتین دنیا کی عذاب دوزخ کے آگے بہت ہی کم ہین پس فرماتا ہے کہ آیا ایسا کافر بہتر
ہے اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ یا وہ شخص کہ فرمانبردار ہے
مانند صدیق اور فاروق کے یا عمار کے یا سلمان کے یا عبد اللہ بن مسعود کے اور اشہر یہہ ہے کہ عثمان رضی اللہ
عنہم کے اور بہر تقدیر قانت ہے یعنے استادہ ہے وظائف بندگی مین ساعتون رات کے مین سجدہ کرنیوالا اللہ تعالی کو
اور کھڑا نماز مین ڈرتا ہے عذاب آخرت سے اور امید رکھتا ہے بخشش پروردگار اپنے سے یعنے باوجود عبادت
طاعت کے متردد ہے درمیان رجا اور خشیت کے کبھی خائف کبھی امیدوار اور مرغ ایمان انہین دونو بال اقبال سے
ہوائے کمال پر ہوتا ہے طیار لو وزن خوف المؤمن ورجاءہ لاعتدلا نظم بندگی کر کر نہو ایمن دلا اور گنہہ سے نا امیدی
بھی نہ لا قہر اُسکا جیسا ہے حد سے فزون لطف بھی ویسا ہی ہے عد سے برون قہر سے اُسکے تو ڈرتا رہ
سدا مہر سے اُسکے تو رکھ ہر دم رجا بس یہی خوف و رجا ایمان ہے گر کم و بیشی ہے تو نقصان ہے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي
الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا برابر ہوتے ہین وہ لوگ کہ جانتے ہین توحید
کبریا کو اور وہ لوگ کہ نہین جانتے یگانگی خدا کو اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ سوا اسکے نہین کہ نصیحت پکڑتے ہین
ساتھ دلیلون ہماری کے صاحب عقل خالص کے کہ آلودگی وہم سے پاک ہین قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوْا رَبَّكُمْ کہہ اے بندو میرے جو ایمان لائے ہو ڈرو پروردگار اپنے سے اور بچو اعمال ناہنجار اپنے سے اور
علامت تقوے کی ارتکاب طاعت اور اجتناب معصیت ہے لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ واسطے اُن
لوگون کے کہ نیکی کرتے ہین ساتھ کہنے کلمۂ شہادت کے بیچ اس دنیا کے جزا نیک ہے کہ صحت اور عافیت ہی
یا اُن لوگون کو جو متصف باخلاق الہی ہین دل اور تازگی روئے اور ثنائے جمیل اس جہان مین ہے یا اُن
لوگون کو کہ عبادت حضور سے کرتے ہین حسنہ ہین دنیا مین کہ شہود انوار تجلیات جمالی ہے اور بعضے کہتے ہین یہہ

ہے بیچ شان مہاجران حبش کے ہے جیسے جعفر بن ابی طالب اور اصحاب اُنکے رضی اللہ عنہم اور معنے آیت کے یہہ
ہین کہ واسطے اُن لوگون کے کہ ہجرت کی ہے بیچ اس عالم کے راحت ہی اور واسطے اُنکے نجات ہے بلاسے اُنکے
وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ اور زمین اللہ کی واسطے ہجرت کے کشادہ ہے واسطے اُسکے کہ ارادہ ہجرت کا کرے إِنَّمَا يُوَفَّى
الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ سوا اِسکے نہین کہ پورا دئیے جاوینگے صبر کرنیوالے اوپر جدائی وطن کے یا اذیت
غربت پر یا مشقت عبادت پر یا تحمل اذیات پر ثواب اپنا بغیر حساب کے یعنے بے شمار سے افزون اور حساب سے
بیرون ہے معالم التنزیل مین ہے کہ دن قیامت کے بلاکشان صابر کو عرصات مین حاضر کرینگے نہ اُنکے واسطے
ترازو کھڑی کرینگے نہ حساب سمجھینگے بلکہ اُنپر بتو دینگے ثواب بے حساب اور کام اُنکا اس درجے کو پہنچیگا کہ عافیت
والے جنون نے دنیا مین کچھہ الم ستم نہ دیکھا ہوگا آرزو کرینگے کہ کاش کٹے تن ہمارے انکا مقراض سے ٹکڑے ٹکڑے
کرتے تو کہ آج کے دن بلا والون کے ساتھی ہوتے مثنوی یہان کے غم پائے نہین وہان کے ہے خوشی نہ
اُن بلاؤن مین عطائین ہین چھپی زخم غم کھا کر جو مرہم جائین گے رحمت باریکا مرہم پائین گے لکھا ہے کہ کفار مکے کے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ تجھے کیا ہوا ہے کہ دنیا مین آئین نکالتا ہے جو مخالف روش ہماری ہے
ہے جیسے باپ اور دادا اور سادات قوم کو دیکھہ کہ عبادت لات اور عزیٰ کی کرتے تھے تو بھی کیا کر یہہ آیت نازل
ہوئی کہ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ کہہ کہ تحقیق مین حکم کیا گیا ہون یہہ کہ عبادت کرون اللہ
پاک کرنیوالا واسطے اُسکے عبادت کو شرک سے یعنے موحد ہون اور بلانے والا طرف توحید کے وَأُمِرْتُ لِأَنْ
أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ اور حکم کیا گیا ہون مین اِس بات کا کہ ہون مین پہلا مسلمانون اِس امت کا کیونکہ
مین پیشوا انکا ہون دنیا اور آخرت مین قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ کہہ تحقیق
مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی کرون مین پروردگار اپنے کی اور شرک لاؤن اور دین تمہارا قبول کرون عذاب اُس
دن کے سے کہ بڑا ہے ہول اُسکا قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِينِي فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُم مِّن دُونِهِ کہہ اللہ ہی کو
عبادت کرتا ہون مین خالص کرنیوالا واسطے اُسکے دین اپنا شرک سے یا پاک کرنیوالا عمل اپنا ریا سے پس عبادت
کرو تم اُس چیز کو کہ چاہو تم سوا اُسکے یہہ امر تہدید ہے اور تنبیہ ہے اوپر رسوائی اور محرومی اُنکے کے اور حکم اِس آیت
کا منسوخ ہے ساتھہ آیت سیف کے لکھا ہے کہ مشرکان مکہ اِس آیت کو سنکر جواب مین کہنے لگے اے محمد
صلے اللہ علیہ وسلم زیان کیا تو نے بیچ مخالفت دین آبا اپنے کے یہہ آیت اُتری کہ قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ
خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ کہہ تحقیق ٹوٹا پانیوالے وہی ہین جنھون نے ٹوٹا دیا جانون اپنے کو گمراہ ہوے
اور تابعون اپنے کو دن قیامت کے کہ اُنسے جدا ہوے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے واسطے
ہر انسان کے منزل اور اہل پیدا کی ہے پس جسنے حکم خدا اور رسول کا مانا اوسکو بہشت مین لیجاوینگے اور وہ دینگے

اور جسنے فرمان خدا اور رسول سے اعراض کیا اسکی منزل اور اہل دوسرے کے حوالہ کرینگے جو مطیع ہوگا پس کافرون
قیامت کے توٹا پاوینگے منزل اور اہل مین اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ خبردار ہو یہہ بات وُہی توٹا پانا ظاہر ہے
کہ کسی پر اہل موقف سے چھپا نرہیگا لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ واسطے اُن زیان کارون کے
اوپر اُنکے سائبان ہونگے آگ کے اور نیچے اُنکے سے بھی سائبان ہونگے آگ کے دوسرے گروہ واسطے کہ نیچے کے درکے مین
ہونگے اور مقرر ہے کہ سب سے تلیکا درکہ منافقون کے واسطے ہے یہان مراد کافرون سے وہی ہین یا مراد سائبانون
سے بچھونے اور تکیے ہین واسطے مجاز کلام کے ظلل انکو بھی فرمایا ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ط یہہ عذاب کہ مذکور
ہوا ڈراتا ہے اللہ ساتھہ اسکے بندون کو تو کہ بچین اُس چیز سے کہ اُسمین انکو مبتلا کرے وُہ کیا ہے شرک ہے
يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ اے بندو میرے پس ڈرو مجھہ سے ایسی بات مت کرو کہ سبب غصے میرےکا ہو لکھا ہے کہ زمان
جاہلیت مین بعضے وحدانیت حق کا اقرار کرتے تھے جیسے سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور زید بن نوفل
رضی اللہ عنہم حق تعالی اُنکی شان مین فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْا
اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى اور جن لوگون نے کہ پرہیز کیا بتون سے یہہ کہ عبادت کرین اُسکو اور رجوع کرتے ہین طرف اللہ کے
اور سب کی عبادت سے مُنہہ پھیر کر متوجہ بحق ہوتے ہین واسطے اُنکے خوشخبری ہے دنیا مین فرشتون کی زبانی
دم مرگ اور عقبی مین ساتھہ بخشش گناہون کے اور بہشت مین رہنے ہمیشہ کی اسباب نزول مین ہے کہ جب
حضرت ابوبکر صدیق ایمان لائے چھہ آدمی عشر مبشرہ سے کہ عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور
عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن زید رضی اللہ عنہم تھے اُنسے ملکر حقیقت اسلام پوچھنے لگے اُنھون جو باتین
کہین وُہ سب مشرف باسلام ہوے اُنکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ
الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ پس بشارت دے بندون میرے کو جو سنتے ہین بات ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پس پیروی
کرتے ہین بہتر اُسکے کی مراد احسن سے حسن ہے کیونکہ باتین حضرت صدیق کی سب حسن تھین اور بعضے کہتے
ہین کہ مراد استماع قول سے قرآن ہے اور احسن اُسکا محکم اُسکا ہے نہ منسوخ اور عزیمت ہے نہ رخصت اور عفو
مین ہے کہ قرآن مین قدح اعدا ہے اور مدح اولیا ہے وُہ متابعت احسن کرتے ہین کہ مثلا طریقہ موسی کا ہے نہ سیرت
فرعون علی ہذا القیاس لباب مین ہے کہ مراد قول اہل ملل کے ہین اور احسن سب کا اسلام ہے اور اشہر
یہہ ہے کہ مراد قول سے باتین ہین کہ مجلسو مین ہوتی ہین اہل دل متابعت احسن اُن اقوالون کی کرتے ہین چنانچہ
مثل ہے خذ ما صفا ودع ما کدر قرد باتین کسی کی جو سنے اُنمین تامل کر ڈالا بد چھوڑ دے بہتر کو لے دع ما کدر خذ ما صفا
بحر الحقائق مین ہے کہ قول عام ہے کلام اللہ کا ہو یا فرشتے کا یا انسان کا یا شیطان کا یا نفس کا اور انسان کو چھوٹا
سچا برا بھلا سب کہتا ہے اور شیطان عصیان کی طرف بلاتا ہے اور نفس آرزون کی رغبت دلاتا ہے اور فرشتہ طاعت کی

دعوت کرتا ہی اور اللہ تعالیٰ اپنی طرف بلاتا ہی کہ تبتل الیہ تبتیلا پس بندگان خاص وہ ہین کہ حسن قول کی
جو خطاب رب الارباب ہی اور زبان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی پیروی کرتے ہین فسر کیا ہی وصل نے
کام ہکو قبول ہی سب جو کچھ پیام لایا اپنا پیام بر ہی اولئک الذین ھدٰھم اللہ واولئک ھم اولوا الالباب یہہ لوگ
پیروی کرنیوالے قول احسن کے ہین جنکو ہدایت کی ہی اللہ نے اور یہہ لوگ وہی ہین صاحب عقلون خالص کہ
وہم کا جسمین میل نہین افمن حق علیہ کلمۃ العذاب کیا پس جو شخص کہ ثابت ہوئی ہے اوپر اسکے بات عذاب کی
یعنی کلمہ وعید کہ مشیر بعذاب ہی جیسے لاملئن جہنم اور ہولاء فی النار مانند اسکے کہ نہین ثابت ہوی اوپر انکے یہہ بات
افانت تنقذ من فی النار کیا پس تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم چھڑا اوبچا اسکو کہ بیچ دوزخ کے ہی یعنی کر سکتا ہے
تو کہ اسکو مسلمان کرکے آتش دوزخ سے بچاوے تاکید ہی انکار مین یعنے یہہ کار تیرے اختیار مین نہین کہ دوزخیون
کو راہی دے ابن عباس رضی اللہ نے کہا کہ مراد دوزخیون سے ابولہب ہے اور عتبہ بیٹا اسکا لکن الذین اتقوا
ربھم لھم غرف من فوقھا غرف مبنیۃ تجری من تحتھا الانھار لیکن وہ لوگ کہ ڈرتے ہین عذاب پروردگار
اپنے سے اور ساتھ ایمان اور طاعت کے متصف ہوے واسطے انکے بالاخانے ہین بہشت مین اوپر انکے اور بالاخانے ہین
مستحکم بنائے ہوے چلتی ہین نیچے انکے نہرین وعد اللہ وعدہ کیا ہی اللہ نے وعدہ کرنا لا یخلف اللہ المیعاد نہین
خلاف کرتا اللہ وعدے اپنے کو الم تر ان اللہ انزل من السماء ماء فسلکہ ینابیع فی الارض کیا نہین دیکھا تونے تحقیق اللہ نے
اتارا آسمان سے مینہہ پس چلا دیا اسکو بیچ چشمون کے کہ بیچ زمین کے ہین ثم یخرج بہ زرعا مختلفا الوانہ پھر نکالتا ہی اس سے
کھیتی کہ مختلف ہین قسمین اسکی جیسے گندم اور جو اور مسور اور چانول یا جدا ہین رنگ اسکے جیسے سبز اور سرخ اور سوا اسکے
ثم یھیج فتراہ مصفرا ثم یجعلہ حطاما پھر خشک ہو جاتی ہی وہ کھیتی بعد سبزی کے پس دیکھتا ہی تو اسکو زرد
ہوئی پھر کرتا ہی اللہ اسکو ریزہ ریزہ ان فی ذلک لذکری لاولی الالباب تحقیق بیچ مینہہ برسانے اور گیاہ اگانے کے البتہ
نصیحت ہی واسطے صاحب عقلون کے یا پند ہی واسطے ہوشمندون کے کہ دنیا کو مثل کشت تروتازہ کے جانتے ہین اور
اسپر اعتماد نہین کرتے کہ تھوڑی مدت مین طراوت اسکی خشکی سے بدل جاتی ہی اور کٹ کر برابر ہو جاتی ہی
مثنوی مال و دنیا جان شکل سبزہ زار تازگی رکھتا ہی در فصل بہار جب خزان کی باد اسپر آئے ہی زرد ہو
جاتا ہی اور کملاتے ہی افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ آیا پس وہ شخص کہ کھول دیا اللہ نے
سینہ اسکا واسطے قبول اسلام اور فرمان رب السلام اور متابعت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پس وہ اوپر نور معرفت
کے ہی پروردگار اپنے سے یا اوپر یقین اور بصیرت کے ہی اسباب نزول مین ہے کہ یہہ آیت بیچ شان علی اور حمزہ رضی اللہ
عنہما کے ہی کہ حق تعالیٰ نے دل انکے نور معرفت سے روشن کیے پھر ابولہب کے حق مین اور فرزند بے ادب اسکے کے کہا فویل
للقاسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ پس وای ہی واسطے ان لوگون کے کہ سخت ہین دل انکے یاد اللہ کی سے یا حالی

ہین اُس سے اُولٰئِکَ فِی ضَلَالٍ مُّبِینٍ یہہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہین یعنے اُنکی گمراہی جو کچھ بھی عقل رکھتا ہے
اُسپر روشن ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ علامت شرح صدر اور کشادگی دل توجہ باخرت
ہے اور اعراض دنیا سے یعنے دنیا سے پرہیز کرنا اور موت کی تیاری کرنی پہلے واقع ہونے اسکے سے لطیف نشان شرح سینہ
کرتا ہے اعتراض دنیا سے لگانا دھیان اپنا ہر گھڑی ہر آن مولا سے اُدھر سے مُنہہ پھیرا دل کی توجہ بس اُدھر
رکھنا رضائے حق طلب کرنا ہے دنیا اور عقبی سے لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سے استدعا کی کہ کیا خوب ہو جو ہم سے کلام آپ فرماوین اور طوطی روح ہماری کو حدیث لب شکر بار اپنی
سے شیرین کرین فرد شکر افشان لب شیرین کو ہو گویا گر اہل اذواق کو ہے آپ کی ہر بات نبات یہہ آیت
اُتری کہ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ اللہ نے اتارا ہے نیک تر سخن کہ کتاب ہے متشابہ ایک
دوسرے کے یعنے قرآن کہ آیتین اسکی متشابہ ہین ایک دوسرے کی اعجاز یا درستی جیسی الفاظ مین اور صحت
معنی مین یا بعض اسکا سچا کرنیوالا بعض دوسرے کا ہے اور اسمین تناقض اور اختلاف نہین دوہرائے جانیوالے یعنے
پھیرا اسمین امر اور نہی اور وعدہ اور وعید مسطور ہے اور بہشت اور دوزخ اور عذاب اور ثواب اور مومن اور
کافر مذکور ہے تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بال کھڑے ہو جاتے ہین اس سے یعنے خوف اور
وعید سے جو اسمین ہے کھال پر ان لوگون کے کہ ڈرتے ہین پروردگار اپنے سے ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی
ذِکْرِ اللّٰهِ پھر نرم ہو جاتے ہین چمڑے دل انکے طرف یاد کرنے رحمت اور مغفرت خدا کے امام قشیری نے کہا
کہ لرزتے ہین ہیبت الہی سے اور ساکن ہوتے ہین انس بادشاہی سے اور بعضون نے کہا ہے کہ لرزہ اور آرام
آثار قبض اور بسط سے ہوتا ہے یا بسبب استتار اور تجلی کے کشف الاسرار مین ہے کہ تقشعر منہ جلودہم صفت
مبتدیان راہ ہے اور تلین جلودہم وقلوبہم وصف نواختگان لطف اللہ ذٰلِکَ هُدَی اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ
یہہ کتاب کہ قرآن ہے ہدایت اللہ کی ہے یعنے ارشاد خدا ہے واسطے خلق کے راہ دکھاتا ہے ساتھ اسکے جسکو
چاہتا ہے وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ اور جسکو چھوڑ دے اللہ البتہ وادی گمراہی مین پڑے پس نہین
واسطے اسکے کوئی راہ دکھانیوالا کہ اس گمراہی سے نجات دے اَفَمَنْ یَّتَّقِیْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
آیا پس جو شخص کہ بچاتا ہے ساتھ مُنہہ اپنے کے برا عذاب یعنے شعلہ آتش دن قیامت کے مثل اس شخص کے کہ بے غم ہو
عذاب سے اور راحت سے گذارے وسیط مین ہے کہ مراد ابو جہل ہے کہ اسکو دوزخ مین لیجاوینگے ہاتھ گردن مین باندھے
ہوئے اور وہ ساتھ مُنہہ اپنے کے چاہیگا کہ آگ سے بچے وَقِیْلَ لِلظّٰلِمِیْنَ ذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْسِبُوْنَ اور کہا گیا واسطے
ظالمون کے چکھو جو کچھ کہ تھے تم کماتے یعنے وبال اس چیز کا کہ کرتے تھے تکذیب پیغمبر سے کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ جھٹلایا تھا جنھون نے کہ پہلے تھے کفار مکہ سے اپنے پیغمبرون کو پس آیا انکو عذاب

الّتی اُمّس جگہہ سے کہ نجانتے تھے اور توقع نہین رکھتے تھے فاذاقہم اللہ الخزی فی الحیوۃ الدنیا پس چکہائی
انکو اللہ نے رسوائی اور خواری بیچ زندگانی دنیا کے ساتھہ قتل اور قید اور اجلا وغیرہ کے ولعذاب الاخرۃ اکبر اور البتہ
عذاب آخرت کا کہ واسطے اُنکے تیار کیا ہی بہت بڑا ہی عذاب دنیا سے کیونکہ وہ دائم اور غیر منقطع ہوگا لو کانوا
یعلمون کاش کہ ہوتے جانتے کہ عبرت پکڑتے اور اپنی جان کو عذاب سے بچاتے ولقد ضربنا للناس فی ھذا القرآن من کل
مثل لعلہم یتذکرون اور البتہ تحقیق بیان کی ہمنے واسطے لوگون کے یا اہل مکہ کے بیچ اس قرآن کے ہر ایک مثال
سے کہ کام آوے وہ دین مین تو کہ وہ نصیحت پکڑین ساتھہ اُسکے اور اُس قرآن کو کہ بھیجا ہمنے قرآنا عربیا
غیر ذی عوج لعلہم یتقون ٥ قرآن ہی عربی زبان مین بن کجی والا یعنے بے عیب اور بے خلل اور بے نقصان
فقیہ ابو اللیث نے ساتھہ اسناد اپنی کے ابن عباس رض سے نقل کیا کہ غیر مخلوق ہی پھر تقدیر نازل کیا تو کہ وہ سبب
تامل کرنے بیچ معانی اُسکی کے پرہیز کرین کفر اور تکذیب سے اور ڈرین تکذیب سے ضرب اللہ مثلا رجلا فیہ
شرکاء متشاکسون بیان کی اللہ نے مثال واسطے مشرک اور موحد کے ایک مرد کی کہ بیچ اُسکے شر
ہین یعنے ایک غلام کی کہ کئی خواجہ اُسمین شریک ہین بدخو ناسازگار کہ ہر ایک اسکو ایک کام فرماتا ہی اور کسی کا
کام نہین تمام ہوتا سب اُس سے ناراضی رہتے ہین ورجلا سلما لرجل اور ایک مرد سلامت شریکون سے
واسطے ایک مرد کے یعنے ایک غلام کہ اُسکا ایک خواجہ ہی کوئی اُسمین نہین جھگڑتا اور وہ بفراغت متوجہ طرف
اپنے مالک کے ہی اور اُسے خوش رکھتا ہے ھل یستویان مثلا کیا برابر ہوتے ہین یہہ دو غلام از روے
مثال کے بے شک نہین برابر ہوتے کیونکہ ایک جھگڑے مین ہی بہت سے خواجاؤن کے عاجز ہین اور ہر ایک
خواجہ اُس سے ناراضی ہے اور دوسرا شرکت سے خواجاؤن کے بچا ہی ایک خواجہ رکھتا ہی سو وہ خوش ہی
اُس سے پہلی مثال مشرک کی ہی کہ عبادت مین بہت سے معبودون کے دل چل چل رکھتا ہی اور پریشان خاطر
ہی اور دوسری مثال موحد کی ہے کہ عبادت کرتا ہی ایک معبود کی اور اُسیکو دوست رکھتا ہی اور سوا
اُسکے کسی سے امید نہین رکھتا فرد ایک کا رافت ہو ایک ہی یار کافی ہی تجھے ایک دل رکھتا ہی ایک دلدار
کافی ہی تجھے الحمد للہ ، سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ اکیلا ہے بل اکثرہم لا یعلمون بلکہ اکثر اُنکے نہین
جانتے کہ وہ واحد لا شریک ہے اُسیکو مالکیت ہی نہ غیر اُسکے کو لکھا ہے کہ کفار مکہ کہتے تھے نتربص بہ ریب المنون
امید وار ہین ہم کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم وفات پاوین اور ہم اُنسے چھوٹ جاوین حق تعالی نے فرمایا انک ،
میت وانہم میتون تحقیق تو بھی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم مرنے والا ہی اور تحقیق مشرک بھی مرنے والے
ہین یا تو جیتے گا اور یہہ مردے ہین یعنے جلد مرینگے پس انتظار کرنا اُنکا دوسرے کے موت کا باوجود اسکے کہ آپ مرنے والے ہین
عین جہالت ہی ثم انکم یوم القیمۃ عند ربکم تختصمون پھر تحقیق تم اے مومنون کافرو تے دن قیامت کے نزدیک

پروردگار اپنے کے جھگڑوگے امر دین میں اور تحقیق غالب رہوگے اُنپر یعنے کہتے ہین کہ جھگڑنا عام ہے کہ یعنے
جھگڑینگے قضا یا دنیوی میں اور سب اپنے اپنے حق کو پہنچینگے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ
پس کون شخص ظالم تر ہے اُس سے کہ جھوٹھ باندھتا ہے اوپر اللہ کے اور اُسکے زن اور فرزند اور شریک ٹھہراتا ہے
اور جھٹلاتا ہے سچ کو کہ قرآن ہے جب آیا اُسکے پاس یا مراد ذی الصدق ہے یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتا ہے
اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۵ کیا نہین یعنے ہے بیچ دوزخ کے جگہہ رہنے کی واسطے کافرون کے وَالَّذِيْ جَآءَ
بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور وہ شخص کہ آیا ساتھ سچ بات کے اور جسنے مان لیا اُسکو یہہ لوگ وہی
ہین پرہیزگار آنیوالا جبرئیل اور سچ بات قرآن اور باور کرنیوالا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم یا آنیوالا پیغمبر اور تصدیق
کرنیوالا صدیق ہے رضی اللہ عنہ تبیان مین مجاہد سے منقول ہے کہ مصدق علی مرتضی رضی اللہ عنہ ہے اور بعضے کہتے
ہین کہ سب مسلمان ہین لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے اُنکے ہے جو چاہین نعمت اور کرامت نزدیک پروردگار
اپنے کے ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ یہہ ہے بدلا احسان کرنیوالونکا یعنے اہل تصدیق کا اور اللہ تعالی اُنکو جزا دیتا ہے
لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا توکہ دور کریگا اللہ تعالی اُنسے بدترین اُس کام کا کہ کیا اُنھون نے ذکر لفظ اسوء کی
واسطے مبالغہ کے ہے یعنے جو بہت بد ہے اُسکو دور کر ڈالیگا توکہ بد کو بطریق اولی دور کریگا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ
الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور بدلا دیوے اُنکو ثواب اُنکا ساتھ بہتر اُس چیز کے کہ تھے وہ کرتے یعنے ایمان یا احسن اعمال
اُنکیکا ثواب زیادہ دیوے اور باقی عملونکا اسی دستور پر عطا فرماوے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ط کیا نہین اللہ
کفایت کرنیوالا بندے اپنے کو یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل یہہ ہے کہ کفایت کریگا شر دشمنون کے سے
اور فتح دیگا مشرکون پر اور غالب کریگا دین اُنکے کو سب دینون پر لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم عیب
بتون کے بیان کرتے تھے مشرکون نے کہا کہ یہہ باتین مت کرو ایسا نہو کہ ہمارے خدا تمکو کچھ رنج پہنچاوین اور
تم تباہ ہو جاؤ حق تعالی نے فرمایا کہ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اور ڈراتے ہین تجھکو مشرک ساتھ اُن شخصون کے
کہ عبادت کرتے ہین سوا خدا کے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ اور جسکو گمراہ کرے اللہ تعالی توکہ ڈراوے لوگون کو
بتون سے کہ نہ نفع دے سکتے ہین نہ ضرر پس نہین واسطے اُسکے کوئی راہ دکھانیوالا کہ سیدھے رستہ پر لاوے
وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ اور جسکو راہ دکھاوے اللہ توکہ سوا اُسکے کسی سے نہ ڈرے پس نہین واسطے اُسکے کوئی
گمراہ کرنیوالا کہ سیدھی راہ سے پھیراوے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ کیا نہین اللہ غالب دشمنون پر بدلا لینے والا
کافرون سے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ اور اگر پوچھے تو مشرکان مکے سے کہ کسنے پیدا کیا ہے
آسمانون کو اور زمین کو البتہ کہینگے کہ اللہ نے کیونکہ ظاہر ہین دلیلین اُسکی یگانگیت پر اور پر خالقیت کے قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ
مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ

ممسکات رحمتہ ط کہہ کیا پس دیکھا ہے تمنے اُن چیزون کو کہ پکارتے ہو سوا خدا کے یعنے بتون کو کہ پوجتے ہو اگر ارادہ
کرے مجھکو اللہ ساتھہ سختی اور محنت کے کیا ہین وہ بت کھولنے والے اور دور کرنیوالے ضرر اسکے کو یعنے اُس سختی کو
کہ خدا نے ساتھہ میرے چاہی ہے یا اگر خدا ارادہ کرے مجھکو ساتھہ راحت اور منفعت کے کیا ہین وہ بند کرنیوالے رحمت
اسکی کو مجھہ سے مقاتل نے کہا ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ سوال مشرکون سے کیا وہ چپ ہو رہے حق تعالی نے
فرمایا کہ قل حسبی اللہ کہہ کہ کفایت ہے مجھکو اللہ بھلائی پہچانے مین اور برائی دور کرنے مین علیہ یتوکل المتوکلون
اوپر اُسکے نہ اوپر غیر اُسکے کے توکل کرتے ہین توکل کرنیوالے اور کام سب اپنے سپرد کرتے ہین اُسکو حسبنا اللہ نعم الوکیل
نعم المولی و نعم النصیر قل یقوم اعملوا علی مکانتکم انی عامل کہہ اے قوم میری عمل کرو اوپر جگہہ اپنی کے تحقیق
مین بھی عمل کرتا ہون فسوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ ویحل علیہ عذاب مقیم پس البتہ جان لوگے تم کون شخص
ہے ہمارے تمھارے مین سے کہ آویگا اسکو عذاب کہ رسوا کریگا اسکو اور اُتریگا اوپر اسکے عذاب ہمیشہ رہنے
والا سمجھہ لیجئے کہ بدر کے لڑائی مین عذاب رسوائی کا مشرکون پر آیا کہ بہت مارے گئے بہت ذلیل ہوے پکڑے گئے
انا انزلنا علیک الکتاب للناس بالحق تحقیق ہمنے اُتاری ہے اوپر تیرے کتاب یعنے قرآن واسطے لوگون کے
ساتھہ حق کے یا بسبب بیان حق کے کیونکہ اسمین وہ باتین ہین جو معاد اور معاش مین کام آوین فمن اھتدی
فلنفسہ پس جسنے راہ پائی ساتھہ قرآن کے یعنے عمل کیا اُسپر پس واسطے جان اپنے کے ہے یعنے فائدہ اسکا اسکو ہے
ومن ضل فانما یضل علیہا اور جو کوئی گمراہ ہو یعنے قرآن سے پھرا پس سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہے اوپر
جان اپنی کے یعنے وبال اسکا اُسی پر ہے وما انت علیہم بوکیل ہ اور نہین تو اوپر اُنکے نگہبان کہ گمراہی مین نہ پڑنے
دے بلکہ تجھہ پر فقط پہنچا دینا ہے احکام الہی کا اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا اللہ قبض کر
لیتا ہے جانون کو وقت موت اُنکے کے اور جو نہین موے قبض کرتا ہے اُنکو بیچ نیند اُنکی کے محی السنہ نے معالم
التنزیل مین لکھا ہے کہ ہر آدمی کے دو نفس ہین نفس حیات اور نفس تمیز نفس حیات جدا ہوتا ہے اُسکا اُس سے
دم مرگ اور اسکے جانے سے نفس تمیز بھی جاتا رہتا ہے اور نفس تمیز مفارقت کرتا ہے وقت خواب اور اسکے جانے
سے نفس حیات نہین جاتا احقاف مین ابن جبیر سے منقول ہے کہ حق تعالی جمع کرتا ہے درمیان ارواح احیا
اور اموات کے تو کہ ساتھہ ایک دوسرے کے نشان آشنائی کا دیتے ہین فیمسک التی قضی علیہا الموت ویرسل الاخری
الی اجل مسمی ط پس بند رکھتا ہے اُس عالم مین اس نفس کو کہ پہلے اس سے مقرر کی ہے اوپر اسکے موت اور
بھیج دیتا ہے اور نفسون کو کہ جنسے زندگانی ہے طرف بدنون اُنکے کے ایک وقت مقرر تک کہ اجل اُنکی پہنچے اور نزدیک جمہور
مفسرون کے امساک اور ارسال واسطے اُن نفسون کے ہے کہ خواب مین قبض کئے جاوین ان فی ذلک لایات
لقوم یتفکرون تحقیق بیچ قبض کرنے جانون کے اور نگاہ رکھنے اُنکے کے اور طرف بدنون کے پہنچے گے البتہ نشانیان ہین اوپر کمال

قدرت کے اور علامتین ہین واسطے حشر اور بعث کے واسطے اُس قوم کے کہ فکر کرتے ہین موت مین کہ مشابہ نیند کی ہے اور
زندگی مین کہ مثل جاگنے کے ہے توریت مین مذکور ہے کہ ای فرزند آدم جیسا کہ سو جاتا ہے تو مرجاویگا اور جیسا
کہ جاگ جاتا ہے تو زندہ ہوگا بعد موت کے اور کافر اسمین تامل نہین کرتے اَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ کیا پکڑے
ہین انھون نے سوا اللہ کے سفارش کرنیوالے کہ وہ کہکر بچا لینگے قُلْ اَوَلَوْ کَانُوْا لَا یَمْلِکُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَعْقِلُوْنَ ۵
کہہ کیا سفارش کرینگے وہ جو نہین اختیار رکھتے ہون کسی چیز کا اور نہ سمجھتے ہون اپنے پجاریون کو یعنے توقع شفاعت
کی رکھتے ہو پتھرون سے کہ علم اور قدرت سے بے نصیب ہین قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا کہہ واسطے خدا کے ہے سفارش
سب یعنے حکم اسکا کہ کوئی بے اذن اسکے کسیکی شفاعت نکر سکیگا لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اسکے ہے
بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ پھر طرف اُسکے پھیرے جاؤگے تم دن قیامت کے وَاِذَا
ذُکِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اور جسوقت یاد کیا جاتا ہے اللہ کو اکیلا بغیر یاد بتون کے جیسے
کہ کہین لا الہ الا اللہ نفرت کرتے ہین دل اُن لوگون کے کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے وَاِذَا ذُکِرَ الَّذِیْنَ مِنْ
دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ اور جسوقت یاد کئے جاتے ہین وہ جو معبود اُنکے ہین سوا اللہ کے ناگہان وہ خوش
ہو جاتے ہین بسبب غافل ہونیکے حق سے اور مشغول ہونے کے ساتھ باطل کے لیکن معاملہ مومن کا برعکس اسکے ہے
کہ یاد خدا سے خوش ہوتا ہے اور ذکر ما سوا سے غمگین **مثنوی** جب یاد تیری آئی تو دل خرم ہو اور غیر کا ذکر ہو تو
کیا کیا غم ہو گر نام تیرا لون تو خوشی کے مارے عالم مین رہون ولے عجب عالم ہو قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْ مَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ کہہ کہ ای اللہ
ای پیدا کرنیوالے آسمانون کے اور زمین کے اے جاننے والے پوشیدہ کے اور ظاہر کے تو ہی حکم کریگا درمیان بندون
اپنون کے قیامت کو بیچ اُس چیز کے کہ تھے وہ بیچ اسکے اختلاف کرتے امر دین مین وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا
فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور اگر ہو واسطے اُن
لوگون کے کہ ظلم کرتے ہین یعنے کافر ہوے ہین جو کچھ بیچ زمین کے ہے مال متاع سارا اور مانند اُسکے ساتھ اسکے البتہ
بدلا دیوین اسکو برائی عذاب کے سے دن قیامت کے وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ یَکُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ اور ظاہر ہو
جاویگا واسطے اُنکے اللہ کی طرف سے جو کچھ کہ نہ تھے گمان کرتے یعنے گمان اُنکا یہہ تھا کہ بتون کی شفاعت سے رتبہ قرب کا
پاوینگے جو عذاب مین گرفتار ہونگے خلاف اپنے گمان کے معلوم کرینگے نقل ہے کہ ایک مشائخ وقت سے دم مرگ
رویا پوچھا کہ سبب کیا ہے کہا کہ ڈرتا ہون ایسی چیز ظاہر ہونے سے کہ مین جسکو حساب مین نہین لاتا تھا سفیان
ثوری رح سے منقول ہے کہ جب یہہ آیت پڑھتے تھے کہتے تھے ویل لاہل الریا **فرد** مرجائے جاننا جس جس عمل کو اپنے
احسن ہے بوقت مرگ سمجھیگا خلاف اسکے جو کچھ ظن ہے وَبَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا کَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۵

اور مین نے یہہ سب کچھہ کئے ہین یہہ آیت اُتری کہ الا من تاب و امن و عمل عملا صالحا وحشی نے کہا یہہ شرط شدید ہی
مین طاقت اسکی نہین رکھتا کچھہ اس سے سوا اور بھی ہے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ ان اللہ لا یغفر ان
یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء اُسنے کہا مین نہین جانتا کہ مجھے بخشیگا یا نہین اللہ تعالی نے یہہ آیت اُتاری
قل یا عبادی الذین اسرفوا تا آخر مسلمانون نے عرض کیا کہ یہہ خاص وحشی کے واسطے ہے یا ہم سب کے فرمایا حضرت نے
واسطے عام مسلمانون کے خذ کلامہ سمجھہ لیجئے کہ یہہ آیت بڑی امید کی ہے قرآن شریف مین حدیث مین آیا ہے
کہ دوست نہین رکھتا مین دنیا اور ما فیہا کو کہ مجھے ہو عوض اس آیت کے کیونکہ یہہ آیت دنیا سے اور جو کچھہ دنیا مین
ہے اس سے بہتر ہے معالم مین ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مسجد مین آئے دیکھا کہ واعظ مذکور دوزخ
کا اور طوق و سلاسل اسکا ذکر کرتا ہے فرمایا اے واعظ کیون لوگون کو نا امید کرتا ہے نہین پڑھا تونے کہ حق
تعالی فرماتا ہے قل یا عبادی الذین اسرفوا الایۃ فصول مین ہے کہ امیدواری کی اس آیت مین تین چیزین ہین
اول لطف خطاب ہے کہ فرمایا یا عبادی اور نکہا یا ایہا العصاۃ دوسری نرمی عتاب ہے کہ فرمایا اسرفوا
اور نفرمایا اخطاؤ تیسری تنبیہ باسباب ہے کہ فرمایا لا تقنطوا فتوحات مین ہے کہ لا تقنطوا نہی ہے اور جس سے
حق تعالی نے نہی فرمائی باز رہنا اس سے لازم ہے پس نا امیدی کسیطرح روا نہین مصرعہ بلکہ نا امیدی کہ
ہے کفر راہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ط تحقیق اللہ تعالی بخشتا ہے گناہ ساری کتنی ہی بہت ہون سوا
شرک کے کہ مطلقا نہین بخشا جاتا بعضے علما کہتے ہین کہ غفران ذنوب بشرط توبہ ہے یہہ قول خلاف ظاہر ہے
وسیط مین ساتھہ اسناد اپنے کے لایا ہے اسما بنت زید رضی اللہ عنہا سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا و لا یبالی انہ ہو الغفور الرحیم تحقیق وہ ہے بخشنے والا گناہونکا
مہربان بندون پر یہہ آیت غریق بحر عصیان کو ساحل نجات پر لگاتی ہے اور مریض جرائم کو معجون شفا کھلاتی ہے
نظم ملا ہے ہمکو رافت توشہ راہ عجب لا تقنطوا من رحمۃ اللہ سراپا گرچہ ہین ہم غرق عصیان یہہ ہے ہمکو
امید فضل رحمان خدا نے خود کہا ہے میرے بندو میری رحمت سے نا امید مت ہو پھر اس بخشش سے نا امید ہونا نہین ہے
کچھہ مگر ایمان کھونا و انیبوا الی ربکم و اسلموا لہ من قبل ان یاتیکم العذاب اور رجوع کرو ساتھہ طاعت کے یا دعا اور
زاری کے طرف پروردگار اپنے کے اور مطیع رہو واسطے امر اسکے کے یا اخلاص اختیار کرو توحید مین پہلے اس سے
کہ آوے تمکو عذاب ثم لا تنصرون پس نہ مدد دئے جاؤ گے یعنے عذاب دور کرنے مین تمہاری مدد نکرے گا
واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم من قبل ان یاتیکم العذاب بغتۃ و انتم لا تشعرون ۵ اور پیروی
کرو بہتر اس چیز کی کہ اُتاری گئی ہے طرف تمہارے پروردگار تمہارے سے یعنے عزیمت کو اختیار کرو نہ رخصت کو اور
ناسخ کی پیروی کرو نہ منسوخ کی پہلے کہ اس سے آوے تمکو عذاب ناگہان اور تم نہ جانتے ہو آنا اُسکا تو کچھہ تدارک کرو

یہہ لوگ وہی ہین زیان پانیوالے کہ مرجع انکا دوزخ ہے لکہا ہے کہ کفار قریش پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو طرف
دین ابا انکے کے دعوت کرتے تھے حق تعالی نے فرمایا قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِّي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ کہہ کیا
پس سوا اللہ کے حکم کرتے ہو مجہکو کہ عبادت کرون مین بعد ان سب دلیلون ظاہر کے اے جاہلو وَلَقَدْ أُوحِيَ
إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ اور البتہ تحقیق وحی کی گئی ہے طرف تیرے اور طرف ان لوگون کے
کہ پہلے تجہہ سے تھے پیغمبر یعنے تجہہ سے اوپر ہر ایک پیغمبر سے کہا گیا ہے کہ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ
مِنَ الْخَاسِرِينَ اگر شریک لاویگا یعنے ساتھہ فرض محال کے اور اصح یہہ ہے کہ مخاطب ظاہر مین پیغمبر ہین اور حقیقۃ
مین افراد مسلمانان است انکے ہین ہر ایک کو فرماتا ہے کہ اگر شریک لاویگا تو البتہ کہوئے جاوینگے عمل تیرے
جو بوقت ایمان واقع ہوے ہین اور البتہ ہوجاویگا تو زیان پانیوالون سے کہ بعد نعمت دین کے لذت شرک
مین پڑیگا بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ بلکہ اللہ ہے پس عبادت کر اور ہو شکر کرنیوالون سے نعمت توحید
اور عبادت پر ابن عباس رضی اللہ نے کہا کہ ایک عالم یہودی نے حضرت سے عرض کیا کہ اے محمد جانتا ہے کہ اللہ
تعالی قیامت کے دن آسمانون کو ایک انگلی پر رکہیگا اور زمین کو ایک انگلی پر اور پہاڑون کو ایک پر اور آب و
خاک کو ایک پر پس ہلاکر انگلیان فرماویگا این الملک واین الملوک حضرت نے سنکر تعجب سے تبسم فرمایا
یہہ آیت اتری کہ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ اور نہ قدر پہچانی یہود نے اللہ کی حق قدر اسکا وَالْأَرْضُ جَمِيعًا
قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ اور زمین ساری مٹھی مین ہے اسکے دن قیامت کے اور آسمان
لپٹے ہوئے ہین بیچ سیدہے ہاتہہ اسکے کے معالم مین ابن عمر سے منقول ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ حق تعالی آسمانون کو لپیٹیگا دن قیامت کے اور کہولیگا سیدہے ہاتہہ لپیٹے ہین اور فرماویگا این الملوک واین
الجبارون واین المتکبرون پس لپیٹے ہوؤن کو کہولیگا معتقد اہل ایمان کا اسطرح کے کلام سے تنزیہہ ہے تشبیہ سے
بحر الحقائق مین ہے کہ مذہب ہمارا بیچ تحقیق اس آیت کے یہہ ہے کہ چہوڑ دین اسکو اللہ کے مراد پر کیونکہ اسطرح
کے کلمات متشابہات سے ہین ان پر ایمان لایا چاہیے اور حقیقت مین انکے کلام نکیا چاہیے سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ
عَمَّا يُشْرِكُونَ پاک ہے وہ وصف جواہر اور اعراض اور اجسام سے اور برتر ہے اس چیز سے کہ شریک لاتے
ہین وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ اور پہونکا جاویگا بیچ صور کے پہلے بار انکے قول
پر کہ دو نفخے ثابت کرتے ہین اور اسکو نفخۂ صعق کہتے ہین کہ جب پہونکا جاویگا بیہوش ہوجاوینگے اور اصح یہہ ہے
کہ مرجاوینگے جو کچہہ بیچ آسمانون کے اور جو بیچ زمین کے ہین مگر جسکو چاہے اللہ کہ اٹہانے والے عرش کے ہین یا نگہبان
بہشت اور دوزخ کے ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ پہر پہونکا جاویگا بیچ صور کے دوسری بار اور اسکو
نفخۂ بعث کہتے ہین اس پہونک سے سب مردے جی اٹہینگے پس ناگہان وہ کہڑے ہونگے کنارے قبرون کے دیکہتے ہونگے ہر طرف

ظاہر انکا پاکیزہ ہوجاویگا وہ دوسرے کا پانی پینگے باطن انکا مطہر اور منور ہوجاویگا اُسوقت فرشتے کہینگے پاک
ہوئے تم ساتھ ظاہر اور باطن کے پس داخل ہو بہشت مین ہمیش رہنے والے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا
وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ اور کہینگے مسلمان جب بہشت مین داخل ہوگے
سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے سچا کیا وعدہ اپنے کو ساتھ ثواب کے اور وارث کیا ہمکو زمین بہشت کا
تو کہ جگہہ پکڑتے ہین ہم بہشت مین جہان چاہین ہم فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ پس بہت اچھا ہے ثواب عمل کرنے والونکا
یعنے فرمانبردارون کا سمجھ لیجئے کہ بہشتیون کو حکم ہوگا کہ جہان چاہین رہین لیکن ہر ایک وہی مقام چاہیگا جو
اُسکے واسطے مقرر ہے وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اور دیکھیگا تو اے محمد صلے اللہ
علیہ وسلم جب مقام قرب مین ہوگا فرشتونکو کھڑے ہوے گرد عرش کے یعنے طواف کرتے ہوئے چہارون طرف
اُسکے پاکی بیان کرتے ہین ساتھ تعریف اُسکی کے یعنے کہتے ہین سبحان اللہ وبحمدہ ساتھ تسبیح کے نفی کرتے ہین اُن
چیزون کی جو لائق جناب کبریا کے نہین ہین اور حمد سے اثبات کرتے ہین اُن صفاتونکا جو سزاوار حضرت مولی
ہین وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور فیصل کیا جاویگا درمیان خلق کے ساتھ حق کے یعنے
ہر ایک کو اُسکے مقام پر اُتارینگے اور کہا جاویگا یعنے فرشتے یا مومن کہینگے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ
پروردگار عالمونکا ہے سمجھ لیجئے کہ جیسا ابتداء خلق آسمان وزمین مین ثنا اپنی کہی کہ الحمد للہ الذی خلق السموات
والارض ویسا ہی وقت قرار پکڑنے اہل آسمان اور زمین کے منزلون اپنا مین وہی تعریف اپنی کی تو کہ جانا
کہ فاتحہ اور خاتمہ لائق اُسیکی تعریف کے ہے فرد کلمہ حمد تیری شان مین چسپ آتا ہے کسکا قد ہے کہ سرو
پا یہ درست آتا ہے سورۃ مومن مکی ہے پچاسی آیتین ہین ایک ہزار ایکسو نناوے کلمے ہین چار ہزار نوسو
ساٹھ حرف ہین فواصل اسکی من علق دبر مین اور ربط اُسکا سورہ زمر سے یہہ ہے کہ افتتاح دونونکا بذکر تنزیل
قرآن ہے اور ساتون حمیمون مین یہہ پہلی ہے حصن حصین مین مستدرک سے منقول ہے ا بروایت معقل بن
یسار رضہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیا گیا ہون مین سورہ طٰہٰ اور وہ سورتین جنکی اول طسم ہے
یعنے سورہ شعراء اور نمل اور قصص اور حم ساتون الواح موسی سے کہ وقت مناجات کے اللہ تعالی نے انکو دین تھین
تفسیر امام ابو اللیث مین باسناد مذکور ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے چرنے روضہائے
بہشت مین پس چاہئے کہ حامیمون کو پڑھے معالم مین ابن مسعود سے نقل کیا ہے کہ جس حم مین پڑتا ہون گویا
کہ چمن بہشت مین پڑتا ہون کہ زمین نرم مین واقع ہے اور تعجب سے اُسمین نظر کرتا ہون اور ابن عباس نے
فرمایا کہ اللہ تعالی قسم کہاتا ہے ساتھ حکم نافذ اور ملک باقی اپنے کے کہ ہر شے کا لباب ہے اور لباب قرآن
کا حمیمین ہین اور بعضے صحابہ اور تابعین سے منقول ہے کہ یہہ عرائس قرآن ہین واللہ اعلم

کرتے ہین اور وہ ستر ہزار صف ہین عرش کو درمیان لئے ہوئے پاکی بیان کرتے ہین ساتھہ تعریف پروردگار اپنے
کے یعنے اللہ کا ذکر کرتے ہین ساتھہ جامع ثنائے صفات جلال اور اکرام کے معالم مین ہے کہ حملہ عرش مین سے
چار کہتے ہین سبحنک اللہم وبحمدک لک الحمد علی حلمک بعد علمک اور چار کہتے ہین سبحانک اللہم وبحمدک لک الحمد علی عفوک بعد قدرتک
اور گویا کہ وہ یہہ نسبت کرم الٰہی ساتھہ ذنوب بنی آدم کے یہہ کلمات کہتے ہین وَيُؤْمِنُونَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ
اٰمَنُوْا اور ایمان لاتے ہین ساتھہ پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگتے ہین اللہ سے واسطے اُن لوگون کے جو ایمان
لائے ہین اور کہتے ہین رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا اے پروردگار ہمارے سما لیا ہے
تونے ہر چیز کو از روئے بخشش اور علم کے یعنے رحمت اور علم تیرا سب شئ کو پہنچا ہے پس بخش واسطے اُن لوگون کے
کہ توبہ کی وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ اور پیروی کی راہ تیرے کی کہ دین اسلام ہے اور بچا انکو عذاب
دوزخ سے رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ
اے پروردگار ہمارے اور داخل کر انکو بہشتون ہمیشہ کی رہنے کے مین جو وعدہ دیا ہے تونے انکو اور داخل کر
ساتھہ اُنکے بہشت مین اُسکو جو لائق ہے بہشت کے یعنے مسلمان ہے باپون اُنکے سے اور بی بیون اُنکی سے اور
اولاد اُنکے سے تو کہ سرور اُنکو اُنکے دیکھنے سے تمام ہو اِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ تحقیق تو ہی ہے غالب
حکمت والا وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ اور بچا انکو برائیون سے یعنے گناہون سے دنیا مین وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ
فَقَدْ رَحِمْتَهٗ اور جسکو بچایا تونے برائیون سے آج کے دن اس جہان مین پس تحقیق رحمت کی تونے آخرت مین اسکو
وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ اور یہہ بچایا تیرا وہی ہے مراد پانا بڑا کیونکہ جو صاحب دولت کہ یہان پناہ عصمت الٰہی مین
ہوگا وہان سایہ رحمت نامتناہی مین ہوگا مثنوی پاوے جو کوئی آج تیرا دست پناہ بخشش کی ملے نہ کیونکہ
فردا اُسے راہ یہان جسے نہین ہے مہر سے تیری نگاہ وہان کیون نہ وہ حسرت سے بھرے نالہ و آہ اِنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ أَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ تحقیق وہ لوگ
جو کافر ہوئے پکارے جاوینگے بزبان ملائکہ سے یعنی جب کافر دوزخ مین جاوینگے اور اپنے نفسون سے دشمنی آغاز کر کر زبان ملامت
اور عتاب کھولینگے کہ کیون زمانہ اختیار مین ایمان نہ لائے فرشتے انکو پکارینگے اور کہینگے البتہ ناخوش رکھنا اللہ کا بہت
بڑا ہے ناخوش رکھنے تمھارے سے اپنے آپ کو اور اللہ تمکو ناخوش رکھتا تھا جو وقت کہ پکارے جاتے تھے تم طرف ایمان کے
پس کفر کرتے تھے تم اور ایمان نہین لاتے تھے قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ کہینگے کافر کہ اے پروردگار
ہمارے مارا تونے ہمکو دو بار اور جلایا تونے ہمکو دو بار یعنے پہلا مارنا وقت اجل آنے کے تھا دنیا مین اور پہلا جلانا قبر
مین اور دوسرا مارنا قبر مین اور دوسرا جلانا بعث مین تبیان مین ہے کہ اولاد آدم کو پشت اُنکی سے نکال کر عہد لیا پھر
مارا پہلا مارنا وہ ہے پھر رحم مین نطفہ مرد کے سے زندہ کر کر دنیا مین مارا دوسرا مارنا وہ ہے پھر آخرت مین زندہ کریگا

یہہ دوبار جلاتا ہی پھر تقدیر کافر مارنے اور جلانے کے قائل ہونگے اور کہینگے فاعترفنا بذنوبنا فھل الی خروج
من سبیل پس اقرار کیا ہمنے ساتھہ گناہون اپنی کے کہ انکار کرنا اور جھٹہانا بعث کا تھا پس آیا ہی طرف نکلنے
ہمارے کے دوزخ سے کوئی راہ کہ اُس سے نکل کر بہشت کو پہنچین مراد انکی قبول ایمان اور توبہ ہی پس فرشتے انکو
نا امید کر کر کہینگے ذٰلکم بانہ اذا دعی اللہ وحدہ کفرتم یہہ بند ہونا تمھارا دوزخ مین بسبب اسکے ہی کہ دنیا مین
جب پکارا جاتا تھا اللہ کو اکیلے کفر کرتے تھے تم ساتھہ یگانگی اسکے کے اور کہتے تھے اجعل الالھۃ الھا واحدا
وان یشرک بہ تؤمنوا اور اگر شریک لایا جاتا تھا ساتھہ اللہ کے بتون کو اور کہتے تھے ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ اقرار
کرتے تھے اور ایمان لاتے تھے تم ساتھہ بت پرستون کے فالحکم للہ العلی الکبیر پس حکم اللہ کا ہی کہ برتر ہی اس سے
کہ اسکا شریک ٹھہراوین بزرگتر ہی اس سے کہ اسکا ہم سر بتاوین ھو الذی یریکم ایتہ وینزل لکم من السماء رزقا
وہی خدا جو کمال قدرت سے دکھاتا ہی تمکو نشانیان دال اوپر وحدانیت اسکی کے اور اتارتا ہی واسطے تمھارے
آسمان سے رزق یعنے باران یا فرشتے کہ تدبیر کرتے ہین اُس چیز کی جو سبب رزق کی ہی وما یتذکر الا من ینیب
اور نہین نصیحت قبول کرتا اور عبرت پکڑتا ان آیتون پر مگر جو شخص کہ رجوع کرتا ہی طرف خدا کے یعنے گناہ سے پھر کر
منہہ لاتا ہی طرف عبادت کبریا کے فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون پس پکارو اللہ
اور عبادت کرو اسکو در الحال کہ خالص کرنیوالے ہو واسطے اسکے عبادت اپنی کو شرک اور ریا سے اگرچہ ناخوش رہین
کافر اخلاص توحید تمھارے کو کیونکہ وہ ساتھہ نعمت ایمان کے کافر ہین اور تم اسپر شاکر ہو پس درمیان تمھارے اور انکے ہی
قول اور فعل تمھارے انکو برے لگتے ہین جیسے کہ گفتار کردار انکے تمکو مگر وہ معلوم ہوتے نہین رفیع الدرجات وہی ہی بلند کرنیوالا
درجون بندون کا دنیا مین اور عقبی مین یا رافع درجات انبیا ہی بلند کرتا ہی درجہ آدم کا ساتھہ صفوت کے اور نوح کا ساتھہ
دعوت کے اور ابراہیم کا ساتھہ خلت کے اور موسی کا ساتھہ قربت کے اور عیسی کا ساتھہ زہادت کے اور حضرت مصطفی کا
ساتھہ شفاعت کے علیہ وعلیہم الصلوۃ والتسلیمات سلمی رح نے کہا ہی کہ درجہ جسکا چاہے بلند کرے ساتھہ معرفت اسکی
پہچاننے اپنے کے بحر الحقائق مین ہی کہ بلند کرنیوالا درجے محبون کے ہی ساتھہ فنا کے محبت سے اور لقا کے ساتھہ محبوب
کے ایک بزرگ نے کہا کہ نہین پائی جاتی لقا مگر ساتھہ فنا کے جب تک شربت فنا نہ پیئیگا خلعت لقا نہ پہنیگا فرد
گر ہی لقا چاہتا جام فنا نوش کر ملنا خدا کا ہی یہہ اپنے خودی سے گذر ذو العرش صاحب عرش کا ہی یعنے خالق
اور مالک اسکا یا ملک اور سلطنت والا ہی یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ ڈالتا ہی روح کو حکم اپنے
سے یا بھیجتا ہی جبرئیل علیہ السلام کو اوپر جسکے کہ چاہتا ہی بندون اپنے سے رتبہ نبوت کا عطا کرتا ہی جسکو چاہتا ہی
لینذر یوم التلاق یوم ھم بارزون تو کہ ڈرا دے وہ جسپر وحی آئی ہی لوگون کو دن ملاقات ایک دوسرے
کے سے یعنے اس دن سے کہ روحین جسمون سے ملینگی یا اہل آسمان اور زمین ملاقات کرینگے یا اولین اور آخرین یا معبودان

اور عابدون کی ملاقات ہوگی یا ظالم اور مظلوم ملینگے یا ہر عامل ملاقات کریگا عمل اپنے سے جسدن کہ بندے ظاہر
ہونگے قبرون سے لایخفی علی اللہ منہم شیئ نہ چھپیگا اوپر اللہ کے بندون سے اور احوال انکے سے باوجود کثرت
انکے کچھ بلکہ سب کو جانیگا اور موافق اعمال کے جزا دیگا اور پکارنیوالا پکاریگا لمن الملک الیوم واسطے کس کے ہے
پادشاہی آج کے دن پس سب بندے متفق ہوکر جواب دینگے للہ الواحد القہار واسطے اللہ کے اکیلے غالب کے
ہے یہہ جواب سب مسلمان دینگے بلکہ کفار بھی کہ علم ضروری وحدانیت حق پر انکو حاصل ہوگا اس جواب مین
مومنون کے موافق ہونگے الیوم تجزی کل نفس بما کسبت آج کے دن بدلا دیا جاویگا ہر جی ساتھ اُس چیز
کے کہ کمایا تھا لاظلم الیوم نہین ظلم آج کے دن نہ ثواب کسیکا کم کرینگے نہ عذاب بڑھا وینگے نہ کسیکو کسیکے گناہ
پر پکڑینگے نہ بھلائی کا بدلا برائی دینگے ان اللہ سریع الحساب تحقیق اللہ جلد لینے والا ہے حساب اور جزا
ہر ایک کی دیگا قیامت کو شتاب وسیط مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی فرماویگا
کہ مین پادشاہون جزا دینے والا لائق نہین ہے کہ کوئی بہشتی بہشت مین جاوے اور نہ کوئی دوزخی دوزخ مین جب تک
کہ جس کسی نے کسی پر ظلم کیا ہے اُسکا قصاص نکرلون پس یہہ آیت پڑھی کہ الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لاظلم الیوم

مثنوی ظالم کا قیامت مین ٹھکانا ہے برا ہے حال بد اور وبال پایا ہے برا ہیچ ظلم سے رافتا کہ دن محشر کے

لاظلم الیوم تازیانا ہے برا وانذرہم یوم الازفۃ اذ القلوب لدی الحناجر کاظمین اور ڈرا کافرون کو عذاب دن
نزدیک آنیکے سے یعنے روز قیامت سے کہ البتہ آنیوالا ہے اور جو آنیوالا ہے وہ نزدیک ہے پہنچنے مین جسوقت کہ
دل نزدیک حلق تکے کے ہونگے غم بھرے ہوئے یعنے خوف سے اُسدن کے دل اپنی جگہہ سے قصد نکلنے کا کرکر حلق
تک آوینگے اور وہین ٹھہر جاوینگے نہ پھر کر اپنے مقام پر آوینگے کہ صاحب انکا راحت پاوے اور نہ باہر نکل جاوینگے
کہ مخلصی ہاتھ آوے ایسے دل والے ہونگے غم بھرے ہوئے ما للظالمین من حمیم ولا شفیع یطاع نہین واسطے
ظالمون کے یعنے کافرون کے اُسدن کوئی دوست کہ عذاب اُنسے دفع کرے اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ کہا اُسکا مانا جاوے
اور شفاعت اُسکی قبول ہو یعلم خائنۃ الاعین جانتا ہے خیانت آنکھون کی یعنے نگاہ کرنی اُن چیزون پر
کہ حرام ہے یا آنکھہ مارنی لوگون کے عیب پر یا دروغ کوئی دیکھنے اور نہ دیکھنے پر امام قشیری رح نے کہا ہے کہ خیانت
محبون کے آنکھون کی یہہ ہے کہ وقت مناجات کے جھپک جاوین چنانچہ زبور مین ہے کہ جھوٹا ہے جو
کوئی دعوی محبت کرے اور رات کو سو رہے **نظم** من نام عشق نام عنہ وصالنا نظم عاشقون کو خواب سے کیا کام
ہے وہان خیال یار صبح و شام ہے نالہ وزاری ہے بیتابی کے ساتھہ اشکباری کو ہان ہے بیخوابی کے ساتھہ
شمع سان روتا ہے ساری رات ہے کاٹنا جل جل کے بس اوقات ہے وما تخفی الصدور اور جانتا ہے اللہ جو کچھہ
چھپاتے ہین سینے فرد جی کی باتین ہین وہ سب پہچانتا جو چھپے ہین رازوہ ہے جانتا واللہ یقضی بالحق اور

اور نہین مکر کا فرعون کا بہ نسبت پیغمبرون اور مومنون کے مگر بیچ گمراہی اور بیہودگی کے یعنے کچھ پیش نہین جاتا ہے اور
وبال اسکا انہین پر آتا ہے پس فرعون نے حضرت موسی کے حق مین اپنے مصاحبون سے مشورہ کیا اور کہا اسکو
مار ڈالا چاہیے سب نے کہا کہ اپنے قاتل پر اسنے جادو کیا ہو اور اس سے خلل محتین پہنچے یا یہہ کہ لوگ کہین فرعون اس سے
معارضہ نکر سکا مر واد الاصلاح یہہ ہے کہ جادوگرون کو بلاوین تو کہ اس سے مقابلہ کرین فرعون کو یہہ بات پسند
آئی اور سمجھا کہ وہ پیغمبر ہے قتل سے اسکے ڈرا لیکن قوم کے روبرو اپنا دبدبہ ظاہر کیا وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْ
اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ اور کہا فرعون نے چھوڑ دو مجھکو تو کہ ذلت سے مار ڈالون موسی کو اور چاہیے کہ
پکارے خدا اپنے کو تو کہ قتل میرے سے اسکو بچاوے اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ
تحقیق مین ڈرتا ہون اس سے کہ بدل ڈالے دین تمھارے کو اور عبادت میری سے باز رکھے یا یہہ کہ ظاہر کرے بسبب
دعوت اپنی کے بیچ زمین کے فساد یا ظاہر ہو بسبب دعوت اسکی کے بیچ زمین مصر کے تباہی یہہ پچھلی معنے موافق قرأت اظہر کے
ہین کہ آئی ہے وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۵ اور کہا موسی نے اپنی قوم
کو یہہ خبر سنکر تحقیق مین نے پناہ پکڑی ساتھہ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمھارے کے شر ہر تکبر کرنیوالے کے سے کہ
بسبب سرکشی کے نہین ایمان لاتا ساتھہ حساب کے فرعون کا نام نہ لیا ایسی وصف سے ذکر کیا کہ اسکو اور اسکے مصاحبون کو
شامل ہو اور جب خبر قتل موسی علیہ السلام کی فاش ہوی دوست غمگین اور دشمن شاد ہوئے وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ
مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اور کہا ایک مرد ایمان والے نے لوگون فرعون کے مین سے یعنے خربیل یا شمعان نے
کہ مدت سے چھپاتا تھا فرعون اور مصاحبون اسکے سے ایمان اپنے کو لکھا ہے کہ سو برس سے ایمان رکھتا ہے اور
چھپاتا تھا جب خبر سنی کہ فرعون قصد قتل کا موسی کے کرتا ہے کہا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ کیا
مار ڈالوگے تم ایک شخص کو اسواسطے کہ کہتا ہے پروردگار میرا اللہ ہے وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ اور تحقیق آیا ہے
تمھارے پاس ساتھہ دلیلون ظاہر کے پروردگار تمھارے سے وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ اور اگر ہے وہ
جھوٹھا ہے پس اوپر اسکے ہے وبال جھوٹھ اسکا اور وہ اسے ہلاک کریگا وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ
الَّذِيْ يَعِدُكُمْ اور ہے وہ سچا پہنچے گی تمکو بعضے وہ چیز کہ وعدہ دیتا ہے تمکو یعنے کہتا ہے کہ عذاب دنیا اور آخرت کا
تمکو پہنچیگا پس اگر سچا ہے تو بعضے سخت اس وعدے دئے سے کہ عذاب دنیا ہے جلد تمکو پہنچیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا
يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۵ تحقیق اللہ تعالی نہین ہدایت کرتا یعنے توفیق راہ پانے کی نہین دیتا اس شخص کو
کہ حد سے نکل جانے والا ہے قتل کرنے مین کو دکان بے گناہ کے جھوٹھا ہے دعوئے خدائی مین يٰقَوْمِ لَكُمُ
الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ اے قوم میری واسطے تمھارے ہے پادشاہی آج در الحال کہ غالب ہو بنی اسرائیل پر
بیچ زمین مصر کے فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا پس کون مدد دیگا ہمکو اور حمایت کریگا عذاب خدا کے سے اگر

آجاوے ہمپر پس بقصد قتل کا موسی علیہ السلام کے مت کرو اور ہاتھ اُس سے اُٹھاؤ وقال فرعون ما اُریکم الا ما
اریٰ وما اھدیکم الا سبیل الرشاد کہا فرعون نے اُس شخص کو کہ مومن تھا اور قتل موسی سے نہین کرتا تھا اور اور
لوگون کو جو نزدیک اُسکے حاضر تھے نہین دکھاتا مین تمکو مگر جو کچھ دیکھتا ہون مین یعنے تمھین دکھاتا ہون مین راہ صواب
کی اُسکے قتل مین اور دیکھتا ہون مین صلاح اسی مین اور نہین بتاتا مین تمکو مگر راہ بھلائی کی جبرئیل نے جو یہ بات
سنی غصے ہوکر قوم کو ڈرانے لگا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وقال الذی اٰمن یٰقوم انی اخاف علیکم مثل یوم الاحزاب
اور کہا اُس شخص نے جو ایمان لایا تھا اے قوم میری تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے سبب جھٹلانے موسی کے
اور بعرض حال اُسکے کے مانند دن اُن لشکرون کے سے کہ تکذیب پیغمبرون کی کی تھی مراد روز ہلاک ہونے اُنکے
کا ہے پھر تفصیل اُسکی فرماتا ہے کہ مثل داب قوم نوح وعاد وثمود والذین من بعدھم مانند عادت قوم
نوح علیہ السلام کے کہ طوفان سے ہلاک ہوئی اور قوم عاد کی کہ باد صرصر سے موئی اور گروہ ثمود کی کہ جبرئیل علیہ السلام
کے چیخ سے غارت ہوئی اور مانند حال اُن لوگون کے کہ پیچھے اُن سے تھے جیسے اہل موتفکہ کہ شہر الٹائے گئے اور
اصحاب ایکہ کہ عذاب ظلمت مین گرفتار ہوئے وما اللہ یرید ظلما للعباد ۔ اور نہین اللہ تعالی ارادہ کرتا ظلم کا
واسطے بندون اپنے کے یعنے انکو بے گناہ عذاب نہین دیتا پس تم بھی ظلم مت کرو تو کہ عذاب نہ پاؤ ویٰقوم انی
اخاف علیکم یوم التناد اور اے قوم میری تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے عذاب دن پکارنے کے
سے ایکدوسرے کو یعنے دن قیامت کے سے کہ بعضے پکارینگے ساتھ فریاد کے بعضون کو اور کوئی کسیکی فریاد کو نہین
پہنچیگا یا اہل بہشت اور دوزخ ایکدوسرے کو ندا کرینگے چنانچہ سورہ اعراف مین گذرا یا بعد ذبح کرنے موت کے ندا کرینگے کہ اے
بہشت والو ہمیشہ رہو اور نہین موت اور اے دوزخیو ہمیشہ رہو اور نہین موت یا اُسدن پکارنیوالا پکاریگا
کہ فلانا شخص نیک بخت ہوا کہ ہرگز بدبخت نہوگا اور فلانا بدبخت ہوا کہ تا ابد نیک بخت نہوگا یوم تولون مدبرین
اُسدن کہ پھر جاؤگے تم موقف حساب سے پیٹھ پھیر کر طرف دوزخ کے ما لکم من اللہ من عاصم نہین واسطے
تمھارے عذاب دوزخ کے سے کوئی بچانیوالا ومن یضلل اللہ فما لہ من ھاد اور جسکو چھوڑ دے گمراہی مین
اللہ پس نہین واسطے اُسکے کوئی راہ دکھانیوالا کہ منزل مقصود کو پہنچاوے ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینٰت
فما زلتم فی شک مما جاءکم بہ اور البتہ تحقیق آیا تھا تمھارے پاس یوسف بن یعقوب علی نبینا وعلیہما
السلام پہلے موسی علیہ السلام سے ساتھ دلیلون کے پس ہمیشہ رہے تم بیچ شک کے اُس چیز سے کہ آیا تھا تمھارے
پاس ساتھ اُسکے امر دین سے لکھا ہے کہ فرعون موسی کا وہی فرعون زمانہ یوسف کا تھا اور یوسف علیہ السلام نے
اُسکے گھوڑے برے قیمتی کو کہ مرگیا تھا جلایا تھا وہ ایمان اُنپر لایا تھا جب حضرت یوسف کا اس عالم سے انتقال ہو
وہ دین سے پھر گیا اور زمانہ موسی علیہ السلام تک زندہ رہا پس مومن نے کہا کہ یوسف علیہ السلام پہلے موسی کے

سے آئے اور معجزے مختلف دکھلائے مثل احیائے فرس کے اور شہادت طفل کی اوپر بے گناہی انکے کے اور بعضون
نے کہا ہے کہ فرعون زمانہ موسی کا اولاد سے اس فرعون کے تھا جو زمانہ یوسف مین تھا اور حق تعالی نے یوسف بن
ابراہیم بن یوسف بن یعقوب کو ساتھ رسالت کے طرف انکے بھیجا اور بیس برس وہ درمیان انکے رہا اور معجزے
دکھلائے لیکن اسپر ایمان نہ لائے پس مومن آل فرعون نے اسبات سے آگاہ کیا کہ تم ہمیش شک مین رہے
حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا یہانتک کہ جب وہ اس عالم سے گذر گیا کہا تمنے ہرگز نہ بھیجیگا
اللہ پیچھے اس سے کوئی پیغمبر یعنے اس رسول کی ہمنے بات نہ سنی تو دوسرا کوئی رسول ہمیں نہ آنیکا اس خوف
سے کہ اسکی بات بھی ہم نہین مانینگے كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ اسیطرح گمراہ کرتا ہے اللہ
اس شخص کو کہ وہ ہے حد سے نکل جانیوالا انکار مین شک لانیوالا اس چیز مین جو معجزون سے ثابت ہوے
پس اسراف اور شک والون کی وصف مین کہتا ہے الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ وہ جو جھگڑتے
ہین پیغمبرون سے بیچ باطل کرنے آیتون خدا کے بغیر دلیل کے کہ آئی ہو انکے پاس كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ بہت بڑا ہے یہہ جدال انکا از روئے ناخوشی کے نزدیک اللہ کے اور نزدیک
ان لوگون کے جو ایمان لائے یعنے اللہ سخت دشمن رکھتا ہے جدال انکے کو اور مسلمان بھی دشمن رکھتے ہین
كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ اسیطرح مہر رکھتا ہے حق تعالی اوپر ہر دل تکبر کرنیوالے سرکش کے پس بعد
نصیحتین مومن کی سنکر فرعون اندیشناک ہوا کہ مبادا کلام اسکا سامعون پر اثر کر جاوے وزیر کو بلایا اور اپنے
آپ کو اور لوگون کو اور ہی طرف مشغول کیا وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ اور کہا
فرعون نے اے ہامان بناو واسطے میرے ایک محل تو کہ جا پہنچون مین رستون کو اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ
اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا رستون آسمان کے پر پس جھانکون مین طرف خدائے موسی کے یا واقف
ہون مین احوال اسکے سے اور تحقیق مین گمان کرتا ہون موسی کو دروغ گو دعوی رسالت مین یا اسمین کہ اسکا
خدا ہے پیدا کرنیوالا آسمانونکا پس محل بنانے کی تیاری کی حضرت موسی ازروئے وحی ہوئی کہ غم مت کھا دیکھ
کہ مین کیا کرتا ہون اس سے پھر حق تعالی نے بعد تمام ہونے اسکے کے خراب کیا اسکو چنانچہ قصہ اسکا سورہ قصص
مین گذرا وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ اور اسیطرح زینت دی گئی تھی واسطے فرعون کے برائی
عمل اسکے کی اور بند کیا گیا تھا راہ راست اور طریق صواب سے وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ اور نہین مکر
فرعون کا محل بنانے مین اور قوم کے بدراہ کرنے مین مگر بیچ ہلاک کے وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ
اور کہا اس شخص نے کہ ایمان لایا تھا یعنے خربیل نے اے قوم میری پیروی کرو میری تو کہ دکھاؤن مین تمکو راہ
بھلائی کی اور ہدایت کی يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ؗ اے قوم میری سوا اسکے نہین کہ یہہ زندگانی

دنیا کی فائدہ ہی کم جلد جانیوالا فرد بساط زندگی پر بیٹھ کر دم بھر نگر عزہ کہ فراش اجل استادہ ہی ایکے
اٹھانیکو وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ اور تحقیق آخرت وہ ہی گھر رہنے کا کہ نہ اسکو زوال ہی نہ وہانسے انتقال ہی
مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا جسنے کیا عمل برا پس نہ جزا دیا جاویگا مگر مانند اسکے اور یہہ عدل ہی حق کا نہ
وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ اور جسنے عمل کیا
اچھا مرد سے ہو یا عورت سے اور حال انکہ وہ ہی مومن کیونکہ اصل قبول اعمال میں ایمان ہی پس یہہ لوگ
داخل ہونگے بہشت میں اور بصیغہ مجہول بھی قرات ہی یعنے داخل کئے جاوینگے بہشت میں رزق دئے جاوینگے
بیچ اسکے پاکیزہ میووں سے اور لذیذ کھانوں سے اور خوشگوار شرابوں سے بیشمار اور بحساب یعنے لذائذ اعمال
پر نہیں بلکہ زیادہ تر اس سے اور یہہ فضل ہی الہا قوم فرعون نے باتیں جبرئیل کی سنکر سمجھ لیا کہ یہہ ایمان لایا ہے
ملامت کرنے لگے کہ شرم نہیں رکھتا تو کہ عبادت فرعون سے اعراض کر کر اور کی عبادت کی طرف متوجہ ہوتا ہے
جبرئیل نے پھر وہی باتیں شروع کیں کہ شاید مستی غفلت سے ہشیار اور خراب شہوت سے بیدار ہوں اور کہا
وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ اور اے قوم میری کیا ہی مجھکو کہ پکارتا ہوں تمکو طرف
نجات کے عذاب خدا سے ساتھ ایمان لانیکے اسپر اور متابعت کرنیکے اسکے پیغمبر پر اور پکارتے ہو تم مجھکو طرف
آگ کے یعنے اس عمل کے کہ جسکے سبب سے دوزخمیں جاؤں یعنے عبادت فرعون کی تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ
وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ پکارتے ہو تم مجھکو تو کہ کافر ہوؤں ساتھ خدا کے اور واسطے اسکے کہ شریک لاؤں
ساتھ اسکے اس چیز کو کہ نہیں مجھکو ساتھ ربوبیت اسکے کے علم مراد نفی علم سے نفی معلوم ہی یعنے میں بغیر اسکے
کوئی خدا نہیں جانتا پھر کیونکر اور کو اسکا شریک کروں وَاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ اور میں پکارتا ہوں تمکو
طرف غالب بخشنے والے کے یعنے طرف اللہ کے کہ قادر ہی اوپر تعذیب مشرکوں کے اور محو کرنیوالا ہی گناہ مومنوں
کی لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ
اَصْحٰبُ النَّارِ نہیں کچھ شک بیچ اسبات کے جو چیز کہ پکارتے ہو تم مجھکو طرف عبادت اسکے کے نہیں واسطے
اسکے پکارنا کہ اجابت کو پہنچا ہو بیچ دنیا کے اور بیچ آخرت کے اور تحقیق پھر جانا ہمارا طرف اللہ کے ہی اور وہ ہمکو
جزا دیگا اور تحقیق حد سے نکل جانیوالے گمراہی میں یہی ہیں رہنے والے دوزخ کے پھر فرعونیاں غصہ
کرنے لگے اور مارنے کے درپے ہوئے اسنے کہا فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ پس البتہ یاد کروگے تم وقت دیکھنے
عذاب کے جو کچھ کہ کہتا ہوں میں واسطے تمہارے یعنے صدق قول میرا یاد کروگے وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ
اور سونپتا ہوں میں کام اپنا طرف اللہ کے اور اسی پر توکل کرتا ہوں میں تو کہ مجھکو شر تمہارے سے بچاوے
اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ تحقیق اللہ دیکھنے والا ہی بندوں کو اور کاموں انکے کو لکھا ہی کہ فرعون نے کہا

نصف

کہ اسکو مار ڈالو وہ بھاگ کر پہاڑ پر نماز پڑھنے لگا لشکر درندونکا گرد اسکے پاسبانی کرنے لگا نتیجہ تفویض کا
جلد ظاہر ہوا کشف الاسرار مین ہے کہ فرعون نے اپنے مصاحبون کو بھیجا کہ اسکو پکڑ لاؤ انھون نے جا کر دیکھا کہ نماز
پڑھتا ہے اور درندے گرد اگرد چوکی دیتے ہین ڈرے اور احوال فرعون سے ظاہر کیا فرعون نے کہا چپ رہو
دیکھو اس احوال سے کسی کو آگاہ نکرو نگا حق تعالی اس مومن کا احوال بیان فرماتا ہے کہ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ
سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ پس بچالیا اسکو اللہ نے برائی اس چیز کے سے کہ اندیشہ کرتے ہین
بیچ حق اسکے اور گھیر لیا لوگون کو فرعون کے کہ اسکے پکڑنے کو گئے تھے برے عذاب نے کہ قتل ہے یا مراد
آل فرعون سے سب قبطی ہین اور عذاب بد غرق ہونا ہے انکا اور بعضے کہتے ہین کہ سوء عذاب آتش ہے کیونکہ
بدل اس سے ہے اَلنَّارُ یعنی آل فرعون کو سوء عذاب نے یعنی آتش نے يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا
حاضر کیئے جاتے ہین اوپر آتش دوزخ کے صبح اور شام عین المعانی مین ہے کہ انکے رہنے کی جگہہ دوزخ مین صبح
و شام انکو دکھاتے ہین ابن مسعود رض نے کہا روحین فرشتون کی مرغان سیاہ مین ہین شام اور سحر دوزخ
انکو دکھاتے ہین قیامت تک یہی حال رہیگا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جس دن قائم ہوگی قیامت اور روحین
انکی بدنو مین انکے ڈالینگے اللہ تعالی فرشتون کو فرماویگا اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ داخل کرو لوگون فرعون
کے کو سخت تر عذاب مین بہ نسبت سابق کے اور ادخلو الضم اول اور کسر خا بھی قرات ہے یعنی فرشتے کہینگے
داخل ہو آل فرعون سخت تر عذاب مین کہ عذاب دوزخ ہے وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِى النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ
اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ اور یاد کر جس وقت جھگڑینگے
دوزخی بیچ آگ کے پس کہینگے بیچارے ناتوان واسطے ان لوگون کے کہ سرکش اور معظم تھے یعنی تابع متبوعون
کو کہینگے کہ تحقیق تھے ہم واسطے تمھارے تابع اور فرمانبردار ان چیزون مین جو تم ہمین بتاتے تھے شرک اور
تکذیب سے غرض یہہ ہوگی کہ سبب دوزخمین پڑنے کا ہمارے تم ہو پس کیا ہو تم دفع کرنیوالے ہم سے ایک حصہ
آگ سے قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ کہینگے وہ لوگ جو سرکش تھے یہہ کیا باتین کرتے ہو تحقیق
ہم بھی بیچ دوزخ کے ہین کیونکر تم سے عذاب دفع کرین اگر ہمین قدرت ہوتی تو اپنے جان سے ہی دفع کرتے
اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ تحقیق اللہ نے تحقیق حکم کیا ہے درمیان بندون کے اور ہر ایک کو جس جگہہ کے
لائق تھا وہان بھیجا ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ فِى النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ اور
کہینگے وہ لوگ جو بیچ آگ کے ہین بعد اسکے کہ نا امید ہونگے ایک دوسرے سے واسطے چوکیداروں دوزخکے
کہ ہمارے لئے دعا کرو پروردگار اپنے سے کہ تخفیف کردے ہم سے مقدار ایک دن کے ایام دنیا سے عذاب
سے کچھ سختی تو کہ آرام پائین ہم قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ کہینگے وہ چوکیدار

دوزخ کے انکو کہ دنیا مین کیا نہ آئے تھے تمھارے پاس پیغمبر تمھارے ساتھ دلیلون ظاہر کے اور تمکو طرف
حق کے بلاتے تھے قالوا بلیٰ کہینگے ہان آئے تھے لیکن ہمنے انکو جھٹلایا تھا قالوا فادعوا کہینگے وہ چوکیدار جو حال
یہی ہے پس دعا کرو تم اور تخفیف عذاب کی چاہو کہ ہمین حکم نہین تم جیسے کے واسطے دعا کرنے کا پس وہ آپ
دعا کرینگے اور قبول نہوگی وما دعاء الکافرین الا فی ضلال اور نہین دعا کافرون کی مگر بیچ گمراہی کے اور قبول
ہونے کی انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا تحقیق ہم البتہ مدد دیتے ہین پیغمبرون اپنون کو
اور ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین بیچ زندگانی دنیا کے یعنے اس عالم مین بھی انکی مدد کرتے ہین ہم کہ
انکے دشمنون کو ہلاک کرتے ہین اور انکو نجات دیتے ہین انکا بدلا لیتے ہین انکے قاتلون سے
جیسے حضرت یحیی کے قتل کے بدلے ستر ہزار کو قتل کیا ویوم یقوم الاشہاد اور مدد کرینگے ہم انکی اس دن کہ
کھڑے ہونگے گواہی دینے والے اوپر لوگون کے اور وہ انبیا ہونگے اور فرشتے اور امت حبیب اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یوم لا ینفع الظالمین معذرتہم ولہم اللعنۃ ولہم سوء الدار جس دن کہ نہ نفع دیگا ظالمون
کو عذر لانا انکا اور واسطے انکے دوری ہے رحمت خدا سے اور واسطے انکے برا گھر ہے یعنے دوزخ ولقد
آتینا موسی الہدی واورثنا بنی اسرائیل الکتاب ہدی وذکری لاولی الالباب اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسیٰ
کو ہدایت یا وہ چیز کہ جس سے راہ پائی جائے معجزون سے اور کتاب سے اور احکام شرایع سے اور وارث
کیا ہمنے بنی اسرائیل کو توریت کا یعنے باقی رکھی ہمنے انمین توریت راہ دکھانے والی اور نصیحت دینے والی
واسطے صاحب عقلون سالم کے فاصبر ان وعد اللہ حق پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر
ایذائے کفار کے تحقیق وعدہ اللہ کا ساتھ نصرت انبیا اور ہلاک اعدا کے سچ ہے خلاف اسمین نہین
اور استشہاد کر ساتھ حال موسی اور فرعون کے واستغفر لذنبک اور بخشش مانگ واسطے خطا اپنی کے
کہ واقع ہوئی ہو بسبب ترک اولیٰ کے وسیط مین ہے کہ مقصود اس امر سے یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو بخشش کرین استغفار مین واسطے زیادتی درجون کے اور بعد آپکے امت کو یہہ سنت
ہو جاوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مین ستر بار یا زیادہ استغفار کرتے تھے تبیان مین
ہے کہ معنی آیت کی یہہ ہین کہ بخشش چاہ واسطے گناہ امت کے کہ تیری جناب سے امید رکھتے ہین
نظم لب تیرا شفاعت مین اگر ہل جاوے ہر مجرم بدکار یہہ رتبہ پاوے بخشش جسے کہتے ہین سو
از راہ کرم لینے کو وہ اسکے آپ دوڑا آوے وسبح بحمد ربک بالعشی والابکار اور پاکی بیان
کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے تیسرے پہر اور شام صبح کو یعنے سبحان اللہ وبحمدہ کہہ لکھا ہے کہ
کفار قرآن اور بعث مین جھگڑتے تھے کہ قرآن کلام خدا نہین اور مر کر اٹھنا محال ہے حق تعالی نے یہہ آیت

ان الذین

اُتاری کہ إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ إِنْ فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَا هُمْ بِبَالِغِيهِ تحقیق وہ
لوگ جو جھگڑتے ہین بیچ سلطان آیتون خدا کے اور دفع مین اسکے کوشش کرتے ہین بے حجت کہ آئی ہو انکے پاس
آسمان سے یا بغیر دلیل کے کہ رکھتے ہون ادلۂ عقلیہ سے نہین بیچ سینون انکے مگر تکبر اور سرکشی کلام حق سے
یا ارادہ سرداری اور حکومت کا کہ ہرگز نہین وہ پہنچنے والے اسکے فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ پس پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے
شر انکے سے إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ تحقیق اللہ وہی ہے سننے والا باتین انکی دیکھنے والا کام انکے لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ البتہ پیدا کرنا آسمانونکا اور زمین کا بہت بڑا ہے نزدیک تمھارے پیدا کرنے
آدمیون کے سے پس جو قدرت رکھے پیدائش زمین و آسمان پر باوجود اس بڑائی اور پھیلاؤ کے پہلے بار بن
اصل اور مادے کے البتہ قادر ہوگا انسان کے پیدا کرنے پر دوسرے بار اصل اور مادے سے وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُونَ اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے کہ یہہ پیدا کرنا آسان ہے بعضے مفسرین کہتے ہین کہ جدال
کرنے والے یہود ہین کہ حضرت کو کہتے تھے تو صاحب ہمارا نہین بلکہ وہ ابو یوسف بن مسیح بن داؤد ہے
یعنے دجال کہ سلطنت اسکی بحر اور بر مین پہنچ جاویگی اور نہرین پانی کی اسکے ساتھ چلینگی اور پادشاہی ہماری طرف
پھریگی اور وہ ایک آیت ہوگا آیات خدا سے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ جو لوگ جھگڑتے ہین بیچ حق دجال
کے اور اسکو آیت خدا کہتے ہین انکے دلو مین کبر ہے یعنے خواہش حکومت کی اور سلطنت کی کہ اسکو نہین
پہنچینگے پس تو پناہ پکڑ ساتھ خدا کے شر دجال کے سے اور دوسرے کہتے تھے کہ جثہ اسکا بڑا ہوگا جتنے آدمیون کے
سے حق تعالی نے فرمایا کہ پیدائش آسمان اور زمین کی بڑی ہے پیدائش اسکی سے ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے
کہ دجال ایک مخلوق بہترے سے سمجھ لیجئے کہ دجال آدمی ہے جسیم قد اور ایک چشم اور ظہور اسکا ایک علامات
قیامت سے ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نشانیان ظہور اسکے کی بیان فرمائی ہین کہ لوگ تین سال
پہلے خروج اسکے سے قحط مین مبتلا ہونگے پہلے برس تہائی اناج پیدا ہوگا اور اسیقدر مینہہ برسیگا دوسرے برس
دو تہائی تیسرے سال مطلق نہ آسمان سے مینہہ برسیگا نہ کچھ زمین سے اناج اور گھاس پیدا ہوگا پھر دجال نکلیگا
اور قصہ مختصر اسکا یہہ ہے کہ قوم یہود سے ہوگا لقب اسکا لوگو مین مسیح مشہور ہوگا داہنی آنکھ مین اسکے پھنت
مانند انگور کے بلند ہوگا اور بال مڑوڑے دار ہونگے اور گدہا سواری کا بہت بڑا ہوگا پہلے شام و عراق سے خروج کریگا
اور وہان دعوی نبوت کا کریگا پھر اصفہان مین آویگا ستر ہزار یہود اصفہانی رفیق اسکے ہونگے اور دعوی
خدائی کا شروع کریگا بہت زمین پر پھریگا اور لوگون کو اپنی خدائی کی طرف بلاویگا اور کرامات اور معجزات
حکم خدا کے واسطے آزمایش بندون کے اس سے ظاہر ہونگے اور باوجود خرق عادات کے لفظ کافر کا اسکے
ماتھے پر لکھا ہوگا ایمان والا پڑھا اور بن پڑھا معلوم کریگا اور بے ایمان نہین پہچانیگا اور ایک آگ اسکے ساتھ

ہونگی نام اسکا دوزخ ہوگا اور ایک باغ بنام بہشت ہوگا اعدا کو اپنے آگ مین ڈالیگا اور احبا کو باغ مین لیکن آگ
حقیقت مین باغ ہوگی اور باغ آگ ہوگا اور بعد تھارہ سالہ کے وہ نکلیگا ڈھیر روٹیو کا اور پانی کا اسکے ساتھ ہوگا
جسکو چاہیگا دیگا اور اسوقت تسبیح اور تہلیل مومنون کو بجائے طعام وشراب ہوگی تشنگی اور گرسنگی سے نجات
بخشینگی اور جس فرقے پر گذریگا اگر اسکے خدائی کا اقرار کرینگے بدلی کو کہیگا برس برسنے لگیگی زمین کو کہیگا کھیتی لا
کھیتی لاویگی اور درختون کو کہیگا پھل لاؤ پھل لاوینگے بکریون کو کہیگا فربہ اور شیردار ہوجاؤ ہونگی اور اگر مخالفت اسکی
کرینگے مینہ اور کھیتی بند کریگا میوہ اور دودھ موقوف کردیگا جانور بیلے ہوجاوینگے اور خزانون کو زمین کے کہیگا نکل
آؤ نکل آوینگے اور اسکے ہمراہ چلینگے اور بعضے لوگون کو کہیگا کہ اگر مان باپ تمھارون کو مین جلادون اور وہ حقیقت
میرے پر گواہی دین تو مانوگے پھر شیطانون کو کہیگا کہ زمین دھس کر نکل آؤ وہ انکے مان باپ کی صورت بنکر نکل
آوینگے اور کہینگے اے بیٹو اسپر ایمان لاؤ اور اسیطرح مسلمانون کو طرح طرح کی ایذا دیگا اور کتنے ہی ملکون پر گذریگا
یہان تک کہ یمن مین آویگا اور مرتد بہت ساتھ لیگا ہر جگہہ سے جب نزدیک مکہ معظمہ کے پہنچیگا مکہ کے اندر فرشتون
کی نگہبانی کے سبب نہ آسکیگا وہان سے قصد مدینے کا کریگا اسوقت مین مدینہ منورہ کے سات دروازے ہونگے حق تعالے
ہر دروازے پر دو فرشتے کھڑے کردیگا تلوارین ننگی لئے ہوئے وہ اسکی فوج مین سے کسیکو اندر آنے نہ دینگے
اور اسوقت مین مدینہ منورہ مین تین بار بھونچال آویگا بداعتقاد اور منافق شہر سے باہر نکل جاوینگے
ساتھی ہونگے دجال کے ایک جوان مدینہ مین ہوگا وہ واسطے مقابلے دجال کے نکلیگا تب کروالون سے اسکے
پوچھیگا کہ دجال کہان ہے لوگ اسکی بے ادبی دیکھکر قصد مارنیکا کرینگے بعضے سپاہی کہینگے کہ پروردگار تمھارے
نے منع کیا ہے کہ کسیکو بن حکم میرے کے مت مارنا پھر لوگ دجال کو خبر کرینگے کہ ایک شخص بے ادب حضور مین
حاضر ہوا چاہتا ہے دجال بلالیگا وہ شخص منہہ اسکا دیکھکر کہیگا کہ مین نے تجھکو پہچانا تو وہی دجال ملعون ہے
کہ پیغمبر ہمارے نے تیرے احوال کی خبر دی ہے اور جھوٹھ اور گمراہی تیری بیان کی ہے دجال غصے مین
آویگا اور کہیگا کہ آرہ لاکر اسکے سر پر دھرو پھر آرہ سے اسکو دو ٹکڑے کرکر ایک ادھر ایک ادھر ڈالے گا
اور بیچ مین آپ راہ چلیگا پھر امراؤن سے اپنے کہیگا کہ اگر مین اس مردے کو جلادون تو تمکو اوپر خدائی میرے
کے یقین کامل ہوا یا نہیں کہینگے کہ ہمکو اب بھی کچھ شبہ نہین اور اگر ایسا ہو تو اور یقین زیادہ ہو پھر دونون
ٹکڑون کو آپسمین ملا کر کہیگا جی اٹھ حکم الٰہی سے جی اٹھیگا اور کہیگا اب مجھکو یقین کامل ہوا کہ تو وہی دجال
ملعون ہے کہ ہمارے پیغمبر نے حقیقت تیری بیان فرمائی ہے دجال دوبارہ غصے ہوکر کہیگا کہ اسکو ذبح کرو
بہتیرا لوگ چھری حلق پر پھیراوینگے وہ ہرگز نہ کٹیگا دجال شرمندہ ہوکر حکم کریگا کہ دوزخ مین ڈال دو دوزخ
مین ڈال دینگے حق تعالی آگ کو اسکے حق مین برد اور سلام کریگا پھر دجال کسی مردے کو نہ جلاسکیگا

اوریہان سے قصد ملک شام کریگا جب نزدیک دمشق کے پہنچیگا حضرت امام مہدی دمشق مین ہونگے اور
سامان لڑائی کا کیا ہوگا موذن عصر کی اذان دیگا لوگ نماز کی تیاری مین مشغول ہونگے کہ حضرت عیسی علیہ
السلام دو فرشتونکے مونڈھون پر تکیہ لگائے ہوئے آسمان سے اوپر منارہ شرقی جامع مسجد کے اترینگے اور پکارینگے
کہ سیڑھی لاؤ لوگ سیڑھی لگا وینگے آپ اتر آوینگے اور حضرت امام مہدی سے ملاقات فرماوینگے حضرت
امام کہینگے یا نبی اللہ امام ہو حضرت عیسی فرماوینگے امامت مخفیں کرو اسواسطے کہ بعض تمہارے اوپر بعض کے
امام ہین یہہ شرافت اسی امت کو حق تعالی نے عنایت کی ہے پھر حضرت امام مہدی امامت کرینگے اور حضرت
عیسی علیہ السلام پیچھے کھڑے ہونیگے بعد نماز کے حضرت امام کہینگے یا نبی اللہ آراستگی لشکر کی اب اختیار مین
آپ کے ہے جسطرح سے چاہو آراستہ کرو حضرت عیسی فرماوینگے کہ نہین لڑائی تمہارے ہی ہاتھہ مین ہے مین
فقط مارنے کو دجال کے آیا ہون اسکا قتل میرے ہاتھہ سے مقدر ہے جب شب گذر جاویگی اور صبح نمود ہوگی
تو حضرت امام ساتھہ لشکر کے واسطے لڑائی کے نکلینگے اور حضرت عیسی کہینگے گھوڑا اور نیزہ لاؤ کہ اس کافر پر حملہ
کرون پھر حضرت عیسی لشکر اہل اسلام لے حملہ کرینگے بڑا جنگ واقع ہوگا اسوقت خاصیت دم عیسوی یہہ ہوگی
کہ جس کافر پر دم انکا پہنچیگا بیمار ہو کر ہلاک ہو جاویگا دجال مقابلہ سے بھاگیگا اور وہ پیچھے دوڑینگے یہان تک
کہ ایک مقام پر نیزہ مار کر کام انکا تمام کرینگے اور خون اسکا لوگون کو دکھاوینگے اور اگر جلدی مارنے مین
نکرین تو آپ گل جاوے جیسی نمک پانی مین پھر لشکر اسلام قتل لشکر دجال مین مشغول ہوگا اور یہودون
لشکر والون انکے کو کہین بچاؤ نہوگا یہان تک کہ اگر کسی درخت کے پیچھے کوئی یہودی چھپیگا یا کسی پتھر کے
تو وہ درخت اور پتھر پکاریگا کہ اے بندگان خدا لو اس یہودی کو اور ٹھہرنا دجال کا روے زمین پر اس
شر اور فساد کے ساتھہ چالیس دن ہوگا لیکن ایکدن برابر ایک برس کے اور ایکدن برابر ایک مہینے
کے اور ایک دن برابر ہفتے کے اور اوردن برابر دنون کے اور بعضے روایات مین ہے کہ درازی دن کے
موافق خواہش دجال کے ہوگی جو وہ ملعون سورج کو تھام رکھیگا تو حق تعالی قدرت کاملہ اپنی سے اسکو
ٹھہرائے رکھیگا اصحابون نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اسدن جو برابر سال کے ہوگا نماز
ایکدن کی ادا کرین یا سال کی فرمایا انکل سے تخمینا نمازین ایک برس کی ادا کرین وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ
اور نہین برابر ہوتا اندھا اور دیکھنے والا یعنے غافل اور عاقل یا جاہل اور عالم وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَلَا الْمُسِيءُ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے اور نہ برے کام کرنیوالا یعنے یکسان نہین ہوتا
مومن صالح اور کافر طالح مراد یہہ ہے کہ اعمی اور بصیر دنیا مین مساوی نہین اور مومن اور کافر عقبی مین کہ ایک
مقیم درجات بہشت ہے اور دوسرا ساکن درکات دوزخ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ تھوڑا نصیحت پکڑتے ہو اور بے

پس اچھی کین صورتین تمھاری یعنے قد سیدھا منہہ پاکیزہ اعضا مناسب پیدا کیئے وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ
اور رزق دیا تمکو پاکیزہ سے یعنے کھانے لذیذ تمھارے واسطے بنائے بخلاف اور حیوانون کے بحر الحقائق مین ہے
کہ حسن صورت انسان یہہ ہے کہ آیت جہان نما ہے جامع حقائق علوی اور سفلی اور مجموعہ دقائق صوری
اور معنوی ہے مظہر آثار ذات اور مصدر انوار صفات آئینہ تجلیات وجود مرات ظہورات شہود ہے فرد
عدم مین جلوہ گر آثار و انوار وجودی ہین عجب ہے نسخہ جامع جسے انسان کہتے ہین ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ یہہ جسنے
ایسی صورت بنائی وہ ہے اللہ پروردگار تمھارا فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ پس بہت برکت والا ہے اللہ
پروردگار عالمون کا هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وہی ہے زندہ بحیات ازلی نہین کوئی
مستحق عبادت کے مگر وہ پس عبادت کرو اسیکو درانحال کہ خالص کرنے والے ہو واسطے اسکے دین اپنے کو
شرک سے یا عبادت اسکی دور رکھو ریا سے اور کہو الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سب تعریف واسطے اللہ پروردگار
عالمون کے ہے قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِن
رَّبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان کافرون کو جو کہتے ہین کہ دین آبا
واجداد پر ثابت رہ کہ تحقیق مین منع کیا گیا ہون یہہ کہ عبادت کرون اس چیز کو کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ
کے جب آئین میرے پاس دلیلین ظاہر پروردگار میرے سے اور حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ مطیع ہون مین
واسطے پروردگار عالمون کے هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ
لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا وہ ہے جسنے پیدا کیا تمکو مٹی سے یعنے باپ تمھارے آدم علیہ السلام
کو پھر تمکو اے فرزندان آدم نطفے سے پھر خون بستہ سے کہ منی بعد چالیس دن کے ہو جاتی ہے پھر نکالتا ہے
رحم مادر سے بچے پھر پالتا ہے تمکو تو کہ پہنچو تم جوانی اپنی کو پھر اس درجے سے زیادہ بڑھاتا ہے تو کہ ہو جاؤ تم بوڑھے
وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ مِن قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ اور بعضے تم مین سے وہ ہوتا ہے کہ مر جاتا ہے
پہلے جوانی سے یا بڑھاپے سے اور تو کہ پہنچو تم وقت مقرر کو کہ وقت موت ہے اور تو کہ تم عقل پکڑو اور فکر کرو
پیدائش اپنی مین درجے بدرجے هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا
فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ پس جسوقت کہ مقرر کرتا ہے کچھہ کام پس سوا اسکے نہین کہ کہتا ہے واسطے
اسکے ہو پس ہو جاتا ہے بے مہلت فرد وہ ایسا خالق مطلق ہے جسکو خلق مین حاجت نہ علت کی
نہ عدت کی نہ فرصت کی نہ کلفت کی أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ کیا نہین دیکھا تو
نے طرف ان لوگونکے کہ جھگڑتے ہین بیچ رد کرنے آیتون خدا کے کہان سے پھیرے جاتے ہین ایمان لانے
سے الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا وہ لوگ کہ جھٹلاتے ہین اور نہین ایمان لاتے

ساتھ کتاب کے کہ قرآن ہی یا جس کتاب کہ آسمان سے اُتری ہیں اور ساتھ اُس چیز کے کہ بھیجا ہم نے
ساتھ اسکے پیغمبرون اپنون کو احکام اور شرایع سے فسوف یعلمون اذ الاغلال فی اعناقهم والسلاسل
پس شتاب جانینگے مآل تکذیب اور انکار کا جسوقت کہ طوق گردن میں ہوگا بیچ گردنون اُنکے کے اور زنجیرین بھی
اُسمین پڑی ہونگی یسحبون فی الحمیم ثم فی النار یسجرون گھسیٹے جاوینگے زمین پر اُن زنجیرون سے نزدیک
ڈال دین اُنکو بیچ پانی کھولنے کے پھر بیچ آگ کے جھونکے جاوینگے یعنی طرح طرح کے عذاب سے پانی اور آگ کے
معذب ہونگے ثم قیل لهم این ما کنتم تشرکون من دون الله کہا جاویگا واسطے اُنکے کہاں ہیں وہ جو تھے
تم شریک کرتے سوا اللہ کے قالوا ضلوا عنا بل لم نکن ندعوا من قبل شیئا کہینگے دوزخی کہ وہ شریک کھوئے
گئے ہم سے ہم نہین پاتے اُنکو اور ہم اُنسے توقع مدد کی رکھتے تھے اُنھون نے ہمکو بلا مین چھوڑ دیا بلکہ نہ تھے ہم کہ پکارتے
اور عبادت کرتے سوا اللہ کے پہلے اُس سے دنیا مین کسی چیز کی کذلک یضل الله الکافرین جسطرح جھگڑنے
والون کو چھوڑا اسیطرح گمراہ چھوڑ دیتا ہے اللہ کافرون کو تو کہ نہ راہ چلین ایسی کہ اُنکو آخرت مین نفع دے
پس اُنکو کہو ذلکم بما کنتم تفرحون فی الارض بغیر الحق وبما کنتم تمرحون یہ ذلت اور خواری تمھاری آج آخرت
مین بسبب اسکے ہے کہ تھے تم خوش ہوتے بیچ زمین کے یعنی دنیا مین بغیر حق کے یعنی ساتھ اُس چیز کے
کہ حق نہتی یعنی شرک اور سرکشی اور بسبب اسکے کہ تھے تم اتراتے اور اکڑ کر تکبر سے چلتے ادخلوا ابواب جهنم
خالدین فیها داخل ہو دروازون مین دوزخ کے کہ تمھارا حصہ مقرر کر دیا ہے یعنی ہر گروہ ایک درکے
مین اور ہمیشہ رہنے والے بیچ اسکے فبئس مثوی المتکبرین پس بری ہے جگہہ تکبر کرنیوالون کی دوزخ
فاصبر ان وعد الله حق پس صبر کر اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایذائے قوم پر تحقیق وعدہ اللہ کا ساتھ نصرت
اولیا اور ہلاک اعدا کے سچ ہے بے شک واقع ہوگا فاما نرینک بعض الذی نعدهم او نتوفینک فالینا
یرجعون پس اگر دکھلاوین ہم تجھکو بعضے وہ چیز کہ وعدہ دیتے ہین ہم اُنکو قتل اور قید سے تو خود جان لے
تو یا قبض کر لیوین ہم تجھکو پہلے ظہور اُس عذاب کے سے پس طرف ہمارے پھیرے جاوینگے دن قیامت کے
اور سزا جزا اپنی پاوینگے یعنی کسیطرح نہ چھوٹینگے اور حق تعالی نے یہان دنیا مین بعضے عذاب کفار کے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھائے قتل اور قید اور قحط وغیرہ سے اور باقی عذاب اُنکے آخرت مین اُنکو دیگا فرد
دوست اُسکے یہان بھی شادان وہان بھی خوش اور ہین دشمن یہان وہان در کش مکش لکھا ہے کہ کفار
مکے کے عناد اور فساد سے نئے نئے معجزے چاہتے تھے جیسے جاری ہونا چشمونکا اور کھلنا باغون کا اور
آسمان پر چڑھنا اُنکے حضور اسیطرح سے کہ سورہ بنی اسرائیل مین گذرا حق تعالی نے یہہ آیت اتاری ولقد ارسلنا
رسلا من قبلک منهم من قصصنا علیک ومنهم من لم نقصص علیک ط اور البتہ

تحقیق بھیجے تھے ہمنے کتنے پیغمبر پہلے تجھ سے بعضا اُنمین سے وہ ہے کہ قصہ اُسکا بیان کیا ہے ہم نے
اوپر تیرے اور وہ انتیس پیغمبر ہین اور بعضا انمین سے وہ شخص ہے کہ نہین بیان کیا ہے ہمنے قصہ انکا اوپر
تیرے لیکن نام انکا جانتا ہے تو نے جیسے الیسع وغیرہ اور بعضے انمین سے وہ ہین کہ نہ نام انکا تو نے جانا ہے
نہ قصہ انکا سنا ہے سمجھ لیجئے کہ تسمیہ اعداد انبیا علیہم السلام مین اقتصار عدد معین پر نکرے اگرچہ بعضے
احادیث مین واقع ہوا ہے کہ تمام انبیا ایک لاکھ چوبیس ہزار ہین کیونکہ آیت شریفہ سے صریح نکلتا ہے کہ
بعضے ایسے ہین کہ قصہ انکا تجھ سے نہین بیان کیا اور نام نہین بتایا اور ہو سکتا کہ یہہ خبر اسکے وقت مین ہو پھر حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کر دیا ہو پھر وجہ احتیاط ابہام مین ہے اور بعضون لکھا ہے کہ سب پیغمبر آٹھ ہزار
ہین چار ہزار بنی اسرائیل مین اور چار ہزار اور تمام عالم مین واللہ اعلم اور ایمان مین تعین عدد اور شناخت
نسب اور اسم انکے کے شرط نہین وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ اور نتھا مقدور کسی رسول کو یہہ
کہ لاوے کوئی معجزہ مگر ساتھ حکم اللہ کے یعنے تم پیغمبر میرے سے معجزے طلب کرتے ہو اور وہ خود مختار نہین
اس امر مین بلکہ امر میرے سے وہ کرتا ہے اور مین عدم و وقوع مین اسکے حکمت دیکھتا ہون فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ
اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ پس جب آیا حکم اللہ کا ساتھ عذاب کے معجزہ مانگنے والون کو بعد
واضح ہونے آیات کے فیصل کیا گیا ساتھ حق کے یعنے مشرک مبطل معذب ہوئے اور مومن محق نے نجات
پائی اور زیان مین پڑے اسوقت جھوٹے معاند کہ بعد دیکھنے معجزون کے کہ دال اوپر نبوت کے تھے اور معجزے
مانگتے تھے اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیا واسطے تمھارے
چار پائے جیسے اونٹ بکری گائے تو کہ سوار ہو تم بعضے انکے پر جیسے اونٹ اور بعضے انمین سے کھاتے ہو جیسے
بکری اور بعضا وہ ہے کہ کھانے اور سواری دونون کی لیاقت رکھتا ہے جیسے بیل وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا
عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ اور واسطے تمھارے ہین بیچ چار پایون کے فائدے بہت
جیسے دودھ اور پشم اور سوا اسکے اور پیدا کیا انکو تو کہ پہنچ جاؤ اوپر انکے سفر مین یعنے بعض انکے پر حاجت کو
کہ بیچ سینون تمھارے کے ہے سود منفعت اور اوپر انکے خشکی مین اور اوپر کشتیون کے دریا مین سوار کئے جاتے
ہو وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ اور دکھاتا ہے تمکو اللہ نشانیان قدرت اپنے کی فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنْكِرُونَ پس کون
سی نشانی کو دلائل قدرت سے یا معجزات نبوت سے مانند شق ہونے قمر کے اور خبر دینے غیب کے انکار کرتے ہو
أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ کیا پس نہین سیر کیا انھون نے بیچ زمین
عاد اور ثمود کے پس دیکھین کیونکر ہوا آخر کام ان لوگون کا کہ پہلے انسے تھے كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا
فِي الْأَرْضِ تھے وہ پہلی امتین زیادہ تر انسے عدد مین اور سخت تر قوت مین اور فزون تر نشانیون مین بیچ زمین کے

محلون اور قلعون سے فما اغنی عنہم ما کانوا یکسبون پس نہ دفع کیا عذاب کو انکے اُس چیز نے کہ تھے کماتے
جمع مال اور ترتیب سپاہ سے فلما جاءتہم رسلہم بالبینٰت فرحوا بما عندہم من العلم پس جب آئے انکے پاس
پیغمبر انکے ساتھ معجزون اور دلیلون کے خوش ہوئے ساتھ اُس چیز کے کہ نزدیک انکے تھی علم سے انکے
زعم مین یعنے جہل کہ اسکا نام علم رکھا تھا اور مراد عقائد باطلہ اور شبہے بے اعتبار انکے ہین یا مراد علم سے کسب اور
تجارت ہی یا ہنسی ٹھٹھا ہی کہ پیغمبرون سے کرتے تھے اسیواسطے انکو حق تعالی نے ہلاک کیا وحاق بہم
ما کانوا بہ یستہزءون اور گھیر لیا انکو اُس چیز نے کہ تھے ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے فلما راوا باسنا قالوا
امنا باللہ وحدہ وکفرنا بما کنا بہ مشرکین پس جب دیکھا انھون نے عذاب ہمارا دنیا مین کہنے لگے ایمان لائے
ہم ساتھ اللہ کے اور کافر ہوئے ساتھ اُس چیز کے کہ تھے ہم ساتھ اسکے شریک لاتے یعنے بتون سے کافر ہوئے
فلم یک ینفعہم ایمانہم لما راوا باسنا پس نہ تھا کہ نفع کرتا انکو ایمان انکا جب دیکھا انھون نے عذاب
ہمارا کیونکہ وقت معاینے عذاب کے تکلیف اُٹھ جاتی ہی اور ایمان وقت تکلیف مین مقبول ہی نہ بیچ
وقت یاس کے سنت اللہ التی قد خلت فی عبادہ عادت کی اللہ نے عادت کرنا جو تحقیق گذر گئی ہی بیچ بندون
اسکے امم ماضیہ مین کہ نہین نفع دیتا ایمان وقت نزول عذاب کے نصب سنت کا اور مصدریت کے ہی
ساتھ فعل مقدر کے لفظ اسکے وخسر ہنالک الکفرون اور زیان پایا اُسوقت یا اُس جگہہ کافرون نے
یعنے زیان انکا اُسوقت ظاہر ہو گیا اگرچہ تمام عمر زیان مین تھے سورت فصلت مکی ہی چون آیتین ہین
نو سو چہانوے کلمے ہین تین ہزار تین سو پچاس حرف ہین فواصل اسکی ظن طب حرم صدر مین اور ربط اسکا
سورہ مومن سے یہہ ہی کہ ختم اُسکا ساتھ بیان یاس کے تھا کہ دال اوپر ملک اور حکم کے ہی ابتدا
اسکی ساتھ حم کے ہوئی کہ دال حکم اور ملک پر ہی ه

سورۃ فصلت مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم و ھی اربع وخمس ایہ

حم حا اشارہ طرف حکم کے اور میم طرف ملک کے ہی یا حا ئے حکمت اور میم منت ہی حق تعالی کی منت رکھتا
بندون پر اوپر نازل کرنے حکمت کے بحر الحقائق مین ہی کہ حم اشارت ہی طرف اُس بھید کے کہ درمیان اللہ کے
اور حبیب اسکے کے ہی کہ کوئی ملک مقرب اور نبی مرسل وہان نہین پہنچ سکتا ہی کیونکہ حا اور میم دو حرف ہین
کہ وسط اسم رحمن ہین اور یہی وسط نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین پس ساتھ سر حرفین کے کہ دونو نامون مین
ہین قسم کھا کر فرماتا ہی کہ یہہ قرآن تنزیل من الرحمن الرحیم اتارا ہوا ہی بخشنے والے مہربان
کی طرف سے اضافت تنزیل کی طرف ان دو اسم کے سمجھا جاتا ہی کہ مصالح دنیا اور دین کے وابستہ ہین
ساتھ قرآن کے اور یہہ قرآن کتب فصلت ایتہ قرانا عربیا لقوم یعلمون بشیرا ونذیرا کتاب ہی جدا جدا کی گئین

آیتین امر اور نہی اور وعدے اور وعید کے سے درانحال کہ قرآن ہے زبان عربی کہ آسان پڑھا جاوے اور سمجھہ مین آوے اور آیتین اسکی جدی جدی ہین واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہین علم والون سے اور پہچانتے ہین آیتین اللہ کی طرف سے اترا ہے خوشخبری دینے والا اسکو جو اس پر عمل کرے ڈرانے والا اسکو جو اسپر ایمان نلاوے فاعرض اکثرھم فھم لا یسمعون پس منہہ پھیرا بہت مشرکون نے قبول کرنے اسکے سے پس وہ نہین سنتے گوش قبول سے وقالوا قلوبنا فی اکنۃ مما تدعونا الیہ وفی اذاننا وقر ومن بیننا وبینک حجاب فاعمل اننا عاملون اور کہا مشرکون نے کہ ہمیشہ دل ہمارے بیچ پردون کے ہین سمجھے اس چیز کے سے کہ پکارتا ہے تو ہمکو طرف اسکے یعنے قرآن ہم نہین سمجھتے اور بیچ کانون ہمارے کے بوجھہ ہے جو آیتین تو پڑھتا ہے ہم نہین سنتے اور درمیان ہمارے اور درمیان تیرے پردا ہے کہ جمال نبوت تیرا نہین دیکھتے ہم یا حجاب ہے کہ ہمکو تیرے ملنے سے مانع ہے وسیط مین ہے کہ ابو جہل نا اہل نے جامے کا درمیان اپنے اور حضرت کے پردہ کرکر کہا کہ تو ادھر اور ہم ادھر پس عمل کر تو اپنے دین پر تحقیق ہم بھی عمل کرنے والے ہین اپنے دین پر یا تو جو کرسکے ہمارے حق مین کر ہم بھی جو کرسکینگے کرینگے یا تو اپنی آخرت کے واسطے عمل کر ہم اپنے دین کے واسطے عمل کرتے ہین قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم الہ واحد فاستقیموا الیہ واستغفروہ کہہ سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مانند تمھارے نہ فرشتہ ہون نہ جن کہ بات میری نہ سمجھو اور مین ایسے چیز کی طرف دعوت نہین کرتا کہ تمھاری سمع کو کراہت اور طبع کو نفرت ہو بلکہ وحی کیا جاتا ہے طرف میرے یہہ کہ معبود تمھارا معبود اکیلا ہے پس سیدھے چلو طرف اسکے ساتھہ توحید اور طاعت کے یعنے استقامت کرو شریعت پر لاؤ ایمان اسکی وحدت پر اور بخشش مانگو اس سے گناہون اپنون کی کہ بعد اسلام کے صادر ہوئی ہین موضح مین ہے کہ استقامت مساوات افعال اور اقوال اور احوال کی ہے یعنے چاہئے کہ ظاہر و باطن ایک ہو اور جب مرتبہ استقامت کو پہنچو استغفار کرو رویت اعمال سے کہ رویت اعمال گناہ عظیم اور خطائے بزرگ ہے وویل للمشرکین الذین لا یؤتون الزکوٰۃ اور وائے ہے اور عذاب سخت ہے واسطے شریک لانے والون کے وہ لوگ جو نہین دیتے زکواۃ یعنے ساتھہ کلمہ لا الہ الا اللہ کے زکوۃ نفس ہی متکلم نہین ہوتے مراد یہہ ہے کہ اپنی جان کو پلیدی شرک سے ساتھہ توحید کے پاک نہین کرتے یا یہہ کہ زکوۃ مال کی نہین دیتے اور وجہ تخصیص منع زکوۃ کی سب صفات ذمیمہ انکے مین سے یہہ ہے کہ مال محبوب انکا ہے انکا دینا نفس پر انکے سخت تر ہے اور اعمال سے اور اس صفت کے لانے مین اشارہ ہے طرف بخل انکے کے اور عدم شفقت انکی کے اوپر خلق کے اور بخل اکبر ذمائم اور اعظم رذائل ہے لکھا ہے کہ جو تونگر کہ سخاوت نہین رکھتا مانند اس تن کے ہے کہ جان نہین رکھتا اور اس درخت کے ہے کہ پھل نہین رکھتا

فرد جو کہ ممسک ہے اور تونگر ہے تن بیجان درخت بے بر ہے وھم بالاخرۃ ھم کافرون اور وہ منکر ساتھہ آخرت کے

که فرمایا نونے خوشی سے لکھا ہی که اول موضع کعبہ معظمہ زاد اللہ شرفا وکرامۃ نے تمام اجزائے زمین مین سے بات کی
پھر آسمان نے کہ برابر اسکے ہی اجزائے آسمان سے اسی سبب سے وہ مقام کعبہ اسلام اور قبلہ انام ہوا اور جب آسمان
پیدا ہوا اسکو پھاڑ ڈالا فقضٰهن سبع سموات فی یومین واوحی فی کل سماء امرها پس مقرر کیا انکو ساتھ آسمان اور
سب کام انکے بنا لیے بیچ دو دن کے پنجشنبے اور جمعے کو اور ڈال دیا بیچ ہر آسمان کے کام اسکا یعنے مقرر کر دی شان
ہر فلک کی اور جو کچھ اسمین پیدا ہویا اہل ہر آسمان کو الہام کیا کہ اسطرح عبادت کرو وزینا السماء الدنیا
بمصابیح وحفظا ط اور زینت دی ہمنے آسمان نزدیکتر والے کو ساتھ چراغون کے یعنے ستارون کے
کہ چراغون کی طرح روشن ہین اور محافظت کی ہمنے آسمان کی محافظت کرنا کر آفتون سے یا شیطانون سے
کہ سننے کو کلام ملائکہ قصد چڑھنے کا کرین ذلک تقدیر العزیز العلیم یہہ جو مذکور ہوا پیدا کرنا اور اندازہ کرنا خداوند غالب
کا ہی کہ اپنے ملک مین اپنی قدرت کاملہ سے جو چاہے کرے جاننے والا کہ جو کرتا ہی حکمت سے کرتا ہی فان اعرضوا
فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد وثمود ط پس اگر منہہ پھیرین کافر مکے والے ایمان سے باوجود اس
بیان کے پس کہہ ڈراتا ہون مین تمکو عذاب آسمان سے مانند عذاب آسمانی کے قوم عاد کے کہ باد صرصر تھی اور عذاب
قوم ثمود کے کہ صیحہ جبرئیل تھا تخصیص ان دونون قومون کی اسواسطے ہی کہ قریش سفر موسم گرما اور سرما مین
مقامون پر ان دونون گروہ کے گذر کر آثار عذاب کے مشاہدہ کرتے تھے اور وہ مستحق صیحہ اور صاعقہ کے ہوئے اذ جاءتہم
الرسل من بین ایدیهم ومن خلفهم الا تعبدوا الا اللہ جسوقت کہ آئے تھے انکے پاس پیغمبر ہود اور صالح علی
نبینا وعلیہما السلام آگے انکے سے اور پیچھے انکے سے یعنے سب طرف سے ساتھ نرمی اور گرمی اور نصیحت اور فضیحت
کے آئے اور دعوت کی یہہ کہ نہ عبادت کرو مگر اللہ کو قالوا لو شاء ربنا لانزل ملئکۃ فانا بما ارسلتم بہ کفرون
کہا کافرون نے جواب مین انکے اگر چاہتا پروردگار ہمارا البتہ اتارتا فرشتون کو تمھاری جگہہ پس تحقیق ہم ساتھ اس
چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اسکے کافر ہین کیونکہ تم بھی مثل ہمارے آدمی ہو کچھ تمکو فضیلت شرافت ہمپر نہین
نظم مت گون نے انبیا کو دیکھ کر مثل اپنے جہل سے جانا بشر صورت انکی ظاہری دیکھا کئے معنی باطن سے بس
غافل رہے رافتا صورت پہ تومت کر نگاہ دیکھ معنی تا ہو وا اسرار الہ چشم صورت بین کو لینے کرلے بند تو ز معنی سے ہو تو
ناہرہ مند. اب قصہ انکا حق تعالی فرماتا ہی فاما عاد فاستکبروا فی الارض بغیر الحق پس جو تھی قوم عاد پس تکبر
کیا انھون نے بیچ زمین احقاف کے بلاد یمن مین بغیر حق کے یعنے استحقاق تکبر کا نہین رکھتے تھے پھر حضرت
ہود نے انکو ڈرایا عذاب سے انھون نے تکبر سے انکے کہنے پر التفات نکیا وقالوا من اشد منا قوۃ ط اور کہا انھون نے کون
ہی سخت تر ہم سے از روئے قوت کے عادی مغرور ہو گئے اپنی قوت شوکت پر کیونکہ جسیم اور طویل تھے اور پتھر کو پہاڑ
سے کھون سے اکھیڑ ڈالتے تھے اولم یروا ان اللہ الذی خلقهم ہو اشد منہم قوۃ ط کیا نہین دیکھا

کہتے تھے کہ جو ظاہر کرتے ہین ہم اُسکو خدا جانتا ہے اور چھپے کرتے ہین ہم اُس سے آگاہ نہین حق تعالیٰ نے فرمایا
وَذٰلِکُمْ ظَنُّکُمُ الَّذِیْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّکُمْ اَرْدٰکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ اور اسی گمان تمھارے نے جو گمان کیا تھا تمنے
دنیا مین ساتھ پروردگار اپنے کے کہ چھپے کام ہمارے نہین جانتا ہلاک کیا تمکو آخرت مین پس ہو گئے تم زیان
پانے والون سے فَاِنْ یَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًی لَّهُمْ پس اگر صبر کرین کافر یا جزع کرین پس آتش دوزخ ہے جگہہ رہنے انکے کی
وَاِنْ یَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِیْنَ اور اگر توبہ کرین وہ پس نہین وہ توبہ قبول کئے جاوینگے وَقَیَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ
فَزَیَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ اور مقرر کئے ہین ہمنے واسطے مشرکون کے ہمنشین شیطان پس زینت
دلاتے ہین وہ واسطے اُنکے جو کچھ کہ آگے اُنکے ہے دنیا اور متابعت نفس اور ہوا سے توکہ طلب مین اُسکے قائم
ہین اور جو کچھ کہ پیچھے اُنکے ہے امور اخروی سے اور وعدے اور وعید سے توکہ اُسکے منکر ہین وَحَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ
فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اور ثابت ہوئی اوپر اُنکے بات عذاب کی ساتھ اُمتون
دوسرون کے کہ گذری ہین پہلے اُنکے جنون سے اور آدمیون سے کہ ان سب نے یہی عمل کئے تھے یعنے جیسے
وہ اُمتین جھٹلانے والیان عذاب کے لائق تھین ایسے ہی یہہ گروہ سزاوار عذاب کے ہے کشف الاسرار
مین ہے کہ اللہ بندے سے جو بھلائی چاہتا ہے تو ہمنشین اُسکا صالح کرامت فرماتا ہے توکہ طاعت
مین مددگار اُسکا ہو اور جو بندے سے برائی چاہتا ہے تو مصاحب اُسکا فاجر کرتا ہے توکہ معصیت مین
اُسکو ڈالے اور مخالفت حق مین حرص دلاوے جیسا کہ شیطانون کو ہمنشین کافرونکا کیا اور سزاوار
عذاب کے ہوئے اِنَّهُمْ کَانُوْا خٰسِرِیْنَ تحقیق کافر تھے زیان پانیوالے دونون جہان مین لکھا ہے کہ کفار
قریش آپسمین ایک دوسرے کو وصیت کرتے تھے کہ جب محمد کو دیکھو قرآن پڑھتے ہوئے تو ایسی تشویش
دلاؤ کہ غلط پڑھ جاوے پھر جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تلاوت کرتے تھے تو بعضے اُنمین سے تالیان
بجاتے شعر پڑھتے کلام بیہودہ بکتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا
فِیْهِ لَعَلَّکُمْ تَغْلِبُوْنَ اور کہا اُن لوگون نے جو کافر ہوئے مت سنو تم اس قرآن کو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
پڑھتے ہین اور بک بک کرو بیچ اُسکے توکہ تم غالب ہو تلاوت پر اُنکے اور وہ پڑھنے سے بند ہو جاوین فَلَنُذِیْقَنَّ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَذَابًا شَدِیْدًا وَّلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ پس البتہ چکھاوینگے ہم اُن لوگون کو جو کافر
ہوئے مراد اس گروہ سے قایل ہین یا عام کافرون کو عذاب سخت یعنے بہت اور ہمیشہ اور البتہ جزا دینگے
ہم اُنکو بدتر اُس چیز کا کہ تھے وہ عمل کرتے ذٰلِکَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ یہہ عذاب بدتر ہے جزا دشمنان
خدا کی آگ النار عطف بیان جزا ہے لَهُمْ فِیْهَا دَارُ الْخُلْدِ واسطے اُنکے بیچ دوزخ کے گھر ہمیشہ رہنے کا ہے
جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ بدلا دئے جاوینگے بدلا دینا کر بسبب اُس چیز کے کہ تھے ساتھ نشانیون

ہماری کے انکار کرتے یا آیات کلام ہمارے کے جھگڑتے وقال الذین کفروا ربنا ارنا الذین اضلانا من الجن والانس
کہینگے وہ لوگ جو کافر ہوئے ہین اسوقت کہ آگ مین پڑے ہونگے اے پروردگار ہمارے دکھلا ہمکو وہ شخص
کہ دنیا مین جنہون نے گمراہ کیا ہمکو جنون سے اور آدمیون مین سے یعنے ابلیس کہ نافرمانی اسنے ظاہر کی اور
قابیل کہ خون ناحق ہوا اور ان دو شخصون کو ہمین دکھا کہ نجعلہما تحت اقدامنا لیکونا من الاسفلین کرین ہم
انکو نیچے پانون اپنے کے اور انسے بدلا لین تو کہ ہو جاوین وہ نیچے والون سے یعنے نیچے کے درکے مین ہون یا
سب تلے والون کے ہون ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تحقیق ان لوگون نے کہا پروردگار ہمارا
اللہ ہے پھیر ثابت ہے اوپر اسکے حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شرک نہ
لائے حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امر اور نہی پر قائم رہے اور روبہ بازی نہ کی حضرت
امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمل اپنے خالص اور پاکیزہ کئے حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ فرائض ادا کئے حضرت حسن بصری رہ نے کہا کہ طاعت کرتے رہے گناہون سے بچتے رہے بعضون
نے کہا کہ دنیا سے اعراض کیا اور آخرت کی طرف راغب ہوئے صاحب کشف الاسرار نے کہا کہ ربنا اللہ
عبادت توحید اقرار سے ہے اور ثم استقاموا اشارت طرف توحید معرفت کے ہے توحید اقرار یہہ ہے کہ
سب کو ایک کہے اور توحید معرفت یہہ ہے کہ اسکو ایک پہچانے تتنزل علیہم الملائکۃ اترتے ہین
اوپر مومنان مستقیم کے فرشتے دم مرگ یا وقت نکلنے کے قبر سے یا لحد سے اور انکو کہتے ہین الا تخافوا
ولا تحزنوا یہہ کہ مت ڈرو آخرت کے معاملے سے کہ تمپر آسان ہوگا اور مت غم کھاؤ اہل اور ولد کا کہ
اللہ تعالی کارسازی انکی بخوبی فرماویگا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون اور خوشخبری سنو اس بہشت
کی جو تھے تم دنیا مین وعدے دئیے جاتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نحن اولیاؤکم فی
الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ہم ہین دوستدار تمہارے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے دنیا مین آفت سے بچاتے
تھے نیک باتین الہام کرتے تھے راستی کی طرف لاتے تھے معاونت کرتے تھے اور آخرت مین ساتھ
تعظیم تکریم شفاعت کے مدد دینے والے ہین ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون اور واسطے تمہارے
ہے بیچ آخرت کے جو کچھ چاہین جی تمہارے لذتین اور کرامتین اور واسطے تمہارے ہے بیچ عقبی کے جو مانگو

نزلا من غفور رحیم مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے لفظ نزول مین ایما ہے طرف اسکے کہ اہل
استقامت کے واسطے بڑی بڑی چیزین مقرر ہین کہ انکی نسبت یہہ جو کچھ عطا کیا ما حضر ہین کہتے کہ نتیجہ استقامت
نہایت کرامت ہے کیونکہ روندن طریقت مین کوئی درجہ عالی تر کرامت سے نہین شیخ ابو علی دقاق قدس
سرہ نے کہا کہ استقامت نگاہ رکھنا سر کا ما سوا اللہ سے یعنے چاہئے کہ خلوت خانہ مین غیر حق کو دخل نہ دے

اور اغیار بار نہ پاوے لفظم طلب کر نور افت یہی استقامت کہ یہہ استقامت ہے فوق کرامت نہ دلمین درآئے سوائے خدا نہ جی مین سماوے بجز کبریا اگر دھیان ہو تو اُسیکا ہو دھیان سوا اُسکے مت جائے وہم و گمان نہ دلمین خیال آئے اغیار کا اگر عمر نوحی ہو اسکو عطا وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اور کون شخص ہے بہتر از روئے بات کے اُس شخص سے کہ پکارتا ہے خلق کو طرف طاعت اللہ کے اور کرتا ہے عمل اچھے اور کہتا ہے تحقیق مین مسلمانون سے ہون یہہ آیت حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و سلم کی شان مین ہے کہ خلق کو دعوت بحق فرماتے تھے امام ابو اللیث نے کہا کہ مراد اس سے علما ہین کہ احکام دین کے لوگون کو سکھاتے ہین اور عمل صالح اُنکے یہہ ہین کہ عمل پر عمل کرتے ہین یا محتسب ہین کہ امر معروف اور نہی منکر سے ڈراتے ہین اور عمل نیک اُنکا یہہ ہے کہ جو اسمین رنج اور ایذا پہنچتی ہے صبر اور تحمل فرماتے ہین بعضون نے کہا ہے کہ سب امام اور مشائخ اس ایت مین داخل ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نہین دیکھتی مین اس آیت کو مگر بیچ شان مؤذنون کے صاحب عین المعانی نے کہا کہ جب بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے تھے یہود کہتے تھے کہ گدھا آواز کرتا ہے اور نماز کے واسطے بلاتا ہے اور بیہودہ باتین بکتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی بہر تقدیر کہ مراد موذن ہون عمل صالح اُنکا یہہ ہے کہ درمیان اذان اور قامت کے دو رکعت نفل پڑھتے ہین وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اور نہین برابر ہوتی نیکی اور نہ بدی جزا سزا مین یعنے توحید اور شرک مساوی نہین کہ وہ موجب دفع درجات اور یہہ سبب افتادن درکات ہے اور بعضونے کہا ہے کہ حسنہ نرمی اور خوش خلقی ہے اور سیئہ سختی اور بدخوئی یا حسنہ سے مراد علم ہے اور سیئہ سے جہل اور تفسیر ماوردی اور تبیان اور عین المعانی مین ہے کہ حسنہ حب آل پیغمبر ہے اور سیئہ عداوت انکی اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ پس دفع کر بدی کو ساتھ اُس خصلت کے کہ نفس الامر مین وہ نیکتر ہے یعنے غضب کو ساتھ حلم کے تسکین دئے اور گناہ کو ساتھ عفو کے محو کر اور لغو سے ساتھ تغافل کے درگذر فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ جب ایسا کرے تو تو تا گہان وہ شخص کہ درمیان تیرے اور درمیان اُسکے دشمنی ہے گویا کہ وہ دولت ہے قرابتی اتحاف مین امام اعظم رح سے منقول ہے کہ مین جو سنتا ہون کہ کوئی شخص میری برائی کرتا ہے تو اُسکے حق مین یہان تک بھلائی کرتا ہون کہ وہ مجھے بھلا کہنے لگتا ہے وَمَا يُلَقّٰىهَا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا اور نہین سکھلائی جاتی یہہ خصلت کہ مقابل بدی کے نیکی کرتا ہے مگر اُن لوگون کو کہ صبر کرتے ہین ایذا پر اور نفس کو بدلا لینے سے باز رکھتے ہین وَمَا يُلَقّٰىهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ اور نہین سکھایا جاتا یہہ صفت اور عادت مگر بڑے نصیب والا کہ جسکو بہرہ تمام ایمان سے ہے یا کمال نفس سے یا خیر سے یا اخلاق حسنہ سے اور بعضون نے کہا ہے کہ حظ عظیم بہشت ہے وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالذِّکْرِ لَمَّا جَآءَھُمْ تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ قرآن کے کہ بہترین ذکر ہے جب آیا
اُنکے پاس یہی لوگ معاند ہین وَاِنَّهٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ تحقیق قرآن البتہ کتاب ہے عزت والی اور بزرگ نزدیک
اللہ کے یا کثیر النفع یا بے مثل امام قشیری نے کہا کہ قرآن عزیز ہے اسواسطے کہ کلام پروردگار عزیز کا ہے اور
فرشتہ عزیز لایا ہے واسطے امت عزیز کے یا نامہ دوست کا ہے طرف دوست کے اور نامہ دوست نزدیک
دوستون کے عزیز ہوتا ہے **فرد** جان و دل سے ہے مجھے بلکہ وہ محبوب عزیز نامہ ہر اسکا عزیز اور ہے مکتوب عزیز
لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ نہین آتا اس کتاب پاس جھوٹھ نہ آگے اسکے سے اور نہ پیچھے اسکے
سے یعنے کسی جہت سے جھوٹھ کو اسمین دخل نہین یا زیادہ اور نقصان اسمین راہ نہین پاتا یا اخبار گذشتہ اور آیندہ
اسکی مین دروغ نہین سمایا تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ اور اتاری گئی ہے حکمت والے تعریف کئے گئے کی طرف سے
مَا یُقَالُ لَکَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِکَ نہین کہا جاتا واسطے تیرے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم یعنے نہین
کہتے تجھکو کفار قوم تیری کے مگر جو تحقیق کہا گیا تھا یعنے کافرون نے کہا تھا واسطے پیغمبرون کے پہلے تجھہ سے حق تعالے
تسلی اپنے حبیب کی فرماتا ہے کہ کافرون کے باتون سے ملال خاطر عاطر پر نلا کہ پہلے تجھہ سے جو پیغمبر
ہوا ہے منکران قوم اسکے نے اسطرح اسکو کہا ہے اِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ تحقیق پروردگار تیرا
البتہ بخشنے والا ہے پیغمبرونکو اور انکے تابعون کو اور عذاب دردناک دینے والا ہے مشرکون کو اور جھٹانیوالونکو
لکھا ہے کہ کفار کہتے تھے قرآن اگر عجمی زبان مین کیون نہ اترا کچھہ زبان عرب مین ہوتا کچھہ زبان عجم مین تو کہ دونون فرقے
حظ اُٹھاتے یہہ آیت اتری کہ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ اور اگر کرتے ہم اسکو قرآن عجمی
زبان کا البتہ کہتے کافر عرب کے کیون نہ جدا جدا اور سیدا اور ہویدا کی گئین آیتین اسکی ایسی زبان مین کہ ہم سمجھتے
ءَاَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ کیا عجمی بولی اور عربی لوگ کہ جنکو خطاب ہے قُلْ ھُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھُدًی وَّشِفَآءٌ کہہ قرآن
واسطے ان لوگون کے کہ ایمان لائے ہین راہ دکھانیوالا ہے طرف حق کے اور شفا بخشنے والا ہے بیماری شک
اور شبہ کی سے وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّھُوَ عَلَیْهِمْ عَمًی اور جو لوگ کہ نہین ایمان لاتے قرآن پر
بیچ کانون انکے کے بوجھہ ہے گوش ہوش سے نہین سنتے اور وہ قرآن اوپر انکے اندھا پا ہے جلوہ جمال کمال
اسکا نہین دیکھتے اُولٰٓئِکَ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّکَانٍۢ بَعِیْدٍ یہہ لوگ کہ سنتے دیکھنے حقیقت قرآن کی سے بہرے اندھے
ہین پکارے جاتے ہین مکان دور سے یعنے مثل انکی ایسی ہے کہ کسی شخص کو دور سے پکارے کہ نہ وہ آواز سنے
پکارنیوالے کی نہ صورت دیکھے پیر کیا نفع اس سے اٹھاوے **فرد** واماندہ کیا منزل مقصود کو پہنچے آواز بھی جسکو
کہ نہ پہنچی جرس کی وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِیْهِ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو توریت
پس اختلاف کیا گیا بیچ اسکے جیسے قرآن مین کہ بعضون نے مانا اور بعضون نے جھٹایا وَلَوْلَا کَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ

انکا عجب خیال محال ہے یہہ امام ثعلبی نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ کافر کو دو آرزوئین
عجب ہین ایک دنیا مین کہ کہتا ہے قیامت کو بہشت کی نعمتین مجھے ملینگی اور ایک عقبی مین کہ کہیگا اے کاش کے مین
ہوتا مٹی اور ایک کام ان دونون مین سے ظہور نہوگا فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا پس البتہ خبر دینگے ہم
ان لوگون کو کہ کافر ہوئے ساتھہ عمل انکے کے کفر اور تکذیب سے اور خبر دینا ساتھہ عذاب کے ہوگا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ
عَذَابٍ غَلِيظٍ اور البتہ چکھاوینگے ہم انکو عذاب گاڑھی سے اور وہ پاوینگے برعکس اعتقاد اپنے کے نعمت اور کرامت
سے وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ اور جسوقت نعمت رکھتے ہین ہم اور در عافیت
کھولتے ہین اوپر کافر کے منہہ پھیر لیتا ہے شکر سے اور دور کرلیتا ہے کروٹ اپنی کو راہ حق سے یا شکر گذاری سے
وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ اور جب لگتی ہے اسکو برائی اور بلائین دعا کرنیوالا ہے چوڑی یعنی لمبی تشبیہ دی
دعا کو ساتھ عریض سے واسطے وسعت اور کثرت اسکے کے قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ
مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا دیکھا تمنے اگر ہو یہہ قرآن نزدیک اللہ کے سے
پھر کفر کیا تمنے ساتھہ اسکے بے تامل کون ہے بہت گمراہ اس شخص سے کہ وہ بیچ خلاف کے ہے دور حق سے وضع موصول
بجائے صلہ شرح حال اور تعلیل مزید اضلال انکی ہے تفسیر امام ابو اللیث مین ہے کہ ابو جہل نے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو کہا کہ معجزہ دکھا آپ نے چاند کو دو ٹکڑے کیا ابو جہل نے کہا اے قریش محمد نے تم پر سحر کیا تم لوگون کو
اطراف مین روانہ کرو وہان جاکر پوچھین اگر اور شہرون والون نے بھی یہہ صورت مشاہدہ کی ہو تو آیت اعجاز کی
ہے والا سحر محمدی پھر قاصد ہر طرف بھیجے اور سب نے اس معجزہ کے واقع ہونے کی خبر دی ابو جہل نے کہا
ہذا سحر مستمر یہہ جادو تمام آفاق مین پہنچا ہے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي
أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ شتاب دکھاوینگے ہم انکو یعنے کفار قریش کو نشانیان قدرت اپنی کی
کہ ایک ان مین سے شق قمر ہے بیچ ملکون کے اور کنارون جہان کے ہے اور بیچ جانون انکی کے بھی یعنے مکے
مین یہان تک کہ روشن ہوجاویگا واسطے انکے کہ تحقیق رسول ہمارا حق ہے أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ
شَيْءٍ شَهِيدٌ آیا نہین کفایت پروردگار تیرے کو یہہ کہ وہ اوپر ہر چیز کے حاضر ہے یا گواہ ہے یعنے اگر کفار انکار معجزات
تیرے کا کرین اللہ گواہ تیرا کفایت ہی بعضے کہتے ہین کہ دلائل اخبار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے نہ
حوادث آئندہ کے جیسی فتح روم اور یمن اور فارس اور آیات النفس وہ جو درمیان اہل مکہ کے واقع ہوا قحط اور
خوف اور قتل وغیرہ سے معالم التنزیل مین ہے کہ دلائل آفاقی واقع امم ماضیہ ہے کہ حضرت نے خبر دی ہے اور
النفس واقعہ بدر ہے اور فصول مین محمد بن کعب سے نقل ہے کہ آفاقی غلبہ دین اسلام ہے وقت ظہور مہدی مین اور
النفس وہ جو زمانہ کرامت نشانہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین تھا فتح مکہ وغیرہ سے اور بعضے ضمیر کو طرف آدمیون کے

اُن لوگون کے کہ پہلے تجھ سے تھے پیغمبرون سے اللہ غالب کہ کوئی وحی اُتارنے مین اسکو منع نہین کرسکتا
حکمت والا کہ جسکو لائق وحی کے دیکھتا ہے اُسپر نازل کرتا ہے لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ واسطے اسکے ہے
جو کچھ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ اور وہی ہے برتر بزرگتر فرد رفعت و عظمت
اُسکی شان ہے وہ علیم قادر و سبحان ہے تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ نزدیک ہین آسمان کہ پھٹ
جاوین اوپر اپنے سے یعنے پہلے آسمان اوپر والا سے شق ہو پھر اُس سے نیچیکا پھر اُس سے ہیبت اور جلال کبریائے
کشاف مین ہے کہ یہہ حال ظہور کبریا اور جلال و عظمت مین ہے کیونکہ بالائے آسمان بلند عرش ہے اور کرسی
اور صفوف ملائکہ پس شق ہونا وہان سے دلیل بڑی ہے آثار عظمت کبریا پر وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ اور فرشتے عرش اُٹھانیوالے پاسب پاکی بیان کرتے ہین ساتھ تعریف پروردگار اپنے
کے اور بخشش مانگتے ہین واسطے اُن لوگون کے جو بیچ زمین کے ہین مسلمان اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ
خبردار ہو تحقیق اللہ وہ ہے بخشنے والا گناہ بندون کی مہربان اُنپر ساتھ قبول کرنے توبہ کے اور اسکی بخشش اور
مہربانی سے یہہ بھی ہے کہ فرشتون کو واسطے استغفار کرنے گنہگارون کے فرمایا وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ
اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ اور جن لوگون نے کہ پکڑے ہین سوا خدا کے دوست یعنے شریک اور مانند کہ ساتھ
دوستی کے انکی عبادت کرتے ہین اللہ نگہبان ہے اوپر اقوال اور افعال اور احوال انکے کے پس جزا دیگا انکو ساتھ
اُسکے وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ اور نہین تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر انکے داروغہ تو کہ نگہبانی انکے
اعمال کی کرے بلکہ تجھ پر بلاغ ہے اور بس وَكَذٰلِكَ اور جیسے کہ وحی کی ہر پیغمبر پر ہمنے زبان قوم اسکی مین اسطرح
اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وحی کیا ہمنے طرف تیرے قرآن اوپر زبان قوم
تیری کے کہ عربی ہے تو کہ ڈراوے تو اہل مکہ کو اور جو کہ گرد اُسکے ہین یعنے اہل سب شہرون کے کہ کیونکہ تمام
زمین مکہ سے بچھ کر ہوئی اسیواسطے اُسکو ام القری کہتے ہین یعنے مان سب شہرون کی پس سب گرد اگرد اسکے
ہین وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ اور ڈراوے تو دن اکٹھے کرنیکے سے کہ روز قیامت ہے نہین شک
بیچ آنے اُسکے کے اور روز جمع اسواسطے اُسکو کہا کہ خلق پہلی پچھلی سب اُسدن جمع ہوگی یا روحین ساتھ بدنو
نکے اکٹھی ہونگی یا عامل ساتھ اعمال اپنے کے جمع ہونگے اور بعد جمع کرنے سب خلق کے پھر انکو متفرق کرینگے
فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ایک فرقے کو بیچ جنت کے لیجاوینگے کہ مومن اور موحد ہین اور ایک فرقے
کو بیچ دوزخ کے ڈالینگے کہ منافق اور مشرک ہین وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ
اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا سب خلائق کو گروہ ایک اوپر طریق ہدایت کے یا اوپر راہ ضلالت کے ولیکن داخل کرتا ہے جسکو چاہتا ہے
راہ دکھا کر اور توفیق عبادت کی دیکر بیچ رحمت اپنی کے یعنے بیچ بہشت اپنی کے وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

اور ظالم یعنے کافر اور منافق نہین واسطے اُنکے کوئی دوست کہ متولی اُنکے کامونکا ہو اور نہ یاری دینے والا کہ عذاب
سے اُنکو بچاوے اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ بلکہ پکڑے ہین کافرون نے سوا اللہ کے دوست مانند بتون کے اور لاف
دوستی اُنکی مارتے ہین فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى پس اللہ وہ ہے دوست اور کارساز ساتھ حق کے
جواب شرط محذوف ہے یعنے اگر ارادہ کرو ولی بحق کا پس اللہ ہے ولی بحق کہ دوستون کی دستگیری کرتا ہے اور وہی
زندہ کرتا ہے مردون کو ساتھ قدرت کے نسبت عاجز کافرون کے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے
قادر ہے اور بت کچھ قدرت نہین رکھتے وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ اور جو کچھ کہ اختلاف کرو تم
بیچ اُسکے اے مسلمانو کسی چیز سے ساتھ کافرون کے دین اور دنیا کے کامون مین پس حکم اُسکا طرف اللہ کے
ہے قیامت کو سب فیصل کر دیگا بیضاوی مین ہے کہ کہا گیا ہے جو کچھ اختلاف کرو تم بیچ اُسکے تاویل متشابہ
سے پس رجوع کرو بیچ اُسکے طرف محکم کے کتاب اللہ سے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ یہہ کہ
حکم کرتا ہے ساتھ حق کے صفت اُسکی یہی اللہ ہے پروردگار میرا اوپر اُسیکے توکل کیا مین نے سب کامون مین اور طرف
اُسیکے رجوع کرتا ہون مین سب حالتون مین فرد فی الحقیقت نہین ہے بندے کا کوئی مرجع کہین بجز مولا فَاطِرُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنیوالا ہے آسمانون کا اور زمین کا جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا پیدا کئے مین واسطے
تمھارے جنس تمھارے سے جوڑے عورتین وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا اور پیدا کئے چارپایون سے جنس اُنکی سے
جوڑے یا پیدا کئے واسطے تمھارے چارپایون سے قسم قسم طرح طرح کے نر مادہ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ بہت کرتا ہے
تمکو ذریات سے بیچ اس کارخانے کے یعنے بیاہ کرنے اور اولاد ہونیکے بیضاوی مین ہے کہ یذرؤکم یعنے یکثرکم
ہے لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ نہین مانند اُسکے کوئی چیز لفظ مثل کا کلام عرب مین زاید آتا ہے جیسے فان اٰمنوا بمثل ما
اٰمنتم بہ یا امثل بمعنی ذات ہے جیسے کہتے ہین مثلک لا یفعل کذا چنانچہ بیضاوی مین ہے وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ
اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے واسطے ہر چیز کے کہ سُنی اور دیکھی جاوے لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے
اُسکے کنجیان خزانون آسمانون کی اور زمین کی ہین فرد مین مقالید رزق اُسکے ہات جو کچھ ہے مینہہ زمین سے
وہی ہے نبات يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ کشادہ کرتا ہے رزق واسطے جسکے کہ چاہتا ہے بمقتضائے ارادت
اور تنگ کرتا ہے واسطے جسکے کہ چاہتا ہے بوفق مشیت اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ تحقیق وہ ساتھ ہر چیز کے دانا
ہے پس کرتا ہے جیسا کہ لائق جانتا ہے شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا
وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ مقرر کیا واسطے تمھارے
طاعت اور عبادت اور اصل توحید سے وہ کچھ کہ حکم کیا تھا ساتھ اُسکے نوح علیہ السلام کو اور جو وحی کیا ہے ہمنے طرف
تیرے کہ محمد ہے صلے اللہ علیہ وسلم یعنے اصل مشترک دین سے کہ درمیان نوح کے اور تیرے تھی اور جو کچھ حکم کیا تھا ہمنے ساتھ اُسکے

ابراہیم کو اور موسیٰ کو اور عیسیٰ کو اصول دین سے یہہ ہے کہ قائم رکھو دین کو کہ ایمان ہے ساتھ ان چیزون کے
کہ تصدیق جنکی واجب ہے اور فرمانبرداری ہے احکام الٰہی کی اور مت اختلاف کرو اور متفرق ہو بیچ اس اصل کے کہ توحید
اور طاعت ہے سمجھہ لیجیے کہ اصل دین ایک ہے اور فروع شرائع مین اختلاف ہے موافق زمانے اور وقتون کے
اور مصالح بندگان کے چنانچہ فرمایا ہے لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنہاجا کَبُرَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَیْهِ بہت بری
اور دشوار ہے اور سخت اور گران بار اوپر شریک لانے والون کے وہ چیز کہ پکارتا ہے تو انکو طرف اسکی توحید
اور نفی شرک سے اَللّٰهُ یَجْتَبِیْ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ اللہ کھینچ لیتا ہے طرف اپنے جسے
چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے ساتھ توفیق اور ارشاد کے طرف اپنے اس شخص کو کہ رجوع کرتا ہے طرف اسکے
اور منہہ موڑتا ہے غیر اسکے سے فرد راقنا غیر خدا سے منہہ پھیر لیتا ہے جو اپنی جانب صاف اسکو راہ دکھا دیتا ہے وہ
سمجھہ لیجیے کہ ایک راہ اجتبا ہے اور ایک راہ انابت راہ اجتبا کو راہ جذب کہتے ہین اور راہ انابت کو راہ سلوک
اور ولایت اتم اور اکمل ساتھ ان دونون کے ہوتی ہے بعضون کو بعد سلوک جذب واقع ہوتا ہے بعضون کو
بالعکس فرقہ اولی سالکان مجذوب ہین اور طائفہ ثانیہ مجذوبان سالک چنانچہ اہل طریقہ شریفہ نقشبندیہ کہ
جذب انکا مقدم ہے سلوک پر اور دل کا انتہا انکا ابتدا ہے اسیواسطے فرمایا ہے خواجہ خواجگان امام الطریقہ حضرت خواجہ
بہاؤالدین نقشبند قدس اللہ سرہ نے کہ ما نہایت را در بدایت درج میکنیم اور فرمایا ہے کہ ما قطبیانیم با مرادانیم راہ مرادی
راہ جذب ہے اور راہ مریدی راہ سلوک وہ بردن ہے یہہ رفتن نظم بردن و رفتن مین ہے فرق عظیم سوچ لے گر
تجھکو ہے عقل سلیم جسکا ہو جذب عنایت کارساز اسکو چلنے کا ہو کیا سوز و گداز نی ہے منزل کا تعب نی
رنج راہ جذب حق کھینچے لئے جاتا ہے راہ وَمَا تَفَرَّقُوْا اور نہین متفرق ہوئے پہلے امتون والے جیسے عاد اور ثمود
اور اصحاب ایکہ اور سوا انکے دین مین بیضاوی مین ہے کہ کہا گیا ہے نہین متفرق ہوئے اہل کتاب چنانچہ فرمایا ہے
وما تفرق الذین اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءتہم العلم مگر پیچھے اسکے کہ آیا انکے پاس علم پیغمبرون کے بتانے سے
یا دین سے نہین پھرے یہود اور نصاری مگر بعد جاننے کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کہ تورٰیت اور انجیل کی آیاتون سے
ہے یا بعد علم کے ساتھ اسباب کے کہ اختلاف کرنا محض گمراہی ہے بَغْیًا بَیْنَهُمْ اور یہہ متفرق ہونا از روے سرکشی
کے واقع ہے درمیان انکے واسطے دنیا کے یا حسد کے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے رکھتے ہین وَلَوْلَا کَلِمَةٌ سَبَقَتْ
مِنْ رَّبِّکَ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی لَّقُضِیَ بَیْنَهُمْ اور اگر نہوتی ایک بات کہ پہلے ہوئی ہے یعنے وعدہ پروردگار تیرے سے
مہلت دینے مین انکے ایک وقت مقرر تک کہ دم آخر عمر ہے یا دن قیامت کا ہے البتہ فیصلا کیا جاتا درمیان انکے
ساتھ عذاب مبطل کے اور نجات محق کے وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْرِثُوا الْکِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ اور تحقیق وہ لوگ کہ وارث کیے گئے ہین قرآن کے
پیچھے امتون گذریون کے مراد کافر ہین زمانہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ قرآن شریف انکو دیا اور وہ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْهُ

مریب شک کے ہین دین سے یا قرآن سے یا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے شک خلق مین ڈالنے والے
کے فلذلک فادع پس واسطے اس اختلاف کرنے انکے کے یا واسطے علم کے یا دیا ہے تجھکو پس پکار تو خلق کو باتفاق
ملت اسلام پر واستقم کما امرت اور قائم رہ سیدھا اوپر دعوت کے جیسا کہ حکم کیا گیا ہے تو ولید بن مغیرہ نے حضرت
سے کہا کہ دعوت سے اور دین اپنے سے کہ رکھتا ہے تو پھر جا آدھا مال مین تجھے دونگا اور شیبہ بن ربیعہ نے کہا کہ اگر
دین آبا پر اپنے آجاوے گا تو اپنی دختر عقد نکاح مین دونگا یہہ آیت اتری کہ اپنی دعوت پر مقیم اور دین پر مستقیم رہ
ولا تتبع اھواءھم اور مت پیروی کر خواہشون باطلہ انکے کی وقل آمنت بما انزل اللہ من کتاب اور کہہ
ایمان لایا مین ساتھہ اس چیز کے کہ اتاری ہے اللہ نے کتاب سے مجھہ پر اور تمام انبیا پر یعنے سب کتابون پر جو نازل ہوئی
ہین ایمان رکھتا ہون مین نہ مثل اور کفار کے کہ ایمان لاتے ہین بعض پر اور کفر کرتے ہین ساتھہ بعض کے اور سب
کتابونمین امر کیا ہے ساتھہ توحید کے وامرت لاعدل بینکم اور حکم کیا گیا ہون مین کہ عدل کرون مین درمیان
تمھارے تبلیغ شرائع اور حکومت مین اور اشراف اور ارزل کو طرف حق کے یکسان بلاؤن اللہ ربنا وربکم
اللہ پروردگار ہمارا اور پروردگار تمھارا ہے لنا اعمالنا ولکم اعمالکم واسطے ہمارے ہے جزا عمل ہمارے کی اور
واسطے تمھارے ہے سزا اعمال تمھارے کی لا حجۃ بیننا وبینکم نہین جھگڑا درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے
کہ جب حق ظاہر ہو گیا حجت بڑی پھر جو کوئی خلاف کرے عناد اور ستمگاری سے ہے اللہ یجمع بیننا اللہ اکٹھا کریگا
درمیان ہمارے دن قیامت کے والیہ المصیر اور طرف اسیکے ہے پھر جانا سب کا بیضاوی مین ہے کہ حکم اسکا منسوخ
ہے ساتھہ آیت قتال کے والذین یحاجون فی اللہ من بعد ما استجیب لہ حجتہم داحضۃ عند ربہم اور جو لوگ
کافر کہ جھگڑتے ہین بیچ دین خدا کے بعد اسکے کہ قبول کئے گئے ہین واسطے قول خدا کے یعنے میثاق کے دن اقرار کر گیا ہے
ربوبیت پر یا مراد یہود ہین کہ سخن حق کو قبول کر لیا ہے توریت مین اور حضرت مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان
لائے ہین یا وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین بعد اسکے کہ قبول کی ہے اللہ نے دعا رسول اپنے کی ظاہر کرنے مین ان معجزون کے
کہ صدق پر اسکے دلالت کرتے ہین حجت انکی زائل باطل ہے نزدیک پروردگار انکے کیونکہ بعد ظہور آیات کے ایراد
دلائل عناد محض ہے وعلیہم غضب ولہم عذاب شدید اور اوپر انکے غضب ہے اللہ کا بسبب انکے کہ جھگڑتے ہین
دین کے باطل کرنے مین اور واسطے انکے عذاب سخت ہے دوزخ مین بسبب کفر انکے کے اللہ الذی انزل الکتب بالحق
والمیزان اللہ تعالی وہ ہے جسنے اتارا کتاب کو آسمان سے ساتھہ حق کے اور ترازو کو تاکہ تولنے کی چیزین اس سے تولین کہ بین
دین مین ستم نہ واقع ہو بیضاوی مین ہے کہ میزان شرع ہے کہ اس سے وزن کئے جاتے ہین حقوق لوگون کے یا عدل ہے معاملات
عین المعانی مین ہے کہ مراد میزان سے پیغمبر خدا صلعم ہین کہ قواعد عدل کے انسے ظاہر ہوئے اور انزال ارسال الخ ہے
وما یدریک لعل الساعۃ قریب اور کس چیز نے دانا کیا تجھکو اور کیا جانا تو نے شاید کہ قیامت نزدیک ہے یا لعل بمعنی تحقیق ہے

یعنے تحقیق وقت قائم ہونے قیامت کا نزدیک ہے پس متابعت کر کتاب کی اور عمل کر شرع پر اور التزام کر عدل
پر پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ وزن کئے جاوینگے جسمین اعمال تیرے اور پوری دی جاویگی جزا تیری نہ
یَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا شتابی کرتے ہین ساتھ آنے قیامت کے وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے
ساتھ اسکے از روے استہزا اور تکذیب کے یا چاہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک وقت مقرر
کرین تو کہ وہ وقت گذر جاوے اور قیامت نہ آوے اور اُنکو اسپر حجت ہو وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا وَ
يَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ اور جو لوگ کہ ایمان لائے خدا اور رسول پر ڈرتے ہین قیامت سے کیونکہ نہین جانتے کہ خدا کیا
اُنسے کرے اور کس طرح حساب سمجھے اور جانتے ہین یہہ کہ آنا اُسکا حق ہے اَلَا اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ
لَفِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ خبردار رہ تحقیق وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین بیچ آنے قیامت کے بیچ گمراہی کے ہین دور صواب سے
اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ اللہ مہربان ہے ساتھ بندون اپنے کے رزق دیتا ہے ساتھ لطف
اپنے کے جسے چاہتا ہے فصول مین ہے کہ لطیف کے چار معنے ہین اول مہربان امام قشیری نے کہا کہ لطف اسکے
سے ہے کہ زیادہ حاجت سے دیتا ہے اور کم قوت سے کام فرماتا ہے دوم نوازش کرنیوالا اور کون سی نوازش برابر
اُسکے ہوگی کہ بندون کی اپنے طرف اضافت فرمائی فرد بندہ اپنا اُسنے فرمایا تو پھر کیا رہ گیا واچھڑے جی
واچھڑے کس کیطرف منسوب ہون سیوم باریک دان اور دوربین فرد اسرار صدور جانتا ہے پوشیدہ
ظہور جانتا ہے چہارم پوشیدہ کار فرد قضا و قدر سے اسکے نہین کوئی آگاہ کسی کو دخل نہین اسکے کام مین
کی راہ موضح مین ہے کہ لطیف وہ ہے کہ عواص امور کو علم سے جانے اور جرائم جمہور کو حلم سے بخشے کشف الاسرار
مین ہے کہ اللہ لطیف ہے نعمت بقدر خود دیوے اور شکر بقدر بندہ چاہے وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ اور وہ ہے زور آور لطف
اور رحمت مین غالب حکم اور ارادت مین مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ جو کوئی چاہتا ہے ساتھ عمل
دینے کے کھیتی نیکی آخرت کی زیادہ دیتے ہین ہم اسکو بیچ کھیتی اُسکی کے یعنے نیکی اُسکی سے یا ثواب اسکے کے تشبیہ دی
ثواب کو کھیتی سے اسواسطے کہ جیسے کھیتی سے اناج بڑھتا ہے اسیطرح عمل مومن کا اللہ کے نزدیک زیادہ ہوتا جاتا ہے
یہانتک کہ ذرہ سے برابر کوہ احد ہو جاتا ہے حرث اصل مین بیج ڈالنا ہے زمین مین یہان جسنے عمل کیا بیج ڈالا
واسطے آخرت کے مین کہ پھل اسکا وہان پائیگا اسیواسطے کہا ہے الدنیا مزرعۃ الاخرۃ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا
نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ اور جو کوئی چاہتا ہے ساتھ عمل اپنے کے کھیتی دنیا کی اور کوشش کرتا ہے حاصل
کرنے مین اسکے دیتے ہین ہم اسکو کچھ اسمین سے جتنا اسکی قسمت مین لکھا ہے اور نہین واسطے اسکے بیچ آخرت کے کچھ حصہ
کیونکہ اعمال موقوف ہین نیتون پر و لکل امرئ ما نوی مراد اس سے کافر ہین کہ دنیا ہی چاہتے ہین پس یا منافق ہین کہ
غزاون مین مومنون کے ساتھ رہتے تھے غنیمت لینے کو پس اس آیت مین فرمایا کہ جو کوئی دنیا چاہے جسقدر کہ واسطے اسکے

مقدر کی ہے دینگے ہم اور نعمت آخرت سے بے نصیب رکھینگے ہم اور جو کوئی آخرت طلب کرے دنیا سے بھی اپنا حصہ لیگا اور
آخرت مین زیادہ سے زیادہ پاویگا کہ ایک کے بدلے دس اور سات سو اور زیادہ تر اس سے دیا جاویگا **مثنوی** تا کی طلب
مال مین گھبراویگا چھوڑ اسکو دلا کہ یہہ نہ کام آویگا دنیا مانگیگا تو ملیگی کم سے عقبیٰ چاہیگا دو جہان پاوے گا نہ
اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللهُ کیا واسطے انکے شریک ہین معصیت مین شیطان
کہ مقرر کیا ہے اُن شیطانون نے واسطے اُنکے یعنے زینت دی ہے اُنھون نے اُنکے دلون مین دین جاہلیت مین سے
جو کچھ کہ نہین اذن دیا ہے ساتھہ اُسکے اللہ نے کہ کسی کو مانند شرک اور انکار بعث کے اور عمل کرنے کے واسطے دنیا کے
اور تحریم بحیرہ اور سائبہ کے اور سوا اُنکے یہان ہمزہ واسطے تقریر کے ہے بعضون نے کہا ہے کہ شرکاء اُنکے بت ہین
اور اضافت طرف اُنکے واسطے پکڑنے اُنکے کے ہے شریک وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ اور اگر نہوتی بات
فیصل کرنے والی یعنے قضائے سابق ساتھہ ڈھیل دینے جزا انکے کے البتہ حکم کیا جاتا درمیان کافر اور مومن کے یا
درمیان مشرکون اور شریکون اُنکے کے اور ہر ایک اپنی جزا سزا پاتا نہین وعدہ فیصل کرنیکا ہے دن قیامت کے
وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور تحقیق ظالم یعنے کافر واسطے انکے ہے عذاب دردناک دن قیامت کے کہ ہمیشہ رہیگا
تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ دیکھیگا تو مشرکون کو دن قیامت کے ترسان غمزدہ جزا اُس
چیز کی سے کہ کمائی اُنھون نے اور وبال اعمال اُنکے کا لاحق ہوگا ساتھہ اُنکے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي
رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے بیچ باغون بہشتون کے ہین پاکیزہ تر بقعون مین اور صاف تر
مکانون مین لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے اُنکے ہے بہشت مین جو کچھ چاہین تیار اور مقرر نزدیک پروردگار اُنکے کے
ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ یہہ کرامت بہشتون کی کہ مذکور ہوئی وہ ہے فضل بڑا کہ حق تعالیٰ نے بندون پر فرمایا کہ جسکے سامنے
نعمتین خانہ دنیا کی کچھہ چیز نہین ذَلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ یہہ ثواب ہے جو بشارت
دیتا ہے اللہ ساتھہ اُسکے بندون اپنے کو وہ جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے **مثنوی** تقدیم خبر باین کرامت مومن کے
لئے ہے بخبر فرحت اعمال نکو کرو کہ یارو وہان انکی جزائے نیک پاؤ امام ثعلبی نے قتادہ سے نقل کیا ہے کہ کتنے
مشرک جمع ہوکر آپسمین کہنے لگے کہ کچھہ جانتے ہو محمد دعوت پر اُن اعمال کے کہ خبر بشارت ہین مین مزدوری چاہتا ہے
یا نہین یہہ آیت اُتری کہ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین مانگتا مین تم سے اوپر تبلیغ رسالت کے
کچھہ بدلا اور کسی نبی نے پہلے اس سے بھی مزدوری اسبات کی نہین کھائی تبیان مین ابن عباس رض سے منقول ہے کہ جب
حضرت مدینے مین تشریف لائے انصار نے عرض کیا کہ آپ ہمارے بھانجے ہین اور دین مین ہمارے پیشوا ہین اور
خرچ انکا بہت ہے اور آمد کم حکم ہو تو ہم اپنے مال مین سے جمع کرکر نذر گذرانین تاکہ خاطر عاطر کو فراغ کل حاصل ہو یہہ آیت
اُتری کہ کہہ مین پیغام پہنچانے پر کسی سے مزدوری نہین چاہتا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى مگر دوستی چاہتا ہون بیچ قرابت کے

یعنے قریش چاہیئے کہ مجھے دوست رکھیں کیونکہ قرابت تمسے رکھتا ہوں اور مددگاری کریں اعدا پر اور دشمنی نہ رکھیں
یا دوستی ثابت ہے بیچ قرابت والوں کے یعنے میں تمسے مزدوری رسالت کی نہیں چاہتا مگر دوست رکھیں میرے قرابت والون
کو ابن عباس رضہ سے منقول ہے کہ صحابہ نے بعد نزول اس آیت کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون ہیں قرابتی آپکے جنکی محبت
ہمپر لازم ہے فرمایا علی اور فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم تفسیر ثعلبی میں ہے کہ قرابتی حضرت کے بنی ہاشم ہیں اور یہی
مطلب کہ خمس کی تقسیم آپنے اُنپر فرمائی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد قربیٰ سے تقرب ہے بخدا یعنے دوست رکھو انکو
جو تقرب بخدا کرتے ہیں ساتھ اعمال صالحہ کے وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا اور جو کوئی کہ کماوے نیکی یعنے
طاعت عین المعانی میں ہے کہ حسنہ یہاں حب آل رسول ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ نازل ہوی ہے یہہ آیت
بیچ شان حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے اور محبت انکی ہے ساتھ آل پیغمبر کے ہیں فرماتا ہے حق تعالی کہ زیادہ دیتے ہیں ہم
اُسکو بیچ اُس حسنہ کے نیکوئی یعنی دوچند کرتے ہیں ثواب اُس نیکی کا اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ شَكُورٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے گنہگارون
کو قبول کرنیوالا ہے طاعت فرمانبرداروں کی اَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا بلکہ کہتے ہیں کافر کہ باندھہ
لیا ہے محمد نے صلے اللہ علیہ وسلم اوپر اللہ کے جھوٹھ ساتھ دعوے نبوت کے یا نزول قرآن کے فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ
عَلٰى قَلْبِكَ پس اگر چاہتا اللہ تعالی مہر کر دیتا اوپر دل تیرے کے تو اگر جھوٹھ باندھتا اللہ پر اور قرآن تجھہ سے بھلا دیتا یا مہر
کر دیتا دل پر تیرے صبر کی کہ ایذائے قوم سے نہ گھبراتا حقائق میں سہل بن عبد اللہ تستری رحمہ سے منقول ہے کہ
مہر شوق ازلی اور محبت لم یزلی کی دلپر رکھتا تا کہ غیر کی طرف التفات ہی نکرتا وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ اور
مٹا دیتا ہے اللہ جھوٹھ کو اور ثابت کرتا ہے حق کو ساتھ باتون اپنی کے کہ وحی ہے یا ساتھ حکم قضا کے کہ کسیکو دفع
کرنے کی اُسکے قدرت نہیں اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق اللہ جاننے والا ہے سینے والی بات کو تیری راستی اور انکا
گمان کہ تجھہ پر جھوٹھ باندھنے کا کرتے ہیں اُسپر کچھ چھپا نہیں ہے عین المعانی میں ابن عباس رضہ سے روایت ہے
کہ بعد نزول آیت قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا کے بعضے لوگون کے دلمیں گذرا کہ پیغمبر ہماو ساتھ محبت اقربا اپنے کے فرماتے
ہیں تو کہ بعد آپ کے اُنکے ہم تابع رہیں اور وہ ہمپر حاکم رہیں جبرئیل علیہ السلام نے یہہ آیت لا کر آپکو خبر کی اُس خطرے
کی آپ نے اُنسے کہا انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گواہی دیتے ہیں ہم کہ آپ سچے ہیں اور اس اندیشہ
سے توبہ کی ہمنے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ
اور اللہ وہ ہے جو قبول کرتا ہے توبہ بندون اپنے سے جب گناہ کر کر نادم ہوتے ہیں اور اُسکی طرف رجوع کرتے
ہیں اور معاف کرتا ہے برائیون سے یعنے بعد توبہ کے گناہ بخشتا ہے اور جانتا ہے جو کچھہ کہ کرتے ہو تم گناہ اور توبہ
سے اور یفعلون ساتھ یا کے بھی قرات ہے وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اور قبول
کرتا ہے عمل اور دعائیں اُن لوگون کی جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے اور زیادہ دیتا ہے انکو فضل اپنے سے یعنے

ہوتی ہیں اور اکثر معاف فرماتا ہون مین اور وہ کریم تر ہے ایکبار گناہ بخشکر دینا ہیں پھر عذاب نکریگا اُسپر
آخرت مین نظم را مناسبت رکھہ عم جرم کبیر نص قاطع ہے ویعفو عن کثیر کو پڑے ہین اور بہت تیری گناہ مہ
بھرگئے ماہی سے یعنے تا بجاہ پر کرم کے آگے اُسکے ہین قلیل وہ برا ہے مہربان رب جلیل وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ
فِی الْاَرْضِ اور نہین تم عاجز کرنیوالے اے کافرو اللہ کو کہ حکم اُسکا ٹالدو یا عذاب اُسکا اپنے سے قطع کرو بیچ زمین
وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ اور نہین واسطے تمہارے سوا اللہ کے کوئی دوست یار کارساز ہو دنیا
مین اور نہ مددگار کہ عذاب دفع کرے عقبی مین وَمِنْ اٰیٰتِہِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ اور نشانیون قدرت
اُسکی سے ہین کشتیان چلنے والی بیچ دریا کے مانند پہاڑون کے بڑائی مین اِنْ یَّشَاْ یُسْکِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ رَوَاکِدَ عَلٰی
اگر چاہے اللہ ٹھہرا رکھے باد کو جو سبب ہے کشتی چلنے کی پس ہو جاوین کشتیان تھمی ہوئی اوپر پیٹھ پانی کے اور کشتی
والے بحر غم مین غوطے کھاوین ریاح بھی قرات ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ تحقیق بیچ اس تسخیر
باد اور روانگی کشتی کے البتہ نشانیان ہین واسطے ہر صبر کرنیوالے کے بیچ کشتی کے شکر کرنیوالے کے اتر کر کشتی
سے اَوْ یُوْبِقْھُنَّ بِمَا کَسَبُوْا وَیَعْفُ عَنْ کَثِیْرٍ یا اگر چاہے ہلاک کرے کشتیون کو یعنے اہل انکی کو بسبب اُسکے
جو کمایا اُنھون نے گناہون سے اور معاف کرے بہت گناہون سے کشتی والون کے یا نجات دے بہت
لوگون کو غرق ہونے سے پس اگر چاہیے مومنون کو بچاوے اور اگر چاہے کافرون کو ڈبووے تاکہ بدلا انسے لے
وَّیَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا اور تو کہ جانین وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین بیچ نشانیون قدرت ہماری کے کہ
محل نزول بلا ہین مَا لَھُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ نہین واسطے اُنکے کوئی جگہہ بھاگنے کی عذاب سے فَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ
شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا پس جو کچھہ دیئے گئے ہو تم کسی چیز سے اس عالم کے پس فائدہ ہے وہ زندگانی
دنیا کا فرد جب تلک زندہ ہو کھاؤ اُسکا پھل بعد پھر جاویگی قبضے سے نکل وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی
لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ اور جو کچھہ نزدیک اللہ کے ہے ثواب آخرت اور نعیم بہشت سے بہتر ہے
اور پایندہ تر ہے واسطے ان لوگون کے جو ایمان لائے اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین وَالَّذِیْنَ
یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا ھُمْ یَغْفِرُوْنَ اور جو لوگ جو بچتے ہین بڑے گناہون سے اور
بے حیائیون سے اور جسوقت غصے ہو جاتے ہین لوگون پر بسبب ایذا اور دکھہ کے کہ انکو پہنچاتے ہین وہ بخش
دیتے ہین انکو اور معاف کرتے ہین انکو بیضاوی مین ہے کہ علی مرتضی رض سے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ نے مال اپنا سب براہ خدا دیا ایک جماعت نے ملامت کی انکو یہہ آیت نازل ہوئی اور تبیان مین بھی ہے
کہ یہہ آیت حضرت صدیق رض کی شان مین اتری ہے کہ انفاق تمام مال پر لوگ ملامت کرتے تھے اور ستم و
حکم کئے جاتے تھے فرد پیا ہے جسنے جرعہ تیرے صہبا محبت کا نہ طعن غیر سے عار اور نہ ننگ اُسکو ملامت کا

لباب میں ہے کہ یہہ آیت حضرت عمر رض کی شان میں آئی کہ کسے مین لوگ گالیان انکو دیتے تھے اور وہ غصے کو
سنبھال کر تحمل کرتے تھے فرد تیری خاطر سے ہم کیا کیا یہہ کچھہ آلام سہتے ہین اٹھاتے خلق کے غصے ہین اور
دشنام سہتے ہین والذین استجابوا لربہم واقاموا الصلوٰۃ اور واسطے ان لوگون کے کہ قبول کیا انھون واسطے ہو
پروردگار اپنے کے بیضاوی مین ہے کہ نازل ہوئی یہہ آیت بیچ شان انصار کے کہ حضرت نے دعا کی واسطے ایمان
انکے کے انھون نے فی الحال برغبت کمال قبول کیا اور قائم رکھتے ہین نماز کو وقت مین اسکے ساتھ شرائط اور ارکان
کے وامرہم شوریٰ بینہم اور کام انکا مشورت ہے درمیان انکے یعنے جب کچھہ کام کرتے ہین تو مشورہ کر کر
آپسمین کرتے ہین اور یہہ فرط تدبیر انکی سے ہے ومما رزقناہم ینفقون اور اس چیز سے کہ دی ہے ہمنے انکو
مال سے خرچ کرتے ہین اللہ کی راہ مین والذین اذا اصابہم البغی ہم ینتصرون اور واسطے ان لوگون کے کہ جب
پہنچتی ہے انکو کراہت ذلت کافرون سے وہ بدلا لیتے ہین انسے کیونکہ وصف انکا شجاعت ہے اور عوض لینا
کافرون سے لازم اور جہاد کرنا انسے واجب ہے وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا اور بدلا برائی کا برائی ہے مانند
اسکے دوسری جگہہ لفظ سیئہ کا واسطے ازدواج کلام کے ہے نہ سیئہ ہے جیسے فان عاقبتم فعاقبوا فمن عفی واصلح
فاجرہ علی اللہ پس جس شخص نے کہ معاف کیا ستمگار اپنے سے کہ مسلمان ہے اور عوض نہ لیا اور صلح کی در
میان اپنے اور ظالم اپنے کے پس ثواب اسکا اوپر اللہ کے ہے سمجھہ لیجئے کہ وعدہ مبہم شرف اور عظمت عود
پر دلالت کرتا ہے تبیان مین حسن بصری رح سے منقول ہے کہ قیامت کو ندا آویگی کہ جو کوئی خدا پر اجر رکھتا ہے
کھڑا ہو جاوے کوئی نہین اٹھیگا مگر جسنے کہ معاف کیا ہو کا ظالم سے ظلم پہنچا ہو انہ لا یحب الظالمین تحقیق
اللہ نہین دوست رکھتا ظالمون کو جو پہلے ظلم کرتے ہین یا ظلم کے عوض مین حد سے گذرتے ہین ولمن انتصر
بعد ظلمہ فاولئک ما علیہم من سبیل اور البتہ جس کسی نے کہ عوض کیا ظلم سے پیچھے مظلوم ہونے
اپنے کے پس وہ لوگ نہین اوپر انکے کچھہ راہ ملامت کی یا معصیت کی انما السبیل علی الذین یظلمون الناس ویبغون
فی الارض بغیر الحق سوا اسکے نہین کہ راہ ملامت کی یا معصیت کی اوپر ان لوگون کے ہے کہ پہلے ظلم کرتے ہین لوگون
اور سرکشی کرتے ہین بیچ زمین کے ناحق اولئک لہم عذاب الیم یہہ لوگ واسطے انکے عذاب ہے دردناک یعنے
عذاب دوزخ کا ولمن صبر وغفر ان ذلک لمن عزم الامور اور البتہ جس کسی نے صبر کیا ایذا پر لوگون کے
اور بخش دیا اپنے ظالم سے بدلا نہ لیا تحقیق یہہ صبر اور غفران البتہ ہمت کے کام مین سے ہے امام زاہد نے کہا ہے
کہ یہہ کام مردان مرد کے سے ہے ہر ایک کو طاقت نہین کہ جفا کھینچے اور وفا کرے فرد نہ پوچھے ہمسے لیکے
دل کو کہتے اب آپ کیا کرینگے جفا کروگے وفا کرینگے دعا کروگے دعا کرینگے یہہ روش خاندان عالیشان
نقشبندیہ ہے قدس اللہ اسرارہا کہ عوض برائی کے بھلائی کرنا اور کسی سے نہ آزردہ ہونا کسیکو آزردہ کرنا

مصرعہ ما نہ پختیم و ہم نہ پختہ ایم قول بزرگان طریقت ہے کہ درویشی چیست خاکی است بیختہ و آبی بر و ریختہ نہ پشت پا را از و گردی نہ کف پا را از و دردی قهر و جفائین کھینچتے ہین اور خفا ہوتے نہین رافت کہ جنیدی طریقت مین ہمارے جرم اکبر ہے ومن یضلل اللہ فما لہ من ولی من بعدہ اور جسکو چھوڑ دے گمراہی مین اللہ پس نہین واسطے اسکے کوئی دوست کارسازی کرے پیچھے اسکے وترى الظالمين لما راوا العذاب يقولون هل الى مرد من سبيل ہ اور دیکھیگا تو ظالمون کو یعنے کافرون کو جسوقت دیکھینگے عذاب دن قیامت کے کہینگے کیا ہے طرف پھر جانے دنیا کے کوئی راہ کہ جا کر پچھلی خطاؤنکا تدارک کرین ہم وتراهم يعرضون عليها خاشعين من الذل ينظرون من طرف خفي ط اور دیکھیگا تو کافرون کو کہ اسدن حاضر کئے جاوینگے اوپر آتش دوزخ کے درانحال کہ عاجزی کرتے ہونگے ذلت سے دیکھتے ہونگے طرف آگ کے نظر چھپی سے یعنے کن انکھیون سے دوزخ کو دیکھینگے اور ہیبت دہشت سے نہ اٹھا سکینگے ضحاک نے کہا کہ جب کافرون کو دوزخ کی طرف کیجاوینگے دزدیدہ نگاہ کرینگے کبھی طرف فرشتون کے کبھی طرف دوزخ کے بعضے کہتے ہین کہ مراد طرف خفی سے دل ہے کہ کافر اندھے اٹھینگے پس حال دوزخیون کا دل سے پہچانینگے جیسے یہان دنیا مین نابینا اٹکل سے احوال معلوم کرتا ہے وقال الذين امنوا ان الخسرين الذين خسروا انفسهم واهليهم يوم القيمة اور جب کافرون کو اس حالت پر دیکھینگے کہینگے وہ لوگ جو ایمان لائے تحقیق زیان پانیوالے وہی شخص ہین کہ ٹوٹا دیا جانون اپنی کو اور لوگون اپنے کو دن قیامت کے سمجھ لیجئے کہ زیان جانون کا یہہ ہے کہ بتون کو پوج کر اپنے آپ کو دوزخی کیا اور زیان اپنے لوگون کا یہہ ہے کہ اگر دوزخی ہین تو انکو ایمان سے باز رکھا اور اگر بہشتی ہین تو انکے دیدار سے محروم رہے الا ان الظالمين في عذاب مقيم ہ خبردار ہو تحقیق ظالم یعنے مشرک بیچ عذاب ہمیشہ رہنے والے کے ہین وما كان لهم من اولياء ينصرونهم من دون الله ط اور نہین ہے واسطے مشرکون کے کوئی دوست کہ بوقت عذاب مدد دیوے انکو سوا اللہ کے یعنے کوئی عذاب سے نہ چھڑا سکیگا سوا خدا کے اور خدا عذاب نہین دور کرنے کا ہے ومن يضلل الله فما له من سبيل ہ اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین واسطے اسکے کوئی راہ چھٹکارے کی استجيبوا لربكم من قبل ان ياتي يوم لا مرد له من الله ط قبول کرو واسطے پروردگار اپنے کے جو کچھ حکم کیا ہے اسنے ایمان اور توحید سے پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ نہین پھرنا واسطے اسکے نزدیک اللہ کے سے یعنے پھیر او یگا اسکو اللہ بعد حکم کرنے کے من صلہ باتی کا ہے ای من قبل ان یاتی یوم من اللہ لا یمکن ردہ یعنے پہلے اس سے کہ آوے وہ دن نزدیک اللہ کے سے کہ نہین ممکن پھیرنا اسکا ما لكم من ملجا يومئذ وما لكم من نكير ہ نہین واسطے تمھارے کوئی جگہہ پھیر جانے کی اسدن اور نہین واسطے تمھارے کچھ انکار اپنے اعمال مین کہ کراماً کاتبین نے لکھے ہونگے اور اعضا تمھارے گواہی دینگے فان اعرضوا فما ارسلنك

علیهم حفیظا پس اگر منه پھیر لیوین مشرک دعوت سے پس نہین بھیجا ہے تجھکو اوپر انکے نگہبان کہ اعمال بد سے
انکو نگاہ رکھے ان علیک الا البلاغ نہین اوپر تیرے مگر پہنچا دینا احکام سو پہنچا دیا وانا اذا اذقنا الانسان منا رحمة
فرح بها اور تحقیق ہم جسوقت چکھاتے ہین کافر کو اپنی طرف سے رحمت کہ صحت اور غنا ہے خوش ہوتا ہے
ساتھ اسکے وان تصبهم سیئة بما قدمت ایدیهم فان الانسان کفور اور اگر پہنچتی ہے کافرون کو زحمت کہ
مرض اور بلا ہے بسبب اسکے کہ آگے بھیجا ہے ہاتھون انکے نے اعمال بد سے پس تحقیق کافر سخت ناشکر ہے
اور بے ایمان اور ہو سکتا ہے کہ مراد انسان سے جنس انس ہو کہ اغلب لوگ نعمت کو بھول جاتے ہین اور
محنت کو یاد رکھتے ہین ابو منصور ماتریدی نے کہا ہے کہ کفران مومن کا ترک شکر ہے لله ملک السموات
والارض واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی یخلق ما یشاء پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے
یهب لمن یشاء اناثا ویهب لمن یشاء الذکور او یزوجهم ذکرانا واناثا دیتا ہے جسے چاہے بیٹیان فقط
جیسے لوط علیه السلام کو اور دیتا ہے جسے چاہے بیٹے محض جیسے ابراہیم علیه السلام کو یا ملا دیتا ہے انکو بیٹے اور
بیٹیان جیسے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیه وسلم کو یعنی اپنے ارادہ پر ہے بیٹا دے چاہے بیٹی دے دونون
چاہے دونون دے کچھ والدین کی خواہش پر نہین کیونکہ وہ بیٹا چاہتے ہین اور اللہ بیٹی دیتا ہے اور ایسے
ہی بیٹی چاہتے ہین وہ بیٹا دیتا ہے پھر واسطے دفع اس توہم کے کہ ارادہ والدین سے فرزند وجود مین آتا ہے
فرماتا ہے ویجعل من یشاء عقیما اور کر دیتا ہے جسے چاہتا ہے بانجھ جیسے یحیی علیه السلام کو پس اسکے
ارادہ سے اولاد ہوتی ہے وہ نہ چاہے تو کچھ نہین ہوتا انه علیم قدیر تحقیق وہ جاننے والا ہے جو کچھ
دیتا ہے قادر ہے جسے چاہے دے جسے چاہے نہ دے لکھا ہے کہ یہود نے حضرت صلی اللہ علیه وسلم سے کہا کہ
اللہ تعالی کیون تم سے بیواسطہ باتین نہین کرتا کہ اسکو دیکھو جیسے موسی علیه السلام سے کلام کرتا تھا اور وہ
اسکو دیکھتے تھے حضرت نے فرمایا کہ موسی کلام حق سنتے تھے دیکھتے نہ تھے یہہ آیت اتری کہ وما کان لبشر
ان یکلمه الله الا وحیا او من وراء حجاب اور نہین طاقت واسطے کسی آدمی کے یہہ کہ بات کرے
اس سے اللہ تعالی بے پردہ روبرو کہ وہ اللہ کو دیکھے مگر وحی کہ کلام ہے خفی کہ بسرعت دریافت کرتے ہین بطریق الہام
یا بمنام یا کلام کرے اس سے پیچھے پردے کے سے یعنے آدمی حجاب مین ہو جیسے موسی کلام کرتا تھا اور وہ درپس
حجاب نور چشم موسی سے تھا ازبس ہنوز موضح مین ہے کہ اللہ تعالی نے ہمارے پیغمبر سے کلام کیا دو حجابون کے پرے
سے یعنے درمیان اللہ کے اور پیغمبر کے دو حجاب تھے کہ کلام الہی سنتے تھے ایک حجاب از سرخ کا اور ایک حجاب مروارید
سفید کا اور دونون حجابون کا ستر برس کی راہ تھی او یرسل رسولا یا بھیجے فرشتہ [illegible] فیوحی باذنه
ما یشاء پس ڈال دیو فرشتہ اور وحی کرے طرف اسکے ساتھ حکم اللہ کے جو کچھ چاہے اللہ انه علی حکیم تحقیق

وہ بلند مرتبہ حکمت والا ہے فرد جو چاہے بات دور کرے حکمت سے کرے ہی جو کرے وَكَذٰلِكَ
اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا اور اسیطرح جیسے پہلے تجھ سے پیغمبرون پر وحی کی تھی وحی کیا ہمنے طرف تیرے
قرآن کو حکم لینے سے قرآن شریف کو روح فرمایا اسواسطے کہ اس سے دل زندہ ہوتے ہین جیسے کہ بدن روح سے حیات
پاتے ہین مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ نہین جانتا تھا تو پہلے وحی سے کہ کیا ہے کتاب یعنے قرآن یا
نوشتہ ازلی بیچ سعادت اور شقاوت کے تجھے معلوم نتھا اور نہین جانتا تھا تو دعوت کرنی طرف ایمان کے یا اہل ایمان
کو نہین پہچانتا تھا کہ تجھ پر کون ایمان لاویگا یا شرایع ایمان تجھے معلوم نہ تھے وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ
مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا و لیکن کیا ہے ہمنے قرآن کو یا ایمان کو روشنائی کہ راہ دکھلاتے ہین ہم ساتھ اسکے جسے
چاہتے ہین ہم بندون اپنون سے یعنے جو اسکو قبول کرین دین کی راہ پاوین وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
اور تحقیق تو ساتھ وحی ہماری کے البتہ بلاتا ہے اور رہنمائی کرتا ہے تو طرف راہ سیدھی کے دعوت تجھ سے
عام ہے اور ہدایت مجھ سے خاص جسکو چاہون راہ پر لے آؤن اور صراط مستقیم دین اسلام ہے یا وہ راہ ہے
کہ منزل مقصود کو پہنچاوے صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ راہ اللہ کی ہے وہ اللہ کہ واسطے
اسکے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ خبردار ہو طرف اللہ کے پھیر
جاتے ہین تمام کام خلائق کے آخرت مین اور نزدیک محققون کے بازگشت سب کامون کی سب وقت اور سب احوال مین
اسیکی طرف ہے بعد رفع حجب اسباب و وسائط کے یہہ بات کھلتی ہے قطعہ پردہ وحدت نہ تو کثرت کو کر تیری
ہی غفلت ہے حجاب حضور دیدہ دل کھول کے رافت تو دیکھ سر الی اللہ تصیر الامور سورۃ شوریٰ مکی ہے
نواسی آیتین ہین تین سو تیس کلمے ہین تین ہزار چار سو حرف ہین فواصل اسکی لمن ہین اور ربط اسکا سورۃ شوریٰ سے
یہہ ہے کہ اختتام دونون کا بذکر بازگشت کار عباد ہے کیونکہ آیت الا الی اللہ تصیر الامور آخر شوریٰ مین ہے
اور آیت فسوف یعلمون آخر مین زخرف کے ہے کہ دونون آیتین متضمن منتہا ہین

سورۃ الزخرف مکیہ ھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثمانون وسبع آیہ

حٰمٓ حروف مقطعہ واسطے تنبیہ اور اعلام کے ہین کہ سامع کو خواب غفلت سے ہشیار کرین اور ہویدا اسی کا ہے قول
ثعلبی کہ کہا ہے حروف تہجی واسطے تنبیہ کے آتے ہین الا کی جگہہ پس یہان خبردار کرتا ہے سامع کو اوپر سننے کلام عظیم کے
کشف الاسرار مین ہے کہ حا اشارت طرف حیات حق کے ہے اور میم طرف ملک اسکے کے قسم کھا کر حیات بے
زوال اور ملک بے انتقال اپنے کی فرماتا ہے وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ قسم ہے قرآن روشن کی یا روشن کرنیوالے کی احکام
شرع کو اور جواب قسم کا یہہ ہے اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ تحقیق کیا ہے ہمنے اسکو قرآن عربی تو کہ تم کہ
عربی زبان والے ہو سمجھو معانی اسکی یا صحت نبوت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی فصاحت بلاغت دیکھ کر

وَاِنَّہٗ فِیْ اُمِّ الْکِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَکِیْمٌ اور تحقیق قرآن بیچ لوح محفوظ کے نزدیک ہمارے البتہ بلند مرتبہ حکمت بھرا ہی
یا محکم کیا گیا ہی کہ اسمین تناقض نہین یا ناسخ ہی ہرگز منسوخ ہوگا اَفَنَضْرِبُ عَنْکُمُ الذِّکْرَ صَفْحًا اَنْ کُنْتُمْ قَوْمًا
مُّسْرِفِیْنَ کیا باز رکھینگے ہم تم سے قرآن کو باز رکھنا اسواسطے کہ ہو تم قوم حد سے نکلے ہوے یعنے اس سبب سے کہ تم
نہین مانتے قرآن یا وحی اپنی بند کرینگے ہم بلکہ برابر بھیجینگے ہم تمھارے الزام دینے کو تبیان مین ہی کہ بسبب شرک
تمھارے کے قرآن کو آسمان پر نہ اٹھالیجاوینگے ہم کیونکہ جان لیا ہی ہمنے کہ جلد ایسے لوگ آوینگے کہ اسپر ایمان لاوینگے
اور اسکے احکام پر عمل کرینگے وَکَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ اور بہت بھیجے ہین ہمنے نبی بیچ پہلے لوگون کے اگلے
مشرک تھے اور شرک انکا ہمکو مانع ارسال رسل نہوا وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ اور نہ آیا تھا
کفار گذشتہ کے پاس کوئی پیغمبر ہماری طرف سے مگر تھے عناد رکھنے والے اس قوم کے ساتھ اسکا ٹھٹھا کرتے جیسے کہ جاہلان
قریش تیری جناب مین بے ادبی کرتے ہین یہہ آیت واسطے تسلی خاطر عاطر حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے آئی استہزا
قوم سے فَاَهْلَكْنَاۤ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ پس ہلاک کئے ہمنے بسبب استہزا کے اشد انکے
سے از روے قوت کے یعنے انکو انکے ہلاک کیا ہمنے اور انکی شدت شوکت نے ہمین عاجز نہ کیا اور گذر گئی ہی قرآن
مین کئی جگہہ مثال اور وصف خبر اور قصہ اور خبر پہلون کی کہ انھون نے اپنے پیغمبرونکے ساتھ کیا کیا اور ہمنے انکے ساتھ کیا
کیا ہان وعدہ پیغمبرونکی ساتھ نصرت کے اور وعید دشمنون کو ساتھ عقوبت کے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
لَیَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ اور البتہ اگر پوچھے تو قوم اپنی سے کہ کسنے پیدا کیا ہی آسمانون کو اور زمین کو البتہ
کہینگے پیدا کیا ہی انکو عزت والے علم والے نے کیونکہ یہہ پیدا کرنا کام جاہل اور عاجز کا نہین اس آیت مین خبر دی
کمال جہل انکے کی کہ اقرار کرتے ہین اوپر خالق قوی دانا کے اور عبادت غیر اسکے کی کرتے ہین پس حق تعالی اپنی صفت
مین فرماتا ہی اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ خدا سچا وہ ہی جسنے پیدا کیا واسطے
تمھارے زمین کو بچھونا کر اور کین واسطے تمھارے بیچ اسکے راہین توکہ تم رستہ پاؤ طرف شہرون اور بستیون کے
کہ چاہو سو کوفیون نے مہادا ساتھ الف کے پڑھا ہی وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ اور جسنے اتارا آسمان سے
پانی ساتھ اندازہ حاجت اور مصلحت کے یعنے نہ ایسا بہت کہ سب ڈوب جاوے مانند طوفان نوح کی اور نہ اتنا کم کہ نہ پیدا ہو کھیتی
فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا پس زندہ کیا ہمنے بسبب اس پانی کے شہر مردہ کو یعنے زمین خشک اور افسردہ کو گویا
اگر سمجھ لیجئے کہ التفات غیب سے طرف تکلم کے واسطے اختصاص کے ہی ساتھ اس معنی کے كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ
مانند اس زندہ کرنے کے نکالے جاؤگے تم قبرون سے جلا کر وَالَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَ
الْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ اور جسنے پیدا کین قسمین مخلوقات کی ساری بن یار اور مددگار کے اور بنائی واسطے تمھارے کشتیون سے
اور چارپایون سے وہ چیز کہ سوار ہو تم اسپر تری اور خشکی مین لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْهِ

تو کہ چڑھ بیٹھو تم اوپر پیٹھوں اُن سواریوں کے پھر یاد کرو نعمت پروردگار اپنی کو جس وقت کہ سوار ہو تم اوپر اُسکے
وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ اور کہو پاک ہے وہ اللہ جس نے مسخر کیا واسطے
ہمارے اِس کشتی اور اِس جانور کو تو کہ مدد اسکی سے بحر اور بر قطع کریں ہم اور نہ تھے ہم واسطے اُسکے طاقت پانیوالے
اور فرمانبرداری کرنیوالے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے البتہ پھر جانیوالے ہیں آخر عمر میں مرکب جنازہ پر
کہ آخر سواریوں دنیا کی سے ہے فرد عمر بھر تخت سلیمان پر رہیگا تو سوار تختۂ تابوت پر آخر تجھے لیجاوینگے
حدیث میں ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم رکاب میں پاؤں ڈالتے تھے کہتے تھے بسم اللہ اور
جب پشت مرکب پر بیٹھ جاتے تھے فرماتے تھے الحمد للہ علی کل حال سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون موضح
میں ہے کہ سوار کو چاہیئے کہ کلمہ الحمد للہ کہے کشف الاسرار میں ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے ایک
شخص کو دیکھا کہ سوار ہو کر پڑھتا تھا سبحان الذی سخر لنا تا آخر آپنے فرمایا کہ کیا تجھکو یہہ فرمایا ہے اُسنے عرض
کیا کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا فرمایا ہے کہا ان تذکروا نعمۃ ربکم یہہ کہ یاد کرو نعمت پروردگار
اپنے کی سواری میں اِسمیں اشارہ ہے کہ حمد حق سے غافل مت ہو مقرنین بتشدید بھی قرات ہے اور معنے
دونوں کے ایک ہیں وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا اور مقرر کیا کافروں نے واسطے اللہ کے بندوں اُسکے میں سے
کہ فرشتے ہیں ایک جزو یعنے کہتے ہیں کہ فرشتے دختران حق ہیں یہہ عجب جہالت ہے کافروں کی کہ بعد اقرار

خالقیت اور عزت اور علم اُسکے کے واسطے اُسکے اثبات ولد کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ ولادت صفات
اجسام سے ہے اور وہ خالق سب جسموں کا ہے إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ تحقیق کافر البتہ ناشکر گذار
ہے ظاہر کہ واسطے خداوند عالم کے اثبات فرزند کرتا ہے اور دوسری جہالت اُسکی یہہ ہے کہ بیٹیاں اُسکی
ٹھہراتا ہے اور بیٹے اپنے کیا کفر ہے معاذ اللہ پس اللہ تعالی فرماتا ہے کہ أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ
کیا پکڑا ہے اللہ نے واسطے اپنے اُس چیز سے کہ پیدا کرتا ہے بیٹیاں کہ اخس اور انقص ہیں اور برگزیدہ کیا تمکو ساتھ
بیٹوں کے کہ اشرف اور اکمل ہیں وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ اور جس وقت
خبر دیا جاتا ہے ایک منکر کو ساتھ اُس چیز کے کہ بیان کی ہے واسطے اللہ مہربان کے مثال یعنے بیٹیاں کہ اللہ کے
ثابت کرتے ہیں کہ فی الحقیقت یہہ مثل اور مانند اللہ کے ٹھہراتا ہے ہوجاتا ہے منہہ اُسکا کالا کمال اندوہ سے اور وہ غم
سے بھرا ہوا ہوتا ہے حاصل یہہ ہے کہ ایسی بری چیز کہ اپنے یہاں جسکے پیدا ہونے سے غم کھاتے ہیں وہ جناب
باری کے واسطے ٹھہراتے ہیں اِس سے زیادہ کفر کیا ہے اور اِس سے جہالت کیا ہے بری أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي
الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ کیا جو شخص پالا جاتا ہے بیچ گہنے کے یعنے ناز و نعمت میں پرورش پاتا ہے اور اُسکو
قوت لڑائی کی نہیں ہوتی اور وہ بیچ جھگڑے کے ظاہر ہوتا عرب کو شجاعت اور فصاحت پر فخر تھا اور اغلب عورتیں

علیہ وسلم کی ہے پھر فرمایا ہے اگر پیروی باپون کی کرتے ہو تو ابراہیم علیہ السلام کی کرو کہ اشرف آباء تمھارے
ہین وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖۤ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ سَیَهْدِیْنِ اور یاد کرو جس وقت
کہا ابراہیم نے غار سے نکل کر واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنی کے جب بتون کو پوجتے دیکھا کہ تحقیق مین بیزار ہون
اُس چیز سے کہ عبادت کرتے ہو تم اُسکو مگر اُس سے کہ جسنے پیدا کیا مجھکو پس تحقیق وہی شتاب ہدایت کریگا
مجھکو یا وہ ثابت رکھیگا مجھکو ہدایت پر وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور کیا ابراہیم نے
کلمہ توحید کو بات باقی رہنے والی بیچ اولاد اُسکی کے اسی سبب سے اولاد خلیل اللہ مین موحد اور واعظ ہوتے
یا مراد عقب ابراہیم سے آل محمد ہین یا اُمت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بعضے کہتے ہین کہ خدا نے کلمہ توحید باقی رکھا
نسل ابراہیم مین تو کہ مشرک شرک سے پھر آوین اور توجہ طرف دین اُسکے لاوین بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ
وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ بلکہ فائدہ دیا ہمنے کفار قریش کو کہ زمانہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مین
ہین اور باپون اُنکے کو ساتھ طوالت عمر اور کثرت نعمت کے یہان تک کہ آیا اُنکے پاس قرآن یا دین اسلام
اور آیا پیغمبر ظاہر ساتھ دلائل اور معجزات کے یا بیان کرنیوالا توحید ساتھ حجج اور آیات کے وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا
هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ اور جب آیا اُنکے پاس حق تو بجائے شکر گذاری انکار کر کر کہا اُنھون نے یہہ
جادو ہے اور تحقیق ہم ساتھ اِسکے کافر ہین اور باور نہین رکھتے کہ یہہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ
هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ اور کہا اُنھون نے کیون نہ اُتارا گیا یہہ قرآن اگر اللہ کے نزدیک سے ہے
اوپر ایک مرد کے اِن دونون بستیون مین سے کہ مکہ اور طائف ہے مرد بڑے کے کہ دولت مال و جاہ و جلال
رکھتا مکہ والون مین ولید بن مغیرہ یا عتبہ بن ربیعہ یا اخنس بن شریف اور طائف والون مین عروہ بن مسعود ثقفی
یا حبیب بن عمر اور مدعا اُنکا یہہ تھا کہ رسالت منصب بڑا ہی چاہیئے کہ کسی مرد بزرگ کو دیا جاتا اور بزرگی اُنکے
نزدیک مال و اسباب دنیویہ پر منحصر تھی یہہ نہین جانتے تھے کہ رسالت رتبہ عالیہ ہی مستحق اُسکا وہ ہے کہ
فضائل روحانیہ اور کمالات قدسیہ رکھتا ہو اور باوجود اِسکے ساتھ فضل خاص حضرت حق کے اختصاص پاوے
کہ مثل ہندی ہے جسکو پیا چاہے وہی سہاگن ہو فرد نگاہ فضل اپنی جسپہ وہ محبوب کرتا ہے ہزارون
اُسمین پیدا نیک تر اسلوب کرتا ہے اسیواسطے حق تعالی نے اُنکے جواب مین فرمایا کہ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ
رَحْمَتَ رَبِّكَ کیا یہہ قسمت کرتے ہین رحمت پروردگار تیرے کی کہ نبوت ہے یعنے اُنکے ہاتھ مین رسالت نہین ہے
کہ جسکو چاہین دیوین نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ہم بانٹتے ہین درمیان اُنکے معیشت اُنکی
بیچ زندگانی دنیا کے یعنے وہ چیزین کہ زندگانی بسر کرین ساتھ اُنکے ہم اُنکو دیتے ہین اور وہ اُنکی تدبیر سے عاجز ہین پھر منصب
رسالت کہ اعلائے مراتب انسانیہ ہے کیونکر اُنکی اختیار مین ہو اور کیا اُسمین دخل کر سکین وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ

نظر کی تو ہر ایک کے سر پر کو بیٹھا نظر آیا بعضو نکی آنکھو نمین پردا لا تھا بعضو نکی آنکھو نمین کبھی پردا لتا تھا کبھی نکال تا تھا
شیخ نے کہا کہ یہہ کیا ہی جنی نے کہا یہہ آیت نہین پڑھی تو نے ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا فہو لہ قرین
یہہ شیاطین ہین انکے سرون پر بیٹھے اور ہر ایک پر بقدر عظمت اسکی کے غلبہ پاتے ہین لطیفہ جو حق کو بھولا
ٹھکانا کہین نہین اسکا درست اسکا نہ مذہب ہی اور نہ دین اسکا سوائے نفس بدو دبو گمرہ و الخبث نہ ہم نفس
ہی نہ ہمدم نہ ہمنشین اسکا وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ اور تحقیق شیطان البتہ بند
کرتے ہین ہمنشینون اپنون کو راہ حق سے اور گمان کرتے ہین کافر آدمی یہہ کہ وہ بسبب متابعت شیطانون کے
راہ پانے والے ہین یا گمان کافرون کا یہہ ہی کہ شیطان ہدایت والے ہین اور اسی گمان مین رہینگے حَتّٰی
اِذَا جَاءَنَا یہان تک کہ جب آویگا ہمارے پاس عاشی یعنے کافر آنکھین چرانیوالا ہی ہماری یاد سے اور قراءت
حجازیون کی اور ابن عامر اور ابو بکر کی جاءانا ہی یعنے عاشی اور شیطان قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ
فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ کہیگا عاشی واسطے شیطان کے ای کاش کہ درمیان میرے اور درمیان تیرے ہوتی دوری دو
مشرق کی سی یعنے مشرق اور مغرب کی یہان مشرق کو غلبہ دیا ہی موضح مین ہی کہ مراد ایک مشرق سے ایام
سرما اور ایک سے ایام گرما ہین اور درمیان انکے بھی بہت دوری ہی غرض کافر کہیگا کہ کاشکے تو مجھ سے دور
ہوتا پس برا ہمنشین ہی تو پھر کہنے والا کافرون سے کہیگا وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي
الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ اور ہرگز نہ نفع کرے تمکو آج آخرت مین یہہ آرزو جسوقت صحیح ہوا یہہ کہ تمنے ظلم کیا تمنے جانون
اپنے پر دنیا مین اسواسطے کہ تم بیچ عذاب کے شریک ہو شیطانون کے جیسے شریک تھے سبب عذاب مین
بعضون نے کہا ہی کہ نفع نہین دیگا تمکو یہہ کہ شریک ہو کہ تخفیف عذاب شرکت نہین کرنے کی لکھا ہی کہ
حضرت بہت چاہتے تھے کہ قوم ایمان لاوے اور جسقدر دعوت اسلام کرتے تھے وہ انکار عناد مین فزون تر ہوتے
تھے یہہ آیت اتری کہ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ کیا پس تو سناتا ہی بہرون
کو یا دکھاتا ہی اندھون کو اور انکو جو ہین بیچ گمراہی ظاہر کے یعنے تو قدرت نہین رکھتا کہ دل کے بہرون کو حق
بات سنا سکے اور دل کے اندھون کو راہ حق دکھا سکے اور گمراہون کو راہ پر لاوے پھر اسقدر رنج اپنی جان پر کیون
کھینچتا ہی فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ پس اگر لیجاوین ہم تجھکو اس عالم سے پہلے اس سے کہ عذاب
انکا تجھے دکھاوین تو دل خوش رکھ پس تحقیق ہم انسے بدلا لینے والے ہین ساتھ عذاب کے اَوْ نُرِيَنَّكَ
الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ یا دکھاوین ہم تجھکو وہ جو وعدہ دیتے ہین ہم انکو عذاب کا پس تحقیق ہم
اوپر عذاب انکے کے قادر ہین یعنے ہر حال مین وہ عذاب پاوینگے حالت حیات تیری مین یا بعد وفات تیری
کے فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ پس محکم پکڑ اس چیز کو کہ وحی کی گئی ہی طرف تیرے آیات اور

احکام سے اِنَّكَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ تحقیق تو اوپر راہ سیدھی کے ہے کہ نہین کجی اسمین جلد مقصود کو پہنچتی ہے ۞
وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ اور تحقیق قرآن البتہ شرف اور عزت ہے واسطے تیرے اور واسطے قوم تیری کے کہ قریش
ہین مجاہد نے کہا ہے کہ تمام عرب مراد ہین اور شرف انکا یہہ ہے کہ قرآن انکی زبان مین اترا ہے اور قریش کو
خصوصیت ہے کہ پیغمبر انہین سے ہین اور بنی ہاشم کو زیادہ تر اسلئے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد قوم سے امت
ہے وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ اور البتہ سوال کئے جاوگے دن قیامت کے اس نعمت سے اور شکر گذاری سے اسکے
وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اور سوال کر تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم احوال انکے سے کہ بھیجا
ہمنے پہلے تجھہ سے پیغمبرون ہمارے سے یعنے امتون انکی سے یا علماے دین انکے سے پوچھ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ
الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ کیا مقرر کئے ہین ہمنے سوا اللہ کے معبود کہ عبادت کئے جاوینگے یعنے پوچھ کہ کبھی کسی کو
حکم کیا ہے ہمنے ساتھہ عبادت بتون کے اور کسی ملت مین پہلی ملتون مین سے پرستش کسیکی سوا اللہ کے مقرر نہین
مراد اس کلام سے استشہاد ہے باجماع انبیا اوپر توحید کے معالم مین ہے کہ شب معراج سب پیغمبرون کو
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع کیا اور کہا پوچھ انسے آپ کو کچھہ اسمین شک نتھا پوچھا صاحب عین
المعانی نے کہا ہے کہ آثار مین آیا ہے کہ جبرئیل نے میکائیل سے پوچھا کہ سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انبیا سے
یہہ سوال کیا تھا میکائیل نے کہا کہ یقین آپ کا کامل تر اور ایمان محکم تر تھا اس سے کہ پوچھین فرو تنجیین مین
کشف انہین کیا ہے احتیاج دلیل دلیل کے جو ہین محتاج وہ ہین سخت ذلیل وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰيٰتِنَآ
اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھہ نشانیون اپنی کے کہ معجزے تھے دلالت
کرتے اوپر نبوت انکی کے طرف فرعون کے اور سردارون اسکے کے پس کہا موسی نے انکو تحقیق مین بھیجا ہوا ہون پروردگار
عالمون کی طرف سے فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ پس جب آیا موسی انکے پاس ساتھہ نشانیون ہماری کے
ناگہان وہ اس سے ہنستے تھے وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا اور نہ دکھاتے تھے ہم انکو کوئی نشانی مگر وہ بڑی تھی
بہن اپنی سے یعنے ایک سے ایک نشانی بڑی تھی وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور پکڑا ہمنے انکو ساتھہ
عذاب قحط اور جراد اور قمل وغیرہ کے تو کہ وہ پھر آوین دین باطل سے طرف حق کے لیکن وہ نہ پھرے اور جب عذاب دیکھہ لیا
مقام استغاثے مین آئے وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ اور کہا انہون نے
اے جادوگر پکار واسطے ہمارے پروردگار اپنے کو ساتھہ اس چیز کے کہ عہد کیا ہے تیرے پاس یعنے تجھہ سے عہد کیا ہے کہ دعا تیری
قبول کریگا سو دعا کر واسطے دفع عذاب ہمارے کے تحقیق ہم البتہ راہ پر اوینگے یعنے عذاب اگر ہم سے دفع ہوا تو ایمان تجھہ پر لاوینگے ساحر کہہ کر حضرت
موسی کو اسواسطے پکارا کہ عادت اس لفظ کی تھی سو وہی زبان سے نکلا یا تعظیم کی راہ سے کہا کیونکہ سحر انکے نزدیک بڑا علم اور کمال تھا یا شدت حماقت سے
کہا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ پس جب کھول دیا ہم نے انسے عذاب دعاے موسی سے ناگہان وہ پھر جاتے

ہین عہد سے اور فرعون حضرت موسیٰ کی دعا قبول ہونے سے خوف کھانے لگا کہ مبادا لوگ اسپر ایمان لے آوینگے پس بلا
قوم کو جمع کر کر آپ بلندی پر چڑھ گیا ونادی فرعون فی قومہ اور پکارا فرعون نے بیچ قوم اپنی کے بعد دفع عذاب کے
قال یا قوم الیس لی ملک مصر وہذہ الانہار تجری من تحتی کہا اے قوم میری قبطیو کیا نہین ہے واسطے
میرے ملک مصر کا اور یہہ نہرین چلتی ہین نیچے میرے محلون کے دریاے نیل کے تین سو ساٹھ نہرین تہین چار نہرین
بڑی اسکے باغ مین آئی تھین اور محلون کے نیچے سے بہتی تھین اسپر فخر کیا کہ یہے نہرین میرے باغون اور محلون کے
تلے بہتی ہین افلا تبصرون کیا پس نہین دیکھتے تم بڑائی میری اور موسیٰ یہہ نہین رکھتا ام انا خیر من ہذا الذی
ہو مہین ولا یکاد یبین بلکہ مین بہتر ہون اس شخص سے کہ ملک مین میرے وہ ذلیل اور نہین نزدیک
کہ صاف بیان کرے بات کیونکہ زبان مین اسکے لکنت ہے سمجھ لیجئے کہ یہہ فرعون نے جھوٹھ کہا کیونکہ حق تعالی
نے انکی دعا سے کہ واحلل عقدۃ من لسانی ہے لکنت انکی زبان کی دور کر دی تھی لیکن قوم کو معلوم تھا کہ پہلے
رسالت کے لوگون پر لکنت ظاہر تھی فلولا القی علیہ اسورۃ من ذہب پس کیون نہ ڈلے گئے اوپر اسکے
کڑے سونے کے سمجھ لیجئے کہ اس زمانے مین جسکو مہتری اور سرداری دیتے تھے اسکے ہاتھ اور گردن مین کڑے
ہنسلی سونے کی ڈال دیتے تھے سو وہ فرعون نے کہا کہ اگر موسیٰ کو رئیس قوم کا کیا ہے تو خدا نے کیون ہنسلی
کڑے سونے کے نہین دئے او جاء معہ الملئکۃ مقترنین یا کیون نہ آئے ساتھ اسکے فرشتے پرا باندھ کر واسطے یاری
اور مددگاری اسکے فاستخف قومہ فاطاعوہ پس سبک عقل کر دیا فرعون نے اس مکر سے قوم اپنی کو یعنے یہہ
فریب انمین اثر کر گیا پس کہا مان گئے اسکا اور متابعت موسیٰ علیہ السلام سے دل اٹھا لیا انہم کانوا قوما
فاسقین تحقیق وہ تھی قوم فاسق فلما اسفونا انتقمنا منہم فاغرقناہم اجمعین پس جب غصہ مین لائے وہ ہمکو
بہت گناہ کر کر یا غضب مین لائے رسول ہمارے کو نہایت جھگڑ جھگڑ کر بدلا لیا ہمنے انسے پس ڈبو دیا ہمنے انکو سب
دریاے نیل مین فجعلناہم سلفا ومثلا للآخرین پس کیا ہمنے انکو پیشوا کافرونکا جو پیچھے انکے ہونگے اور مثال واسطے
پچھلون کے یعنے قصہ فرعون اور قوم اسکا عجیب ہے اسکو قائم مقام مثال کے کیا کہ کہا جاوے کافرون کو تم ایسے ہو
جیسے قوم فرعون یا پند اور وعظ کہا کہ پچھلے لوگ اسکو سنکر عبرت پکڑین اور نافرمانی حق سے ڈرین اور سمجھین
کہ جسپر فرعون کو فخر تھا اسمین ڈوبا نہرون پر اپنے کیا کیا نازان تھا سو دریا مین معہ لشکر غرق ہوا فرد تو تکبر کرتا ہے
اے ہمنشین اسکا محل بہترا نہین لگتا کہین اسباب نزول مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش
کو فرمایا کہ جسکو سوا خدا کے پوجتے ہو اسمین کچھ خیر نہین ایک جماعت نے کہا کہ عیسیٰ معبود نصاریٰ کا ہے اور وہ سوا خدا
کے ہے اور تم خود قائل ہو کہ وہ بندہ صالح ہے قریش پکارے اور گمان کرنے لگے کہ آپ ملزم ہوئے یہہ آیت نازل ہوئی کہ
ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منہ یصدون اور جب بیان کیا گیا بیٹا مریم کا مثال ناگہان قوم تیری اس مثال سے

عل مجاہد تھی اور ایک قول سبب نزول آیت مین یہہ ہے کہ قریش نے کہا کہ عیسی مخلوق ہے اور معبود نصاری ہے پس
ہمارے بھی معبود مخلوق ہون تو کیا ہے یا تشبیہ دی کہ جب عیسی کا ابن اللہ ہونا روا ہے تو فرشتون کا بنات
اللہ ہونا کیون ناسزا ہے اور اصح یہہ ہے کہ بعد نزول آیت انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم کے ابن زبعری نے
کہا کہ عیسی کو بھی سوا اللہ کے پوجتے ہین جب وہ دوزخ مین جاویگا تو ہم اور معبود ہمارے بھی جاوین یہہ آیت اتری
اور موید اسی قول کا یہہ جو فرماتا ہے وقالوا ءالہتنا خیر ام ہو اور کہا مشرکون نے آیا معبود ہمارے بہتر ہین یا عیسی جب
وہ جہنم مین ہوگا یہہ بھی ہون ما ضربوہ لک الا جدلا نہین بیان کرتے وہ اس مثال کو واسطے تیرے مگر واسطے جھگڑا
کے نہ واسطے تمیز حق کے باطل سے بل ہم قوم خصمون بلکہ وہ قوم ہین جھگڑالو ان ہو الا عبد انعمنا علیہ وجعلنہ مثلا
لبنی اسرائیل نہین ہے عیسی مگر ایک بندہ کہ انعام کیا ہے ہمنے اوپر اسکے ساتھ نبوت اور رسالت کے اور کیا ہے ہمنے
اسکو نمونہ قدرت الہی کا واسطے بنی اسرائیل کے کہ بن باپ پیدا ہونا ایک امر عجیب ہے ولو نشاء لجعلنا منکم ملئکۃ
فی الارض یخلفون اور اگر چاہتے ہم البتہ کرتے ہم بدل تم سے فرشتون کو یعنے تحقیق ہلاک کرکر انہین لاتے کہ بیچ
زمین کے جانشین ہوتے بعد تمھارے وانہ لعلم للساعۃ اور تحقیق عیسی البتہ علم ہے واسطے آنے قیامت کے یا
علامت قیامت کی ہے نزول اسکا کہ بعد خروج دجال کے آسمان سے اُترے گا مسجد دمشق کے منارہ شرقی پر
رنگین کپڑے پہنے دو ہاتھ فرشتون کے بازو پر دھرے ساتھ چہرہ عرق آلودہ کے جس کافر کو اسکا دم پہنچیگا
مرجاویگا اور نفس اسکا مد نظر تک جائیگا دجال کو ولایت شام مین جاکر ہلاک کریگا خنازیر ماریگا صلیب توڑے گا
کنیسا خراب کریگا نصاری کو قتل کرے مگر جو شخص کہ ایمان لاویگا اسپر اور بیضاوی مین ہے کہ بعض کہتے ہین
کہ ضمیر راجع طرف قرآن کے ہے پس تحقیق بیچ اسکے اعلام ہے واسطے قیامت کے اور دلالت ہے اسکے آنے پر
فلا تمترن بہا واتبعون پس مت شک لاؤ اور نہ جھگڑا کرو ساتھ آنے قیامت کے اور پیروی کرو ہدایت میری کی
یا شرع میرے کی یا رسول میرے کی اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے یعنے
پیروی کرو میری ہذا صراط مستقیم یہہ ہے جو بلاتا ہون مین تمکو طرف اسکے راہ سیدھی کہ نہین گمراہ ہوتا تابع
اسکا ولا یصدنکم الشیطان اور چاہیئے کہ نہ بند کرے تمکو شیطان سلوک راہ مستقیم سے ساتھ وسوسے اپنے کے پس
متابعت اسکی مت کرو اور قائم اسکی مخالفت مین رکھو انہ لکم عدو مبین تحقیق وہ واسطے تمھارے دشمن ہے ظاہر
ولما جاء عیسی بالبینت قال قد جئتکم بالحکمۃ ولابین لکم بعض الذی تختلفون فیہ اور جب آیا عیسی
ساتھ آیتون انجیل کے یا معجزون ظاہر کے کہا بنی اسرائیل کو کہ تحقیق لایا ہون مین واسطے تمھارے شریعت کہ نازل
ہے اوپر حکمت قولی اور فعلی کے اور تو کہ بیان کرون مین واسطے تمھارے وہ سب چیزین کہ اختلاف کرتے ہو تم بیچ اسکے
امور دین سے یا احکام توریت سے فاتقوا اللہ واطیعون پس ڈرو اللہ کے عذاب سے اور کہا مانو میرا جو مین کہون

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ تحقیق اللہ وہ ہے پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا پس عبادت کرو اسکی ساتھ یگانگی کے
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہہ ہے راہ سیدھی کہ ہرگز نہین رکھتی کجی فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ پس اختلاف کیا فرقون نے
درمیان ترسایون کے مانند یعقوبیہ اور نسطوریہ اور ملکانیہ اور مرقوسیہ اور شمعونیہ کے فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ پس وائے ہے واسطے اُن لوگون کے کہ ظلم کرتے ہین اِن فرقون مین عذاب دردناک
ایکدن کے سے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ نہین انتظار کرتے یہہ فرقے مگر قیامت کا یہہ کہ آوے
اُنکے پاس ناگہان اور وہ نہ سمجھتے ہون آنا اسکا بسبب غفلت اور شغل دنیاوی کے اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ دوست اُسدن بعضے بعضون کے دشمن ہونگے مگر پرہیزگار ایماندار یعنے کافر جو آپس مین
دوستی رکھتے ہین واسطے کفر اور معصیت کے مددگاری کے سوا آپس مین روز قیامت کے دشمن ہونگے ویلعن بعضہم بعضا
اور مسلمان کہ محبت واسطے خدا کے رکھتے ہین الفت انکی قائم رہیگی توکہ ایکدوسرے کو شفاعت کرین تاویلات
کاشفی مین ہے کہ خلت چار قسم ہے اوّل خلتہ تامہ حقیقیہ ہے کہ محبت روحانیہ ہے کہ مناسبت ارواح سے پیدا
ہے جیسے محبت انبیا اور اولیا اور شہدا اور اصفیا کی آپس مین دوم محبت قلبیہ کہ مناسبت اوصاف کاملہ اور
اخلاق فاضلہ سے ہویدا ہے جیسے محبت صلحا اور ابرار کی آپس مین دوستی امتون کی انبیا سے اور مریدون کی
مشائخ سے یہہ دونون قسم کی محبت خلل پذیر نہ دنیا مین ہے نہ آخرت مین اور نتیجے اور فائدے دیتی ہے ظاہر
اور باطن سیوم محبت عقلیہ ہے کہ متعلق بتحصیل معاش اور مصالح دنیا ہے جیسے محبت تجار اور صناع کی آپسمین
خادمون کی مخدومون سے اور محتاجون کی دولتمندون سے چہارم محبت نفسانیہ ہے کہ بواسطہ لذائذ حسیہ اور باعث
شہوات ہوا ہے پس دن قیامت کہ اسباب اِن دونون قسمون محبت کے مٹ جاوینگے وہ محبت بھی زائل ہوجاویگی
بلکہ جب غرض حاصل ہوگی اور آرزو ظہور مین نہ آویگی وہ دوستی دشمنی سے بدل جاویگی نظم بے شائبہ غرض ہو الفت
ورنہ تو ہزار اُسمین کلفت الفت جو غرض بھری ہوئی ہے آخر چھپی وہ جون سوئے ہے وہ دوستی دشمنی ہے رافت
بچ اُس سے اگر تو چاہے راحت خالص الفت برائے حق کر طومار غرض کو اپنے شق کر چاہے جسے اُسکو بہر حق چاہ المومن
من احب للہ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ پکارنے والا اُسدن پکاریگا پرہیزگارون کو کہ اللہ تعالےٰ
فرماتا ہے اے بندو میرے نہین ڈر اوپر تمھارے آج کے دن کسی اذیت کا اور نہ تم غمگین ہوگے فوت مقاصد سے پس
صفت اُن پکارے گیون بندون کی فرماتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ وہ لوگ ہین جو ایمان
لائے ساتھ آیتون کلام ہماری کے اور تھے مسلمان مطیع بفرمان پھر پکارنیوالا کہیگا اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ
اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ داخل ہو بہشت مین تم اور بی بیان مسلمانیان تمھاری کہ بناؤ کروائے جاؤگے يُطَافُ عَلَيْهِمْ
بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ لئے پھرینگے اوپر بندون کے جب بہشت مین داخل ہوجاوینگے طباق سونے کے

قسم کے کھانے بھرے اور آب خوری رنگ رنگ کے شرابون سے لبریز وفیہا ما تشتہیہ الانفس وتلذ الاعین
اور بیچ بہشت کے ہے جو کچھ کہ چاہے اُنکو جی اور لذت پکڑین آنکھین سمجھ لیجئے کہ ان دو کلمون مین تمام نعمتین بہشت
کی بیان ہین کیونکہ نعم جنان یا نصیب نفس ہے یا بہرہ عین اور بہرہ عین کیا ہے مشاہدہ جمال باکمال محبوب ہے
فرد لذت چشم نہین جز تیرے دیدار کی یار کیا مزا ہے جو تیری دید ہو اور جی ہو نثار امام قشیری نے کہا ہے کہ
لذت دیدار کی موافق اشتیاق کے ہے عاشق کو جتنا شوق زیادہ لذت دیدار بیشتر ذو النون مصری رح نے کہا ہے کہ
شوق ثمرہ محبت ہے جسکو محبت بیشتر شوق اُسکا ساتھ دیدار محبوب کے زیادہ تر زبور مین ہے ای بندہ میرے بہشت میری
واسطے مطیعون کے ہے اور کفایت میری واسطے متوکلون کے ہے اور زیادت میری واسطے شاکرون کے ہے اور انس
میرا واسطے طالبون کے ہے اور رحمت میری واسطے محبون کے ہے اور مغفرت میری واسطے تائبون کے ہے اور مین
خاص مشتاقون کا ہون شعر الا طال شوق الابرار الی لقائی وانا الیہم اشد شوقا فرد دل ہی مشتاق تیرا شوق تیرا
اور دل زندگی کا یہی مایہ ہے یہی ہے حاصل پھر واسطے کمال نعمتون اور لذتون بہشت کے فرماتا ہے کہ
وانتم فیہا خالدون اور تم بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہو اور وہان کمال نعمت ہے بے بیم زوال وتلک الجنۃ التی
اورثتموہا بما کنتم تعملون اور یہہ ہے وہ بہشت جو وارث کئے گئے ہو تم اسکے بمقتضاے وعدہ اورثت من
عبادنا من کان تقیا بسبب اُس چیز کے کہ تھے تم کرتے دنیا مین خیرات اور طاعت جزا کو بلفظ میراث لایا کہ خالص
ہے باستحقاق ہاتھ آتی ہے لکم فیہا فاکہۃ کثیرۃ منہا تاکلون واسطے تمہارے ہے بیچ بہشت کے میوہ بہت
اُسمین سے کہ کھاتے ہو ہمیشہ معالم مین ہے کہ حدیث مین واقع ہے کہ کوئی کسی درخت بہشت کے سے میوہ نہ توڑیگا
مگر پیدا ہوگا مثل اُس میوہ کے اُسی درخت مین لگ جاویگا ان المجرمین فی عذاب جہنم خالدون تحقیق کافر بیچ عذاب
دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین لا یفتر عنہم وہم فیہ مبلسون نہ سست اور سبک کیا جاویگا اُنسے عذاب
اور وے بیچ عذاب کے ناامید ہین رحمت اور نجات اور خفت عقوبات سے وما ظلمناہم ولکن کانوا ہم الظالمین اور نہین
ظلم کیا ہمنے انکو عذاب دیئے مین ولیکن تھے وہی ظالم کہ شرک لائے تھے اور عبادت کو غیر محل مین رکھا تھا نہ
ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک اور پکارینگے کہ ای مالک چاہ اللہ سے کہ موت ڈال دے اوپر ہمارے
پروردگار تیرا تو کہ چھوٹ جاوین ہم عذاب سے قال انکم ماکثون کہیگا مالک خازن دوزخ جواب مین اُنکے بعد ہزار
سال کے یا بعد چالیس دن کے ایام آخرت سے تحقیق تم ہمیشہ رہنے والے ہو نہ دوزخ سے نکلوگے نہ عذاب ہلکا ہوگا
پھر حق تعالی بعد جواب مالک کے فرماویگا لقد جئناکم بالحق ولکن اکثرکم للحق کارہون البتہ تحقیق لائے ہم تمہارے
پاس حق بات پیغمبر کی زبانی اور لیکن اکثر تمہارے واسطے حق بات کے ناخوش رکھنے والے ہین ام ابرموا
امرا فانا مبرمون بلکہ مقرر اور محکم کیا ہے کافرون نے کچھ کام رد اور باطل کرنے حق بات کے مین یا فریب واسطے

پیغمبرون کے پس تحقیق ہم بھی مقرر اور محکم کرنے والے ہین کام کے واسطے بدلے انکے کے اور رد کرنے مکر انکے کے اور فتح
دینے پیغمبرونکے ام یحسبون انا لا نسمع سرهم ونجویٰهم کیا گمان کرتے ہین مکار کفار یہہ کہ ہم نہین سنتے آہستہ بولنا
دلومین انکا اور مصلحت کرنا انکا بلیٰ ورسلنا لدیهم یکتبون یون نہین بلکہ بھیجے ہوئے ہمارے فرشتے حفظہ
نزدیک انکے لکھتے ہین اسکو فرمان ہمارے سے پھر جبکہ ہمارے فرشتون پر کچھ بات انکی چھپی نہین تو ہم پر کہ
خداوند ہین کیونکر پوشیدہ رہے قل ان کان للرحمن ولد کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر ہوتی واسطے اللہ کے
اولاد جیسا کہ گمان تمہارا ہی فانا اول العابدین پس مین پہلا عبادت کرنیوالونکا ہون ساتھہ یگانگی کے جانے
کہ مین جانو اور ہین جو نہین جانتا اسکا فرزند تو تم کہان سے اثبات کرتے ہو صاحب کشاف نے معنومین اس آیت کے
کہا ہی کہ اگر خدا کا فرزند ہوتا اور برہان صحیح اور حجت روشن سے ثابت ہوتا پس اول مین تعظیم کرنیوالون کا ہوتا
اسکو یہہ بات بسبیل تمثیل ہی اور مبالغہ نفی اولاد رب العباد مین امام زاہد نے لکھا ہی کہ ایک دن نضر بن حارث
بیٹھا تھا اکثر سردار قریش کے حاضر تھے ایک آیت قرآنی مین خوض کر کر استہزا کرنے لگا ولید بن مغیرہ نے کہ ان
دنون طرف اسلام کے مائل تھا اور مدح قرآن کیا کرتا تھا کہا ای نضر قرآن پر ہنستا ہی قسم ہی خدا کی نہین
کہتا محمد مگر حق نضر نے کہا مین بھی حق کہتا ہون محمد کہتا ہی لا اله الا الله مین بھی کہتا ہون لا اله الا الله لیکن
اضافت کرتا ہون مین کہ فرشتے بنات اللہ ہین یہہ بات پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی حضرت ناخوش ہوئے
جبرئیل علیہ السلام یہہ آیت لائے نضر نے ولید کے سامھنے یہہ آیت پڑھی اور کہا کہ خدائے محمد نے میری تصدیق
کی اس آیت مین کہ ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین ولید نے کہا ای احمق خدائے محمد نے تیری تکذیب کی کیونکہ
ان معنے نفی ہی کہتا ہی کہ نہین اور نتھا واسطے خدا کے ولد پھر فرمایا کہ مین اول موحدونکا ہون سبحان رب
السموات والارض رب العرش عما یصفون پاکی بے عیبی ہی پروردگار آسمانون کے اور زمین کے کو پروردگار
عرش کے کو اس چیز سے کہ بیان کرتے ہین کافر یعنے فرزند ٹھہراتے ہین فذرهم یخوضوا ویلعبوا حتی یلاقوا یومهم
الذی یوعدون پس چھوڑ دے انکو تو کہ سعی کرین باطل مین اور کھیل مین مشغول ہون بیچ دنیا کے یہانتک کہ ملین
اسدن سے جو وعدہ دیئے جاتے ہین ملاقات اسکیکا کہ روز قیامت ہی وهو الذی فی السماء اله وفی الارض اله
اور وہی ہی اللہ ساتھہ استحقاق کے بیچ آسمانونکے معبود فرشتونکا ہی اور بیچ زمین کے معبود جن اور انس کا ہی
وهو الحکیم العلیم اور وہ ہی حکمت والا علم والا ہی وتبارک الذی له ملک السموات والارض وما بینهما
اور بہت برکت والا ہی وہ کہ واسطے اسکے ہی پادشاہی آسمانون کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان انکے ہی یعنے سب پر
حکم انکا ساری جاری ہی وعنده علم الساعة اور نزدیک اسیکے ہی علم اس ساعت کا کہ قیامت جسمین قائم ہوگی
والیه ترجعون اور طرف اسیکے پھیرے جاوینگے سب خلائق ہمدن ولا یملک الذین یدعون من دونه الشفاعة

اور نہین اختیار مین رکھتے اُس دن وہ لوگ کہ پکارتے تھین اور عبادت کرتے ہین سوا خدا کے شفاعت کرنا یعنے معبود کفار
کے فرشتے اور جن اور انس اور بت کہ مشرک اُنکی شفاعت کی امید رکھتے ہین اُس دن شفاعت کر سکینگے اِلَّا
مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ مگر وہ شخص کہ گواہی دی ساتھ حق کے جیسے فرشتے اور عیسیٰ اور عزیر علیہم السلام
کہ انکو رتبہ شفاعت کا ہے کیونکہ اُنھون نے گواہی ساتھ حق کے دی ہے اور وہ جانتے ہین انکو کہ زبان سے
گواہی دیتے ہین اور انکی شفاعت نکرینگے مگر مومنان گنہگار کی وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّى يُؤْفَكُونَ
اور اگر پوچھے تو عابدون یا معبودون کو کہ کسنے پیدا کیا ہے انکو البتہ کہینگے اللہ نے کیونکہ کمال ظہور سے اس جواب کے
جھگڑ نہین سکنے کے کہان سے پھرے جاتے ہین مشرک عبادت حق سے طرف عبادت غیر اُسکی کے وَقِيلِهِ
يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ اور بہت کہا کرتا ہے پیغمبر یا قسم ہے اس کہنے کی پیغمبر کے یا نزدیک
اللہ کے ہے جاننا قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ کہا ہے پروردگار میرے تحقیق یہہ معاندان قریش ایک
قوم ہین کہ نہین ایمان لاتے از روے عناد اور جھگڑے کے فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ پس منہہ پھیر لے تو اُنسے یعنے درگذر
انکی سے یا بدلے اُنکے سے اور کہہ کہ سلامتی مانگتے ہین ہم یہہ حکم ساتھ آیت سیف کے منسوخ ہے فَسَوْفَ
يَعْلَمُونَ پس البتہ جان لیوینگے سر انجام کفر اپنے کا جب عذاب اُتریگا دنیا مین دن بدر کے اور عقبیٰ مین وقت
دخول نار کے سورہ دخان مکی ہے اُنسٹھہ آیتین ہین تین سو چالیس کلمے ہین چار سو اکتیس حرف ہین فصل انکے
من ہین اور ربط اسکا سورہ زخرف سے یہہ ہے کہ افتتاح دونون کا ساتھہ ذکر قرآن کے اور اختتام دونون کا ساتھہ ذکر قیامت کے ہے واللہ اعلم

سورۃ الدخان مکیۃ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — وهي خمسون و تسع آیۃ

حٰمٓ امام محمد حکیم ترمذی سے امام ابو اللیث نے اپنی تفسیر مین نقل کیا ہے کہ حق تعالیٰ نے سب احکام اور قصص
حروف مقطعات مین کہ اوایل سور مین مجملا جمع فرمائے ہین اور جو اُسکو نہین جانتے مگر اہل نبوت اور ولایت
پس واسطے تفہیم عوام کے تمام سورتو مین تفصیل کی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ حروف اشارت طرف کلمات کے ہین
چنانچہ حم مین کہا ہے کہ حمیت الحسین حمایت کی مین نے دوستون اپنے کی توجہ رکھنے سے طرف ماسوا کے یعنے التفات
غیر کا اُنکے دل سے دور کیا اور بعضے یہہ معنے کہتے ہین حم الی قضی یعنے کام بن بنا لیا اور ہم ہو ہو چکے وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ قسم ہے کتاب
بیان کرنیوالے کی یعنے قرآن کی کہ محض کرم سے إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ تحقیق
ہمنے اُتارا ہے اسکو بیچ رات برکت والی کے کہ شب قدر ہے اور کونسی برکت برابر اسکے ہو کہ کتاب کریم جو سبب نفع
دینی اور دنیوی اور باعث فائدہ صوری اور معنوی ہے لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اُتری تحقیق ہم ہین ڈرانیوالے ساتھ
اُتارنے قرآن کے اس رات مین بعضے کہتے ہین کہ لیلہ مبارکہ شب برات ہے کہ شب نصف شعبان ہے اور برکت اسکی یہہ ہے
کہ فرشتے اُترتے ہین دعائین قبول ہوتی ہین جتنے موتی تقرر پاتے ہین رزق بٹتے ہین فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ بیچ اُس شب کے

جدا اور فیصل کیا جاتا ہے ہر کام حکمت والا یا ہر کام کہ حکم کیا گیا ہے بیچ سارے برس کے رزقون اور اجلون سے سمجھیے
کہ شب برات بڑی بزرگ راتون سے ہے کہ حق تعالی نے اس امت کو عنایت فرمایا ہے حدیث مین ہے
کہ اس شب بخشے جاتے ہین گنہگار ساتھ شمار بالون کے گوسفندان بنی کلب کے ہین اور اس رات آب زمزم زیادہ
ہوتا ہے صاحب کشاف نے کہا ہے کہ حدیث مین ہے جو کوئی اس شب سو رکعت نماز پڑھیگا حق تعالے اسّو
فرشتے اتاریگا کہ اسکے ہمراہ ہین تیس فرشتے اسے بشارت بہشت کی دینگے اور تیس فرشتے اسکو عذاب دوزخ سے
امین کرینگے اور تیس فرشتے آفات دنیوی اس سے ٹالینگے اور دس فرشتے مکر شیطان کی اس سے دفع کرینگے اور
اس رات وظیفے نعمت کے اوپر بندون کے قسمت کرتے ہین اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا حکم کیا ہمنے حکم کرنا ساتھ فیصل کرنے
قضایا کے اس شب بین نزدیک اپنے سے اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ تحقیق ہم ہین بھیجنے والے تجھکو کہ محمد ہے صلے اللہ علیہ وسلم
رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ رحمت پروردگار تیرے کی طرف سے اوپر خلق کے چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ
للعالمین یا ہم بھیجنے والے ہین جبرئیل کو ساتھ قرآن کے اوپر حبیب اپنے کے یا فرشتون کو اس رات مین ساتھ
سلام مومنان کے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ تحقیق اللہ سننے والا ہے سب باتین بندون کی جاننے والا ہے نیتین
انکی رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا پروردگار آسمانون کے اور زمین کے طرف سے اور جو کچھہ درمیان انکے ہے بس
جانتا ہے لوگو اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ اگر ہو تم یقین لانیوالے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ نہین کوئی مستحق عبادت کے
مگر وہ کہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ پروردگار تمہارا اور پروردگار باپون تمہارے
پہلونکا بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ بلکہ کافر بیچ شک کے ہین قرآن سے کھیلتے اور ٹھٹھا کرتے ساتھ اسکے فَارْتَقِبْ
يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ پس منتظر رہ تو واسطے انکے اس دن کے کہ لاویگا آسمان دھوان ظاہر عرب والے
شر غالب کو دخان کہتے تھے پس مراد عذاب ہے کہ اتریگا عین المعانی مین ہے کہ مراد غبار ہے کہ فتح مکے کے دن چڑھا
تھا بعضے کہتے ہین مراد زمانہ قحط ہے کہ پیغمبر کی دعا سے کافرون پر آیا تھا یہان تک کہ کتے موئے ہوئے استخوان سمیت
کھاتے تھے شدت بھوکھ کی سے انکی آنکھون کی آگے اندھیرا آگیا تھا اسکو بتعبیر دھوئین سے فرمایا اور مقرری کہ ہوگا
ضعف بصر سے درمیان اپنے اور آسمان کے دھوئین کی شکل کچھہ ہے تبیان مین ہے قحط کے برس سبب
خشک سالی کے غبار سیاہ زمین سے اٹھتا تھا دھوئین کی شکل اسیواسطے سال قحط کو سنۃ الغبرا کہتے ہین اور
وجہ تسمیہ عام الرمادکی بھی یہی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ دھوان ایک علامات قیامت سے ہوگا چنانچہ
حدیث اشراط الساعۃ مین ہے اور دھوان ایسا ہوگا کہ مشرق سے مغرب تک يَّغْشَى النَّاسَ ڈھانک
لیگا لوگون کو چالیس دن تک مسلمانون کو مثل زکام کے ایک حالت ہوگی اور کافر بیہوش اور سراسیمہ ہو جاینگے اور
فرشتے کہینگے کافرون کو هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ یہہ ہے عذاب دردناک کہ حق تعالی نے وعدہ کیا تھا [illegible]

کہینگے رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ اے پروردگار ہمارے کھول دے ہم سے عذاب تحقیق ہم ایمان لانیوالے
ہین بعد رفع عذاب کے یعنے جو یہہ بلا ہم سے دور ہو تو ایمان لادین حق تعالی فرماویگا اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ
رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ کہان ہے واسطے اُنکے نصیحت پکڑنا آئے عذاب کے اور حال اُنکا یہ کہ آیا اُنکے پاس پیغمبر بیان
کرنیوالا احکام اور ظاہر کرنیوالا معجزات اور وہ اُس سے پند پذیر نہوئے ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ
پھر پھر گئے اُس سے اور ایمان نہ لائے اور کہنے لگے سکھلایا ہوا ہے یعنے جبر اور یسار نے قرآن سکھا دیا ہے دیوانہ
ہے دماغ مین خبط واقع ہوا ہے اور باوجود اسکے جو وعدہ ایمان کا دیتے ہین وہ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ
عَآئِدُوْنَ تحقیق ہم کھولنے والے ہین عذاب اُنسے تھوڑا سا کھولنا یا تھوڑا سا زمانا ساتھ دعا پیغمبر کے تا آخر عمر
اُنکی کے لیکن کچھہ فائدہ نہ دیگا تحقیق تم پھرنے والے ہو طرف کفر کے لکھا ہے کہ وقت قحط کے قریش نے مدینے مین اگر
حضرت کو قسم دلواکر دعا کروائی آپ نے دعا کی قحط دفع ہوا اور وہ ویسے ہی کفر پر قائم رہے اور موافق قول اُنکے کہ دخان
کو علامات قیامت سے لیتے ہین جب لوگ دعا اور زاری کرینگے بعد چالیس دن کے دھوان دور ہوگا اور وہ پھر جاوینگے
اُس حال پر کہ رکھتے تھے شرک اور فسق سے يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى یاد کر اُس دن کو کہ پکڑینگے ہم کافرون کو پکڑنا
بڑا یعنے روز قیامت کو بعضے کہتے ہین مراد روز بدر ہے حق تعالی وعید کرتا ہے مشرکون کو کہ بڑی عقوبت قتل اور
قید سے تم پر لاوینگے اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ تحقیق ہم بدلا لینے والے ہین اُس دن وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ
كَرِيْمٌ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ اور البتہ تحقیق آزمایا تھا ہمنے پہلے کفار مکہ سے قوم فرعون کو کہ قبطی تھے اور آیا تھا اُنکے پاس پیغمبر
بزرگوار حسب نسب مین یعنے موسی بن عمران علی نبینا وعلیہ السلام یہہ کہ ادا کرین یعنے ہاتھہ اُنسے اُٹھاؤ اور حوالہ کرین طرف
میرے بندگان خدا کو یعنے بنی اسرائیل کو اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ تحقیق مین واسطے تمھارے پیغمبر ہون
امانت والا وحی مین اور خیر خواہ خلق کا اور یہہ کہ نہ سرکشی کرو اوپر اللہ کے اور نہ ہلکا جانو وحی کو اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ
تحقیق مین لانے والا ہون تمھارے پاس دلیل روشن اوپر صدق مدعا اپنے کے فرعونیون نے بعد سننے اس بات کے قصد آزار
موسی علیہ السلام کیا حضرت موسی نے کہا وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ اور تحقیق مین نے پناہ پکڑی ہے ساتھہ
پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمھارے کے اس سے کہ سنگسار کرو تم مجھکو یا قتل کرو یا دشنام دو اور وہ نگہبان میرا ہے وَاِنْ
لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ اور اگر نہین یقین لاتے تم ساتھہ میرے پس ایکطرف ہو جاؤ مجھسے اور مت ستاؤ مجھکو مصرعہ
اسید خیر نہین تم سے شر نہ پہنچاؤ انھون نے بات حضرت موسی کی نہ قبول کی اور ہاتھہ اور زبان سے ایذا دینے لگے فَدَعَا
رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﮦ پس دعا مانگی موسی نے پروردگار اپنے سے تحقیق یہہ گروہ قبطی قوم ہین ثابت کفر
اور کبیرہ یعنے انکو ہلاک کر کہ مشرک ہین حق تعالی نے دعا موسی علیہ السلام کی قبول کی اور فرمایا فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا
اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ پس لیچل بندون میرے کو رات کو مصر سے تحقیق تم پیچھا کئے جاؤگے یعنے تم جب چلے جاؤگے تو فرعون کچھ خبر ہوکر

تمہارے پیچھے آویگا اور تم دریا پر پہنچے ہوگے تو عصا دریا میں مارنا دریا پھٹ جاویگا راہین پیدا ہونگی تو کہ بنی اسرائیل
گذر جاوین وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اور چھوڑ دے دریا کو خشک اسی نمط کہ راہین اسمین بنی ہون یعنے دوسرے بار عصا مت
مار کہ بحال اول رجوع کرے اور چھوڑ دے اسکو کہ قبطی اسمین در آوین اور مت ڈر اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ تحقیق وہ لشکر
ہین کہ غرق کئے جاوینگے یعنے سب دریا مین ڈوب جاوینگے پس فرعونی سب کے سب ڈوب گئے كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ
وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ كَذٰلِكَ بہت کچھ چھوڑ گئے باغون سے اور چشمون سے
اور کھیتون سے اور مکان پاکیزہ سے اور آرام کی چیزین کہ تھے بیچ اسکے عیش کرتے اسیطرح سے ہے کام ساتھ ہمارے
جھٹھانے والون کا وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ اور وارث کیا ہمنے انکا قوم دوسری کو مردمان بنی اسرائیل سے
فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ پس نہ روئے اوپر انکے آسمان اور زمین یعنے انکے ہلاکت کا
کسی نے غم نہ کیا اور کوئی حساب مین نہ لایا اور نہ ہوے ڈھیل دئے گئے ایکدم سے دوسرے دم معالم التنزیل مین ہے
کہ جب مسلمان مرتا ہے چالیس صباح زمین و آسمان روتے ہین انس بن مالک سے منقول ہے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ نہین مگر واسطے اسکے دو دروازے ہین آسمان زمین کہ ایک مین سے رزق
اسکا اترتا ہے دوسرے مین سے عمل اسکے چڑھتے ہین پس جب بندہ مرتا ہے یہہ دونون درگہ نزول رزق اور عروج عمل سے
محروم رہتے ہین اسپر روتے ہین عطا نے کہا ہے کہ گریہ آسمان سرخی اطراف اسکے کی ہے معالم مین ہے کہ جب
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے آسمان انپر رویا اور رونا اسکا یہہ تھا کہ اطراف اور کنارے سرخ ہو گئے
فرد سرخی شفق نہین ہے بے وجہ ماتم ہے شہید کربلا کا ملا بدر الدین سرہندی نے حضرات القدس مین لکھا ہے
کہ حضرت مجدد کے انتقال کے دن بھی آسمان سرخ ہو گیا تھا **بیت** اولیا کے غم مین روتا ہے فلک اس سبب سے
سرخ ہوتا ہے فلک بعضون نے کہا ہے کہ رونا آسمان زمین کا مثل رونے آدمیون کے ہے بعضے کہتے ہین کہ جو
علامت انپر ظاہر ہوتی ہے سو دلیل ہوتی ہے اوپر حزن اور تاسف انکے جیسے گریہ کہ اغلب دال غم اور اندوہ پر
ہوتا ہے بہر تقدیر فرعونیونکا ایسا عمل نتھا کہ آسمان پر جاتا اور زمین پر بھی کام بھلا نہین کیا تھا آسمان زمین ان پر
نہ روئے **فرد** موے پر پھر ایسے کے غم خاک ہو کہ جتنا ہو خس کم جہان پاک ہو وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ مِنْ فِرْعَوْنَ اور البتہ تحقیق نجات دی ہمنے بنی اسرائیل کو عذاب رسوا کرنیوالے فرعون کے سے
اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ تحقیق وہ تھا سرکش حد سے نکل جانیوالون سے ایمان کے وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ
عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور البتہ تحقیق پسند کر لیا ہے ہمنے موسیٰ اور دوستان بنی اسرائیل کو ساتھ علم کے یعنے جان لیا ہے
ہمنے کہ یہہ لائق ہین اسکے کہ پسند کرین ہم انکو اوپر عالمون کے زمانے انکے کے وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ
اور دئی ہمنے انکو نشانیون قدرت اپنی سے وہ چیز کہ تھی بیچ اسکے آزمایش ظاہر جیسے دریا کا پھٹنا اور من اور سلوی کا

اِنَّ ھٰؤُلَاۤءِ لَیَقُوْلُوْنَ اِنْ ھِیَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِیْنَ تحقیق یہہ کفار قریش البتہ کہتے ہین نہین ہے آل کار اور
خاتمہ حال مگر موت ہماری پہلے دنیا مین اور نہین ہم پھر جلائے گئے اور اٹھائے گئے بعد موت کے فَاْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَآ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ پس لے آؤ باپون ہمارون کو اگر ہو تم سچے بعث بعد موت مین سمجھ لیجیے کہ یہہ بات انکی جہل سے تھی
کیونکہ جسکا وقوع وقت خاص مین مقرر ہو تو یہہ نہین ہے کہ جسوقت انکا ظہور چاہو ہو جاوے پس وعدہ بعث آخرت
مین ہے اگر دنیا مین واقع ہو مضائقہ نہین اَھُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ کیا قوم قریش بہتر ہین قوت شوکت مال متاع مین
یا قوم تبع حمیری کہ لشکر بہایت کثرت مین بر انسان شوکت والا تھا وَّالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور جو لوگ کہ پہلے قوم تبع سے
تھے جیسے عاد اور ثمود اور سوا انکے جب ایمان نہ لائے اَهْلَكْنٰهُمْ ہلاک کیا ہمنے انکو اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ تحقیق وہ تھے
کافر منکر بعث حشر کے سمجھ لیجیے کہ تبع بادشاہ تھا حمیر سے کنیت اسکی ابوکرب اور نام سعد بن ملیکا کرب تھا جو چین لئے
ہوئے مشرق سے مغرب پھرا تھا حیرہ کی بنا ڈالی اور بقول اشہر سمرقند بھی اسنے بنایا ایک روایت ابن عباس رض
سے ہے کہ وہ پیغمبر تھا اور حدیث مین ہے کہ نہین جانتا مین کہ تبع پیغمبر تھا یا غیر پیغمبر حضرت عائشہ سے منقول ہے
کہ دشنام مت دو تبع کو کہ اسلام لایا تھا اور اسیواسطے حق تعالی نے قوم کی اسکے مذمت کی ہے نہ اسکی بعضون نے کہا ہے
بادشاہ یمن کا تھا معالم التنزیل مین ہے کہ جسوقت مین اسکے بیٹے کو مار ڈالا اسنے ہلاک اور غارت کرنے کا اہل مدینہ کے
قصد کرکر لشکر جمع کیا دو مرد زاہد بنی قریظہ مین سے کعب اور اسد نام یہہ خبر سنکر اسکے پاس آکر کہنے لگے کہ ایسی جرات مکر
مدینہ مقام ہجرت نبی آخر زمان ہے اور تعریف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان کی اسنے لوٹ مار سے اہل مدینہ
کے توبہ کی اور پہلے آتش پرست تھا ان دونون زاہدون کے ہاتھ پر اسلام لایا اور جماعت اہل کتاب کو لئے ہوئے یمن
کو چلا کئی شخص ہذیل سے راہ مین اسکو ملکر کہنے لگے کہ ہم [illegible] وہ مقام بتاوین جہان خزانہ ہے نقرہ اور مروارید اور
زبرجد اسنے کہا کہان ہے کہا مکے مین اور غرض انکی یہہ تھی کہ خانہ کعبہ کا قصد کرکر ہلاک ہو جاوے تبع نے یہہ احوال پہلے
آدمیون سے پوچھا انھون نے کہا ہرگز یہہ خیال مت کیجو وہ عجب بقعہ متبرکہ ہے روئے زمین پر جس کسی نے اسکا قصد
کیا ہلاک ہوا تم وہان حاضر ہوکر تعظیم اسکی بجالاؤ اور قربانی کرو تبع نے خانہ کعبہ مین حاضر ہوکر غلاف چڑھایا اور
چھ ہزار اونٹ نحر کئے اور وہان سے متوجہ طرف یمن کے ہوا قوم اسکی حمیرہ اس سے پھر گئی کہ تو دین ہمارے سے برگشتہ
ہے تبع دلائل خداپرستی کے لایا انھون نے ایک [illegible] اور کہنے لگے کہ ہم ساتھ آتش کے امتحان کرینگے اور وہ آگ دامن کوہ
یمن مین تھی دو شخصونکا جو آپسمین جھگڑا ہوتا تھا اسمین کو دیرتے تھے جھوٹا جل جاتا تھا سچا بچ جاتا تھا چنانچہ [illegible]
ہندی کی ہے سانچ کو آنچ نہین القصہ پہلے آدمی کتابین اپنے لئے آگ مین کود سلامت نکل آئے اور وہ جو گرے
سب جل گئے ارباب سیر کے نزدیک ثابت ہے کہ تبع نے نامہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لکھا اور شامول یہودی کو دیا کہ پیغمبر
کو اگر پاوے تو دیجو والا اولاد اپنی کو سپرد کیجو وصیت کرکر حضرت کو پہنچادے الکس وان فرزند نسل شامول سے ایوب انصاری

رضی اللہ عنہ ہوئے اُنھون نے تحقیق نامے کی عرض کی حضرت نے تین بار فرمایا مرحبا بالاخ الصالح اور ثعالبی نے
منقول ہے کہ ابوکرب اسعد حمیری تبع ایمان لایا تھا سات سو برس پہلے بعثت حضرت کے حضرت پر اور درج الدرر میں ہے
کہ ایک ہزار چالیس برس پہلے بعثت کے ایمان لایا تھا واللہ اعلم وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ
اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون کو اور زمین کو اور جو کچھہ درمیان اُنکے ہے کھیلتے ہوئے یعنے ساتھہ حکمت کے پیدا کیا ہے
نہ ساتھہ کھیل کے بلکہ سب مخلوقات حکمت کاملہ سے ظہور مین لائے ہین ہم اور حکمت نہین چاہتی کہ آدمیون کو معطل
اور مہمل چھوڑ دین ہم بن ثواب اور عقاب کے مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین پیدا کیا ہمنے اُن
آسمان اور زمین کو مگر ساتھہ حق کے کہ ثواب دیتا ہے طاعت پر اور عذاب کرتا ہے معصیت پر اور لیکن اکثر مشرک
بسبب غفلت اور عدم فکر کے نہین جانتے کہ فعل حکیم کا ساتھہ حق کے ہوتا ہے اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ تحقیق دن
جدا ہونے حق کا باطل سے یا جدا ہونے مومن کا کافر سے اور مطیع کا عاصی سے وعدہ ہے اُن سب کا اور وقت ہے جمع
ہونے سب آدمیون کا يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ جسدن نہ دفع کریگا کوئی دوست دوست سے
کچھہ عذاب اور نہ دوست مدد دئے جاوینگے کسی دوست دوسرے سے مگر جسکو رحمت کی اللہ نے یعنے مومن مددگار ہونگے
اور آپس مین ایک دوسرے کی شفاعت کرینگے ضمیر ہم کی راجع طرف مولی پہلے کے ہے باعتبار المعنی لانہ عام کما فی البیضاوی
اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ تحقیق اللہ غالب ہے جسکو وہ عذاب کرے کوہ چھڑا سکے مہربان ہے جسپر رحمت کرے اُسکو نہ شفاعت دے
اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ تحقیق درخت سیند کا یعنے پھل اُسکا کھانا ہے گنہگار کا یعنے ابوجہل کا اور جب اُسکو
گنہگار کھاوینگے كَالْمُهْلِ مانند تانبے گلے ہوے کے يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ جوش ماریگا بیچ پیٹون کے مانند جوش
مارنے آب گرم کے یعنے دل گردا اُنکا ٹکرے ٹکرے کردیگا پھر حق تعالی زبانیہ دوزخ کو کہیگا خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ
الْجَحِيْمِ پکڑو اس گنہگار کو پس کھینچو قہر اور غضب سے بیچون بیچ تک دوزخ کے ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ
الْحَمِيْمِ پھر ڈالو اوپر اُسکے عذاب آب گرم سے تو کہ سارا بدن اوپر سے ساتھہ اس پانی کے معذب ہو جیسا کہ
بدن اُسکا اندر سے ساتھہ زقوم کے معذب ہے اور کہینگے اُسکو ذُقْ چکھہ اس عذاب کو اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ
تحقیق تو ہے عزت والا نزدیک قوم اپنی کے بزرگی والا زعم اپنے مین ابوجہل نا اہل کہا کرتا تھا کہ مین اعز اور اکرم وادی ہون
بطحا مین مجھہ سے عزیز تر اور بزرگوار تر کوئی نہین ہے سو اُسکو اُسدن حق تعالی فرماویگا کہ چکھہ عذاب کہ تو دعوا کرتا
تھا کہ مین عزیز کریم ہون اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ تحقیق یہہ عذاب وہ چیز ہے کہ تھے تم ساتھہ اُسکے شک لاتے
اب ظاہر دیکھہ لو اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ تحقیق پرہیزگار بیچ مقام امن والے کے ہین فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ بیچ بہشتون کے
اور چشمون کے يَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ پہنینگے نرم ریشم اور تافتہ سے در انحال کہ آمنے سامنے ہو
مجالس مین ایکدوسرے کے تو کہ آپسمین دیکھہ کر خوش ہون بعضون نے لکھا ہے کہ یہہ مقابلہ دار الجلال مین مہمانی کے دن

ہوگا کہ حق تعالیٰ ایک خوان پر سب مومنوں کو بٹھاویگا سب آپس میں ایک دوسرے کا منھہ دیکھینگے کَذٰلِکَ اِسطرح
رہینگے نہ تغیر ہوگا نہ تبدیل وَزَوَّجْنٰھُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ اور بیاہ دیوینگے ہم اُنکو ساتھ حوروں گورے رنگ اچھی آنکھوں
والیوں کے بیضاوی میں ہے کہ اختلاف ہی بیچ اسکے کہ وہ عورتیں دنیا کی ہونگی یا غیر اسکے یَدْعُوْنَ فِیْھَا بِکُلِّ فَاکِھَۃٍ
اٰمِنِیْنَ منگالیوینگے بیچ بہشت کے ہر ایک میوے کی آرزو کرینگے درانحال کہ امن ہونگے ضرر اور نقصان اسکے سے
لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْھَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی نہ چکھینگے وہ بیچ آخرت کے موت کو مگر موت پہلی کہ دنیا میں چکھہ چکے سمجھے
کہ لوگوں کے نزدیک یہہ ہورہا ہے کہ ہر زندگی کے واسطے موت ہے سو حق تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ حیات بہشت کو مرگ
نہیں وَوَقٰھُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ اور بچایا حق تعالیٰ نے بہشتیوں کو اور دور کیا اُنسے عذاب دوزخ کا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکَ از رُوے
فضل کے کہ واقع ہے پروردگار تیرے سے ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ وہ یہہ عذاب سے بچانا اور حیات ابدی عنایت
فرمانا یہی ہے مراد پانا بڑا فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِکَ لَعَلَّھُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ پس سوا اسکے نہیں کہ آسان کیا ہے قرآن کو اوپر
زبان تیری کے تو کہ قوم تیری سمجھیں اور نصیحت پکڑیں اور جو پند پذیر ہووے فَارْتَقِبْ اِنَّھُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ پس منتظر رہ
اُس چیز کا کہ اُنپر اُتریگی تحقیق وُہ بھی منتظر ہیں اُس چیز کے کہ تجھپر نازل ہو لیکن تجھہ پر نصرت الٰہی اُتریگی اُنپر عذاب نامتناہی
نظم دوستوں کو اُسکی فتح تازہ ہے دشمنوں کو رنج بے اندازہ ہے اُنکو ہر پل وعدہ حسن المآب اُنکو ہر دم
ہیبت اَذُوْقُوا الْعَذَابَ وہاں ہے رحمت یہاں ہے زحمت بے گمان مومن و کافر میں ہے یہہ فرق جان سورہ
جاثیہ مکی ہے سینتیس آیتیں ہیں چار سو اٹھاسی کلمے ہیں تین ہزار ایک سو اکانوے حرف ہیں فواصل اسکی عن
اور نظم اور تطبیق اسکی سورہ دخان سے یہہ ہے کہ اختتام اسکا ذکر قرآن تھا افتتاح اسکا بھی ساتھہ ذکر قرآن کے ہے اور
یہہ بھی ہے کہ ختم سورہ دخان کا ساتھہ مذکور انتظار آثار قدرت کے تھا شروع اسکا ساتھہ ذکر اظہار فطرت کے ہوا واللہ اعلم

سورۃ الجاثیۃ مکیۃ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — وھی سبع وثلثون

لکھا ہے کہ حروف مقطعہ اختصار اسماء الٰہی ہیں حا حی اور حفیظ کی مختصر ہے اور میم ملک اور مجید کی لطائف میں ہے
کہ حا حکمت ازلی کی ہے اور میم مملکت ابدی کی حق تعالیٰ ان دونوں کی قسم کھا کر فرماتا ہے تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ
الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اُتارنا قرآن کا اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے ہے اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ تحقیق
بیچ آسمانوں کے اور زمین کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے ایمان والوں کے اوپر وحدت اور قدرت صانع بر
حق کے وَفِیْ خَلْقِکُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ اور بیچ پیدایش تمھاری کے نطفے سے اور تغیر تمھارے کی
ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور بیچ اُس چیز کے کہ پھیلاتی ہے بیچ زمین کے جانوروں سے نشانیاں
ہیں قدرت کاملہ حضرت باری کی واسطے اُس قوم کے کہ یقین لاتے ہیں وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمَا اَنْزَلَ
اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ اور بیچ اختلاف رات

اور دن کے ساتھ رنگت اور اندازے کے اور بیچ اُس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے آسمان سے یا ابر سے رزق سے
یعنی مینہ کہ سبب رزق کا ہے پس زندہ کیا ساتھ اسکے زمین کو بعد موت اُسکی کے کہ خشکی اور پژمردگی ہے اور بیچ پھیر
باؤن کے کہ شرقی اور غربی اور جنوبی اور شمالی ہین اور کوئی سرد ہے کوئی گرم نشانیان واسطے اُس قوم کے کہ سمجھتے
ہین تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ یہہ دلیلیں دلائل قدرت حضرت سبحان ہین یا یہہ آیتین آیات قرآن
ہین کہ پڑھتے ہین ہم انکو اوپر تیرے ساتھ حق کے فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ پس ساتھ کس بات کے
بعد کلام خدا کے کہ قرآن ہے اور نشانیون قدرت اُسکی کے ایمان لاوینگے اگر اس کلام پر اور آیات پر ایمان نہین
لاتے اور تومنون ساتھ تے کے بھی قرات ہے وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ وائے ہے واسطے ہر جھوٹھ باندھنے والے
سخت گنہگار کے یعنی نضر بن حارث ہے کہ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا سنتا ہے آیتون
اللہ کی کو کہ پڑھی جاتے ہین اوپر اسکے پھر استادگی کرتا ہے کفر اپنے پر تکبر کرتا ہوا ایمان لانے سے اُسپر گویا کہ نہین
سنا اسکو فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ پس خبر دے اسکو ساتھ عذاب دردناک کے کہ دوزخ مین ہوگا وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا
شَيْئًا ۨاتَّخَذَهَا هُزُوًا ط اور جب جانتا ہے اور سنتا ہے آیتون کتاب ہماری سے کوئی چیز یعنی کوئی
آیت قرآنی جو اسکو پہنچتی ہے پکڑتا ہے اسکو ٹھٹھا اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ یہہ لوگ ٹھٹھے والے واسطے انکے ہے
عذاب رسوا کرنیوالا مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ جَهَنَّمُ پیچھے سے انکے دوزخ ہے یعنی بعد موت کے دوزخ مین جاوینگے یا آگے انکے دوزخ
ہے کہ اسکی طرف متوجہ ہین وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ اور نہ دفع کریگا انسے جو کمایا
ہے انہون نے اموال اور اولاد سے کچھ ذرا عذاب خدا سے اور نہ دفع کرینگے وہ جنکو پکڑا ہے سوا اللہ کے دوست
اور معبود وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور واسطے انکے عذاب ہے بڑا کہ شدت اسکی حد سے ہے سوا هٰذَا هُدًى یہہ قرآن
ہے راہ دکھانے والا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ آیتون پروردگار
اپنے کے کہ قرآن ہے یا دلیلیں قدرت اور حکمت اُسکی کی ہین واسطے انکے ہے عذاب سخت تر قسم سے درد دینے
والا اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اللہ وہ ہے جسنے مسخر
کیا واسطے تمھارے دریا کو یعنی سطح اسکا ہموار کیا تو کہ چیزین متخلل مثل لکڑی کے اُسپر ٹھہر جاوین یا تسخیر اسکی
یہہ ہے کہ تیرنے اور سیر کرنے سے اپنے پر منع نہین کرتا تو کہ چلین کشتیان بیچ اسکے ساتھ حکم اللہ کے اور تو کہ
طلب کرو فضل الٰہی سے طرح طرح کے فائدہ مانند تجارت اور غواصی اور صید ماہی کے اور تو کہ تم شکر کرو اللہ کا
اوپر ان نعمتون کے وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ اور مسخر کیا واسطے تمھارے یعنی پیدا کیا
واسطے منفعت تمھاری کے جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہے چاند سورج تارے باران سے اور جو کچھہ بیچ زمین کے
ہے درخت جل پانی پہاڑ بیابان سے سارا اپنی طرف سے یعنی اُسنے بنایا سب کچھہ نہ غیر اُسکے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

لآیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ تحقیق بیچ مسخر کرنے ان چیزوں کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے
ہیں نظم دیکھئے قدرت الٰہی کو حکمت و علم پادشاہی کو جو ہوئی اس سے چیز ظاہر ہے بس عجیب و غریب نادر ہے
پتے پتے میں اسکی حکمت ہے ذرہ ذرہ گواہ قدرت ہے لکھا ہے کہ جہجاہ غفاری نے مکے میں حضرت عمر کو دشنام
دی عزت انکی تاب تحمل نہ رکھہ سکی انتقام کو اوٹھے یہہ آیت اتری قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰہِ
کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں بخش دیویں واسطے ان لوگوں کے
کہ نہیں امید رکھتے دن ہلاکت اور عذاب خدا کے کی یعنے ان دنوں کی کہ جنمیں ہلاک ہونگے کافر لِیَجْزِیَ قَوْمًا بِمَا
کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ تو کہ جزا دیوے ایک قوم کو ساتھہ اس چیز کے کہ تھے کماتے عفو اور درگذر کرنے سے کشاف میں
سعید بن مسیب رض سے منقول ہے کہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا ایک قاری نے یہہ آیت
پڑھی حضرت عمر نے کہا لیجزی عمر بما صنع اور بعضے کہتے ہیں کہ سبب نزول اس آیت کا قصہ جہجاہ غفاری اور سنان
جہنی کا ہے کہ تتمہ اسکا سورہ منافقون میں مذکور ہوگا اس تقدیر پر اس آیت کو مدنی کہا جاوے کیونکہ یہہ سورت
باتفاق مکی ہے اور تفسیر امام ثعلبی میں مذکور ہے کہ بعد نزول آیت وَمَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ کے فنحاص یہودی
نے کہا طعن سے کہ خدا مگر محتاج ہوا کہ قرض مانگتا ہے یہہ خبر حضرت عمر کو پہنچی تلوار کھینچ کر چلے کہ جہاں پاؤنگا اسکو
قتل کرونگا جبرئیل نے یہہ آیت لائی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو بلوایا وہ حاضر ہوئے آپ نے فرمایا
اے عمر تلوار رکھہ کہ حق تعالی نے حکم ساتھہ عفو کے فرمایا اور یہہ آیت پڑھی حضرت عمر نے کہا یا رسول صلے اللہ علیہ
وسلم قسم ہے اس خدا کی کہ جسنے تمکو ساتھہ حق کے طرف خلق کے بھیجا پھر اثر غضب کا منہہ پر میرے نہ دیکھوگے
اور بدلے گناہ سوا عفو کے مجھہ سے نہ مشاہدہ کروگے مثنوی دم فقیریں جو کہ بھرتے ہیں عوض جرم عفو کرتے ہین
بلکہ وہ چاہتے ہیں بات ایسی کہ بدی کے عوض کرے نیکی بعضے کہتے ہیں کہ حکم ساتھہ آیت قتال کے منسوخ ہے
مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ جو کوئی عمل کرے نیک پس واسطے جان اپنی کے ہے یعنے ثواب اسکا اسیکو ملیگا
وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْھَا اور جو کوئی برائی کرے پس اوپر اسکے ہے وبال اسکا ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ تُرْجَعُوْنَ پھر طرف
پروردگار اپنے کے پھیرے جاؤگے واسطے جزا سزا پانے کے قول فعل اپنے کی وَلَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ
وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ وَرَزَقْنٰھُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ اور البتہ تحقیق دی ہمنے اولاد یعقوب کو توریت اور حکم کرنا بیچ دین کے اور پیغمبری یعنے ان
کو پیغمبر کیا اور جتنے انہیں پیغمبر ہوئے ہیں کسی قوم میں نہیں ہوئے اور رزق دیا ہمنے انکو پاکیزہ حلال چیزوں سے
یا مراد اس سے من اور سلوی ہے وَفَضَّلْنٰھُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ اور بزرگی دی ہمنے انکو اوپر عالموں زمانے انکے کے
وَاٰتَیْنٰھُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ اور دی ہمنے انکو دلیلیں روشن امر دین سے یا معجزے یا آیات بیان ظاہر صفات پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم میں تو کہ انکو پہچانیں اور حکم [illegible] پھر جو نبوت پیغمبر کی انپر ثابت ہوگئی فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْ بَعْدِ

ما جاءهم العلم بغیا بینهم پس اختلاف کیا انھون نے بیچ امر پیغمبر کے مگر بعد اس سے کہ آیا انکے پاس علم یا خفہ حقیقت
حال اور حقیقت احوال انکے کہ مقرر وہی پیغمبر ہین جنکا توریت مین مذکور ہے اور اسکو پوشیدہ کیا از روے
بغاوت اور عداوت کے کہ درمیان انکے ہے ان ربک یقضی بینهم یوم القیمة فیما کانوا فیه یختلفون ہ
تحقیق پروردگار تیرا حکم کریگا درمیان انکے دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے وے بیچ اسکے اختلاف کرتے یعنے
ان کلمون مین کہ بیچ توریت کے نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مین آئے تھے ثم جعلنٰک علی
شریعة من الامر فاتبعها ولا تتبع اهواء الذین لا یعلمون پھر کیا ہمنے تجھکو بعد بنی اسرائیل کے اوپر راہ کے ناشی امر دین
سے پس پیروی کر اسی راہ کی اور اوسی شریعت پر چل اور مت پیروی کر خواہشون ان لوگون کی کہ نہین جانتے
حقیقت توحید کو یعنے روساء قریش کا کہا مت مان کہ تجھکو دین آبا کی طرف بلاتے ہین انهم لن یغنوا عنک
من الله شیئا تحقیق وہ ہرگز نہ دفع کرینگے تجھہ سے اللہ سے عذاب کچھہ جو وہ تجھہ پر لاویگا وان الظٰلمین بعضهم
اولیاء بعض تحقیق ظالم بعضے انکے دوست ہین بعض کے اور دوستی انکی آپسمین ہم جنس ہونے سے ہے اور تجھکو جو انسے
جنسیت نہین تو انکی خواہشون کی طرف مت جا مصاحب اپنے جنس کا طلب کر فرد یار وہ ہے کہ اپنا ہو
ہم جنس انس رافت ہو جن کو کیونکر پائس والله ولی المتقین اور اللہ دوست ہے پرہیزگارون کا تو بھی انکو دوست
رکھہ هذا بصائر للناس وهدی ورحمة لقوم یوقنون یہہ پیروی شریعت کی بینائیان ہین واسطے لوگون کے یعنے
خبرین ہین روشن کہ راہ حق جنسے نظر آئی اور راہ دکھانیوالی ہے گمراہی سے اور بخشش ہے جناب الہی سے
واسطے اس قوم کے کہ یقین لاتے ہین معالم التنزیل مین ہے کہ کئی مشرکان مکہ نے مومنون سے کہا کہ جو کچھہ تم
بعث اور حشر کا احوال کہتے ہو اگر سچ ہے اور ہمین اس جہان مین لیجاوینگے تو وہان بھی ہم مال اور جاہ
مین تمسے زیادہ ہونگے جیسے یہان اس جہان مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ ایسا نہین ام حسب الذین اجترحوا
السیئات ان نجعلهم کالذین آمنوا وعملوا الصٰلحٰت سواء محیاهم ومماتهم کیا گمان کرتے
ہین وہ لوگ کہ کرتے ہین برائیان مانند کفر اور معصیت کے یہہ کہ کردین ہم انکو آخرت مین مانند ان لوگون کے
کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے یعنے شریک بزرگی مین مثل مومنون کے ہونگے برابر ہی زندگی آدمیون کی اور
موت انکی دنیا اور آخرت مین یعنے جو کوئی ایمان پر مریگا ایمان پر زندہ ہوگا اور جو کوئی کفر پر مریگا کفر پر مبعوث
ہوگا ساء ما یحکمون برا ہے جو کچھہ کہ حکم کرتے ہین وہ اور ثمرہ شرک اور توحید کا مساوی جانتے ہین نظم
شور وشیرین آب کو یکسان بجان یہہ کہان اور وہ کہان اے جان جان ساغر زہر ہلاہل کو ہے اک جرعہ
آب بقا تانی ہے لیک اسکا پھل ہے اور اسکا حیات شرک اور توحید کی ایسی ہی بات کچھہ مساوات انکو آپسمین
نہین فرق دیکھہ انمین کہان کا ہے کہان وخلق الله السمٰوٰت والارض بالحق ولتجزی کل نفس بما کسبت

وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اور پیدا کیا اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو ساتھ راستی اور عدل کے اور عدل یہہ چاہتا ہے کہ درمیان نیک
اور بد اور موحد اور مشرک کے تفاوت ہو اور تو کہ جزا دیا جاوے ہر جی ساتھ اس چیز کے کہ کمائی اسنے بھلائی اور برائی
سے اور وہ یعنی ہر جان نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھ گھٹانے ثواب اور بڑھانے عقاب کے بلکہ ہر ایک موافق عمل اپنے کے جزا
پاویگا اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ کیا دیکھا تو نے اس شخص کو کہ پکڑا ہے اسنے معبود اپنا خواہش اپنی کو کہ اسکے پیچھے
جاتا ہے اور اسیکا کہا مانتا ہے جیسے کہ اللہ کا حکم مانا چاہیے یا معبود اپنا آرزو اپنی کو کیا ہے کہ ایک بت پوجتا ہے
اور دوسرا بت جو اس سے خوش شکل دیکھ لیتا ہے تو پہلے کو چھوڑ کر اسی دوسرے کو پوجنے لگتا ہے وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى
عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهِ غِشَاوَةً اور گمراہ کیا اسکو اللہ نے اور چھوڑ دیا اوپر علم کے
اس جناب مقدس کو ہی عاقبت اسکے کا اور مہر رکھی اوپر شنوائی اسکی کے کہ حق بات نہ سنے اور اوپر دل اسکے
کہ دریافت حق بات نہ کرے اور کر دیا اوپر بینائی اسکی کے پردہ کہ نظر اعتبار سے نہ دیکھے پھر ایسا شخص کیونکر ہدایت پائے
فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ پس کون ہدایت کریگا اسکو پیچھے چھوڑ دینے اللہ کے أَفَلَا تَذَكَّرُونَ کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے تم
یعنے نصیحت پکڑو اور متنبہ ہو وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا اور کہا انھوں نے یعنے منکران بعث نے نہیں
یہہ مگر زندگانی دنیا کی کہ ہم اسمیں مرتے ہیں ہم اور جیتے ہیں ہم یعنے کوئی ہم میں سے مرتا ہے کوئی جیتا ہے اور احتمال ہے کہ
یہہ بات کہنے والے مذہب تناسخ کا رکھتے ہیں کہ انکے نزدیک جو کوئی مرتا ہے روح اسکی دوسرے بدن میں در آتی ہے
اور پھر یہاں دنیا میں ظہور کرتا ہے اسیطرح پھر مرتا ہے پھر آتا ہے شام کوری سے کہ انکی زعم میں پیغمبر سے نقل
کرتے ہیں کہ اسنے کہا میں نے خود کو ایک ہزار سات سو قالب میں دیکھا اور وہ جو بعضے صوفیہ نے کہا ہے فرد یک
صد و ہفتاد قالب دیدہ ام ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام وہ باعتبار تجلیات جلالیہ اور جمالیہ کے ہے کہ ہر آن عالم پر
فائض ہو کر موجب فنا اور بقا اسکی کے ہوتے ہیں فرد یہہ وہ صہبا ہے کہ مینا ہے جدا ہے جسکا کیفیت اور ہے اور نشہ
جدا ہے جسکا یا باعتبار تجلی اور استتار کے ہے کہ عاشق کے لئے باعث موت اور حیات ہے فرد زندہ ہو جاتے ہیں ہم پھر
دکھلانے سے تیرے اور مر جاتے ہیں ہمارے منہہ چھپانے سے تیرے اور یہہ ہی مشرک کہتے ہیں وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا
الدَّهْرُ اور نہیں ہلاک کرتا ہمکو مگر زمانا کہ بڑھاپے کا آتا ہے مر جاتے ہیں وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اور نہیں واسطے
کافروں کے ساتھ اس نسبت کرنے فعل کے طرف زمانے کے کچھ علم کیونکہ پھیرنیوالا زمانے کا اللہ ہے زمانا کسی کام میں کچھ
اختیار نہیں فرد مالک و مختار زمان میں ہے وہ خالق مطلق دو جہان میں ہے إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ نہیں وہ مگر گمان
کرتے اور محض تقلید سے ہیں بے دلیل بات کرتے وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ اور جب پڑھی جاتی ہیں اوپر انکے آیتیں
کتاب ہماری در انحالیکہ روشن اور واضح الدلالہ ہیں بعث کے مقدمے میں جیسے قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ اور
إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتٰى اور مانند انکے مَا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ نہیں ہے دلیل

انکی مگر یہہ کہ کہتے ہین لے آؤ باپون ہمارون کو اگر ہو تم سچے زندہ ہوئے نہین خلق کے بعد موت کے دن قیامت کے اور یہہ
بات جہل اور عناد سے کہتے تھے کیونکہ جلانا بعد مرگ کے مقرر وقت خاص مین موافق حکمت کے ہی پھر زمان
خواہش مین انکے اگر نہ ظہور کرے تو محمول عجز پر نہین ہو سکتا قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ کہہ کہ اللہ زندہ کرتا ہی تمکو رحم امہات مین پھر مارتا ہی تمکو دنیا مین پھر اکٹھا
کریگا تمکو جلا کر قبرون سے اٹھا کر طرف دن قیامت کے کہ نہین شک بیچ آنے اس دن کے اور لیکن اکثر لوگ
نہین جانتے قصور نظر اور فتور فکر سے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانو
کی اور زمین کی وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ اور جس دن کہ قائم ہوگی قیامت اسدن زیان پاوینگے
جھوٹھے اور زیان انکا یہہ ہوگا کہ دوزخ مین پڑینگے مارے کونے وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً اور دیکھیگا تو اسدن ہر ایک امت
کو زانو پر کھڑے ہوے مارے عاجزی کے بعضون نے کہا ہی کہ جثو خاصہ کفار ہی اور اصح یہہ ہی کہ عام ہے کیونکہ
ہر ایک کو ہیبت اسدن کی ہوگی كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا ہر ایک امت پکاری جاویگی طرف اعمال نامے اپنے کے
اور انکو کہینگے الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ آج جزا دیے جاؤگے جو کچھ کہ تھے تم کرتے هَٰذَا كِتَابُنَا يَنطِقُ
عَلَيْكُم بِالْحَقِّ یہہ کتاب ہماری کہ کراما کاتبین سے لکھوائی ہی ہمنے بولتی ہی اوپر اعمال تمہارے کے ساتھ راستی کے
بے کم و بیشی إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ تحقیق ہم لکھتے تھے جو کچھ تھے تم کرتے یعنے ہم کراما کاتبین سے لکھواتے
جاتے تھے اور معالم مین ہی کہ جب فرشتے عمل نامے انسان کے آسمان پر لیجاتے ہین تو حق تعالی ثواب عقاب انہین
لکھہ دیتا ہی اور لغو اور بیہودہ مٹا دیتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ لکھنا لوح محفوظ کا ہی کہ سال بسال نسخہ
اعمال بنی آدم فرشتون کو سپرد ہوتا ہی فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ پس جو لوگ
کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے پس داخل کریگا انکو پروردگار انکا بیچ رحمت اپنی کے کہ اسمین سے بہشت ہی
ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ یہہ داخل کرنا رحمت مین وہی ہی مراد پانا آشکارا وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے
انکو کہینگے أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ کیا پس نہ تھین آیتین میری پڑھی جاتی اوپر تمہارے
یعنے پیغمبر مین نے بھیجے تھے وہ آیتین میرے کتاب کی تمپر پڑھتے تھے پس تکبر کیا تمنے اور ایمان اسپر نہ لائے اور تھے
تم قوم شرک لانے والے وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ اور جب کہا جاتا تھا تمکو ای قوم تحقیق وعدہ اللہ کا حشر اور حساب
اور ثواب اور عقاب کا حق ہی وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا اور قیامت نہین شک بیچ اسکے قُلْتُم مَّا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ
کہتے تھے تم نہین جانتے ہم کہ کیا ہی قیامت إِن نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ نہین گمان کرتے ہم قیامت
قائم ہوسکیگا مگر گمان تھوڑا سا اور نہین ہم یقین لانیوالے وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ
اور ظاہر ہونگی آخرت مین واسطے انکے برائیان اس چیز کی کہ تھے کرتے دنیا مین اور اترپڑیگا ساتھ انکے عذاب اس چیز کا

وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنْذِرُوا مُعْرِضُونَ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھہ آخرت کے اُس چیز سے کہ ڈرائے جاتے ہین
احوال بعث اور احوال حشر سے منہہ پھیرنیوالے ہین نہ اسمین فکر کرتے ہین نہ اسکا اثنا باور رکھتے ہین قُلْ أَرَأَيْتُمْ
مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کو کہ کیا دیکھا تمنے اُس چیز کو کہ پکارتے ہو تم سوا
اللہ کے جیسے ملائکہ اور بت اور سوا انکے أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ دکھاؤ مجھکو کہ کیا چیز پیدا
کی اُنھون نے زمین سے اور اجزا اُسکے سے یا واسطے اُنکے ساجھا ہے بیچ آسمانون کے پیدایش کے اور یہہ بات
ظاہر ہے کہ معبود تمہارے عاجز ہین زمین آسمان مین انکا کچھہ تصرف نہین پھر کیون انکو پوجتے ہو اور شریک ٹہرا
کرتے ہو اِئْتُونِي بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هَٰذَا لے آؤ میرے پاس کتاب جو تمکو آئی ہو پہلے آنے قرآن سے کہ اسمین شرک لانے
کا فرمایا ہو أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ یا لے آؤ کچھہ نقل علم سے پہلونکے یا روایت انبیائے گذشتہ
سے کہ دلالت کرے انکے عبادت کرنے پر اگر ہو تم سچے اپنے دعوے مین جو مشرک اس حجت مین عاجز ہوے
تو حق سبحانہ تعالی انکی گمراہی مین فرماتا ہے وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
اور کون شخص بہت گمراہ ہے اُس شخص سے کہ پکارتا ہے سوا اللہ کے اُس شخص کو کہ نہ جواب دیگا اُسکو قیامت کے
دن تک حاصل یہہ ہے کہ مشرک اپنے جھوٹھے معبودون کو تمام عمر دنیا کی پکارا کرین کچھہ جواب اُنسے نہ پاوینگے
وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ اور بت پکارنے اُن بت پرستون کے سے بیخبر ہین اور جب سنتے ہی نہین تو جواب کیا دینگے
بڑا بدبخت وہ ہے کہ عبادت سے خدائے شنونده اجابت کننده کے ہاتھہ اٹھا کر پتھرون کو کہ نہ سنتے ہین نہ دیکھتے ہین

فرد
پوجے صمد کو چھوڑ کر سوئے صنم جو سر جھکاتا ہے — وہ اندھا چشمۂ حیوان سے ظلمت کو جاتا ہے

وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً اور جسوقت کہ اکٹھے کیئے جاوینگے لوگ ہوینگے وہ بت واسطے پوجنے والون اپنے
کے دشمن بخلاف انکے گمان کے کہ شفاعت اور مددگاری کا رکھتے ہین وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ اور ہونگے
پوجے گئے ساتھہ عبادت پوجنے والون کے انکار کرنیوالے یا عابد ہونگے عبادت اُن معبودون کی سے منکر یعنے
بت کہینگے کہ یہہ ہمین نہین پوجتے تھے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے ویوم القیمۃ یکفرون بشرککم یا بت پرست
کہینگے کہ ہم انکی پرستش نہین کرتے تھے چنانچہ خدا سبحانہ ارشاد کرتا ہے واللہ ربنا ما کنا مشرکین وَإِذَا
تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر
کافرون کے آیتین کتاب ہمارے کی اُس حالت مین کہ ظاہر ہوتی ہین دلیلین معجزات انکے کی کہتے ہین وہ لوگ
کہ کافر ہوئے واسطے سخن حق کے جب آیا اُنکے پاس یہہ جادو ہے ظاہر اور فقط جادو ٹھہرانے پر اکتفا نہین کرتے
أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ بلکہ کہتے ہین کہ بہتان باندھہ لیا ہے محمد نے قرآن کو اللہ پر او آپ بنایا ہے قُلْ إِنِ
افْتَرَيْتُهُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر باندھہ لیا ہے مین نے اسکو بطور فرض محال تو بڑا گناہ واقع ہوا اسپر

عذاب سخت ہوگا فلا تملکون لی من اللہ شیئا پس نہین تم مالک واسطے میرے اللہ کی طرف سے کسی چیز کے
یعنے تمھین قدرت نہین عذاب دفع کرنے کی اگر مجھہ پر اللہ کی طرف سے آئے پھر مین کیون ایسی بات کرون اور
اُس کے بھروسے پر اس کام پر دلیر ہوون ھو اعلم بما تفیضون فیہ وہ خدا دانا تر ہی ساتھ اُس چیز کے
کہ شروع کرتے ہو تم بیچ اُسکے یعنے طعن مارتے ہو قرآن پر اور سحر اور بندش ٹھہراتے ہو کفی بہ شھیدا بینی
و بینکم کفایت ہی خدا گواہ درمیان میرے اور درمیان تمھارے میرے واسطے گواہی دیگا ساتھ سچے کلام
کے اور پہنچانے احکام کے اور تمھارے لئے ساتھ کذب اور عناد اور انکار اور فساد کرنے کے وھو الغفور الرحیم
اور وہ ہی بخشنے والا اُس شخص کو کہ شرک سے توبہ کرے مہربان ہی اُس پر کہ ایمان پر ثابت رہے قل ما
کنت بدعا من الرسل کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہین ہو مین نیا آیا پیغمبرون سے یعنے مین کچھہ پہلا پیغمبر
نہین آیا مجھہ سے پہلے بھی پیغمبر آچکے ہین پھر میری نبوت کے تم کیون منکر ہو وما ادری ما یفعل
بی ولا بکم اور نہین جانتا مین جو کچھہ کہ کیا جاویگا ساتھ میرے راحت اور محنت سے یا اقامت اور ہجرت سے
یا انتقال قوم سے اور نہین جانتا مین جو کچھہ کیا جاویگا ساتھ تمھارے خسف مسخ قتل اسیری وغیرہ سے معالم
مین ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی تو مشرک سُنکر خوش ہوئے کہ ہم اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے
نزدیک ایک ہین جیسے ہم نہین جانتے اپنا انجام کام کا ویسے ہی وہ بھی خبر نہین رکھتے اگر اللہ کی طرف سے
آئے ہوتے تو البتہ اللہ اُنکو آگاہ کرتا کہ مین تم سے یہہ معاملہ کرونگا یہہ آیت نازل ہوئی کہ لیغفر لک اللہ ما
تقدم من ذنبک وما تاخر اور اسباب نزول مین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا
کہ ہجرت فرماتے ہین ایسی زمین مین کہ جہان پانی اور درخت اور نخلستان ہی صحابہ یہہ سُنکر خوش
ہوئے پھر جو واقع ہونے مین اُسکے تغیر کے دیر ہوئی اور مشرکون سے ایذا اُنکو بہت پہنچی تو ہجرت مین جلدی
کرنے لگے یہہ آیت آئی کہ نہین جانتا مین کہ مجھے اور تمھین حق تعالی ہجرت کا حکم فرماویگا یا نہین ان
اتبع الا ما یوحی الی نہین پیروی کرتا مین مگر اُس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہی طرف میرے یعنے وحی
جو آتی ہی مین وہی کرتا ہون اُس سے خلاف نہین کرتا وما انا الا نذیر مبین اور نہین مین مگر ڈرانیوالا عذاب
خدا سے ظاہر اور مین انجام کام کا اور حال حال بغیر وحی کے نہین جانتا مثنوی رافت یہہ سوچ خوب اپنے
جی مین صد توسن فکر لائے گہ تیزی مین پر پائے نشان عاقبت کیا ممکن سرگشتہ ہی ہین وادی
ما ادری مین قل ارءیتم ان کان من عند اللہ وکفرتم بہ وشھد شاھد من بنی اسرائیل
علی مثلہ فامن واستکبرتم کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا دیکھا ہی تمنے
اگر ہووے قرآن نزدیک اللہ کے سے اور کفر کیا تمنے ساتھ اُسکے اور گواہی دی ہی ایک شاہد نے بنی اسرائیل

مین سے یعنے بڑے شخص نے بنی اسرائیل مین سے جیسے عبد اللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ اوپر قرآن کے کہ اللہ
کی طرف سے ہی پس ایمان لایا وہ اور تکبر کیا تمنے اور ایمان نہ لائے تم اسپر بعضے مفسرین نے لکھا ہی
کہ شاید عبد اللہ ابن سلام نہین اور نہ اور صحابہ سے ہی بنی اسرائیل کے علماؤ مین سے کیونکہ ابن سلام ایمان
مدینے مین لائے اور یہہ سورہ مکے مین نازل ہوئی بلکہ یہہ آیت جھگڑے مین اُتری ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے اور قریش کے درمیان واقع ہوا تھا اور شاہد موسی علیہ السلام ہین اور مثل قرآن توریت ہی پس معنی
آیت کی یہہ ہین کہ اگر قرآن نزدیک خدا کے سے ہی اور تم اسپر ایمان نہین لاؤگے اور موسی علیہ السلام نے
گواہی دی توریت مین کہ وہ نزدیک اللہ کے سے ہی اور وہ قرآن پر ایمان لائے اور تمنے سرکشی کی اور
ستم کیا اپنی جان پر اس کام مین اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق اللہ نہین ہدایت
کرتا قوم ستمگارونکو لکھا ہی کہ جب قبائل جہنیہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار ایمان لائے تو بنو عامر اور اشد
اور اشجع طعن کرنے لگے اُن پر یہہ آیت آئی کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور کہا اُن لوگونے کہ کافر ہین
مانند بنو عامر وغیرہ کے واسطے اُن لوگون کے کہ ایمان لائے مثل جہنیہ وغیرہ سے لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ
اگر ہوتا یہہ دین بہتر نہ آگے نکل جاتے ہم سے طرف اسکے لوگ ارذل قبائل کے بلکہ ہمین سابق ہوتے
کیونکہ رتبہ ہمارا بڑا ہی اُنسے یا یہود بعد اسلام عبد اللہ ابن سلام کے اور یارون انکے کے کہتے تھے کہ اگر دین
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اچھا ہوتا تو اور ہمپر سبقت نکر سکتے کیونکہ عقل ہماری اُنسے زیادہ ہی وَاِذْ
لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ اور جسوقت نراہ پائی کفار نے یا یہود نے ساتھہ قرآن کے یا دین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کے فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ پس البتہ کہینگے یہہ جھوٹھہ ہی قدیم یعنے پہلے بھی مثل اسکے کہتے
تھے وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً اور حال انکہ پہلے قرآن سے کتاب تھی موسی کی توریت
کہ کیا تھا ہمنے اسکو پیشوا اہل دین کا اور سبب رحمت کا ایمان والون کے واسطے وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ
لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور یہہ قرآن کتاب ہی سچا کرنے والی توریت کو تمام کتب منزلہ
سمیت بولی عربی مین تو کہ ڈراوے اُن لوگون کو کہ ظلم کرتے ہین اپنی جانپر ساتھہ کفر اور معصیت کے
وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ اور خوشخبری دینے والی ہی واسطے نیک کارون کے ساتھہ رضامندی خدا کے نہ
اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تحقیق جن لوگون نے کہا پروردگار ہمارا اللہ ہی پھر قائم
رہے اسی پر اور اس سے نہ پھرے یعنے جمع کیا دونون کو ایک توحید اختیار کی کہ خلاصہ علم ہی
دوسری استقامت کہ منتہاے عمل ہی اور استقامت بجوارح ٹھہرانا بارکان شریعت ہی بکمال رہنا
اور بنفوس تادیب باداب طریقت ہی اور بقلوب تصفیہ تعلقات سے ہی اور بروح تحلیہ بانوار صفات

ع

اور یہہ توحید ذات اور نفی بسلب صفات خود و بقا بحق اور باطنی تخلق باخلاق کبریا یہہ ہی کمال استقامت
حق تعالی یہہ فرماتے فزد کرامت ہی رافت باین استقامت یہی استقامت ہی عوض کرامت
فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون پس نہین ڈر اوپر مومنون استقامت والون کے کسی بات کا اس
جہان مین اور نہ وہ غم کہاوینگے کچھ چیز نہ ملنے سے اولئک اصحب الجنۃ خالدین فیہا یہہ لوگ ہین مسلمان
مستقیم رہنے والے بہشت کے ہمیشہ ہونے والے بیچ اسکے جزاء بما کانوا یعملون بدلا دئے جاوینگے بدلا
دینا کر بسبب اس چیز کے کہ تھے وہ کرتے ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا اور حکم کیا ہمنے انسان کو ساتھ
ماں باپ اپنے کے احسان کرنا حملتہ امہ کرہا ووضعتہ کرہا اٹھائی ہی ماں اسکی تکلیف سے
اور جنتی ہی اسکو مشقت اور محنت سے وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا اور مدت پیٹ مین رکھنے اسکے
کی اور زمانہ دودھ چھوڑنے اسکے کا تیس مہینے ہین اگر کوئی چاہے کہ مدت دودھ کی کامل کرے یہان سے
معلوم ہوتا ہی کہ اقل مدت حمل کی چھہ مہینے ہین کیونکہ زمانہ رضاع کا دو برس ہی چنانچہ اور آیت مین
مذکور ہی حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ حتی اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃ یہان تک کہ
جب پہنچا آدمی جوانی اپنی کو کہ تنتیس برس ہین اور بقول بعضے اٹھارہ سے چالیس تک اور پہنچا چالیس برس
قال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحا ترضہ و
اصلح لی فی ذریتی کہا اے پروردگار میرے توفیق دے مجھکو یہہ کہ شکر کرون مین نعمت تیری کا وہ جو کرم سے
انعام کی ہی تونے اوپر میرے نعمت اسلام کی اور اوپر ماں باپ میرے کے کہ حیات اور قدرت ہی
یا نعمت اسلام اور توفیق دے یہہ کہ کرون مین عمل نیک جو پسند کرے تو اسکو اور اصلاح کر واسطے
میرے بیچ اولاد میری کے انی تبت الیک وانی من المسلمین تحقیق مین نے توبہ کی طرف تیرے اس
چیز سے کہ جسمین رضا تیری نہین اور تحقیق مین قبول کرنے والون سے ہون حکم تیرا سمجھ لیجئے کہ اکثر
مفسرین کہتے ہین کہ یہہ آیت خاص امیر المومنین ابوبکر صدیق رض کی شان مین ہی کہ چھہ مہینے
وہ پیٹ مین رہے اور دو برس کامل دودھ پیا اٹھارہوین برس حضور نبوی مین حاضر ہوئے اور
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیس برس کے تھے پھر سفر اور حضر مین رفیق آپکے رہے جب حضرت
چالیس برس کے ہوے اور یہہ اٹھتیس برس کے تو مشرف باسلام ہوئے پھر چالیس
برس کے ہوے تو دعا کی توفیق کی اپنی نعمت پر اور والدین کی اور کسی مہاجر اور انصار کے ماں
باپ مشرف باسلام نہین ہوے سوا انکے اور توفیق عمل صالح کی حق تعالی سے چاہی سو دی
اللہ تعالی نے کہ نو غلامون کو بسبب دین کے عذاب کرتے تھے انہون نے خرید کر آزاد کر دئے انمین سے

ایک

ایک بلال حبشی ہین رضی اللہ عنہ اور دعا کی اُنھون نے واسطے اصلاح اولاد اپنی کے سو وہ بھی قبول ہوئی حضرت عائشہ انکی بیٹی رضی اللہ عنہا بشرف فراش اشرف رسل صلے اللہ علیہ وسلم مشرف ہوئین اور عبد الرحمن انکا بیٹا اور ابو عتیق انکا پوتا دولت خدمت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراز ہوئے لکھا ہے کہ چار پشت کسیکی صحابہ نہین مگر ابو قحافہ اور ابو بکر اور عبد الرحمن اور ابو عتیق رضی اللہ عنہم اور بہت گروہ انکی اولاد سے عالم مین موجود ہین اکثر اُنمین عالم صالح متقی ہین اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا یہہ لوگ ہین کہ ماں باپ سے نیکی کی اور شکر نعمت بجالائے قبول کرتے ہین ہم اُن سے بہتر اُس چیز کا کہ عمل کیا اُنھون نے بعضے کہتے ہین کہ احسن بمعنی حسن ہے یعنے سب عمل نیک اُن کے قبول کرتے ہین ہم وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ اور درگذر تے ہین ہم گناہون انکی سے اور گنتے ہین ہم انکو فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ بیچ رہنے والون بہشت کے وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ وعدہ کیا خدا نے وعدہ سچا نیکیان قبول کرنے کا اور برائیان معاف فرمانے کا وہ وعدہ جو تھے تم دنیا مین وعدے دیئے جاتے وہ آیۃ وعدے کی یہہ ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ الاٰیۃ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اور جس شخص نے کہ کہا واسطے ماں باپ اپنے کے جس وقت اسکو کہا کہ ایمان آخرت پر لا بیزار ہون مین تم سے بحر مواج مین ہے کہ اف صوت ہے کہ دلالت تضجر حروف کرے اور سامع کو ناخوش لگے اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ کیا وعدہ دیتے ہو مجھکو یہہ کہ نکالا جاؤن مین قبر سے یعنے بعد مرنے کے قبر سے زندہ اٹھاوین وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ اور تحقیق گذر گئے ہین بہت قرن پہلے مجھ سے اور اُن مین سے کوئی جیا نہین وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ اور وہ دونون یعنی ماں باپ اُسکے فریاد کرتے ہین اللہ سے وائے ہے تجھکو ایمان لا قیامت پر اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ہے تحقیق وعدہ اللہ تعالی کا قیامت اور بعث اور حشر ہونے کا سچ ہے فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ پس کہتا ہے وہ شخص نہین ہے یہہ کہ تم مجھے کہتے ہو مگر کہانیان پہلو نکی اور جھوٹے قصے کہ لکھے ہین یہہ آیت ایک کافر کی شان مین نازل ہے کہ عاق والدین تھا اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ یہہ لوگ ہین کہ ثابت ہوئی اوپر ان کے بات عذاب کی بیچ گروہون کافرون کے کہ گذرے ہین پہلے اُنکے جنون سے اور آدمیون سے اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ تحقیق یہہ اور وہ ہین زیان پانے والے وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا اور واسطے ہر ایک کے اِن دونون فرقون سے درجے ہین اُس چیز سے کہ کیا اُنھون نے اہل خیر کی بلندی کی طرف اور اہل شر کی پستی کی جانب وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور یہہ مقرر کیا خدا نے

تو کہ پوری دے انکو جزا عمل انکے کی اور وہ نہ ظلم کئے جاوین ثواب مین ساتھ نقصان کے اور عقاب
مین ساتھ زیادتی کے ویوم یعرض الذین کفروا علی النار اور یاد کر اس دن کو کہ روبرو لائے جاوینگے
وہ لوگ کہ کافر ہوئے اوپر آگ کے اور انکو کہینگے اذھبتم طیبٰتکم فی حیاتکم الدنیا وہ
استمتعتم بھا لے گئے اور کہا گئے تم نیکیان اپنی بیچ زندگانی دنیا کے اور فائدہ اٹھالیا تمنے ساتھ انکے یعنے دنیا
ہی مین سب حظ اٹھالئے کچھ آخرت کے واسطے نچھوڑے فالیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تستکبرون
فی الارض بغیر الحق وبما کنتم تفسقون پس آج جزا دئے جاؤگے تم عذاب رسوائی کا بسبب اسکے
کہ تھے تم تکبر کرتے بیچ زمین کے ساتھ ناحق کے اور دنیاء فانی کے اور بسبب اسکے کہ تھے تم فسق کرتے خط فرمان
پر نہین رکھتے دائرہ امر سے قدم باہر نکالتے تھے یہہ تنبیہ ہے طالبان نجات کو کہ حد شرع سے
تجاوز نکرین نظم رافت خط فرمان الٰہی پہ تو سر دھر رکھہ دائرہ امر سے باہر نہ قدم کو سن سن سخن نفس
نہ غافل ہو یہہ دم باز دم دیتا ہے ضایع نکر ایک اپنے تو دم کو واذکر اخا عاد اور یاد کر بھائی عاد کے کو حق
تعالی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے کہ حضرت ہود علیہ السلام کو کہ قبیلہ عاد سے تھے یاد کر اور
انکا اور ان کے قوم کا احوال معاندان قریش سے کہہ اذ انذر قومہ بالاحقاف جس وقت کہ
ڈرایا قوم اپنی کو عذاب خدا سے بیچ ریگستان کے ولایت یمن مین وقد خلت النذر من بین
یدیہ ومن خلفہ اور تحقیق گذرے تھے پیغمبر ڈرانے والے آگے اسکے سے اور پیچھے اسکے بھی آئے
نہ وہ پہلا پیغمبر تھا نہ پچھلا جب اسکو قوم عاد پر بھیجا اسنے نصیحت کی انکو الا تعبدوا الا اللہ یہہ کہ نہ
عبادت کرو مگر اللہ کو کہ لائق عبادت کے وہی ہے انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم تحقیق مین
ڈرتا ہون اوپر تمہارے عذاب دن بڑے ہیبت والے کے سے قالوا اجئتنا لتافکنا عن الھتنا
کہا عادیون نے کہ اے ہود کیا آیا تو ہمارے پاس تو کہ پھیر دے ہمکو پوجنے بتون ہمارے کے سے ڈرا
ڈر اگر فاتنا بما تعدنا ان کنت من الصدقین پس لے آ ہمارے پاس جو کچھ وعدہ دیتا ہے ہمکو عذاب کا اگر ہے
تو سچون سے وعدے لینے مین قال انما العلم عند اللہ کہا ہود علی نبینا وعلیہ السلام نے کہ عذاب کا علم
نزدیک اللہ کے ہے مجھے کچھ اسمین دخل نہین وابلغکم ما ارسلت بہ ولکنی اریکم قوما تجھلون
اور پہنچاتا ہون مین تمکو وہ چیز کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اسکے اور سوا پہنچانیکے میرا کچھ کام نہین اور لیکن مین دیکھتا ہون
تمکو قوم جہالت کرتے ہو اور عذاب شتاب مانگتے ہو سورہ اعراف مین گذرا ہے کہ پہلے اس سے ایک جماعت
عادیون کی حرم شریف مین جا کر مینہہ مانگنے لگی تین بادل آئے اور ایک آواز ہوئی کہ ایک انمین سے لے لو انھون
نے سیاہ بادل لیا وہ انکے ساتھ چلا آیا انکے ملک تک فلما راوہ عارضا مستقبل اودیتھم قالوا ھذا عارض ممطرنا

ع

پھر جب دیکھا اُس چیز کو کہ وعدہ دیئے گئے تھے عذاب سے بادل سا پھیلا ہوا آسمان مین منہہ کئے ہوئے
جنگلون اُن کے کو کہا اُنھون نے یہہ بادل ہے مینہہ برسانے والا ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ مینہہ برسانیوالا
بادل نہین ہے بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ط بلکہ یہہ وہ چیز ہے کہ شتابی کرتے تھے تم ساتھہ اسکے رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ
اَلِيْمٌ یہہ باؤ ہے کہ اُسکے عذاب ہے درد دینے والا اور یہہ باد بکمال تندی کے سبب سے تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِاَمْرِ
رَبِّهَا ہلاک کرتی ہے ہر چیز کو ساتھہ حکم پروردگار اپنے کے پھر وہ باؤ چلی تندی تیزی سے اور ریت کے تھل اُنپر
ڈالے سات راتین آٹھہ دن وہ اُسمین دبے پڑے رہے پھر ریت کو اُنپر سے اوڑا اُن کی لاشون کو دریا مین پھینک
دیا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ پس ہو گئے اس حالت پر کہ کوئی جو اُن کے وہان جاتا نہ دکھائے دیتے تھے
مگر گھر اُن کے حاصل یہہ ہے کہ سب ہلاک ہو گئے خالی گھر رہ گئے كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ اسیطرح جیسے
اُن کو جزا دی جزا دیتے ہین ہم قوم کافرون اور جھٹلانے والون کو وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ اور البتہ تحقیق قدرت
دی تھی ہم نے اُن کو بیچ اُس چیز کے کہ نہین قدرت دی ہم نے تمکو بیچ اسکے یہہ کافران قریش کو خطاب ہے کہ قوم عاد کو جو
قوت دی تھی وہ تمکو نہین دی اُن کا بڑا زور اور شوکت اور مال تھا وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْئِدَةً اور دیئے ہم نے
واسطے اُن کے کان سننے کو اور آنکھین دیکھنے کو اور دل سمجھنے کو اُنھون نے نہ کان سے حق بات سُنی نہ آنکھون سے
دلیلین ہماری قدرت کی دیکھین نہ دل سے وحدانیت کو ہمارے سوچا پھر جب عذاب اُنپر اُترا فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ
سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْئِدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ پس نہ کفایت کیا یعنی نہ دفع کیا اُن سے کان اُن کے نے اور نہ آنکھون
اُن کے نے اور نہ دلون اُن کے نے کچھہ چیز عذاب خدا سے اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ جس وقت کہ تھے
وہ انکار کرتے ساتھہ آیتون اللہ کے یا معجزون پیغمبر کے وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور گھیر لیا اُن کو ساتھہ اُس
چیز کے کہ تھے ساتھہ اسکے ٹھٹھا کرتے یعنی عذاب کو ٹھٹھا جانتے تھے سو اُنپر آپہنچا وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ
الْقُرٰى اور البتہ تحقیق ہلاک کئے ہم نے اے اہل مکہ جو کچھہ گرد اگرد تمھارے تھین بستیون سے جیسے حجر اور مؤتفکہ وَ
صَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور طرح طرح سے پھیرین ہم نے آیتین اور حجتین اُن بستیون والون پر تو کہ وہ رجوع
کرین کفر سے وہ نہ پھرے کفر سے اور ہلاک ہو گئے فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً
پس کیون نہ مدد کی اُن کے تئین اُن لوگون نے کہ ٹھیرائے تھے اُن ہلاک ہونے والون نے اُن کو سوا اللہ کے واسطے تقرب
خدا کے معبود یعنی اُن کے بتون نے اُن کو مدد کیون نہ کی عذاب کے وقت بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ بلکہ کھوئے
گئے مدد اُن کی سے یعنی نا امید ہوئے بتون کی مدد سے وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور یہہ ہے بتون کا
ماننا جھوٹھ اُن کا اور جو کچھہ تھے باندھہ لیتے اور مخلوق عاجز کو الہ ٹھہراتے اور خالق سے منہہ پھراتے تھے فرد
جسنے ڈھونڈھا غیر تیرے رائگان کی جستجو * منہہ پھرایا جسنے تجھہ سے کھوئی اپنی آبرو * لکھا ہے کہ پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے آتے ہوئے بطن نخلہ مین اُترے رات کو اُٹھکر تہجد پڑھی اور قرآن مجید کی تلاوت
مین مشغول ہوئے جن نصیبین سے یمن کو جاتے تھے وہان جو لگے قرات آپ کی سُنی اور اپنے آپ کو ظاہر کیا اور
ایمان لائے وہ قصہ حق تعالی یہان فرماتا ہے وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ اور یاد
کر جس وقت کہ پھیر لائے ہم طرف تیرے جماعت کو جنون مین سے سنتے تھے قرآن کو اور کان رکھتے تھے وہ
سات تھے یا نو یا دس یا بارہ یا ستر فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا پس جب حاضر ہوئے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہنے لگے آپس مین کہ چپ رہو تو کہ سنین اچھی طرح لکھا ہے کہ نہایت شوق استماع سے ایک
دوسرے پر گرتے تھے فَلَمَّا قُضِیَ پس جب تمام ہوا پڑھنا ایمان لائے حضرت پر اور کچھ کچھ چیزین توحید مین آپ نے
بتائین اور فرمایا کہ اپنی قوم مین جاکر تبلیغ اسلام کی کرو وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ پھر گئے طرف قوم اپنی کے ڈراتے ہوئے
اور بلاتے ہوئے طرف اسلام کے قَالُوْا یٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى کہنے لگے اے
گروہ ہمارے تحقیق سنی ہم نے ایک کتاب کہ اللہ تعالی کے نزدیک سے اُتاری گئی ہے پیچھے کتاب موسی
کے مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ سچا کہنے والی اُس چیز کو آگے اُسکے ہے کتابون سے یا موافق اُن کتابون کے ہے
اور انزل من بعد موسی اسواسطے کہا کہ وہ جن یہودی تھے انجیل کے اُترنے کی اُن کو خبر نہ تھی یا اعتبار اسکا نہین کرتے
تھے یَهْدِیْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ راہ دکھاتی ہے طرف حق کے اور طرف راہ سیدھی کے
کہ پہنچانیوالی ہے طرف مقصود کے یٰقَوْمَنَآ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ اے قوم ہماری قبول کرو بلانے والے
اللہ کی طرف کو یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اللہ کی طرف سے بلاتا ہے اور ایمان لاؤ ساتھ اسکے اور سچ
جانو اُسکی باتون کو یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ تو کہ بخشے اللہ واسطے تمہارے گناہ تمہاری وَیُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ
اَلِیْمٍ اور پناہ دے تم کو عذاب درد دینے والے سے وَمَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰهِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ
اور جو کوئی نہ مانے پکارنے والے اللہ کی طرف کے کو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین پس نہین عاجز کرنے والا ہے زمین
کے یعنے جسنے پیغمبر کو نہ مانا عذاب اُسپر آوے گا اور عاجز نہین کر سکا اللہ کو اپنے عذاب دینے سے
وَلَیْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءُ اور نہین واسطے اسکے سوا اللہ کے کوئی دوست اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ
یہہ لوگ نہ ماننے والے بیچ گمراہی ظاہر کے ہین یعنے اُن کی گمراہی سب پر آشکارا ہے سمجھ لیجیے کہ حکم مین
مؤمنان جن کے علما کا اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ ثواب ان کا یہی ہے کہ آگ مین نہ جلین
چنانچہ فرمایا ہے ویجرکم من عذاب الیم سفیان ثوری سے منقول ہے کہ ثواب جنکا آگ سے بچنا ہے
اور اُن کو خاک کر دینا بہائم کی طرح سے اور امام اعظم بھی یہی کہتے ہین اور امام مالک کہتے ہین کہ ان کو نیکیون پر
ثواب ہے جیسے برائیون پر عقاب اور ضحاک نے منقول ہے کہ یہہ بہشت مین جاوین گے کھائینگے

نیکی اور تفسیر امام ابو بکر نقاش مین حدیث مذکور ہے کہ بہشت مین جاوینگی اور امام ابو بکر نقاش سے
پوچھا کہ یہہ کھانے بھی بہشت کے کھاوینگے کہا کہ حق تعالی تسبیح اور ذکر ان کو کھلاویگا اُس مین نہ
ایسی لذت پاوینگے جیسے بنی آدم نعم بہشت سے حظ اٹھاوینگے معالم مین ہے کہ ضمرہ بن حبیب سے پوچھا
کہ مومنان جن کو بھی ثواب ہے کہا کہ ہان ہے اور یہہ آیت پڑھی لم یطمثهن انس قبلهم ولا جان اور فرمایا
کہ انسیات واسطے انس کے اور جنیات واسطے جن کے ہین اور یہہ بھی معالم مین عمر بن عبد العزیز سے
نقل کی ہے کہ مومنان جن گرد اگرد بہشت کی فصیلون کے ہونگے نہ بہشت مین اور قاضی نے انوار
مین لکھا ہے کہ اظہر یہہ ہے کہ جن توابع تکلیف مین مانند انس کے ہین واللہ اعلم بالصواب اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ
اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یُّحْیِ الْمَوْتٰى کیا نہین دیکھا
اور نہین جانا منکرون بعث کے نے یہہ کہ اللہ جس نے پیدا کئے ہین آسمان اور زمین اور نہین
تھکا ساتھ پیدا کرنے اُن کے کے قادر ہے اوپر اس کے کہ زندہ کرے مردون کو کیون کہ نہ
قدرت اُس کی ثابت ہے اور نقصان کو اُس کی درگاہ مین راہ نہین حاصل یہہ ہے کہ کیا
اللہ باوجود اس قدرت کے مردے جلانے پر قادر نہین بَلٰۤى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کیون نہ
ہان ہے تحقیق وہ اوپر ہر چیز کے قادر بے عجز اور مشقت کے وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
عَلَى النَّارِ اور یاد کر جس دن روبرو کئے جاوینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اوپر آگ کے
یعنے آگ کو اُن کے سامنے کر دینگے یہہ قلب خلاف مقتضی ظاہر ہے واسطے مبالغے اور
تاکید کے لائے ہین پھر اُن کو کہینگے اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ کیا نہین یہہ عذاب برحق اور تم نہین
باور کرتے تھے قَالُوْا بَلٰى کہینگے ہان سچ ہے پھر قسم کھاوینگے وَرَبِّنَا قسم ہے پروردگار
ہمارے کی یہہ حق تھا قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ فرماویگا حق تعالی یا نگہبان دوزخ کا
کہیگا اُن کو پس چکھو عذاب بہ سبب اس کے کہ تھے تم کفر کرتے ساتھ قیامت کے اور باتین
پیغمبر کی نہین مانتے تھے فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم جفائے قوم پر جیسے کہ صبر کیا صاحب عزم نے رسولون سے سمجھ لیجے کہ الوالعزم وہ رسول ہین کہ جو نئی
شریعت لائے ہین اور قاعدے احکام کے اجتہاد سے نکالے ہین امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ
نے کہا ہے کہ الوالعزم وہ ہین جنکو حق تعالی نے ایک مقام پر اخذ میثاق مین تخصیص ذکر فرمایا ہے
وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى وَعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ اور دوسری وضع شرع مین کہ
شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ وَمَا وَصَّیْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى وَعِیْسٰۤى اور ایک قول یہہ ہے

اٹھارہ تن ہین جنکا نام حق تعالی اسنے سورہ انعام مین بیان فرمایا ہے وتلك حجتنا اتيناها ابراهيم
على قومه نرفع درجت من نشاء ان ربك حكيم عليم ووهبنا له اسحق ويعقوب كلا هدينا
ونوحا هدينا من قبل ومن ذريته داود وسليمان وايوب ويوسف وموسى وهارون وكذلك
نجزی المحسنين وزكريا ويحيى وعيسى والياس كل من الصلحين واسمعيل واليسع ويونس ولوطا کہتے نہین سوا حضرت یونس کے سب اولو العزم
ہین کیونکہ شتابی کرکر قوم سے نکل گئے تھے حق تعالی نے فرمایا ولا تکن کصاحب الحوت مت
ہو مثل یونس کے بے صبری مین اور یہان بھی فرماتا ہے کہ صبر کرو ولا تستعجل لهم اور مت شتابی کر واسطے کفار قریش کے
عذاب نازل ہونے مین کہ اسکے وقت پر بے شبہ نازل ہوگا كانهم يوم يرون ما يوعدون گویا کہ وہ جسدن دیکھینگے
جو کچھ وعدے دئیے جاتے ہین عذاب سے یعنے جب ہول قیامت کے مشاہدہ کرینگے تو ایسا معلوم
ہوگا کہ انھون نے لم يلبثوا الا ساعة من نهار نہین ڈھیل کی دنیا مین مگر ایکساعت دن کے سے یعنے دنیا
مین رہنے کو اپنے بہت کم جانینگے بلاغ جو کچھ اس سورہ مین کہا پہنچانا ہے پیغام کا اور یہہ پند کافی ہے
فهل يهلك الا القوم الفاسقون پس کیا ہلاک کئے جاوینگے عذاب سے جب نازل ہوگا یعنے
نہین کئے جاوینگے مگر قوم فاسق کہ دائرہ فرمان سے قدم باہر دھرتے ہین اور احکام پر عمل نہین کرتے ہین
سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدنی ہے اٹھتیس آیتین ہین کلمات اسکے چھ سو انچالیس
اور دو ہزار تین سو انچاس حرف ہین فواصل اسکی ما من اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ احقاف کے یہہ ہے کہ ابتدا اسکا ساتھ ذکر
کافرون کے تھا ابتدا اسکی بھی اسی سے ہوئی ۞

سورة محمد ص مکية ومدنية وهي ثلثون وثمانية آية

بسم الله الرحمن الرحيم

الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله اضل اعمالهم جو لوگ کہ کافر ہوئے اور بند کیا انھون نے لوگونکو راہ اللہ کی سے باطل
کردیا خدا نے عملون انکے کو وہ بارہ شخص تھے سردار عرب کے جیسے ابوجہل و نضر اور عتبہ وغیرہم اسلام مین داخل ہونے سے لوگون کو منع کرتے تھے
انکے اعمال کہ برے جانتے تھے وہ باطل کردی جیسے صلہ رحم کرتے تھے قیدیونکو چھڑاتے تھے ہمسایونکی محافظت کرتے تھے
دوستونکی ضیافت کرتے تھے والذين امنوا وعملوا الصلحت وامنوا بما نزل على محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے جیسے کھانا
کھلانا فقیرونکو اور صلہ رحمی کرنا اور ایمان لائے ساتھ اس چیز کے کہ اتارا گیا ہے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے
قرآن مجید وهو الحق من ربهم اور وہ قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین پروردگار انکے سے
طرف انکے آئے كفر عنهم سيئاتهم واصلح بالهم دور رکھین ان سے اللہ نے برائیان انکی اور سنوارا
حال انکا دین و دنیا مین یا دل انکا صلاح مین لایا تو کہ گناہ نہ کرین ذلك بان الذين كفروا اتبعوا الباطل
وان الذين امنوا اتبعوا الحق من ربهم یہہ گمراہ کرنا اور اصلاح مین لانا اسواسطے ہے کہ

کہ جو لوگ کہ کافر ہوئے پیروی کی انھون نے شیطان کی کہ باطل ہے اور یہہ کہ جو لوگ کہ ایمان لائے
پیروی کی اُنھون نے حق کی کہ قرآن ہے آیا اُنکے پاس پروردگار اُنکے سے كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ
اسیطرح سے بیان کرتا ہے اللہ واسطے لوگون کے مثالین اُنکی یعنی دونون فرقون کا احوال ظاہر کرتا ہے فَاِذَا
لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ پس جب ملاقات کرو تم ای مومنون اُن لوگون سے کہ کافر
ہین وقت جنگ کے پس مارو گردنین اُنکی حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ یہان تک کہ جب چور کر دو
اُنکو پس محکم کرو قید کرنا یعنے بعد قتل کے پکڑ کر قید کرو خوب مضبوط کہ بھاگ نہ جاوین فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً
حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا پس یا احسان کیجو احسان کرنا کر پیچھے قید کے یعنے آزاد کیجو بن عوض کے یا
بدلا لیجو بدلا لینا کر یہان تک کہ رکھہ دیوے اہل حرب سلاح حرب کی یعنے دین اسلام سب مقام پر
پہنچ جاوے اور حکم قتل نر ہے یہہ بات نزدیک نزول عیسی علیہ السلام کے ہوگی کیونکہ حدیث مین وارد ہے
کہ آخر قتل امت میری کا ساتھہ دجال کے ہے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہہ حکم منسوخ ہے یا مخصوص
جنگ بدر پر تھا اور اب یا قتل متعین یا استرقاق اور امام شافعی اور مالک کے نزدیک امام مخیر ہے قتل اور
استرقاق اور اطلاق اور فدیہ مین ذٰلِكَ بات یہہ ہے نگاہ رکھو اسکو وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ اور
اگر چاہے اللہ البتہ بدلا لیوے تمھارے دشمنون سے بن لڑنے تمھارے کے وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ
بِبَعْضٍ اور لیکن حکم جہاد کا کیا تو کہ آزماوے بعض تمھارے کو بعض سے یعنے معاملہ آزمانے والون کا کرے
مومن کو بکافر مبتلا کرے تا جہاد کرکے ثواب پاوے اور کافر کو بمومن گرفتار کرے تا گوشمالی پاکر کفر سے پھرے
وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ اور وُہ لوگ کہ مارے جاتے ہین بیچ راہ اللہ کے پس
خدا نہین ضایع کریگا عملون اُنکے کو یہہ قرات امام حفص کی ہے قُتِلُوا بضم قاف اور کسرہ تاء مثناۃ فوقانیہ بصیغہ
مجہول اور اورون نے قاتلو پڑھا ہے یعنے وُہ لوگ کہ لڑائی کرین براہ خدا سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ شتاب
اللہ راہ دکھاویگا انکو دنیا مین نیک کامون کی اور آخرت مین بڑے درجے اور مقامون کی اور سنواریگا
حال اُنکے وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ اور داخل کریگا انکو بہشت مین تعریف کردی ہے اُس بہشت
کی واسطے انکے تو کہ مشتاق ہون اُسکے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ
ای لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول پر اگر مدد کرو تم دین خدا کی کو اور پیغمبر اُسکے کو مدد دیویگا تمکو خدا کہ اعدا
پر فتح پاؤ اور ثابت کریگا قدمون تمھارے کو میدان جنگ مین تا شکست نکھاؤ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا
لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ اور وُہ لوگ جو کافر ہوئے پس خواری اور نگونساری ہے واسطے اُنکے اور گمراہ
کردیا ہے عملون اُنکے کو ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ یہہ خواری اور گمراہی عمل کی

انکے سبب اسکے ہی کہ انھون نے مکروہ رکھا تھا اُس چیز کو کہ نازل کیا ہی اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم پر وہ امر توحید کا اور احکام شرع کے ہین پس کھو دیئے خدا نے عمل انکے جنکو وہ ثواب ہین
رکھتے تھے جیسے عمارت کعبہ معظمہ اور طواف اسکا اور یتیمون پر شفقت کرنا اور مظلومون کا مددگار ہونا اور مہمانداری
کرنا افلم یسیروا فی الارض کیا پس نہین سیر کی کافرون نے عرب کے بیچ زمین کے یہان استفہام بمعنی
امر ہی یعنی سیر کرین اور زمین سے مراد ثمود اور عاد کے بلاد ہین فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین
من قبلھم پس دیکھین کہ کیونکر ہوا آخر کام ان لوگونکا کہ پہلے انسے تھے کافرونمین سے دمر اللہ علیھم ہلاکی
ڈالی اللہ نے اوپر انکے وللکفرین امثالھا اور کافرون کو ہوتا رہتا ہی مانند اسکے یہہ کفار مکے کو سنایا ہی
ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکفرین لا مولی لھم جو مذکور ہوا احوال عقاب دشمنان اور نصرت
دوستان سبب اسکے ہی کہ اللہ دوست ہی ان لوگونکا کہ ایمان لائے پس انکی مدد کرتا ہی اور یہہ جو کافر
ہین نہین دوست واسطے انکے پس انسے عذاب نہین دفع کرتا ان اللہ یدخل الذین امنوا وعملوا
الصلحت جنت تجری من تحتھا الانھار تحقیق اللہ داخل کریگا فضل اپنے سے ان لوگون کو جو ایمان لائے
ہین اور عمل کئے ہین اچھے بیچ باغستون مین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکے کے نہرین والذین کفروا
یتمتعون ویاکلون کما تاکل الانعام اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے فائدہ اٹھاتے ہین اسباب دنیا سے اور کھاتے
ہین جیسے کہ کھاتے ہین چارپائے جانور حاصل یہہ ہی کہ ہمت انکی کھانے ہی کے طرف مصروف ہی اور
چاہیئے یہہ کہ کھانا واسطے قوت آدمی کے طاعت کے کھائے کہ تا بدن تقویت پاوے اور عبادت مین کسل نہ
آوے کھانا ہی زیست کے اور ذکر کے کرنے کے لئے یہہ نہین زیست ہی کچھ پیٹ ہی بھرنیکے لئے والنار مثوی
لھم اور آگ دوزخ کی جگہہ رہنے کی ہی واسطے کافرون کے وکاین من قریۃ ھی اشد قوۃ من قریتک
التی اخرجتک اور بہت صاحب بستیون کے سے کہ وہ سخت تھے قوت مین اہل بستی تیری سے وہ بستی کہ
نکال دیا تجھکو اہل اسکی نے یعنی مکہ اھلکنھم فلا ناصر لھم ہلاک کیا ہمنے انکو پس نہوا مدد دینے والا
واسطے انکے کہ ہلاکت کے وقت انکو تھام رکھتا افمن کان علی بینۃ من ربہ کمن زین لہ سوء عملہ
واتبعوا اھواءھم کیا پس جو شخص کہ ہی اوپر دلیل کے پروردگار اپنے سے جیسے پیغمبر اور مسلمان مانند اس شخص کے
زینت دیا گیا واسطے اسکے برا عمل اسکا شرک اور معصیت سے اور پیروی کی اسنے خواہشون اپنی کی جیسے
ابو جہل یا اہل اور مشرک مثل الجنۃ التی وعد المتقون صفت اس بہشت کی کہ وعدہ کئے گئے ہین ساتھ
اسکے پرہیزگار فیھا انھر من ماء غیر اسن بیچ اسکے نہرین ہین پانی سے بن بگڑا ہوا یعنی بو اور رنگ
اور مزہ کو اسکے تغیر نہین ہوا بخلاف اب دنیا کے کہ متغیر ہو جاتا ہی وانھر من لبن لم یتغیر طعمہ اور نہرین

ہین دودھہ کی کہ نہین بدلا گیا ہے مزہ انکا یعنے طول زمانہ کے سبب ترشی اور بدمزگی نہین آئی وَاَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ
لِّلشّٰرِبِيْنَ اور نہرین ہین شراب کی مزہ دینے والین واسطے پینے والون کے کہ لذت رکھتے ہین اور خمار نہین
وَاَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى اور نہرین ہین شہد صاف کئے گئے کی نہ وہ صاف کہ آگ پر کرین بلکہ مصفا پیدائش
موم اور آلایش سے وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اور واسطے پرہیزگارون کے ہین بیچ بہشت کے ہر طرح کے میوے صاف
رنگ لذیذ خوشبو وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ اور بخشش اور پوشش گناہون کی ہے پروردگار انکے سے سمجھہ لیجیے
کہ جیسے چار نہرین زمین بہشت مین زیر شجر طوبی جاری ہین ایسے ہی انہار اربعہ باطن صوفی ہین بزیر شجرۃ
طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء روان ہین منبع قلب سے آب انابت اور ینبوع صدر سے لبن صفوت اور
خمخانہ سر سے خمر محبت اور مجری روح سے عسل مودت اور بحر الحقائق مین ہے کہ آب اشارت بحیات دل ہے اور
کنایت بفطرت اصلیہ اور شراب جوش و خروش محبت اور عسل مصفی حلاوت قرب اور ثمرات عبارت ہے
مکاشفات سے اور مغفرت غفران ذنب وجود ہے نظم تا کہ قائم ہے انا ای رافت جو عبادت ہے سو ہے جرم
کے سات بیخودی مین بخدا ہے شہراہ جان توحید کو اسقاط ایاءات بعد ذکر بہشتیون کے دوزخیون کا حال
بیان فرماتا ہے کَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاءَهُمْ کیا وہ مانند اس شخص کے ہے کہ وہ
ہمیشہ رہنے والا ہے بیچ آگ دوزخ کے اور پلائے جاوینگے بجائے شربت بہشتیان پانی گرم کھلتا پس کاٹ ڈالے
گا وہ پانی انتریون انکی کو نقل ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے تو بعضے منافق مسجد سے
نکل کر علماے صحابہ سے بطریق استہزا پوچھتے تھے کہ ہم کچھہ سمجھے نہین کیا کہا اب انھون نے حق تعالے
انکے حال کی خبر دیتا ہے وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ اور بعضے ان منافقون مین سے وہ شخص ہین کہ کان رکھتے
ہین طرف خطبے تیرے کے روز جمعہ وغیرہ کو حَتّٰى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا
قَالَ اٰنِفًا یہان تک کہ جب باہر نکلتے ہین نزدیک تیرے سے کہتے ہین واسطے ان لوگون کے کہ دیئے
گئے ہین علم اصحابو مین سے جیسے عبد اللہ بن مسعود اور ابو درداء وغیرہ رضی اللہ عنہم کیا کہا تھا پیغمبر نے ابھی ہم
کچھہ سمجھے نہین انکی بات اور یہہ کہنا انکا بطریق سخریہ تھا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مین بھی انہین
علمائے صحابہ سے ہون کہ منافق جنسے پوچھتے تھے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ
یہی لوگ ہین جو کہ بحکم ازل مہر کی اللہ نے اوپر دلون انکے کے ساتھہ نفاق اور شک کے اور پیروی کی انھون نے
خواہشون نفس اپنے کی اسی جہت سے خیال مین نہ لائے کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا
زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ اور جن لوگون نے راہ پائی یعنے مومن زیادہ دی استماع سخن پیغمبر نے انکو
ہدایت اور دی انکو پرہیزگاری انکی یعنے وہ چیز جو پرہیزگاری زیادہ کرے اور اسپر ثابت رکھے فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا

فرمانبرداری ہے اور بات معقول جیسے سمعنا واطعنا فاذا عزم الامر پس جب مقرر ہوا حکم قتال کا
اور اصحاب تیار ہوئے انھوں خلاف کیا اور عورتوں کے ساتھ گھر مین بیٹھ رہے فلو صدقوا اللہ
لکان خیرا لھم پس اگر سچ بولین اللہ سے ظاہر کرنے مین جہاد کی حرص کو البتہ بہتر ہووے واسطے ان کے
فھل عسیتم ان تولیتم پس کیا ہو تم نزدیک اسبات سے یعنے تم سے یہی توقع ہے منافقو ہے کہ اگر پھیرو
تم حکومت پر یعنے تمکو حکومت ہو یا اگر اعراض کرو تم قرآن سے اور منہہ پھیراو فرمان سے ان تفسدوا فے
الارض وتقطعوا ارحامکم یہہ کہ فساد کرو بیچ زمین کے اور کاٹو ناتے اپنے تکبر کی جہت سے اولئک الذین لعنہم
اللہ فاصمہم واعمی ابصارھم یہہ لوگ مفسد اور معرض ہین جنکو لعنت کی ہے اللہ نے اور بہرا دیا انکو تاکہ
حق بات نہ سنین اور اندھا کر دیا آنکھون انکی کو تاکہ دلیلین عبرت اور قدرت کی نہ دیکھین افلا
یتدبرون القرآن کیا پس نہین فکر کرتے بیچ قرآن کے اور نہین دھیان کرتے پند اور وعظ اسکی پر کہ نافرمانی
سے بچین ام علی قلوب اقفالھا کیا اوپر دلونکے قفل ہین لنکے لکھا ہے کہ نعت حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی یہودون نے توریت مین دیکھی تھی بیقین کامل صحت نبوت پر آپ کے رکھتے تھے اور قبل بعثت سے
آپ کی صفت مین بیان کیا کرتے تھے اور آپ کے ظہور کی خبر دیتے تھے جب آپ مبعوث ہوئے اور مدینے
مین تشریف لائے آپ سے پھر گئے انکے حق مین یہہ آیت اتری ان الذین ارتدوا علی ادبارھم من بعد
ما تبین لھم الھدی الشیطن سول لھم تحقیق جو لوگ کہ پھر گئے اوپر پیٹھون اپنے کے یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
منکر ہوئے پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوی واسطے انکے ہدایت یعنے نبوت آپ کی ساتھ دلیلون روشن کے
شیطان نے زینت دلائی واسطے انکے انکار اور عناد کی واملی لھم اور ڈھیل دی اللہ نے واسطے انکے یہہ
عذاب کرنے مین جلدی نفرمائی کہ اور بھی گناہون مین غرق ہون ذلک بانھم قالوا للذین کرھوا ما
نزل اللہ یہہ ڈھیل دینا واسطے اسکے ہے کہ کہا تھا یہودونے واسطے ان لوگون کے کہ ناخوش رکھتے تھے اس
چیز کو کہ اتاری ہے اللہ نے قرآن اور احکام دین سے یعنے منافق حاصل یہہ ہے کہ یہودنے منافقون کو
کہا تھا مخفی سنطیعکم فی بعض الامر البتہ کہا مانینگے ہم تمہارا بیچ بعضے کامون کے یعنے مدد کرینگے ہم تمہاری
اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑوگے واللہ یعلم اسرارھم اور اللہ تعالی جانتا ہے آہستہ بات کرنی
انکی کو فکیف اذا توفتھم الملئکۃ یضربون وجوھھم وادبارھم پس کیونکر ہوگا حال انکا جب قبض کرینگے جان
انکی کو فرشتے مارتے ہونگے منہہ انکے کو کہ حق سے پھرایا تھا اور پیٹھین انکی کو کہ اہل حق کی طرف کئین ہین
ذلک بانھم اتبعوا ما اسخط اللہ یہہ قبض روح انکا اس خرابی سے سبب اسکے ہے کہ پیروی کی انھون
نے اس چیز کی کہ ناخوش کرتی ہے اللہ کو اور موجب غضب الہی کا ہوتی ہے جیسے چھپانا نعت اور

بیان حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مددگاری منافقون اور مت کون کی وکرھوا رضوانہ اور سبب
اسکے ہی کہ مکروہ رکھی رضامندی اللہ کی یعنے وہ عمل کہ بسبب رضائے الہی ہو جیسے اظہار نعت پیغمبر اور اقرار
نبوت اور فرمانبرداری حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فاحبط اعمالہم پس باطل کر ڈالے خدا نے عمل انکے
ام حسب الذین فی قلوبہم مرض ان لن یخرج اللہ اضغانہم کیا گمان کرتے ہین وہ لوگ کہ بیچ دلون
انکے بیماری ہے نفاق کی یہہ کہ ہرگز نہ نکالیگا اللہ یعنے نہ ظاہر کریگا اللہ کینے انکے کہ دلونمین چھپائے رکھتے
ہین پیغمبر اور مومنون سے ولو نشاء لاریناکہم فلعرفتہم بسیماہم اور اگر ہم چاہین البتہ دکھلاوین ہم تجھکو انکو نشانیان ظاہر
کرکے پس البتہ پہچان لیوے تو انکو ساتھ چہرے انکے کے علامت سے کہ نفاق پر انکے دلالت کرے ولتعرفنہم فی لحن القول
اور البتہ پہچان لیویگا تو انکو بیچ لحن بات کے واللہ یعلم اعمالکم اور اللہ جانتا ہے کامون تمھارے کو اور
مناسب اسکے جزا دیگا انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کہا بعد نزول اس آیت کے کوئی منافق
ایسا نتھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو نہ پہچانتے ساتھ چہرے اور بات اسکی کے بعضے مفسرین نے
انس بن مالک سے نقل کیا ہے کہ ایک گروہ مین نو شخص منافق تھے رات کو سوئے صبح کو جو اٹھے تو ہر ایک
کی پیشانی پر ہذا منافق لکھا ہے ولنبلونکم حتی نعلم المجاہدین منکم والصابرین ونبلوا اخبارکم
اور البتہ آزماوینگے ہم تمکو جہاد کا حکم کرکر یعنے معاملہ آزمانیوالونکا کرینگے تم سے یہانتک کہ ظاہر کر دیوینگے ہم جہاد کرنے
والون کو تم مین سے اور صبر کرنیوالون کو مشقت حرب پر اور آزماوینگے ہم خبرین تمھاری کو کہ ایمان مین کہتے ہو
بیچ جھوٹھ سب پر ظاہر ہو جاوے یہہ قرأت امام حفص کی ہے کہ تینون جگہہ نون پڑھا ہے اور اورون نے
بصیغہ غائب یعنے خدا آزماتا ہے تمکو تو کہ جانے مجاہدون کو تم مین سے اور صابرون کو اور آزماتا ہے خبرون تمھاری
کو ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یعنے یہود بنی قریظہ اور بنی نضیر
اور بند کیا انھون نے اپنی قوم کو راہ خدا کی سے کہ دین اسلام ہے وشاقوا الرسول من بعد ما تبین لہم الہدی
اور مخالفت کی رسول خدا کی پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوئی واسطے انکے راہ حق کی کہ توریت مین پڑھی اور جانی تھی
لن یضروا اللہ شیئا ہرگز نہ ضرر کرینگے خدا کو کچھ یعنے انکے کفر اور ضد سے کچھ دین خدا کو اور رسول خدا کو ضرر
ہوگا بلکہ اس ضرر انہین کو جلاد ہوگا وسیحبط اعمالہم اور جلد باطل کریگا اللہ ثواب عبادت اور عمل انکے کو
یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ای لوگو جو ایمان لائے ہو کہا مانو اللہ کا جو حکم فرماوے اور
کہا مانو رسول کا جو ارشاد کرے ولا تبطلوا اعمالکم اور مت باطل کرو عملون اپنے کو ساتھ ریا اور سمعہ کے یا کبر
ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ ثم ماتوا وہم کفار فلن یغفر اللہ لہم تحقیق وہ لوگ جو کافر
ہوئے اور بند کیا انھون نے لوگونکو راہ اللہ کی سے پھر مر گئے جنگ بدر مین اور حال انکا وہ کافر تھے پس ہرگز نہ بخشیگا

الغرض نزول اس آیت کا کفار بدر کی شان میں ہے اور حکم اسکا عام ہے جو کافر مرے فلا تہنوا وتدعوا
الی السلم پس سستی کرو تم ای مومنوں اور مت بلاؤ کافروں کو طرف صلح کے کہ اپنے صلح کا پیغام کرنا
نشانی ضعف اور ذلت تمہارے کی ہے وانتم الاعلون اور حال آنکہ تم غالب ہو واللہ معکم ولن
یترکم اعمالکم اور اللہ ساتھ تمہارے ہی مددگار ہیں اور ہرگز نہ چھین لیگا تم سے ثواب عملوں تمہارےکا
انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو سوا اسکے نہیں کہ زندگانی دنیا کی بازی ہے ناپائدار اور مشغولی ہے بے اعتبار
وان تؤمنوا وتتقوا یؤتکم اجورکم ولا یسئلکم اموالکم اور اگر ایمان لاؤ تم دل سے خدا اور رسول پر اور
پرہیزگاری کرو دیویگا تمکو ثواب تمہارا آخرت میں اور نہیں مانگیگا تم سے خدا عوض میں ثواب دینے کے سب
مال تمہارے کو ان یسئلکموھا فیحفکم تبخلوا اگر مانگے وہ تم سے سارے مال کو پس تنگ کرے تمکو یعنے کہے
کہ سب کو میری راہ میں دو بخیلی کرنے لگو تم اور ندود لکی چاہت سے ویخرج اضغانکم اور نکال دیگا خدا اور
ظاہر کردیگا مانگنے کے سبب یا تمہارے بخل کے سبب بدنیتیں تمہاری کو ھاانتم ھؤلاء تدعون لتنفقوا
فی سبیل اللہ خبردار ہو تم ای مخاطبو وہ لوگ ہو تم کہ پکارے جاتے ہو کہ خرچ کرو مال کو بیچ راہ خدا کے یعنے زکوٰۃ
دو یا اسباب جہاد کا تیار کرو فمنکم من یبخل پس بعضا تم میں سے وہ شخص ہے کہ بخیلی کرتا ہے ومن یبخل
فانما یبخل عن نفسہ اور جو کوئی بخیلی کرے نفقہ واجب کے دینے میں پس سوا اسکے نہیں کہ بخیلی کرتا ہے
جان اپنے سے کہ اسکو ثواب سے محروم رکھتا ہے واللہ الغنی وانتم الفقراء اور اللہ بے پروا ہے
تمہارے نفقے صدقے سے اور تم محتاج ہو اسکی نعمتیں لینے کے پس آج تم دنیا میں ایک دو اور اسکے عوض کل
آخرت میں دس لو کہ اسکا خزانا کرم کا کم نہوگا اور تم مراد کو پہنچوگے وان تتولوا اور اگر پھر جاؤ تم نفقہ واجب سے یا اسلام
اور قبول احکام سے یستبدل قوما غیرکم بدل کریگا ایک قوم غیر تمہاری یعنے تمہیں ہلاک کرکر اور قوم پیدا
کریگا ثم لا یکونوا امثالکم پھر نہوگی وہ قوم مانند تمہارے بلکہ حکم بردار پرہیزگار ہونگے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سے پوچھا کہ وہ پرہیزگار حکم بردار کون ہیں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آپ کے پاس بیٹھے تھے دست
مبارک انکی ران پر مار کر فرمایا کہ یہہ ہے اور قوم اسکی حدیث میں ہے کہ اگر دین معلق ہو ثریا تک سے البتہ
اسکو پارس والے اور لباب میں ہے کہ ابودردا رضی اللہ عنہ بعد قرات اس آیت کے کہتے تھے ابشروا یا بنی فروخ
مراد اس پارس والے ہیں اور فضائل حضرت سلمان کئی بہت احادیث صحیحہ میں وارد ہیں چنانچہ ایک
بڑی فضیلت انکی یہہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لاحق اہل بیت میں اپنے فرمایا ہے کہ سلمان
منا اہل البیت سمجھ لیجئے کہ اہل بیت تین قسم ہیں ایک اصل اہل بیت ہیں وہ ازواج مطہرات اور اولاد
آپ کی ہیں دوسرے داخل بیت میں وہ علی مرتضے اور حسنین ہیں تیسرے لاحق اہل بیت ہیں کہ بسبب کمال

یا پہلے فتح سے اور پیچھے فتح سے یا قبل نزول اس آیت کے اور بعد اسکے امام ابو اللیث نے کہا ہے کہ گناہ گذشتہ
خطا آدم اور حوا کی ہے اور گناہ آیندہ جرائم امت کی اسکو برکت سے آپکے بخشا اور اسکو شفاعت سے سلمی نے
کہا کہ ذنب آدم کی اضافت آپ کی طرف فرمائی کیونکہ وقت خطا آپ انکی صلب مین تھے اور گناہ امت کی بھی
اسناد آپکے طرف کی کہ پیشوا اور کاررواہین مثنوی ہم سراسر خطاکے سالک ہین آپ لیکن ہمارے مالک
ہین ہم سوالی ہین آپ ہین مولی کیون نہ اسناد ہوا دھر اولی وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ اور تمام کرے نعمت اپنی
اوپر تیرے ملک فتح کرکے یا دین اسلام بلند کر یا شفاعت تیری قبول فرماکر وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا اور دکھلاوے
تجھکو راہ سیدھی یعنے ثابت رکھے اسپر وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا اور مدد کرے تجھکو اللہ تعالی مدد غالب جبکہ
لیجئے کہ صلح حدیبیہ مین صحابہ متردد تھے حق تعالی اترا اور کیا کہ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ
وہی ہے جس نے اتاری تسکین بیچ دلون ایمان والون کے لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ توکہ بڑھہ جاوین
ایمان مین ساتھ ایمان اپنے کے یعنے اصول دین پر ایمان رکھتے ہین فروع شرع پر اور زیادہ کرین وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہین لشکر آسمانون کے کہ فرشتے ہین اور زمین کے کہ مسلمان ہین جہاد کرنیوالے
پس اے مومنو جہاد کرو اور اسکی مدد پر بےغم رہو کہ جسکے حکم مین لشکر آسمان زمین کا ہے وہ اپنے دوستون کو
غلبے اعدا مین عاجز کرکے نہین چھوڑیگا فرد رافت طلب کر اسکی نصرت کہ جسکی قدرت پشہ کو صفدری دے
ذرہ کو پہلوانی وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا اور ہے اللہ جاننے والا مصلحت خلق کی حکمت والا سب کام اسکے
حکمت کے ساتھ ہین انہین سے یہہ ہے کہ تسکین قلوب مومنین مین ڈالے لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ توکہ داخل کرے ایمان والون کو اور ایمان والیونکو
رسوخ دین اور ثبات عقیدے کی برکت سے بہشتون مین کہ چلتے ہین نیچے محلون یا درختون انکے کے نہرین ہمیشہ
رہنے والے ہین بیچ اسکے اور توکہ دور کرے انسے برائیان انکی پہلے بہشت مین پہچانے سے کہ ناپاک صاف ہوکر
روضہ رضوان مین خرامان ہون وَكَانَ ذَٰلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا اور ہے یہہ وعدہ انکو نزدیک اللہ کے
یعنے بحکم خدا مراد پانا بڑا کہ غم سے چھوٹنا مقصود سے ملنا ہے وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ اور توکہ عذاب کرے نفاق
والون اور نفاق والیون کو اہل مدینے سے وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ اور شرک کرنیوالون کو اور شرک کرنے
والیونکو اہل مکہ سے الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ گمان کرنیوالے ساتھ اللہ کے گمان برا مشرکون مین بنی اسد اور
غطفان اور بعضے منافق گمان کرتے تھے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کو جاتے ہین وہان سے سلامت مدینے کو
نہین آنیکے اور لشکر بھی انکا تباہ ہوجاویگا جب آپ عافیت سے مدینہ مین تشریف لائے حق تعالی نے فرمایا عَلَيْهِمْ
دَائِرَةُ السَّوْءِ اوپر ان گمان کرنیوالون کے ہی گردش برائی کی یعنی مغلوب ہونگے وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ

وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ اور غصے ہوا اللہ اوپر انکے اور دور کیا اپنی رحمت سے انکو اور تیار کیا ہے واسطے انکے دوزخ وَسَاءَتْ
مَصِيرًا اور بری ہے جگہہ پھر جانیکی دوزخ وَلِلّٰهِ جُنُودُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے لشکر آسمانوں
اور زمین کا تکرار اس آیت کی واسطے وعدے مومنوں کے ہے کہ حضرت حق پر امید رکھیں اور وعید منافقوں کو
کی ہے کہ عذاب الہی سے ڈرتے رہیں وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا اور ہے اللہ غالب اپنے حکم میں باحکمت والا
اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا تحقیق بھیجا ہمنے تجھکو گواہی دینے والا اوپر قول اور فعل امت اپنی کے اور خوشخبری
دینے والا انکو جنکے دلوں پر سکینہ القا کی اور ڈرانیوالا انکو جنھوں نے گمان بد کیا پس تو امت کو کہہ دے کہ پیغمبر فرستادہ دینا
اور خوف دلانا اسواسطے ہے لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ تو کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے وَتُعَزِّرُوهُ
وَتُوَقِّرُوهُ اور قوت دو دین اسکے کو اور بڑا جانو حکم اسکو وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا اور تسبیح کرو اللہ کو یا نماز
پڑھو واسطے اسکے صبح اور شام بعضوں نے کہا ہے کہ ضمیر تعزروہ اور توقروہ کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے راجع ہے یعنے نصرت دو انکو اور تعظیم انکی بجالاؤ صبح شام کہ فی الحقیقت تعظیم الہی ہے کیونکہ اسیکے امر سے ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہیں تجھسے سوا اسکے نہیں کہ بیعت
کرتے ہیں اللہ سے کیونکہ مقصود بیعت سے اللہ اور رضائے اللہ ہی مراد اس سے بیعت الرضوان ہے کہ حدیبیہ میں واقع
ہوئی قصہ اسکا آگے آویگا اور صوفی کہتے ہیں کہ یہہ بیان مقام جمع کا ہے حق تعالی نے تصریح اسکی سوا اس اشرف
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کے نہیں فرمائی اور اسی مقام کی وہ بات ہے کہ فرمایا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ فرد جسنے کی ہے بیعت انسے اسنے خدا سے بیعت کی رافت اسمیں خوض کی چاہیے سوچ تو کیا
ہے اشارت کی يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ہاتھ اللہ کا ہے اوپر ہاتھوں انکے کے ہے جنھوں کہ بیعت کی پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وہ مطلع ہے انکی مبایعت پر پس جزا دیگا انکو اسپر معالم میں لکھا ہے کہ وقت
بیعت کے ہاتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پکڑتے تھے اور ید اللہ اوپر ہاتھوں انکے کے تھا مبایعت میں
فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ پس جسنے عہد توڑا پس سوا اسکے نہیں کہ اسنے عہد توڑا اوپر جان اپنی کے
کہ ضرر اسکا اسیکو پہنچتا ہے سمجھ لیجیے کہ تین چیزیں راجع طرف صاحب اپنے کے ہوتی ہیں ایک مکر کہ وَلَا
يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ دوسرے ستم کہ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تیسری نقض عہد فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا
يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا اور جسنے وفا کی ساتھ اس چیز کے کہ عہد کیا ہے اوپر
آخرت کے کہ بہشت ہی لکھا ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ کو بنیت عمرہ چلے تھے تو بعضے
قبائل عرب کو دہات کے جیسے اسلم اور مزینہ اور جہینہ اور غفار اور اشجع فرمایا تھا کہ اس سفر میں ہمراہ ہوں
وہ جنگ قریش سے ڈر کر کنارہ کش ہوئے تھے انکا حال حضرت ذو الجلال اپنے محبوب کو ارشاد کرتا ہے کہ

جب تو مدینے مین پہنچیگا سَیَقُوْلُ لَکَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا شتاب کہینگے
واسطے تیرے پیچھے چھوڑے گئے رہے ہوئے بادیہ والون سے یعنے وہ قبائل کہ پیچھے مذکور ہوئے عذر لاوینگے
کہ مشغول کیا تھا ہمکو مالون ہمارے نے کہ کوئی غمخوار نہ تھا اگر چھوڑ جاتے ضایع ہو جاتا اور جوروون اور فرزندون
ہمارے نے کہ ہم جاتے تو وہ تباہ ہو جاتے پس بخشش مانگ واسطے ہمارے اسپر کہ ہم یہان رہ گئے اور اپکے
ساتھی نہ بنے یَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ کہتے ہین ساتھ زبانون اپنی کے وہ چیز کہ نہین
بیچ دلون انکے کے یعنے یہہ عذر اور استغفار زبان سے کرتے ہین دل سے غافل ہین قُلْ فَمَنْ یَّمْلِكُ لَكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا کہہ جواب مین انکے پس کون مالک ہوگا واسطے تمہارے
یعنے منع کریگا تم سے سوا حکم خدا تعالی کے اس چیز کو کہ ارادہ کریگا اللہ ساتھ تمہارے ضرر کا یا ارادہ کرے ساتھ
تمہارے نفع کا بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا بلکہ ہے اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار جانتا ہے
جو قصد تمہارا تخلف مین تھا یہا مال اور فرزند کا کر رہ گئے تھے انکے سبب سے نہین رکے تھے بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
اِلٰۤى اَهْلِیْهِمْ اَبَدًا بلکہ گمان کیا تھا تمنے یہہ کہ ہرگز نہ پھر اوینگے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان طرف
لوگون اپنے کے کبھی بلکہ سب کون کے ہاتھ سے مارے جاوینگے وَزُیِّنَ ذٰلِكَ فِیْ قُلُوْبِكُمْ اور زینت دیا گیا
یہہ گمان یعنے شیطان نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کا مارے جانا ٹھہرادیا بیچ دلون تمہارے کے
وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ اور گمان کیا تھا تمنے گمان برا کہ دین اللہ کا باطل ہو اور ملت اسلام کی برہم ہو وَكُنْتُمْ
قَوْمًا بُوْرًا اور تھے تم سبب اس گمان کے قوم ہلاک ہونیوالی کہ نیت بد اور عقیدہ فاسد رکھتے ہو وَمَنْ
لَّمْ یُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَعِیْرًا اور جو کوئی نہین ایمان لایا دل سے ساتھ اللہ کے
اور رسول اسکے کے پس تحقیق ہمنے تیار کیا ہے واسطے کافرونکے دوزخ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور
واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ
بخشتا ہے بڑی گناہ واسطے جسکے چاہتا ہے اور عذاب کرتا ہے ساتھ چھوٹی گناہ کے جسے چاہتا ہے وَكَانَ اللّٰهُ
غَفُوْرًا رَّحِیْمًا اور ہے اللہ بخشنے والا توبہ کرنیوالون کو مہربان انپر سَیَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ
اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ شتاب کہینگے پیچھے رہے ہوئے یعنے وہ لوگ جو حدیبیہ مین
نہین گئے تھے بہانہ کرکر رہ گئے تھے جب چلوگے تم طرف غنیمتون کے کہ فتح خیبر مین ہاتھ لگینگے چھوڑ دو
ہمکو کہ پیروی کرینگے ہم تمہاری اس سفر مین لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ مین چھٹے برس
ہجرت سے حدیبیہ سے تشریف لائے اور محرم مین ساتوین سال ہجرت سے غزوہ خیبر کی تیاری کی حکم ہوا کہ جو حدیبیہ
مین حاضر تھا وہی اس سفر مین بھی ساتھ جائے نہ اور قبائل مخلفین جو حدیبیہ کو نہین گئے تھے کہنے لگے کہ

ہمین چھوڑ دو تاکہ ہم موافقت کرین تمھاری اور پیغمبر کو چلین ہمراہ یریدون ان یبدلوا کلام اللہ ارادہ کرتے ہین
وہ قبائل جو حدیبیہ کو نہین گئے تھے یہہ کہ بدل ڈالین کلام اللہ کا کہ اُسنے فرمایا ہے غیر اہل حدیبیہ اس حرب
مین نجاوین قل لن تتبعونا کذالکم قال اللہ من قبل کہہ کہ ہرگز نہ پیروی کروگے تم ہماری یہہ نفی بمعنی نہی ہے
یعنے ہماری پیروی نکرو اور ہمارے ساتھہ نہ چلو اسیطرح کہا ہے اللہ تعالی نے پہلے تیاری تمھاری سے
یا پہلے آنے ہمارے سے مدینے مین فسیقولون بل تحسدوننا پس شتاب کہینگے وہ خدانے یہہ حکم نہین کیا
بلکہ حسد کرتے ہو تم ہمپر تاکہ غنیمت مین تمھارے شریک ہوون ہم اور یہہ بات نہین ہے جو یہہ کہتے ہین
بل کانوا لایفقہون الا قلیلا بلکہ وہ ہین کہ نہین سمجھتے ہین مگر تھوڑا قل للمخلفین من الاعراب ستدعون
الی قوم اولی بأس شدید کہہ واسطے پیچھے رہنے ہونیکے اہل بادیہ سے شتاب بلائے جاؤگے تم طرف جنگ قوم کے
سخت لڑائی والون کے کہ اہل یمامہ ہین مسیلمہ کذاب کے متابعت والون مین سے یا قبائل عرب ہین کہ مرتد
ہوگئے ہین بعد وفات پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے یا ہوازن اور غطفان ہین کہ حیات مین آپکے وادی حنین
مین حرب کیا بعضون نے کہا ہے مراد اہل فارس اور روم ہین فارس کہ ہمت سے زبردست سلطنت ہی
حضرت عمر اور عثمان رض کے وقت مین وہ ملک فتح ہوا اور کچھ لوگ بن لڑے بھی مسلمان ہوے وہان سے غنیمت
بہت آئی حاصل یہہ ہے کہ تم بلائے جاؤگے طرف جنگ قوم سخت لڑائی والون کے کہ تقاتلونہم او
یسلمون لڑوگے تم انسے یا وہ مسلمان ہوجاوینگے فان تطیعوا یؤتکم اللہ اجرا حسنا پس اگر کہا مانو
تم بلانے والیکا اپنی طرف واسطے لڑائی اس گروہ کی دیویگا تمکو اللہ تعالی ثواب اچھا کہ غنیمت ہی دنیا مین اور
جنت ہے عقبی مین وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما اور اگر پھرجاؤ تم اور بلانیوالے کو پشت
دو جیسے پھر گئے تھے تم پہلے اس سے سفر حدیبیہ مین عذاب کریگا خدا انکو عذاب درد دینے والا [illegible]
کہ جب متخلفون پر یہہ وعید آیا عاجز اور ضعیف مسلمان ڈرے کہ ہم عجز اور ضعف کے سبب سے جہاد کو نہین جا
سکتے کیا حال ہوگا ہمارا حال کیا ہو حق تعالی نے یہہ آیت اُتاری کہ لیس علی الاعمی حرج ولا علی الاعرج حرج
ولا علی المریض حرج نہین ہے اوپر اندھے کے گناہ اگر جہاد کو نجاوے اور اوپر لنگڑے کے گناہ اور نہ اوپر بیمار کے گناہ کیونکہ
یہہ معذور ہین ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنات تجری من تحتہا الانہار اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی
اور رسول اسکے کی جہاد وغیرہ مین داخل کریگا خدا اسکو بہشتون مین کہ ہمیشہ چلتے ہین نیچے مکانون انکے سے نہرین
ومن یتول یعذبہ عذابا الیما اور جو کوئی پھر جاویگا فرمان خدا اور رسول کے سے عذاب کریگا اسکو خدا عذاب
درد دینے والا کہ ہرگز منقطع نہوگا لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ مین نزول فرماکر خراش ابن امیہ
کو مکے کو بھیجا کہ وہان لوگون کو جتاوے کہ آپ عمرے کے واسطے تشریف لائے ہین ارادہ حرب کا نہین رکھتے

سو مکے

مکے والون نے نہ خراش کو آنے دیا نہ اسکی بات سنی آپ نے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا یہہ وہان گئے
اُنکے قتل ہونیکی خبر جھوٹھی مشہور ہوئی آپ نے اصحاب کو بلایا بقول اصح وہ پندرہ سو بیس تھے کیکر کے
درخت کے تلے بیٹھ کر اُنسے بیعت کی اس بات پر کہ قریش سے لڑین اور نہ بھاگین اگرچہ مارے جاوین کشاف
مین ہے کہ حضرت کیکر نیچے بیٹھے تھے ایک شاخ اُسکی آپکے پشت مبارک پر لٹکی عبد اللہ مغفل رضی اللہ
عنہ کہتے ہین مین کھڑا تھا اُس شاخ کو اُٹھائے ہوئے اور صحابہ بیعت مرگ اور قتل پر کرتے تھے کہ ہرگز نہین
بھاگینگے حضرت نے فرمایا کہ آج تم بہترین اہل زمین ہو معالم التنزیل مین جابر رضی اللہ عنہ سے منقول
ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ مین کوئی ایک نہین جاویگا اُن مین سے کہ درخت کے
نیچے بیعت کی ہے اور یہی بیعت رضوان ہے کہ حق تعالی راضی ہوا ہے چنانکہ فرمایا ہے لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ تعالی مسلمانون سے جسوقت
کہ بیعت کرتے تھے تجھسے نیچے درخت کیکر کے میدان حدیبیہ مین قریب مکے کے ہے فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ
السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا پس جانا جو کچھ بیچ دلون اُنکے کے تھا اخلاص اور وفا اور صدق
اور صفا پس اُتاری تسکین اوپر اُنکے اور ثواب دیا اُنکو فتح نزدیک کہ فتح خیبر ہے یا فتح مکہ یا ہجرت وَ
مَغَانِمَ كَثِيْرَةً اور دوسری جزا دی اُنکو فضل اپنے سے لوٹین بہت یعنے خیبر سے يَاْخُذُوْنَهَا لیوین
اُسکو فضل خدا سے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا اور ہے اللہ غالب اور غلبہ دینے والا دوستون کو حکم
کرنیوالا مغلوب ہونے پر دشمنون کے وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا وعدہ کیا ہے تمکو
اللہ نے ای اُمت والو غنیمتون بہت کا فارس اور روم کے اور اور ملکون کی لوگے اُسکو قیامت تک
فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ پس شتاب دی تمکو یہہ لوٹ خیبر کی وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ اور بند کئے ہاتھ
لوگون کے یعنے اہل خیبر کے اور حلفا اُنکے کہ بنی اسد اور غطفان تھے تم سے کہ حلفاء یہود ڈر کر جنگ کو نہ
آئے تم سلامت رہے وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اور توکہ ہووے وہ غنیمت نشانی واسطے ایمان کے اور صدق
قول پیغمبر کے فتح خیبر پر اور قول حق کے وعدہ غنایم پر وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا اور دکھلاوے تمکو راہ
سیدھی کہ راہ توکل ہے فرد واقعات دہر کو اُسکے رضا پر چھوڑ دے کام سب اپنے تو ای رافت خدا پر
چھوڑ دے سمجھ لیجئے کہ حدیبیہ سے آکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بموجب وعدہ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا
کے حرب خیبر یان کی تیاری کی ایک ہزار چار سو آدمیون سے نکل کر چلے صبح کو اُنکے قلعون کے نزدیک
پہنچے وہ لیئے ہل اور پھاوڑے لیکر باغ اور کھیتون کی طرف نکلے تھے جونہین لشکر اسلام کو دیکھا قسم
کھا کر کہنے لگے کہ محمد کا لشکر آن پہنچا اور اپنے قلعون کو بھاگنے لگے حضرت نے فرمایا اللہ اکبر خربت خیبر

انا اذا نزلنا بساحت قوم فساء صباح المنذرین بعد مسلمانون نے انکو گھیر لیا پہلے اہل نطاۃ سے جنگ
کیا وہ قلعہ لیکر قلعہ شق فتح کیا بعضون کہا ہے کہ خیبر قلعون مین سے اول قلعہ ناعم فتح ہوا پھر نطاۃ اور
شق پھر یہود صعب بن معاذ کے قلعے مین متحصن ہوئے بہت لڑائی سے وہ فتح ہوا وہان سے
اسباب بہت مسلمانون کے ہاتھ لگا پھر قلعہ قموص کو گھیرا وہ قلعہ بہت محکم تھا اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو درد سر تھا سوار نہین ہو سکتے تھے بہت جنگ ہوا آخر حضرت مرتضی علی رض نے فتح کیا
مرحب خیبری کو مارا غنیمت بہت ملی وہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برہ بریان زہر آلودہ دیا وہ
بھونا ہوا بول اٹھا کہ آپ مجھین سے مت کھاؤ مجھے زہر آلودہ کیا ہے فرد تو الہ معجزہ خوان سے تو اگر
چاہے تو بات برہ بریان کی ما حضر ہے سن واخری لم تقدروا علیها قد احاط الله بها اور وعدہ کیا
ہے خدا نے تمکو اور غنیمتونکا یا اور شہرونکے فتح ہونیکا کہ ابھی نہین قادر ہوے تم اوپر انکے اور نہین
جانتے تم انکو تحقیق گھیر لیا ہے علم خدا نے اسکو وہ غنائم فارس اور روم کی ہین مجاہد نے کہا ہے
کہ قیامت تک جو فتح اس امت کو میسر ہوگی وہ سب اسمین داخل ہے وکان الله علی کل شیء
قدیرا اور ہے اللہ تعالی اوپر ہر چیز کے فتح کرنے پر غنیمت دینے پر قادر ولو قاتلکم الذین کفروا لولوا
الادبار اور اگر لڑتے تم سے حدیبیہ مین وہ لوگ جو کافر ہوئے مکے والون مین سے اور صلح نکرتے
البتہ پھیر لیتے پیٹھون کو اور شکست کھاتے ثم لا یجدون ولیا ولا نصیرا پھر نہ پاتے کوئی دوست اور
نہ یاری دینے والا سنة الله التی قد خلت من قبل عادت اللہ کی ہے جو تحقیق گذری ہے
پہلے اس سے اور امتون ہین کہ سب انبیا انپر غالب ہوے ہین ولن تجد لسنة الله تبدیلا اور
ہرگز نہ پاویگا تو واسطے عادت اللہ کے بدل جانا نہ اسے تغیر ہے نہ تبدل اسے وقوف ہے کہ اسکو
پھراوے اور کسکو قدرت ہے کہ نوشتہ ازلی کو مٹاوے لکھا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حدیبیہ مین تھے تو اسی آدمی اہل مکے سے صبح کے وقت جبل تنعیم سے صحابہ پر شب خون مارنے کو
اترے مسلمانون نے غلبہ کر کر پکڑ لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین آزاد کر دیا یہ آیت
اتری کہ وهو الذی کف ایدیهم عنکم وایدیکم عنهم ببطن مکة من بعد ان اظفرکم علیهم اور وہ ہے
خدا جن نے کرم سے بند کئے ہاتھ کفار مکے کے تم سے کہ صلح کرلے اور باز رکھے ہاتھ تمہارے انسے بیچ سرحد مکے
کے یعنے حدیبیہ کے پیچھے اسکے کہ غالب کیا تمکو اوپر انکے مراد اس سے وہ اسی شخص ہین کہ شب خون مارنے
کو پہاڑ سے اترے تھے وکان الله بما تعملون بصیرا اور ہے اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم قتال
کفار سے واسطے رضائے الہی کے یا رہائی سے انکے واسطے تعظیم حرم شریف کے دیکھنے والا جزا اسکی تمہین دیگا

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ط وہی لوگ
ہین جو کافر ہوئے اور بند کیا انھون نے تمکو طواف مسجد حرام سے اور منع کیا اسکو بھی کہ قربانی کو لائے تھے
در انحال کہ رد کئے ہوئے تھے اس بات سے کہ پہنچے جگہہ حلال ہونے اپنے کو کہ منا ہے حاصل یہہ ہے کہ کفار مکہ
نے عمرے سے منع کیا تمکو اور قربانی کو منامین پہنچنے ان حرکتون سے لائق قتل کے ہین لیکن امسال نہو مومنون
کے سبب کہ مکے مین ہین انکے قتل سے تمکو منع کرتے ہین ہم وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ
لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اور اگر نہوتے مرد مسلمان اور عورتین مسلمانیان کہ نہین جانتے تم انکو یعنی مرد اور عورتین تھین
کہ ایمان اپنا چھپائے رکھتے تھے سو حق تعالی نے فرمایا کہ تم انکو نہین جانتے ہو کیونکہ بہت کون ہین ملے چلے ہین
اور خطرہ ہے اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ یہہ کہ کچل والو تم انکو وقت قتال کے پس پہنچ
جاوے تمکو ان سے یعنے انکے ہلاک ہونے کے سبب ایذا یعنے غم کہ مسلمان مارے گئے یا کفارت اور دیت
دینے پڑی بے خبری سے یعنے بے خبری مین انکو مارو اسواسطے قتل مکہ سے منع کیا ہمنے تمکو اور انکی اسواسطے نگاہ
داشت کی لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ تو کہ داخل کرے اللہ بیچ رحمت اپنی کے جسے چاہے رحمت دین
اسلام ہے یا توفیق زیادتی حسنات لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اگر جدا ہو جاتے
وہ مسلمان کافرون سے اور مکے مین نہوتے البتہ عذاب کرتے ہم ان لوگون کو جو کافر ہوئے اہل مکہ سے عذاب
درد دینے والا آخرت مین اور دنیا مین قتل اور قید کا اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ
یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کیا ان لوگون نے جو کافر ہوئے بیچ دلون اپنے کے تعصب جاہلیت
کا کہ بندے کو حکم مولی سے باز رکھے یعنے آپسمین کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور انکے ساتھیونکو مکے مین نچھوڑین
کیونکہ بدر اور احد مین ہمارے بھائیون کو قتل کیا ہے جب یہہ تعصب کیا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ پس اتاری اللہ نے تسکین اپنی اوپر رسول اپنے کے اور اوپر مومنون کے تا کہ مقاتلہ نکیا صلح پر
راضی ہو کر معاودت کی اور سہیل بن عمرو نے کہ باعث صلح نامے کا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے ندیا اور نہ راضی
ہوا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھین حق تعالی نے فرمایا ہے وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ
بِهَا وَاَهْلَهَا اور ثابت رکھا اللہ نے مسلمانون کو اوپر کلمہ تقوی کے کہ کلمہ توحید ہے یا بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ہے
یا محمد رسول اللہ ہے صلعم اور تھے مسلمان سزاوار تر ساتھہ اس کلمے کے اور لائق اسکے وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمًا اور ہے اللہ تعالی ساتھہ ہر چیز کے دانا بعد پھرنے کے حدیبیہ سے بعضے صحابہ نے کہا کہ تعبیر خواب رسالت
مآب کی راست نہوی کہ طواف خانہ کعبہ ہمنے نکیا یہہ آیت اتری لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ البتہ
تحقیق سچ دکھلایا اللہ تعالی نے رسول اپنے کو خواب ساتھہ حق کے لیکن اس برس ٹھہرو اگلے سال سے لَتَدْخُلُنَّ

المسجد الحرام البتہ داخل ہوگے تم مسجد حرام میں ان شاء اللہ آمنین محلقین رءوسکم اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے
امن سے مونڈاتے ہوئے سروں اپنے کو ومقصرین لا تخافون اور کترواتے ہوئے نہ ڈرتے ہوئے کسی سے
یعنی بعضے سر منڈاوینگے بعضے کترواوینگے امن چین سے خانہ کعبے میں داخل ہوینگے کسیکا ڈر خوف نہوگا فعلم ما لم
تعلموا فجعل من دون ذلک فتحا قریبا پس جانا اللہ نے جو کچھ نجانا تمنے سبب تاخیر عمرے کا پس کیا واسطے
تمہارے آگے دخول مسجد حرام کے کہ واسطے قضا عمرے کے جاؤ فتح نزدیک کہ فتح خیبر ہے توکہ غم سے عمرے قضا کے خالی
ہو کر اہل اسلام کے دل فتح سے خوش ہوویں ہو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی
الدین کلہ ط وہ ہے اللہ جس نے بھیجا پیغمبر اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ساتھ راہ دکھلانے خلق کے
یا بیان کرنے احکام کے اور دین حق کے کہ اسلام ہے توکہ غالب کرے اس دین اسلام کو اوپر دین سارے کے یعنے
سب دینوں پر اگر دین حق ہو تو اُسے منسوخ کر دے اور اگر باطل ہو تو زائل کر دے بعضوں نے کہا ہے کہ یہ بات
وقت نزول عیسیٰ علیہ السلام کے ہوگی کہ سب دین جا کر ایک دین اسلام رہ جاویگا وکفی باللہ شہیدا اور
کفایت ہے اللہ گواہ اوپر نبوت تیری کے سہیل کے کہنے پر ملال خاطر خاطر پر نہ لا کہ کہتا تھا محمد بن عبد اللہ کہہ
کلام صدق التیام پیرائش کہ فرماتا ہوں میں محمد رسول اللہ محمد بھیجا گیا اللہ کا ہے ساتھ حق کے والذین
معہ اشداء علی الکفار اور جو لوگ کہ ساتھ اسکے ہیں سخت ہیں اوپر کافروں کے رحماء بینہم تریٰہم رکعا
سجدا مہربان ہیں آپس میں درمیان ایک دوسرے کے دیکھتا ہے تو انکو رکوع کرنیوالے سجدہ کرنیوالے یعنے اکثر
اوقات نماز میں مشغول رہتے ہیں یہہ مناقب صحابہ کے ہیں لیکن خاص اشارہ چاروں یاروں کی طرف ہے والذین
معہ مدح صدیق ہے کہ رفیق غار تھے اور اشداء علی الکفار صفت فاروق ہے کہ سختی انکی اہل شرک اور نفاق
پر اظہر من الشمس ہے اور رحماء بینہم نعت ذی النورین ہے کہ رحم اور حیا اور حلم اور وفا انکی مشہور و معروف ہے
اور رکعا سجدا بیان حال علی مرتضیٰ ہے کہ طاعت عبادت انکی کمال تھی رضی اللہ عنہم اجمعین یبتغون فضلا
من اللہ ورضوانا چاہتے ہیں یہہ اکابر فضل اللہ سے یعنے زیادتی ثواب کی اور رضامندی خدا کے جناب کی
سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود علامتیں انکی بیچ مونہوں انکے کے ظاہر ہیں اثر سجدوں کے سے فرو
نورانی چہرہ کیونکہ ہوئے نماز سے راضی وہ بے نیاز ہے دلکے نیاز سے ذلک مثلہم فی التوریۃ یہہ جو مذکور
ہوئی صفت ہے انکی بیچ توریت کے کہ کتاب موسیٰ ہے ومثلہم فی الانجیل اور صفت ہے انکی بیچ انجیل کے کہ
کتاب عیسیٰ ہے یا صفت انکی توریت اور انجیل میں کزرع اخرج شطأہ مانند کھیتی کے ہے کہ پہلے نکالے شاخ اپنی کو
فآزرہ پس قوی کرے اسکو فاستغلظ فاستوی علیٰ سوقہ پس موٹی ہو جاوے پس کھڑی ہو جاوے
اوپر جڑ اپنی کے یعنے دانے سے پہلے گیا نکلے پھر رفتہ رفتہ درخت ہو جاوے یعجب الزراع خوش لگے اور

تعجب میں لائے کھیتی کرنیوالوں کو قوت اور سٹا یا اور خوبی اسکی یہہ مثل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی ہے
کہ اول اسلام ضعیف تھا پھر ہوتے ہوتے قوت پکڑ گیا اور سبب تعجب کا ایک عالم کے ہوا حق تعالی نے یہہ تمثیل فرمائی
لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ تو کہ غصے میں لاوے اللہ سبب ان مسلمانوں کے کافروں کو یا تو کہ غصہ پکڑیں ساتھہ صحابہ کے
کافر امام قشیری نے کہا کہ یہہ آیت صحابہ کی ثنا میں ہے پس جو کوئی انسے دشمنی رکھے اور غصے ہو کفار میں داخل ہوگا
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيمًا وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں
کو جو ایمان لائے ہیں اور عمل کئے اچھے انہیں سے یعنے اول سے آخر بخشش اور ثواب بڑا سورۂ حجرات مدنی ہے
اٹھارہ آیتیں ہیں سو تینتالیس کلمے ایک ہزار چار سو ستہتر حرف ہیں فواصل اسکی مرہین اور ربط اسکا ساتھہ
سورہ فتح کے یہہ ہے کہ ختم اسکا ساتھہ ذکر ترقی مومنین کے اور وعدے مغفرت انکے کے اور وعدہ قوت پکڑنے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور غالب ہونے اسلام کے تھا افتتاح اسکا بیچ رعایت اداب نبوی کے اور نہی تقدم سے بیچ افعال اور اقوال مصطفوی کے ہوا

سورۃ الحجرات مدنیۃ وہی ثمان عشرۃ آیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت آگے بڑھو بات میں
آگے قول خدا اور رسول خدا سے یعنے حضرت کی بات کے پہلے بات نکرو یا جلدی اور بہی میں مت پہلے حضرت سے
یا معنوں میں اور تاویل میں کتاب اور سنت کے پیش دستی مت کرو پیغمبر سے کہ وہ بڑے جاننے والے
ہیں اسکے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے بڑھنے میں پیغمبر سے قول و فعل میں اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ تحقیق
اللہ سننے والا ہے بات تمہاری جاننے والا ہے کام تمہارے يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَرْفَعُوٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ
صَوْتِ النَّبِيِّ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بلند کرو آواز وں اپنے کو اوپر آواز نبی کے کیونکہ بے ادبی ہے
وَلَا تَجْهَرُوا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اور مت آواز بلند کرو واسطے اسکے بیچ بولنے کے یعنے آواز بلند سے
پیغمبر کو مت پکارو جیسے بلند آواز سے پکارتے ہیں بعض تمہارے واسطے بعض کے بلکہ آواز اپنی پست کرو کہ مقتضائے
ادب ہے اور بعضوں کہا ہے کہ نام اور کنیت سے آپ کو مت پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو
بلکہ یا رسول اللہ اور یا نبی اللہ اور یا حبیب اللہ کہو اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ تاکہ نہ کھوئے جاویں
عمل تمہارے بے ادبی کے سبب سے اور تم نہ سمجھتے ہو کہ عمل جاتے رہے ترک ادب سے **فرد** راقم یہہ سچ ہے قول
بزرگان باصفا مردود باب تارک آداب ہے سدا سچ ہے کہ **فرد** رہ عشق میں عجز سے رکھئے گام ادب ہے
ادب بس طریقت تمام لکھا ہے کہ ثابت بن قیس رض بلند آواز تھے مجلس نبوی میں پکار پکار کر باتیں کیا
کرتے تھے بعد نزول اس آیت کے اپنے گھر بیٹھہ رہے اور گریہ و زاری کرنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
سنکر بلوایا اور فرمایا کہ اے ثابت کیا حال ہے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں گرانی گوش رکھتا ہوں

آپ کے حضور مین بلند آواز سے کلام کرتا ہون ڈرتا ہون کہ عمل میرے حبط ہو جاوین آپنے فرمایا کہ تو راضی نہین کہ
جئے خیر سے اور مرے خیر سے یعنے شہید ہو اور تو اہل بہشت سے ہے عرض کیا کہ خوش ہوا مین اس بشارت
سے ہرگز آواز آپ کے حضور مین بلند نکرونگا یہہ آیت نازل ہوی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى تحقیق وہ لوگ کہ نیچا کرتے ہین آوازون اپنے کو نزدیک رسول خدا کے
اور آہستہ ادب سے باتین کرتے ہین وہ لوگ ہین وہ جو آزمایا ہے خدا نے دلون انکے کو واسطے پرہیزگاری کے محققون
نے کہا ہے کہ آزمانے کی معنی پاک کرنے کی ہین یعنے پاک کیا ہے انکے دلون کو نہ قبول تقوی کے لئے جیسے طلائی کو
گھر امین رکھکر میل جلاکر خالص کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ زر آزمایا ہوا ہے **فرد** بوتے تین امتحان کرم کے گلائے
عشق ہون کرم کے مجھے بے غش بنائے ہے لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ واسطے اس گروہ پاکیزہ ومون کے ہے بخشش
گناہون کی اور ثواب بڑا لکھا ہے کہ بنی تمیم اپنے قیدی چھڑانے کو مدینے مین آئے دوپہر کے وقت حضرت آرام
فرماتے تھے وہ ہر ایک حجرہ شریفہ کے باہر کھڑے ہوکر پکارنے لگے کہ ای محمد باہر نکل ہمارے اسیرون کی
رہائی کرو یہہ کلام انکا بے ادبانہ تھا بے ادبی کی کسی کی زبانی کہلا بھجتا تھا یا ٹھہر جاتا تھا کہ آپ برآمد ہوتے تب
عرض کرتے آخر آپ بیدار ہوکر باہر رونق افزا ہوئے اور انکا فیصلہ کر دیا آدھونکا فدیہ لیا اور آدھون کو آزاد
کیا یہہ آیت اتری اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ پکارتے ہین تجھکو
باہر سے حجرون کے اکثر انکے نہین عقل رکھتے اور ادب نہین جانتے وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ
خَیْرًا لَّهُمْ اور اگر تحقیق وہ صبر کرتے یہان تک کہ نکلے تو طرف انکے البتہ ہوتا بہتر واسطے انکے کہ تمام قیدیون کو
آزاد کر دیتا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور خدا بخشنے والا ہے اسکو جو توبہ کرے بے ادبی سے مہربان ہے ادب کرنے
والون پر **قطعہ** رافت آداب سے سر دار کھہ کام کہ ادب ہے طریق اہل کرام با ادب با نصیب ہر جا ہی بے ادب
بے نصیب رہتا ہی جاذب رحمت خدا ہے ادب متضمن ہے اسمین بخشش رب نکتہ یہہ کیا عجب ہے
درباب کہ طریقت تمام ہے ادب لکھا ہے کہ حضرت نے نوین برس ہجرت کی ولید بن عقبہ کو طرف بنی
المصطلق کے بھیجا کہ زکواۃ لے ولید مین اور انمین جاہلیت مین خون واقع ہوا تھا انھون نے وہ عداوت چھوڑ
کر طرح محبت کی ڈالی اور اسکے استقبال کو باہر نکلے اسنے سمجھا کہ ستانے کو آئے بھاگ کر حضرت کے پاس آیا
اور کہا کہ بنی مصطلق مرتد ہوگئے میرے قتل کو نکلے تھے اور زکواۃ دینے سے انکار کرتے ہین آپ نے خالد بن ولید
کو لوگ ساتھ دیکر بھیجا اور فرمایا کہ احتیاط کرنا جلدی نکرنا خالد نے جاکر پہلے ایک شخص کو احوال دریافت
کرنے واسطے بھیجا اسنے دیکھا کہ وہ اذان کہتے ہین نماز بجماعت پڑھتے ہین اسلام کی باتین سب ظاہر ہین
پھر آیا اور خالد سے کہا خالد نے حضرت سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ

فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالة فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر
آوے تمھارے پاس کوئی فاسق دروغ گو خبر لیکر بری کہ ہو جب تم کا ہو پس تحقیق کر لو ایسا نہو کہ ایذا پہنچاؤ
تم کسی قوم کو ساتھ نادانی کے کہ کافر جان کر انسے حرب کرو اور وہ مسلمان ہوں پس ہو جاؤ اوپر اس چیز کے
کہ کی ہے تمنے پشیمان یعنے سنتے ہی فاسق کی بات جلدی مت کرو کانوں میں جب تک کہ سچ ظاہر نہو یہاں
سے معلوم ہوتا ہے کہ فاسق کی گواہی درست نہیں اور فاسق وہ ہے جو گناہ کبیرہ ظاہر کرے واعلموا ان فیکم
رسول اللہ اور جانو یہہ کہ درمیان تمھارے رسول اللہ کا ہے اسکا ادب یہہ چاہتا ہے کہ سخن دروغ نہو وہ
اسکی خدمت میں نہ عرض کرو لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم اگر کہا مانا کرے پیغمبر تمھارا یعنے تمھارا
قول سنکر عمل کرے البتہ ایذا میں پڑو تم اور ہلاک ہو جاؤ ولکن اللہ حبب الیکم الایمان ولیکن خدانے
دوست کیا ہے طرف تمھارے ایمان کو وزینہ فی قلوبکم اور زینت دی ہے اسکو بیچ دلوں تمھارے
کے دلیلیں قائم کر کر وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اور مکروہ اور دشمن کیا ہے طرف تمھارے
حق کے چھپانے کو اور سیدھی راہ سے نکلنے کو اور نافرمانی کرنیکو فسق گناہ کبیرہ ہے اور عصیان گناہ صغیرہ
اولئک ہم الراشدون وہ لوگ جو خبروں کی تحقیق کر لیتے ہیں وہی ہیں راہ راست پانے والے اور زینت دینا
ایمان کا اور مکروہ کرنا کفر کا فضلا من اللہ ونعمة افضل ہے اللہ کی طرف سے اور نعمت واللہ علیم
حکیم اور اللہ جاننے والا ہے سچ جھوٹھ خبر دینے والوں کا محکم کار ہے بندوں کے کاموں میں اور اسکی حکمت
سے ہے کہ تحقیق کرنیکو خبروں کے فرمایا ہے کیونکہ سخنان دروغ سے بہتیرے فتنے برپا ہوتے ہیں نظم توجہ
گر راہ حق کا سالک ہے صدق ناجی ہے کذب ہالک ہے جو سخن راست ہو وہ منہہ سے نکال گوہر بے
بہا ہے صدق مقال راست گو کو ہمیشہ راحت ہے اور جھوٹھے پہ لاکھ آفت ہے جلالین میں لکھا ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حمار پر سوار ابن ابی کی طرف گذرے حمار نے بول کیا اسنے اپنی ناک بندکی
عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ بول حمار کا آپ کے خوشبو سے بہتر ہے تیرے مشک سے دونوں میں
قضیہ واقع ہو قوم دونوں کی جمع ہوئی نوبت ضرب اور قتال کی پہنچی یہہ آیت نازل ہوئی وان طائفتان من
المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما اور اگر دو گروہ مسلمانوں سے لڑیں آپسمیں پس صلح کرو درمیان
ان دونوں کے ساتھ نصیحت کے اور حکم خدا انکو بتاؤ فان بغت احدٰہما علی الاخری پس اگر ستم کرے اور زیادتی
کرے ایک ان دونوں میں سے اوپر دوسرے کے اور صلح پر راضی نہو اور حکم الٰہی سے عدول کرے فقاتلوا
التی تبغی حتی تفیٔ الی امر اللہ پس لڑو اس گروہ سے جو سرکشی کرتا ہے یہاں تک کہ پھر آوے طرف
حکم خدا کے فان فاءت فاصلحوا بینہما بالعدل واقسطوا پس اگر پھر آوے وہ گروہ سرکش راہ حق پر اور سرکشی

چھوڑ کر حکم خدا پر راضی ہو پس صلح کرو درمیان انکے ساتھ عدل کے یعنے کسی کی طرف داری مت کرو اور حق کو
مت چھوڑو اور انصاف کیا کرو سب کاموں میں اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے
انصاف کرنے والوں کو نظم ملک دین عدل سے آباد ہے جہان عدل کرتا کہ ہووے ویران رعایت قانون
عدالت کے تا بمقدور ضرور ہے کہ عادل یہہ بشارت محبت سرور ہے ہے شگفتہ عدل سے گلزار دین عدل ہے
بار بار یقین یقین اِنَّمَا عادل خدا کا دوست ہے نص ہے ان اللہ یحب المقسطین اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ سوا اسکے نہیں کہ مسلمان بھائی ہیں آپس میں ایک دوسرے کے دین میں پس اصلاح کرو
درمیان دو بھائیوں تمہارے کے جس وقت کہ جھگڑا ہو تخصیص ذکر دو بھائیوں کی اسواسطے ہے کہ اقل جماعت
میں جو جھگڑا واقع ہو دو ہیں یا مراد ابنائے اوس اور خزرج ہیں کہ دو بھائی تھے وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ
اور ڈرو عذاب اللہ سے مخالفت فرمانیں توکہ تم رحم کئے جاؤ فرد حق سے ڈر رحمت سے مت محروم ہو متقی
ہو رافت اور مرحوم ہو مفسرین نے لکھا ہے کہ بعضے بنی تمیم فقراء مسلمین پر ہنستے تھے مثل عمار اور بلال
اور صہیب کے رضی اللہ عنہم یہہ آیت نازل ہوئی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا
خَيْرًا مِّنْهُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو چاہیے کہ نہ ٹھٹھا کرے اور نہ خفیف اور حقیر جانے کوئی قوم کسی قوم سے
دوسرے شاید کہ وہ ہووین جنکی حقارت کرتے ہیں بہتر انسے جو حقارت کرتے ہیں اور بعضے عورتیں حضرت ام المومنین
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے قامت کوتاہ پر ہنستی تھیں اور ام المومنین حضرت صفیہ کے یہودیت پر عیب
کرتی تھیں انکے حق میں فرمایا وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ اور چاہیے کہ ٹھٹھا کریں
بیبیاں بیبیوں سے شاید کہ وہ ہووین بہتر انسے اور ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کسی اصحاب کا عیب
کہتے تھے اُس سے نہی وارد ہوئی کہ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اور مت عیب لگاؤ آپس میں نفسوں اپنوں کو
یعنے ہم دینوں اپنوں کو کیونکہ مسلمان آپس میں مانند نفس واحد کے ہیں پس جسنے دوسرے کو عیب
لگایا اپنی جان کو عیب لگایا مثنوی سبحہ سان منسلک ایک رشتے میں کل ہیں مومن بلکہ سب ایک ہیں
ہو مت عیب جو ہو یک ہے اِنَّمَا سوچہ کہ یہہ بد نہ کسی کو کہئے عیب جسکا تو کرے تیری طرف
عاید ہے ابو مالک انصاری رض نے عبد اللہ بن ابی حدرد رض کو کہا کہ ای نصرانی انسنے جواب میں کہا ای
یہودی حکم الہی ہوا وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ اور مت نام کرو ساتھ ایک دوسرے کے لقبوں ناخوش کو
یعنے یہود اور نصاری جو مسلمان ہو جاوین تو انکو یہود اور نصاری کہکر مت پکارو ایسے ہی مسلمان کو
یا فاسق یا منافق کہکر مت بلاؤ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ برا نام ہے کسی کو یاد کرنا ساتھ فسق کے
یعنے یہود اور برا کہنا پیچھے داخل ہونے انکے کے بیچ ایمان کے وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور

جس شخص نے نہ توبہ کی اُن منہیات سے پس یہہ لوگ وہی ہین ظالم اپنے نفس پر کہ اُسکو غضب الٰہی مین ڈالتے ہین یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچو بہت سارے گمانون سے تحقیق بعضا گمان گناہ ہے سمجھ لیجیے کہ گمان چار قسم ہین اول ماموریہ ہے وہ حسن ظن ہے خدا اور مومنون پر اور حدیث مین آیا ہے کہ ان حسن الظن من الایمان دوم حرام ہے وہ گمان بد ہے خدا اور مومنون پر وہی موجب اثم ہے سیوم مندوب الیہ ہے وہ تحری ہے امر قبلہ مین اور بنا رکھنا غلبہ ظن پر امور اجتہادیہ مین چہارم مباح ہے وہ ظن ہے امور دنیا اور جہات معیشت مین اور اس صورت مین بدگمانی موجب سلامت اور انتظام مہام ہے لکھا ہے دو شخصون نے اکابر صحابہ سے سفر مین سلمان کو حضرت پاس بھیجا کہ کچھ سالن یا کھانا لاوے حضرت نے اسامہ پر حوالہ کیا اسامہ نے کہا اسوقت میرے پاس کچھ کھانے کی چیز موجود نہین سلمان نے جا کر جواب کہا انھون نے غیبت سلمان کی کی کہا کہ سلمان کا ایسا قدم ہے کہ جو کنوے پر آپ پر جاوے خشک ہووے پھر تلاش کیا کہ اسامہ سچ کہتا تھا کہ میرے پاس کھانا نہین یا جھوٹھ دوسرے دن جو حضرت کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا ہے یہہ کہ سرخی گوشت کی تمھارے دانتون کی دیکھتا ہون مین انھون نے عرض کیا کہ ہمنے گوشت نہین کھایا فرمایا گوشت کھانے کا نہین کہتا مین گوشت آدمی کا کہتا ہون اور یہہ آیت نازل ہوئی نہ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اور مت جاسوسی کرو جیسے اسامہ کے کھانا نہ دینے مین بدگمان ہوئے تھے اور تجسس کرتے تھے اور نہ غیبت کرین بعضے تمھارے بعضون کی جیسی سلمان کی کئی اور غیبت وہ ہے کہ غائبانہ کسی کو ایسی بات کہے کہ وہ بات اگر روبرو کہے برا مانے پھر حق تعالے تمثیل دیتا ہے اسکے برائی کی اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ کیا دوست رکھتا ہے کوئی تم مین سے یہہ کہ کھاوے گوشت بھائی اپنے کا دران حال کہ مردہ ہو وہ بھائی پس ناخوش رکھوگے تم اُسکو اور تمھارا دل بچاہے گا اُسکے کھانے کو پس جیسے اُس گوشت سے تنفر کرتے ہو ایسے ہی غیبت سے بھی بچو اور برا سمجھو نظم کہے عیب یہہ کس کا کردہ ہے اکل لحم اخی مردہ ہے ایسے کھانے کو کب کا جی چاہے وائی ہے اُسپہ جو اُسے چاہے چار حرف اسپہ بھیج اے دافت یہہ ہے کھانا گناہ بے لذت وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو عذاب خدا سے بسبب غیبت کرنے کے اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ تحقیق اللہ توبہ قبول کرنیوالا ہے اُن لوگونکا جو غیبت سے توبہ کرین مہربان ہے اُنپر جو غیبت سے بچین لکھا ہے کہ فتح مکے کے دن بلال بام بیت الحرام پر اذان دیتے تھے بعضے غیبت انکی کرنے لگے کہ کیا محمد کو اور کوئی نہین ملتا جو اس کلاغ سیاہ کو اذان پر مقرر کیا یہہ آیت نازل ہوئی یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى

اى لوگو تحقیق ہمنے پیدا کیا تمکو ایک مرد اور عورت سے کہ آدم اور حوا ہین پھر جب ایک ماں باپ سے
ہوئے تو ایک نسب پر فخر کرنا اور دوسرے پر طعنے مارنا نادانی ہے اور جو اپنے کنبے اور قبیلون پر نازان ہین
وہ یہہ سمجھ لین کہ یہہ واسطے پہچان کے مقرر کئے ہین نہ واسطے فخر کے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَجَعَلْنٰکُمْ
شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۱ اور کئے ہمنے تمکو کنبے یعنے جماعتین بڑی منسوب بیک اصل اور قبیلے منسوب
کنبون کی طرف تو کہ ایک دوسرے کو پہچانو اور امتیاز کرو جیسے دو شخص ہون ایک نام کے تو قبیلہ سے معلوم
ہون کہ یہہ زید تمیمی ہے اور یہہ زید قریشی سمجھ لیجئے کہ شعوب مشتمل ہے قبائل کو جیسے خزیمہ شعب ہے
مشتمل کئے قبیلون کو کہ ایک اُنمین سے کنانہ ہے اور قبائل مشتمل عمائر پر ہے جیسے قریش ایک عمارہ ہے
کنانہ سے پھر عمائر بطون کو شامل ہے جیسے لوی کہ ایک بطن ہے قریش سے پھر افخاذ ہے مشتمل بطون
جیسے ہاشم کہ ایک فخذ ہے لوی سے پھر عشائر ہے جیسے عباس ہاشم سے پھر فصیلہ ہے وہ اہل بیت
ہے جیسے بنی عباس غرض اصل طبقات نسب سے شعب ہے بفتح شین اور آخر فصیلہ ہے اور بعضون نے
کہا ہے کہ شعوب قحطان سے ہے اور قبائل عدنان سے اور ایک قول یہہ ہے کہ شعوب عجم سے ہے اور
قبائل عرب سے غرض ہر طرح اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط تحقیق بہت بزرگ تمہارا نزدیک
اللہ کے پرہیزگار تمہارا ہے نظم متقی ہو کہ تا فضیلت ہو بارگاہ خدا مین عزت ہو علم سے شرف اور ادب
سے ہے اصل سے نہی ہی نسب سے ہے رافنا یاد رکھو یہہ بات سدا وہی اکرم ہے جو کہ ہے اتقا
اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ تحقیق اللہ جاننے والا اصل اور نسب تمہارے کا ہے خبردار از علم اور ادب تمہارے سے
لکھا ہے کہ کچھ لوگ بنی اسد کے مدینے مین آکر کلمہ شہادت پڑھ کر کہنے لگے یا رسول اللہ تمام عرب تنہا
آپ پاس آئے ہین اور ہم اہل و عیال سمیت حاضر ہوئے ہین اور اکثر عربون نے آپسے قتال کیا ہے اور ہمنے
یہہ بے ادبی نہین کی غرض اپنے ایمان لانے پر بہت احسان جتلانے یہہ آیت اُتری قَالَتِ الْاَعْرَابُ
اٰمَنَّا کہا گنوارون نے کہ ایمان لائے ہم قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا کہہ نہین ایمان لائے تم کیونکہ ایمان اقرار زبان
کا ساتھ تصدیق دل کے ہے تمہارا فقط اقرار ہے بے تصدیق پس مت کہو کہ ایمان لائے ہم وَلٰکِنْ
قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا اور لیکن کہو کہ اسلام لائے ہم یہان اسلام لغوی مراد ہے کہ عبارت انقیاد سے ہے اور
دخول اسلام سے اور کلمہ شہادت پڑھنے سے مطلب انکا قتل اور قید سے بچا تھا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ
فِیْ قُلُوْبِکُمْ اور ابھی نہین داخل ہوا ایمان بیچ دلون تمہارے کے اسواسطے تمہارا دل موافق زبان کے
نہین وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَا یَلِتْکُمْ مِّنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا اور اگر فرمان برداری کرو اللہ کی اور رسول اسکے
کی دل سے اور نفاق چھوڑ دو نہ کم دیگا خدا ثواب عملون تمہارے مین سے کچھ بلکہ تمام اور کمال تمہین عطا کریگا

اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ تحقیق اللہ بخشنے والا اطاعت کرنے والوں کے گناہ کا ہے مہربان اُنپر ثواب کم نہیں کرنیکا اِنَّمَا
الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
سوا اِسکے نہیں کہ ایمان والے سچے وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے پھر نہ شک لائے صاف دل
خالص نیت سے پھر نہ شک لائے اقرار کے بعد اور واسطے تحقیق ایمان کے جہاد کیا ساتھ مالون اپنے کے کہ
غازیون کے خرچ کو دیا یا ہتھیار خرید کر بند ھوائے اور ساتھ جانون اپنے کے کہ خود لڑائی کو کافرون کے چڑھائے
بیچ راہ رضامندی خدا کے اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ یہہ لوگ مسلمان مجاہد وہی ہین سچے دعوی ایمان
مین بعد نزول اس آیت کے وہ لوگ بنی اسد کے اگر قسم کھانے لگے کہ ہم مؤمن صادق ہین یہہ آیت نازل
ہوئی قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰہَ بِدِیْنِکُمْ وہ کہہ کیا معلوم کرواتے ہو تم اللہ کو دین اپنا جھوٹی قسم کھا کر ایمان پر
وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اور حال یہہ ہے کہ خدا جانتا ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے
اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۔ اور اللہ ساتھ سب چیزون کے دانا ہے اُس سے کچھہ نہین
چھپا تمھارے ظاہر کرنے کا محتاج نہین ہے یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ اَنْ اَسْلَمُوْا احسان کرتے ہین اوپر تیرے
یہہ کہ مسلمان ہوئے قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ کہہ احسان رکھو اوپر میرے مسلمان ہونے اپنے کا نہ
بَلِ اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ ھَدٰىکُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ بلکہ اللہ ہی احسان رکھتا ہے اوپر تمھارے یہہ کہ ہدایت کیا
تمکو طرف ایمان کے اگر ہو تم سچے اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق اللہ جانتا ہے چھپی
چیزین آسمانون کی اور زمین کی وَاللّٰہُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ دیکھتا ہے جو کچھ کہ کرتے ہو تم اظہار ایمان
کا اور ابطال نفاق کا سورۂ ق مکی ہے پنتالیس آیتین ہین کلمات اُسکے تین سو تہتر ہین اور ایک ہزار چار
سو ستّے اسی حرف ہین مواصل اسکی طب خط جرد ہین اور ربط اِسکا ساتھ سورۂ حجرات کے یہہ ہے کہ آغاز
اُسکا ساتھ نگاہ رکھنے آداب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا افتتاح اِسکا بھی ساتھ مذکور اُسی جناب کے ہوا

سورۂ ق مکیۃ وھی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اربعون وخمس آیۃ

ق یہہ حرف مقطعہ ہے اور جہان حروف مقطعات اوائل سور کلام اللہ مین آئے ہین وہ فرق کرنیکے واسطے ہین
درمیان کلام منظوم اور منثور کے کہ پڑھنے والا دیکھتے ہی اور سنتے ہی دریافت کرلے کہ بعد اِسکے کلام کے نثر اسکا نہ
نظم اور ان حروف کے لانے مین رد ہی اُن لوگونکا کہ قرآن شریف کو شعر بناتے تھے بعضون نے کہا ہے کہ
قاف نام ہے ایک اللہ تعالی کے نامون مین سے یا نام قرآن کا ہے یا اسم قادر قدیر قدوس قہار قابض
قوی قیوم ہی پا اشارہ ہے ساتھ کلمہ قف کے یعنے ٹھہر لے محمد عمل کے کرنے پر اُن چیزون کے کہ تو مامور ہے امام ابو اللیث
نے کہا ہے کہ معنے ق کی اللہ قائم بالقسط ہین اور بعضے کہتے ہین قاف نام پہاڑ کا ہے جو کرۂ زمین پر محیط ہے

زبرجد سبز کا بنا ہی اسکی حق تعالی نے قسم کھائی ہی یا اپنی قدرت کی قسم کھائی ہی یا اپنے قرب کی کہ
نحن اقرب الیہ من حبل الورید اس سورۃ میں وارد ہی یا حق تعالی قسم کہاتا ہی قوت قلب حبیب اپنے کی یہ
والقرآن المجید قسم ہی قرآن بزرگوار کی کہ سب آدمی قبروں سے اٹھینگے اور کافر اسپر ایمان نہیں لاتے بل
عجبوا ان جاءہم منذر منہم فقال الکافرون ھذا شیء عجیب بلکہ تعجب کیا انہوں نے یہہ کہ آیا انکے پاس پیغمبر
ڈرانے والا جنس انکی سے پس کہا کافروں نے یہہ چیز ہی اچنبھے کی کافروں ظاہر لائے موضع ضمیر میں
واسطے تقبیح حال انکے کے اوپر کفر کے ائذا متنا وکنا ترابا کیا جب مرجاوینگے ہم اور ہوجاوینگے مٹی تو پھر
جلاوینگے ہمیں اور جان ڈالینگے ہمارے بدن میں ذلک رجع بعید یہہ بازگشت ہی دور عادت سے عقل
امکان سے پس حق تعالی نے رد انکا فرمایا قد علمنا ما تنقص الارض منہم تحقیق جانتے ہیں ہم جو کچھ کہ
کم کردیتی ہی زمین گوشت پوست استخوان انکے میں سے بعد مرگ انکے کے وعندنا کتاب حفیظ اور
نزدیک ہمارے کتاب ہی یاد رکھنے والی تفصیل اشیا کی جو کچھ اسمیں سے خاک ہو گیا ہی وہ ہم سب
جانتے ہیں اور نام سب کے اسمیں لکھے ہیں اور تغیر سے محفوظ ہی پس ہمپر مارکر جلانا کچھہ دشوار نہیں اور
جو یہہ کافر کہتے ہیں وہ نہیں بل کذبوا بالحق لما جاءہم فہم فی امر مریج بلکہ جھٹلایا انہوں نے اور نہ ایمان
لائے ساتھ حق کے کہ قرآن ہی یا پیغمبر آخر زمان ہی جب آیا انکے پاس اور معجزے دکھائے پس وے بیچ
بات مختلف کے ہیں کبھی قرآن کو سحر کہتے ہیں کبھی شعر کبھی افسانہ اور پیغمبر کو کبھی کاہن کبھی مفتری کبھی
دیوانہ افلم ینظروا الی السماء فوقہم کیف بنیناہا وزیناہا وما لہا من فروج کیا پس نہیں دیکھتے
منکر بعث اور حشر کے طرف آسمان کے جو واقع ہی اوپر انکے کہ بمحض قدرت کیونکر بنایا ہمنے اسکو طبقے پر
طبقے اور زینت دی ہمنے اسکو ستاروں سے اور نہیں ہی واسطے اسکے کچھہ شگاف پس پیدا کرنا ایسی بڑی
چیز کا بے عیب بے شگاف دلیل ہی کمال قدرت پر اور نہایت دانائی اور حکمت پر والارض مددناہا
والقینا فیہا رواسی وانبتنا فیہا من کل زوج بہیج اور زمین کو پھیلایا ہمنے پانی پر اور ڈالے ہمنے
بیچ اسکے پہاڑ بلند محکم اور اگائے ہمنے بیچ اسکے ہر ایک قسم سے نبات بارونق اور یہہ سب کیا ہمنے تبصرۃ
وذکری لکل عبد منیب دکھانے کو واسطے تمہارے قدرت اپنی اور یاد دلانے کو واسطے ہر بندے رجوع
کرنیوالے کے ونزلنا من السماء ماء مبارکا فانبتنا بہ جنات وحب الحصید اور اتارا ہمنے جانب آسمان سے پانی
برکت اور منفعت والا پس اگائے ہمنے ساتھہ اسکے باغ اور اناج کاٹنے کے جیسے گیہوں اور جو اور دھان
والنخل باسقات لہا طلع نضید اور کھجوریں بلند واسطے انکے خوشے ہیں تہ بتہ رزقا للعباد واحیینا بہ
بلدۃ میتا رزق واسطے بندوں کے اور زندہ کیا ہمنے ساتھہ اس پانی کے زمین مردہ کو پس جیسے کہ زمین

پژمردہ کو ہمنے جلایا کَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ اسیطرح سے نکلنا ہے تمہارا قبروں سے اور زندہ ہوکر میدان محشر
مین حاضر ہونا اگر کوئی غور سے دیکھے دانے کو کہ مثل مردہ کے خاک مین دفن ہوکر روئیدہ ہوتا ہے تو پھر گرا
زندہ ہونے مین کچھ تعجب نجانے نظم کو رسے ہمکو وہ اُٹھاویگا اور اچنبھا نہین ہے کچھ اسکا خاک سے دانہ جو
اُگاتا ہے زندہ کرنا بھی اسکو آتا ہے شمس کو وہ غروب کر کے ہر شام صبح کو پھر نکالتا ہے مدام اُسکی
قدرت نہین کچھ اخفا ہے ذرہ ذرہ مین آشکارا ہے پھر واسطے تسلی دل مبارک پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم کے کہ جھٹلانے سے قوم کے گرد ملالت کہ آئینہ خاطر دریا مقاطر پر جمی تھی احوال مکذبان امم سابقہ کا بیان
فرمایا کَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ جھٹلایا پہلے اہل مکہ سے قوم نوح کی نے کہ بنی شیث اور بنی قابیل تھے حضرت
نوح علیہ السلام کو وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ اور جھٹلایا اہل چاہ یمامہ نے یا بیر معطلہ والون نے اپنے نبی کو جو حنظل
بن صفوان علیہ السلام تھے وَثَمُوْدُ اور جھٹلایا قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کو وَعَادٌ اور قوم عاد نے
حضرت ہود علیہ السلام کو وَفِرْعَوْنُ اور فرعون نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو وَاِخْوَانُ لُوْطٍ
اور بھائیوں لوط کے نے حضرت لوط علیہ السلام کو وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ اور رہنے والون بن کے نے حضرت شعیب
علیہ السلام کو وَقَوْمُ تُبَّعٍ اور قوم تبع کے نے تبع کو تبع کی نبوت مین اختلاف ہے حضرت ابن عباس
سے روایت ہے کہ وہ پیغمبر تھے حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ قوم تبع کو برا نہ کہو کہ وہ ایمان لایا تھا
اسیواسطے حق تعالی نے اسکو برا نہین کہا اسکے قوم کو کہا ہے اور قصہ اسکا سورہ دخان مین گذرا اور
اسیطرح ہر ایک کا احوال اپنے اپنے مقام مین مسطور ہوا كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ ان سب نے جھٹلایا سب
پیغمبرون کو کیونکہ انبیا سچا کرنیوالے ایک دوسرے کے ہین پس ایک کو جھٹلانا سب کا جھٹلانا ہے
اور جب اُنھون نے جھٹلایا فَحَقَّ وَعِيْدِ پس ثابت ہوا اور اُترا اُنپر وعید عذاب میرا اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ
الْاَوَّلِ کیا تھکگئے ہین ہم ساتھ پیدایش پہلی کے کہ پیدایش دوسری سے عاجز ہون مشرکان
عرب قایل تھے کہ سب چیز حق تعالی نے پیدا کی ہے اور پھر قبرون سے اُٹھانے اور جلانے سے انکار کرتے
تھے حق تعالی فرماتا ہے کہ جو کوئی قادر ہو پیدا کرنے پر بن مادے اور مددگار کے اوسکو دوسری بار جلانا
کیا دشوار ہے مین قادر ہون اعادۂ حیات پر بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ بلکہ کافر بیچ شک کے
ہین بسبب وسواس ڈالنے شیطان کے پیدایش نئی سے کہ بعث اور حشر ہے کیونکہ مخالف عادت
کے دیکھتے ہین وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے انسان کو اور
جانتے ہین ہم جو کچھ کہ خطرہ کرتا ہے ساتھ اسکے دل اسکا برے اندیشون سے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِيْدِ اور ہم بہت نزدیک ہین طرف اسکے رگ جان سے سات اسکے سمجھ لیجئے کہ یہہ نزدیکی

ساتھ علم اور قدرت کے ہے نہ ساتھ مکان اور مسافت کے بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ حبل الورید اقرب
اجزاے نفس انسانی ہے ساتھ انسان کے پس اسبات مین ایا ہے کہ حق تعالی اقرب ہے اس سے
بھی جو اقرب ہے بندہ ہے چنانچہ انسان جب اپنے آپ کو ڈھونڈھتا ہے پاتا ہے ایسے ہی جب اللہ تعالی
کو طلب کریگا پاویگا الا من طلبنی وجدنی زبور مین وارد ہے اور کیونکر نپاوے کہ وہ تو اسکی جان سے بھی
نزدیکتر ہے ساتھ اسکے سمجھ لیجیے کہ سر اقربیت کا کسی نے بیان نہین کیا اور عقل و فکر سے بھی یہہ معاملہ
وراہے کیونکہ اپنے آپ سے نزدیکتر خیال مین نہین آتا ہے مگر سالک بعد طی کرنے ولایت صغری کے
کہ ولایت اولیا ہے قدم ولایت کبری مین جو ولایت انبیا ہے جب رکھتا ہے اور وہ متضمن ہین دوائر
اور ایک قوس کے اسکے پہلے دایرہ کے سیر مین اسرار اسکے مکشوف ہوتے ہین اور اپنی جان سے بھی
نزدیکتر حضرت حق کو پاتا ہے حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ نے جلد ثالث کے اول مکتوب مین
بیان اسکا خوب لکھا ہے اور بدلائل عقلی اقربیت حضرت حق ثابت کی ہے جسکو شوق ہو دیکھ لے اذ
یتلقی المتلقیان عن الیمین وعن الشمال قعید ۵ اور یاد کر جسوقت کہ لے لیتے ہین دو فرشتے لینے والے
قول عمل مکلفون کے اور لکھ لیتے ہین ایک داہنے سے اور ایک بائین طرف سے بیٹھا ہے نگہبانی کو ما
یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید ۵ نہین بولتا کچھ بات مگر نزدیک اسکے نگہبان ہین تیار ہیوقت
لکھ لیتے ہین لباب مین لکھا ہے کہ تعجب ہے پسر آدم سے کہ دو فرشتے تیار لکھنے کو بیٹھے ہین زبان اسکی
قلم انکی ہے اور آب دہن اسکا سیاہی انکی پھر کیونکر بیہودہ بات کرتا ہے حدیث مین آیا ہے من حسن
اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ مثنوی الہی ہے حرف زراہ پسر حرفہ گفتار کرتا ہے کر بند بولنا رکھنا زبان
کا ہے بکام جیسے ہی شمشیر اولی در نیام اور یہہ دونون فرشتے نگہبان بندے کے ہین اور لکھتے ہین نیک
اور بد باتین اسکی یہان تک کہ اجل اسکی آتی ہے وجاءت سکرۃ الموت بالحق اور آویگی بیہوشی
موت کی ساتھ حکم اللہ کے کہ حق ہے اور کہینگے اسکو ذلک ما کنت منہ تحید یہہ ہے وہ چیز کہ تھا تو
اس سے بھاگتا اور ڈرتا ونفخ فی الصور اور پھونکا جائیگا بیچ صور کے دوسرے بار اور اس پھونک سے مردے
زندہ ہو کر قبرون سے اٹھینگے اور فرشتے کہینگے ذلک یوم الوعید یہہ ہے دن وعدہ عذاب کا وجاءت
کل نفس معہا سائق وشہید اور آویگا اسدن میدان محشر مین ہر جی کہ ساتھ اسکے ہانکنے والا فر
ہوگا جو ہانک کر حساب گاہ مین لیجاویگا اور ساتھ اسکے گواہی دینے والا ہوگا کہ نیک اور بد عملون کی گواہی
بھریگا اور وہ فرشتہ ہوگا یا اسکے اعضا ہونگے اور کسیکو نہ سائق سے قرار میسر ہوگا اور نہ شاہد سے انکار
منظور پھر حق تعالی کی طرف سے ہر ایک کو خطاب ہوگا کہ لقد کنت فی غفلۃ من ہذا البتہ تحقیق تھا تو دنیا مین

بیچ غفلت کے اِس دِن سے فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَاءَکَ پس کھول دیا ہمنے اور اٹھا دیا آنکھ تیری سے
پردہ جہل اور غفلت تیری کا تو کہ جو سنا تھا تو نے دیکھ لے فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ پس نظر تیری آج بسبب
دور ہونے پردے کے تیز ہے بعضوں نے کہا ہے کہ بینائی یہان بمعنے دانائی ہے یعنے جو دنیا مین احوال
بعث اور حشر کا تجھ پر چھپا تھا آج دکھلایا ہمنے تجھکو اور تو دانا ہوا ساتھ اُسکے وَقَالَ قَرِیْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَیَّ
عَتِیْدٌ اور کہیگا ہمنشین اُسکا یعنے وہ فرشتہ کہ اُسپر موکل تھا یہہ ہے جو کچھ میرے پاس تھا حاضر یعنے
دفتر اعمال کا تیرے پھر خطاب پہنچیگا سایق اور شہید کو اَلْقِیَا فِیْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍ ڈالدو تم
دونوں بیچ دوزخ کے ہر ایک کافر عناد کرنیوالے کو مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ مُّرِیْبٍ منع کرنیوالے کو بھلائی سے یا
رکھنے والے مال کے حقوق مفروضہ سے نکل جانے والے کو حدود الٰہی سے شک لانے والے کو بیچ وحدانیت کے
نِ الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِیَاهُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ جن نے مقرر کیا ساتھ اللہ کے معبود پس ڈالدو تم
دونوں اُسکو بیچ عذاب سخت کے بعضوں نے کہا ہے کہ یہہ آیت ولید پلید کی شان مین اُتری ہے اور مراد
خیر سے دین اسلام ہے وہ منع کیا کرتا تھا اپنی اولاد اقربا کو مسلمانی سے اور یہہ صفاتین کفر کی اُسمین
تھین غرض جب اُس کافر کو دوزخ مین ڈالینگے کہیگا میرا کیا گناہ ہے شیطان نے میرے مجھے بدراہ
کیا تھا پھر اُس شیطان کو حاضر کرینگے قَالَ قَرِیْنُهٗ کہیگا ہمنشین اُسکا یعنے وہ شیطان جو دنیا مین
اُسکے ساتھ تھا رَبَّنَا مَا اَطْغَیْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍ بَعِیْدٍ اے پروردگار ہمارے نہین سرکش کیا
تھا مین نے اُسکو ولیکن وہی تھا بیچ گمراہی دور کے اور اُس سے نہ پھرا قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ کہیگا اللہ
تعالیٰ مت جھگڑو میرے پاس کہ کچھ فایدہ جھگڑنے مین نہین ہے وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْكُمْ بِالْوَعِیْدِ اور تحقیق
پہلے بھیج دیا تھا مین نے طرف تمھارے وعید اپنے عذاب کی کتابونمین پیغمبرونکی زبانون پر اب تمکو کچھ
حجت نہین رہی اور عذر تمھارا مسموع نہین مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ نہین بدلی جاتی بات میری جو
وعدہ اور وعید کیا ہے مین نے اُسے تبدیل نہین وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ اور نہین مین ظلم کرنے والا
واسطے بندون کے کہ بموجب اِنکو عذاب کرون یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ یاد کر اُس دن کو کہ کہینگے ہم
واسطے دوزخ کے یہہ قرات امام حفص کی ہے نون سے اور بعضے قاریون نے یقول بیا پڑھا ہے یعنے
کہیگا اللہ دوزخ کو کیا بھری تو یعنے مین نے وعدہ کیا تھا کہ تجھکو کفار جن و انس سے بھر دونگا سو تو بھری یا نہین
وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ اور کہیگی دوزخ کیا کچھ ہے زیادتی یہہ استفہام بمعنے سوال ہے غرض یہہ ہوگی کہ زیادہ
کر پھر حق تعالیٰ اور کافرون کو اُسمین ڈال کر بھر دیگا اور ایک قول یہہ ہے کہ حتی تضع الجبار قدمہ فیہا
فتقول قط قط دوزخ کسیطرح سے نہین بھرنے کی یہان تک کہ جناب الٰہی قدم مبارک اپنا اُسمین

رکھہ دیگا پس کہیگی بس بس اب مین پر ہوگئی اور امام زاہدی وغیرہ نے کہا ہے کہ یہان استفہام یعنے
نفی ہے یعنے لا مزید بھر گئی مین زیادتی کی گنجائش نہین وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ اور نزدیک
کی جاویگی بہشت واسطے پرہیزگارون کے نہ دور غیر بعید واسطے تاکید کے ہے اور یہہ معاملہ نیلے بہشت
مین لیجانے سے ہوگا کہ اول بہشت کو اپنی دکھاوینگے اور وہان کے مکان اور نعمتین انکی نگاہ مین نمو
رچاوینگے تو کہ لذت انکی زیادہ ہو پھر فرماوینگے هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ یہہ ہے جو وعدہ
دئے گئے تھے تم دنیا مین اور اسکو آمادہ کیا ہے ہمنے واسطے ہر ایک رجوع کرنیوالے کے شرک سے طرف
توحید کے یا معصیت سے ساتھ طاعت کے نگاہ رکھنے ولے احکام شرع کے یا رعایت کرنے والے امر
اور نہی کے یا محافظت کرنے والے عہد الہی کے بعضون نے کہا ہے کہ آداب رجوع کرنیوالے خلق سے
طرف حق کے ہے اور حفیظ نگہبانی کرنے والا ہر دم کا ہے کہ کوئی سانس غفلت مین اللہ تعالی سے نہ
گذرے نظم پاس انفاس راضی ضرور کوئی گذرے نہ دم بغیر حضور آہ جو دم کتے بغفلت ہے باعث
حسرت و ندامت ہے دھیان اسکا ہر نفس ہووے نی ہوا ورنی ہوس ہووے یاد حق بن او کا
ایک نہ دم تا بحشر ہو ندیم ندم مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ جو شخص کہ ڈرتا ہے اللہ سے
بن دیکھا اور آتا ہے ساتھ دل رجوع کرنیوالے کے یا ڈرتا ہے اللہ سے چھپے ہوئے یعنے عمل اپنے خلق
سے چھپاتا ہے یا نہان و آشکارا سے ایکہی جیسے ظاہر ڈرتا ہے ویسے ہی دلمین ڈرتا ہے اسکو
کہینگے اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ داخل ہو بہشت مین ساتھ سلامتی کے یا ساتھ سلام خدا اور فرشتون کے
ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ یہہ دن ہمیشہ رہنے کا ہے یعنے اسمین موت نہین لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا
مَزِيْدٌ واسطے اہل بہشت کے ہے جو کچھہ چاہین نعمتین اور لدینا یعنی بیچ بہشت کے اور نزدیک ہمارے
زیادتی ہے کہ دیدار سے مشرف کرینگے وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ اور بہت لوگ ہلاک
کئے ہمنے پہلے قوم تیری سے اہل قرن سے کہ وہ بحسب واقع هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا وہ سخت تر تھے
ان کفار مکہ سے از روے قوت کے مثل عاد اور ثمود کے فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ پس چھید ڈالے انہون
نے بیچ شہرون کے راہ کاٹ کاٹ اور سفر کر کر واسطے تجارت کے اور مال اور متاع بہت حاصل کیا
هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ کیا تھی انکو جگہہ بھاگ جانے کی مرگ سے اور قضاے خدا سے جس وقت انکے موت کا
حکم آیا کسی چیز نے انکی دستگیری کی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ تحقیق بیچ اسکے
جو مذکور ہوا اس سورہ مین البتہ نصیحت ہے واسطے اس شخص کے کہ ہے واسطے اسکے دل آگاہ
حضرت شیخ شبلی سے منقول ہے کہ مواعظ قرآن کو دل حضور والا چاہیے کہ ایکدم غافل نہو

اوا

اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ یا ڈالا اُسنے کان کو کہ کان لگاکر سُنا اور اعتبار کیا وَهُوَ شَهِیْدٌ اور وہ حاضر ہے وقت
استماع کے تو کہ فہم معانی کا کرلے شیخ ابو سعید خراز رحمہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ القائے سمع وقت
استماع قرآن ایسا چاہیئے کہ گویا پیغمبر سے سُنتا ہے بلکہ اور فہم تیز کرے گویا جبرئیل سے سُنتا ہے
بلکہ اور فہم بلند کرے گویا حق سبحانہ سے سُنتا ہے شیخ الاسلام نے کہا کہ یہہ بات درست ہے اور
اسکا گواہ قرآن مبین ہے کہ شہید فرمایا ہے اور شہید وہ ہے جو حاضر ہو اور کہنے والے سے سُنے نہ خبر
دینے والے سے کیونکہ غائب مخبر سے سُنتا ہے اور حاضر متکلم سے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ
عنہ سے منقول ہے کہ مین تکرار کرتا ہون قرآن شریف کو یہان تک کہ متکلم سے سُنتا ہون وَلَقَدْ
خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے آسمانون کو اور زمین کو
اور جو کچھہ درمیان اُن دونون کے ہے بیچ چھے دن کے یکشنبہ سے شنبہ تک وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ
اور نہ لگی ہمکو پیدائش انکی مین ماندگی یہہ رد قول یہود کا ہے کہ کہتے تھے حق تعالی ماندہ ہو گیا تھا انکے
بنانے مین روز شنبہ کو استراحت فرمائی کہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہہ بات سُنکر
رنگ سرخ ہو گیا حق سبحانہ نے یہہ آیت نازل کی کہ فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ پس صبر کر اوپر اُس چیز کے
کہ کہتے ہین یہود یا اوپر بات منکرون کے جو انکار بعث مین کہتے ہین یا تیری شان مین جو سخن
ناشائستہ اُنسے صادر ہوتے ہین کہ نسبت شعر اور سحر اور جنون کی کرتے ہین یا جو تیری جناب
مین بے ادبی کرتے ہین کہ شریک اور ولد ٹھہراتے ہین وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ
اور نماز پڑھہ ساتھہ امر پروردگار اپنے کے پہلے سورج نکلنے کے کہ نماز صبح ہے اور پہلے سورج ڈوبنے کے کہ نماز عصر کی
ہے وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ اور نماز پڑھہ بعضے رات سے کہ نماز مغرب اور عشا کی ہے اور نماز
پڑھہ پیچھے سجدون کے امام زاہدی نے حضرت امیر سے نقل کی ہے کہ ادبار السجود نماز دو رکعت بعد
نماز شام ہے اور بعضو نے کہا ہے کہ اس سے وتر مراد ہے بعد عشا کے یا نوافل ہین بعد فرائض کے
وَاسْتَمِعْ یَوْمَ یُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ اور سن اُسدن کہ پکارے پکارنے والا یعنے اسرافیل علیہ السلام
مکان نزدیک سے ساتھہ آسمان کے وہ مکان صخرہ بیت المقدس ہے کہ سب روے زمین سے اٹھارہ
میل نزدیکتر ہے آسمان سے اور بعضون نے کہا ہے کہ مکان قریب اسواسطے فرمایا کہ آواز اسرافیل
کی ہر جگہہ پہنچیگی کوئی مکان اُس سے دور نہو گا حدیث مین وارد ہے کہ اسرافیل صخرہ پر چڑھہ کر
انگشت بگوش کرکے کہینگے کہ اے استخوانہاے ریزیدہ اور اے گوشتہاے از ہم رفتہ اور اے
موہاے پریشان بندہ دان بسکے حق تعالی فرماتا ہے کہ جمع ہو واسطے جزا اور قضا کے یَوْمَ یَسْمَعُوْنَ

الصیحة بالحق اس دن کہ سنینگے آواز سخت یعنی نفخہ دوسرا ہے ساتھہ اس چیز کے کہ حق ہے یعنی
اٹھنا قبرون سے اور کہینگے سننے والون کو کہ ذلک یوم الخروج یہہ ہے دن نکلنے کا قبرون مین سے انا نحن
نحیی ونمیت والینا المصیر تحقیق ہم جلاتے ہین مردون کو یعنی نطفہ مردہ کو حیات بخشتے ہین اور ہم مارتے
ہین انکو دنیا مین اور طرف ہمارے ہے بازگشت انکی دوسری بار کہ واسطے حساب کے زندہ کرینگے ہم
یوم تشقق الارض عنهم سراعا یاد کر اس دن کو کہ پھٹ جاویگی زمین اور دور ہوگا آدمیون سے یعنی
مردون سے نداکرنے والا پس نکلینگے قبرون سے جلدی کرتے ہوئے طرف نداکرنے والے کے ذلک
حشر علینا یسیر یہہ زندہ کرنا قبرون سے اکٹھا کرنا اور اٹھانا ہے اوپر ہمارے آسان نحن اعلم
بما یقولون ہم خوب جانتے ہین جو کچھ کہتے ہین کافر انکار قیامت سے اور افترا ہمارے حق مین اور نالائق
باتین تیری شان مین وما انت علیهم بجبار اور نہین ہے تو اوپر انکے زور کرنے والا کہ زبردستی
انکو ایمان پر ثابت رکھے فذکر بالقرآن من یخاف وعید پس نصیحت دے ساتھہ مواعظ قرآن کے
اس شخص کو کہ ڈرتا ہے وعید میری سے کیونکہ پند پذیر سوا اس کے گارون کے نہین ہوتا سورة
ذاریات مکی ہے ساٹھہ آیتین ہین تین سو ساٹھہ کلمات ہین ایک ہزار دو سو ستاسی حرف ہین
فواصل اسکی قفاک سعن ہین تطبیق اسکی ساتھہ سورہ قاف کے یہہ ہے کہ آخر اسکے مذکور
بعث اور نشر کا تھا ابتدا اسکی بھی اسی سے ہوی

سورة الذاريات مكية — بسم الله الرحمن الرحيم — وهي ستون آية

والذاریات ذروا قسم ہے اون باؤن کی کہ پراکندہ کرتے ہین بخار زمین سے پراکندہ کرنا اور دانون کو
کاہ سے جدا کرتے ہین یا قسم ہے فرشتون کی جو اڑاتے ہین باؤن کو فالحاملات وقرا پھر ان
باؤن کی کہ اٹھاتے ہین بادل بوجھ والے کو یا ان فرشتون کی جو بادلون کو اٹھاتے ہین فالجاریات
یسرا پھر چلنے والیون کی ساتھہ آہستگی کے یعنی کشتیون کے یا ستارون کے جو اپنی منزلون مین
چلتے ہین فالمقسمات امرا پھر بانٹنے والیون کی ایک چیز کو یعنی قسم ہے ان فرشتون کی کہ تقسیم
امور مینہہ کی اور رزق کی ساتھہ انکے متعلق ہے بعضون کہا ہے کہ مراد اس سے چار ملک مقرب ہین
کہ اپنے اپنے کام پر ہر ایک مشغول ہے جبرئیل وحی پر میکائیل ابر رحمت پر عزرائیل موت پر اسرافیل
نفخ صور پر انھون کی قسم حق تعالی نے کھائی ہے اور جواب قسم کا یہہ ہے انما توعدون لصادق وان
الدین لواقع سوا اسکے نہین کہ جو کچھ وعدہ دئیے جاتے ہو تم حشر نشر ثواب عقاب سے البتہ سچا ہے اس مین
کچھہ خلاف نہین اور تحقیق جزا اور حساب البتہ ہونیوالا ہے بیشک و شبہ والسماء ذات الحبک قسم ہے

آسمان صاحب زینت کی یا خداوندا استحکام اور شدت کی یا خوش آئندہ نیک صورت کی یا راہون والے کی
کہ ستارون کی سیرگاہ ہے تبیان مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ مراد اس سے آسمان ہفتم ہے اور
حق تعالی قسم کھا کر فرماتا ہے اِنَّکُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ تحقیق تم اے اہل مکہ البتہ بیچ بات مختلف کے ہو بیچ
پیغمبر کی شان مین کبھی شاعر ٹھہراتے ہو کبھی ساحر بناتے ہو کبھی کاہن کبھی مجنون یا تمھارا قول قرآن شریف کے
حق مین مختلف ہے کبھی شعر کبھی کہانت کبھی کہانیان پہلے لوگون کی کہتے ہو یُؤْفَکُ عَنْہُ مَنْ اُفِکَ پھیر جاتا ہے
اُس سے یعنے ایمان پیغمبر لانے سے یا قرآن پر لانے سے وہ شخص کہ پھیرا گیا ہے علم خدا اور حکم قضا مین ایمان
لانے سے ساتھ پیغمبر کے اور قرآن کے یعنے جو علم الہی مین محروم ہے ایمان بکتاب و پیغمبر سے وہ محروم ہے
فرد علم ازلی مین جو رہا ہے محروم پاتا اُسے راہ راست رافت معلوم قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ لعنت کی گئی جھوٹھ
بولنے والے مختلف باتون والون مین سے مراد اس سے وہ لوگ ہین جو راہون مین جا بیٹھے تھے جو قافلہ
آتا تھا جھوٹھی جھوٹھی باتین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس سے بیان کرکے خدمت سے حضرت کے محروم رکھتے
تھے حق تعالی نے اُنپر لعنت کی اور فرمایا اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ غَمْرَۃٍ سَاھُوْنَ دروغ گو وہ ہین جو کمال جہالت اور نہایت
غفلت مین بھولے ہوئے ہین اوامر اور نواہی الہی کو یَسْئَلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ پوچھتے ہین وہ پیغمبر سے اور
مومنون سے کب ہوگا دن جزا کا کہ تمھارے خدا نے قسم کھا کر کہا ہے ان الدین لواقع اور یہہ بات
جھٹھلانے کی راہ سے اور تمسخر کی کہتے ہین حق تعالی نے فرمایا کہ جزا واقع ہے یَوْمَ ھُمْ عَلَی النَّارِ یُفْتَنُوْنَ جس دن کہ
کافر اوپر آگ کے گرفتار کئے جاوینگے اور جلینگے اور معذب ہونگے اور خزنہ دوزخ انکو کہینگے ذُوْقُوْا فِتْنَتَکُمْ
چکھو تم گمراہی اپنی کو اور عذاب اپنے کو ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتُمْ بِہٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ یہہ ہے وہ چیز کہ تھے تم دنیا مین
ساتھ اُسکے جلدی کرتے اور کہتے تھے متی ہذا الوعد اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ تحقیق پرہیزگار اُس دن بیچ
باغون کے ہونگے اور چشمون روان کے یعنے ایسے باغون مین ہونگے جہان نہرین جاری ہونگی اٰخِذِیْنَ
مَآ اٰتٰھُمْ رَبُّھُمْ لینے والے اُس چیز کو کہ ساتھ فضل اپنے کے دیا انکو پروردگار اُنکے نے ثواب اچھے قول
فعل اُنکے کا اِنَّھُمْ کَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ مُحْسِنِیْنَ تحقیق وہ تھے پہلے داخل ہونے بہشت کے نیک کار فرمایا
کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ تھے وہ تھوری رات سے سوتے تھے باقی نماز پڑھتے تھے یعنے اکثر رات
عبادت مین گذارتے تھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مغرب اور عشا مین نماز نوافل پڑھتے
تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ کم رات اُنپر نہین گذرتی تھی مگر یہہ نماز پڑھتے تھے اول مین
یا اوسط مین یا آخر مین اور اشہر یہہ ہے کہ سوتے نہ تھے جب تک نماز عشا کی نہ پڑھ لین اور نماز عشا بہت رات
گئے پڑا کرتے تھے وَبِالْاَسْحَارِ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ اور تھے وہ بیچ سحرون کے استغفار کرتے تھے یعنے باوجود کم سونے کے

اور بہت عبادت کرنے کے جب سفیدی سحر کی ظاہر ہوتی تھی طلب بخشش کی حق تعالی سے کرتے تھے
اسطرح سے کہ گویا تمام رات گناہوں میں گذاری ہے اور یہ دلیل ہے اپنے عمل پر غرور نکرنے کی اور حساب میں
نہ لانے کی فرد طاعت ناقص ہیری کب موجب غفران ہے جو عبادت اپنی ہے سو بدتر از عصیان ہے
وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ اور بیچ مالوں انکے کے نصیبہ اور بہرہ ہے واسطے سوال کرنیوالوں کے اور نہ سوال
کرنیوالوں کے سمجھ لیجیے کہ محروم بے سوال لوگ مستحق ہیں کہ کسی سے کچھ مانگتے نہیں تونگری کا گمان کرکے
کوئی انکو صدقہ نہیں دیتا یا وہ لوگ ہیں کہ انکی کشت میں زراعت میں نقصان آگیا ہے یا وہ فقیر ہیں کہ بیٹیاں
رکھتے ہیں بیاہنے کو یا وہ غلام ہیں کہ انکے میاں انکو روٹی کپڑا نہیں دیتے اور ہر تقدیر پر وہ اپنے مال میں سے
انکا حق مقرر کرتے ہیں وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ اور بیچ زمین کے نشانیاں ہیں دلیل پکڑنے پر اوپر قدرت
الہی کے واسطے یقین لانے والوں کے جیسے معادن ہیں کہ جواہر طرح طرح کے انمیں سے نکلتے ہیں اور نباتات ہیں
کہ قسم قسم کے انمیں سے اناج اور ساگ پیدا ہوتے ہیں اور حیوانات ہیں کہ نوع نوع کے انمیں جانور موجود
ہیں اور نفس زمین میں بھی دلائل قدرت موجود ہیں کہ کوئی قطعہ اشجار ثمر سے سبز اور شاداب ہے اور
کوئی خشک بے آب وتاب ہے کہیں ہوا سرد ہے کہیں گرم اور کہینکی زمین سخت ہے اور کہینکی نرم کسی جگہہ کی
ہوا حار ہے اور کسی جا کی مرطوب ہے کہینکی سبب خفقان ہے اور کہینکی موجب راحت قلوب وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا
تُبْصِرُونَ اور نشانیاں ہیں بیچ جانوں تمہاری کے کیا پس نہیں دیکھتے تم یہہ استفہام بمعنی امر ہے یعنی نظر
عبرت سے دیکھکر نشانیاں کمال صنعت الہی کی اپنے بیچ مشاہدہ کرو کہ جو کچھ تمام عالم میں ہے وہ تم میں
موجود ہے سیر انفسی کرو اگر سیر آفاقی مقصود ہے نظم جو کہ عالم میں ہے وہ تجھہ میں ہی سب رافت لیئے میں
دیکھہ قدرت رب سر تیرا ہی نمونہ افلاک خاک ہی تو ولی ہے مظہر پاک دونوں آنکھیں تیری ہیں
مہر وماہ تجھہ میں روشن ہی قدرت اللہ رگ وریشے تیرے ہیں جوں اشجار خون بدن میں ہی صورت
انہار دل تیرا مثل عرش بالا ہے مورد نور حق تعالی ہے تو صغیر اور کبیر ہی عالم پر تیرا ہی کچھ اور ہی عالم
جو تجلی کہ تیرے اندر ہے فرش سے عرش تک وہ کب ہے تیری جس جا تلک رسائی ہے وہاں تلک بار
کسنے پائی ہے تو سراپا ہی مظہر باری واسطے تیرے سب ہے گلکاری باغ گیتی تیرے لیئے ہی کھلا چمن
دہر ہی شگفتہ ہوا گوہر بے بہا عجب ہے تو جانتا آپ کو یہ کب ہے تو آپ اپنے کی آبرو کہوتا منہ کو جو کیطرف
ہوتا دیکھہ لیتا ہی سینے میں سب کچھ چمکے ہی اس نگینے میں سب کچھ دل تیرا صاف آئینے سا ہے
جلوہ گر اسمیں اسکے جانا ہے رافت اب اور بس کچھ کہیئے ہی کافی ہے نکتہ چپ رہیئے وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ اور بیچ آسمان کے ہی اسباب
رزق تمہارے کا جو مینہ ہے یا جو کچھ تمہاری قسمت میں رزق ہے وہ لکھا ہوا ہے لوح پر کہ آسمان چہارم پر ہے وَمَا تُوعَدُونَ

اور جو کچھ وعدہ دیئے جاتے ہو تم ثواب بہشت اور نعمتوں اسکا وہ بھی آسمان ہفتم میں ہے نزدیک
سدرۃ المنتہی کے فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ پس قسم ہے پروردگار آسمان کی
اور زمین میں کی تحقیق وہ جو مذکور ہوا رزق اور ثواب البتہ حق ہے مانند اسکے کہ بولتے ہو تم یعنے جیسا کہ شک
نہیں ہے تمکو اپنی بات کہنے میں ویسا ہی شک نہیں ہے میرے رزق دینے میں هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ
ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ کیا آئی ہے تیرے پاس بات مہمانوں ابراہیم علیہ السلام کی کہ گیارہ فرشتے تھے قوم
لوط علیہ السلام کے ہلاک کرنے کو نازل ہوئے تھے اور بعضوں نے لکھا ہے کہ چار ملک مقرب تھے جبرئیل
میکائیل اسرافیل عزرائیل سلام ہو جو اُنپر الْمُكْرَمِينَ مہمان حرمت کئے ہوئے نزد پروردگار کے یا نزدیک
حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے کہ خود بنفس نفیس انکی خدمت میں کھڑے ہوئے إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ
فَقَالُوا سَلَامًا جو وقت کہ داخل ہوئے مہمان اوپر ابراہیم علیہ السلام کے پس کہا سلام کرتے ہیں ہم اوپر تیرے
سلام کرنا قَالَ سَلَامٌ کہا ابراہیم علیہ السلام نے سلام کرتا ہوں میں اوپر تمھارے قَوْمٌ مُّنكَرُونَ گروہ
ہو نہ پہچانے ہوئے یعنے تمھاری شکل کے جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا میں نے صورت میں قامت میں
تم کون ہو کہاں سے آئے ہو انھوں نے کہا ہم مہمان ہیں فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ پس پھر گئے
حضرت ابراہیم طرف اہل اپنی کے اسطرح سے کہ مہمانوں نے نہ جانا کہ کہاں گئے پس لے آئے گاے کا بچہ موٹا بھنا ہوا
فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ پس نزدیک کیا اسکو طرف ان مہمانوں کے جب انھوں نے اسکی طرف میل نکیا
قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ کہا حضرت ابراہیم نے کیا نہیں تم کھاتے ہو یعنے کھاؤ انھوں نے کہا ہم نہیں کھاتے فَأَوْجَسَ
مِنْهُمْ خِيفَةً پس خاطر میں پکڑا ابراہیم نے ان مہمانوں سے ڈر یعنے آپ جی میں ڈرے کہ مبادا یہ چور ہوں
اور میرے زیان کے واسطے آئے ہوں کیونکہ اس زمانے میں جو کوئی کسی سے عداوت رکھتا تھا اُسکے گھر کا
کھانا نہیں کھاتا تھا جب فرشتوں نے حضرت ابراہیم کو خوفناک دیکھا قَالُوا لَا تَخَفْ کہا مت ڈر کہ ہم خدا کے
بھیجے ہوئے ہیں حضرت ابراہیم نے کہا کہ تم نے پہلے سے کیوں نہیں کہا کہ میں اس گوسالے کو ذبح نکرتا اور
اسکی ماں سے نہ چھڑاتا جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پر اُس گوسالہ بریان پر لگا دیا وہ کود کر اپنی ماں کی طرف
بھاگا بی بی سارہ رضی اللہ عنہا نے در کے اوٹ سے یہہ سارا حال مشاہدہ کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
متعجب ہوئے فرشتے پھر باتیں کرنے لگے وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ اور خوشخبری دی حضرت ابراہیم کو ساتھ لڑکے
علم والے کے یعنے تمھارے پسر متولد ہوگا بی بی سارہ سے اسحق نام اور جب وہ بلوغت کو پہنچیگا تو عالم ہوگا فَأَقْبَلَتِ
امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ پس آئی بی بی اسکی سارہ بیچ حیرت کے فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ پس طمانچہ مارا اسنے منہ پر اپنے
جیسی بی بیاں تعجب کے وقت اپنے منہ پر مارتی ہیں اور کہا کیا جنتی ہیں بوڑھی بانجھ قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ کہا

نہین کرنا سمجھ لیجئے کہ طعن فرعون کا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر دلیل ہے اُسکے جہل پر اسواسطے کہ دو چیزوں کے
ساتھ اُسنے طعن کیا جو ضدین ہین سحر کو تو کمال عقل رسا اور ذہن دراک چاہیئے اور دیوانگی کو جہل اور
زوال عقل اور کمال عقل اور زوال عقل دونون البتہ ضد ہین پس جب فرعون پھرا موسیٰ علیہ السلام سے
طعن کرتا ہوا اور قوم اُسکی اُسکے ساتھ ہوئی فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ وَهُوَ مُلِیْمٌ
پس پکڑا ہمنے اُسکو ساتھ غضب اپنے کے اور لشکر اُسکے کو پس پھینک دیا ہمنے اُسکو بیچ دریا کے یعنے ڈبو دیا اور
فرعون مستحق ملامت کے تھا یا ملامت کرنیوالا اپنے آپ کو کہ کیون موسیٰ سے پھرا اور طعنہ زن اُسپر ہوا اور اسی
سبب سے کہا آمنت انہ لا الہ الا الذی آمنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین وَفِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ
اور بیچ ہلاک ہونے عاد کے پند اور عبرت ہے واسطے اہل اعتبار کے جسوقت بھیجا ہمنے اوپر اُنکے باد کو بانجھ یعنے
بے نفع اور بے خیر کو کہ نہ بار ور کرے درخت کو اور نہ بر لائے ابر کو مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِیْمِ
نہ چھوڑا اُس باد نے کسی چیز کو کہ گذرے اوپر اُسکے مگر یہہ کہ کر دیا اُسکو مانند ہڈی گلی ہوئی کے یا گھاس خشک کے
وَفِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِیْنٍ اور بیچ قصے قوم ثمود کے بھی نشانیان ہین واسطے ڈرنے والون کے
جسوقت کہا گیا واسطے اُنکے بعد جھٹلانے صالح علیہ السلام کے اور پانون کاٹنے ناقہ کے کہ تم فائدہ اُٹھاؤ
زندگانی اپنی سے تا وقت عذاب کہ تین روز بعد ہوگا فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ پس سرکشی کی اُنھون نے حکم
پروردگار اپنے کے سے اور اپنے حال کا کچھ تدارک نہ کیا فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ پس پکڑا
اُنکو کڑک نے کہ عذاب ہلاک کرنیوالا تھا بعد تین دن کے اور وہ دیکھتے تھے یا انتظار کرتے تھے مراد صاعقہ سے
صیحہ جبرئیل ہے علیہ السلام فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِیَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِیْنَ پس نکر سکے کھڑا ہونا یہہ کنایہ
اُنکے عجز سے ہے یعنے اتنی قدرت نہ ہوئی کہ اُٹھکر بھاگ جائین عذاب سے یا کھڑے رہکر دفع عذاب کی تدبیر کرین
وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اور ہلاک کیا قوم نوح علیہ السلام کو پہلے قوم عاد کے اور ثمود کے اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ
تحقیق وہ تھے قوم فاسق وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ اور آسمان کو بنایا ہمنے ساتھ قوت
الوہیت کے یا ساتھ قدرت کے کہ اُسکے پیدائش پر رکھتے تھے ہم اور تحقیق ہم اُسکو کشادہ کرنیوالے ہین وَالْاَرْضَ
فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ اور زمین کو بچھایا ہمنے پس اچھا بچھونا کرنیوالے ہین وَمِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا
زَوْجَیْنِ اور ہر چیز سے جو موجودات ہے پیدا کیا ہمنے دو قسمین کہ ایک جوڑا دوسرے کا ہے پھر وہ یا تو بحسب
شکل ہے جیسے مرد اور زن یا بحسب ضد ہے جیسے نور اور ظلمت یا آگے پیچھے آنیوالا ہے جیسے رات دن یا بطریق
مخالفت ہے جیسے تر اور خشک اور اسی پر قیاس کر لیجئے آسمان زمین بحر بر گرمی سردی جن انس کو اور صفات
سے علم اور جہل جبن اور شجاعت جود اور بخل کو اسیطرح جیسے ہے حق اور باطل کفر اور ایمان شقاوت اور سعادت

حلوا اور مرض اور صحت غنا اور فقر ضحک اور بکا فرح اور غم موت اور حیات اور سوا اسکے لعلکم تذکرون
تو کہ تم نصیحت پکڑو اور جانو کہ وحدانیت صفت میری ہے کیونکہ تعدد خواص ممکنات کے سے ہے اور مین
واجب بالذات ہون اور واجب قابل تعدد اور انقسام کے نہین رباعی قسمت سے تعدد کے منزہ ہے وو
اشتراک سے پاک وحدت حق سمجھو واحد متکثر نہین ہوتا رافت وہ ایک ہی دخل وہان دوئی کا مت دو
ففروا الی اللہ پس بھاگو کفر سے طرف توحید خدا کے یا عذاب اسکے طرف ثواب اسکے کے یا گناہ سے طرف طاعت
اسکی کے یا ماسوی اللہ سے طرف اللہ کے یا بھاگو طرف اللہ کے ساتھ قطع تعلقات کے یا اپنی صفاتون سے طرف صفات
حق کے بلکہ اپنی خودی سے فرار کرو اور بخدا اقرار پکڑو نظم تا نہ بھاگو گے خودی سے نہ ملو گے بخدا قطع اس راہ کا وابستہ
بخود رفتن ہے فصل جب آپ سے رافت ہو میسر ہی او وصل جسکو کہتے ہین گسستن وہی پیوستن ہے انی
لکم منہ نذیر مبین تحقیق مین واسطے تمھارے عذاب خدا سے ڈرانے والا ہون ظاہر یا بیان کرنے والا ہون
وہ چیز جس سے ڈرنا چاہئے ولا تجعلوا مع اللہ الہا آخر اور مت مقرر کرو ساتھ اللہ کے معبود اور انی
لکم منہ نذیر مبین تحقیق مین واسطے تمھارے خدا سے بیچ عبادت غیر اسکی کے ڈرانے والا ہون انکار ا
کذلک ما اتی الذین من قبلھم من رسول الا قالوا ساحر او مجنون اسیطرح کہ قوم تیری تجھے
نسبت سحر اور جنون کی کرتی ہے نہ آیا تھا ان لوگون کو جو پہلے ان سے تھے یعنے ان کفار مکہ سے کوئی پیغمبر مگر کہا
انھون نے کہ وہ جادوگر ہے یا دیوانہ جو اسنے معجزہ دکھایا تو اسے جادو بنایا اور جو بعث اور حشر کا احوال سنایا
تو اسکو دیوانہ ٹھہرایا اتواصوا بہ کیا ایک دوسرے کو وصیت کرتے آئے ہین ساتھ اس بات کے یہ سب
ہی کہتے ہین یہہ استفہام بمعنے نفی ہے یعنے پہلے لوگون نے پچھلون کو وصیت نہین کی بل ھم قوم طاغون
بلکہ وہ ایک قوم ہین نافرمان سرکش اور سرکشی کی جہت سے اسبات پر ہین فتول عنھم پس منہہ پھیرلے
ان سے یعنے انکی مکافات سے روگردانی کر جب تک کہ حکم قتال کا اسکے نہ آوے فما انت بملوم پس نہین ہے تو
ملامت کیا گیا نزدیک خدا کے بسبب اعراض کے انسے معالم مین لکھا ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی نہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ غمناک ہوئے کہ شاید وحی منقطع ہوئی اور عذاب نزدیک آیا حق
تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی وذکر فان الذکری تنفع المؤمنین اور نصیحت کر پس تحقیق نصیحت فائدہ دیتی
ہے ایمان والون کو یعنے کافرون کے عناد کے سبب تربیت سے مومنون کے غفلت نہ کیجیے جسطرح پند اور
وعظ کرتے آئے ہو اسپر ثابت رہئے کہ نصیحت مین فائدے بہت ہین فصول میں لکھا ہے کہ کلام واعظ دس
چیزون کے مشتمل چاہئے تو کہ سامعون کو نفع پہنچاوے اول نعمت الہی لوگون کو یاد دلاوے تا شکر اسکا ادا کرین
دوسرے ثواب جنت اور بلا کا ذکر کرے تو کہ اسپر صبر کرین تیسری گناہون کا عذاب بیان کرے تو کہ لوگ باز رہین

اور توبہ کرین چوتھے فریب اور مکر شیطان کی بتاوے تو کہ اُس سے حذر کرین پانچوین فنا اور زوال اور بے اعتباری دنیائے پریشان کی روشن کرے تو کہ دل اُس سے نہ لگائین چھٹی موت کو یاد دلوائے تاکہ وہان کے جانے کی تیاری کرین ساتوین مذکور قیامت کا بہت کرے تاکہ اس دن کے کامون مین مشغول رہین آٹھوین درکات دوزخ کے اور عقوبات وہان کے بیان کرے تاکہ اُس سے ڈرین نوین درجات بہشت کے اور قیام وہان کے نعمتون کے شمار کرے تاکہ اُسپر راغب ہون دسوین بنا کلام کی اوپر خوف اور رجا کے رکھے کبھی عظمت کبریا اور ہیبت الٰہی بیان کرے کہ لوگ ڈرین اور کبھی رحمت اور مغفرت اور مہربانی اور شفقت حق تعالیٰ کی تقریر کرے کہ امیدوار ہون اُسکی جناب سے پس یہہ باتین جس پند اور وعظ مین ہونگی وہ بہت نافع اور سودمند ہوگا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اور نہین پیدا کیا جن کو اور آدمی کو اہل ایمان مین سے مگر واسطے اِسکے کہ عبادت کرین یا نہین پیدا کیا مجموع اُنکے کو مگر واسطے اِسکے کہ امر کرون مین ساتھ عبادت کے اور امر بعبادت کیا ہے وما امروا الا لیعبدوا اللہ اور مجاہد نے کہا کہ نہین پیدا کیا مین نے جن اور انس کو مگر واسطے اِسکے کہ پہچانین مجھے اور سب پہچانتے ہین اللہ کو اتنا فرق ہے کہ بعضے فرمانبرداری کرتے ہین اُسکی اور بعضے عبادت مین شریک ٹھہراتے ہین مَا اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَا اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ اور نہین چاہتا مین اُنسے کچھ رزق اور نہین چاہتا مین یہہ کہ کھلاوین مجھکو بلکہ رزق اور طعام دینا میری صفت ہے اور کسیکی نہین سوا میرے اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ تحقیق اللہ وہی ہے رزق دینے والا نہ غیر اُسکا اور استوار قدرت اپنی مین نظم وہی رزاق مطلق رزق سب کو دینے والا ہے نوال فضل سے اُسکے ہر ایک پاتا نوالا ہے کسی صورت فتور اُسکی نہین ہے کارسازی مین کسی عنوان قصور اُسکی نہین بندہ نوازی مین فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنِ پس تحقیق واسطے اُن لوگون کے کہ ظلم کیا اُنھون نے اوپر اپنے کفر اختیار کر کر یعنے اہل مکہ ایک ڈول ہے عذاب سے مثل ڈول یارون اُنکے کے جو کافر گذرے ہین پہلے اُنکے یعنے اُنپر بھی وہی پہنچیگا جو اُنپر پہنچا تھا پس چاہیے کہ نہ جلدی مانگین مجھ سے فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ یَّوْمِهِمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ پس وائے ہے واسطے اُن لوگون کے کہ کافر ہوئے عذاب دن اُنکے سے جو وعدے دیئے گئے ہین ساتھ اُس دن کے کہ قیامت کا ہے یا دن بدر کا ہے ؏

سورۃ طور مکی ہے اُنچاس آیتین ایک ہزار پچاون حروف ہین تین سو بارہ کلمات ہین فواصل اُسکی مین رعا ہین تطبیق اُسکی ساتھ سورۃ ذاریات کے یہہ ہے کہ ختم اُسکا بذکر قیامت تھا آغاز اسکا بذکر وقوع عذاب ہوا

سورۃ الطور مکیۃ وہی اربعون وتسع آیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالطُّوْرِ قسم ہے کوہ طور سینا کی کہ جبل زبیر ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام اُسپر کلام الٰہی سنتے تھے اور بعضون نے

کہا ہے کہ مراد اس سے مطلق پہاڑ ہین کہ زمین کی میخین ہین فائدے سُنکے اُنمین بہت ہین وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ
اور قسم ہے کتاب لکھی ہوئی کی فِي رَقٍّ مَنْشُورٍ بیچ صحیفے کھلے ہوئے کے مراد اس سے قرآن شریف
ہے یا لکھا ہوا لوح محفوظ کا ہے اس تقدیر پر رق منشور مجاز ہے کیونکہ لوح زمرد سبز کی ہے اور رق کی
معنی نامے کی ہین اور چلنے گواہون کے بھی کہتے ہین یا مراد الواح موسی علیہ السلام ہین یا کتاب توراۃ کہ
کہ اسمین نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مسطور تھی یا کتاب حفظہ یا کتاب فرشتون کی کہ حق تعالی نے انکو
لکھ دی ہے علم گذشتہ اور ابتداء اسمین پڑھ لیتے ہین وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ اور قسم ہے گھر آباد کی وہ کعبہ
ستر لقبیہ ہے کہ طواف کرنیوالون سے اور مجاورون سے معمور ہے یا صراح ہے کہ مقابل خانہ کعبہ کے نہ
آسمان ہفتم پر واقع ہے اور کثرت ملائکہ سے معمور ہے وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ اور قسم ہے چھت بلند کئے گئے کی
کہ آسمان ہے مجمع انوار حکمت اور مخزن اسرار فطرت یا عرش عظیم ہے وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ اور قسم ہے دریا
جھونکے ہوئے اور گرم کئے ہوئے کی کہ جہنم ہے یا بحر محیط ہے یا بحر الحیوان ہے کہ زیر عرش ہے چالیس صباح
قبرون پر ترشح اسکا بعد نفخہ اول کے کرینگے یا نفخہ ثانیہ مین لوگ اس سے اٹھین سمجھ لیجئے کہ نزدیک صوفیہ
کے طور نفس ہی کہ کلیم قلب حق تعالی سے اسپر مناجات کرتا ہے اور کتاب مسطور ایمان ہی کہ رق منشور قلب
پر رحمت ازلیہ سے لکھا گیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کتب فی قلوبہم الایمان اور بیت المعمور لطیف سیر عارفان
ہے یا سیر صوفیان ہے کہ تجلیات الہیہ سے آباد ہی اور سقف مرفوع روح رفیع القدر ہی کہ سقف خانہ دل
ہے اور بحر مسجور دل عشاقان کبریا ہے کہ شعلہ شوق سے گرم کیا گیا ہے نظم جو یہان نفس ہی سو رافت
وہ طور سینا ہے کلیم قلب مناجات اسپہ کرتا ہے کتاب جو ہر ایمان ہی جو کہ ہے مسطور میان قلب
کہ ہے وہ صحیفہ منشور وہ گھر تجلی حق سے سدا ہی جو معمور وہ گھر ہی عارفونکا جو کہ ہے سراسر نور ہے جسکی
شان ہین وارد کہ سقف ہی مرفوع وہ سقف خانہ دل ہی بلند مرتبہ روح جسے کہ کہتے ہین دریاے شور افزا
کرم بناز عشق خدا دل ہی وہ سراپا کرم اور جواب قسم کا یہ ہے إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ تحقیق عذاب
پروردگار تیرےکا البتہ ہونیوالا ہے مَا لَهُ مِنْ دَافِعٍ نہین ہے واسطے اس عذاب کے کوئی ٹالنے والا بلکہ
وہ ہر طرح ہر حال ہوگا يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا جسدن کہ پھٹ جاویگا آسمان پھٹ جانا کر وَتَسِيرُ الْجِبَالُ
سَيْرًا اور چلنے لگین گے پہاڑ چلنا کر فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ پس واے ہے اسدن واسطے جھٹلانیوالونکے
کہ خدا اور رسول کی باتونکو جھٹلاتے ہین الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ وہ جو بیچ جھگڑے کے ہین جھوٹی
باتون مین کہ قرآن شریف کو کہانیان بناتے ہین اور نبی آخر زمان کو جھٹلاتے اور بعث مین انکار لاتے ہین بازی
کرتے ہین یعنے مرتکب ان باتونکے ہوتے ہین غفلت کی سبب سے اور بیہودہ بکتے ہین يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ

دَعًّا ڈرو اُس دن سے کہ دھکے دئے جاوینگے کافرونکو طرف آگ دوزخ کے دھکے دینا کر لکھا ہی کہ ہاتھ
کافرون کے اُنکی گردنونمین باندھ پیشانی پشت پا پر رکھ کر دوزخ مین دھکا دیکر گراوینگے اور کہینگے هٰذِهِ النَّارُ
الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ یہہ وہ آگ ہی کہ دنیا مین تھے تم اُسے جھٹلاتے اور باور نہین کرتے تھے اور
وحی پیغمبر کو سحر جانتے تھے أَفَسِحْرٌ هٰذَا أَمْ أَنْتُمْ لَا تُبْصِرُونَ کیا جادو ہی یہہ کہ دیکھتے ہو تم یا نہین دیکھتے
یہان جیسے دنیا مین کہتے تھے کہ ہماری نظر باندھ دی ہی اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ
داخل ہو دوزخ مین پس صبر کرو اوپر عذاب اُسکے کے یا نہ صبر کرو اور چیخو چلاؤ تم برابر ہی اوپر تمھارے صبر اور بے
صبری کہ اُس سے چھوٹ نہ سکوگے ہمیشہ اسی عذاب مین رہوگے إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ سوا اسکے نہین
کہ جزا دئے جاؤگے تم وہ چیز کہ تھے تم عمل کرتے دنیا مین إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ تحقیق پرہیز کرنیوالے شرک
اور کفر سے بیچ بہشتون کے اور نعمتون کے ہین فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ خوشی کی باتین کرتے ہین اور خو
پانیوالے ہین ساتھ اُس چیز کے کہ دی ہی اُنکو پروردگار اُنکے نے کرامتون ہمیشگی کے سے وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ
عَذَابَ الْجَحِيمِ اور بچالیا اُنکو پروردگار اُنکے نے عذاب دوزخ کے سے اور خزنہ بہشت ہمیشہ اُنکو کہینگے كُلُوا وَ
اشْرَبُوا هَنِيئًا کھاؤ کھانے بہشت کے اور پیو شرابین وہان کی پچتی ہوئی بغیر بدہضمی کے اور یہہ بدلا ہی
واسطے تمھارے بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ بسبب اُس چیز کے کہ تھے تم دنیا مین عمل کرتے سمجھ لیجئے کہ اگرچہ یہہ وعدہ ہمارے
اعمال پر ہی لیکن اصل فضل الہی ہی نظم نہین اعمال مین یہان زور بازو کہ تیرے عدل سے ہون ہم ترازو
تو فضل اپنے سے کیجو رستگاری نہ عدل اپنے سے کیجو شماری مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَصْفُوفَةٍ تکیہ لگائے ہوئے
بہشت مین تختی اوپر تختون زر سے بنے ہوئے کے مین یا اوپر تختون صف باندھے ہوون کے وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ
اور بیاہ دیا ہمنے اُنکو ساتھ کواریون اچھی آنکھون والیون کے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ اور جو کہ
ایمان لائے خدا اور رسول پر اور پیروی کی اُنکی اولاد خورد اُنکی نے بیچ ایمان کے روز میثاق مین نہ
أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ ملایا ہمنے ساتھ اُنکے اولاد اُنکی کو بہشت کے جانے مین یا درجات پانے مین یعنے اگر
آباؤن کے درجے بلند ہونگے تو اولاد کے بھی ویسے ہی درجے بلند کرینگے تاکہ باپون کی آنکھین ٹھنڈی ہون
اولاد کو دیکھ کر وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ اور نہ کم دیا ہمنے باپون کو اس ملانے کے سبب سے ثواب عملون انکے
سے کچھ یعنے اولاد کو آبا کے درجے دینگے بغیر نقصان ثواب آبا کے کچھ آبا کو ثواب مین کمی نہوگی اپنے فضل سے ہم اولاد
کے درجے بڑھاوینگے كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ہر آدمی عاقل بالغ مکلف بیچ اُس چیز کے کہ کمایا ہی
گرفتار ہی دن قیامت کے یعنے ہر ایک اپنے عمل کے ثواب سے وابستہ ہی اُس سے چھٹکارا پانا محال ہی اور زن مکلفہ
کا بھی یہی حال ہی وَأَمْدَدْنَاهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ اور مدد دی ہمنے متقیون کو یعنے جو کچھ دیا تھا انکو

اور زیادہ کیا ساتھہ میوؤن کے جس نوع کے چاہین اور گوشت کے اس چیز کے کہ خواہش رکھتے ہین یتنازعون
فیہا کاسا ایک دوسرے سے چھین لیوینگے بیچ بہشت کے یعنے آپسمین دینگے اور لینگے پیالے بھرے ہوے
شراب بہشت سے اور اصح یہہ ہے کہ یہان کاس بمعنے شراب اور مے ہے تسمیہ محل باسم حال واقع ہے
یعنے سب کو پلاوینگے مے کہ لا لغو فیہا ولا تاثیم کہ نہین بیہودہ بکنا بیچ اسکے اور نہ گنہگاری یعنے وقت
پینے کے قضیہ جھگڑا نکرینگے بیہودہ لغو نہ بکین گے اور کچھہ فعل ان سا صادر ہوگا کہ موجب گناہ کا ہو ویطوف
علیہم غلمان لہم اور طواف کرینگے اوپر انکے یعنے گرد انکے پھرینگے واسطے خدمت کے غلام خادم جو واسطے
انکے ہین لڑکون کی شکل خوب صورت کانہم لؤلؤ مکنون گویا کہ وہ صفا اور لطافت مین موتی ہین پوشیدہ
صدف مین کہ ہاتھہ کسیکا انہین نہین پہنچا اور تصرف کسیکا انپر نہین ہوا معالم التنزیل مین قتادہ
رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کسی نے حضرت سے پوچھا یا رسول اللہ خادم جب ایسے ہونگے تو مخدوم
کیسے ہونگے فرمایا فضل مخدوم کا خادم پر مثل ماہ بدر کے ہے تمام ستارون پر واقبل بعضہم علی بعض
یتساءلون اور منہہ کرینگے بعضے انکے یعنے بہشتون سے اوپر بعضون کے پوچھتے ہوئے احوال اعمال
انکے کا قالوا انا کنا قبل فی اہلنا مشفقین کہینگے وہ کہ تحقیق تھے ہم پہلے اس سے بیچ اہل اپنی کے دنیا مین
ڈرنے والے عذاب خدا سے یا بدی قضا سے یا خاتمہ کار اور مآل حال اپنے سے فمن اللہ علینا ووقنا عذاب
السموم پس احسان رکھا اللہ نے اوپر ہمارے ساتھہ رحمت کے یا توفیق عصمت کے اور بچایا ہمکو عذاب آگ سے
کہ مثل باد گرم کے مسام مین نفوذ کرتی ہے بعضون نے کہا ہے کہ سموم نام جہنم کا ہے انا کنا من قبل
ندعوہ تحقیق ہم تھے ہم پہلے اس سے دنیا مین پکارتے اسکو اور دوزخ سے امن چاہتے پس اسنے قبول
فرمائی دعا ہماری انہ ہو البر الرحیم تحقیق وہ ہے احسان کرنیوالا بندون پر مہربان دعا کرنیوالون پر لکھا ہے
کہ بعضے لوگ راہون میں مکے کے جا بیٹھتے تھے اور قافلے عرب والون کے جو آتے تھے تو انکو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے پھراتے تھے اور نسبت سحر و شعر اور کہانت اور جنون کی آپکے جناب مقدس کو ٹھہراتے
تھے ان باتون سے آپ خاطر عاطر پر ملالت لاتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی کہ فذکر پس نصیحت کر اے
محمد ساتھہ قرآن کے اہل مکہ کو اور ثابت رہ اسپر اور باتون پر مشرکون کے غم مزاج اشرف پر لا فما انت
بنعمت ربک بکاہن ولا مجنون پس نہین ہے تو ساتھہ نعمت پروردگار اپنے کے کاہن کہ خبر دے
غیب کی بغیر نزول وحی کے اور نہ دیوانہ کہ ہوش اڑ گیا ہو یا جنون گرفتہ ہوا ام یقولون شاعر نتربص بہ
بلکہ کہتے ہین کہ شاعر ہے نہ نبی انتظار رکھتے ہین ہم ساتھہ اسکے ریب المنون حادثہ روزگار کا یعنے امیدوار
ہین کہ مر جاوے جیسے اور شاعر مر گئے یا موت اسکی مثل موت آبا اسکے کے ہو کہ جلد مر جاوے کو نہ پہنچے

قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِیْنَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم منتظر رہو مرگ میرے کے پس تحقیق
مین بھی ہلاکت کا تمھارے انتظار کرتا ہون جیسے کہ تم میرے ہلاکت کے منتظر ہو اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ
کیا حکم کرتے ہین انکو عقلا انکے ساتھ اس تناقض کے کہ تجھے کاہن کہتے ہین اور کہانت کو عقل درکار ہے
اور مجنون ٹھہراتے ہین اور جنون کا جمع ہونا ساتھ عقل کے دشوار ہے اور نسبت بشعر کرتے ہین اور ساتھ
کمال فکر اور تیزی ہوش کے وابستہ مضمون اشعار ہے اہل جنون سے موزون ہونا دور از کار ہے پس یہہ
باتین مقتضائے عقل سے بعید ہین اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ بلکہ یہہ گروہ حد سے گذرنیوالے ہین جھگڑے مین
اور عناد مین اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ بلکہ کہتے ہین کہ بنا لیا ہے قرآن کو اپنی طرف سے اُسنے اور یہہ نہین
ہے جو یہہ کہتے ہین بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بلکہ تکبر اور حسد سے نہین ایمان لاتے فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ
پس چاہیئے کہ لے آوین بات مانند قرآن کے اگر ہین سچے اسمین کہ قرآن کو اپنی طرف سے بناتے ہین پس
انمین جو فصحا اور بلغا ہین وہ بھی مثل اسکے بناوین اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ کیا پیدا کئے گئے ہین یہہ بن
کسی چیز کے یعنے بن ما باپ کے غرض یہہ ہے کہ یہہ بھی آدمی ہین کچھ جماد نہین ہین کہ عقل نہین رکھتے اور بعضون
نے یہہ معنے کہے ہین کہ کیا یہہ مخلوق ہین بن خالق کے اور یہہ محال ہے کہ محدث بن محدث کے ہو اَمْ هُمُ
الْخٰلِقُوْنَ کیا وہ وہی ہین پیدا کرنیوالے اپنے آپ کو اور یہہ ظاہر جھوٹھہ ہے کہ نیست کیونکر ہستی دیگا
اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کیا پیدا کیا ہے اُنھون نے آسمانون کو اور زمین کو اور یون نہین بَلْ لَّا
يُوْقِنُوْنَ بلکہ وہ نہین یقین لاتے اور اپنے آپ کو گمانون مین بھٹکاتے ہین اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ کیا
نزدیک انکے ہین خزانے پروردگار تیرے کے یعنے خزانے فضل کے یا نبوت کے تو کہ جسے چاہین دیوین یا
خزانے علم کے تو کہ معلوم کرین کہ لائق منصب نبوت کے کون ہے اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ کیا وہ داروغہ ہین کہ جو
چاہین کرین اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ کیا واسطے انکے سیڑھی ہے کہ اُسپر چڑھہ کر آسمان پر جاکر
سنتے ہین بیچ اسکے فرشتون کی باتین اور جو کچھہ غیب سے انپر وحی آتی ہے اور جو ایسا ہے فَلْيَاْتِ
مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ پس چاہیئے کہ لے آوے سننے والا انکا کہ آسمان پر جاکر کلام غیب سناوے دلیل ظاہر
کہ صدق استماع پر اسکے گواہ ہو اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ کیا واسطے اللہ تع کے ہین بیٹیان اور واسطے
تمھارے بیٹے اس فقرے مین بے وقوفی اور جہل مشرکون کا بیان فرمایا ہے اور یہہ مضمون بہت گذرا ہے
اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ کیا مانگتا ہے تو انسے اوپر تبلیغ رسالت کے بدلا تا وان زدہ ہون پس
وہ الزام تاوان کے سے بوجھل ہون اور منہہ تجھہ سے پھیراوین اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ کیا نزدیک
انکے علم غیب ہے یا لوح محفوظ جسمین غیب مکتوب ہے پس وہ لکھہ لیتے ہین کہ پیغمبر قیامت اور بعث کے خبرین

باطل مین یا لکھہ لیتے ہین کہ موت تیری کب آویگی اور ایسا نہین اَمۡ یُرِیۡدُوۡنَ کَیۡدًا بلکہ ارادہ کرتے ہین مکر
تیرے حق مین فَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا هُمُ الۡمَکِیۡدُوۡنَ پس جو لوگ کہ کافر ہین وہ ہی مکر کئے گئے ہین یعنے سزا اور
وبال مکر کا اُنکے انہین کی طرف پھریگا اور جنگ بدر مین مارے جاوینگے اَمۡ لَهُمۡ اِلٰهٌ غَیۡرُ اللّٰهِ کیا واسطے اُنکے معبود
ہے سوا اللہ کے کہ عذاب اُنکے سزای مکر کا اُن سے دور کرے سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ پاک ہے اللہ
اُس چیز سے کہ شریک لاتے ہین فرد دیدۂ غیر سے بری دامن پاک یار ہے شرک کا وہان تلک رسا کرد ہی
نے غبار ہے لکھا ہے کہ معاندان قریش کہتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فاسقط علینا کسفا
من السماء یعنے گرا اوپر ہمارے ٹکڑا آسمان سے اگر راست گو ہے تو وعدہ عذاب مین حق تعالی نے یہہ آیت نازل
کی وَاِنۡ یَّرَوۡا کِسۡفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا یَّقُوۡلُوۡا سَحَابٌ مَّرۡکُوۡمٌ اور اگر دیکھین ایک ٹکڑا آسمان سے گرتا ہوا اوپر
سر اُنکے کے کہینگے عناد اور تکبر کے سبب سے کہ یہہ ٹکڑا آسمان کا نہین بلکہ یہہ بادل ہین تہ بتہ حاصل یہہ ہے
کہ آثار عذاب بھی اگر دیکھینگے تو بھی اپنے کفر سے باز نہ آوینگے فَذَرۡهُمۡ پس چھوڑ دے اُنکو جنگ وجدل
ست کر کہ ہنوز اُنکے قتال پر مامور نہین ہے تو اور اُن سے بدلا لینے کا ارادہ ست کر حَتّٰی یُلٰقُوۡا یَوۡمَهُمُ
الَّذِیۡ فِیۡهِ یُصۡعَقُوۡنَ یہان تک کہ ملاقات کرین دن اپنے سے وہ دن جو بیچ اُسکے بیہوش کئے
جاوینگے یا ہلاک کئے جاوینگے نفخہ اولی سے یَوۡمَ لَا یُغۡنِیۡ عَنۡهُمۡ کَیۡدُهُمۡ شَیۡـًٔا وَّلَا هُمۡ یُنۡصَرُوۡنَ جس دن
کہ نہ کفایت کرے گا اُنسے مکر اُنکا کچھہ عذاب سے اور نہ وہ مدد دئے جاوینگے یعنے کوئی بار عذاب سے نہ چھڑا سکیگا
اور اُس دن سے مراد دن قیامت کا ہے یا روز بدر وَاِنَّ لِلَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا عَذَابًا دُوۡنَ ذٰلِكَ اور تحقیق واسطے
اُن لوگون کے کہ کافر ہوئے عذاب ہی غیر عذاب آخرت کے سے کہ عذاب قبر ہے یا مواخذہ دنیا مین ساتھہ قتل کے
یا قحط ہفت سالہ کے وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَهُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ اور لیکن بہت کفار نہین جانتے اُسکو وَاصۡبِرۡ لِحُکۡمِ رَبِّكَ
فَاِنَّكَ بِاَعۡیُنِنَا اور صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے بیچ مہلت دینے کافرون کے اور رنج کھینچنے اپنے کے پس
تحقیق تو بیچ آنکھون ہماری کے ہے یعنے ہماری نگاہداشت مین ہے ہم حفاظت تیری کرتے ہین وَ
سَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ حِیۡنَ تَقُوۡمُ اور نماز پڑھ ساتھہ فرمان پروردگار اپنے کے اُسوقت کہ اُٹھے خواب سے
یا پاکی بیان کر ساتھہ تعریف پروردگار اپنے کے جسوقت کہ کھڑا ہو تو واسطے نماز کے یعنے سبحانک اللھم وبحمدک
وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک پڑھ یا جسوقت کہ مجلس سے اُٹھے کہہ سبحانک اللھم وبحمدک
اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک حدیث مین ہے کہ جو کوئی یہہ کلمات اُٹھتے ہوئے مجلس سے پڑھیگا
جو لغو اور لہو کہ اُس مجلس مین واقع ہوا ہو گا اُسکا کفارہ ہو جاویگا وَمِنَ الَّیۡلِ فَسَبِّحۡهُ اور بعضے رات سے پس نماز
پڑھ واسطے اللہ کے یا تسبیح کہہ اُسکی کہ عبادت شب کی ریا سے دور اور نفس پر سخت ہے وَاِدۡبَارَ النُّجُوۡمِ

اور نماز

اور نماز پڑھ پیچھے چھپ جانے تاروں کے روشنی صبح سے یعنے دو رکعت سنت قبل صلواۃ فجر ادا کر اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے نماز صبح ہے۔ سورۃ نجم مکی ہے اٹھہتر آیتین ہین تین سو ساٹھ کلمات ہین گیارہ سو چھیالیس حروف ہین فواصل اسکی اہواں ہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ طور کے ظاہر ہے کہ اختتام اسکا ادبار النجوم تھا افتتاح اسکا والنجم اذا ہوا ہوا

سورۃ النجم مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم ستون واثنا ایۃ

جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم دعوت اسلام ظاہر فرمانے لگے مشرک طعن کرنے لگے کہ محمد نے راہ گم کیا اس آبا کا رستہ چھوڑ دیا حق تعالی نے فرمایا وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی قسم ہے ستارے کی جب طلوع ہو یا غروب ہو مراد اس سے سب ستارے ہین کہ بحر اور بر مین جنسے مسافر راہ پہچانتے ہین یا وہ کواکب ہین جو وقت ولادت ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آگئے تھے بزمین یا وہ نجم ہین جو رجم ہین برای شیاطین اور بعضوں کے نزدیک ستارہ ثریا ہے یا زہرہ یا زحل اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد نجم سے قرآن ہے اور ہوی بمعنے نزل ہے یعنے قسم ہے سور اور آیات قرآنی کی جب نازل ہون اور حضرت امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ مراد نجم سے ستارہ وجود باجود مصطفوی ہے کہ اترا ہے آسمان سے شب معراج مین اور لباب مین ہے کہ مراد وہی جناب رسالت مآب ہین جب چڑھے معراج کو کیونکہ ہوی سے دونون معنے نکلتی ہین اور محققین نے کہا ہے کہ قسم ہے ستارہ دل پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ فلک توحید پر ماسوی سے منقطع ہوا اور جواب قسم کا یہہ ہے مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی نہین بہک گیا صاحب تمھارا اور نہ راہ سے پھر گیا صاحب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اسواسطے کہ آپ مامور تھے ساتھ صحبت کرنے کافرون کے واسطے دعوت کرنے انکے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اور نہین بولتا ہے خواہش نفس اپنی سے اور از روے طبع اپنے سے یعنے باطل باتین نہین کہتا یا بولنا اسکا ساتھ قرآن کے اسکی خواہش سے نہین اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی نہین وہ کلام اسکا مگر وحی ہے کہ بھیجی جاتی ہے اسپر عَلَّمَہٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی سکھائی اسکو یہہ وحی اور لایا اسپر فرشتہ سخت قوت والا یعنے جبرئیل علیہ السلام اور قوت اسکی یہہ ہے کہ تمام شہر لوط علیہ السلام کا اکھیڑ کر اپنے پر پر اٹھا نزدیک آسمان کے لے گئے اور ایک آواز سے انکے تمام قوم ثمود مرگئی ذُوْ مِرَّۃٍ صاحب شکل اچھی نیک کا فَاسْتَوٰی پس سیدھا کھڑا ہوا جبرئیل اس چیز پر کہ مامور ہے یا مستقیم ہوا اپنے کام مین یا پورا نظر آیا اوپر شکل اصلی اپنی کے وَھُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی اور وہ بیچ کنارہ بلند تر کے تھا آسمان سے یعنے نزدیک مطلع آفتاب کے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھا اور کسی نے جبرئیل کو صورت ملکی پر نہین دیکھا سوا آپکے اور آپنے دو بار دیکھا ایکبار تو یہین کہ دیکھتے ہی بیہوش ہوگئے پھر جو ہوش مین آئے تو جبرئیل کو اپنے پاس کھڑا پایا ایک ہاتھ سینہ

بے کھینچے پر آپکے دھرے ہوئے اور ایک ستارے پر چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے ثُمَّ دَنٰی پھر نزدیک آئے جبرئیل پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اسکے کہ دیکھکر آپ بیہوش ہوگئے تھے فَتَدَلّٰی پس سر جھکایا واسطے باتیں کرنیکے
فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی پس تھی مسافت درمیان جبرئیل اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدار دو کمان
کے یا زیادہ نزدیک اس سے فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی پس وحی پہنچائی جبرئیل نے طرف بندۂ خدا کے کہ محمد ہیں
صلی اللہ علیہ وسلم جو وحی کی اللہ نے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے یہہ معنی لکھی ہیں دنی یعنے نزدیک
ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ پروردگار اپنے کے بکیف فتدلی پس اٹھایا حجاب کو اور گذر گئے پھر اور
حجاب قطع کر گئے پھر اور یہان تک کہ کسی ملک مقرب نے آپکو نہ دیکھا دیکھا گیا کوئی یار یاب ہی تنہا تنہا تھے
کہ ستر ہزار حجاب نور کے اور ستر ہزار حجاب ظلمت کے اور ستر ہزار حجاب زمرد کے اور ستر ہزار حجاب موتی کے
اور ستر ہزار حجاب یاقوت کے سے گذر گئے حتی کان بین الحبیب والمحبوب قاب قوسین اور اگر اسی پر اکتفا فرماتے
تو وہم مکان کا ہوتا اسواسطے فرمایا او ادنی بلکہ قریب تر اس سے بھی تا کسیکو وہم مکان نرہے اور شرح عوارف
میں لکھا ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جبرئیل سے جدا ہوئے سات مقاموں پر گذرے کہ ہر مقام
سو ہزار درجے عرش سے تا تحت الثری تھا جبرئیل امین کہ محرم اسرار سید المرسلین تھے مقام اول سے بھی
خبر نہیں رکھتے تھے پھر باقی کے مقام ستہ سے کیا آگاہ ہوں **فرد** جبرئیل ہے یہان نادان اس سر کو خدا سمجھے
آغاز میں حیران ہے انجام کو کیا سمجھے نقل ہے کہ جب آپ قدم بڑھاتے تھے ندا ہوتی تھی کہ اے دوست میرے
میں مکان میں نہیں ہوں کہ دو تو میری طرف قدم سے ہو آخر حضرت نے عرض کیا خداوندا میرے ہاتھ میں نہیں
ہے دلوی حقیقی متعلق تجھہ سے ہے خطاب ہوا کہ **نظم** فرش سے عرش تلک عرش سے تا دور و دراز ہمت سوچ
ولیکہ نگہہ کر کہ یہیں ہے سب ساز ہے خلوت کدہ ناز میرا ہے اے دوست یہ محنت زدہ عشق ہے اور جائے نیاز ہے
علمائے لطائف اور اشارات نے معنے دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی میں بہت لطیفے لکھے ہیں
انہیں سے کئی لطیفے یہان تحریر ہوتے ہیں لطیفہ اولی معنے دنی کی یہہ ہیں کہ نزدیک ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
بجناب قدس الہی ساتھ قرب منزلت کے اور کرامت کے فتدلی پس سجدہ کیا اسکو اور کہا کہ جو سعادت میں نے
پائی برکت خدمت سے ہے پس وہاں پہنچے کہ تمام لوگوں نے نجانا کہ قدم گاہ آپکا کہاں ہے اور قدم نے نجانا
کہ نفس کہاں ہے اور نفس نے نجانا کہ دل کہاں ہے اور دل نے نجانا کہ روح کہاں ہے اور روح نے نجانا
کہ سر کہاں ہے **فرد** تن سے نفس اور نفس سے دل دل سے جان اور جان سے سر بیخبر پایا ہوا مکشوف جب
اس جا کا سر کون طلب قدم میں آپ کے تھا اور قدم طلب نفس میں اور نفس طلب دل میں اور دل طلب
جان میں اور جان طلب سر میں اور سر مقام وصل الحبیب الی الحبیب میں لطیفہ ثانیہ دنی اشارہ ہے مقام نفس

حضرت ہے اور فتدلی اشارت بمقام قلب اور قاب قوسین اشارت بمقام روح اور او ادنی اشارت بمقام
سر ہے اور ان چاروں مقام میں سے چاروں مطلوب کو پہنچے مثلاً نفس مقام خدمت میں تھا اور دل مقام محبت
میں روح مقام قربت میں سر مقام مشاہدے میں محو تھا فسر د نفس بخدمت دل بمحبت روح بقرب و
سر بحضور۔ چاروں مقام میں چاروں اٹھاتے تھے عجب کچھ ذوق وسرور لطیفہ ثالثہ شیخ ابوالحسن نوری نے
کہا کہ حقیقت اس معنے کی فہم وادراک سے باہر ہے کہ دنی بعد بعد سے ہوتا ہے وہاں بعد کہاں اور تدلی امکان
میں ہوتا ہے مکان کا وہاں کیا امکان اور مکان عبارت زمانے سے ہے زمانہ وہاں گم ہے اور قاب اشارت
بمقدار ہے مقدار وہاں صرف توہم ہے اور قوسین کنایت مثال سے ہے مثال وہاں معدوم ہے اور او کلمہ
شک ہے شک وہاں محروم ہے اور ادنی ہے مبالغہ دنو میں کون دنی کون مدلول علوم سب علما کے تفسیر میں
اس آیت کے عاجز ہیں اور معارف سب عرفا کے تقریر میں اس معنے کے قاصر نظم وصف جمال میں تیرے قاصر
زبان ہے صحرائے عشق میں تیرے گمراہ جان ہے درگاہ حق میں آپکا اللہ رے مرتبہ کیا قرب کیا مقام ہے کیا
عزوشان ہے لطیفہ رابعہ قوسین کنایت حاجبین سے ہے اور او ادنی عبارت قرب سیاہی چشم سے سا سفیدی
چشم کے یعنے قرب حضرت کا حق سبحانہ الی ہوا جیسے قرب دو ابرو کا آپس میں بلکہ اس سے بھی نزدیکتر کہ عبارت
سفیدی چشم سے ہے سیاہی چشم لطیفہ خامسہ دنی ای ترک نفسہ فی السماء فتدلی ترک قلبہ فی سدرۃ المنتہی
وترک روحہ لقاب قوسین فبقی سرہ وربہ قالت النفس این القلب وقال القلب این الروح وقال الروح این السر
وقال السر این الحبیب قال اللہ تعالی یا نفس لک النعمۃ والمغفرۃ ویا قلب لک العشق والحب ویا روح
لک الکرامۃ والقربۃ ویا سر انا لک وانت لی فذلک قولہ او ادنی لطیفہ سادسہ حکمت اسمیں کیا ہے
کہ قوسین یہاں ذکر فرمایا سہمین نکہا باوجود اسکے کہ کمان میں کجی ہے اور تیر میں استقامت اور راستی
اسمیں بہت حکمتیں اور نکتے ہیں اول تو یہی ہے کہ قیمت قوس کی اعلی ہے قیمت سہم سے دوسرے اگر سہمین
کہتے تو متبادر الفہم جنس دو تیر کا ہوتا کمان سے چنانچہ عرف میں درمیان لوگوں کے اگر کہتے ہیں کہ مقدار دو تیر کے
راہ ہے تو مراد دو پرتاب تیر ہوتا ہے اور جو کہتے ہیں مقدار دو کمان کے ہے تو غرض مقدار دو قد کمان سے
ہوتا ہے تیسری قوس متحد ہے اور سہام متعدد ایک کمان سے ہزار تیر ہوتے ہیں نہ بالعکس اسمیں اشارت
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثال بادشاہ کے ہیں کہ ہزاروں غلام انکے ہیں اور حکم انکا سب پر جاری ہے
اور انکو کسیکی متابعت لازم نہیں سبکو انہیں کی اطاعت واجب ہے پھر اگر کوئی کہے کہ یہہ اشارت ایک قوس
میں متحقق تھی احتیاج تثنیہ کی کیا ہے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ تثنیہ اسواسطے لایا تا دلالت کرے کہ حق تعالی
کے لاکھوں بندے ہیں اور رسول اللہ صلعم کے ہزاروں امتی کہ ان بندوں کا سوا اللہ کے کوئی خدا نہیں اور اس

است کا سوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی پیغمبر نہین پہونچتے تیر منفک ہوتا ہے اور کمان ملازم وملازم الرّ
اشرف من المنفک پانچوین اگرچہ کمان کج ہے لیکن زہ اسکی راست ہے اسکی استقامت جبر نقصان کجی
کمان کا کرتی ہے اشارہ اسمین یہہ ہے کہ نفس بندے کا اگرچہ معاصی مین کجی رکھتا ہے لیکن دل اسکا
ہنوز جبہ مستقیم ہے امید ہے کہ کجی نفس کی ساتھ استقامت دل کے ضرر نہ پہنچاوے چھتے مرد انا کمان کی کجی پر
نظر نہین رکھتا بلکہ نظر استقامت تیر پر رکھتا ہے کہ کمان سے چلتا ہے یہہ اشارہ ہے کہ نظر الہی سبحانہ معاصی
اور کجی نفس پر نہین بلکہ استقامت کلمہ شہادت پر ہے کہ منہہ سے نکلتا ہے الیہ یصعد الکلم الطیب لطیفہ
سابعہ بعضون نے کہا ہے کہ قاب قوسین اشارہ طرف دنیا اور نفس کے ہے اور جب تک تیر کمان کے ساتھہ ہے ہرگز
مراد کو نہین پہنچا جب قوس سے جدا ہوا نشانہ پر لگا یہہ اشارت ہے کہ جب تک سر ساتھہ نفس کے یاد دنیا کے ہے
حق تعالی کو نہین پہنچا جب نفس اور دنیا سے جدا ہوا اللہ سے ملا فرد چھوڑے جو خودی خدا کو پائے اس سر کو
نہ سمجھے تا نہ سر جائے اور یہہ بھی اشارت ہے کہ جب تک تیر انداز کمان مین عمل نکرے کمان اور تیر دونو
فعل سے عاجز ہین اور مقصود حاصل نہین ایسے ہی تا توفیق الہی دستیاری نکرے نہ نفس سے خدمت ہو سکے
نہ قلب سے محبت فرد چاہے خدا تو ہاتھہ سبھی مدعا لگے رامی ہو تو تیر نشانی پہ کیا لگے لطیفہ ثامنہ عرب مین
مشہور ہے کہ جب دو گروہ مین نزاع واقع ہوتا ہے اور چاہتے ہین کہ صلح ہو جاوے تو رئیس دونون گروہ کے
رہ اپنی اپنی کمان کی اتار کر اسکی زہ وہ لپیٹے کمان پر چڑھا لیتا ہے اسکی زہ یہہ اپنا کمان پر چڑھاکر گھر مین لیجا کر لٹکا
دیتے ہین قتال موقوف ہو جاتا ہے امن وامان دونون فرقون مین پیدا ہوتا ہے پس گویا کہ حق تعالی فرماتا ہے
ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری کمان شفاعت کی ہے میری کمان رحمت کی تو زہ میری رحمت کی اپنی
کمان شفاعت پر باندھ مین زہ تیری شفاعت کی اپنی کمان رحمت پر باندھون اور دونون کمانون کو ساق
عرش پر لٹکا دون جب تک کہ عرش باقی ہے عقد محبت اور صلح کا ساتھہ تیری امت کے جانبین سے باقی
رہے لطیفہ تاسعہ گویا کہ حق تعالی فرماتا ہے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو تیر شفاعت کا میرے قوس رحمت پر
جامین تیر رحمت کا قوس شفاعت پر تیری جاؤن پھر تو سہم عنایت کا درمیان لشکر کبایر امت کے لگا
مین تیر کرامت کا درمیان معرکہ صغایر امت تیری کے لگاؤن تا جنود کبایر انکا مدد شفاعت تیری سے بھاگے
اور لشکر صغایر کا ہجوم رحمت میری سے دفع ہو نظم عجب رحمت عجب رافت عجب احسان ہوئی ہے عجب فضل و
عنایت ہے عجب اکرام واعطا ہے غرض ہر نوع سے مد نظر راحت رسانی ہے بہانا واسطے بخشش کے کرنا نام
اسکا ہے محققون نے تفسیر مین آیت فاوحی الی عبدہ ما اوحی کے لکھا ہے کہ فرمایا حق تعالی نے بندے
اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو کچھہ فرمایا اظہار نہین کیا کہ کیا کہا اسواسطے کہ درمیان دوستون کے

اسرار پوشیدہ ہین سو لہذا فرمایا فکان قاب قوسین او ادنی یعنے مقدار دو کمان کے یا کمتر کیفیت اور کمیت اور
تعین معیت کچھ ذکر نہین کی مبہم چھوڑا اور احوال سدرۃ المنتہی پر پہنچنا اور وہان کے عجائبات دیکھنے کا بھی پوشیدہ
ہی رکھا اسی عذر کہہ دیا اذ یغشی السدرۃ ما یغشی بیان ما یغشی کچھ نفرمایا اور آیات بینات دکھانے مین بھی
بطریق ابہام مرعی رکھہ کر فرمایا لقد رای من آیات ربہ الکبری اور تکلم مین بھی فاوحی الی عبدہ ما اوحی اتنا ہی کہا ہے
پس علمائے اہل احتیاط تعین مین ان کلمات کے دخل نہین کرتے اور اس راز سربمہر کو مفتاح بیان سے
نہین کھولتے مگر بعضون نے روایات صحیحہ پاکر کچھہ بیان کیا ہے اور اسرار بات کا جو خلوت گاہ خاص مین درمیان
محبوب اور محب کے ہوی نشان دیا ہے انہین سے کئی قول یہان لکھتا ہون قول اول مراد اس سے
ایجاب صلوۃ خمسہ اور فضائل ثواب اسکے ہین قول دوم مراد خواتیم سورہ بقرہ ہے قول سیوم حق تعالی نے فرمایا
کہ ای محمد بعد نماز کے یہہ دعا پڑھا کر اللہم انی اسئلک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین وان
تغفرلی خطیئتی وترحمنی وتتوب علی واذا اردت بقوم فتنۃ فتوفنی غیر مفتون قول چہارم اللہ تعالی نے فرمایا محمد
انا وانت وما سوی ذلک خلقتہا لاجلک مقصود مین اور تو سوا اسکے سب مخلوق واسطے تیرے ہے قول پنجم
حضرت حق سبحانہ نے آپ پر وحی کی کہ بہشت حرام ہے سب انبیا پر جب تک کہ تو نہ جائے اور حرام ہے سب
امتون پر جبتک کہ تیری امت داخل نہ ہو نظم کر تو نہ قدم رکھے جنان مین کیا دخل کہ کوئی جاسکے وہان
کیسا ہی نبی ہو یا کہ مرسل ممکن نہین دخل پاسکے وہان قول ششم حق تعالی نے کہا ای محمد مال تیری
امت کو بہت نہین دیا مین نے تا حساب قیامت مین لنبے بہت نہو اور عمر انکی بڑی نہین کی تا دل ان کے
محکم نہون اور مرگ مفاجات سے انکو ہلاک نہین کیا مین نے تا بے توبہ نہ مرین اور سب امتون کے بعد انکو
آخر زمانے مین پیدا کیا تا مکث انکا قبر مین بہت نہو قول ہفتم وحی کی حق تعالی نے کہ زندگانی کر جیسی چاہیے
کہ آخر مرنا ہے دوستی کر جس سے چاہے کہ آخر اس سے جدا ہونا ہے عمل کر جو کچھ چاہیے کہ جزا اسکی ملتی ہے
اگر نیکی کریگا جزا نیکی کی پاویگا اگر بدی کریگا سزا بدی کا دیکھیگا سب خلق سے نا امید ہو کہ بد ہی کچھہ نہین
ہمنشین میرا ہو کہ آخر میری ہی طرف بازگشت ہے دل اپنا دنیا سے متعلق نہ رکھہ کہ تجھے واسطے اسکے
نہین پیدا کیا قول ہشتم حق تعالی نے فرمایا کہ تیری امت کے گناہون پر نظر کی مین نے تو سوا عفو کے
کچھ چارہ نہ دیکھا فرد بیچارون کے ہم سے جو گناہ دیکھی خدا نے جز عفو کے کچھ اور نہ چارا نظر آیا قول نہم اللہ تعالی
نے فرمایا ای محمد میرے واسطے کیا تحفہ لایا حضرت نے عرض کیا دو قبضے ایک قبضے مین تقصیرات طاعات امت
دوسرے قبضے مین جفا و معصیت امت فرمایا تقصیر طاعت امت بخشی مین نے رحمت سے اور جفا و معصیت امت
کی معاف کی تیری شفاعت سے فرد روز حساب مین مجھے کیا ڈر حساب کا فدوی ہون مین جناب رسالت مآب کا

قول دہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اللہ تعالی سے عرض کیا کہ حساب امت کا دن قیامت
کے میرے سپرد ہو ارشاد ہوا کہ ای محمد تیری عرض کیا ہے عرض کیا مین نے کہ الہی اُمت میری فضیحت ہو
فرمایا کہ ای محمد مین حساب انکا ایسا کرونگا کہ توبھی قبایح اعمال سے انکے مطلع ہوگا جب مین گناہ انکے تجھہ
سے کہ پیغمبر شفیق ہے چھپاؤن بیگانون پر کسطرح ظاہر کرونگا ای محمد تو اگر انپر شفقت رسالت رکھتا ہے تو
مین رحمت ربوبیت تو اگر پیغمبر اور رہنما انکا ہے تو مین معبود اور خدا تو اوج یہ نگاہ الطاف انکو دیکھتا ہے میری
نظر عنایت ازل سے انکے حال پر ہے نظم مجھہ سا غافر نہ ہے ہوگا ہوا مجھہ سا قاہر نہ ہے ہوگا ہوا
رافت کی گناہ بخش اور عیب چھپا مجھہ سا ستار نہ ہے ہوگا ہوا قول یازدہم حضرت فاطمہ رض نے کہا کہ جس نے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ان سر مبہر سے پوچھا آپنے فرمایا کہ حق تعالی نے میری امت کی کئی
شکایتین کین اول یہ کہ مین ضامن رزق کا ہون اور یہ اعتماد نہین کرتے طلب رزق مین سرگردان ہین
فرد راقا ہر دم تو غم کھانیکا ناحق کھائے ہے رزق کا ضامن ہی حق پہر کس لئے گھبرائے ہے دوسری
بہشت تیرے اور تیری امت کے واسطے ہے اور امت تیری اُسطرف رغبت نہین کرتی یعنے اعمال نیک
مین تقصیر کرتی ہے فرد ای دل دیوانہ گلگشت چمن کر گل کو دیکھہ دشت کے خار وین کیون دامن عشق تو
الجھائے ہے تیسری دوزخ کو واسطے تیرے اعدا کے پیدا کیا ہے امت تیری سعی کرتی ہے وہان کے
جانیکی یعنے میری نافرمانیان کرتی ہے فرد دشمنون کے واسطے جو گھر بنا اُسکی طرف دوستو ہی ہے دل
نافہم دوڑا جائے ہے چوتھے خلوت مین گناہ کرتے ہین مجھہ سے شرم نہین کرتے اور لوگون مین عصیان
سے بچتے ہین ملامت سے انکے اذیت کرتے ہین فرد خلوت و جلوت مین یکسان نہ بچ گنہ سے راقا خلق کا
ننگ اُسکو کیا خالق سے جو شرمائے ہے پانچوین مین انسے آج کل کا عمل نہین طلب کرتا اور یہ کل کا رزق
بلکہ ہیشے کا بلکہ برسونکا مانگتے ہین فرد آج وہ کل کا عمل تجھہ سے طلب کرتا نہین رزق فردا کے لئے
کیون ہاتھہ تو پھیلائے ہے چھٹی مین روزی انکی کسیکو نہین دیتا یہ طاعت میری غیر کو دیتے ہین کہ ریا
کے واسطے کرتے ہین فرد تیری روزی اور کو وہ دے یہ عادت ہے نہین پھر عبادت مین شریک
حق تو کیون ٹھہرائے ہے ساتوین عزیز کرنیوالا مین ہون اور یہ اورسے عزت چاہتے ہین فرد عزت اس سے
چاہ ایدل وہی عزت بخش ہے ہاتھہ سے اُسکے ہر ایک عالم نے عزت پائی ہے آٹھوین نعمت مین
دیتا ہون شکر اور کا کرتے ہین فرد نعمتین جسنے عنایت کین اُسکا شکر کر غیر کے توصیف مین کیون سبحانک
سا چلائے ہے نوین یہہ نافرمانی میری کرتے ہین مین شکایت انکی فرشتون مین نہین کرتا اور تھوڑی سے
بڑا بھی جو انپر لاتا ہون تو دفتر شکایت کے لوگین کھولتے ہین فرد جرم کا تیرے تو وہ رافت گلہ کرتا نہین

تو بلا پر اُسکے کیون لب پر شکایت لائے ہے مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى نہین جھوٹھہ بولا دل محمد کا محمد کے دیکھے
جو کچھہ دیکھا مرئی بقول اوّل جبرئیل ہین اور بقول ثانی رب جلیل جانتا نہ اکثر صحابہ اسی پر ہین کہ حضرت نے
شب معراج مین اللہ کو دیکھا اور معالم مین ہے کہ نزدیک ایک جماعت کے یہہ ہے کہ حق تعالیٰ نے بصر پیغمبر کو
دل مین رکھہ دیا اور دیدہ دل سے آپ نے مشاہدہ کیا منقول ہے کہ جب آپکے قدم بساط انبساط قدم پردہ سرا
تن خدمت مین دل مقام قربت مین جان مشاہدے مین سر مواصلت مین ہوا دیدہ حس اور سمع ظاہر بیکار
رہے عالم غایت سے کلام غیبی سنا سلام ملک علام جل ذکرہ بیواسطہ سمع مین پہنچا علم عین ہوا مسافت اور
مقابلہ درمیان سے اُٹھا نور ربوبیت نے خرق حجب کیا وجود آپکا سراپا آئینہ بنا دل نے آئینے مین مشاہدہ جمال
بے زوال کیا نظم دیکھا وہ جو عقل مین نہ آوے نی وہم و نہ درک مین سماوے جو گفت و شنید سے ہے باہر
نظارہ و دید سے باہر اوہام سے خلق کے ورا ہے اوہام سے عقل کے سوا ہے دور اس سے کسی مین جو ذرا ہووے
پاس اُسکے جو دور اُسکو پاوے انظار کے مس سے پاک از بس دیدار سے چشم کے مقدس دیکھا اُسے آپ نے
بدیدہ فی الفور ہوئے زخود رسیدہ بیخود ہو بخود نگاہ جو کی جو بات تھی وہان یہان بھی وہ تھی یہہ آئینہ تھے وہ جلوہ گر
تھا یہہ شکل صدف تھے وہ گہر تھا نی نی نہ صدف نہ آئینہ تھے کیا جانئے بن گئے یہہ کیا تھے کچھہ تھی بھی کہ کچھہ
نہین رہی تھی معلوم نہین کہ کیا ہوی تھی رافت یہہ ہے راز فہم سے دور ادراک سے پاک فہم سے دور یہان
کام ہی ہے گفتگو کا بولا جو زیادہ یہان سوچو کا اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى کیا پس جھگڑتے ہو تم محمد سے اوپر
اُس چیز کے کہ دیکھا ہے شب معراج مین اور جھگڑا یہہ تھا کہ صفت بیت المقدس کی اور احوال اپنے قافلے
کا پوچھتے تھے وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى اور البتہ تحقیق دیکھا ہے اُسنے جبرئیل علیہ السلام کو صورت اصلی پر ایکبار
اور دوسرے بار عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى نزدیک درخت سدرۃ المنتہی کے وہ درخت ہے کہ علم خلائق کا ساتھہ اُسکے
منتہی ہوتا ہے اور اعمال اُنکے بھی وہین تک جاتے ہین آگے گذر نہین جاتے یہہ معنے ہین کہ دیکھا اللہ تعالیٰ کو
دوسرے بار جب نزدیک سدرۃ المنتہی کے پہنچے اور قول ابن عباس موید اسیکا ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا نے
دیدہ دل سے دیکھا اللہ کو دو بار شب معراج مین اور معالم مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو شب معراج
مین عروجات بجہت تخفیف صلواۃ واقع ہوئی شاید کہ رویت ثانیہ بعضے عروجات مین ہوئی ہو عِنْدَهَا جَنَّةُ
الْمَاْوٰى نزدیک سدرہ کے ہے بہشت کہ آرامگاہ متقیان ہے یا ماوای ارواح شہیدان اور حضرت نے
دیکھا جبرئیل کو یا اللہ تعالیٰ کو اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى جس وقت کہ ڈھانکا تھا سدرہ کو اُس چیز نے کہ ڈھانکا
تھا وہ فرشتے تھے کہ وہان جمع تھے ہر پتے پر مثل ملخ زرین بیٹھے تھے اور مانند شمع روشن تھے اور اتنے تھے
کہ علم اُنکا سوا اللہ کے کسیکو نہین یا پوشیدہ نور الٰہی تھا تجلیات گوناگون سے عرش کو چھپالیا تھا مَا زَاغَ الْبَصَرُ

کفایت کرتی سفارش انکی کچھ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ یَّاْذَنَ اللّٰهُ مگر پیچھے اسکے کہ حکم دیوے خدا بیچ شفاعت کے لِمَنْ یَّشَآءُ
واسطے جس شخص کے کہ چاہے فرشتے کو حکم فرماوے تو وہ شفاعت کرے اور آدمی کو ارشاد کرے تو وہ شفیع ہو
وَیَرْضٰی اور پسند کرے اللہ اسکو واسطے شفیع ہونے کے اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَیُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِکَةَ
تَسْمِیَةَ الْاُنْثٰی تحقیق وہ لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے البتہ نام رکھتے ہیں فرشتوں کا نام رکھنا
عورتوں کا یعنے کہتے ہیں بنات اللہ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اور نہیں انکو ساتھ اسکے کہ فرشتوں کو عورتیں کہتے ہیں
کچھ علم اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ نہیں پیروی کرتے اس قول میں مگر گمان کی وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ
شَیْئًا اور تحقیق گمان نہیں کفایت کرتا سخن حق سے کچھ چیز کو یعنے حق بات سوا علم کے پانا دشوار ہے اور
گمان معرفت حقائق میں بے اعتبار ہے فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِکْرِنَا پس منھ پھیرلے اس شخص
سے کہ منھ پھیر لیا اسنے ذکر ہماری سے کہ قرآن ہے وَلَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا اور نہ چاہا ساتھ عمل اپنے کے مگر
زندگانی دنیا کو ذٰلِکَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ یہہ دوستی دنیا کی ہے اور اختیار کرنا دنیا کا رسائی انکے علم سے
اور اس سے تجاوز نہیں کر سکتے بلکہ ہمت بھی رکھتے ہیں کہ جمع کرتے جائیں دنیا کو بعضے علما حکم اعراض کو
ساتھ آیت قتال کے منسوخ کہتے ہیں اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ تحقیق پروردگار تیرا وہ ہے
خوب جانتا ہے اس شخص کو کہ گمراہ ہو گیا راہ اسکی سے کہ دین اسلام ہے وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰی اور وہی
خوب جانتا ہے اس شخص کو کہ جسنے راہ پائی ساتھ حق کے اور ہر ایک کو اسکے لائق جزا دیگا وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے موجودات علویہ سے اور جو کچھ بیچ زمین
کے ہے مخلوقات سفلیہ سے اور وہ مالک سب کا ہے اور قادر جزا پر پس قیامت لائیگا لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا
بِمَا عَمِلُوْا تو کہ بدلا دیوے ان لوگوں کو کہ برا کرتے ہیں یعنے کافر ہوتے ہیں ساتھ عقوبت اس چیز کے کہ کیا ہے
انھوں نے بیچ آتش دوزخ کے وَیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰی اور جزا دیوے ان لوگوں کو کہ نیکی کرتے ہیں اور
ساتھ توحید کے قایل ہیں ساتھ بدلے نیک کے کہ بہشت ہے اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وہ لوگ کہ بچتے
ہیں بڑی گناہوں سے جن کے حق میں وعید وارد ہے یا حد مقرر ہے وَالْفَوَاحِشَ اور بیحیائیوں سے جیسے زنا
کہ اکبر فواحش ہے اِلَّا اللَّمَمَ مگر نزدیک ہو جاتے ہیں ان گناہوں کے اور بچ جاتے ہیں یا خطرہ گذرتا ہے اور
ظہور میں نہیں آتا وہ معاف ہے اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ تحقیق پروردگار تیرا کشادہ بخشش والا ہے کہ
اسکی مغفرت سب گناہوں کو پہنچتی ہے فرد تیرہ اوقات ہوا روسیہ سے ہے میرے لیک رحمت تیری صد
چند گنہ سے ہے میرے هُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ اِذْ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وہ خوب جانتا ہے احوال تمھارے کو جس وقت
کہ پیدا کیا تمکو یعنے باپ تمھارے کو خاک سے سمجھ لیا تھا احوال اقوال تمھاروں کو وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِکُمْ

ربع

اور جسوقت کہ تم بچے تھے بیچ پیٹوں ماؤں اپنے کے عالم تھا کیفیت امور تمہارے کا فلا تزکوا انفسکم یعنی
مت پاک ٹھہراؤ اپنے کو یا مت تعریف کرو نفسوں اپنے کی ساتھ بیگناہی کے سمجھ لیجیے کہ یہود کا جو لڑکا
مرتا تھا وہ کہتے تھے یہ صدیق ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا کہ یہود جھوٹے ہیں کوئی بچہ
شکم مادر میں نہیں ہے مگر یہ کہ سعید ہے یا شقی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ دانا تر ہے تمہارے احوال کا
ابتداء خلقت میں اور اسوقت کہ تم بچے ماں کے پیٹ میں ہوتے ہو پس اپنی تعریف مت کرو اور ایک قول
یہ ہے کہ بعضے لوگ کہتے تھے کہ نماز اور روزہ اور حج ہمارا ہے فرمایا اپنی تعریف نکرو هو اعلم بمن اتقی وہی خوب
جانتا ہے اس شخص کو کہ پرہیزگاری کرتا ہے اور اخلاص عمل میں رکھتا ہے لکھا ہے کہ ولید بن مغیرہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا تھا اور آپ کی باتیں سنا کرتا تھا مشرک اسکو طعن کرنے لگے کہ دین آبا کا تنے
چھوڑ دیا اور گمراہ ہو گیا اسنے جواب دیا کہ میں کیا کروں عذاب الہی سے ڈرتا ہوں ایک کافر نے کہا کہ اتنا مال
تو مجھکو دے جو عذاب خدا تجھ پر آویگا تو میں اٹھا لونگا ولید نے شرط کر کر کچھ مال دیا اور باقی جو کچھ رہا اسکے
دینے میں بخل کیا یہ آیت نازل ہوئی افرأیت الذی تولی کیا پس دیکھا تو نے اس شخص کو کہ پیروی حق کے
سے پھر گیا واعطی قلیلا واکدی اور دیا تھوڑا سا مال رشوت میں کہ عذاب اس سے دور ہو اور بند کر دیا باقی کو پس
جہل اور بخل کو جمع کیا اعندہ علم الغیب فهو یری کیا نزدیک اسکے ہے علم غیب کا پس وہ دیکھتا ہے یعنے جانتا ہے
کہ مال لیکر عذاب اٹھالیگا ام لم ینبأ بما فی صحف موسی کیا نہیں خبر دیا گیا ساتھ اس چیز کے کہ بیچ صحیفوں
موسی کے ہے یعنے توریت میں وابراهیم الذی وفی اور بیچ صحیفوں ابراہیم کے جن نے قول اپنا پورا کیا اور نفس
اور روح اور مال اور ولد اپنا براہ خدا دیا یا فطرت اسلام کو پورا کیا جو دس چیزیں ہیں یہ صفت ابراہیم کی ہے
اور معنے آیت کی یہ ہیں کہ ولید خبر نہیں رکھتا اس سے جو صحف موسی اور ابراہیم میں ہے اور وہ کیا بات ہے
کہ الا تزر وازرة وزر اخری یہ کہ نہیں اتارتا کوئی جی اٹھانے والا بوجھ گناہوں جی دوسرے کا پس وہ کیونکر
اپنا بوجھ دوسرے کے حوالے کرتا ہے وان لیس للانسان الا ما سعی اور یہ کہ نہیں واسطے آدمی مگر ثواب اس چیز
کا کہ سعی کی حاصل یہ ہے کہ جیسے عذاب ایک کا دوسرا نہیں اٹھا سکتا ایسا ہی ثواب بھی ایک کا دوسرے
کو نہیں ملتا تبیان میں ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے سورہ طور کی آیت سے کہ اسمیں مذکور ہے کہ اولاد کو سبب صلاحیت
آبا کے رفعت درجہ کرامت فرماوینگے وان سعیہ سوف یری اور یہ کہ سعی اسکی یعنے وہ عمل جسمیں سعی کی
ہے البتہ دیکھا جاویگا میزان عدالت میں دن قیامت کے ثم یجزاہ الجزاء الاوفی پھر بدلا دیا جاویگا
اسکو بدلا پورا اگر عمل نیک ہے تو جزائے نیک اور اگر بد ہے تو سزائے بد وان الی ربک المنتهی اور یہ کہ
طرف پروردگار تیرے کے ہے نہایت سب خلائق کی اور رجوع سب کی وانه هو اضحک وابکی اور تحقیق

وہی ہنساتا ہے اور رولاتا ہے یعنے شاد اور غمگین کرتا ہے یا ہنساتا ہے اہل بہشت کو بہشت مین اور رولاتا ہے اہل دوزخ کو دوزخ مین یا زمین کو پھولون سے خندان اور ابر کو باران سے گریان کرتا ہے یا ہنساتا ہے بوعدہ اور رلاتا ہے بوعید یا ہنساتا ہے بطاعت اور رلاتا ہے بمعصیت وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا اور تحقیق وہی مارتا ہے اور جلاتا ہے یعنے قدرت رکھتا ہے مارنے اور جلانے پر مارتا ہے وقت اجل کے دنیا مین اور جلاتا ہے قبر مین یا وہی ہے مہیا کرنیوالا اسباب موت اور حیات کے اور بعضون نے کہا ہے کہ مردہ کرتا ہے کافر کو ساتھ نہ پہچاننے کے اور زندہ کرتا ہے مومن کو ساتھ پہچاننے کے یا مارنا جلانا ساتھ جہل اور علم کے ہے یا ساتھ بخل اور جود کے یا عدل اور فضل کے اور محققون نے کہا ہے کہ مارتا ہے ساتھ استتار کے اور جلاتا ہے ساتھ تجلیات کے امام قشیری نے کہا کہ مارتا ہے نفوس زاہدان کو باثار مجاہدہ اور زندہ کرتا ہے قلوب عارفان کو بانوار مشاہدہ یا جس کسیکو کہ بمرتبہ فنا فی اللہ پہنچاتا ہے جام بادہ بقا باللہ اسکو پلاتا ہے نظم جسکو کرتا فنا سے ہی آگاہ دیتا ہے ساغر بقا باللہ تشنگان فراق کو وہ حیات وصل سے دے کہ پھر نہ آئے ممات وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى اور صحف ابراہیم اور موسی مین یہہ ہے کہ تحقیق اللہ نے پیدا کئی ہین دو قسمین نر اور مادہ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ایک بوند منی سے جسوقت کہ ڈالی جاتی ہے رحم مین آدم اور حوا اور عیسی اس سے مستثنی ہین وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى اور تحقیق اوپر خدا کے ہے پیدا کرنا پچھلی کہ بعثت ہے قیامت مین وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى اور تحقیق اسی نے دولتمند کیا اور خزانے والا کیا یا غنی کیا بقناعت اور راضی کیا ساتھ اسکے وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى اور تحقیق وہی ہے پروردگار شعری کا شعری نام ستارے کا ہے بعضے لوگ اسکی پرستش کرتے تھے چنانچہ ابوکبشہ کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین سے تھا قریش بتون کو پوجتے تھے وہ مخالفت کرتا تھا قریش کی اور شعری کو پوجتا تھا اسواسطے حضرت کو قریش ابن ابی کبشہ کہتے تھے کہ آپ بھی مخالف قریش کے تھے اور شعری دو ستارے ہین ایک کا نام غمیصا ہے وہ شامیہ ہے ایک کا نام عبور ہے وہ یمانیہ ہے واللہ اعلم وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَاﰳ الْاُوْلٰى اور تحقیق اسی نے ہلاک کیا قوم عاد پہلی کو کہ امت ہود علیہ السلام کی تھی اور اسی قوم مین سے بنو لقیم تھے جب عادی ہلاک ہوئے تو وہ مکے مین تھے بعد اسکے انھون نے ظہور کیا انہین عاد پچھلے کہتے ہین وَثَمُوْدَا۟ فَمَاۤ اَبْقٰى اور ہلاک کیا قوم ثمود کو پس باقی نچھوڑا انہین سے کسیکو وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى اور ہلاک کیا قوم نوح کو پہلے عاد اور ثمود سے تحقیق وہی تھے وہ بہت ظالم اور بہت سرکش کیونکہ حضرت نوح علیہ السلام کو انھون نے بہت ایذا دی اور نوسو پچاس برس مین تھوڑے سے انپر ایمان لائے وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى اور الٹائے گئے بستیون کو دے پٹکا یعنے شہرستان قوم لوط کو بعد اسکے کہ جبرئیل نے اٹھا یا تھا دے مارا فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى پس ڈھانکا اس

شہر کو اُس چیز نے کہ ڈھانکا یعنے مینہ پتھرون نشان دار کا اُنپر برسایا فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰی پس ہیچ
کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھگڑتا ہی اور شک لاتا ہی مخاطب ولید بن مغیرہ ہی یا ہر ایک هٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ
النُّذُرِ الْاُوْلٰی یہہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ایک ڈرانے والا ہی ڈرانیوالون پہلون سے جو پیغمبر گذرے ہین
جو وہ کہتے تھے وہ یہہ کہتا ہی اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ نزدیک آئی قیامت نزدیک آنیوالی لَیْسَ لَهَا مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ نہین واسطے وقت پہنچنے اُسکے کے سوا اللہ کے کھولنے والا اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ
کیا پس اس بات سے کہ قرآن ہی تعجب کرتے ہو تم وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ اور ہنستے ہو تم کھلی سے اور نہین
روتے تم ڈر سے وعید کے جو اسمین ہی وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ اور تم غفلت مین ہو یا بازی کرنیوالے ہو یا گانیوالے ہو
کافر قرأت قرآن کے وقت گانے لگتے تھے تو کہ لوگون کو سننے سے باز رکھین فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا پس سجدہ
کرو واسطے اللہ کے اور عبادت کرو اُسکی اور نہ جھوٹھے الٰہون کی یہہ بارھوان سجدہ ہی قرآن کے سجدون مین سے
معالم مین لکھا ہی کہ سجدون کی سورتو مین پہلے یہی سورت نازل ہوئی ہی جب یہہ سورہ نازل ہوئی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ہی اور مومن اور مشرک جن اور انس سب نے سجدہ کیا فتوحات مکیہ مین
اسکو سجدہ عبادت لکھا ہی سورۂ قمر مکی ہی پچپن آیتین ہین کلمات اسکے تین سو چالیس اور ایک ہزار چار سو
بائیس حرف ہین فواصل اسکی مر ہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورۂ نجم کے یہہ ہی کہ ابتداء اسکی بذکر نجم تھی آغاز اسکا بذکر قمر ہوا

سورۃ القمر مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم خمسون وخمس اٰیۃ

لکھا ہی کہ کفار قریش حج کے دنونمین آدھی رات کو جمع ہو کر حضرت سے معجزہ طلب کرنے لگے حضرت نے چاند کو
دیکھا وہ دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا مشرق کو گیا ایک مغرب کو جب خوب سب نے دیکھ لیا تو مل گیا حق تعالے
نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ نزدیک آئی قیامت اور پھٹ گیا چاند قرب قیامت کے نشانیون
مین سے ایک پھٹ جانا چاند کا بھی ہی اور یہہ پہلی کتابون مین بھی مذکور ہی معالم مین ہی کہ دو بار
شق قمر مکے مین واقع ہوا اور یہہ سورہ نازل ہوئی امام زاہد نے لکھا ہی کہ ابوجہل اور ایک یہود پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس آئے ابوجہل نے کہا کہ کچھ معجزہ دکھاؤ آپ نے فرمایا کیا چاہتا ہی ابوجہل لگا ادھر
ادھر دیکھنے لگا کہ کچھ ایسی چیز چاہون جسکا کرنا دشوار ہو یہودی نے کہا ای ابوجہل یہہ ساحر ہی تو
اس سے کہہ کہ چاند کو دو ٹکڑے کردے کیونکہ سحر زمین پر چلتا ہی آسمان پر ساحر کا تصرف نہین ابوجہل
نے آپکو کہا کہ چاند کو شکافتہ کرو آپ نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا چاند دو ٹکڑے ہو گیا ادھا وہین
رہا ادھا اور طرف گیا پھر اُسنے کہا کہ دو ٹکڑون کو ملا دو آپ نے پھر اشارہ کرکے ملا دیا فرزد ہلال قدرت حق
اسکی انگشت شہادت ہی سدا ہی منتظر شق القمر جسکے وہ ایما کا یہودی یہہ معجزہ دیکھکر ایمان لایا

اور ابوجہل نااہل کہنے لگا کہ یہہ سحر سے چشم بندی کردی ہے اگر معجزہ ہوگا تو اطراف سے لوگ آونے والے
خبر دینگے جب لوگوں نے دور دور سے آکر کہا کہ فلانی شب مقرر قمر دو نیم ہوا تھا تو پھر کہنے لگا کہ جادو انکا نہایت
قوی ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ اور اگر دیکھیں کافر کوئی
نشانی قدرت ہماری کی معجزے میں پیغمبر کے جو انکے کہنے کے موافق ہو منہہ پھیر لیویں اور ایمان نہ لاویں
اور کہتے ہیں یہہ جادو ہے چلا آتا ہمیشہ کا وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ اور جھٹلایا انہوں نے
پیغمبر کو اور پیروی کی خواہشوں اپنے کی اور ہر بات قرار پکڑنے والی ہے اپنے وقت پر یعنی سعادت مومنوں
کی مقرر ہوئی ہے انکو پہنچیگی اور کافروں کو عذاب بھی ایک وقت آویگا وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ
مُزْدَجَرٌ اور البتہ تحقیق آئی مکے والوں کے پاس قرآن میں خبروں سے پہلے لوگوں کے یا باتوں سے
آخرت کے وہ چیز کہ بیچ اسکے ڈانٹ ہے برائیوں سے حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ وہ حکمت تمام
ہی پہنچنے والی حد کمال کو پس نہیں نفع کرتی انکو ڈرانے والی یعنی پیغمبر اور نصیحتیں قرآن کی فَتَوَلَّ عَنْهُمْ
پس تو منہہ پھیرلے انسے جب تک کہ حکم انکے مارنے کا نہ آوے اور منتظر رہ انکی سزا پہنچنے کے لئے يَوْمَ
يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ اسدن کہ پکاریگا ایک پکارنے والا یعنی اسرافیل انکو طرف صعب ترین
اور زشت ترین چیزوں کے کہ اہوال قیامت ہیں خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ
نیچے ہونگی نظریں انکی ہول سے نکلینگے قبروں میں سے گویا کہ وہ ٹڈیاں ہیں پراگندہ اور پریشان اور
پھرینگے ہر طرف حیران اور سرگردان مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ دوڑتے ہونگے طرف پکارنیوالے کے یعنی جدھر
سے بلانیکا آواز سنینگے ادھر دوڑینگے يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ کہینگے کافر یہہ دن ہے سخت ہمپر
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ جھٹلایا تھا پہلے قوم تیری سے قوم نوح کی نے
پس جھٹلایا انہوں نے بندے ہمارے نوح کو اور کہا انہوں نے وہ دیوانہ ہے اور جھڑکا سمجھئے کہ
حضرت نوح جب اپنی قوم کو کہتے تھے ایمان لاؤ تو وہ آپ کو ایذا دیتے تھے اور پتھر مارتے تھے یہاں تک
کہ آپ بیہوش ہو جاتے تھے اور ایمان کی طرف بلانے سے ٹھہر رہتے تھے فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ
فَانْتَصِرْ پس پکارا نوح نے پروردگار اپنے کو کہ تحقیق میں مغلوب قوم اپنے کا ہوں اور انسے بدلا نہیں
لے سکتا پس تو بدلا لے میرا انسے فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ پس کھول دئے ہمنے واسطے
عذاب انکے دروازے آسمان کے ساتھ پانی برسنے والے کے کہ چالیس دن رات برسا ایسی
جھڑی لگی کہ چالیسویں دن تھمی وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ اور پھاڑ دیا ہمنے زمین کو
چشمیں تو کہ اسمیں سے بھی پانی بہہ نکلے پس مل گیا پانی آسمان کا اور زمین کا اوپر کام کے کہ مقدر کیا گیا تھا اسپر یعنی

کہا ہمنے فارتقبهم واصطبر پس انتظار کر انکا اور دیکھ کہ ناقے کے ساتھ کیا کرتے ہین اور صبر کر قوم کے عذاب
آنے مین ونبئهم ان الماء قسمة بينهم اور خبر دے انکو تحقیق پانی چاہ کا تقسیم کیا ہوا ہے درمیان انکے
اور ناقے کے کل شرب محتضر ہر بار پانی پلانے کی حاضری کی گئی ہے سمجھ لیجئے کہ اونٹنی جسوقت پانی پر جاتی
تھی اور جانور وہان سے بھاگ جاتے تھے حق تعالی نے باری مقرر کردی کہ ایک دن وہ جاوے اور ایکدن
اور سب جانور جاوین فنادوا صاحبهم فتعاطى فعقر پس پکارا قوم ثمود نے یار اپنے کو کہ قدار ابن سالف تھا
پس پکڑی اسنے شمشیر اور سر راہ گھاٹ مین ناقے کے بیٹھا پس کوچین کاٹین ناقہ کے سمجھ لیجیے کہ دو عورتین
تھین صدوق اور عنیزہ انکے مواشی بہت تھے صدوق نے اپنے چچا کی بیٹے مصدع بن مہرج کو کہ اس سے
چھپی لگاوٹ رکھتا تھا اپنے وصال کا وعدہ دیا اور عنیزہ نے اپنی بیٹی قدار بن سالف کو دینے کہی یہہ دونون
مرد گھات لگاکر راہ مین بیٹھ گئے جب اونٹنی پانی پیکر چلی پہلے مصدع نے تیر لگاکر دونون پانو اونٹنی کے
پرو لئے پھر قدار تلوار لیکر نکلا اور کوچین کاٹ دین پھر ٹکڑے ٹکڑے کرکر قوم مین تقسیم کیا اور اسکا بچہ
کوہ صنوبر پر چڑھ کر آواز کرکر آسمان کی طرف چلا گیا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ بھی مارا گیا پھر بعد
تین دن کے قوم ثمود پر عذاب نازل ہوا فكيف كان عذابي ونذر پس کیونکر ہوا عذاب میرا قوم ثمود پر
اور ڈرانا میرا زبانی صالح علیہ السلام کے انا ارسلنا عليهم صيحة واحدة فكانوا كهشيم المحتظر تحقیق
بھیجی ہمنے اوپر انکے ایک چیخ جبریئل کی پس ہوگئے دہشت سے اس آواز کے مانند بھوس ملے ہوئے کے
ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن کو واسطے یاد کرنے کے
توکہ سہولت سے حفظ کرلین پس کیا ہے کوئی یاد کرنیوالا اسکا كذبت قوم لوط بالنذر جھٹلایا
قوم لوط علیہ السلام کی نے لوط علیہ السلام کو ساتھ ڈرانے اور نصیحت کرنے انکے کے قوم کو انا ارسلنا
عليهم حاصبا الا آل لوط تحقیق بھیجا ہمنے اوپر انکے مینہ پتھر برسانے والا اور سب کو ہلاک کردیا مگر
لوط اور بیٹون اسکے کو نجيناهم بسحر نعمة من عندنا نجات دی ہمنے انکو عذاب سے وقت سحر کے کہ عذاب
اترا انعام کر اپنے پاس سے كذلك نجزي من شكر اسیطرح جیسے کہ لوط پر اور اسکے بیٹون پر انعام کیا ہمنے
جزا دیتے ہین ہم ساتھ نعمت اور رحمت کے اس شخص کو کہ شکر کرتا ہے نعمت میری کا کہ رسولونکا بھیجنا
اور کتابونکا اتارنا ہے اور اسپر ایمان لانا ہے ولقد انذرهم بطشتنا فتماروا بالنذر اور البتہ
تحقیق ڈرایا تھا لوط علیہ السلام نے قوم اپنی کو پکڑنے ہمارے سے ساتھ عذاب اور ہلاک کے پس جھگڑے
ساتھ ڈرانیوالون کے یا شک لائے ساتھ دہشت دلانے کے ولقد راودوه عن ضيفه فطمسنا اعينهم اور البتہ
تحقیق ملا یا لوط کو مہمانون اسکے سے کہ فرشتے تھے یعنی کہا کہ اسے ہمین دو لوط علیہ السلام نے نمانا اور انکو بند دینے لگے وہ ایک خانہ

لکھے ہوئے ہین یہہ جان کہ قال وقیل نہین تقدیر پہ راقت رہ اُسمین تغیر نہین تبدیل نہین وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَۃٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ اور نہین حکم ہمارا کسی چیز کو کہ اُسکا ہونا چاہین ہم مگر ایک کلمے سے کہ کُن ہی یا نہین امر ہمارا بقیام قیامت مگر ایکدفعہ جیسی نظر کرنا ساتھہ آنکھہ کے یعنے اگر چاہین ہم تو قیامت کو ایک پلک مارنے مین قائم کردین وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق ہلاک کیا ہمنے ہم مذہبون تمھارے کو ای کافرو زمانہ گذشتہ مین چنانچہ اس سورت مین تم سن چکے پس کیا ہی کوئی نصیحت پکڑنے والا کہ اس سے عبرت اُٹھائے وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِى الزُّبُرِ اور جس چیز کو کہ کیا ہی کفار گذشتہ نے بیچ اعمال ناموں کے ہی لکھی ہوئی یا مکتوب ہی لوح محفوظ مین زبر کتابون کو کہتے ہین اور لوح محفوظ اصل سب کتابون کی ہی اسواسطے اسے زبر فرمایا وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ اور ہر چھوٹا اور بڑا قول فعل کہ خلق پہلی پچھلی سے صادر ہوا ہی اور ہوگا لکھا ہوا ہی اور اُسکا بدلا ملیگا اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ تحقیق پرہیزگارون قیامت کے بیچ بہشتون کے ہین اور نہرون کے یعنے ایسے بہشتون مین ہین کہ جن مین نہرین جاری ہین اور نہر کی معنے بعضے روشنی اور کشادگی کہتے ہین یعنے متقی بہشتون مین ہین اور کشادگی اور روشنی مین بخلاف کفار کہ تنگی اور ظلمت تاریکی مین ہین اور متقی ہونگے فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ بیچ مقام راستی کے کہ اُسمین لغو اور گناہ نہین نزدیک بادشاہ قدرت والے کے امام جعفر صادق رضہ سے منقول ہی کہ حق تعالے نے اُس مکان کا وصف ساتھہ صدق کے کیا ہی پس وہان اہل صدق ہی ہونگے سلمی رح نے کہا ہی کہ وہ مکان ہی کہ حق سبحانہ سچ کریگا وعدہ اپنا وہان جو اولیا سے کیا ہی بحر الحقائق مین ہی کہ مقعد صدق مقام وحدت ذاتیہ ہی کشف الاسرار مین ہی کہ عند سے معلوم ہوتا ہی کہ اہل قرب فردائے قیامت وہان مختص بمقام صدق ہونگے اور پیغمبر ہمارے آج ہی یہان اختصاص اُس مقام سے رکھتے ہین کہ ابیت عند ربی سے ظاہر ہی پس یہان سے مرتبہ آپکا دریافت کیجے کہ جہان فردائے قیامت خواص جاوینگے وہان پہنچنا آپکا آج ہی دنیا مین ثابت ہی اور یہہ ادنی مرتبہ ہی پھر مرتبہ اعلا آپکا جو فردائے قیامت ہوگا وہ کیسے معلوم ہو اور کون وہان پہنچے **قطعہ** وصف جمال مین تیرے قاصر زبان ہی صحرائے عشق مین تیرے گمراہ جان ہی درگاہ حق مین آپکا اللہ رے مرتبہ کیا قرب کیا مقام ہی کیا عز و شان ہی سورۃ رحمن ملی یا مدنی اٹھہتر آیتین ہین کلمات تین سو چوالیس اور ایک ہزار چار سو ستہتر حروف ہین فواصل اُسکے نمر ہین اور ربط اُسکا ساتھہ سورۃ قمر کے یہہ ہی کہ اختتام اُسکا بذکر خدائے عز و جل تھا افتتاح اسکی بھی اُسی سے ہوئی اور یہہ بھی ہی کہ آغاز اُسکا بذکر انشقاق قمر تھا ابتدا اسکی بذکر شمس و قمر واقع ہوئی

سورۃ الرحمن مدنیۃ وھی　　　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　　　سبعون وثمانیۃ آیۃ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کو رحمن کے نام سے خبر دیتے تھے اُنھون نے کہا ہم نہین پہچانتے رحمن
کو اور کہتے ہین کہ مکے والے طعن کرتے تھے کہ فلانے فلانے محمد کو سکھا جاتے ہین حق تعالی نے یہہ سورۃ نازل کی
الرحمن علم القرآن رحمن نے سکھایا قرآن اپنے حبیب کو اور پیدا کیا خلق الانسان علمہ البیان پیدا کیا اللہ نے
جنس آدمیون کو سکھایا اسکو دل کی بات کا ظاہر کرنا ساتھہ بولنے کے اور لکھنے کے یا پیدا کیا آدم علیہ السلام
کو اور علم اسما کا انکو دیا یا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ظہور مین لا کر بیان اُس چیز کا کہ تھی اور ہی اور ہوگی
عنایت کیا چنانچہ خود آپ نے فرمایا ہے کہ علم دیا مجھکو اولین اور آخرین کا الشمس والقمر بحسبان اور سورج اور
چاند کرشمے ہین ساتھہ حساب معلوم کے یعنے جسطرح حق تعالی نے سیر انکی مقرر کردی ہے برجون اور منزلون مین
پھرتے ہین اور اُس سے فصلین اور وقت پہچانے جاتے ہین والنجم والشجر یسجدان اور بیل بوٹا جسکو تنا نہین اور درخت
بڑا سجدہ کرتے ہین اللہ کو لیکن ہم نہین معلوم کرتے جیسے انکی تسبیح ہم نہین سمجھتے ولکن لا تفقہون تسبیحہم
یا سجدہ انکا ساتھہ سایہ کے ہے یا یہہ فرمان بردار ہین اللہ کے ساتھہ طبیعت اور رغبت کے جیسے کہ سجدہ
کرنے والے اہل تکلیف حکم اُٹھاتے ہین والسماء رفعہا ووضع المیزان اور آسمان کو بلند کیا رحمن نے اُسکو
زمین سے پانچ سو برس کی راہ اور پیدا کی ترازو الا تطغوا فی المیزان تو کہ نہ زیادتی کرو تم بیچ ترازو کے وقت
لین دین کے یعنے عدل سے نہ نکلو اور معاملہ سچا رکھو واقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان اور سیدھا
کرو تولنا ساتھہ انصاف کے اور مت کم کرو تول کو یہہ سب تاکید اہل ترازو کو اسواسطے ہے کہ کھڑے ہونگے
وقت میزان قیامت کے شرمندہ ہوون نظم ناپ مین تول مین دیا ہے جو کم ایک دانہ بھی تو نے ای ہمدم
سب بمیزان حشر آئیگا تجھہ پہ شرمندگی وہ لاویگا دینا لینا کم و زیادہ نکر دن سے رافت حساب کے تو ڈر
آشکارا ہی وہان چھپا یہان کا عدل پر وہان ہی پلہ میزان کا والارض وضعہا للانام اور زمین کو نیچے
رکھا اُسکو اور بچھا دیا پانی پر واسطے خلق کے تو کہ اُسپر قرار پکڑے فیہا فاکہۃ والنخل ذات الاکمام بیچ زمین
کے طرح طرح کا میوہ ہے اور کھجورین خوشون والے تخصیص خرمے کی میوے مین واسطے فضیلت کے ہے اُسکی
اور اسکو مشابہت بھی انسان سے ہے والحب ذو العصف والریحان زمین کے اور اناج ہے خشک ہے
والا یعنے بھوس والا جیسے گندم اور جو واسطے کھانے کے اور بوہی واسطے سونگنے کے غرض یہہ ہے کہ زمین مین
بہت نعمتین تمھارے واسطے پیدا کین ہین ہمنے بعضے کھانے کی بعضے سونگنے کی فبای آلاء ربکما تکذبان
پس اے جن و آدم ساتھہ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے کہ مذکور ہوئین جھٹلاتے ہو اور انکار کرتے ہو کہ اُس سے
نہین سمجھے لیجیے کہ اکتیس جگہہ اس سورت مین یہہ آیت آئی ہے اور وجہ تکرار کی یہہ ہے کہ اس سورۃ مین
نعمتین اللہ کی مذکور ہین ہر نعمت کے بعد یہہ آیت لائی ہے تو کہ سننے والے اوپر رہنے والے خبردار ہون کثرت

نعم پر باتکرار واسطے دفع غفلت کے ہی صحیح حاکم مین جابر رض سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہہ سورہ ہمپر پڑھی پھر فرمایا کہ کیا ہی تمکو کہ چپ ہو جن تم سے نیکتر ہین جب مین نے فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا
تُکَذِّبٰنِ پڑھا انھون نے جواب مین کہا ولا بشیئ من نعمك ربنا نکذب فلك الحمد یعنے کسی شئ کی نعمتون تیری سے
ای پروردگار ہمارے تکذیب نہین کرتے ہم پس واسطے تیرے ہی تعریف خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ
کَالْفَخَّارِ وَخَلَقَ الْجَاۗنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ پیدا کیا آدم کو کہ پیدائش ہی خشک مٹی سے مانند ٹھیکری کے کہ ہاتھ مارنے
سے بجے اور پیدا کیا جان کو کہ پدر جن ہی شعلہ بے دود والے آگ سے فتوحات مین ہی کہ مارج آگ ہی ملی ہوئی
ہوا سے پس جان مخلوق ہی دو عنصر سے آگ اور ہوا اور آدم مخلوق ہی دو عنصر سے خاک اور پانی آب اور خاک
جو مل جاوے تو طین کہتے ہین اور ہوا اور آتش جو بہم ہون تو اسے مارج کہتے ہین اور جیسے رحم مین قطرہ آب
پڑنے سے انسان پیدا ہوتا ہی ایسے ہی القائے ہوا سے رحم مین جن اور ساٹھ ہزار برس بعد خلقت جن کے
پیدائش آدم کی ہی فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے کہ تمکو مٹی اور
آگ سے پیدا کیا اور حیات دی جھٹلاتے ہوے آدمیو اور جنو رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ پروردگار سورج
دو مشرقون کا گرمی اور سردی کے پروردگار سورج کا دو مغربون کے گرمی اور سردی کے اور اختلاف مغربین اور مشرقین
مین بہت فائدے ہین فصلین بدلتی ہین نئی نئی چیزین پیدا ہوتی ہین اور نکلنے کا آفتاب کے موجب طلب معیشت
ہی اور ڈوبنا سبب آرام اور راحت فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کون سے ان نعمتون پروردگار
اپنے کے انکار کرتے ہو مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ملا دیا دو دریاؤن کو کہ ایک شیرین ہی ایک تلخ تو کہ حکم اسکے
سے ایک دوسرے سے الگ رہینگے وہ دریا ایک فارس کا اور ایک روم کا ہی کہ بحر محیط مین دونو مل گئے
ہین بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ درمیان دونون دریاؤن کے پردا ہی قدرت خدا سے یا زمین سے یا جزیرون
سے کہ سبب اسکے ایک دوسرے پر زیادتی نہین کرتا تو کہ درمیان کی چیز غرق ہو جائے اور جو ایک دوسرے
پر زیادتی کرے نفع اٹھ جائے اور منافع ان دونو دریاؤمین بہت ہین فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس
ساتھ کس ان نعمتون پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ نکلتے ہین ان دونون مین سے
موتی اور مونگا اور یہہ نعمتین ظاہر ہین فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے
کے جھٹلاتے ہو سمجھ لیجئے کہ بعضے کہتے ہین مراد بحرین سے دریائے آسمان اور دریائے زمین ہی کہ ہر برس
جوش کھاتا ہی ابر درمیان مین حایل ہی دریائے آسمان کو اترنے نہین دیتا اور دریائے زمین کو چڑہنے نہین دیتا
بحر فلک سے قطرے دریائے زمین پر گر کر وہان صدف مین پڑکر در ابدار ہو جاتے ہین امام قشیری نے کہا ہی کہ
بحرین خوف اور رجا ہین یا قبض اور بسط یا انس اور ہیبت اور پردہ قدرت حق اور ہوئی احوال صافی اور مونگا

لطائف وامی کشف الاسرار والاکر رہتا ہے کہ دریائے خوف درجہ عام مسلمانوں نکلتا ہے اس سے گوہر زہد اور ورع کا پیدا
ہوتا ہے اور بحر قبض و بسط خواص مومنوں نکلتا ہے اس سے جوہر فقر اور وجد نکلتا ہے اور بحر انس وہیبت انبیاء و
صدیقوں نکلتا ہے اس سے در فنا ظاہر ہوتا ہے کہ صاحب اسکا مقام بقا کو پہنچے فرد غوطہ بحر فنا میں گر کھاوے
کیوں نہ پھر گوہر بقا پاوے وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ اور واسطے خدا کے ہے چلانا کشتیوں اور
جہازوں اونچے کھڑے نکالیج دریا کے مانند پہاڑوں کے منشات بفتح شین قرات حفص کی ہے اور بکسر شین
اوروں کی اور پیدا کرنے اور روان کرنے میں کشتی اور جہاز کے دریاؤں میں بہت نفع خلقت کا ہے کہ مسافت
بڑی تھوڑی مدت میں قطع ہوتی ہے اور تجارات اور معاملات کے لئے آنا جانا سہل ہو جاتا ہے اور یہہ بڑی
نعمتیں ہیں فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹھاتے ہو تم دونو
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ جو کوئی اوپر زمین کے ہے روح والا فنا ہونے
والا ہے اور باقی رہیگی ذات پروردگار تیرے صاحب بزرگی کی اور صاحب انعام کی فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کون سی نعمتوں پروردگار اپنے کی کہ تمہارے فنا کی خبر دی تو کہ تیاری وہاں کی کرو اور
اپنے بقا کی کہ رجوع ادھر رکھو اور پھر و ساغیر پر نکرو جھٹھاتے ہو تم دونوں اے جن وآدم يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ مانگتے ہیں اس سے جو کوئی بیچ آسمانوں کے ہیں اور زمین کے ہیں
بروقت وہیچ درست کرنے کام کے ہے دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہے سائل کو دیتا ہے درماندے کو
نجات بخشتا ہے غمگین کو شاد کرتا ہے بیمار کو صحت دیتا ہے کسیکو توفیق توبہ کی عطا کرتا ہے کسیکی گناہ معاف
کرتا ہے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کون سی نعمتوں پروردگار اپنے کے کہ توبہ قبول کرتا ہے
گناہ بخشتا ہے جھٹھاتے ہو تم دونوں ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ زمانہ تمام اللہ تعالی کے نزدیک دو دن
ہے کل مدت دنیا کی ایکدن ہے اور اسدن میں شان اسکی امر اور نہی اور منع اور اعطا اور خلق اور رزق اور
امانت اور احیا اور اعزاز اور اذلال ہے اور دوسرا دن آخرت کا ہے اور اسدن میں شان اسکی حساب اور
عتاب اور جزا اور سوال اور عقاب اور صواب ہے اور صوفی کہتے ہیں کہ یوم بمعنی آن ہے اور شان تجلی الٰہی
ہے کہ ہر آن میں مناسب استعداد تجلی کے ظہور کرتی ہے اور تجلیات بے نہایت ہیں فرد لمعہ حسن اسکے ہر
آن عیان ہے اسکا کل یوم ہو فی شان نشان ہے سَنَفْرُغُ لَكُمْ شتاب حساب کرینگے ہم واسطے
تمہارے فراغ یہاں بمعنے قصد محاسبہ ہے نہ وہ فراغ کہ بعد شغل ہو اور یہہ کلام بطرق تہدید اور وعید
ہے أَيُّهَ الثَّقَلَانِ اے دو گروہ بزرگ کہ جن اور انس ہو عرب والے چیز بزرگ قدر اور قیمت کو ثقل
کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ ثقل گران بار ہے اور جن اور انس بتکلیف شرعی گران بار ہیں یا بار گناہ ان سے

گران ہین فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کون سی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ تہدید بحساب ہی توکہ
اعمال بد سے بچو اور تعریف بخطاب ہی تا کہ کرم الہی کی امید رکھو تکذیب کرتے ہو تم دونو ای جن و آدم یا
مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ
اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ای جماعت جنون کی اور آدمیون کی اگر طاقت رکھتے ہو تم یہہ کہ نکل بھاگو تم کنارون آسمانون
کے سے اور زمین کے سے قضا ہمیری سے یا موت سے بچ کر نکل بھاگو نہ نکل سکوگے تم مگر ساتھہ غلبے کے اور تمکو یہہ
قوت نہین بلکہ جہان جاؤگے تم موت ساتھہ ہی اُسکے نہ آنیکا کچھہ علاج نہین کر سکنے تم کہتے ہین دن
قیامت کے فرشتے اہل محشر کے گرد حلقہ باندھینگے اور منادی ندا کریگا کہ ای آدمیو اور جنو یہہ عرصہ محشر
ہی اگر بھاگ سکو تو بھاگ جاؤ لیکن نہین بھاگ سکوگے مگر ساتھہ حجت اور برہان کے سو تمہارے
پاس کہان فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کون سی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ تمکو خبردار کیا کہ
دنیا مین تم عاجز ہو اور آخرت مین بے بس اور یہان وہان تمہارا انکو بے یار ہی نہ مددگار اور اُسکی طرف
متوجہ رہو جھٹلاتے ہو تم دونون یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ بھیجے جاتے ہین اوپر
اُنکے جو گنہگار اور مشرک ہو تم مین دونون سے شعلے خالص آگ سے اور دھوان یعنے ایکبار خالص
شعلے بھیجتے ہین اور ایکبار تنہے دھوان پس نہین مدد کر سکتے تم ایک دوسرے کی اور نہین باز رکھتے عذاب
ایکدوسریکا فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ڈراتا ہی تمکو
شعلے اور دھوین سے توکہ باز رہو نافرمانی سے اُسکے اور اُسکی عبادت کرو جھٹلاتے ہو تم دونون فَاِذَا
انْشَقَّتِ السَّمَاۤءُ فَکَانَتْ وَرْدَةً کَالدِّهَانِ پس جسوقت پھٹ جاوے آسمان واسطے نزول ملائکہ کے پس ہو جاوے
سرخ مانند زری کے یا مثل روغن زیت کے کہ ہر ساعت رنگ بدلے فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس
ساتھہ کون سی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ خبر کی تمکو آسمان کے پھٹنے کی اور رنگ بدلنے کی توکہ یہہ احوال
سُنکر خوف کھاؤ اور پناہ ساتھہ اُسکے پکڑو جھٹلاتے ہو تم دونو فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَاۤنٌّ
پس اُسدن نہ پوچھا جاویگا گناہ اپنی سے آدمی اور نہ جن یعنے اُنسے سوال نکرینگے کہ کیا گناہ کیا بلکہ سوال تو
بینچ کا کرینگے کہ کیون گناہ کیا یا گنہگارون کو علامت سے پہچان لیوینگے حاجت سوال کی نہوگی یا قبرون سے
نکلنے کے وقت نہ پوچھینگے اور وہ جو حق تعالی نے فرمایا ہی لنسئلنہم اجمعین وہ موقف حساب مین ہوگا
کہ سب سے سوال کرینگے فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ہول قیامت
کا بتادیا توکہ ایمان اور تقوی پر ثابت رہو کہ نجات انہین مین ہی جھٹلاتے ہو تم دونو یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ
بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ پہچانے جاوینگے کافر ساتھہ چہرے اپنے کہ کالا ہوگا اور آنکھین کبود

کہ طرح طرح کے میوے اور پھل بندوں کو کھلاتا ہے جھٹلاتے ہو تم دونو مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ
ڈرنے والے بہشتوں میں تکیہ کئے ہوئے ہونگے اوپر بچھاونوں کے کہ استر انکے ریشم کے ہیں ایک بزرگ سے پوچھا کہ جو استر
ریشمین ہیں تو اوپر کس چیز کے ہیں کہا نور کے وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ اور میوہ دونوں بہشتوں کا نزدیک ہی کھڑے
بیٹھے لیٹے کا ہاتھ پہنچتا ہے اور کہتے ہیں کہ تکیہ لگائے لیٹے ہونگے اور جس میوے کو جی چاہیگا شاخ اس درخت کے
جھک جائیگی وہ میوہ منہہ میں آرہیگا فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ٥ پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے
کے کہ شاہانہ فرشوں پر بٹھاتا ہے اور میوے لطیف لذیذ کھلاتا ہے انکار کرتے ہو فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ
يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ بیچ محلوں اور مکانوں ان بہشتوں کے بند رکھنے والی ہیں نظر کو یعنی حوریں کہ آنکھ
کسی پر سوا اپنے شوہر کے نہیں ڈالتیں نہیں نزدیک ہوا انکے کوئی آدمی پہلے انسے اور نہ جن بہشت میں
یعنی جو حوریں کہ واسطے انس کے مقرر ہیں ہاتھ کسی آدمی کا انکے دامن کو نہیں لگا اور جو جن کے لئے مقرر ہیں
کسی جن نے تصرف اسپر نہیں کیا فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کی
کہ ایسی حوریں بندوں کو دیتا ہے جھٹلاتے ہو اور باور نہیں کرتے تم دونوں كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ گویا کہ وہ حوریں
یاقوت صاف اور مرجان شفاف ہیں فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے
کے کہ حوریں اس صفائی اور پاکیزگی کی تمھارے واسطے پیدا کیں جھٹلاتے ہو تم دونو هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ
نہیں بدلا نیکی کرنیکا کہ عمل میں ہو مگر نیکی کرنا ثواب میں یا نہیں بدلا کلمہ طیب پڑھنے کا اور اسپر ثابت رہنے کا
مگر بہشت حاصل ہے کہ جزا نیکی کی نیکی ہے پس طاعت کی جزا درجے ہیں اور شکر کی زیادتی اور تقوے کی
فرح اور توبہ کی قبول اور دعا کی اجابت اور سوال کی عطا اور استغفار کی مغفرت اور خوف دنیا کی امن آخرت
اور خدمت کی نعمت بحر الحقائق میں ہے کہ نہیں بدلا فنا فی اللہ کا مگر بقا باللہ فرد مریگا اسپر تو جیئےگا جو زندگی
ہوگا تو وہ پیئےگا فنا کا گر جام تو پیئےگا تو جرعہ دیگا ہی بقا کا فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتوں
پروردگار اپنے کے کہ توفیق احسان کی دی اور جزا اسکی مقرر فرمائی جھٹلاتے ہو تم دونوں اور انکار کرتے ہو
وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ اور سوا ان دونوں جنتوں کے کہ بہشتیں مذکور ہوئیں یا نیچے انکے دو بہشتیں اور ہیں
لکھا ہے کہ پہلی دونوں بہشتیں سونے کی ہیں واسطے سابقین کے اور یہہ دونوں چاندی کی واسطے اصحاب
یمین کے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے کہ یہہ دو بہشتیں نیکوں کے
واسطے ٹھہرائیں منکر ہوتے ہو مُدْهَآمَّتٰنِ دونو بہشتیں نہایت سبز ہیں بکمال سبزی کے سبب سیاہی
مارتے ہیں فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کی کہ ایسی بہشتیں سبز دیں
اور سبزی موجب روشنی چشم ہے انکار کرتے ہو تم دونو فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ بیچ ان دونوں بہشتوں کے

دو چشمے ہین بشدت جوش مارنیوالے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے
کے کہ ایسے دو چشمے ہین تمھارے واسطے مقرر کئے ہین جھٹھلاتے ہو تم فِیْهِمَا فَاکِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ بیچ اُن دونوں
بہشتوں کے میوہ ہے اور کھجورین اور انار تخصیص کھجور اور انار کی سب میوؤں مین واسطے اُنکے بڑائی کے فرمائی کیونکہ
خرمہ میوہ ہے اور میٹھا ہے اور انار میوہ ہے اور دوا ہی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار
اپنے کے کہ ایسے میوے نافع بندوں کو دیتا ہے جھٹھلاتے ہو تم دونوں فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ بیچ اُن چاروں
بہشتوں کے اچھی عورتین ہین خوب صورت نیک سیرت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی
نعمتوں پروردگار اپنے کے کہ ایسی حورین تمکو دیتا ہے جھٹھلاتے ہو تم حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ حورین ہین بٹھائی ہوئی
بیچ خیموں کے یا مراد خیموں سے حویلیاں ہین یا محلات ہین محل وہ گھر ہے جو آراستہ کیا ہو واسطے دلہن
اور دولھے کے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے کہ ایسی بیبیاں پاکیزہ
بہشتیوں کو دیتا ہے جھٹھلاتے ہو تم دونو لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ نہین ہاتھ لگایا اُنکو کسی آدمی نے پہلے
اُن شوہروں کے کہ جنکی نامزد کردین ہین اور نہ جن نے بلکہ سب باکرہ ہین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس
ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے کہ حورین پاکیزہ ایمان والوں کے نامزد کرتا ہے جھٹھلاتے ہو تم دونو
مُتَّکِـٔیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ اصحاب یمین تکیہ کئے ہوئے اوپر قالینوں سبز کے اور بچھونوں
قیمتی نفیس نادر کے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کے کہ ایسی ایسی آرائشین
فرماتا ہے جھٹھلاتے ہو تم دونوں تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ بہت برکت والا ہے نام پروردگار تیرے
کا صاحب بزرگی اور بخشش و انعام کا اِس نام ہی سے عظمت اور بڑائی اُسکی ذات مبارک کی دریافت کرو
والا مرتبہ ذات کا اُسکے ایسا نہین کہ بیان مین آوے عقل سب عقلا کی وہاں حیران ہے اور ادراک سب کا
دشت تحیر مین سرگردان ہے نظم کہوں کیا وہ کیا ہی ہے کہاں خیال رسا نارسا ہے وہاں نہ
کرے درک اُتنے کسکا ادراک ہے کہ وہ پاک ہے پاک ہے پاک ہے گمان سے پرے وہم سے دور ہے
ورا فکر سے فہم سے دور ہے اور جلال اشارہ بصفات قہریہ اور اکرام بصفات لطیفہ ہے پس ذوالجلال
والاکرام ایسا نام ہے کہ جامع صفات تمام ہے اسیواسطے اسکو اسم اعظم کہا ہے حصن حصین مین ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ وہ کہتا تھا یا ذالجلال والاکرام فرمایا اجابت ہوئی واسطے تیرے پس مانگ
جو مانگتا ہو سورۃ واقعہ مکی ہے چھیانوے آیتیں ہین تین سو اٹھہتر کلمے ہین ایک ہزار سات سو حرف فصل
اسکے لا بد سنہ ہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ رحمن یہہ ہے کہ ختم تمام اسکا بذکر نیران اور جنان تھا آغاز
اسکا بذکر قیامت اور اہوال اُسکے کا ہوا

سورۃ الواقعۃ مکیۃ وقیل مدنیۃ وھی تسعون وست آیۃ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِذَا وَقَعَتِ الۡوَاقِعَۃُ یاد کر جس وقت واقع ہوگی واقع ہونے والی یعنے قیامت آئیگی لَیۡسَ لِوَقۡعَتِہَا کَاذِبَۃٌ نہین ہے بیچ واقع ہونے اسکے کے جھوٹھہ بولنے والا بلکہ جو خبر اسکے آنے کی دیتا ہے سچا ہے اور وہ قیامت خَافِضَۃٌ نیچے لیجانے والی ہے بہتون کو اسفل السافلین مین عدل سے رَّافِعَۃٌ اونچا کرنیوالی ہے بہتون کو اوپر اعلاء علیین کے فضل سے یا نیچا کرنیوالی ہے اعدا اور اہل نفاق کو اور اونچا کرنیوالی ہے اولیا اور ارباب وفاق کو یا پست کرنیوالی ہے ان لوگون کو کہ دنیا مین تکبر سے اپنے آپ کو بلند کرتے ہین اور بلند کرنے والی ہے ان لوگون کو کہ اس عالم مین اپنے آپ کو پست کرتے ہین اِذَا رُجَّتِ الۡاَرۡضُ رَجًّا یاد کر جس وقت کہ ہلائے جاویگی زمین ہلانی کر اسطرح سے کہ جو اسپر بنا ہے سب اکھڑ جاویگی وَّبُسَّتِ الۡجِبَالُ بَسًّا اور اڑا دیے جاوینگے پہاڑ اڑائے جانا کر فَکَانَتۡ ہَبَآءً مُّنۡۢبَثًّا پس ہو جاوینگے پھٹ کر غبار پراگندہ ہبا غبار ہے کہ شعاع آفتاب کے سبب روزن در سے نظر آوے وَّکُنۡتُمۡ اَزۡوَاجًا ثَلٰثَۃً اور ہو جاؤگے تم ای مکلفو قسمین تین فَاَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَۃِ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَۃِ پس صاحب دست راست کے کیا ہین صاحب دست راست کے یہہ تعظیم ہے انکی جیسے کہتے ہین کہ فلانی قوم بزرگ ہے اور کیا بزرگ ہے اور اس استفہام مین معنے تعجب کے بھی ہین اور اصحاب یمین وہ لوگ ہین کہ وقت نکلنے ذریت کے پشت آدم علیہ السلام سے یہہ داہنے طرف حضرت آدم کے کھڑے تھے یا وہ لوگ ہین جنکا اعمال نامہ دست راست مین دینگے تو کہ بہشت مین یمین عرش چلے جاوین اور بعضون نے کہا ہے کہ میمنت کی معنے یمن اور برکت کی ہین یعنے یہہ لوگ میمون اور مبارک قدم ہین وَاَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَۃِ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَۃِ اور صاحب دست چپ کے کیا ہین صاحب دست چپ کے اور دست چپ والے وہ لوگ ہین جو وقت اخراج ذریات کے بائین طرف حضرت آدم کے تھے یا وہ لوگ ہین جنکے اعمال نامے دست چپ مین دینگے تو کہ دوزخ مین چلے جاوین اور دوزخ چپ عرش ہے اور بعضون نے کہا ہے مشامہ الشام سے ہے یعنے وہ گروہ شوم اور نامبارک قدم ہین وَالسّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ اور آگے نکل جانے والے سب گروہون سے یا آگے جانے والے بہشت مین آگے نکل جانے والے ہین ایمان مین جیسے ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور انبیاؤن سمیت یا مثل ابو بکر اور علی مرتضے رضی اللہ عنہما کے کہ پہلے ایمان لائے ہین یا وہ لوگ ہین جنھون نے دولون قبلون کی طرف نماز پڑھی ہے یا جو صف جہاد مین آگے بڑھے رہتے ہین یا جو سبقت کرتے ہین تکبیر اولی مین اُولٰٓئِکَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ یہہ لوگ ہین مقرب برحمت الہی اور بکرامت نامتناہی فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ بیچ بہشتون کے جو مشتمل ہین طرح طرح کی نعمتون پر ثُلَّۃٌ مِّنَ الۡاَوَّلِیۡنَ بڑی جماعتین ہین پہلون مین سے یعنے انبیاء گذشتہ کی امتین وَقَلِیۡلٌ مِّنَ الۡاٰخِرِیۡنَ اور تھوڑے ہین پچھلون مین سے یعنے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم حاصل یہہ ہے کہ سابقین پہلے امتون کے زیادہ ہین اس امت کے سابقین سے تبیان مین لکھا ہے کہ مراد
انسے لوگ ہین جو انبیاء کی خدمت مین ایمان لاکر حاضر ہوئے ہین نہ تمام امت اسواسطے کہ امت ہمارے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب امتون سے زیادہ ہے چنانچہ حضرت نے فرمایا ہے کہ انا اکثر الناس تبعا یوم القیمة اور حدیث
بریدہ مین مذکور ہے کہ بہشت والے ایک سو بیس صفین ہونگے اسی صفین اس امت کی اور چالیس صفین
اور تمام امتون کی الغرض یہہ سابقین پہلے پچھلے بہشت مین ہونگے عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ اوپر پلنگون بنے
ہوئے سونے کے تارون جڑے ہوئے موتی اور یاقوت اور زمرد سے مُتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ تکیہ کیے ہوئے
اوپر ان پلنگون کے آمنے سامنے تاکہ ایک دوسرے کو دیکھکر خوش ہون يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ پھرینگے
اوپر انکے واسطے خدمت کے لڑکے ہمیشہ رہنے والے اوپر عمر لڑکپن کی کیونکہ خدمتگار لڑکا زیادہ تر بہتر ہے اور وے
لڑکے پوشاک اور زین سجے زیور پہنے ہونگے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ لڑکے مشرکون
کے ہین کہ بہشتیون کی خدمت کے واسطے مقرر ہوئے ہین پھرینگے وہ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ساتھ
آبخورون کے اور آفتابون کے اور پیالون کے شراب صاف سے یا می سے کہ جاری ہے بہشت مین لَا يُصَدَّعُوْنَ
عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ نہ سر دکھائے جاوینگے اس شراب سے اور نہ بے عقل اور بے ہوش ہوکر بہک جاوینگے وَفَاكِهَةٍ
مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ اور پھرینگے وہ لڑکے ساتھ میوون کے اس قسم سے کہ پسند کرینگے وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ
اور ساتھ گوشت جانور پرندون کے اس قسم سے کہ چاہینگے بھنے ہوئے کباب یا پکے ہوئے قورمین اور گوشت
پرندونکا اسواسطے فرمایا کہ الطف لحوم ہے وَحُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ اور اوپر سابقین کے جنت
مین پھرینگے خدمت کے واسطے عورتین گوری اچھی آنکھون والی کہ ہونگی لطافت اور صفائی مین مانند مروارید
پوشیدہ کے بیچ صدف کے کہ نہ پہنچاہے اسپر غبار اور نہ پہنچاہے اسکو دست اغیار جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بدلا دیتے
ہین ہم انکو بدلا دینا کر بسبب اس چیز کے کہ عمل کرتے تھے وہ دنیا مین لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا نہ سنینگے بیچ
بہشت کے باتین بیہودہ نہ وہ کلام کہ موجب گناہ ہو جیسے فحش اور دشنام اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا مگر سنینگے کہنا
سلام سلام تکرار اس لفظ کا دلیل ہے کہ بہشتی مدام سلام سلام کہینگے وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ اور اصحاب
داہنے ہاتھ والے کیا ہین اصحاب داہنے ہاتھ والے یعنے کیا بزرگ ہین اور وہ ہونگے فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ بیچ بیرون
کانٹے دور کئے ہوئے کے بخلاف دنیا کے کہ جو درخت کناری پر خار ہے لکھا ہے کہ طائف مین بیرونکا جنگل ہے
مسلمانون نے دیکھکر کہا کہ کیا اچھا ہو جو مثل اسکے ہمین ملے یہہ آیت نازل ہوئی کہ بہشتیون کے واسطے
کنار بے خار ہونگے وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ اور درخت کیلے کے کہ میوے انکے تہ بتہ ہونگے جڑ سے تا شاخ میوون سے
لدے ہونگے وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ اور سایہ کھینچا ہوا ہمیشگی زائل نہوگا مراد ظل سے راحت اور آرام ہے وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ

اور پانی گرتا ہوا یعنے جنت عدن سے گریگا اور جلتون پر وَّفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَّلَا مَمْنُوعَةٍ اور میوے بہت سے
نہ کاٹا گیا یعنے کسی زمانے مین منقطع ہوگا بخلاف میوہ دنیا کے کہ کسی فصل مین ہوتا ہی کسی مین نہین اور نہ منع
کیا گیا یعنے کسی نوع کھانا اسکا منع نہین بخلاف میوے دنیا کے کہ بن مول نہین ملتا وَّفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ اور بچھونے
بلند کئے ہوئے بقیمت یا بلند مرتبے بعضون نے کہا ہی کہ فرش کنایت عورتون سے ہی اور مرفوعہ بلند تختون پر
بیٹھی ہوئین إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً تحقیق ہمنے پیدا کی ہین عورتین عجب پیدا کرنا کہ دنیا کی بوڑھیان جوان کر دی ہین
فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا پس کیا ہی ہمنے انکو کواریان یعنے جب انکے خاوند انکی پاس جاوینگے کواریان پاوینگے
عُرُبًا سوہاگنین یا اپنے خاوندون کی عاشق یا ناز اور کرشمے والیان یا شیرین سخن أَتْرَابًا ہم عمر تینتیس تینتیس
برس کی سب اور شوہر بھی انکے اسی عمر کے لکھا ہی کہ لڑکیون کو جو بہشت مین لیجاتے ہین تو اسی عمر کی کر کر شوہرون
کو دیتے ہین اور بوڑھیاؤنکا بھی یہی سن و سال کر دیتے ہین پھر وہ اگر دنیا مین خاوند نہین رکھتین یا خاوند رکھتی
ہین لیکن وہ بہشتی نہین ہین جیسے فرعون کی جورو تو کسی ایک بہشتی کو دیتے ہین اور اگر شوہر انکے بہشتی ہین
تو انہین کو دیتے ہین اور اگر ایک شوہر سے زیادہ رکھتی ہون اور سب وہ بہشتی ہون تو آخر کے شوہر کے حوالے
کرتے ہین اور فرماتا ہی حق تعالی کہ ان عورتون کو پیدا کیا ہمنے لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ واسطے اصحاب دست راست کے
اور گویا سائل پوچھتا ہی کہ کیا ہی اصحاب دست راست کے پھر حق تعالی فرماتا ہی کہ وہ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَ
ثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ جماعتین بہت ہین پہلون مین سے اور جماعتین بہت ہین پچھلون مین سے اسباب نزول
مین ہی کہ جب وہ پہلی آیت ثلة من الاولين وقليل من الآخرين نازل ہوئی تو حضرت امیر المومنین عمر
فاروق رضی اللہ عنہ روئے اور کہا یا رسول اللہ ہم تم پر ایمان لائے اور ہم مین سے نجات نہین پاوینگے مگر تھوڑے
حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ ثلة من الآخرين پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر کے روبرو
پڑھی حضرت عمر نے کہا رضينا عن ربنا راضی ہوئے ہم پروردگار اپنے سے پھر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ آدم علیہ السلام سے مجھ تک ایک ثلہ ہی اور مجھ سے قیامت تک ایک ثلہ اور اور حدیث مین آیا ہی کہ
ارجو ان تكونوا نصف اهل الجنة اور پیچھے حدیث کے روایت گذری ہی کہ اہل بہشت کی ایک سو بیس
صفین ہونگی انین سے اسی اس امت کی ہونگی اور چالیس اور امتون کی یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ
کوئی اس امت کا دوزخ مین نجاویگا فرد دوزخ کی آگ سے ہی رافت پھر انکو کیا ڈر جنکے نبی ہین ایسے سردار
روز محشر وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ اور صاحب دست چپ کے کیا ہین صاحب چپ کے یعنے کیا خوار اور بے اعتبار
اسدن ہونگے فِي سَمُومٍ بیچ آتش سوزان کے یا باد گرم کے وَحَمِيمٍ اور پانی گرم کے لکھا ہی کہ حرارت سموم کی جب
انکی رگ و ریشے کو جلاویگی تو پناہ پکڑینگے ساتھ حمیم کے جیسے دنیا مین گرمی کے مارے پانی ڈھونڈھتے ہین پھر حمیم مین جب

پڑینگے تو زیادہ تر ایذا پاوینگے پھر سایے مین جاوینگے اُس سایہ کو حق تعالی فرماتا ہے کہ وَظِلٍّ مِّنْ يَحْمُومٍ لَّا بَارِدٍ
وَّلَا كَرِيمٍ اور سایہ سیاہ دھوین گرم سے نہ ٹھنڈا اور سایون کی مانند اور نہ نفع اور راحت پہنچانے والا بعضے
کہتے ہین کہ یحموم پہاڑ ہے دوزخ مین اُسکے سایہ مین دوزخی پناہ پکڑینگے اور یہہ عذاب انکو اسواسطے ہے کہ اِنَّهُمْ
كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ تحقیق وہ تھے پہلے اس سے دنیا مین ناز و نعمت مین پلے ہوئے اور تنعم انکا تھا بجہت
اور تابع شہوات وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ اور تھے استادگی کرتے اوپر گناہ بڑی کے کہ شرک ہے یا اقامت
کرتے تھے اوپر خلاف قسم بڑی کے یا سوگند دروغ کھاتے تھے کہ حشر نہین ہوویگا وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَ
كُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ اور تھے کہتے تھے کیا جب مرجاوینگے ہم ہو جاوینگے ہم مٹی اور ہڈیان بن گوشت
پوست کے کیا ہم پھر اٹھائے جاوینگے قبرون سے اور زندہ ہونگے استفہام کا تکرار واسطے مبالغے کے ہے بانکار
أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ کیا باپ ہمارے پہلے بھی اٹھینگے قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ
کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم جواب مین انکے کہ تحقیق پہلے باپ تمھارے اور سوا انکے اور لوگ اور پچھلے تم اور سوا
تمھارے اور البتہ جمع کئے جاوینگے طرف وقت مقرر ہوئے ایکدن معلوم کے کہ قیامت ہے یا جمع کئے جاوینگے
قبرون مین واسطے میقات حشر کے کہ روز معلوم ہے یا جمع کئے جاوینگے مکان حساب مین یا زمان حساب مین اُسدن
کہ معلوم ہے حق تعالی کو ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ پھر تحقیق تم ای گمراہو جھٹلانے والو بعث اور
نشور کو یہہ خطاب مکے والون کو اور اور امثال انکے کو ہے کہ تم قیامت کو لَآكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ البتہ
کھانیوالے ہو درخت سینڈھ کے سے یعنے تمکو چلاوینگے اور اس درخت سے کھلاوینگے فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ
پس بھرنے والے ہو پھل اس درخت کے سے پیٹون کو فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ پس پینے والے ہو اوپر زقوم کے
گرم پانی سے لکھا ہے کہ عذاب بھوک کا دوزخیون کو دینگے کہ بھرلین پیٹ اپنے زقوم سے پھر پیاس غلبہ
کریگی آب گرم پلاوینگے فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ پس پینے والے ہو حمیم سے مانند پینے پیاسے اونٹونکے کہ بدن
سے پانی پیا ہو یا مثل ریت کے کہ جتنا پانی ڈالو سوکھتا جاوے کچھ اثر ظاہر ہو حاصل یہہ ہے کہ دوزخی کتنا ہی
حمیم پین گے پیاس انکی نہ بجھے گی هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ یہہ کھانا پینا مہمانی ہے انکی دن جزا کے
کہ واسطے مہمان کے پہلے جو حاضر کرتے ہین بعد اسکے اور طرح طرح کے کھانے پینے دوزخ کے جو انکو کھلاوینگے بیان
انکے عذاب اور شدت کا نہین ہو سکتا پناہ مین رکھے اللہ نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ہمنے پیدا کیا تمکو
پہلے اور تم انکا اقرار کرتے ہو پس کیونکر نہین باور کرتے تم پچھلے پیدا کرنے کو کہ بعد مرگ ہے جو عقل رکھتا ہے اسپر ظاہر ہے
کہ جسنے پہلے بنایا ہے اسکو پھر جلانا کیا دشوار ہے أَفَرَأَيْتُم مَّا تُمْنُونَ کیا دیکھا تمنے پانی کو کہ ٹپکاتے ہو تم رحم زنان مین
أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ کیا تم پیدا کرتے ہو بچون کو اس سے یا ہم مین پیدا کرنیوالے انکے اور تم آپ اقرار کرتے ہو اسکا کہ خالق

خلق کا مین ہون کیونکہ جیسا تم چاہتے ہو ویسا بچہ پیدا نہین ہوتا بلکہ جیسا مین چاہتا ہون ویسا ہوتا ہے
نحن قدرنا بینکم الموت وما نحن بمسبوقین ہمین نے بعد پیدا کرنے تمھارے کے مقدر اور مقرر کیا ہے درمیان
تمھارے زمانہ موت کا ہر ایک کے اور نہین ہین ہم عاجز پیچھے رہے گئے یعنے کسیکو ہمارے حکم پر سبقت نہین اور
موت جو مقرر کردی ہے اُس سے چھٹکارا نہین اور یہہ مرگ ہمنے مقدر کی ہے علیٰ ان نبدل امثالکم اوپر اسبات
کے کہ بدل ڈالین ہم مثلین تمھاری یعنے تمھین مارین اور اورونکو پیدا کرین وننشئکم فیما لا تعلمون اور پیدا کرینگے
دوسری بار تمکو بیچ اُس صورت اور ہیئت کے کہ نہین جانتے تم آج یعنے کافرون کو بری شکل اور مسلمانون کو
اچھی صورت سے ولقد علمتم النشأة الاولیٰ فلولا تذکرون اور البتہ بتحقیق جانتے تھے تم پیدائش پہلی کو کہ نطفہ
سے علقہ ہوئے تا آخر اور اسپر اقرار رکھتے ہو پس کیون نہین نصیحت پکڑتے اور حق تعالیٰ کو قادر پیدا کرنے پر پچھلے نہین
جانتے کیونکہ جو پہلی آفرینش پر قادر ہے وہ پچھلی پیدائش پر کب عاجز ہوگا افرأیتم ما تحرثون کیا پس دیکھا تمنے
جو بوتے ہو ءانتم تزرعونہ ام نحن الزارعون کیا تم اگاتے ہو تخم کو یا ہم اگانیوالے ہین حرث کہ بونا ہے بیج کا فعل
بندے کا ہے اور زرع کہ کھیتی سرسبز کرنا اور اگانا تخم کا ہے فعل اللہ تعالیٰ کا ہے لو نشاء لجعلناہ حطاما فظلتم
تفکھون اگر چاہین ہم البتہ کردیوین اُس چیز کو کہ بویا ہے ریزہ ریزہ پہلے پھلنے سے یا گھاس بن دانے
کی پس ہو جاؤ تم باتین بنانے اور اندوہ ناک یا کوشش لینے سے پشیمان ہوا اور کہو انا لمغرمون تحقیق ہم تاوان
دئے گئے ہین اور پڑھا ہے ابوبکر نے ءانا ساتھ ہمزہ استفہام کے بل نحن محرومون بلکہ ہم محروم ہوئے
روزی سے افرأیتم الماء الذی تشربون کیا پس دیکھا تمنے پانی جو پیتے ہو پیاس بجھنے کے واسطے اور زندگانی
تمھاری اسپر ہے ءانتم انزلتموہ من المزن ام نحن المنزلون کیا تمنے اتارا ہے اسکو بادل سفید سے یا ہم اتارنے
والے ہین پانی شیرین لطیف لو نشاء جعلناہ اجاجا فلولا تشکرون اگر چاہین ہم کردیوین اُس پانی کو کڑوا اور
نفع اسکا دور کردیوین پس کیون نہین شکر کرتے تم ہمارا اس نعمت پر افرأیتم النار التی تورون کیا پس دیکھا
تمنے آگ کو جو روشن کرتے ہو تم ءانتم انشأتم شجرتہا ام نحن المنشئون کیا تمنے پیدا کیا ہے درخت
اُس آگ کا کہ مرخ اور عفار ہی یا ہم ہین پیدا کرنیوالے اہل بوادی ایک شاخ درخت مرخ کی لیتے تھے ایک عفار کی
دونون کو ملا کر گھستے تھے حق تعالیٰ اُن دونون شاخون تر مین سے پانی کی جگہہ آگ نکالتا تھا سمجھ لیجئے کہ
مرخ باول مفتوح اور ثانی ساکن نام درخت کا ہے اور نیچے کی شاخ کو کہتے ہین اُن دو شاخون مین سے کہ آپسمین
اور آگ نکلے اور عفار باول مفتوح و تشدید فا نام درخت ہی اور اوپر والی شاخ کو کہتے ہین اُن دو شاخون کو آپسمین
ملا کر گھستے ہین اور آتش پیدا ہوتی نحن جعلناہا تذکرة ومتاعا للمقوین ہمنے پیدا کیا ہے آگ کو نصیحت کر جو اسے دیکھین
آتش دوزخ کو یاد کرین اور فائدہ یعنے سبب نفع پکڑنے کا واسطے مسافرون کے بعضون نے تذکرہ بمعنی تبصرہ کہا ہے یعنے بینے

کہا ہے اُسکو تبصرہ تو کہ اہل بصیرت جانتے ہین کہ جو درخت سبز و تر سے آگ نکالتا ہے وہ اگر شجر وجود ہمارے کو بعد خشک اور
پژمردگی کے سر و تازہ فرماوے تو کیا عجب ہے فرد بعد مرنے کے جلاوے گا اور اسمین کچھ شبہ نہین ہے یا رد اور
مسافرون کو بیان فرمایا مقیمون کو ترک کیا یہہ اکتفا باحد الضدین ہے جیسے سرابیل تقیکم الحر فسبح باسم ربک
العظیم پس پاکی بیان کر ساتھ نام پروردگار اپنے بزرگ کے فلا اقسم بمواقع النجوم پس قسم کھاتا ہون مین
ساتھ گرنے تارون کے یا مواقع بمعنے مغارب ہے یعنے ساتھ ڈوبنے تارون کے اور ڈوبنا دلیل اوپر وجود ڈوبنے والے
کے ہے یا بمعنے مطالع ہے یا مجاری کہ ان سب مین قدرت کاملہ الہی ظاہر ہے یا مواقع بمعنے اوقات نزول ہے اور نجوم
قرآن شریف ہے حق تعالی نے اوقات نزول قرآن شریف کی قسم کھائی ہے یا مواقع دل انبیاؤن کے ہین کہ مورد
الہیہ ہین یا نجوم قرآن ہے اور موقع قلب مبارک پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اگرچہ ایک ہے دل آپکا لیکن نجوم قرآنی
بہت ہین ہر نجم کا گویا ایک موقع ہے اور قرأت امام حمزہ و کسائی کی موید اسیکے ہے کہ اُنھون نے بموقع النجوم پڑھا ہے
اور نزول قرآنی دل مقدس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین نص سے ثابت ہے کہ نزل بہ الروح الامین علی قلبک ہے
یا مواقع سے مراد مساجد اور مقابر اصحابون کے ہین کہ انکو ستارون سے مشابہت خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے
اصحابی کالنجوم یا مواقع منزلین ستارون کی ہین کہ بروج آسمان ہین والسماء ذات البروج یا شعلے ستارون کے ہین کہ رجم
شیاطین ہی وانہ لقسم لو تعلمون عظیم اور تحقیق وہ کہ اللہ تعالی نے ساتھ اسکے قسم کھائی ہے البتہ قسم ہے اگر جانو تم
بڑی اور معتبر اور جواب قسم کا یہہ ہے انہ لقرآن کریم تحقیق وہ جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تمپر پڑھتے ہین ہر آئنہ قرآن
ہے کرامت والا النفع مند اسواسطے کہ اسمین ایسے علم ہین کہ تمھاری معاش اور معاد کے حق کام آوین یا قرآن گرامی ہے نزدیک
اللہ کے اور فرشتون کے اور مومنون کے یا حافظ اور قاری اُسکا معزز اور مکرم ہے اور وہ قرآن شریف لکھا ہے فی کتاب
مکنون بیچ کتاب پوشیدہ اور نگاہ رکھی گئی کے نزدیک خدا کے یعنے لوح محفوظ مین لا یمسہ الا المطہرون نہ ہاتھ
لگاوے اُس لوح کو یعنے خبردار ہوں اُس چیز سے کہ اُسمین لکھی ہے مگر پاک یعنے فرشتے کہ پاک ہین بری صفتون سے یا ضمیر
لا یمسہ کی عاید ہے طرف قرآن کے اور مراد اس سے مصحف ہے یعنے نہ چھووین مصحف کو مگر پاک لوگ اور یہان نفی بمعنے نہی ہے
یعنے جنب اور محدث کو چاہیئے کہ نہ مس کرین مصحف کو سمجھ لیجئے کہ نزدیک امام اعظم کے محدث اور جنب اور حائض و نفسا مس
مصحف نکرین مگر بغلاف منفصل اور امام مالک اور شافعی والے حمل مصحف اور مس محدث اور جنب اور حائض کو تجویز نہین کرتے
اور حنابلہ کہتے ہین کہ جنب اور محدث کو حمل اور مس مصحف روا ہے اور حائض کو نہین اور نوادر مین مذکور ہے کہ جنب اور حائض کو
بقول امام ابو یوسف جائز ہے لکھنا قرآن کا اگر لوح زمین پر ہو اور امام محمد کے نزدیک کسی وجہ سے روا نہین اور بعضے مس کو حمل قرأت
پر کرتے ہین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ دوست میرے نزدیک یہہ ہے کہ قرآن نہ پڑھے مگر پاک محمد بن فضل رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا ہے کہ مراد اس طہارت سے توحید ہے یعنے قرآن نہ پڑھے مگر مومن اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد مس سے اعتقاد ہے یعنے

معتقد قرآن کے ہین مگر پاکیزہ دل کہ مومن ہین یا عمل کرنیوالے قرآن پر مراد ہین یعنے نگاہ رکھنے والے احکام قرآن کے
ہوون مگر وہ لوگ کہ پاک صاف ہین کدورت شرک سے یا جاننے والے معانی قرآن کے مراد ہین یعنے تفسیر اور تاویل
قرآن شریف کی نہین جانتے مگر وہ لوگ کہ جنکو صفائے سر حاصل ہے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے
کہ پاکی سر نفی ماسوی اللہ ہے نظم آئینہ سر کو پہلے کر صاف انکار خیال ماسوا سے تا ذوق اٹھائے راقتا تو معنے کلام کبریا سے
بحر الحقائق مین ہے کہ اسرار قرآن نہین کھلتے مگر اُس کیلئے کہ پاکیزہ ہو لوث توہم غیر اور غیریت سے اور مقام شہود کو
پہنچ کر مراتب کائنات مین مشاہدہ ذات کرے اور معنی سوائے فنائے شاہد المشہود اور استہلاک قاصد بمقصود بالجمع
ہے فرد تا ہوگا فنا از خود رفت بارگاہ خداوند دیکھیگا حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے جلد ثالث کے مکتوب
چہارم مین لکھا ہے کہ مساس نکرے اسرار مکنونہ قرآنی کو مگر وہ جماعت کہ لوث تعلقات بشریت سے پاک ہو اور
رمز دوسری اسمین یہہ ہے کہ قرآن کو چاہیئے کہ پڑھین مگر وہ گروہ کہ نفوس انکے ہوا و ہوس سے مزکی ہون اور شرک
جلی اور خفی اور آلہ آفاقی اور انفسی سے مطہر ہون بیان اسکا یہہ ہے کہ مناسب حال مبتدی سلوک ذکر ہے اور
نفی ماسوائے مذکور یہان تک کہ کچھ ماسوائے سے علم اسکے نرہے اور کچھ چیز غیر حق سبحانہ سے مراد اسکی ہو اگر
بتکلیف اشیا کو یاد دلاوین یاد اسکو نہ آوے اور مقصود اسکا ہو جو یہہ حالت پیدا ہو تو شرک سے پاک آلہ آفاقی اور
انفسی سے آزاد ہوا اسوقت سزاوار ہے کہ بجائے ذکر تلاوت قرآن کرے اور بدولت قرآن ترقیات فرمایا ہے پہلے حصول اسحالت کی
کہ گذری تلاوت قرآن کرنا داخل اعمال ابرار ہے اور بعد حصول اس حالت کے منجملہ اعمال مقربین چنانچہ ذکر پہلے حصول اس
نسبت کی اعداد عمل مقربین سے تھا اور اعمال ابرار منجملہ عبادت ہے اور اعمال مقربین منجملہ تفکرات اور تفکر ایک ساعت بہتر ہے
عبادت ہفتاد و شش سال سے تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستۃ وسبعین سنۃ اور تفکر عبادت جانا ہے باطل سے طرف حق کے
جسقدر کہ فرق درمیان ابرار اور مقربین کے ہے عبادت اور تفکر مین انکے بھی اسیقدر تفاوت ہے سمجھ لیجئے کہ جو ذکر مبتدیکا اعمال
مقربین مین شمار ہے وہ یہہ ہے کہ شیخ کامل مکمل سے اخذ کیا ہو اور مقصود اسکا سلوک طریقہ ہو والا وہ ذکر بھی منجملہ اعمال
ابرار ہے واللہ سبحانہ اللہم الصواب تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ قرآن اتارا ہوا ہے پروردگار عالمون کیطرف سے أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ
أَنتُم مُّدْهِنُونَ کیا اس ساتھ اسبات کے کہ قرآن ہے تم اے اہل مکہ سستی کرتے ہو یا انکار کرتے ہو یا ایمان نہین لاتے وَتَجْعَلُونَ
رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ اور کرتے ہو تم روزی اپنی قرآن سے یہہ کہ تم جھٹلاتے ہو فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ
تَنظُرُونَ پس کیون نہین جسوقت کہ پہنچتی ہے جان حلق کو وقت مرگ کے اور تم اسوقت دیکھتے ہو مرنے والے کو وَنَحْنُ
أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ اور ہم بہت نزدیک ہین طرف اُس مرنیوالے کے تم سے ولیکن نہین دیکھتے
تم اور نہین جانتے اور وہ قریب ساتھ علم اور قدرت اور رویت کے ہے فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ
صَادِقِينَ پس کیون نہین اگر ہو تم غیر جزا دیئے گئے قیامت مین پھیر لاتے جان کو جسم مین اگر ہو تم سچے حاصل آیۃ کا یہہ ہے کہ اگر ہو تم

حال ہین اسکے کام آوے جیسے مان باپ دوسرا وہ جو آخر زندگانی مین دستگیری کرے جیسے آل اولاد تیسری وہ کہ
ظاہر شریک حال ہو جیسے دوست یار مصاحب چوتھا وہ جو جھی معاش رکھے جیسے جوروین اور لونڈیان پس گویا کہ حق
تعالی فرماتا ہی کہ اعتماد انپر مت کرو اور اپنا کارساز انھون کو نجانو کہ اول مین ہون جو تمھین عدم سے وجود مین
لایا ہون اور آخر مین ہون کہ پھر ہی طرف تمھارے سب کی بازگشت ہوگی اور ظاہر مین ہون صورتین تمھاری کیا
اچھے ڈول کی مین نے بنائی ہین اور باطن مین ہون دلونمین تمھارے کیا کیا اسرار حقائق رکھے ہین مین نے
نظم اول توئی آخر توئی ظاہر توئی باطن توئی ہی توہی تو ہر حال مین دیکھا تو ای بے چند و چون اول ہی تو
بے ابتداء آخر ہی تو بے انتہی ظاہر تعقل سے بری باطن تفکر سے برون بحر الحقائق مین ہی کہ اول ہی عین
آخریت مین اور آخر ہی عین اولیت مین اور ظاہر ہی عین باطنت مین اور باطن ہی عین ظاہریت مین شیخ ابو سعید
خراز قدس سرہ سے پوچھا کہ اللہ سبحانہ کو کس چیز سے پہچانا تمنے کہا اس سے کہ ضدین جمع فرمائی ہین پھر یہہ آیت پڑھی
اور کہا کہ متصور نہین ہی جمع اضداد حیثیت واحدہ مین مگر اسی واحد مین نظم وہ ہی اول اور اول مین آخر وہ باطن
تھا اور باطن مین ظاہر وراء سب سے ہی اور سب مین نمودار عجب کچھ اسکے ای واقف ہین اسرار ہی سب کے ساتھہ اور سب سے جدا ہی
سب مین ظاہر اور سب سے چھپا ہی وھو بکل شیء علیم اور وہ ساتھہ سب چیزون کے دانا ہی اول اور آخر اسکے علم مین برابر
ہی ظاہر اور باطن ایک ہی ھو الذی خلق السموات والارض فی ستة ایام ثم استوی علی العرش وہی ہی جسنے پیدا کیا
آسمانون کو اور زمین کو اپنی قدرت سے بیچ چھہ دن کے لوگو کہ فرشتے انکا بنانا دیکھین پھر قصد کیا اوپر تدبیر عرش کے اور وہان جو کچھہ
چاہا کیا یعلم ما یلج فی الارض جانتا ہی جو کچھہ داخل ہوتا ہی بیچ زمین کے جیسے تخم اور قطرے مینہہ کے اور خزانے اور
مردے وما یخرج منها اور جانتا ہی جو کچھہ نکلتا ہی زمین سے مثل سبز بوٹے کے اور کانون کے اور دفینون کے دنیا مین اور
بعضے خزانون کے اور تمام مردون کے آخرت مین وما ینزل من السماء اور جانتا ہی جو کچھہ اترتا ہی آسمان سے جیسے مینہہ اور اولے
اور برق اور فرشتے اور احکام وما یعرج فیها اور جو کچھہ کہ چڑھتا ہی اور داخل ہوتا ہی بیچ آسمان کے جیسے اعمال صالحہ
اور دعائین اور فرشتے لکھنے والے عمل بندون کے وھو معکم اور وہ ساتھہ تمھارے ہی علم اور قدرت سے عام اور فضل اور
رحمت سے خاص اینما کنتم جہان ہو تم معیت اسکے علم اور قدرت کی کسی حال مین تم سے جدا نہین اور یہہ معیت عقل سے
دریافت نہین ہوتی بلکہ ذوق اسکا کشف سے اٹھتا ہی فرد یہہ معیت بیان سے ہی افزون کہ زمان و مکان سے ہی بیرون
واللہ بما تعملون بصیر اور اللہ تعالی ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھتا ہی اور اسکی جزا دیگا له ملک السموات
والارض واسطے اسیکے ہی پادشاہی آسمانون کی اور زمین کی والی اللہ ترجع الامور اور طرف اللہ تعالی کے پھیرے
جاتے ہین سب کام یولج اللیل فی النهار ویولج النهار فی اللیل داخل کرتا ہی رات کو بیچ دن کے ایام گرما مین اور داخل
کرتا ہی دنکو بیچ رات کے ایام سرما مین وھو علیم بذات الصدور اور وہ جانتا ہی سینے والی بات کو جو چھپی ہوئی ہی امنوا

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ایمان لاؤ تم ای کافرو ساتھ اللہ کے اور اُسے ایک جانو اور ساتھ پیغمبر اسکے کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ہین اور انکی تصدیق کرو وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ اور خرچ کرو راہ خدا مین اُس مال سے کہ کیا ہی خدا نے تمکو
جانشین پہلو نکا بیچ اسکے یعنے مال پہلے لوگونکا جو انکی وفات کے بعد تمہارے ہاتھ لگا ہی اُسمین سے فَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ پس جو لوگ کہ ایمان لائے تم مین سے خدا اور رسول پر اور خرچ کیا مال اپنا زکوۃ مین جہاد
مین خیرات مین واسطے انکے ہی ثواب بڑا کہ بہشت اور نعمتین وہان کی ہین وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ
لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ اور کیا ہی واسطے تمہارے کہ نہین ایمان لاتے ساتھ خدا کے اور وحدانیت اسکی کے اور حال یہہ ہی کہ
پیغمبر پکارتا ہی تمکو ساتھ حجت اور دلیلون کے تو کہ ایمان لاؤ تم ساتھ پروردگار اپنے کے وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ اور تحقیق لیا ہی خدا نے قول تمہارے کو میثاق کے دن اوپر اقرار ربوبیت اور نفی شرک کے اگر ہو تم باور رکھنے
والے اس دن کو کہ حق تعالی نے فرمایا تھا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ اور تمنے کہا تھا بلے هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ وہ
خدا جو اتارتا ہی اوپر بندے اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین نشانیان روشن کہ قرآن اور معجزے ہین لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوْرِ تو کہ نکالے خدا تمکو بسبب قرآن کے یا پیغمبر بسبب دعوت کے اندھیرون سے کفر کے روشنی ایمان کی یا جہل سے طرف علم کے
ضلالت سے طرف ہدایت کے اور حجاب غفلت سے طرف ہوا و شہوت کے یا ظلمت حجاب سے طرف اور تجلی کے فرد معجزے سب ان کی حق کی طرف سے ہین
تاکہ اٹھا کر حجاب نور تجلی دکھائے وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اور تحقیق اللہ تعالی ساتھ تمہارے البتہ شفقت کرنیوالا ہی
کہ قرآن شریف بھیجا مہربان ہی کہ رسول کو تمہاری ہدایت کے واسطے مقرر کیا وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اور کیا ہی واسطے تمہارے اور کیا فائدہ دیکھتے ہو اور کیا عذر رکھتے ہو یہہ کہ نہ خرچ کرو تم مال اپنے کو بیچ راہ اللہ
تعالی کے اور حال یہہ ہی کہ واسطے اللہ کے ہی میراث آسمانون کی اور زمین کی یعنے جو کچھ آسمان زمین مین ہی بعد مرنے لوگون کے
اسیکا ہوگا اور اب بھی اُسیکا ہی لیکن ظاہر مین تصرف خلقت کا ہی پھر یہہ تصرف ظاہری بھی نرہیگا اس کلام مین ترغیب ہی
کہ اللہ کی راہ مین مال دو کہ تمہارے ہاتھ مین نرہیگا اپنے واسطے ذخیرہ آخرت کا کیون نہین کرتے لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ
اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ نہین برابر تم مین سے ای مومنون وہ شخص کہ خرچ کرے مال پہلے فتح مکہ کے کہ اہل اسلام
مفلس ہین اور لڑے ساتھ دشمنون دین کے ساتھ اس شخص کے کہ بعد فتح مکہ کے مال خرچ کرے اور ارادہ جہاد کا رکھے کیونکہ
بعد فتح مکہ کے مال بہت آئیگا پھر اسقدر احتیاج نفقے کی اور مقاتلے کی نرہیگی اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً یہہ لوگ نفقہ دینے والے
اور لڑنے والے پہلے فتح مکہ سے بڑے ہین درجے اور مرتبے مین مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ان لوگون سے کہ خرچ کرین بعد
فتح مکے سے اور جہاد کرین وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى اور سب کو کہ پہلے فتح مکہ سے نفقہ اور قتال کرین یا پیچھے وعدہ دیا اللہ نے
بہشت کا لیکن درجون مین البتہ فرق ہوگا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم نفقے اور قتال سے
اخلاص سے یا ریا سے خبردار ہی اکثر مفسرین اس آیت کو امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان مین کہتے ہین

کہ پہلے جو ایمان لایا اور نفقہ دیا اور کفار سے مقاتلہ کیا وہی تھے **فرد** سر دفتر سابقان ہین صدیق قطب ہمہ صادقان
ہین صدیق **مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ** کون شخص ہے جو قرض دیوے اللہ کو یعنے اللہ کی راہ پر مال اپنا خیرات کرے باُمید
ثواب کیونکہ عوض مال کے ثواب چاہتا گویا قرض دیتا ہے **قَرْضًا حَسَنًا** قرض دینا اچھا یعنے دلکی اخلاص سے
فَيُضٰعِفَهُ لَهُ پس دونا کرے خدا اُس قرض کو واسطے اُسکے یعنے اجر اور ثواب اُسکا دو چند کرے **وَلَهُ اَجْرٌ كَرِيْمٌ**
اور واسطے اُسکے ہے ثواب باکرامت کہ جنت ہے **يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ**
یاد کر اُسدن کو کہ دیکھیگا تو ایمان والون کو اور ایمان والیون کو پل صراط پر اور اُسدن دوڑتا ہوگا نور اُنکا یعنے روشنی توحید
اُنکے کی آگے اُنکے کہ آسانی سے گذر جاوین اور داہنے طرف اُنکے تاکہ بہشت کی راہ دکھائے حضرت ابن مسعود رضی
اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نور ہر ایک کا موافق عمل کے ہوگا کسیکا وہان سے بہشت تک کسیکا مثل کوہ کسیکا مانند چمکارے
کے کہ چمک چمک کر راہ دکھاویگا غرض کوئی مومن نور سے خالی نہوگا اور فرشتے اُنکو کہینگے **بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا** خوشخبری ہے تمکو آج داخل ہونا ہے بہشتو مین کہ ہمیشہ چلتے ہین نیچے منزلون اور
درختون اُنکے سے نہرین اور ہوگے تم ہمیشہ رہنے والے بیچ اُنکے **ذٰلِكَ** یہہ خوشخبری ہمیشہ رہنے کی بہشت مین **هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ** یہہ ہے مراد پانا بڑا کہ قیامت کے دھڑکون سے بچکر جنت مین پہنچکر دیدار محبوب حقیقی سے مشرف ہوتا ہے **فرد**
ست نظر رافت کسی تو اور مہ پارے پہ کر لاکھ جانین اپنی صدقے اُسکے نظارے پہ کر ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ مومنون
کو پل صراط پر نور دیوینگے اور کافرون اور منافقون کو اندھیرے مین چلاوینگے اور مومن جب پھر کر دیکھینگے تمام پل صراط روشن
ہو جاویگا پھر منافق اُنسے عرض کرینگے کہ ذرا ٹھہرو کہ ہم بھی تمھاری روشنی مین چلے آوین چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے
يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ یاد کر اُسدن کو کہ کہینگے منافق مرد اور منافق
عورتین واسطے اُن لوگون کے کہ ایمان لائے ہین انتظاری کرو ہماری یا نظر کرو ہمپر تاکہ ہم بھی روشنی لیوین نور تمھارے
سے **قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا** کہا جاویگا یعنے مومن کہینگے یا فرشتے کہینگے منافقون کو کہ پھر جاؤ پیچھے اپنے
یعنے دنیا مین جاؤ پس ڈھونڈ لاؤ نور کو کہ یہان محشر مین نور نہین کسب کیا جاتا دنیا سے اپنے ساتھہ لاؤ تو یہان کام
آئے **نظم** جاؤ دنیا مین اگر ہوسکے تو لاؤ نور کسب کی جاتے وہی حشر تو ہے جائے ظہور منافق یہہ بات نہین سمجھنے کے وہ
جانینگے کہ ہمارے پیچھے نور ہے منہہ پھیرا وینگے **فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ** پس مارا جاویگا یعنے فرشتے حکم الہی سے
مارینگے درمیان منافقون اور مومنون کے کوٹ کہ واسطے اُسکے دروازہ ہوگا مومنون کے جانے کے واسطے **بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ**
اندر کی طرف اُس کوٹ کے کہ مومن جاوینگے بیچ اُسکے رحمت ہوگی کیونکہ بہشت سے نزدیک ہے **وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ**
اور باہر کی طرف اُس دیوار کے کہ منافق ہونگے اُسطرف سے ہوگا عذاب کیونکہ دوزخ کے نزدیک ہے اور منافق جو پیچھے پھر کے
دیکھینگے اور روشنی نہ نظر آویگی اندھیرا پاوینگے تو مومنون کیطرف منہہ پھیراوینگے وہان دیوار حائل دیکھینگے درمیان اپنے

اور انکے پھر روشنی ہے جدا ہونگے مومنوں کو بہشت کیطرف جاتے دیکھینگے ینادونہم الم نکن معکم پکارینگے انکو ازی
سے اور کہینگے ہم مومنوں کیا نہ تھے ہم ساتھ تمہارے دنیا میں نماز جماعت کی تمہارے ساتھ پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے
تم میں ملکر قالوا بلیٰ ولکنکم فتنتم انفسکم کہینگے مومن ہاں تھے تم ظاہر میں ساتھ ہمارے ولیکن تمنے فتنے میں ڈالا
تھا جانوں اپنی کو بسبب نفاق کے وتربصتم وارتبتم اور انتظار کرتے تھے تم ہمارے برائیوں کا یا توقف کرتے تم توبہ
کرنے میں اور شک لاتے تھے تم نبوت میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وغرتکم الامانی اور فریب دیا تمکو
آرزوں تمہاری نے یعنے تم دور دور کے منصوبے باندھنے لگے اور بندوبست کرنے لگے حتی جاء امر اللہ یہاں تک
کہ آیا حکم خدا کا جان نکالنے کو تمہاری وغرکم باللہ الغرور اور فریب دیا تمکو ساتھ اللہ تعالیٰ کے شیطان فریب دینے
والے نے یا دنیا نے فالیوم لا یؤخذ منکم فدیۃ ولا من الذین کفروا پس آج نہ لیا جاویگا تم سے ای منافقو بدلا کچھ
فدا اپنی کرکر عذاب سے چھوٹ جاؤ اور نہ ان لوگوں سے جو کافر ہوئے ماوٰکم النار جگہہ رہنے کی تمہارے اور
انکے آگ ہے ہی مولٰکم وہ آگ ہے رفیق تمہاری وبئس المصیر اور بری جگہہ پھر جانے کی ہے آگ لکھا ہے
کہ مسلمان مکے میں فاقے کھینچتے تھے اور عبادت بہت کرتے تھے بعد ہجرت کے جو مال ہاتھ لگا قصور اور فتور عبادت میں
آگیا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ وما نزل من الحق کیا نہیں
آیا وقت واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں یہہ کہ عاجزی کریں دل انکے واسطے ذکر کرنے خدا کے اور واسطے
اس چیز کے کہ اتارا خدا نے کلام اپنے سے بعضے کہتے ہیں کہ جب صحابہ آپسمیں مزاح اور ہنسی بہت کرنے لگے
تو یہہ آیت اتری اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ منافقوں کی شان میں اتری ہے کہ کیا نہیں آیا وقت واسطے ان لوگوں کے کہ
ایمان لائے ہیں زبان سے یہہ کہ دل انکے ڈریں اور اخلاص پیدا کریں ولا یکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل اور
نہ ہوویں مانند ان لوگوں کے کہ دئے گئے تھے کتاب پہلے اس سے یعنے یہود اور نصاریٰ کے مانند ہو کہ انکو توریت
اور انجیل دی تھی فطال علیہم الامد فقست قلوبہم پس دراز ہوئی اوپر انکے مدت یعنے عمر بڑی پائی اور منصوبے دور
دور کے باندھے پس سخت ہوگئے دل انکے اور ڈر اور ترس نرہا وکثیر منہم فاسقون اور بہت انمیں سے خارج ہیں
دین سے اور تارک ہیں احکام کتاب کے جو انپر اتری ہے قساوت قلبی کی سند سے لکھا ہے کہ علامت سختی
دل کی غفلت ہے اور نرمی دل کی توجہ بطاعت فرد نتیجہ سختی دل کا ہے غفلت نشانہ نرمی دل کا ہے طاعت
اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتہا جانو ای منکرو بعث کے یہہ کہ خداتعالیٰ زندہ کرتا ہے زمین کو پیچھے موت اسکے
اور اسیطرح جلاویگا مردوں کو قد بینا لکم الآیات لعلکم تعقلون تحقیق روشن کیں ہمنے واسطے تمہارے
نشانیاں قدرت اپنی کی تو کہ تم عقل پکڑو ان المصدقین والمصدقات تحقیق خیرات دینے والے مرد اور خیرات دینے
والی عورتیں یہہ قرأت امام حفص کی ہے تشدید صاد اور اوروں نے بتخفیف صاد پڑھا ہے یعنے تصدیق کرنیوالے مرد اور تصدیق

کرنے والیاں عورتیں وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ اور حال یہہ ہے کہ قرض دیتے ہیں اللہ کو
قرض دینا اچھا پاک مال سے دوچند کیا جاویگا واسطے انکے دس سے سات سو تک اور زیادہ اس سے بھی اور
واسطے انکے ہے ثواب باکرامت یعنے جنت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ اور جو
ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور پیغمبروں اسکے کے اور شک نہ لائے خبروں اور حکموں میں انکے یہہ لوگ وہی ہیں
سچے وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور گواہ دن قیامت کے نزدیک پروردگار اپنے کے اوپر انبیا اور امت انکی کے یا جو قتل
جو ہوئے ہیں راہ حق میں نزدیک پروردگار انکے لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ واسطے انکے ہے ثواب انکا جو وعدہ
کیا ہے ہمنے اور نور انکا کہ قیامت کے دن انکے ساتھ ہوگا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ

اور جنہوں نے کہ چھپایا حق کو اور انکار نبوت پیغمبروں کا کیا اور جھٹلایا آیتوں ہماری کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
اتاری ہیں ہمنے یہہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہیں اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ جانو اے طالبو دنیا
کے یہہ کہ زندگانی دنیا کی کھیل ہے اور دل بہلانا ہے **فرد** لعب طفلان ہے یہہ متاع دہر حلوا ظاہر ہے
اور باطن زہر نیک آغاز اور بد انجام صورت ناپختہ سیرتا ہے خام دوری ہر شکل اس سے ہے اولی تا ہو
رافت تقرب مولی وَّزِيْنَةٌ اور بناؤ کرنا ہے اور آرائش ہے مزیدار کھانوں میں نفیس لباسوں میں ہوادار مکانوں
میں راہوار سواریوں میں وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ اور بڑائی کرنی ہے آپسمیں اور فخر کرنا ہے
اوپر زیادتی کے بیچ مالوں کے اور اولاد کے سمجھ لیجئے کہ زمانہ اندک میں یہہ لہو اور لعب اور یہہ فرح اور طرب
رنج و تعب سے بدل جاتا ہے پھر سب آرائش اور بناؤ اور تمام چرچے اور چاؤ دور ہوکر تفاخر تکاثر خاک کی راہ
نکل جاتا ہے پس مثال اسکی جلد جانے میں كَمَثَلِ غَيْثٍ مانند مینہہ کے ہے کہ اچھے کمائے ہوئے زمین پر برسے
اور جو تخم اسمیں ہے جلد روئیدہ ہو پھر لہلہانے لگے سبب اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ خوش لگے کھیتی کرنیوالے کو اوگنا
اسکا ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا پھر خشک ہو جاوے کسی آفت آسمانی یا زمینی سے پس دیکھے تو
اس لہلہانے کو پھر زرد ہووے بعد سبزی کے پھر ہو جاوے بعد زردی کے ریزہ ریزہ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ
اور بیچ آخرت کے عذاب ہے سخت دشمنان خدا کو تمام عمر طلب دنیا میں کھوتے ہیں اور حق کو بھول جاتے ہیں
وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ اور بخشش ہے اللہ کی طرف سے اور رضامندی دوستان خدا کو کہ جستجوئے مولی میں
ترک دوسرا کرتے ہیں اور اسیکے خیال میں جیتے اور مرتے ہیں **فرد** کہاں کی دنیا کدھر کی عقبی خیال تیرا
بسا ہے دلمیں عجب ہے دہیان اور عجب تصور عجب خیال رسا ہے دلمیں وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ
الْغُرُوْرِ اور نہیں زندگانی دنیا کی مگر فائدہ فریب کا سمجھ لیجئے کہ جو دنیا کو ہوائے نفسانی میں صرف کرے
نہ رضائے رحمانی میں اسکے واسطے متاع غرور ہے اور جو رضائے زمانے میں صرف کرے نہ ہوائے نفسانی میں

ان کے لئے متاع سرور ہے فریب نفس ہے یہہ متاع الغرور بے حقیقت ہے متاع سرور سابقوا الی
مغفرۃ من ربکم جلد چلو اور دوڑو طرف اسبابوں بخشش کے کہ واقع ہے پروردگار تمھارے سے اور اسباب
مغفرت کے توبہ یا استغفار یا ادائے صلوۃ یا روزہ یا صدقہ یا جہاد یا تکبیر اولی یا حضور جماعت ہے سلمی نے کہا ہے
کہ وسیلہ مغفرت متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے پس حق تعالی فرماتا ہے کہ دوڑو آپ کی متابعت
مین کہ سبب مغفرت ہے وجنۃ عرضہا کعرض السماء والارض اور بہشت کہ چوڑائی اسکی مانند چوڑائی
آسمان اور زمین کے ہے بشرطیکہ سب کو باریک ورق کر کر آپسمین ملاوین اعدت للذین آمنوا باللہ ورسلہ
تیار کی گئی ہے ایسی بہشت واسطے ان لوگون کے جو ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور پیغمبرون اسکے کے ذالک
فضل اللہ یؤتیہ من یشاء یہہ ہے فضل خدا کا اور کرم اسکا کہ دیتا ہے اسکو جسے چاہتا ہے واللہ ذو الفضل
العظیم اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے مومنون پر کہ دنیا مین توفیق ایمان کی دیتا ہے اور آخرت
مین بخشتا ہے ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبرأها نہین پہنچتی کوئی مصیبت
بیچ زمین کے مثل قحط اور گرانی اور نقصان مال اور کھیتی وغیرہ کے اور نہ بیچ جانون تمھاری کے مانند بیماری اور ضعف
اور فقر اور مرگ اولاد وغیرہ کے مگر بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہوا ہے پہلے اس سے کہ پیدا کرین ہم اس مصیبت کو یا زمین
کو یا جانون تمھاری کو ان ذلک علی اللہ یسیر تحقیق یہہ لکھنا لوح محفوظ پر باوجود بہت ہونے کے اوپر اللہ کے
آسان ہے اور یہہ بکمال مہربانی سے تمکو بتا دیا تو کہ جانو کہ تقدیر راست ہے اسکے احکام مین تغیر نہین اور لکھا ہے
اسواسطے ہے لکیلا تأسوا علی ما فاتکم تو کہ نہ غم کھاؤ تم اوپر اس چیز کے کہ چوک گئے تم اور جاتی رہی تم سے
ولا تفرحوا بما آتاکم اور نہ خوش ہو تم ساتھ اس چیز کے کہ دیا تمکو مال متاع دنیا سے یہہ اخبار ہے بمعنے نہی یعنے
دنیا کے آنے سے خوش نہو اور نہ جانے سے دلگیر کہ اقبال اور ادبار اسکا بے قرار و بے مدار ہے نظم نہ آنے مین دنیا
ہی ثابت قدم نہ جانے مین اسکے دوام وقدم کبھی آئے ہی اور کبھی جاتی ہی چمک برق کی سی یہہ دکھلائی ہے
نہ اقبال کو اسکے ہے کچھ قرار نہ ادبار کا اسکے ہی اعتبار خوشی اسکے آنے کی رافت مگر نہ جانے سے تو اسکے ہو
تو نہ دلگیر حضرت امیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو کوئی اس آیت پر کام کریگا زاہدی اپنی تمام کریگا واللہ لا یحب
کل مختال فخور اور اللہ نہین دوست رکھتا ہر ایک متکبر بڑائی کرنیوالے کو فخر کرنیوالے کو اور وہ کیسے ہین الذین
یبخلون وہ ہین جو بخل کرتے ہین باوجودیکہ مال اسباب ہے اور براہ خدا نہین دیتے ویأمرون الناس بالبخل اور باوجود اپنے بخیلی کے
حکم کرتے ہین لوگون کو ساتھ بخل کے بعضے کہتے ہین کہ مراد اس آیت سے یہود ہین کہ بخل کیا انھون نے علم کا یہہ جانتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے صفاتین اور احوال اور انے چھپایا اور اورون کو بھی چھپانے کا حکم کیا ومن یتول فان اللہ ہو الغنی الحمید اور جو کوئی
پھر جاوے مال براہ خدا دینے سے یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے پس تحقیق اللہ وہی ہے بے پرواہ اس سے اور

اسکے مال سے تعریف کیا کیا ذات صفات مین پھر نا دشمنون دین کا اُسے ضرر نہین کرتا لقد ارسلنا رسلنا
بالبینٰت فی البتہ تحقیق بھیجا ہمنے رسولون کو یعنے فرشتون کو پیغمبرون پر ساتھ دلیلون ظاہر کے کہ معجزے ہین
یا شریعتین روشن ہین وانزلنا معھم الکتٰب اور اُتاری ہمنے ساتھ انکے کتاب دین دنیا کے فائدون سے بھری
ہوی والمیزان اور اُتاری ہمنے ساتھ انکے ترازو لیقوم الناس بالقسط توکہ قائم ہون لوگ ساتھ عدل کے ترازو
حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام کے زمانے مین اُتری تھی کہ اسمین معاملے کے وقت برابر حق بانٹ لین اور بعضے کہتے
ہین کہ مراد انزال میزان سے اسباب اسکے اور حکم کرنا اسکا ہے وانزلنا الحدید اور اُتارا ہمنے لوہا آدم علیہ السلام
پر معالم مین ہے کہ چار چیزین بابرکت آسمان سے زمین پر اُتاری ہین آگ پانی نمک لوہا فیہ بأس شدید بیچ لوہے
کے لڑائی سخت ہے یعنے اسباب اور آلات جو لڑائی مین کام آوین خواہ دشمن کے مارنے کے جیسے بندوق تلوار
پیش قبض کٹار خواہ اپنی جان بچانے کے جیسے زرہ خود دستانے چار آئنے ومنافع للناس اور فائدے ہین واسطے
لوگون کے کیونکہ جو صنعتین ہین اُنمین لوہا کام آتا ہے کوئی حرفت ایسی نہین جسمین آہن کو دخل نہو اور بڑا فائدہ
اسکا یہہ ہے کہ کفار مسلمانون کے تلوار سے ڈرتے ہین اسی سبب سے اکثر بلاد مین اہل اسلام امن وامان سے بیٹھے ہین پس حق
تعالی نے لوہا اُتارا کہ کافر ڈرین اور ترازو اُتاری تا معاملات براستی فیصل کرین اور کتاب نازل کی تا حق اور جھوٹھ
پہچان لین ولیعلم اللہ من ینصرہ ورسلہ بالغیب اور توکہ ظاہر کرے اللہ اُس شخص کو کہ مدد کرتا ہے دین اسکے کی
اور پیغمبرون اسکے کی سلاح ہین کر جہاد کفار مین ساتھ غیب کے یعنے جو وقت کہ پیغمبر حاضر ہون کیونکہ منافق پیغمبر کے
حضور مین تو مددگار ہوتے تھے اور غیبت مین کنارہ کرتے تھے ان اللہ قوی عزیز تحقیق اللہ زور آور ہے دشمنون
کے ہلاک کرنے مین غالب ہے سب پر حکم مین ولقد ارسلنا نوحا وابرٰھیم وجعلنا فی ذریتھما النبوۃ اور البتہ
تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو قابیل پر اور ابراہیم کو نمرودیون پر اور کی ہمنے بیچ اولاد اُن دونون کے پیغمبری والکتٰب فمنھم
مھتد اور وحی کی ہمنے اُنپر کتاب کہ نامزد انکی تھی پس بعضے اُنمین سے کہ انبیا اُنپر آئے راہ پانیوالے ہین و
کثیر منھم فٰسقون اور بہت اُنمین سے فاسق ہین یعنے ایمان کسی کتاب اور رسول پر نہین رکھتے ثم قفینا
علٰی اٰثارھم پھر پیچھے لائے ہم اوپر قدمون نوح اور ابراہیم علیہما السلام کے اور اسنون انکی کے برسلنا پیغمبر اپنے
چنانچہ بعد نوح کے ہود اور صالح اور لوط علیہم السلام آئے اور بعد ابراہیم کے اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور یوسف علیہم
السلام وقفینا بعیسی ابن مریم واٰتینٰہ الانجیل اور پیچھے لائے ہم اس رسالت کو اور تمام کین ہمنے انبیاے بنی اسرائیل
کے ساتھ عیسی بیٹے مریم کے اور دی ہمنے اسکو کتاب انجیل وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رافۃ ورحمۃ اور ڈالی ہمنے
بیچ دلون ان لوگون کے کہ پیروی کرتے تھے عیسی علیہ السلام کی شفقت اور مہربانی ساتھ ایکدوسرے کے یعنے انکے
تابعدارون اور خواصون کو اسمین ایکدوسرے پر مہربان کیا ورھبانیۃ ابتدعوھا اور گوشہ گیری کہ آپ نکالا تھا انہون نے

لکھا ہے کہ ایکدن اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے خولہ بنت ثعلبہ سے کہ اُسکی زوجہ تھی خلوت چاہی اُسنے نمانا اُس نے
کہا کہ انت علیّ کظہر امی یعنے تو اوپر میرے مانند پشت ماں میری کے ہے اور اسے ظہار کہتے ہین یہہ ایام جاہلیت مین
طلاق تھی خولہ نے یہہ احوال جناب رسالتمآب مین آکر عرض کیا آپنے فرمایا کہ تو اُسپر حرام ہوگئی اُسنے عرض کیا کہ اُنھنے
مجھکو طلاق نہین دی آپنے فرمایا گمان نہین لیجاتا مین مگر یہہ تو اُسپر حرام ہوگئی خولہ نے بجہت کثرت اطفال اور مفارقت
انیس دیرینہ غمناک ہوکر پھر عرض کیا آپنے وہی جواب پہلا دیا آخر اُسنے روے نیاز بحضرت بے نیاز لاکر جانب آسمان دیکھکے
کہا اللہم انی اشکو الیک اسیوقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ
تحقیق سُنی اللہ نے بات اُس عورت کی کہ جھگڑتی تھی تجھہ سے بیچ کام خاوند اپنے کے اور شکایت کرتی تھی طرف اللہ تعالی
کے وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اور خدا سُنتا ہے جواب سوال تمہارا دونون کا تم کہتے تھے تو اُسپر حرام ہوگئی وہ کہتی تھی
مجھے طلاق نہین دی إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ تحقیق اللہ تعالی سُننے والا ہے باتین لوگون کی دیکھنے والا ہے احوال اُنکے
الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْكُمْ مِنْ نِسَائِهِمْ مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ جو لوگ کہ ظہار کرتے ہین تم مین سے بی بیون اپنی سے اور
کہتے ہین کہ پشت تیری اوپر میرے مانند پشت ماں میری کے ہے نہین ہو جاتین مائین اُنکی فی الحقیقت إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ
إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ نہین مائین اُنکی مگر وہ عورتین جنہون نے جنا ہے اُنکو اور ازواج پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ واٰلہ
وسلم اور دائیان بھی حکم ماؤن کا رکھتی ہین وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُورًا اور تحقیق مرد البتہ کہتے ہین
نامعقول بات سے اور جھوٹھہ کیونکہ جورو ماں نہین ہوتی وَإِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ اور تحقیق اللہ تعالی البتہ معاف
کرنیوالا ہے گناہ توبہ کرنیوالون کا اس بات نامعقول سے بخشنے والا ہے اُنکو ساتھہ قبول کرنے کفارے کے سمجھہ
لیجئے کہ ظہار تشبیہ دینا ہے خاوند کا اپنی جورو کو ساتھہ اپنی ماں کے پیٹھہ کے یا ساتھہ اور محرمات کے یا تشبیہ دینا جورو کو اور ایسے
اعضاے محارم سے جنپر نگاہ کرنی حرام ہے اور محارم خواہ نسبی ہون خواہ رضاعی اور اعضا جیسے طرح بطن ہے فخذ ہے فرج
ہے چنانچہ کہے کہ تو مجھہ پر مانند پیٹھہ ماں میری کے ہے یا مثل پیٹ ماں میری کے ہے یا ران ماں میری کے ہے
یا شرمگاہ ماں میری کے ہے یا ماں کی جگہہ اور کسی محارم کا نام لیا جیسے خالہ پھپھی بہن بھانجی تو ان کلمات
کے کہنے سے آدمی مظاہر ہو جاتا ہے اور اسکا مسئلہ یہہ ہے وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا
قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا اور وہ لوگ کہ ظہار کرتے ہین بیبیون اپنی سے پھر عود کرتے ہین ساتھہ توڑنے اُس
چیز کے کہ کہا تھا پس اوپر اُنکے آزاد کرنا ہے ایک گردن کا اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھہ لگادین اور آپس مین حظ اٹھاوین
سمجھہ لیجئے کہ عود کرنا نزدیک امام اعظم کے ارادہ کرنا وطی کا ہے اور نزدیک امام شافعی کے امساک کرنا عورت کا ہے زوجیت پر
عقب ظہار اگرچہ لحظہ ہو اور نزدیک امام مالک کے وطی کرنا ہے اور ہر تقدیر پر کفارہ ہے اور وہ آزاد کرنا غلام کا ہے خواہ مومن
ہو خواہ ذمی چھوٹا ہو یا بڑا نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کہتے ہین کہ مسلمان کو آزاد کیا چاہیے اور یہہ کفارہ

الحزب

قبل اس سے ہی مس کنایت جماع سے ہی جماع قبل کفارے کے حرام ہی ذٰلِکُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ یہہ حکم کفارے کا کہ مامور
ہوئے ساتھ اُسکے نصیحت دئے جاتے ہو ساتھ اُسکے تو کہ باز رہو ایسے الفاظ کہنے سے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ اور اللہ
ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہی اور اُسپر چھپا نہین رہتا فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ پس جو کوئی نہ پاوے غلام یا غلام
ہی لیکن آپ خدمت کو محتاج ہی یا اُسکے پاس روپیے ہین کہ غلام مول لے لیوے لیکن احتیاج نفقے کی رکھتا
ہی وہ امام شافعی کے نزدیک یہہ ہی کہ روزے رکھے اور امام مالک کے نزدیک لازم ہی غلام ہی آزاد کرنا اور امام
اعظم کے نزدیک اگر غلام رکھتا ہی تو آزاد کرے اگرچہ محتاج خدمت کا ہی اور روپیہ رکھتا ہی اور محتاج نفقہ کا ہی تو
فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ پس اوپر اُسکے روزے ہین دو مہینے کے پی درپی کہ درمیان مین افطار نکرے بغیر عذر کے
اور جو افطار کرے بے عذر تو پھر سرے سے شروع کرے اور جو عذر سے افطار کرے تو اُسمین اختلاف ہی اور یہہ روزے
رکھنا چاہیے مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا پہلے اس سے کہ ایکدوسرے کو ہاتھ لگاوین ساتھ مباشرت کے فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ
سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا پس جو کوئی نرکھ سکے روزے پس اوپر اُسکے ہی کھانا کھلانا ساتھ فقیر و نکا ہر ایک کو نیم صاع
گندم اور ایک صاع اور غلہ دے اور بمذہب شافعی کھانا کھلائے سمجھ لیجیے کہ ظہار ذمی کا امام اعظم اور امام مالک
کے نزدیک صحیح نہین اور امام شافعی اور امام احمد حنبل کے نزدیک صحیح ہی اور صحیح نہین ظہار مولا کا اپنی کنیزک
سے خلافاً للمالک اور ظہار غلام کا باتفاق صحیح ہی لیکن کفارہ روزہ رکھکر ادا کرے اور نزدیک امام مالک کے کھانا
کھلوا سے اگر اُسکے مولا نے اُسے مالک کیا ہو طعام کا ذٰلِکَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یہہ احکام جو مقرر ہوے ہین اسواسطے
ہین تو کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے ساتھ قبول کرنے امر اور نہی کے وَتِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰهِ اور یہہ
حکم حدین ہین خدا کی کہ اُن سے نگذرا چاہیے وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور واسطے کافرون کے کہ حکم قبول نہین کرتے عذاب
درد دینے والا ہی آخرت مین اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ تحقیق جو لوگ کہ خلاف کرتے ہین خدا کا اور رسول اُسکے کا
یعنے حد امر اور نہی سے نکل جاتے ہین کُبِتُوْا کَمَا کُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ہلاک کئے گئے اور ذلیل اور رسوا ہوے جیسے ہلاک
کئے گئے تھے وہ لوگ کہ پہلے اِن سے تھے کفار گذشتہ سے وَقَدْ اَنْزَلْنَا اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ اور تحقیق اُتاری ہمنے دلیلین
ظاہر یعنے قرآن اور معجزے دال اوپر صدق پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ اور واسطے
کافرون کے عذاب ہی رسوا کرنیوالا ہر وقت مین اور ہر زمانے مین یا آخرت مین یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا
عَمِلُوْا یاد کر اُسدن کو کہ اُٹھاویگا اُنکو اللہ تعالی قبرون سے سب کو کہ ایک بھی اُنمے نرہیگا پس خبر دیگا اُنکو ساتھ
چیز کے کہ کی تھی اُنھون نے اَحْصٰهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ گن رکھا تھا عمل کو اُنکے اللہ نے اور بھول گئے تھے وہ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
شَهِیْدٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے اعمال اور اقوال بندون کے سے گواہ ہی اور مناسب اُسکے سزا جزا دیگا اور کوئی اُسکی گواہی
رد نکر سکیگا کشاف مین لکھا ہی کہ ایکدن ربیعہ بن عمرو اور حبیب اُسکا بھائی صفوان بن امیہ سے باتین کرتے تھے ایک نے کہا

ع

کیا خدا سنتا ہے جو ہم باتیں کرتے ہیں دوسرے نے کہا بعضے بات جانتا ہے اور بعضے نہیں تیسرا بولا اگر بعضے جانیں
تو سبھی جانے کیونکہ پھر نجاننے کا کیا مانع ہے یہہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
الْاَرْضِ کیا نہ دیکھا تونے تحقیق اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھہ بیچ آسمانوں کے ہے ملائکہ اور نجوم اور ارواح سے اور جو کچھہ
بیچ زمین کے ہے معادن اور نباتات سے اور حیوانات سے مَا یَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ھُوَ رَابِعُھُمْ نہیں ہوتی مصلحت
تین شخص کی مگر اللہ تعالیٰ چوتھا انکا ہی ساتھہ علم کے یعنے تین شخص جو آپس میں راز کہتے ہیں تو چوتھا انکا اللہ ہے کیونکہ
رفیق انکا ہے اور انکے ساتھہ ہی اور انکی سب باتیں جانتا ہے وَلَا خَمْسَۃٍ اِلَّا ھُوَ سَادِسُھُمْ اور نہ پانچ راز کہنے
والے مگر اللہ چھٹا انکا ہے ساتھہ دانش اور بینش کے وَلَآ اَدْنٰی مِنْ ذٰلِکَ وَلَآ اَکْثَرَ اِلَّا ھُوَ مَعَھُمْ اَیْنَ مَا کَانُوْا اور
نہ کم تین عدد سے اور نہ زیادہ پانچ تن سے مگر وہ ساتھہ انکے ہے علم میں جہاں کہیں ہووین وہ زمین کے تہوں
میں یا آسمان کے طبقوں میں کیونکہ علم کو اسکے ساتھہ اشیا کے قرب مکانی نہیں ہے تو کہ باختلاف امکنہ تفاوت
ہو نظم اسکی معیت ہے ورائے قیاس رکھہ نہ قیاس اپنے میں انکے اساس ساتھہ وہ ہے سب کے یہہ کیفیت ہے
اس سے جو غافل رہیں صد حیف ہے ثُمَّ یُنَبِّئُھُمْ بِمَا عَمِلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ پھر خبر دیوےگا انکو ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے تھے دنیا میں
واسطے فضیحت کرنے انکے بیچ دن قیامت کے اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھہ ہر چیز کے گفتار و کردار سے
دانا ہے اور نسبت اسکی علم کے ساتھہ سب معلومات کے یکسان ہے جیسے حالات اہل زمین کے جانتا ہے ویسے ہی
اہل آسمان کے جیسے معاملے ظاہر کے دیکھتا ہے ویسے ہی پنہان کے نظم علم ہے اسکا ہمہ کائنات سمجھے ہی وہ
جو دلوں کی ہے بات باطن و ظاہر اسے یکسان ہے اول و آخر اسے یکسان ہے تفسیر زاہدی میں ہے کہ
یہودوں اور منافقوں کی عادت تھی کہ جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم لشکر اسلام کو کہیں واسطے لڑائی کے
بھیجتے تو سر راہ یہہ بیٹھہ جاتے اور آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے مسلمانوں کو گمان ہوتا کہ شاید لشکر اسلام پر کچھہ صدمہ
آیا یہہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے منع فرمایا وہ تین روز باز رہے پھر بطریق سابق عمل میں لائے
یہہ آیت نازل ہوی کہ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نُھُوْا عَنِ النَّجْوٰی کیا نہ دیکھا تونے طرف ان لوگوں کے کہ منع کئے گئے تھے
مصلحت کرنے سے آپس میں ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا نُھُوْا عَنْہُ پھر عود کرتے ہیں وہ ساتھہ اس چیز کے کہ منع کئے گئے ہیں اس سے
وَیَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ اور مصلحت کرتے ہیں ساتھہ گناہ کے یعنے غیبت مسلمانوں کی کرتے ہیں
اور اس سبب سے گنہگار ہوتے ہیں اور ساتھہ تعدی کے بیچ حق اہل ایمان کے اور اندوہ دینے انکے اور ساتھہ نافرمانی
پیغمبر کے اور نہ ماننے انکی بات کے معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ ایک گروہ یہود نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا السام علیک
حضرت نے فرمایا و علیکم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سنکر کہا السام علیکم و لعنکم اللہ و غضب اللہ علیکم آپنے فرمایا آہستہ ہو
عائشہ اور نرمی کو اختیار کر عائشہ نے کہا یا رسول اللہ مگر تمنے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا آپ نے فرمایا مگر تو نے نہیں سنا کہ میں نے جواب میں کیا کہا

اُسکی بات اُسی پر ڈالی اور پھر اُکہنا اُنکے حق مین قبول ہے اور اُنکا کہنا پیغمبر کے حق مین نامقبول حق تعالیٰ نے یہہ آیت بھیجی کہ
وَاِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ اور جس وقت آتے ہین تیرے پاس یہود دعا دیتے ہین تجھکو ساتھ اُس چیز کے کہ نہ
دعا دی تجھکو ساتھ اُسکے اللہ نے یعنے اللہ تعالیٰ نے تجھے فرمایا وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اور یہہ یہود کہتے ہین السام
علیک اور سام لغت یہود مین مرگ ہے یا قتل بشمشیر وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُولُ اور کہتے
ہین یہود بیچ دلون اپنے کے یا درمیان ایکدوسرے کے کیون نہین عذاب کرتا ہمکو اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کہتے ہین
ہم اُسکے پیغمبر کے حق مین حاصل یہہ ہے کہ اگر نبی ہوتے تو ہم اُنکی اہانت جو کرتے ہین اُسکے سبب سے ہمین عذاب کرتا
حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ کفایت ہے اُنکو دوزخ واسطے عذاب کے يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيرُ داخل ہونگے بیچ اُسکے پس بد ہے جگہہ
پھر جانے کی دوزخ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ ای لوگو جو
ایمان لائے ہو جس وقت مصلحت کرو تم آپسمین پس مصلحت کرو تم ساتھ گناہ کے اور تعدی کے اور نافرمانی رسول کے
جیسی کہ منافق اور یہود کرتے ہین وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ اور مصلحت کرو ساتھ نیکوکاری اور پرہیزگاری کے
وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ اور ڈرو اللہ سے ہر کام مین جو کرتے ہو وہ اللہ کہ تم طرف اُسکے اکٹھے کئے جاؤگے اور تمکو
تمہارے کامون پر جزا دیگا إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا سوا اسکے نہین ہے کہ مصلحت کرنا آپسمین اور
دشمنون سے وسوسہ شیطانون کے سے ہے کہ تمہاری نظرون مین آراستہ کرتا ہے اور اُسپر رغبت دلاتا ہے تو غمگین کرے
اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ اور نہین ضرر کرنیوالا مومنون کو کچھہ مگر ساتھ حکم
خدا کے اور اُسکے ارادے اور قضا کے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ اور اوپر اللہ تعالیٰ کے نہ اوپر غیر اُسکے کے پس چاہئے کہ
توکل کرین ایمان والے اور اپنے سب کام اُسی پر چھوڑین اور مصلحت کرنے یہود اور منافق کی کو شمار مین نہ لاوین کہ
کردار کو اُنکے مقدار اور اخبار کو اعتبار نہین ہے فرد عدو کے کہنے کا رافت کچھہ اعتبار نہین کہ اہل بزم مین اپنے تو
وہ شمار نہین ایکدن اہل بدر کے کچھہ لوگ مجلس نبوی مین حاضر ہوے صحابہ گرد اگرد آپکے بیٹھے تھے وہ سلام کرکر کھڑے
ہوے حضرت نے فرمایا نام لیکر کہ ای فلان ای فلان اُٹھو جگہہ بدر والون کو دو منافق طعن کرنے لگے حق تعالیٰ نے
یہہ آیت نازل کی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت کہا جاوے واسطے
تمہارے جگہہ کشادہ کرو بیچ مجلسون کے جیسی مجلسین ذکر کی اور تلاوت کی اور نماز کی فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ پس کشادگی کرو جگہہ
کی اوپر لوگون کے کشادہ کریگا اللہ واسطے تمہارے قبرون مین جگہہ یا بہشت مین مکان یا فراخ کریگا دلون تمہارے
کو ضیق سے وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا فَانشُزُوا اور جس وقت کہا جاوے تمکو اُٹھہ کھڑے ہو پس اُٹھہ کھڑے ہو تفسیر موضح مین لکھا ہے
کہ لوگ مجلس مبارک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین بیٹھے تھے پھر اُنکو کسی کام کے واسطے اُٹھاتے تو سستی کرتے تھے اُنکے حق مین
یہہ آیت نازل ہوئی اور بعضون نے لکھا ہے کہ نماز جمعہ کی حق مین یہہ آیت آئی ہے یعنے جب ندا کرے تو اُٹھہ کھڑے ہو

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ بلند کریگا اللہ درجے بہشت مین اُن لوگون کے جو ایمان لائے ہین تم مین سے
وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ اور بلند کریگا اُن لوگونکے کہ دئے گئے ہین علم ساتھہ ایمان کے درجے فوق تر درجون مومنون کے
سے کہ بے علم ہین کیونکہ مومن عالم افضل ہین مومن بے علم سے کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ ایک شخص نے اوزاعی
رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ کونسا عمل بہتر ہے اعمال مین سے کہا کہ کوئی درجہ بلند علما کے درجہ سے نہین
دیکھا مین نے اور اُس سے درجہ اندوہناک کوئی نہین ہے یہہ خواب موافق آیۃ شریفہ کے ہے سچ ہے کہ علماے دین کے درجے
بلند ہین دنیا مین بھی ساتھہ مرتبے اور شرف اور وراثت انبیا علیہم السلام کے اور عقبی مین بھی ساتھہ فضل اور
قدر اور موافقت اصفیا علیہم الرحمۃ کے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مومن عالم کے درجے بلند
کرینگے اوپر درجون غیر عالم کے اسقدر کہ اسپ تیز رو ستصت سال مین وہان تک پہنچے حدیث ابی داؤد مین مذکور
ہے کہ فضل عالم کا اوپر عابد کے مثل قمر شب بدر کے ہے اوپر تمام کواکب کے نظم مصابیح الانام بکل ارض هم العلماء
ابناء الکرام کیونکہ عالم ہو رفیع القدر علم رخشان ہے اسکا صورت بدر علم ہے صیقل نگینۂ دل اس سے ہوتی
ہے صد صفا حاصل ظلمت جہل و زنگ اُسکا کردور کرتا ہے سر سے پاؤن تک ایک نور وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ
اور اللہ تعالی ساتھہ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے اس بات مین بیم اور امید اور وعدہ اور وعید ہے لکھا ہے کہ لوگ
حضرت سے مصلحت بہت کرتے تھے اور ہر طرح کی بات آپ سے آکے پوچھتے تھے آپ تنگ ہوگئے یہہ آیت نازل ہوئی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو وقت کہ مصلحت کرنے لگو
تم رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کرو آگے مصلحت کرنے اپنے سے خیرات ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ یہہ صدقہ دینا
مستحقون کو پہلے مصلحت سے بہت بہتر ہے واسطے تمہارے کہ طاعت کو بڑھاتا ہے اور پاکیزہ تر ہے کہ گناہون کو مٹاتا ہے
فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس اگر نپاؤ تم کچھہ چیز کہ صدقہ دو پس تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا ہے اس شخص کا
کہ یہہ گناہ کرے یعنے بے صدقہ مصلحت کرے مہربان ہے بندون کو تکلیف مالایطاق نہین فرماتا حدیث مین ہے کہ
منع دس دن رہا امیر المومنین حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دینار سرخ تھا اُسکے دس درم کر رکھے تھے ایک
ایک درم روز خیرات کرتے تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اگر کچھہ چیز پوچھتے تھے پھر یہہ حکم منسوخ ہوگیا اور
سوا حضرت امیر کے اور سے یہہ کام نہین ہوا چنانچہ امام زاہدی نے لکھا ہے کہ یہہ مناقب حضرت امیر سے ہے اور
بعضون نے کہا ہے کہ ایک ساعت یہہ حکم رہا ہے حضرت امیر نے اُسپر عمل کیا پھر آیت آئی کہ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا
بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ کیا ڈر گئے تم یہہ اور دشوار ہوا تمکو یہہ کہ آگے بھیجو تم آگے مصلحت کرنے اپنے سے خیرات
فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ پس جسوقت نکیا تمنے یہہ کام اور
پھر اساتھہ توبہ کے اللہ اوپر تمہارے یعنے تمسے معاف کیا یہہ صدقہ دینا پس قائم رکھو نماز فرضیہ کو اور دو زکواۃ واجبہ کو اور فرمانبرداری کرو

اللہ کی اور رسول کی اسکے بیچ حال ہیں کہ یہہ عوض انکا ہوچکا ہوویگا واللہ خبیر بما تعملون اور اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے
کہ کرتے ہو حدیث میں وارد ہے کہ عبد اللہ بن نبتل منافق تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس نشست برخاست
رکھتا تھا اور آپ کی باتیں یہود سے کہتا تھا ایک دن آپ حجرے میں صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے فرمایا آپ نے کہ ابھی دیکھو
تمہارے پاس ایک مرد آتا ہے کہ دل اسکا متکبر سرکش ہے ناگاہ ابن نبتل آیا آپ نے فرمایا کہ تو ہمیں کیوں دشنام
دیتا ہے اور والے فلانے اصحاب تیرے اسنے قسم کھائی اور اپنے یاروں کو لا کر قسم کھلائی کہ ہم ہرگز یہہ بے ادبی
نہیں کرتے یہہ آیت آئی الم تر الی الذین تولوا قوما غضب اللہ علیہم کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کے یعنے
منافقوں کے کہ دوستی کرتے ہیں اس قوم سے کہ غصے ہوا اللہ اوپر انکے وہ قوم یہودی ہیں ما ہم منکم ولا منہم
نہیں ہیں وہ منافق تم میں سے کہ مسلمان ہو اور نہ ان میں سے کہ یہود ہیں ویحلفون علی الکذب وہم یعلمون
اور قسم کھاتے ہیں منافق اوپر جھوٹھ کے اور وہ جانتے ہیں کہ ہم جھوٹھ کہتے ہیں یعنے قسم کھاتے ہیں جو بھی کہ ہم
مسلمان ہیں اور خیرخواہ پیغمبر آخر الزمان ہیں اعد اللہ لہم عذابا شدیدا تیار کیا ہے اللہ نے واسطے انکے عذاب
سخت دنیا میں ساتھ خواری اور رسوائی کے اور آخرت میں ساتھ آتش دوزخ کے انہم ساء ما کانوا یعملون تحقیق
یہہ لوگ برا ہے جو کچھ کہ ہیں یہہ کرتے اور اسیر ہے اتخذوا ایمانہم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ پکڑا انہوں
نے قسموں اپنی کو کہ کھاتے ہیں ڈھال کہ جان و مال اپنے اس سے بچاتے ہیں پس بند کرتے ہیں اور باز رکھتے ہیں لوگوں کو
وقت امنی اپنے کے راہ خدا کے سے ساتھ فتنہ انگیزی کے اور سخن چینی کے یا بد دل کرتے ہیں انکو تاکہ جہاد پیچھے رہیں
فلہم عذاب مہین پس واسطے انکے ہے عذاب رسوا کرنیوالا لن تغنی عنہم اموالہم ولا اولادہم من اللہ شیئا
ہرگز نہ کفایت کریگا اور نہ دفع کریگا انسے دن قیامت کے مال انکا اور نہ اولاد انکی عذاب خدا کے سے کچھ چیز
اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون یہہ لوگ منافق رہنے والے آگ کے ہیں وے بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہیں سمجھہ لیجیے
کہ منافق بھی خلود نار میں حکم کافر کا رکھتے ہیں بلکہ درکہ دوزخ انکے واسطے منقول ہے بھی تلے ہے اور عذاب انکا سخت
تر ہے یوم یبعثہم اللہ جمیعا فیحلفون لہ کما یحلفون لکم یاد کر اسدن کو کہ اٹھاویگا منافقوں کو اللہ سبکو قبروں سے
انکی پس قسمیں کھاوینگے واسطے خدا کے اوپر اسلام اخلاص اپنے کے جیسے کہ قسم کھاتے ہیں واسطے تمہارے ویحسبون
انہم علی شیء اور وہ اسدن گمان کرتے ہیں یہہ کہ وہ اوپر کسی چیز کے ہیں اور کام کرتے ہیں کہ قسم کھاتے اور
اللہ تعالی فرماتا ہے کہ الا انہم ہم الکاذبون خبردار ہو تحقیق وہی ہیں جھوٹھے استحوذ علیہم الشیطان
فانسہم ذکر اللہ غالب آیا ہے اوپر انکے شیطان اور وسوسے ڈالے ہیں گناہوں کے پس بھلاوے انکو یاد خدا کی تو
کہ دل سے یاد کریں نہ زبان سے اولئک حزب الشیطان یہہ لوگ بھولے ہوئے اللہ کی یاد کو لشکر شیطان
کے ہیں الا ان حزب الشیطان ہم الخاسرون خبردار ہو تحقیق لشکر شیطان کے وہی ہیں زیاں پانے والے کہ نعمت

چھوڑ کر عذاب مخلد مین پڑے ہین اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ تحقیق جو لوگ کہ مقابلہ
کرتے ہین اللہ کا اور رسول کا اُسکے وہ گروہ بیچ بہت ذلیل ہونے والون کے ہین کہ دنیا مین ساتھ قتل اور خواری کے
گرفتار ہین اور عقبی مین رسوا اور سیاہ رو اور بے اعتبار ہین کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ لکھ رکھا ہے اللہ نے
لوح محفوظ مین اور حکم فرمایا ہے کہ ہر حال ہین البتہ غالب آونگا مین اور پیغمبر میرے سمجھ لیجئے کہ غلبہ رسولونکا اگر
ماسور بحرب ہین تو ساتھ قہر اور زجر کے اور نہین تو بدلیل و حجت ہے اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ تحقیق اللہ تعالی توانا
ہے اور بر نصرت انبیا کے غالب ہے جس حکم مین کہ چاہے کوئی اُسکے منع کی قدرت نہین رکھتا سمجھ لیجئے کہ حق تعالے نے
بعد ذکر منافقون کے کہ یہہ دشمنان خدا سے اور رسول سے دوستی رکھتے ہین مذکور مخلصین کا فرمایا ہے کہ یہہ کسی
اعداے دین سے مطلقا اخلاص نہین رکھتے اگرچہ اُنکے اقارب ہون یہہ عقارب جانتے ہین چنانچہ ارشاد
کرتا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ نہ پاویگا تو اور نہ چاہیے
کہ پاوے اُس قوم کو کہ ایمان لائے ہین ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے دوستی کرین اُس شخص کی کہ مقابلہ
کرتا ہے اللہ کا اور رسول اُسکے کا یعنے مسلمان کافرون اور منافقون کو کہ خلاف خدا اور رسول کا کرتے ہین دوست
نہین رکھتے وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَہُمْ اَوْ اَبْنَآءَہُمْ اَوْ اِخْوَانَہُمْ اَوْ عَشِیْرَتَہُمْ اگرچہ ہووین باپ اُنکے جیسے عبیدہ بن جراح نے اپنے
باپ کو کہ عبد اللہ جراح تھا روز احد مین مارا یا بیٹے اُنکے مثل ابو بکر صدیق کے کہ اپنے عبد الرحمان بیٹے کو جنگ بدر مین
مبارزت کو طلب کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو نچھوڑا کہ اُس سے حرب کرین یا بھائی اُنکے مانند
مصعب بن عمیر کے کہ اپنے بھائی عبید کو جنگ مین قتل کیا یا کنبا اُنکا مثل عمر فاروق کے کہ بدر مین ماموں اپنے
عاص بن ہشام کو ہلاک کیا اور علی مرتضے اور حمزہ اور ابو عبیدہ نے اقربا اپنون کو مثل عتبہ اور شیبہ اور
ولید کے جنگ بدر مین جہنم کو پہنچایا اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الْاِیْمَانَ یہہ لوگ کہ دشمنان خدا سے دوستی نہین
کرتے لکھ دیا ہے خدا نے یعنے ثابت کیا ہے بیچ دلون اُنکے کے ایمان کو یا جمع کیا ہے ایمان کو ساتھ لوازم اُسکے کے
کہ اخلاص اور استقامت ہے وَاَیَّدَہُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ اور قوت دی ہے اُنکو ساتھ رحمت اور نصرت اپنی کے یا نور
ہدایت لینے کے یا ساتھ جبرئیل کے یا ساتھ قرآن کے اُسی سے ہی وَیُدْخِلُہُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا
اور داخل کریگا اُنکو دن قیامت کے بہشتون مین کہ چلتے ہین نیچے درختون اُنکے سے نہرین پانی کی دودھ کی شراب کی
شہد کی ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اُسکے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ راضی ہوا اللہ تعالی اُن سے ساتھ طاعت
کے کہ دنیا مین کی اور راضی ہوئے وہ اللہ سبحانہ سے ساتھ کرامت کے کہ وعدہ فرمایا تھا اُنکو عقبی مین اُولٰٓئِکَ حِزْبُ
اللّٰہِ یہہ لوگ ہین گروہ خدا کے اور ناصر دین مصطفی کے اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ خبردار ہو کہ تحقیق گروہ اللہ
کے وہی ہین فلاح پانیوالے امام ثعلبی نے جرجانی سے نقل کی ہے کہ اُنھون نے اپنے مشائخ سے سنا کہ حضرت داؤد

علیہ السلام نے حق سبحانہ سے پوچھا کہ بہتر گروہ کون سا ہے خطاب آیا کہ الفاضۃ ابصارہم والسلیمۃ اکفہم والنقیۃ قلوبہم اولئک
حزبی وحول عرشی جو کوئی آنکھین اپنی نامحرمون سے بند رکھے اور ہاتھ اپنے آزار خلق سے اور اخذ حرام سے سلامت
رکھے اور دل اپنا ماسوی اللہ سے پاکیزہ رکھے وہ گروہ میری سے ہے **فرد** جو کہ دیکھتے نہین ہین بے موقع انکھ اٹھا کے اور ہاتھ
باز رکھتے کس سے ہین ناروا کے دلمین نہین ہین انکے خطرے بھی ماسوا کے پہچان رکھہ تو ازافت وہ لوگ ہین خدا کے

سورۂ حشر مدنی ہے بیست و چار آیتین ہین اور چار صد و چہل و پنج کلمے ہین اور ایکہزار پانچ سو نہیرہ حرف ہین اور
تین رکوع ہین سبح للہ الم تر الی الذین نافقوا یا ایہا الذین آمنوا اور وصل اسکے من او ہین اور ربط اسکا ساتھ سورۂ مجادلہ کے
یہہ ہے کہ اختتام اسکا بذکر مومنان باصفا تھا کہ گروہ خدا اور اہل فلاح اور ابتہاج ہین افتتاح اسکا ساتھ ذکر کافران
اہل کتاب کے ہوا کہ لائق اجلا اور اخراج ہین ۔

سورۃ الحشر مدنیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وہی عشرون واربع آیۃ

سبح للہ ما فی السموات وما فی الارض پاکی بیان کرتے ہین واسطے اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانون کے اور جو کچھ بیچ زمین
ہے وھو العزیز الحکیم اور وہی غالب سب پر حکم اور فرمان مین صواب کار اور راست کردار ہے لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم چوتھے برس ہجرت سے جماعت اصحاب کو لیکر واسطے دیت دو مردون عامری کے کہ زمان سعادت نشان کے
بین عمرو بن امیہ ضمیری نے اونہین قتل کیا تھا منازل یہود بنی النضیر مین تشریف لے گئے اور دیوار خانے انکے سے
پشت لگا کر بیٹھے پتھر لیکر وہ بام پر چڑھ گئے کہ حضرت پر گراوین جبرئیل نے آکر آپ کو خبر کی آپ مدینے کو پھر آئے اور
کہلا بھیجا کہ غدر تمھارا معلوم ہوا اب ہمارے دیار سے نکل جاؤ اور دس دن امن دیا انہون نے اسباب سفر کا تیار کیا ابن
ابی نے انکو کہلا بھیجا کہ کیون جاتے ہو اپنے قلعون مین بیٹھے رہو مین دو ہزار اپنے قوم کے آدمی لیکر تمھاری مدد کرونگا یہود اسکی
بات سنکر مغرور ہو کر باغی ہوگئے یہہ خبر حضرت کو پہنچی آپ کچھ لوگون کو لیکر وہان گئے پندرہ روز انکو گھیرا انہون نے آخر جلاوطن قبول
کی حق تعالی نے انکے دلونمین دہشت ڈالدی آپنے فرمایا کہ نکل جاؤ تم اس شرط پر کہ ہتیار اپنے چھوڑ جاؤ اور جسقدر مال سواریون پر
لدے لاو لیجاؤ انہون نے یہہ سب قبول کیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ ھو الذی اخرج الذین کفروا من اھل الکتب
من دیارھم لاول الحشر وہ ہے اللہ تعالی جسنے نکال دیا ذلت دیکر ان لوگون کو جو کافر ہوئے ہین اہل کتاب توریت سے یعنی بنی
النضیر کو گھرون انکے سے کہ زمین مدینے مین تھے اول بار اکٹھے کرنے مین اور جلانے مین انکے جزیرۂ عرب سے اور حشر دوسرا
انکا خیبر سے ہوگا یا پہلا حشر کہ لوگونکا ساتھ شام کے ہے کیونکہ آخر زمان مین آگ جانب مشرق سے آویگی اور لوگون کو زمین شام
کیطرف چلاویگی اور وہان قیامت قائم ہوویگی اور وہ حشر دوسرا ہے اور اول جو بنی النضیر پہلے سب لوگون سے محشور ہونگے پس خروج
اونکا اول حشر مین ہوگا ما ظننتم ان یخرجوا نہ گمان کرتے تھے تم اے مومنون یہہ کہ نکل جاوینگے بنی النضیر مدینے سے کیونکہ کمال
ہمت رکھتے تھے اور شجاعت وشوکت والے تھے وظنوا انھم مانعتھم اور گمان کرتے تھے تحقیق وہ بچالیوینگے انکو حصونھم قلعے

انکے مِّنَ اللّٰہِ اُنکو قضائے خدا سے فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا پس آیا اُنپر عذاب اللہ کا اُس جگہہ سے کہ نہ گمان
کیا اُنھون نے وَقَذَفَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ اور ڈال دیا اللہ نے بیچ دلون اُنکے رعب کہ وطن چھوڑنے کو تیار ہوئے يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ
بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِى الْمُؤْمِنِيْنَ خراب کرتے ہین گھر اپنے ساتھ ہاتھون اپنے کے اور ساتھ ہاتھون مسلمانون کے یعنے نقض عہد کیا اور گھر
اُنکے اہل ایمان کے ہاتھون سے خراب ہوئے پس گویا کہ اپنے ہاتھ سے اپنے گھر خراب کئے حدیث مین ہے کہ جب یہود نے وطن چھوڑنا اختیار کیا
تو جانا کہ ہمارے مکان مسلمان لینگے گھرون کو کھود ڈالا اور اچھے اچھے کواڑ تختے پتھر تراشے ہوئے اکھیڑ کر جو کچھہ سو لونٹ لاد
کر اپنے ساتھ لئے اور اپنی بہادری ظاہر کر کر گانے دف بجانے بازار مدینے سے نکلے بعضے ولایت شام کو بعضے اور اطراف کو چلے گئے
فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِى الْاَبْصَارِ پس عبرت پکڑو اے آنکھون والو یعنے دیکھو اُنکا احوال اور عبرت کرو وَلَوْلَاۤ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۤءَ
لَعَذَّبَهُمْ فِى الدُّنْيَا اور اگر نہوتا یہہ کہ لکھہ رکھا تھا اللہ نے لوح محفوظ مین اور حکم کیا تھا اوپر اُنکے جلائے وطن کا البتہ عذاب کرتا
اُنکو بیچ دنیا کے ساتھہ قتل کرنے اور بردہ کرنیکے وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ اور واسطے اُنکے باوجود جلاوطن سزائے دنیا کے بیچ
سرائے آخرت کے عذاب ہے آتش دوزخ کا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۤقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یہہ عذاب اُنکو سبب اسکے ہے کہ اُنھون نے
دشمنی کی ساتھہ خدا اور رسول اسکے کے اور مخالفت کی فرمان اُنکے کی وَمَنْ يُّشَاۤقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور جو
کوئی دشمن رکھے خدا کو اور مخالفت کرے اُسکی پس تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے اُنکو اور امثال اُنکے کو لکھا ہے کہ زمانے محاصرے مین
حکم ہوا تھا کہ درخت خرمون کے اُنکے کاٹ ڈالین سوا عجوہ کے اور عبد اللہ بن سلام اور ابو لیلی مازنی رضی اللہ عنہما اس مہم پر مامور ہوئے ابو لیلی
اچھے اچھے قسم کے درخت کاٹتے تھے اور کہتے تھے کہ مین منافقون کا دل شکستہ کرتا ہون اور عبد اللہ برے برے درخت قطع کرتے
تھے اور کہتے تھے کہ مین جانتا ہون کہ حق تعالی یہہ باغ مسلمانون کو عنایت فرمائیگا پس بہتر اُنکے واسطے چھوڑتا ہون حق تعالی
نے یہہ آیت نازل کی کہ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَاۤئِمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِىَ الْفٰسِقِيْنَ جو کچھہ کہ کاٹا تمنے
کوئی تنہ درخت کا یا چھوڑ دیا ہے تمنے اُسکو کھڑا اوپر جڑون اپنے کے پس ساتھہ حکم خدا کے ہے اور تو کہ رسوا اور خوار کرے یہود کو
کہ باہر نکلنے والے ہین فرمان سے لکھا ہے کہ جب بنی النضیر کو نکال دیا پچاس زرہ اور پچاس خود اور تین سو چالیس تلوارین
اُنکی رہ گئین اور اموال و عقارات اُنکی فی ہوئے یعنے تمام خاصہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تھا پھر حضرت نے جو چیز مانگی دی اور
عقارات سے بعضے لوگون کو بخشا اور اکثر روایات ناظرہ اسپر ہین کہ اُسے مخمس کیا چنانچہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اسی پر گئے ہین
اور حضرت سبحانہ تعالی اسبات مین ارشاد کرتا ہے کہ وَمَاۤ اَفَاۤءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ اور جو
کچھہ پھیر لایا خدا اوپر رسول اپنے کے مال اور ملک اُنکے سے یعنے غنیمت اللہ تعالی نے اُنکو دی پس نہین دوڑائے تمنے اوپر تحصیل
اُسکے کے گھوڑے اور اونٹ پیادہ اِن قلعون پر آئے تم اور کچھہ لڑائی بھی ایسی واقع نہین ہوئی کہ تمھین کلفت پہنچی ہو اور تمنے لڑکر
یہہ قلعے فتح نہین کئے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَاۤءُ اور لیکن خدا تعالی ساتھہ مدد اپنی کے مسلط کرتا ہے پیغمبرون
اپنون کو اوپر جسکے چاہتا ہے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ اور حق تعالی اوپر ہر چیز کے غالب کرنے مین پیغمبرون کے اور مغلوب

کرنے مین دشمنون کے قادر ہے کبھی ظاہر کے قتال جدال سے پیغمبرون کو غلبہ دیتا ہے کبھی باطن مین وحشت خوف دلون مین
ڈال کر کافرون کو مغلوب کرتا ہے ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری جو کچھ کہ پھیر لایا اللہ اوپر پیغمبر اپنے کے مال اور
املاک ان بستیون والون کے سے کہ بن لڑائی ہاتھ آئین ہین فللہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل
پس واسطے اللہ کے ہے اور واسطے رسول کے اور قرابت والون پیغمبر کے اور یتیمون کے اور مسکینون کے اور مسافرونکے کہ بیان
ہون سمجھ لیجئے کہ فی خاصہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا اور تقسیم اسکی متعلق آپکے تھی زمانہ حیات مین اپنے نفقہ اہل و عیال
کا کرتے تھے اور باقی کو جسطرح سے کہ حق تھا بانٹ دیتے تھے اور بعد وفات آپ کے بعضے علما حمل ظاہر آیت پر کر کر چھ حصے
کرتے ہین ایک حصہ حضرت حق سبحانہ کا نکال کر عمارت کعبے اور مساجد مین صرف کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ نام اللہ
تعالی کا واسطے تعظیم کے ہے اور اسکے پانچ حصہ کرتے ہین ایک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ نکالتے ہین پھر اسمین
اختلاف کرتے ہین بعضے کہتے ہین کہ اس حصہ کو امام صرف کرے بعضے کہتے ہین مصالح مسلمانان مین صرف کیا جائے
بعضے کہتے ہین کہ قلعون اور ہتھیارون مین مجاہدون کے خرچ کرے معالم مین لکھا ہے کہ ایام جاہلیت مین دستور تھا
کہ جو غنیمت ہاتھ آتی تو چوتھائی اسکی سردار لیتا تھا اور باقی مین سے بھی جو چیز اسکو پسند آتی تھی اسے بھی کام مین
لاتا تھا اور اسکو صفی کہتے تھے اور باقی کو قوم کے حوالہ کرتا تھا تونگر اس قوم کے بانٹ لیتے تھے درویشون کو کچھ تھوڑا سا دیتے تھے
روسا اہل ایمان نے بھی یہی طور غنائم بنی النضیر مین چاہا اور عرض کیا حضرت سے کہ آپ ربع اور صفی اپنی لے لو اور چھوڑ دو کہ باقی ہم
تقسیم کرین حق تعالی نے اسے خاصہ پیغمبر کا کیا اور قسمت اسکی بطریق مذکور مقرر فرمائی اور ارشاد کیا کہ حکم فی کا ظاہر
کیا ہمنے کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم تو کہ ہووے فی ہاتھون ہاتھ لینا درمیان دولتمندونکے تم مین سے
کہ زیادہ لیوین حق سے اپنے اور درویشون کو کم دین یا محروم رکھین جیسے کہ زمانہ جاہلیت مین تھا وما اتاکم الرسول
فخذوہ اور جو کچھ دیا تمکو رسول نے غنیمت سے پس لے لو اسکو کہ حق تمھارا ہے وما نہاکم عنہ فانتہوا اور جو کچھ کہ منع کرے
تمکو اس سے پس باز رہو اس سے محققون نے کہا ہے کہ حکم اس آیت کا عام ہے اور معنے اسکی یہ ہین کہ جو کچھ امر فرماوے
پیغمبر اسکو بجا لاؤ اور جو منع کرے اس سے باز رہو کہ امر اور نہی اسکی برحق ہے جو کوئی امر بجا لایا نجات یافتہ ہوا اور جسنے نہی اسکی
نہ مانی ورطہ ہلاکت مین پڑا ہر فرد رافت ہوا تابع حضرت فقد نجی جسنے کیا خلاف پیغمبر فقد ہلک واتقوا اللہ اور ڈرو اللہ کے
عذاب سے مخالفت پیغمبر مین اسلئے ان اللہ شدید العقاب تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے مخالفان پیغمبر کو للفقراء
المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم واموالہم قسمت فی کی واسطے یتیمون اور مسکینون اور درویشون وطن چھوڑنیوالو
ہے وہ لوگ جو نکالے گئے ہین گھرون اپنون سے کہ وہین رکھتے تھے اور دور کئے ہین مالون اپنے سے یبتغون فضلا من
اللہ ورضوانا چاہتے ہین فضل خدا کی طرف سے اور رضامندی اسکی لیئے ہجرت انکی واسطے تجارت اور اغراض دنیوی کے
نہین بلکہ طالب رحمت اور رضائے الہی ہین اور محبت خدا اور رسول مین ترک دیار و اموال کیا ہے وینصرون اللہ ورسولہ

اور مدد دیتے ہین دین خدا کو ساتھ جانون اور مالون اپنے کے اور نصرت کرتے ہین پیغمبر اسکے کو ساتھ یاری اور
ہواداری کے اُولٰئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یہہ گروہ مہاجرین وہی ہین سچے دین اسلام مین قولاً اور فعلاً وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُ
الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ اور دوسرے واسطے اُن لوگون کے کہ جگہہ پکڑی اُنھون نے سراے ہجرت مین یعنے مدینے مین
اور دار ایمان مین بعضون نے لکھا ہے کہ ایمان نام مدینے کا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے مِنْ قَبْلِهِمْ
پہلے ہجرت مہاجران سے مراد اس سے انصار ہین کہ اپنے دیار مین ایمان لائے اور دو سال پہلے حضرت کے تشریف
لانے سے مسجدین بنائین يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ دوست رکھتے ہین انکو جو وطن چھوڑتے ہین طرف دیار انکے کے اور
انکو گھر دیتے ہین اور مال سے مدد کرتے ہین وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا اور نہین پاتے وہ بیچ دلون
اپنون کے خلش اور حسد اور دغدغہ اور حقد اُس چیز سے کہ دئے جائین مہاجرین مراد یہہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے انصار کو بلا کر فرمایا کہ تمنے مہاجرین کے ساتھ بہت احسان کیا اب یہہ مال جو بنی نضیر کا آیا ہے کہو تو
تمھین کو سب دون اور مہاجرین جیسے تمھارے گھرون مین رہتے ہین رہین اور کہو تو مہاجرین کو دون یہہ
تمھارے مکانون سے اُٹھہ کر اور جگہہ گھر بنالین اور اپنی معاش اُسمین کرین سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما نے کہا
یارسول اللہ ہم یہہ چاہتے ہین کہ یہہ سب مال بھی مہاجرین کو عنایت فرماؤ اور رہین بھی وہ ہمارے ہی گھرونمین کہ
ہمارے گھرونکی اُنسے روشنائی اور برکت ہے حضرت یہہ سنکر بہت خوش ہوئے اور دعا انکے حق مین کی اور حقتعالے
نے انکی شان مین یہہ آیۃ نازل کی وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اور ایثار کرتے ہین اوپر نفسون اپنے کے
یعنے آپ تنگی کرتے ہین اور درویشون کو دیتے ہین اور اگرچہ ہووے انکو حاجت اور تنگی باوجود اسکے ایثار کرتے ہین
اسباب نزول مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے کہ سر بریان ایک صحابی درویش کو کسی نے دیا اُسنے اور ایک
محتاج پر کو دیا اُسنے اور پر ایثار کیا اسیطرح نو درویشون پاس وہ گیا یہہ آیۃ اُن درویشان تونگردل کی شان مین نازل ہوئی سمجھے
کہ دس خصلتین کہ جود اُنپر مشتمل ہے اُنمین صفت ایثار کی افضل اور اکمل ہے اور ایثار اُسے کہتے ہین کہ ایک شخص محتاج ہو ایک چیز کا
اور دوسرے کو جو مستحق اُسکا دیکھے تو آپ نکھائے اور اُسے بخشے بیت راقام دہ جو وہ جود شعار بھوکھ مین نان جو کرے ایثار وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور جو کوئی بچایا جاے بخیلی جان اپنے سے جو مال جی مین نرکھے اور دینے سے ہاتھہ نہ اُٹھاوے پس یہہ لوگ وہی ہین خلاصی پانے
والے یا فیروزی یافتگان بہ ثناے عاجل دنیا مین اور بثوت آجل آخرت مین بیت کونین مین سربلند جواد کا ہے یہہ رتبہ عالی یہہ رافت و داد کا ہے
وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ اور وہ لوگ کہ آئے پیچھے انکے یعنے مہاجر اور انصار کے مراد اس سے متابعان صحابہ ہین روز قیامت تک
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ کہتے ہین اے پروردگار ہمارے بخش ہمکو اور بھائیون ہمارے کو وہ جو
آگے لائے ہم سے ایمان وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور مت کر بیچ دلون ہمارے کے کینہ
اور حسد اور خیانت واسطے اُن لوگون کے کہ ایمان لائے پہلے ہم سے یعنے اصحاب ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے رَبَّنَآ اِنَّكَ

رَءُوفٌ رَّحِيمٌ اے پروردگار ہمارے تحقیق تو ہی شفقت کرنیوالا دعا ہماری قبول کر مہربانی کرنیوالا اور ہمارے ساتھ رحمت اپنی کے زمرۂ سابقان میں داخل کر ہمیں آمین آمین کہا ہے علمانے کہ جس کسیکے دلمیں کینہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا وہ اہل اس آیت کا نہیں ہے صاحب انوار نے لکھا ہے کہ حق تعالی نے تین مرتبے مومنوں کے بیان فرمائے مہاجر اور انصار اور تابعین انکے کہ موصوف ہیں بسادگی دل اور پاکی طینت پس جو کوئی ان صفت پر نہو اقسام مومنین سے خارج ہے أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کے کہ منافق ہوئے اور جو خلاف کہ باطن میں بھرا تھا ظاہر کیا یعنے ابن ابی و ابن نبتل و رفاعہ اور گروہ والے انکے بنی نضیر سے کہلا بھیجا کہ ہم تمہارے شریک ہیں جو تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حرب کروگے ہم تمہاری معاونت کرینگے اور یہاں تک ہم اتفاق رکھتے ہیں تم سے کہ اگر اتفاقاً وہ غالب آئے اور تمہیں دیار سے نکالا تو ہم بھی تمہاری موافقت مرافقت کرینگے یہہ آیت نازل ہوئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حال منافقوں کا دیکھ کہ یہہ يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا کہتے ہیں واسطے بھائیوں اپنے کے یعنے جو رشتہ کفر میں بھائی ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ اہل توریت سے کہ غم مت کھاؤ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ البتہ اگر نکالے جاؤگے تم دیار اپنے سے البتہ نکلینگے ہم ساتھ تمہارے دوستی و مصاحبت کے سبب وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا اور نہ کہا مانینگے ہم بیچ مقدمے ایذا اور آزار تمہارے کے کسیکا کہ محمد ہیں یا اور مسلمان أَبَدًا کبھی وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ اور اگر لڑائی کئے جاؤ تم یعنے مسلمان تم سے لڑینگے البتہ مدد دیوینگے ہم تمکو وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ اور اللہ گواہی دیتا ہے تحقیق وہ منافق البتہ جھوٹے ہیں لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ اگر نکالے گئے یہود مدینے سے نہ نکلینگے منافق ساتھ انکے اور موافقت انکی نکرینگے وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ اور اگر لڑائی کئے گئے یہود نہ مدد کرینگے منافق اور نہ یاری دینگے انکو وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ اور اگر بالفرض مدد دیویں اہل نفاق یہود کو البتہ پھیر لیں پیٹھ یعنے بھاگ جاویں پھر بعد بھاگنے انکے کے بنی نضیر نہ مدد دئے جاویں یعنے انکے جب مددگار ہی بھاگ گئے پھر کیونکر منصور ہوں لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ البتہ تم کہ مومن ہو زیادہ تر اور سخت تر ہو ترس اور ڈر میں بیچ دلوں انکے کے اللہ سے یعنے منافقین تم سے بہت ڈرتے ہیں اتنا اللہ سے نہیں ڈرتے ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ یہہ سبب ڈرنا انکا سبب اسکے ہے کہ وہ ایک قوم ہیں کہ نہیں سمجھتے اللہ کی عظمت کو اگر سمجھتے تو اسی سے ڈرتے لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ نہ لڑینگے تم سے اکٹھے ہوکر یہود اور منافق مگر بیچ بستیوں قلعے والیوں کے یا پیچھے دیواروں کے پتھروں اور پتروں سے یعنے انکو قوت یہہ نہیں کہ سامھنا تمہارا کریں اور یہہ انکی نامردی سے نہیں بلکہ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ لڑائی انکی درمیان ایک دوسرے کے انکے بہت سخت ہی لیکن جو ہے کہ خدا و رسول سے حرب کرتا ہے نامرد ہوجاتا ہے پس انکے دلوں میں اللہ نے نامردی اور ترس جو ڈالا ہے طاقت تمہارے مقابلے کی نہیں رکھتے

تحسبهم

چاہیے کہ مقاتلہ مقابلہ و مواجہہ کرین سو کہان تحسبهم جميعا وقلوبهم شتى گمان کرتا ہے تو یہود اور منافقون کو
مجتمع و متفق راے اور تدبیر مین اور حال یہہ ہے کہ دل اُنکے پراگندہ اور پریشان ہین کیونکہ عقائد اور مقاصد اُنکے
مختلف ہین ذلك بانهم قوم لا يعقلون یہہ اوصاف بد جو اُنمین ہین بسبب اسکے ہین کہ وہ قوم ہین کہ نہین سمجھتے اُس
چیز کو کہ صلاح اُنکی جسمین ہے پس مثل اُنکی كمثل الذين من قبلهم قريبا ذاقوا وبال امرهم مانند مثل اُن لوگون
کے ہے کہ تھے پہلے اُنکے نزدیک زمانے مین چکھا اُنھون نے وبال کلام اپنے کا یعنے ضرر معصیت کا مراد اُس سے بنی قینقاع
ہین کہ اُنکو مدینے سے نکالا یا اہل بدر ہین کہ مارے گئے ولهم عذاب اليم اور واسطے اُنکے ہے باوجود
خواری دنیوی کے عذاب درد دینے والا آخرت مین اور مثل منافقون کی فریب دینے مین یہودون کے اور وعدہ
کرنے مین مددگاری کرنے کے كمثل الشيطان اذ قال للانسان اكفر مانند مثل شیطان کے ہے جسوقت کہا اُسنے
واسطے کافرون کے کہ کفر اپنے ثابت رہ کہ مین یار اور مددگار تیرا ہون فلما كفر پس جسوقت کفر ثابت ہوا اُسکا
قال اني بريء منك اني اخاف الله رب العالمين کہا شیطان نے تحقیق مین بیزار ہون تجھ سے تحقیق مین
ڈرتا ہون خدا پروردگار عالمون کے سے مراد شیطان سے ابلیس ہے اور انسان سے ابوجہل کہ جب بدر کو چلا قبیلہ
کنانہ سے توہم رکھتا تھا ابلیس سراقہ کی شکل بن کر کہ رئیس بنی کنانہ کا تھا اسکے پاس آکر کہا اے ابوالحکم مت ڈر مین مددگار
تیرا ہون جب بدر مین پہنچے ابلیس نے دیکھا کہ فرشتے اہل اسلام کی مدد کو نازل ہوئے ہین بھاگا اور کہا کہ مین بیزار ہون تجھ سے
یہہ قصہ سورہ انفال مین مذکور ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد شیطان سے ابیض ہے اور انسان سے برصیصا راہب
ابیض نے اُسکو کفر پر ثابت کیا پھر اُس سے بیزار ہوا قصہ اسکا بطریق اجمال یہہ ہے کہ برصیصا نے ستر برس عبادت حق کی
کئی شیاطین سب اُسکے کام مین عاجز آئے ابیض نے اسکا گمراہ کرنا اپنے ذمے پر مقرر کیا آدمی کی شکل بنکر اسکے صومعے مین
آکر مشغول ریاضت مین ہوا برصیصا اُسکا شدت مشاہدہ کر کر متعجب ہوا اور مرید اُسکا ہوا ابیض وہان سے چلا اور کئی کلمے شفاے
مرض اور دفع بلا کے واسطے اُسکو سکھا گیا پھر شہر مین آکر ایک شخص کو آسیب پہنچایا اور آپ طبیب کی شکل ظاہر ہو کر
کہا کہ علاج اسکا سوا دعا برصیصا کے کچھہ نہین اُسے صومعہ برصیصا مین لے گئے برصیصا نے کچھہ پڑھہ کر پھونکا شیطان نے
ہاتھہ اسکے ایذا سے کھینچا وہ اچھا ہو گیا اسیطرح اور لوگون کو آسیب پہنچاتا اور کہکر وہان پہنچواتا وہ شفا پاتے القصہ
شہزادی کے متعرض ہوا اُسے بھی وہان لائے برصیصا نے دعا کی ابیض نے اُسے چھوڑ دیا اُسے شفا ہوئی اُس لڑکے کو
زاہد کے سپرد کیا شیطان نے برصیصا زاہد کو بہانت بہانت وسوسہ ڈالا کہ مرتکب فاحشہ ہوا پھر خوف فضیحت سے اُسکو جان سے
مارا ابیض نے اُسکے برادرون کو خبر کی برصیصا کو سولی پر کھینچا ابیض وہی پہلی اپنی شکل بنا کر سامھنے آیا اور کہا کہ مجھے سجدہ کر
مین تجھے بچا دونگا اُسنے اُسے سجدہ کیا ابیض اُس سے بیزار ہوا آخر یہہ برصیصا نے سعادت بعد اتنے برس کے عبادت کے گرداب شقاوت مین
غرق ہوا فرد غافل نہ رہ گھمنڈ نہ کر اپنے زہد پر ہو جاے کچھہ کا کچھہ بھی یہان ایک آن مین فكان عاقبتهما انهما في النار

ع

خالدین فیہا پس ہوا آخر کار ان دونوں کا یہہ کہ وہ دونوں بیچ آگ دوزخ کے ہیں ہمیشہ رہنے والے بیچ اسکے وذلک
جزاء الظالمین اور یہہ ہے جزا ظالموں کی یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد ط اے لوگو جو ایمان
لائے ہو ڈرو عذاب خدا سے اور اسکی طرف متوجہ رہو اور چاہیے کہ دیکھے ہر جی اس چیز کو کہ آگے بھیجی ہے واسطے
فردائے قیامت کے اگر خیرات اور طاعت کی ہے شکر بجا لاوے اور اسکے زیادہ کرنے میں کوشش کرے اور اگر معاصی اور
سیئات ہووے توبہ کرے اور پشیمان ہووے واتقوا اللہ اور ڈرو اللہ سے تکرار امر تقوی کا واسطے تاکید کے ہے یا پہلا
واسطے ادائے واجبات کے ہے کیونکہ عمل سے ملا ہے اور دوسرا واسطے ترک محارم کے ہے کیونکہ آگے فرمایا ہے ان اللہ
خبیر بما تعملون تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ اول اشارہ باصل تقوی ہے
اور دوم بکمال تقوی یا اول اشارہ طرف تقوی عام کے ہے کہ پرہیز کرنا محرمات سے ہے اور دوم اشارہ طرف تقوی
خاص کے ہے کہ اجتناب کرنا ہے اس چیز سے کہ جو سوا اللہ تعالی کے ہے **مطلع** اصل تقوی سمجھ لیا گیا ہے ترک
ما دون حق تعالی ہے ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰہم انفسہم اور مت ہو اے مومنو مانند ان لوگوں کے کہ
بھول گئے اللہ کو جیسے یہود اور منافق اور اہل شرک پس بھلا دیا انکو خدا نے مصلحت جانوں انکی کو بعضوں نے کہا ہے کہ
توفیق کا دروازہ ان پر بند کر دیا عبد اللہ تستری قدس سرہ نے کہا ہے کہ گناہ کرنے کے وقت انہوں نے اللہ تعالی کو
فراموش کیا حق تعالی نے توبہ انپر بھلا دی اولئک ہم الفاسقون یہہ لوگ وہی ہیں فاسق یعنے باہر نکلنے والے دائرۂ فرمان
برداری سے لا یستوی اصحاب النار واصحاب الجنۃ نہیں برابر نزدیک خدا کے رہنے والے آگ کے کہ جان اپنی کو خوار کر کر
مستحق دوزخ کے ہوئے ہیں اور رہنے والے بہشت کے کہ استکمال نفس میں کوشش کر کے اہلیت جنت کی پیدا کی ہے اصحاب الجنۃ ہم
الفائزون رہنے والے بہشت کے وہی ہیں مراد پانیوالے یعنے عذاب جحیم سے چھوٹکر نعیم جنت ہوئے ہیں لو انزلنا ہذا القرآن
علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ اگر اتارتے ہم اس قرآن کو اوپر پہاڑ کے اور اس پہاڑ کو فہم اور ادراک
دیتے ہم البتہ دیکھتا تو اسکو ڈرنے والا اور فرمان اٹھانیوالا پھٹ جانیوالا ڈر خدا کے سے اور ہیبت وعید کی سے جو قرآن میں
مذکور ہے یعنے کوہ باوجود اس بڑائی اور سختی کے اگر فہم قرآن کرتا تو ڈرتا اور گردن جھکاتا اور دل پتھر کافروں کے اس سے متاثر
نہیں ہوتے بیت نی سوز محبت ہے نہ کچھ گریۂ الفت ٭ پتھر سے بھی دل سخت ہے کمبخت انھوں کا وتلک الامثال نضربہا للناس
لعلہم یتفکرون اور یہہ مثال بیان کرتے ہیں ہم انکو واسطے تنبیہ مومنوں کے تو کہ وہ فکر کریں اس میں اور فائدہ مند ہوں
اس سے ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو وہ قرآن بھیجا نیوالا اللہ کا ہے وہ اللہ جو نہیں مستحق عبادت مگر وہ عالم الغیب و
الشہادۃ جاننے والا پوشیدہ کا اور ظاہر کا یا عالم معدوم اور موجود کا یا حیات اور موت کا یا رزق اور اجل کا یا دنیا
اور آخرت کا یا حال اور استقبال کا ہو الرحمن الرحیم وہی ہے بڑا بخشش کرنیوالا کہ رحمت اسکی عام ہے سب خلق کو مہربان مومنوں
پر برحمت خاص آخرت میں ساتھ عفو اور غفران اور رویت عطا کرے ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو وہی ہے اللہ

کہو

کہ جو کسی وجہ سے نہین کوئی لائق پرستش کے مگر وہ اَلْمَلِكُ بادشاہ کہ جلال ذات اوسکا احتیاج سے مصئون اور ادراک سے بیرون اور کمال صفات اسکا باستغنا مقرون اور بیان سے افزون ہے اَلْقُدُّوْسُ پاک جمیع عیوب اور نقصانات سے منزہ سب نوائب اور آفات سے اَلسَّلَامُ سلامت عیوب اور علل سے بیر اعجز اور خلل سے اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا مومنون کو آگ سے بیزار کے یا بلانے والا خلق کو طرف ایمان اور امان کے یا سچا کرنیوالا پیغمبرون کو ساتھ معجزات باہرین اور دلائل روشن کے اَلْمُهَيْمِنُ نگہبان اشیا کا یا گواہ صادق اوپر کامون خلق کے یا قائم ساتھ عدل کے یا مطلع پوشیدہ چیزون کا یا حکم کرنیوالا ساتھ حق کے لکھا ہے کہ یہہ ایسا اسم ہے کہ تاویل اسکی سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا اَلْعَزِيْزُ غالب حکم مین یا عزت دینے والا اَلْجَبَّارُ زبردست یا توڑنیوالا کامونکا یا صلاح مین لانیوالا کامون ٹوٹے ہوونکا اَلْمُتَكَبِّرُ مستحق کبریائے اور عظمت کا سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پاکی ہے خدا کو اُس چیز سے کہ شریک لاتے ہین ساتھ اسکے کیونکہ واجب الوجود شرکت قبول نہین کرتا هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ وہی ہے اللہ پیدا کرنیوالا خلق کا موافق ارادے اور حکمت اپنی کے اَلْبَارِئُ درست کرنیوالا عدم سے وجود مین لاکر اَلْمُصَوِّرُ صورتین بنانیوالا مخلوق کا لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى واسطے اسکے ہین نام اچھے کہ جو شرعًا اور عقلًا خوب اور نیک ہون يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پاکی بیان کرتے ہین واسطے اسکے جو کچھ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہے اور سب نقصانون سے منزہ اور مقدس جانتے ہین وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور وہی ہے غالب ملک اپنے مین کہ ہرگز مغلوب اور مقہور نہو حکمت والا کہنے اور کرنے مین گفتار کردار اسکے سب موافق حکمت کے ہے عین المعانی مین لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے اسم اعظم پوچھا اُنھون نے کہا علیک باٰخر سورۃ الحشر پھر پوچھا پھر بھی یہی جواب سُنا مناجات یا اللہ و مومن و قدوس و جبار و سلام یا عزیز و یا ملک یا خالق جملہ انام یا مہیمن یا مصور یا حکیم و کبریا دور مجھہ رافت کی دل سے کردے سب کبر و ریا اپنے صہبائے محبت کا مجھے کر مست تو کر خودی سے نیست پہلے پھر بخود کر ہست تو نہ رہے میرا وجود اور نہ کچھہ آثار وجود سب فنا ہون یک رہا باقی توئی رب الودود سورۃ ممتحنہ مدنی ہے تیرہ آیتین ہین تین سو اڑتالیس کلمے ہین ایکہزار پانچ سو دس حرف ہین دو رکوع ہین ا یا ایہا الذین ۲ عسی اللہ فواصل اسکی لم نر دہین آور ربطہ اسکا ساتھہ سورۃ حشر کے یہہ ہے کہ اُسمین ذکر منافقونکا اور دوستی کرنیکا اُن کے ساتھہ کافرون کے تھا اسمین ذکر نہی کا مسلمانون کو دوستی کفار سے فرمایا

سورۃ ممتحنۃ مدنیۃ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — وھی ثلث عشرۃ اٰیۃ

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم آٹھوین برس ہجرت سے بطریق اخفا عزم مکہ معظمہ کا رکھتے تھے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے قریش کو مکتوب اس مضمون کا لکھا جبرئیل نے حضرت کو خبر کی علی مرتضے اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو حکم ہوا وہ سارہ سے کہ لونڈی ابی عمرو بن الضیفی کی تھی اُس مکتوب کو آپکے پاس لے آئے آپنے حاطب کو بلاکر فرمایا کہ تو نے کیا کیا اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ قسم خدا کی مین مومن ہون خدا اور رسول پر اور دین اسلام سے نہین پھرا لیکن میرا اپنا کوئی مکے مین نہین ہے کہ حمایت اہل اور اولاد اور مال میرے کی کرے بخلاف اور

مہاجرون کے اسواسطے بھیجا تھا کہ کچھ حق میرا وہان کے لوگون پر ثابت ہو جاوے تاکہ میرے لوگون کی وہ محافظت کرین حضرتؐ نے فرمایا
ای یارو حاطب تمھارا ساتھی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غصے ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ مجھے حکم کرو کہ گردن اس منافق کی
اڑادون حضرتؐ نے فرمایا ای عمر اسکو مت آزردہ کر کہ اہل بدر سے ہے حق تعالی نے بدر والونکو مژدہ دیا ہے کہ اعملوا ما شئتم
فقد غفرت لکم یہہ آیت نازل ہوئی کہ یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت
پکڑو دشمن میرے کو اور دشمن تمھارے کو دوست کہ تلقون الیہم بالمودۃ بھیجتے ہو اور القا کرتے ہو طرف دشمنون میرے
اور اپنے کے خبرین حبیب میرے کی بسبب محبت کے کہ رکھتے ہو یا طرح دوستی کی ڈالتے ہو وقد کفروا بما جاءکم من الحق اور
حال یہہ ہے کہ تحقیق کافر ہوے ہین دشمن ساتھ اُس چیز کے کہ آئی ہے تمھارے پاس سخن حق سے کہ قرآن شریف ہے یا کلام
درست سے کہ دین اسلام ہے یا سزاوار ساتھ بہت کے پیغمبر ہے یخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا باللہ ربکم نکال
دیتے ہین پیغمبر کو اور تمکو اسواسطے کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اللہ پروردگار اپنے کے یہہ بسبب ایمان کے تمکو تمھارے دیار اخراج
کرتے ہین پس انسے محبت مت کرو ان کنتم خرجتم جہادا فی سبیلی وابتغاء مرضاتی اگر ہو تم نکلے وطن اپنے سے واسطے جہاد
کے بیچ راہ میری کے اور واسطے چاہنے رضامندی میری کے تسرون الیہم بالمودۃ چھپا کرتے ہو تم طرف انکے ساتھ دوستی
کے یعنی باتین چھپا کر کہلا بھیجتے ہو محبت لباس نصیحت مین وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم اور مین خوب جانتا ہو
اُس چیز کو کہ چھپاتے ہو تم دشمنون کے محبت سے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم معذرت سے ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل
اور جو کوئی کرے یہہ کام تم مین سے یعنی دوستی کرے یا خبرین پہنچاوے با اعداے دین پس تحقیق گمراہ ہوا اور بھلا یا راہ سیدھی
کو ان یثقفوکم یکونوا لکم اعداء اگر پاوین تمکو کفار مکے کے یعنی تم پر فتح یاب ہو کر تمکو اسیر کرلین ہوینگے واسطے
تمھارے دشمن یعنی دوستی تمھاری فائدہ نہ دے گی دشمنی وہ تم سے ظاہر کرینگے ویبسطوا الیکم ایدیہم والسنتہم
بالسوء وودوا لو تکفرون اور کھول لینگے طرف تمھارے ہاتھون اپنے کو واسطے مارنے اور قتل کرنیکے اور زبانین اوپر
تمھارے ساتھ برائی یعنی دشنام اور فحش کے اور دوست رکھتے ہین کہ کاش کہ کافر ہو جاو تم جیسے کہ وہ ہین لن تنفعکم
ارحامکم ولا اولادکم ہرگز نہ فائدہ دیگا تمکو ناتے تمھارے اور نہ اولاد تمھاری یعنی آج دوستی مشرکون سے بسبب مال اور
فرزند اور خویش وپیوند کے کرتے ہو اور وہ نفع نہ پہنچاوینگے تمکو یوم القیامۃ دن قیامت کے یفصل بینکم جدائی
ڈال دیویگا درمیان تمھارے اور اولاد اور اقربا تمھارے کے یعنی کافرونکو دوزخ کو پہنچاویگا اور مومنون کو بہشت مین لیجاویگا
واللہ بما تعملون بصیر اور اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دوستی اور دشمنی سے دیکھنے والا ہے اسپر جزا دیگا
قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراہیم والذین معہ تحقیق ہے واسطے تمھارے ای مومنون سنت نیک انکی پیروی
کرو بیچ باتون ابراہیم علیہ السلام کے اور ان لوگون کے کہ ساتھ اسکے تھے ایمان والے اذ قالوا لقومہم انا برءاؤ منکم
یاد کر جسوقت کہا انھون نے یعنی ابراہیم علیہ السلام نے مومنان اور قوم انکی نے واسطے گروہ اپنے کے جو مشرک تھے

کہ ہم

کہ ہم سے دوستی بچاہو تحقیق ہم بیزار ہیں تم سے کہ بتوں کو پوجتے ہو وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ اور دوسرے بیزار ہیں ہم اس
چیز سے کہ عبادت کرتے ہو تم سوا خدا کے كَفَرْنَا بِكُمْ کافر ہوئے ہم ساتھ دین تمہارے کے یا ساتھ معبود تمہارے کے وَبَدَا
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ اَبَدًا اور ظاہر ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے عداوت دل کی اور بغض
ہاتھ کا یعنے محاربے کا ہمیشہ یعنے درمیان ہمارے تمہارے مدام دل سے دشمنی ہاتھ سے لڑائی رہیگی حَتّٰى تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ
وَحْدَهٗ یہاں تک کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ یکتا یگانہ کے یعنے اسکی یگانگی پر ایمان لاؤ حق تعالیٰ بیان فرماتا ہے مومنوں
کو کہ بیزار ہو شرک سے اور اقتدا ابراہیم کرو اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ مگر بیچ اس سخن ابراہیم کے کہ کہا واسطے باپ اپنے کے کہ سبب
وعدے استغفار کے کہ تم سے کیا تھا میں نے وعدۂ ایمان کہ تو نے مجھ سے کیا تھا لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ البتہ بخشش مانگونگا
واسطے تیرے وَمَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اور نہیں مالک ہیں اے پدر واسطے تیرے یعنے نہیں دفع کر سکتا
میں تجھ سے عذاب خدا کو کچھ چیز اگر خدا پر ایمان نہ لائے تو خلاصہ بات کا یہہ ہے کہ پیروی ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کی کرو
بیزاری میں کافروں سے نہ بخشش مانگنے میں واسطے انکے کہ یہہ صورت وعدے کی سبب واقع ہوئی سمجھ لیجئے کہ جو حضرت ابراہیم
علیہ السلام اور اصحاب انکے بیزار ہوئے قوم سے کہا رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا اے پروردگار ہمارے اوپر تیرے توکل کی ہے ہمنے
یعنے سب سے مایوس ہو کر تیرے کرم پر اعتماد کیا ہمنے وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا اور طرف تیرے رجوع کیا ہمنے وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اور طرف
تیرے ہی بازگشت سب کی بیچ آخرت کے سمجھ لیجئے کہ بعضے کہتے ہیں کہ یہہ دعا تتمہ قول ابراہیم علیہ السلام کا نہیں بلکہ حق
سبحانہ تعالیٰ مومنوں کو اس امت کے بعد منع فرمانے دوستی کفار کے امر کرتا ہے کہ جو قطع علاقہ محبت کا دشمنوں سے کیا تو
کہو الٰہی انسے رشتہ الفت توڑ کر تیرے لطف کے ساتھ جوڑا ہمنے فرد ماسوا تیرے جو کچھ ہے سب سے وارستہ ہیں ہم قطع کل عالم سے
کر کر تجھ سے دل بستہ ہیں ہم رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اے پروردگار ہمارے مت کر ہمکو فتنہ واسطے ان لوگوں کے
کہ کافر ہوئے یعنے انکو ہم پر سلطنت کر اور انکے ہاتھ سے ہمیں عذاب مت دلوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اور بخش ہمکو
اے پروردگار ہمارے اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تحقیق تو تو ہی ہے غالب حکم میں پس سزا انکی دفع کر دانا ہے ساتھ کام
اپنے کے پس ہمیں بخش لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ ابراہیم علیہ السلام اور قوم
انکی کے خصلت نیک کہ پیروی کرو اسکی یہہ تکرار واسطے تاکید کے ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اقتدا میں یا
اول سے اقتدا باقوال مراد ہے اور ثانی سے اقتدا بافعال اور یہہ اقتدا ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام ہے لِمَنْ كَانَ
يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ واسطے اس شخص کے کہ ہے امید رکھتا رضا خدا کی اور جزائے روز آخرت کے یا واسطے
اس شخص کے ہے کہ ڈرتا ہے اللہ سے اور دن قیامت سے وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ اور جو کوئی پھر جاوے فرمان
خدا سے اور دوستی کرے دشمنان کبریا سے پس تحقیق اللہ وہی ہے بے پروا اس سے اور اسکی مدد کرنے سے دین میں کیونکہ وہ خود ناصر ہے
اپنے دین کا تعریف کیا گیا ہے بغیر تعریف کرنے خلق کے لکھا ہے کہ بعد نزول اس آیت کے مومنوں نے قطع دوستی کافروں مشرکوں سے

کیا جو کہ مکے میں تھے حق تعالی نے فرمایا کہ عسی اللہ ان یجعل بینکم و بین الذین عادیتم منہم مودۃ شتاب ہے اللہ تعالی
یہہ کہ کر دیوے درمیان تمہارے اور درمیان ان لوگوں کے کہ عداوت رکھتے ہو تم کفار مکے سے دوستی سمجھہ لیجیے کہ یہہ معاملہ یون تھا
کہ ابو سفیان اور سہیل بن عمر اور حکیم بن حزام اور سوا انکے بڑے بڑے عرب کہ دشمن عظیم تھے اسلام لائے اور انکے اپنون
کو انسے محبت تمام پیدا ہوئی واللہ قدیر اور قادر ہے اسپر کہ دشمنی کو دوستی سے بدل ڈالے واللہ غفور رحیم
اور اللہ بخشنے والا ہے اسکا جسنے دوستی کی دشمنان دین سے قبل ہی سے مہربان ہے اسپر جسنے بعد ہی کے قطع
محبت کی لکھا ہے کہ قوم خزاعہ کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد و پیمان تھا ہر گز قصد مسلمانوں کا نہیں کرتے
تھے اور دشمنان دین کی مدد کرنے میں سرگرم نہیں ہوتے تھے حق تعالی نے انکے حق میں فرمایا لا ینہکم اللہ
عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین نہیں منع کرتا تمکو اللہ اے مومنوں ان لوگوں سے کہ نہیں لڑے تم سے بیچ کام دین کے اور لم
یخرجوکم من دیارکم اور نہیں نکال دیا تمکو گھروں تمہارے سے یعنی خزاعہ کہ مقاتلے اور اخراج میں تمہارے انہوں نے
دخل نہیں کیا یا مراد عورتیں اور لڑکے ہیں کہ قتل اور اخراج میں انکو کچھ کام نہیں اور نہیں منع کرتا اللہ تمکو ان تبروہم
و تقسطوا الیہم یہہ کہ احسان کرو انسے اور انصاف کرو تم طرف انکے اور کچھ بہرہ اور حصہ بھیجو ان اللہ یحب المقسطین
تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو انما ینہکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین و اخرجوکم
من دیارکم سوا اسکے نہیں کہ منع کرتا ہے تمکو اللہ ان لوگوں سے کہ لڑے تم سے بیچ دین خدا کے اور نکال دیا تمکو گھروں
تمہارے سے وظاہروا علی اخراجکم اور ہم پشت ہوئے باعدا اور مددگاری کی اوپر نکال دینے تمہارے کے خان و مان
تمہارے سے یعنی کفار مکے نے کہ بعضوں نے جنگ کیا تم سے اور بعضوں نے اخراج کیا اور بعضے مددگار ہوے انکے حق تعالی منع
فرماتا ہے تمکو ان تولوہم یہہ کہ دوستی کرو تم انسے ومن یتولہم فاولئک ہم الظالمون اور جو کوئی دوستی کرے انسے اور
دوست رکھے انکو پس یہہ گروہ دوست رکھنے والے وہی ہیں ظالم کہ وضع دوستی کی غیر موضع میں کرتے ہیں کیونکہ دوستی
بجا و دوستان خدا چاہیے نہ کہ اوروں سے اللہم ارزقنی حبک و حب من یحبک والعمل الذی یقربنی الی حبک یا ایہا الذین
آمنوا اذا جاءکم المؤمنات مہاجرات فامتحنوہن اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب آویں تمہارے پاس مسلمان
بی بیاں ہجرت کرنے والیاں دار الکفر سے طرف دار الایمان کے پس آزمایش کرو انکو اسطرح کہ قسم دو انکو کہ وہ شوہروں کی دشمنی کے
سبب تو نہیں نکلیں اور کسی اور کی دوستی کی جہت سے تو نہیں آئیں اور سوا اسکے کچھ دنیا کی غرض تو منظور نہیں محبت خدا
و رسول کے ہی واسطے ایمان اسلام لائی ہیں سمجھہ لیجیے کہ جب حدیبیہ میں صلح واقع ہوئی تو ایک شرط یہہ بھی تھی
کہ جو مسلمان مکے سے مدینہ میں جاوے اسکو کفار مکے کے پاس بھیج دیں اور مدینے سے مکے جاوے اسے مدینے کو آپ کے پاس پہنچاویں
ابھی حضرت حدیبیہ ہی میں تھے کہ کتنے مسلمان مکے سے بھاگ خدمت شریف میں حاضر ہوئے از انجملہ سبیعہ اسلمیہ بھی تھی
انکے پیچھے انکا شوہر مسافر نام آیا اور کہا کہ شرط صلح یہہ تھی کہ جو ہم میں سے تم میں آوے تو تم اسکو ہمارے حوالے کرو

اور جو تمھارا کوئی ہم میں جائے تو ہم اسکو تمھارے حوالے کریں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم متامل ہوئے کہ اس عورت
مسلمان کو مشرکوں کے کیونکر حوالے کروں جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ وہ شرط مردوں کی ہے نہ عورتوں کی روا
نہیں کہ عورت مسلمہ کو حوالے مشرک فرماؤ اور یہہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین امنوا اذا جاءکم المؤمنات مھاجرات فامتحنوھن اللہ
اعلم بایمانھن اللہ خوب جانتا ہے ایمان اُنکے کو اور خبردار ہے چھپی باتوں پر لیکن جو حکم شرع کا ظاہر پر ہے تو تم
انکو قسم دے لو فان علمتموھن مؤمنات فلا ترجعوھن الی الکفار پس اگر جانو تم انکو ایمان والیاں پس مت پھیر
دو انکو طرف شوہروں کافروں اُنکے کے لاھن حل لھم ولاھم یحلون لھن نہ وہ عورتیں حلال ہیں واسطے اُن کافروں
کے اور نہ وہ کافر حلال ہیں واسطے اُن مسلمانیوں کے کیونکہ انکا دین اور انکا اور ہے فرد کافروں مسلمان میں میل
رانا جو نہیں موجب جدائی ہے انکا یہہ تباین دین ہے واتوھم ما انفقوا اور دو اُن شوہروں کافروں کو جو
خرچ کیا ہے یعنے جو مہر دیا ہے وہ دلواؤ عورتوں سے پس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبکو قسم دی اور جو
سافر نے مہر دیا تھا وہ لیکر اُسکے حوالہ کیا پھر یہہ آیت نازل ہوئی کہ ولاجناح علیکم ان تنکحوھن اذا اتیتموھن
اجورھن اور نہیں گناہ اوپر تمھارے یہہ کہ نکاح کرلو انکو جسوقت دو تم انکو مہر انکی پس حضرت فاروق رضی اللہ
عنہ نے نکاح کرلیا پھر یہہ آیت آئی کہ ولاتمسکوا بعصم الکوافر اور مت پکڑ رکھو تم نکاح عورتوں کافروں کا یعنے نکاح انکا باقی
رکھو بلکہ طلاق دو اگر ایمان نہ لاویں یہہ سنکر صحابہ نے جو عورتیں کافرہ کہ نکاح میں تھیں انکو طلاق دی پھر حکم ہوا واسئلوا ما انفقتم و
لیسئلوا ما انفقوا اور مانگ لو تم اُس شخص سے کہ اُس عورت کو نکاح میں لائے کافر جو خرچ کیا ہے تمنے مہر اسکا اسپر اور چاہیے
کہ وہ کافر سوال کریں تم سے جو خرچ کیا اُنھوں نے مہر ازواج مہاجرات اپنے کا یعنے جب نکاح ٹوٹ گیا زن کافرہ اور مرد
مومن کا اور زن مومنہ اور مرد کافر کا پس ہر ایک کو چاہیے کہ اپنا مہر دیا ہوا پھیر لے ذلکم حکم اللہ یہہ حکم اللہ کا ہے
یحکم بینکم حکم کرتا ہے خدا ساتھ اسکے درمیان تمھارے واللہ علیم حکیم اور اللہ جاننے والا ہے مصالح تمھار
حکم کرنیوالا ہے ساتھ اُس چیز کے جسمیں محض حکمت ہے بعد نزول اس آیت کے مومنوں نے مہر زنان مہاجرات کا
اُنکے شوہروں کو دیا اور کافروں نے ادائے مہور زنان مرتدات میں انکار کیا یہہ آیت آئی کہ وان فاتکم شیء من ازواجکم
الی الکفار فعاقبتم اور اگر نکل جاوے کوئی عورتوں تمھاریوں میں سے اے مومنو طرف کافروں کے یعنے دار الحرب میں
چلی جاوے اور مہر اسکا تمھارے ہاتھ نہ آوے پس غنیمت پکڑو تم اور عذاب کرو تم انکافروں کو یعنے غزا کرو عاقبت کار تمھاری فتح
ہوگی اور مال تمھارے ہاتھ لگیگا فاتوا الذین ذھبت ازواجھم مثل ما انفقوا پس دو اُن لوگوں کو کہ جاتے رہیں بی بیان
انکی دار الکفر کو اور مہر انھوں نے نہیں پایا مانند اُس چیز کے کہ خرچ کیا ہے انھوں نے مہر بی بیونکا معالم التنزیل میں حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے چھے مومنوں مہاجروں کی بی بیاں مرتد ہوکر کفار میں جا ملیں تھیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
مہر انکی غنیمت میں سے اُنکے شوہروں کو دئی واتقوا اللہ الذی انتم بہ مؤمنون اور ڈرو عذاب خدا سے وہ خدا کہ تم ساتھ

اُنکے ایمان لانیوالے ہو حکم اس آیت کا جاتے عہد تک تھا جب عہد گیا یہہ حکم منسوخ ہوا لکھا ہے کہ روز فتح مکہ جب پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم بیعت رجال سے فارغ ہوئے عورتونکو بھی خواہش بیعت کی ہوئی یہہ آیت نازل کی یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ
اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ اے خبر کر نیوالے اے بلند مرتبہ والے جسوقت کہ آوین تیرے پاس مسلمان عورتین
بیعت کرتی ہوئین عَلٰی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ اوپر اسبات کے کہ نہ شریک لاوینگی ساتھ
اللہ کے کسی چیز کو اور نہ چوری کرین اور نہ زنا کرین اور نہ مار ڈالین اولاد اپنی کو جیسے جیتے لڑکے کو گڑا دیتی ہین اور بیٹ
گرا دیتی ہین وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ اور نہ آوین ساتھ طوفان کے کہ باندھ لیوین اُسکو
درمیان ہاتھون اور پاؤن اپنے کے یعنے فرزند حرام زادہ نہ لاوین اور طوفان شوہرون پر نہ باندھین وَلَا یَعْصِیْنَكَ
فِیْ مَعْرُوْفٍ اور نہ نافرمانی کرین تیری بیچ کسی حکم جیسے نوحہ کرنا اور پیٹنا اور بال گھسیٹنا ہین غرض ان شرطون پر جو بیعت
کرین فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ پس عہد بیعت کا قبول کر اُنسے اور بخشش مانگ واسطے اُنکے اللہ سے اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ان لوگونکا ہے کہ توحید پر اُسکے بیعت کرتے ہین مہربان ہے اُنپر کہ توفیق توبہ اور
ایمان کی ایک بزرگ نے کہا کہ لوگ کہتے ہین رحمت موقوف ہے ایمان پر اور مین کہتا ہون کہ ایمان موقوف ہے رحمت پر
جبتک کہ وہ اپنی رحمت سے توفیق نہین دیتا دولت ایمان کو کوئی نہین پہنچتا فرد توفیق رفیق ہو تو سب ہی ورنہ نیکو ہما
کو پہنچا کب ہے سمجھ لیجئے کہ بیعت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نساسے فقط باتون کی تھی ہاتھ حضرت انکو نہین لگاتے تھے
اور جیسے مردونکی بیعت کے وقت مصافحہ کرتے ہین نہین کرتے تھے زبان مبارک سے باتین سمجھا دیتے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ
عورتونکی بیعت کے وقت قدح آب منگواتے تھے وہ ہاتھ ڈالتین پھر وہ ہاتھ اُٹھالیتین آپ ہاتھ ڈالتے امام ربانی مجدد الف ثانی
حضرت شیخ احمد سرہندی قدس اللہ سرہ نے جلد ثالث کے اکتالیسوین مکتوب مین لکھا ہے کہ جو بری باتین عورتون مین بہ نسبت مردونکے
زیادہ ہین اسواسطے عورتون کی بیعت کے وقت کئی شرطین جو بیعت رجال کے وقت نہین درمیان لائے اور اسوقت ان بری باتون سے
نہی فرمائی شرط اول یہہ کہ کسی چیز کو ساتھ اللہ کے شریک نکرین نہ وجوب وجود مین نہ استحقاق عبادت مین اور جسکے عمل مین
ریا ہے وہ بھی شرک سے خالی نہین اور سو جاو مخلص نہین کہ حدیث مین ہے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اتقوا الشرك
الاصغر قالوا وما الشرك الاصغر قال علیہ الصلوۃ والسلام الریاء اور بیزاری کفر سے شرط اسلام ہے اور بیزاری شائبہ شرک سے توحید اور
مدد چاہنی بتون سے اور طاغوت سے دفع امراض اور اسقام مین کہ جہلہ اہل اسلام مین شایع ہوا ہے عین شرک اور ضلالت ہے اور اپنی
حاجتین طلب کرنی سنگ تراشیدہ اور ناتراشیدہ سے نفس کفر ہے اور انکار واجب الوجود ہے چنانچہ حق تعالی نے حکایت حال بعضے
اہل ضلال مین فرمایا ہے یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاكَمُوْا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْا اَنْ یَّكْفُرُوْا بِهٖ وَیُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِیْدًا اکثر عورتین جہل کے سبب اس استمداد ممنوع مین
مبتلا ہین اور طلب دفع بلیہ ان اسماء بے مسمی سے کرتی ہین اور ادا مراسم شرک اور اہل شرک مین گرفتار ہین خصوصًا یہہ باتین بیماری
کے وقت اکثر اس فرقے سے وقوع مین آتے ہین کم کوئی عورت ہوگی کہ اس شرک سے بچی ہو الا من عصمہا اللہ تعالی اور فرقہ دنیا بیہ اپنی

کج فہمی اور جہالت سے توسل بانبیا و اولیا کو بھی اسی پر قیاس کر کے اُسکو بھی منع فرماتے ہین اور یہہ قیاس انکا باطل ہے کیونکہ انبیا
اولیا علما صلحا سے توسل کے باب مین بہت سی احادیث اور اقوال ایمہ دین رحمہم اللہ وارد ہین کہ جنسے جواز اُسکا صراحۃً سمجھا جاتا
ہے اور تعظیم کرنی ایام معظمہ یہود اور نصاریٰ اور کفار وغیرہ کی اور اُنکے تہوارون مین انکی رسمین بجالانین یہہ بھی مستلزم شرک
اور موجب کفر ہے جیسے دوالی ہے جاہل مسلمان خصوصًا عورتین انکی رسمین اہل کفر کی کرتے ہین اور عید مناتے ہین یا ہدیہ
اور تحفہ اہل کفر کے سے اپنے بیٹون اور بیٹیون کے گھر بھیجتی ہین اور برتنو نکو رنگ لگا کر چاول سرخ بھر کر اُنکے یہان پہنچاتی
ہین اور اُس دن کو اعتبار دیتی ہین یہہ سب شرک اور کفر ہے بدین اسلام فرمایا حق تعالیٰ نے وما یؤمن اکثرهم بالله الا
وهم مشركون اور حیوانات کو جو نذر مشائخ کا کر کر اُنکے قبرون پر لیجا کر اُس مشائخ یا پیر کے نام سے ذبح کرتے ہین تو یہہ ذبیحہ جنس
اُن ذبایح سے ہے کہ ممنوع شرعی ہے اور احتراز اُس سے واجب اور جو اُسکو اللہ سبحانہ کے نام پاک سے ذبح کرین تو اُسمین
کچھ قباحت اور مانع شرعی نہین اور عورتین جو پیرون اور بی بیون کے نام کے روزے رکھتی ہین اور اکثر اُنکے نام روزے
رکھتی ہین جنکا وجود نہین اپنی طرف سے نام بناتے ہین اور روزون کے واسطے دن مقرر کرتے ہین اور افطار کے واسطے
طعام خاص بوضع مخصوص معین کرتی ہین اور اُن روزون کے سبب سے اپنی بلائین سنگتی جاتی ہین
اور حاجتین برآتی پہنچانتی ہین یہہ شرک عبادت مین ہے اور وسیلے سے عبادت غیر کے
حل مشکل اپنی اس غیر سے چاہتی ہین معاذ اللہ بہت ہی بُرا یہہ فعل ہے حدیث قدسی مین ہے کہ الصوم لی وانا اجزی
روزہ میرے ہی واسطے ہے کسی اور کو اس عبادت مین شرکت نہین اگرچہ کسی عبادت مین شرکت بحق تعالیٰ کسیکو نہین
لیکن تخصیص روزے کی واسطے اہتمام اس عبادت کے ہے اور یہہ حیلہ ہے ان عورتونکا کہ برائی اس عمل کی سنکر کہتی ہین کہ ہم یہہ روزے
اللہ کے واسطے رکھتی ہین اور ثواب انکا پیرون کو بخشتی ہین اگر ایسا ہین سچ ہین تو واسطے صیام کے تعین ایام کرنا اور تخصیص
طعام کیا اور اکثر عورتین بھیک مانگ کر افطار کرتی ہین اور افطار کے وقت مرتکب حرام ہوتی ہین کیونکہ بے حاجت سوال کرتی
ہین اور پھر اس حرام فعل مین اپنی حاجتین برآئی اور مرادین حاصل ہوتی جانتی ہین یہہ کیا بری گمراہی ہے معاذ اللہ
سبحانہ شرط دوم نہی سرقہ سے ہے کہ گناہ کبیرہ ہے عورتون مین یہہ بہت ہوتا ہے اسواسطے اسکی نہی انکی بیعت کی
شرط ہوئی کیونکہ یہہ اپنے شوہرون کے مال کو بے اذن خرچ کرتی ہین اور بے تحاشہ تصرف مین لاتی ہین اور اسکو حلال جانتی
اسمین خوف کفر کا ہے کاش حرام جان کر مرتکب اس امر کے ہون تو دائرہ کفر سے تو دور رہین کیونکہ حلال جاننا حرام کا
کفر ہے اسیواسطے حق تعالیٰ نے بعد نہی شرک کے نہی سرقہ کی فرمائی اور عادت جو انکو پڑ گئی ہے بے اذن تصرف کرنیکی شوہر کے
مال تو یہہ بھی کچھ دور نہین کہ اورون کے املاک مین دلیر ہون اور خیانت اور سرقہ کرین کیونکہ خوگر ہو رہی ہین پس معلوم ہوا کہ
نہی سرقہ سے عورتون کے حق مین اہم مہام اسلام سے ہے سمجھ لیجیے کہ ایکدن پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے پوچھا
کہ جانتے ہو بدترین دزد و نکا کون ہے عرض کیا ہم نہین جانتے فرمایا اسرق السارقین وہ ہے کہ اپنی نمازین سے

چراوے اور ارکان نماز کے اچھی طرح نہ ادا کرے اس سرقہ سے بھی بچنا ضرور ہے حضور دل سے نیت کرے کہ بے نیت عمل صحیح نہین
اور قرأت درست پڑھے رکوع سجدہ قومہ جلسہ باطمینان ادا کرے تاکہ قطار اسرق السارقین مین داخل ہو شرط ثالث نہی
زنا سے ہے تخصیص بیعت نسا کے ساتھہ اس شرط کے اسواسطے ہے کہ بن عورتون کے رضا کے زنا واقع نہین ہوتا جب تک
یہہ راضی ہو مرد ہزار ڈھب لگائے ہرگز یہہ امر وقوع مین نہ آئے پس نہی اس سے عورتون کے حق مین اکدہی مردون کے کہ مرد
اس عمل مین تابع انکے ہین اسیواسطے حق تعالی نے زن زانیہ کو مرد زانی سے مقدم کیا ہے الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد
منہما مائۃ جلدۃ اور یہہ گناہ خراب کرنیوالا دنیا و آخرت کا ہے اور سب دینون مین برا ہے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپنے ای لوگو زنا سے پرہیز کرو کہ اسمین چھہ خصلتین ہین تین دنیا مین اور تین
دنیا مین یہہ ہین کہ نور منہہ کا جاتا ہے فقر آتا ہے نقصان عمر مین لاتا ہے اور آخرت مین غضب پروردگار اور سختی حساب اور عذاب
نار ہے اور سمجھہ لو کہ حدیث مین وارد ہے کہ زنا پانو کا جانا طرف محرمات کے ہے حق تعالی نے فرمایا قل للمؤمنین یغضوا
من ابصارہم ویحفظوا فروجہم ذلک ازکی لہم وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارہن ویحفظن فروجہن کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مومنون
کو کہ چھپاوین آنکھین اپنی محرمات سے اور نگاہ رکھین شرمگاہ اپنے کو محرمات سے اور کہہ مسلمانیون کو کہ چھپاوین آنکھین اپنی کو محرمات
سے و محافظت کرین شرمگاہ اپنے کی محرمات سے معلوم کیجئے کہ دل تابع آنکھہ کے ہے جب دیکھہ لوگے تو بچنا دشوار ہے
کیونکہ دیکھا تو دل للچایا اور دل للچایا تو کب ٹھہریگا پس چشم پوشی ضرور ہے کہ خسارت دنیا و آخرت مین نہ پڑو اور
یہہ بھی نہی کلام اللہ مین وارد ہے کہ مرد بیگانی عورتون سے اور عورتین بیگانے مردون سے کلام لگاوٹ کا نکرین اور بن
ٹھن کر اپنی شکلین عورتین بھی نہ دکھاوین کہ موجب شہوت کا ہو اور پازیب اور گھونگرو اور کڑے اور سوا انکے زیور ایسے نہ
پہنے کہ جسکی آواز نامحرمون کو جاوے اور انکو فسق کیطرف رغبت دلاوے اور عورت اجنبیہ بھی مثل مرد کے ہے عورت عورت
بھی آپسمین خلطہ بیار فسق کا نرکھین غرض شوہر کے سوا کیکے واسطے اپنے آپ کو آراستہ نکیا چاہئے جیسے مرد کو نظر اور مس
امردون سے بشہوت حرام ہے ویسے ہی عورت کو نظر اور مس بشہوت عورت سے حرام ہے شرط رابع نہی قتل اولاد سے ہے کہ
عورتین بیٹیونکو خوف فقر کے سبب مار ڈالتی ہین اسمین دو گناہ ہین ایک تو قتل نفس بغیر حق ہے دوسری قطع رحم کہ گناہ کبیرہ
ہے شرط خامس نہی بہتان اور افترا سے ہے یہہ صفت رذیلہ بھی عورتونمین بہت ہوتی ہے اسواسطے تخصیص ساتھہ انکے وقت
بیعت کے فرمائی اور یہہ کبیرہ گناہ ہے کہ متضمن کذب ہے جو سب دینون مین حرام ہے اور متضمن ایذائے مومن بھی ہے کہ اسپر بہتان
اٹھایا ہے اور ایذائے مومن حرام ہے اور مستلزم فساد بزمین بھی ہے کہ ممنوع اور حرام بنص قرآنی ہے شرط سادس نہی
معصیت اور نافرمانی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے جس امر مین کہ وہ فرماوین یہہ شرط متضمن سب اوامر اور نواہی شرعیہ
کو ہے کیا نماز کیا روزہ کیا حج کیا زکوۃ کہ بناء اسلام کے بعد ایمان بخدا و رسول یہین چار رکن ہین پس نماز پنجگانہ بے فتور اور باحضور
پڑھے اور صوم رمضان کہ مکفرسیات سالیانہ ہین رکھے اور حج بیت اللہ کہ جسکے ثنا مین مخبر صادق علیہ وعلی آلہ الصلوۃ

والسلام نے فرمایا ہی حج بخشواتا ہی گناہ پہلی ادا کیجئے اور زکوٰۃ مال کی برغبت بمصارف زکوٰۃ دیجے اور اسیطرح ورع
اور تقویٰ بھی نچھوڑیے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی برپا رکھنے والا دین تمھارا ورع ہی اور ورع عبارت
ترک منہیات شرعیہ سے ہی لقمہ حرام کے سے پرہیز کیجئے اور اسے مثل خمر جانئے اور غنا سے بھی اجتناب ضرور ہی کہ داخل
لہو و لعب ہی کہ حرام ہی اور اسکے حق مین وارد ہی الغناء رقیۃ الزنا یعنے غنا افسون زنا ہی اور غیبت اور سخن چینی
سے بھی بچنا لازم ہی کہ ممنوع شرعی ہی اور کسی پر ہنسنا اور ایذا مومن کو دینی جس وجہ سے کہ ہو منہی عنہ ہی اس سے پرہیز
ضروری ہی اور شگون بد کا اعتبار نکیا چاہیئے اور کچھ اسمین تاثیر نجانئے اور یہہ بھی نہ یقین کیجئے کہ مرض ایک کا
دوسرے کو لگتا ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونون سے منع فرمایا ہی لا طیرۃ ولا عدوی یعنے شگون بد کی اصل
ثابت نہین اور مرض کا ایک کا دوسرے کو لگنا تحقیق نہین اور کاہن اور منجم کی باتون پر اعتبار نکیا چاہیئے اور امور غیبیہ نہ پوچھا
چاہیئے اور عالم الغیب انکو نجانئے کہ شریعت مین منع اسکا بمبالغہ آیا ہی کہ قدم راسخ کفر مین رکھتا ہی کوئی کبیرہ سحر
و ساحری سے نزدیک تر کفر نہین ہی خوب احتیاط اسمین ضرور ہی کہ کوئی چیز اسکی فعل مین نہ آوے کہ حدیث مین آیا
ہی کہ مسلم جب تک اسلام رکھتا ہی سحر اس سے وجود مین نہین آتا جب ایمان اس سے جدا ہو جاتا ہی اعاذ باللہ
سبحانہ اسوقت سحر اس سے متحقق ہوتا ہی پس گویا کہ سحر اور ایمان نقیض آپسمین ہین اگر سحر ہی تو ایمان نہین اور جو ایمان
ہی تو سحر نہین جب نساء بایعات نے یہہ سب شرطین قبول کین تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجرد قول انسے بیعت فرمائی
اور بامر الہی انکے واسطے دعاے مغفرت اور استغفار کیا یقینی وہ قبول ہوا اور بخشی گئین زوجہ ابی سفیان بھی انہین سے تھین بلکہ سرگروہ
انکی کہ سب کیطرف سے وہی باتین آپ سے کرتی تھین پس عورتونمین سے جو کوئی ان باتون سے بچ کر ان شرائط پر عمل کریگی حکما داخل
اس بیعت مین ہوگی اور اس استغفار مین داخل فرمایا ہی حق تعالیٰ نے ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم یعنے کیا کام رکھتا ہی حق
تعالیٰ ساتھہ عذاب تمھارے کے اگر شکر کرو تم اور ایمان درست کرو شکر بجا لانا عبارت قبول کرنے احکام شرعیہ سے ہی اور انپر
عمل کرنا طریقہ نجات کا متابعت صاحب شریعت کے ہی علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام اعتقاد مین اور عمل مین پیر اور استاد اسواسطے
کرتے ہین کہ شریعت کی باتین بتاوے اور اسکی برکت سے آسانی اعتقاد اور عملیات شریعت مین پیدا ہو نہ یہہ کہ مرید جو چاہین سو کرین
اور پیر انکی ڈھال ہون اور عذاب سے بچاوین کہ یہہ تمنا محض اور خیال باطل ہی وہان بے اذن کوئی شفاعت کسیکی نہین
کر سکیگا جب تک کہ مرتضی ہو شفاعت انکی نکرین اور مرتضی جب ہو کہ شریعت پر عمل کرے اور جو کہ مقتضای شریعت
خطا واقع ہو تو تدارک اسکا بشفاعت ممکن ہی سوال مذنب کو کس اعتبار سے مرتضی کہئے جواب جو حق تعالیٰ مغفرت
اسکی چاہے اور وسیلہ واسطے عفو اسکے کے درمیان لائے وہ شخص فی الحقیقت مرتضی ہی اگرچہ بظاہر مذنب ہی تم کلام الشریف
بعضے درویش مسلمان واسطے نفع دنیا کے یہود سے دوستی رکھتے تھے اور اہل اسلام کی خبرین انسے کہتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی کہ
یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت دوستی کرو اس قوم سے

اور پھیر دئے اللہ نے دلوں انکے کو صفت یقین سے اور شک ڈال دیا واللہ لا یہدی القوم الفاسقین اور اللہ نہیں ہدایت
کرتا قوم فاسقون کو کہ دائرہ فرمان سے نکلے ہین واذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم اور یاد کر
اسکو بھی جب کہا عیسی بیٹے مریم کے نے اپنی قوم کو کہ ای بنی اسرائیل تحقیق مین رسول اللہ کا ہون طرف تمھارے ساتھہ معجزون
اور دلیلون کے مصدقا لما بین یدی من التوریۃ درانحالیکہ سچا بتلانے والا ہون اس چیز کو کہ آگے میرے ہے کتاب توریت سے یعنے پہلے
مجھہ سے نازل ہوئی ہے اور مین تصدیق کرتا ہون اسکی کہ وہ اللہ کی طرف سے اتری ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی
اسمہ احمد اور خوشخبری دینے والا ہون ساتھہ پیغمبر کے کہ آویگا دین کامل اور شرع شامل لیکر بعد زمانہ میرے سے نام اسکا احمد ہے صلے اللہ
علیہ وسلم اور ترجمہ کلام عیسی کا یہہ ہے کہ انی ذاہب الی ربی وربکم والفارقلیطا یجئ مین جلنے والا ہون طرف پروردگار اپنے اور پروردگار
تمھارے کے اور فارقلیطا آویگا فارقلیطا کا ترجمہ عربی مین احمد ہے یعنے تعریف کیا گیا بہت تبیان سے حسینی والے نے نقل کی ہے کہ نام حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا زبان سریانی مین محیا ہے ای معنی اسکی یہہ ہین کہ بھیجیگا خدا طرف تمھارے اسکو بعد مسیح کے فلما جاءہم بالبینات
پس جب آیا عیسی علیہ السلام انکے پاس ساتھہ معجزون روشن کے جیسے مردے کا جلانا اور اندھے کا بینا کرنا اور برص کا کھونا قالوا ہذا
سحر مبین کہا اکثر بنی اسرائیل نے یہہ جو ہمین دکھاتا ہے جادو ہے ظاہر یعنے سب جانتے ہین کہ سحر کرتا ہے ومن اظلم ممن
افتری علی اللہ الکذب اور کون ہے ظالم بہت اس شخص سے کہ جوڑے اوپر اللہ کے جھوٹھہ یعنے پیغمبر کی اسکے تکذیب کرے اور
معجزون کو اسکے جادو بتاوے بعضے علما کہتے ہین کہ نضر بن حارث نے کہا کہ دن قیامت کے لات اور عزا ہماری شفاعت کرینگے اور
اللہ کے نزدیک انکی شفاعت قبول ہوگی حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ کون ہے ظالم تر اس شخص سے کہ خدا پروردگار پر
دروغ بندی کرے بتون کی شفاعت قبول کرینگی وہو یدعی الی الاسلام اور حال یہہ ہے کہ وہ مفتری پکارا جاتا ہے یعنے پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم اسکو پکارتے ہین طرف دین اسلام کے کہ مشتمل ہے اوپر بھلائیون دنیا و آخرت کے واللہ لا یہدی القوم
الظالمین اور خدا نہین راہ دکھاتا چھٹکارے کی قوم ظالمون کو لباب مین لکھا ہے کہ کئی دن وحی پیغمبر خدا صلعم پر نہ آئی کعب
بن اشرف نے کہا خوشخبری ہو تمھین ای گروہ یہود کہ خدا نے محمد کے نور اسکا بجھا دیا کام اسکا تمام ہوگا یہہ بات سنکر آپ ملول خاطر
ہوئے واسطے دفع غبار ملال کے کہ آئینہ خاطر فیض مظاہر شمس فلک رسالت پر آیا تھا یہہ آیت نازل ہوئی کہ یریدون
لیطفؤا نور اللہ بافواہہم چاہتے ہین یہود کہ بجھا دیوین وہ نور خدا کا کہ دین اور کتاب اسکی ہے یا نور رسول خدا کا ساتھ
مونہون اپنے کے باتین بے ادبانہ کہکر واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون اور اللہ پورا کرنے والا ہے نور دین اپنے کو اور روشنی
شرع سید المرسلین کو پہلے قائم ہونے قیامت سے اور اگرچہ ناخوش رکھتے ہین کافر تمام ہونے اسکے کو لیکن انکی ناخوشی کچھہ کام نہین
آتی اور کراہت اثر نہین دکھاتی فرد نور خدا چھپتا ہے کوئی بافواہم اسکا متمم ہے حق لو کرہ الکافرون ہو الذی ارسل
رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون وہ ہے خدا جسنے بھیجا پیغمبر اپنے کو ساتھہ ہدایت کے
یعنے ساتھہ اس چیز کے کہ سبب ہدایت ہے قرآن اور ساتھہ دین حق کے کہ ملت حنیفی ہے تو کہ ظاہر کرے اسکو اوپر دین سارے کے یا تو کہ غالب کرے

ع

اسی دین کو اوپر سب دینوں کے وقت نزول عیسی ؑ کے سب اہل زمین دین اسلام قبول کرینگے اور اگرچہ ناخوش رکھیں مشرک اظہار
دین محمدی صلعم کو کہ شامل ہے اوپر اثبات توحید اور ابطال شرک کے یاایہا الذین امنوا ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من
عذاب الیم ای لوگو جو ایمان لائے ہو کیا خبردار کروں میں تمکو اوپر سوداگری کے کہ نجات دیوے تمکو عذاب درد دینے والے سے وہ تجارت
یہہ ہے تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاہدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے یعنی ثابت
رہو ایمان پر اور جہاد کرو تم ساتھ کافروں کے بیچ راہ خدا کے ساتھ اموال اپنے کے کہ خرچ راہ دو اور سلاح مجاہدوں کے لئے خرید
اور ساتھ جانوں اپنے کے کہ خود تیار ہو کر لڑو تؤمنون اور تجاہدون دونو صیغے جمع مذکر مخاطب مضارع معلوم کے ہیں اور بمعنے
امر یہاں واقع ہوئے ہیں ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یہہ جو مذکور ہوا ایمان اور جہاد سے بہت بہتر ہے واسطے تمہارے
اگر ہو تم جانتے طریقہ تجارت حقیقی کا ایک بزرگ نے فرمایا کہ اولویت اس تجارت میں یہہ ہے کہ سوا خدا کے نہ خریدے تو نفحات
میں مولوی جامی نے عبد اللہ تستری سے نقل کی ہے کہ انکے بیٹے نے اگر کہا کہ شیشہ روغن کا میں گھر سے لاتا تھا راہ میں
ٹوٹ گیا وہی سرمایہ میرا تھا انہوں نے کہا ہے پسر سرمایہ اپنا وہ کر جو سرمایہ تیرے پدر کا ہے واللہ کہ پدر تیرے کا کچھہ نہیں سوا اللہ
دنیا و آخرت میں شیخ الاسلام نے فرمایا کہ سود تمام جب تھا کہ پدر بھی اسکا درمیان نرہتا نظم بازار محبت کی عجب بستی ہے
ہر چیز کی نیستی جہاں ہستی ہے وہ جاگ کیا بجز خدا خود بھی نرہ وہاں سود لیں اپنے سے تہی دستی ہے پس اگر ایمان
لاؤ گے اور جہاد کرو گے یغفر لکم ذنوبکم بخشیگا اللہ واسطے تمہارے گناہوں گذشتہ تمہاری کو دنیا میں ویدخلکم
جنات تجری من تحتہا الانہار اور داخل کریگا تمکو عقبے میں بیچ بہشتوں کے کہ جاری ہیں نیچے درختوں انکے کے نہریں
ومساکن طیبۃ فی جنات عدن اور جگہہ رہنے کی پاکیزہ ہیں بیچ بہشتوں ہمیشہ عدن کے عدن نام ہے محل مفتوح اور ثانی
ساکن کے معنے مقیم ہونیکے ہیں ایک جگہہ میں یعنے بولا جاتا ہے جاوید میں گھر ملینگے اور وہاں اقامت ہوگی ذلک الفوز
العظیم یہہ مغفرت پانا اور جنت میں جانا مراد پانا ہے بڑا واخری تحبونہا اور واسطے تمہارے ہے ایک نعمت اور دنیا میں
کہ چاہتے ہو اسکو نصر من اللہ وفتح قریب مدد خدا کی طرف سے اور فتح نزدیک مراد اس سے فتح نصرت قریش پر اور فتح مکہ کی
ہے یا فارس اور روم کی ابن عطا قدس سرہ نے کہا کہ نصرت توحید ہے اور فتح نظر بحجاب ملک مجید اور محققوں کے نزدیک
فتح قریب کھلنا ابواب دل کا ہے بمقامات عالیہ الہیہ اور غنائم اس فتح کے معارف نامتناہی ہیں یا فتح مقام شرح صدر ہے
کہ بعد تصفیہ قلب کے تزکیہ نفس کا جو ہوتا ہے تو امارہ مطمئنہ ہوکر بمقام صدر ارتفاع کرتا ہے اور یہہ تخت صدر پر بیٹھہ کر حکومت
کرتا ہے جیسا کہ پہلے تزکیہ کے سب پر غالب اور حاکم تھا ویسے ہی بعد تزکیہ کے سب کا سردار ہوتا ہے خیارکم فی الجاہلیۃ
خیارکم فی الاسلام وہاں مقام شرح صدر حاصل ہوتا ہے اور خلعت اسلام حقیقی پاتا ہے اس مقام میں سالک کا سینہ ایسا
کشادہ ہو جاتا ہے کہ گویا تمام عالم اسکے سینہ میں سما گیا نظم سینہ اگر انشراح پاوے عالم سیر سینے میں ذرا آوے [illegible]
میں ذرا ہی بار کردوں عوارض سے نا سما سماوی وبشر المؤمنین اور بشارت دے اے محبوب میرے مسلمانوں کو دنیا میں نصرت کی

اور آخرت مین جنت کی یا ایها الذین امنوا ای لوگو جو ایمان لائے ہو مخاطب گروہ انصار کا ہی جنھون نے بیعت عقبہ
ثانیہ کے بیعت کی تھی وہ ستر آدمی تھے یا خطاب عام ہی سب مسلمانون کو کہ کونوا انصار اللہ ہو تم مدد دینے والے دین خدا کے
اور رسول خدا کے تقدیر کلام کی یہہ ہی کہ ای محمد صلعم نصرت طلب کرو اپنی قوم سے کما قال عیسی ابن مریم للحواریین من
انصاری الی اللہ جیسی نصرت مانگی اور کہا عیسی بیٹے مریم کے نے واسطے حواریون کے کہ اسکے خواص تھے اور سب سے پہلے ایمان لائے
تھے کون شخص ہی مدد دینے والا میرا طرف دین اللہ کے قال الحواریون نحن انصار اللہ کہا حواریون نے ہم ہین مدد دینے والے
دین خدا کے اور واقعی نصرت کی اُنھون نے دین عیسی ع کی بعد لیجانے کے انکو آسمان پر اور خلق کو طرف خدا کے دعوت کی فامنت
طائفۃ من بنی اسرائیل وکفرت طائفۃ پس ایمان لایا بسبب دعوت انکی کے ایک طائفے نے بنی اسرائیل سے حضرت عیسی پر
اور جانا انھنے کہ عیسی بندے اور رسول خدا کے ہین اور کفر کیا ایک فرقے نے کہ اسنے عیسی کو ابن اللہ کہا اور جب حضرت رسول
اللہ مبعوث ہوئے مسلمانون نے بھی یہی کہا کہ عیسی عبد اللہ اور رسول خدا ہین اُس طائفے پہلے نے قوت پائی حق تعالی نے فرمایا ہے
فایدنا الذین امنوا علی عدوہم پس قوت دی ہمنے اور غالب کیا ہمنے ان لوگون کو جو ایمان لائے ساتھ عیسی کے اور رسالت
اور عبودیت اسکی کے اوپر دشمنون انکے کے کہ قائل الوہیت عیسی کے تھے فاصبحوا ظاہرین پس ہوگئے سو ہین غلبہ کرنیوالے کافرون پر
سورہ جمعہ مدنی ہی گیارہ آیتین ہین بالاتفاق ایک سو اسی کلمہ ہین سات سو اٹھتالیس حرف ہین دو رکوع ہین
یسبح للہ یا ایها الذین امنوا فوصل اسکی بس ہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ صف کے یہہ ہی کہ آغاز دونونکا ساتھ تسبیح خدا کے ہی

سورۃ الجمعۃ مکیۃ ومدنیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وهی احدی عشرۃ آیۃ

یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض الملک القدوس العزیز الحکیم پاکی بیان کرتے ہین واسطے خدا کے جو کچھ
بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی بادشاہ کہ ملک اسکا بے زوال ہی پاک ایسا جسمین نہ عیب نہ صفت اختلال
ہی غالب ایسا کہ کبھی مغلوب نہو حکمت والا ایسا کہ کوئی کام اسکا ایسا نہین جو خوب نہو هو الذی بعث فی
الامیین رسولا منهم وہ ہی جسنے بھیجا بیچ ان پڑھون کے پیغمبر انھین سے یعنے امی مراد ان پڑھون سے قوم عرب ہین
کہ اکثر پڑھنا لکھنا نہین جانتے تھے اور پیغمبر بھی امی بھیجا تا تہمت نکر سکین کہ یہہ پڑھا لکھا ہی اپنے طرف سے عبارت
بنا کر سنا دیتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ امی ہونے کا آپکے یہہ وجہ ہی کہ پہلی کتابون مین اسیطرح فرمادیا تھا کہ خاتم
انبیا امی ہوگا چنانچہ کتاب شعیب علیہ السلام مین مذکور ہی کہ مین بھیجونگا امی کو بیچ امیون کے اور ختم کرونگا اسپر نبوت
یتلوا علیهم ایاته ویزکیهم پڑھتا ہی اوپر انکے آیتین کلام خدا کی باوجود اسکے کہ امی ہی مثل انکے اور پاک
کرتا ہی انکو پلیدی کفر سے اور خبث عقائد سے اور رذیلہ اخلاق سے ویعلمهم الکتاب والحکمۃ اور سکھاتا ہی انکو
قرآن اور احکام شریعت وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین اور تحقیق تھے یہہ لوگ کہ اب قرآن خوان ہین اور پاک ہین
اور احکام شرع سیکھتے ہین پہلے آنے محمد رسول اللہ کے سے البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے کہ شرک کرتے تھے اور دین جاہلیت کے تابع تھے

اذان اول ہے دن جمعہ کے کہ مؤذن متعدد ہوتے ہین ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یہہ سعی اور ترک بیع بہت بہتر ہے واسطے
تمھارے معاملہ دنیا کے سے کہ اسمین نفع باقی اخروی ہے اور اسمین فائدہ فانی دنیوی اگر ہو تم جانتے نفع اور ضرر کو فَاِذَا قُضِيَتِ
الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ پس جسوقت تمام کی جاوے نماز جمعہ کی پس پھیل جاؤ تم بیچ زمین کے واسطے تجارت اور رفع احتیاج اپنے
کے یہہ امر واسطے اباحت کے ہے حاصل یہہ ہے کہ اگر اپنے کامون کو بعد نماز کے جانا ہو تو جاؤ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ اور ڈھونڈھو فضل
اللہ کے سے رزق اپنا مراد اس سے تہیہ اسباب معاش ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ پھیل جانا بھی زمین مسجد مین ہے واسطے
وعظ سننے کے اور مجلس علما مین بیٹھنے کے اور بعضے کہتے ہین مراد عیادت مریض کی ہے اور حضور جنازہ اور زیارت مومنان
اور طلب علم اور اسیطرح کے جو نیک کام ہین کیونکہ ڈھونڈھنا فضل الہی کا ایسے ہی اعمال مین ہوتا ہے وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا
لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور یاد کرو اللہ کو بہت ہر لحظہ ہر لمحہ کچھ نماز ہی کے وقت پر منحصر نہین تو کہ تم خلاصی پاؤ اور دونون جہان کی نیکیون
پہنچو کہ ذکر اللہ کا موجب جمعیت ظاہر اور باطن ہے اور سبب تجارت دنیا و آخرت ہے نظم مت ذکر خدا سے ایکدم رہ غافل
کیون ذکر سے خیر دو جہان ہو حاصل ذکر حق ہے کہ جانشو نگار الفت آسائش جان ہے اور آرام دل لکھا ہے کہ پیغمبر خدا خطبہ
پڑھتے تھے جو کاروان دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کا طعام بسیار شام کیطرف سے آیا ان روزون مدینے مین تنگی تھی اور یہہ دستور تھا
کہ کاروان جو سلامت پہنچتا تھا تو طبل شادیانہ بجاتے تھے صحابہ نے جو آواز طبل کاروان کا سنا مسجد سے نکل کر طعام خریدنے کے واسطے
چلے گئے بارہ آدمی رہ گئے انمین سے چار خلفائے راشدین تھے آپنے فرمایا کہ اگر تم بھی چلے جاتے اور یہان کوئی نہ رہتا تو آگ
تمھارا پیچھا کرتی اسوقت یہہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا جبوقت کہ دیکھتے
ہین سوداگری یا تماشا یعنے کاروان آتا ہے اور آواز نقارے کا سنتے ہین جاتے ہین طرف اسکے اور متفرق ہو جاتے ہین مجلس سے
یا تماشائی کرتے ہین اسمین طرف طعام خریدنے کے اور چھوڑ جاتے ہین تجھکو کھڑا منبر پر قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ
کہہ جو کچھ نزدیک خدا کے ہے ثواب نماز کا اور خطبے کے سننے کا اور مجلس شریف پیغمبر خدا مین بیٹھنے کا بہتر ہے اور بہت فائدہ مند
ہے لہو و تماشے سے اور نفع تجارت سے کیونکہ فائدے ثوابون کے محقق ہین اور نفعے معاملون کے متوہم وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ
اور اللہ بہتر ہے روزی دینے والون سے یعنے جو وسیلے واسطے رزق پہنچانیکے دنیا مین ہین ان سب سے وہ بہتر ہے کیونکہ یہہ گاہی بخل کرتے ہین اور مصلحت وقت نہین
دیکھتے تو دست کش ہوتے ہین نقل ہے کہ بادشاہ بغداد نے بہلول کو کہا کہ تیرا روزینہ مقرر کر دیتا ہون تا کہ دل تیرا متعلق نرہے بہلول نے کہا کہ مین یہہ بات
قبول کرتا جو تجھہ مین کئی عیب نہوتے ایک تو یہہ کہ تو نہین جانتا کہ مجھے کیا چاہیے دوسرے یہہ کہ تو نہین جانتا کہ مجھے کب چاہیے تیسرے یہہ کہ تجھے معلوم نہین کہ مجھے
کتنا چاہیے حق تعالی میری رزق کا کفیل ہے وہ یہہ سب جانتا ہے اور اپنی حکمت کاملہ سے مجھے پہنچاتا ہے اور یہہ ہے کہ شاید تو غصے ہو کر میرا روزینہ
بند کر دے اور حق تعالی بسبب گناہ میرے کے رزق میرا بند نہین کرتا فرد ایسا ہے وہ رازق کہ کسی سگ کی رافت روزی نکرے بند خطاؤن کے سبب سے سورۃ
منافقون مدنی ہے گیارہ آیتین ہین باتفاق ایک سو اسی کلمے ہین سات سو ستر حرف ہین دو رکوع ہین اِذَا جَآءَكَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ
فواصل اسکی ان ہے اور تطبیق اسکی ساتھہ سورۃ جمعہ کے یہہ ہے کہ اسمین تشنیع کافرون کی تھی اسمین مذکور منافقون کا ہے

سورة المنافقون مدنية — بسم الله الرحمن الرحيم — وهي احدى عشر آية

لکھا ہے کہ پانچوین برس ہجرت کے پیغمبر خدا صلعم غزوہ مریسیع سے مراجعت کر رہے تھے ایک کوئے پر آ کے وہان درمیان سنان بن وبر جہنی
کے حلیف بنی عمرو بن عوف کا تھا خزرج سے اور درمیان جہجاہ غفاری کے کہ اجیر حضرت فاروق رض کا تھا جھگڑا ہو گیا یہانتک معاملہ
پہنچا کہ فتنہ برپا ہوا ابن ابی منافق نے اسوقت کچھ ناشایستہ باتین کہین اور کہنے لگا کہ مہاجرونکو کچھ مت دو تو کہ مدینے سے نکل
جاوین پریشان ہو کر اور دوسرے جب مدینہ مین ہم پہنچین تو جو کوئی غالب ہے وہ نکال دے اسکو جو خوار ہے زید بن ارقم رض نے مجلس مین یہ
خبر ظاہر کی حضرت نے اگرچہ دن گرم ہو گیا تھا کوچ کا حکم کیا تاکہ فتنہ دفع ہو اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے سبب پوچھا آپنے
فرمایا کہ یون معاملہ ہے اسنے آپ کی بہت تسلی خاطر کی پھر یہ خبر ابن ابی کو پہنچی اسنے آپ کی خدمت مین حاضر ہو کر جھوٹی
قسمین کھائین لوگون نے زید بن ارقم رض کو دروغ گو ٹھہرا دیا حق تعالی نے واسطے زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ کی تصدیق مین یہ سورت نازل کی
اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله جب آتے ہین تیرے پاس منافق یعنے ابن ابی اور اصحاب اسکے کہتے
ہین کہ گواہی دیتے ہین ہم تحقیق تو البتہ رسول اللہ کا ہے یعنے ہم منافق نہین ہین اور ہم دل سے تیری رسالت کے معتقد ہین والله يعلم
انك لرسوله اور اللہ جانتا ہے تحقیق تو البتہ رسول اسکا ہے اور اسنے تجھے بھیجا ہے والله يشهد ان المنافقين لكاذبون
اور اللہ گواہی دیتا ہے تحقیق منافق البتہ جھوٹے ہین اپنی گواہی مین کیونکہ اعتقاد انکا موافق قول انکے کے نہین پس گواہی انکی اس امر
پر کہ دل ہمارا معتقد رسالت کا ہے جھوٹھہ ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد شہادت سے قسم ہے یعنے یہہ قسم کھاتے ہین اعتقاد رسالت
پر تیرے اور اللہ جانتا ہے کہ یہہ جھوٹھی قسمین کھاتے ہین اتخذوا ايمانهم جنة فصدوا عن سبيل الله پکڑا منافقون نے قسمین اپنی کو
ڈھال کہ قتل سے بچین پس بند کرتے ہین وہ لوگونکو شبہے ڈالکر دین خدا کے سے یا آپ اعراض کرتے ہین جہاد راہ خدا کے سے
انهم ساء ما كانوا يعملون تحقیق منافق برا عمل ہے جو کچھ ہین کرتے قسمین جھوٹھی کھانا حق سے پھرنا ذلك بانهم امنوا ثم كفروا
یہہ حکم اللہ کا ساتھ برائی اعمال انکے کے سبب اسکے ہے کہ وہ ایمان لائے ساتھ زبان کے پھر کافر ہوئے ساتھ دل کے یا ظاہر
مسلمانون سے کہا کہ ہم تمہین مین ہین اور خلوت مین اپنے رئیسون سے کفر کی باتین کہین فطبع على قلوبهم فهم لا يفقهون پس مہر
رکھی گئی اوپر دلون انکے کے پس وہ نہین سمجھتے حقیقت ایمان کی کہ اقرار ساتھ زبان کے اور تصدیق ساتھ دل کے ہے لکھا ہے
کہ ابن ابی مرد جسیم اور خوب صورت شیرین سخن فصیح زبان تھا اور اور منافق بھی ایسے ہی تھے جب مجلس مین پیغمبر خدا کے آتے تو آپ
انکی شکلین دیکھ کر اور باتین سنکر خوش ہوتے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ واذا رأيتهم تعجبك اجسامهم اور جسوقت دیکھتا ہے
تو ان منافقونکو خوش لگتے ہین تجھکو بدن انکے وان يقولوا تسمع لقولهم اور اگر بات کہتے ہین کان رکھتا ہے طرف بات انکی کے
اور انکی قسمین باور کرتا ہے اور حال یہہ ہے کہ وہ بیوقوف ہین اور نہ سمجھتے ہین كانهم خشب مسندة گویا کہ وہ لکڑیاں ہین
ٹیکے سہارا لگائے ہوئے یعنے فقط بدن اور شکلین ہین علم فہم نہین رکھتے يحسبون كل صيحة عليهم جانتے ہین ہر فریاد اور آواز
کو کہ مدینے مین بلند ہو کہ وہ واقع ہے اوپر انکے یعنے بدگمانی اور بددلی اور ترس انکو یہان تک ہے کہ جو آواز سنتے ہین کہ نفاق

انکا پیغمبر اور مسلمانون پر ظاہر ہوگیا اب رسوا ہونگے هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ وہی ہین دشمن تیرے اور مسلمانون کے پس
بچ مگر انکی سے اور اُنسے بے غم نرہ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ مارے انکو اللہ اور لعنت کرے اُنپر کہان سے پھیرے جاتے ہین
راہ حق سے معالم مین لکھا ہے کہ بعد نزول ان آیتون کے ابن ابی کی قوم نے اسکو کہا کہ یہہ آیات تیرے حق مین نازل
ہوئی ہین جا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو کہ وہ تیرے واسطے مغفرت طلب کرین اُس منافق نے گردن پھیرائی
اور کہا کہ مجھے اُنھون نے کہا کہ ایمان لا لا یا مین پھر کہا زکوۃ دے دی مین نے اب یہہ باقی رہا ہے کہ محمد کو سجدہ
کرو مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ اور جب کہا جاتا ہے واسطے منافقون کے
کہ آؤ ساتھہ عذر کے بخشش مانگے واسطے تمھارے رسول خدا کا موڑتے ہین سرون اپنے کو یعنی مُنہہ پھیر لیتے ہین جیسے کوئی
بری چیز سے مُنہہ موڑ لے وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ اور دیکھتا ہے تو انکو کہ باز رہتے ہین تیری خدمت مین حاضر ہونے
سے اور وہ تکبر کرتے ہین سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ برابر ہے اوپر اُنکے بخشش مانگے تو واسطے
اُنکے ہرگز نہ بخشیگا اللہ واسطے اُنکے کیونکہ یہہ دھنسے ہوئے ہین نفاق مین اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ تحقیق اللہ
نہین راہ دکھاتا قوم فاسقون کو هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وہی ہین جو کہتے ہین انصار کو
کہ تم مت خرچ کرو تم اوپر اُس شخص کے کہ نزدیک رسول خدا کے ہین فقرا مہاجرین مین سے یہانتک کہ بھاگ جاوین غلام اپنے
صاحبون پاس اور بیٹے اپنے باپون پاس منافق مہاجرون کے دینے سے انصار کو منع کرتے ہین وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اور حال یہہ ہے کہ واسطے اللہ کے ہین خزانے آسمانون کے اور زمین کے اور کنجی انکی اسیکے دست قدرت مین ہے جسے
چاہے روزی دے وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ اور لیکن منافق نہین سمجھتے کہ رزق دینے والا اللہ سبحانہ ہے نہ آدمی مثنوی رازق
دیتا ہے کبریا سب کو پرورش کرتا ہے خدا سب کو ظاہر اگرکے پردہ اسباب کھولتا ہے وہ رزق کے ابواب اور جسے چاہے بے سبب
بھی دے کچھ سبب پر نہین ہے حصر اُسے ہر طرح قدرت اسکی ظاہر ہے سبب و بے سبب وہ قادر ہے يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ
اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ کہتے ہین منافق مراد ابن ابی ہے اگر پھرے ہم اس سفر سے طرف مدینے کے البتہ
نکال دیوینگے عزت والے مدینہ مین سے ذلت والون کو مراد ابن ابی کی اعز سے نفس اخس اسکا تھا اور اس دوسرے لفظ سے ذات
اشرف مخلوقات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ
اور واسطے اللہ کے ہے عزت اور ربوبیت اور واسطے رسول اسکے کے ہے عزت نبوت اور شفاعت اور واسطے مومنون کے ہے عزت ایمان
اور طاعت اور لیکن منافق حقیقت عزت کی نہین جانتے نقل کی ہے کہ لشکر آپکا وادی عقیق مین پہنچا عبد اللہ پسر ابن ابی کہ مومن مخلص تھا
سر راہ کھڑا ہوگیا جب اُسکا باپ آیا تو اونٹ کو اُسکے بٹھا کر اوپر اسکے پاؤن دھر کر کہنے لگا کہ قسم ہے تجھکو مدینہ مین نجانے دونگا جبتک
کہ پیغمبر خدا کا اذن نہوگا اور جانتا ہے تو کہ اذل تو ہی ہے اور اعز وہ مین جب سواری حضرت کی وہان پہنچی آپنے اس احوال پر مطلع ہو کر اجازت
مدینے مین جانے کی فرمائی حق تعالی کی طرف سے یہہ آیت آئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اے لوگو جو

ع

ایمان لائے ہو نہ غافل کریں تمکو مال تمھارے اور نہ اولاد تمھاری یاد خدا کی سے کیونکہ مقتضای ایمان کا وہ ہی کہ محبت اللہ کی غالب ہو
سب چیز کی محبت پر یہانتک کہ اگر تمام نعمتیں دنیا اور آخرت کی عوض میں دیں تو اسے قبول نکرے فقط دنیا کی طلب ہے اللہ نہ خواہش
جمیع نعمتیں کی عوض دونو جہان کے ہو نیز دیدار یا اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ہم الخاسرون اور جو کوئی کرے یہہ کام کہ مال
اور اولاد کے سبب حق سے باز رہے پس یہہ لوگ ہیں وہی ٹوٹا پانیوالے کہ ایسی چیز حقیر فانی کے باعث ایسی بڑی چیز باقی سے
بے بہرہ رہیں وانفقوا مما رزقناکم من قبل ان یاتی احدکم الموت اور خرچ کرو جسکا خرچ واجب ہے اسکو وہ اس چیز سے
دی ہے تمہے تمکو اور ذخیرہ آخرت کا کرو پہلے اس سے کہ آوے کسیکو تم میں سے موت فیقول رب لولا اخرتنی الی اجل قریب
فاصدق واکن من الصالحین پس کہے وہ شخص اے پروردگار میرے کیوں نہ ڈھیل دی مجھکو یعنے میری موت کو ایک وقت نزدیک تک
پس خیرات دیتا میں اور زکوٰۃ ادا کرتا اور ہوتا میں نیک مردوں سے ولن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلہا اور ہرگز نہ ڈھیل دیگا
اللہ کسی جی کو موت سے جو وقت کہ آویگا وقت جانیکا اسکے یعنے جب عمر آخر ہوگی تو پھر زندگی کی صورت نہیں واللہ خبیر بما
تعملون اور اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم بھلا اور برا یہہ قرأت حفص کی ہے کہ تعملون بصیغہ خطاب پڑھا ہے
اور ابوبکر نے یعملون بصیغہ غائب یعنے اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہیں آدمی سورۃ تغابن کی ہے اور بقول بعض
مدنی اٹھارہ آیتیں ہیں دو سو اکتالیس کلمے اور ایک ہزار اور ستر حرف اور دو رکوع یسبح للہ تا اصاب فواصل اسکی میں رد
ہیں اور ربط اسکا ساتھ سورۃ منافقین کے یہہ ہے کہ اختتام اسکا بذکر خبیر تھا ابتداء اسکی ساتھ ذکر بصیر کے ہوئی

سورۃ التغابن مدنیۃ وہی ثمان عشرۃ آیۃ — بسم اللہ الرحمن الرحیم

یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض پاکی بیان کرتے ہیں واسطے اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے روحانیات سے اور جو کچھ بیچ زمین کے
ہے جسمانیات سے لہ الملک ولہ الحمد واسطے اسکے ہے بادشاہی کہ زمین و آسمان اور جو کچھ انمیں ہے سب اسنے پیدا کیا ہے اور واسطے
اسکے سب تعریف اوپر نعمت پیدائش کے ہے وہو علی کل شیء قدیر اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے ہو الذی خلقکم فمنکم کافر
ومنکم مؤمن وہی ہے جسنے پیدا کیا تمکو اے آدمیو پس بعضے تم میں سے کافر ہیں ساتھ خالقیت اسکی کے جیسے دہری اور طبیعی اور بعضے
تم سے مومن ساتھ پیدا کرنے اسکے کے جیسے مسلمان واللہ بما تعملون بصیر اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے
جزا موافق اعمال تمھارے دیگا خلق السموات والارض بالحق وصورکم فاحسن صورکم پیدا کیا آسمان کو اور زمین کو ساتھ راستی
کے یا ساتھ حکمت کے یا ساتھ کلمہ کے یا واسطے بیان حق کے یعنے یہہ سب دلائل وحدانیت کی ہیں اور انسے حق ظاہر ہوتا ہے اور صورتیں بنائیں
تمھاری پس اچھی کیں صورتیں تمھاری ساتھ درازی قامت کے اور اعتدال خلقت کے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ظاہر تمھارا
آراستہ کیا ساتھ کمال قدرت کے اور باطن تمھارے کو جلا دی ساتھ جمال قربت کے اور نزدیک محققوں کے حسن انسان یہہ ہے کہ
اسکو بصفوت اوصاف کائنات آراستہ کیا اور بخلاصہ خصائص مبدعات مشرف باختصاص بخشا تا نمود از جمیع موجودات ہو علوی
وسفلی اور ملکی اور ملکوتی سے پس مراد حسن معنوی ہے نہ حسن صوری نظم تو ظلمت بر ومی نہ نگاہ کر کہ رفت بر در دل سینہ روشن ہے

[illegible]

تیرے چراغ خوبی کل و سرو ظاہری پر تو عبث ہے شگفتہ دیکھ کہ عجب روش کھلا ہے تیرے دلمیں باغ خوبی وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ اور طرف اُسیکے ہے پھر جانا سب کا یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ جانتا ہے بعلم کامل جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے طرح طرح کے مکنونات اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے رنگ رنگ کے مخترعات اور جانتا ہے جو کچھ کہ پوشیدہ کرتے ہو تم اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور اللہ جاننے والا ہے سینے والی بات کو کچھ خطرہ ہو یا فکر ہو اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ کیا نہیں آئی تمکو اے مکے والو خبر اُن لوگوں کی جو کافر ہوئے پہلے اس سے مثل اولاد قابیل اور ثمود اور اصحاب ایکہ وغیرہ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ پس چکھا انھوں نے وبال کام اپنے کا یعنے ضرر کفر کر نیکا دنیا میں ساتھ غرق اور باد صرصر و صیحہ اور عذاب یوم الظلہ کے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور واسطے انکے ہے آخرت میں عذاب درد دینے والا بے انقطاع ذٰلِکَ بِاَنَّهٗ کَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ یہہ عقاب اور عذاب انکو سبب اسکے ہے کہ تھے آتے تھے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھ دلیلوں ظاہر اور معجزوں روشن کے فَقَالُوْا اَبَشَرٌ یَّهْدُوْنَنَا پس کہا انھوں نے کیا آدمی راہ دکھاوینگے ہمکو یعنے یہہ مثل ہمارے آدمی ہیں ہمیں کیا راہ دکھاوینگے اور تعجب کیا حق تعالیٰ نے آدمی پر وحی بھیجی فَکَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَی اللّٰهُ پس کافر ہوے ساتھ رسولوں کے اور منہہ پھیر لیا معجزوں سے پس خدا نے انکو ہلاک کیا اور بے پرواہی رکھتا ہے اللہ ایمان خلق کے سے وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ اور اللہ بے نیاز ہے عبادت خلق سے تعریف کیا گیا ہے بے ستایش حامدوں کے زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا دعویٰ کیا اُن لوگوں نے جو کافر ہوئے یہہ کہ ہرگز نہ اُٹھائے جاوینگے قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ کہہ کہ یوں نہیں بلکہ قسم ہے پروردگار میرے کی کہ البتہ اُٹھائے جاوگے تم قیامت کو ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ پھر البتہ خبر دیئے جاوگے تم ساتھ اس چیز کے کہ کیا ہے تمنے دنیا میں اور یہہ خبر دینا محاسبے کے ساتھ ہوگا اور جزا اسکی ملیگی وَذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ اور یہہ اُٹھانا اور جزا دینی اوپر اللہ کے سہل اور آسان ہے فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَا پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے کہ محمد ہیں ؐ اور ساتھ نور کے جو نازل کیا ہمنے اوپر محمدؐ کے مراد نور سے قرآن مجید ہے کہ روشن اور ظاہر ہے ساتھ معجزوں کے اور ظاہر کرنیوالا حقائق احکام کا ہے اور روشن کرنیوالا حلال و حرام کا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم اقرار اور انکار سے خبردار ہے یَوْمَ یَجْمَعُکُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ جسدن کہ اکٹھا کریگا تمکو اللہ دن اکٹھا کرنے کے قیامت کے دن کو دن جمع کا فرمایا ہے کہ اُس دن سب پہلے پچھلے لوگ جمع ہونگے یا انبیا اور امتیں یا ظالم اور مظلوم یا ہدایت والے اور ضلالت والے یا بہشتی اور دوزخی یا شقی اور سعید اور اشہر یہہ ہے کہ فرشتے اور جن اور انس جمع ہونگے ذٰلِکَ یَوْمُ التَّغَابُنِ یہہ دن ہے غبن دینے کا اور زیان ہونے کا یعنے جو مومن مقام کافر کا بہشت میں میراث لے لے اور کافر دوزخ میں مقام کافرمیں در آوے تو غبن ظاہر ہوا اور کافر جان لیں کہ زیان کار ہیں بعضوں نے کہا ہے کہ کافر غبن اپنا دیکھیگا بسبب ترک کرنے ایمان کے اور مومن زیان اپنا پاویگا بہت قصور کرنیکے بیچ احسان کے یا وہ دن زیان ڈھونڈھنے کا ہے ہر شخص اپنا نفع چاہیگا اور دوسرے کا زیان وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّکَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَیُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور کام کرے اچھے دور کریگا اُسے برائیاں اُسکی

یعنے عفو کریگا اور داخل کریگا انکو بہشتوں مین کہ چلتے ہین نیچے انکے سے نہرین یعنے نیچے محلون اور درختون انکی کے درحال
کہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ انکے ہمیشہ تاکید خلود مین ہے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یہہ عفو اور دخول بہشت مراد پانا ہے بڑا
وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور جو لوگ کافر ہوے اور جھٹلایا انہون نے نشانیان
ہماری کہ قرآن ہے یا معجزات کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر کئین ہمنے یہہ لوگ رہنے والے آگ کے ہین ہمیشہ رہنے والے
ہین بیچ اسکے نہ مرینگے نہ دوزخ سے نکلینگے اور بری جگہہ ہے پھر جانیکی دوزخ مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ نہین
پہنچتی کسی شخص کو کچھہ مصیبت سے بیماری اور موت اہل کی اور ولد کی مگر ساتھہ حکم اللہ کے اور قضا اسکی کے بغیر حکم اسکے کسیکو کچھہ
مصیبت نہین پہنچتی اگر وہ چاہے سب مخلوق کو سلامت رکھے لیکن واسطے صلاح احوال انکے اور آزمایش کے کہ صبر کرتے ہین یا نہین
اور زیادتی ثواب کے اور گناہ پاک کرنیکے بلا مین مبتلا کرتا ہے وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ط اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھہ
اللہ کے اور جانے کہ مصیبت اور رنج سب اسکے ارادے اور حکم سے ہے ہدایت کرتا ہے دل اسکے کو ساتھہ صبر کے اور ثابت رہنے کے یعنے جب جانا
کہ بلا مراد الٰہی ہے ساتھہ جانکے قبول کرتا ہے اور اسکے آنے سے مضطرب نہین ہوتا نظم جانب یار سے جو رنج و اذیت آوے جان عشاق
پہ وہ فرح و مسرت لاوے جام عشرت وہ پلاوے تو مئ عشرت ہے رحمت انکی جو طرف سے ہو تو وہ رحمت ہے وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ
اور اللہ ساتھہ سب چیزون کے دانا ہے مصرع صابر و شاکی کو وہ ہے جانتا وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ اور فرمانبرداری کرو
اللہ کی فرضونمین اور فرمانبرداری کرو رسول کے سنتونمین فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ پس اگر پھیر
جاؤ تم فرمانبرداری سے پیغمبر کے تو انکا کیا زیان ہے پس سوا اسکے نہین کہ اوپر رسول ہمارے کے ہے پہنچانا ظاہر سو انہنے پہنچا دیا
ہمارے حکم کو اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ اللہ ہے معبود برحق نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ مثنوی شرع مین ہے ہین کہتے ہین الٰہ
اُسے مستحق جو کہ ہو عبادت کے اور عبادت کے مستحق ہے وہ فی الحقیقت مین جو موثر ہو اور موثر جو فی الحقیقت ہے اسکی تعلیم
بس عبادت ہے اور عبادت مین کر شریک خدا اور کو کر دیا تو شرک ہوا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ اور اوپر اللہ کے
پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے کیونکہ مقتضا ایمان یہہ ہے کہ سب کام اپنے خدا پر چھوڑین اور کسی تکل اس سے منھہ نہ موڑین
تکیہ اسکے کرم اور بھروسا اسکے فضل پر رکھین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ بعد ہجرت پیغمبر خدا کے بعضے
مسلمان مکے سے ارادہ مدینے کا رکھتے تھے لیکن انکے جورو ین اور اولاد نہین چھوڑتی تھین گریہ و زاری اور نالہ و بیقراری
کرتی تھین اور وہ بھی انکی محبت کے سبب نکل نہین سکتے تھے حق تعالی نے انکے حق مین یہہ آیت نازل کی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو تحقیق بعضے بی بیون تمھاری سے
اور اولاد تمھاری سے کہ مانع ہجرت سے ہوتے ہین دشمن ہین واسطے تمھارے پس بچو انسے اور انکے رونے پر فریفتہ ہو کر ہجرت
مت ترک کرو جب یہہ آیت انکو پہنچی تو انھون نے ہجرت کی اور اکثر اپنے یاردن مہاجرون کو دیکھا تو ہر ایک احکام دین
مین فقیہ کامل اور دانائے فاضل تھا افسوس کیا کہ ہم پہلے سے کیون نہ آئے جو ہم بھی ایسے ہی ہو جاتے اور تفقہ ان سے

وفرزند کا بند کیا اور طریقہ شفقت اور رحمت کا چھوڑا کہ سبب لیکے ہم اس نعمت عظمی سے باز رہے حق تعالی نے یہہ آیت
اُتاری کہ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اگر معاف کرو اور چھوڑ دو اور بخش دو انکی تقصیریں تحقیق اللہ
بخشنے والا مہربان ہے تم سے ویسا ہی معاملہ کریگا اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ سوا اسکے نہیں کہ مال تمھارے اور
اولاد تمھاری آزمایش ہے تو کہ ظاہر ہو جاوے کہ کونسا تم میں سے محبت الہی چھوڑ کر والبتہ عشق زن و فرزند ہے اور کونسا
رشتہ الفت مال و فرزند توڑ کر محبت الہی پابند ہے وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ اور اللہ نزدیک اسکے ثواب بڑا ہے اس شخص
کو کہ جسکے دلمیں محبت خدا و رسول غالب ہے الفت مال و فرزند پر فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ پس ڈرو عذاب خدا سے اور جو
موجبات عذاب سے جتنا ڈر سکو تم یہہ آیت ناسخ ہے اس حکم کی کہ فاتقوا اللہ حق تقاتہ ہے کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ ایک
آیت میں اشارہ بواجب امر اور دوسری میں بواجب حق ہے واجب امر جب آیا واجب حق منسوخ ہوا کیونکہ حق تعالی اپنے بندے
کو بواجب امر مطالبہ کریگا تو کہ فعل انکا دایرہ عفو میں داخل ہوسکے اور اگر اسکو بواجب حق مواخذہ کرے طاعت ہزار سالہ
اور معصیت ہزار سالہ وہاں یکرنگ ہے **فرد** اسکی استغنا پہ رافت کر نظر خواہ مطرب خواہ تو ہو نوحہ گر وَاسْمَعُوْا وَ
اَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ اور سنو تم کلام اللہ کا اور فرمانبرداری کرو تم اسکی اور خرچ کرو تم بہتر کو یعنے براہ خدا بہتر ہے
واسطے جانوں اپنی کے کیونکہ فائدہ اسکا تمھیں کو پہنچیگا وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور کوئی
بچا جاوے بخیلی جان اپنے سے یعنے حق اللہ کا بند نکرے اور اسکی راہ میں خرچ کرے پس یہہ لوگ خرچ کرنیوالے راہ خدا
میں وہی ہیں خلاصی پانیوالے دنیا میں مخوفات سے اور عقبی میں عقوبات سے اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ
لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ اگر قرض دو خدا کو یعنے صرف کرو مال اپنا اسکے فرمان بموجب قرض اچھے اخلاص سے یا صدقہ دو دل کی
خوشی سے دونا کریگا اللہ اسکو واسطے تمھارے ایک سے دس تک اور سات سو تک اور ہزار تک اور چار ہزار تک اور بغیر
حساب تک اور بخشیگا گناہ واسطے تمھارے جو پہلے اس سے ہو چکے ہیں امساک سے اور نفقہ ترک کرنے سے وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ
اور اللہ جزا دینے والا ہے شکر کرنیوالوں کو عطیہ جلیل بدلے صدقہ قلیل کے دیتا ہے تحمل والا ہے ممسک اور بخیل کے عقوبت
کرنے میں تعجیل نہیں کرتا ہے عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ جاننے والا ہے پوشیدہ اور ظاہر کا اسکو معلوم ہے
جو ظاہر دیتے ہو تم صدقہ اور جو چھپاتے ہو دلمیں ریا سے اور اخلاص سے غالب ہے اس شخص سے عوض لیگا جسکا صدقہ
خالص واسطے اسکے نہیں حکم کرنیوالا ہے کرامت کا اس شخص کے جو صدق دل سے تصدق کرتا ہے سورۂ طلاق مکی ہے بقول
شیخ حسن بصری اور مدنی ہے بقول اکثر ائمہ اور بارہ آیتیں ہیں بقول کوفیان و مدنیان و شامیان اور گیارہ آیتیں ہیں
بقول بصریان اور مکیان دو سو چالیس کلمے ہیں اور ایک ہزار ایک سو ساٹھ حرف ہیں دو رکوع ہیں يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ فکا
من خرمیثہ فواصل اسکی اور تطبیق اسکی ساتھ سورۂ تغابن کے یہہ ہے کہ اسمیں امر بتقوی تھا کہ فاتقوا اللہ ما استطعتم اور اس
سورۂ طلاق میں فائدہ تقوی کا بیان کیا کہ من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا اور سورۂ تغابن میں امر بتوکل خدا تھا کہ وعلی اللہ

فلیتوکل المؤمنون اس سورة مین اللہ نے توکل کا ارشاد کیا کہ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ پس گویا کہ یہہ ہوا کہ فاتقوا اللہ ما استطعتم ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

سورة الطلاق مدنیة و بسم اللہ الرحمن الرحیم ھی اثنا عشر ایة

لکھا ہی کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنی بی بی کو حالت حیض مین طلاق دی پیغمبر خدا نے فرمایا کہ رجوع کرے اور جب حیض سے پاک ہو پھر چاہے تو طلاق دے اس حق مین یہہ آیت نازل ہوئی یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن اے پیغمبر کہہ امت اپنی کو کہ تم جس وقت طلاق دو عورتون مدخولہ اپنی کو کہ صغیرہ و آیسہ اور حاملہ نہون پس طلاق دو انکو بیچ عدت انکی کے یعنی طہر بے جماع مین کہ شمار کر سکین اسکو عدت سے سمجھیے کہ طلاق رفع قید ہی جو ثابت ہی شرعًا سبب نکاح کے اور طلاق تین قسم ہی اول احسن ہی کہ مرد اپنی جورو کو ایک طلاق دے طہر بے وطی مین اور پھر طلاق نہ دے یہان تک کہ عدت گذر جاوے پھر عورت چاہے اس سے نکاح کرے چاہے اور سے دوم حسن ہی کہ تین طلاق دے تین طہر مین اور یہی طلاق سنی ہی کہ زن بعد طلاق کے عدت مین آتی ہی سیوم طلاق بدعی ہی کہ حالت حیض مین یا طہر مین اسکے مجامعت واقع ہوئی ہو کیونکہ وہ ایام عدت مین محسوب نہین ہو سکتی اور زن اسوقت نہ معتدہ ہو اور نہ ذات البعل اور عدد طلاق نزدیک امام شافعی کے اعتبار نہین رکھتا اور نزدیک امام اعظم اور مالک کے معتبر ہی پس اگر طہر بے مباشرت کے تین طلاق دیوین تو امام شافعی کے نزدیک سنت ہی اور امام اعظم اور مالک کے نزدیک بدعت اور اگر ایک طلاق واقع ہو بالاتفاق جمہور سنت ہی واحصوا العدة اور نگاہ رکھو ای لوگو عدت کو عورتون کی کہ یہہ ضبط سے حاضر ہین یا شمار سے غافل ہین واتقوا اللہ ربکم اور ڈرو اللہ پروردگار اپنے سے اور سنت طلاق دو اور بعد طلاق کے لا تخرجوھن من بیوتھن مت نکالو ان زنان مطلقہ کو گھرون انکے سے جب تک کہ عدت پوری ہو ولا یخرجن الا ان یاتین بفاحشة مبینة اور نہ نکل جاوین وہ یعنی عورتین آپ بھی نہ نکل جاوین پس انکو نہ نکالو مگر یہہ کہ کرین بیحیائی ظاہر بعض نے کہا مبینة کو ظاہر ہی اور فاحشہ وہ گناہ ہی جسمین حد ہو جیسے زنا اور سرقہ پس حاصل یہہ ہوا کہ نہ نکالو مگر جب کرین گناہ کبیرہ کہ ظاہر کرنیوالا ہی حال انکا برائی مین تو حد لگانے کے واسطے نکالو اور اورون نے بفتح یا مبینة کو پڑھا ہی یعنی فاحشہ ظاہر کیا گیا یا جب نکالو کہ فحش اور سفاہت سے اہل خانہ کو ایذا دین تب بھی اخراج انکا قبل عدت سے حلال ہی کیونکہ حق ساقط ہو گیا ہو وتلک حدود اللہ اور یہہ حکم کہ مذکور ہوے حدین ہین اللہ کی کہ مقرر فرمائی ہین ومن یتعد حدود اللہ فقد ظلم نفسہ اور جو شخص نکل جاوے حدون اللہ کی سے پس تحقیق ظلم کیا اسنے جان اپنی کو اور اپنے آپ کو مستحق عقوبت کیا لا تدری لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا نہین جانتا تو ای طلاق دینے والے یا نہین جانتا کوئی نفس شاید کہ اللہ تعالی پیدا کرے پیچھے اس طلاق کے کچھہ بات یعنی شاید کہ پشیمان ہو مرد طلاق دیکر یا دوستی عورت کی دل مین یاد آوے اور رجوع کرنیکو لچاوے فاذا بلغن اجلھن فامسکوھن بمعروف پس جسوقت پہنچین عورتین وعدے اپنے کو یعنی زمانہ عدت کا آخر ہو

پس بند رکھو انکو رجعت کرکر ساتھ اچھی طرح کے اور دوسرے بار طلاق مت دو انکے ضرر کے واسطے اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
یا جدا کردو انکو ساتھ اچھی طرح کے یعنی جو حق طلاق کا ہے وہ ادا کرو وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ
اور گواہ کرلو دو صاحب عدالت کو آپس میں مسلمانوں میں سے کہ فاسق نہووین ساتھ رجعت کے یہہ امر واسطے استحباب کے ہے اور
امام شافعی کے نزدیک واجب ہے اور درست کرو اور قائم کرو شاہدی ای گواہی وقت حاجت کے واسطے اللہ کے یعنی واسطے
طلب ثواب اور رضائے الہی کے ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ یہہ گواہی اور شاہد مقرر کرنے تمکو نصیحت دی جاتی
ہے ساتھ اسکے جو کوئی کہ ہے ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور حکم اللہ کے اور دن پچھلے کے کہ قیامت ہے اور جو متعلق قیامت کے ہے
وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا اور جو کوئی ڈرے اللہ سے اور بچے گناہ سے ظاہر کریگا اللہ واسطے اسکے راہ نکلنے کا یعنی مخلصی یا دیگا غم
اندوہ دنیا اور آخرت کے سے یا جو کوئی بچیگا حرام سے پہنچا دیگا اسکو اللہ وجہ حلال سے وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ
اور رزق دیویگا اسکو اس جگہہ سے کہ نہیں گمان کرتا ہے اور جہان سے ملنا اسکے خاطر مین نہین گذرتا ہے لکھا ہے
کہ مشرکون نے عوف بن مالک کے بیٹے کو قید کیا تھا اُسنے آکر پیغمبر خدا سے عرض کیا کہ بیٹا میرا اسیری کفار مین گرفتار
ہوا اور علاوہ اسکے ہمین فقر و فاقہ سے سروکار ہے آپنے فرمایا تقوی اور شکیبائی اختیار کرو اور تم دونون ماں
باپ اسکے لاحول ولا قوۃ الا باللہ بہت پڑھو انھون نے بقول حضرت عمل کیا چند روز مین اسیر عوف قید اہل
شرک سے چھوٹ کر چار ہزار گوسفند انکے ہانکے ہوئے بخیر و عافیت مدینے مین داخل ہوا یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی تقوی
اختیار کریگا روزی حلال پاویگا وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اور جو کوئی توکل کرے اوپر اللہ کے اور اپنا کار تمام سب
اس پر چھوڑ دے پس اللہ کفایت ہے اسکو سب کام اسکے پورے کریگا اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ تحقیق اللہ پہنچانے والا ہے ارادے
اپنے کو جس جگہہ کہ چاہے یعنی جو اسنے چاہا وہ ہوا قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا تحقیق مقرر کیا ہے اللہ نے واسطے ہر چیز کے
اندازہ کہ اس سے کم بیش نہین یا مقدار زمانے کی کہ اس سے پس و پیش نہین ابوذر غفاری رضنے روایت کی ہے کہ پیغمبر خدا
نے فرمایا کہ مین ایسی آیت جانتا ہون کہ اگر لوگ اسکو سیکھہ کر عمل کرین سب مہمات کو کافی ہے پھر یہہ آیت پڑھی اور کئی
بار تکرار کیا سمجھہ لیجئے کہ بنا اس آیت کی اوپر تقوی اور توکل کے ہے تقوی بوی بوستان قربت ہے جسکی مشام جان مین
پہنچتی ہے پہنچاتا ہے بمقام معیت الہی ان اللہ مع الذین اتقوا اور توکل نفحہ گلستان کفایت ہے جسکے دماغ روان کو
شمائم سے معطر ہوتا ہے بعطر محبت نا متناہی ان اللہ یحب المتوکلین نظم جسکو تقوی کہے ہین ای رافت نفحہ بوستان
قربت ہے جسکی پہنچی مشام جان مین لسے ہو بی محبوب سے معیت ہے اور توکل بھی ایک عجب شے ہے مہمات کی
کفایت ہے لمعہ مہر حب حق وہ ہے بوگل از عشق و الفت ہے تو نسخہ مرکب اسکے ہین دو تو جو کوئی راہی محبت ہے
جس وقت کہ عدت مطلقات کی نازل ہوئی کہ یتربصن بانفسہن ثلثة قروء اصحابہ نے پوچھا کہ عدت ان عورتون کی کہ
حائض نہین ہوتین کیا ہے یہہ آیت آئی کہ وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ

ثلٰثة اشهرٍ وّالّٰٓئِ لم یحضن اور وہ عورتین کہ نا امید ہو گئین حیض سے بسبب پیری کے بی بیون تمھاری عدت سے اگر شک میں ہو
تم عدت انکی سے پس عدت انکی تین مہینے ہین اور وہ جو نہین حائض ہوئین بسبب صغر سن کے انکی عدت بھی تین
مہینے ہین واولات الاحمال اجلهنّ ان یضعن حملهنّ اور حمل والیان مدت انکی یہ ہے کہ رکھ دیوین حمل اپنا خواہ طلاق دی گئی
ہون خواہ شوہر مر گیا ہو عدت انکی بچہ پیدا ہونے تک ہے ومن یتّق الله یجعل له من امره یسرا اور جو کوئی ڈرے اللہ سے
اور اسکے حکم مانے کریگا اللہ واسطے اسکے کام اسکے سے آسانی یعنے مشکلین اسکی سہل کر دیگا ذٰلك امر الله انزله
الیكم یہ جو مذکور ہوا حکم خدا کا ہے اتارا ہے اسکو لوح محفوظ سے طرف تمھاری ومن یتّق الله یكفّر عنه سیّاٰته ویعظم له اجرا
اور جو کوئی ڈرے اللہ سے اور پرہیز کرے عقاب اسکے سے اور فرمان برداری کرے اسکی دور کریگا اس سے برائیان اسکی یعنے معاف
کریگا اور بڑھاویگا واسطے اسکے ثواب یعنے ثواب زیادہ دیگا اسكنوهنّ من حیث سكنتم من وّجدكم ولا تضارّوهنّ لتضیّقوا علیهنّ
رکھو عورتون طلاق دادہ کو جسطرح رہتے ہو تم مقدور اپنے سے یعنے اپنی طاقت کے موافق رکھو اور مت ایذا دو انکو بیچ گھر رہنے کے
اور کھلانے پلانے کے کہ تنگی کرو تم اوپر انکے اور لاچاری سے انکو نکلنا پڑے وان كنّ اولات حملٍ فانفقوا علیهنّ حتّٰی یضعن حملهنّ
اور اگر ہووین حمل والیان پس خرچ کرو اوپر انکے یہان تک کہ رکھین حمل اپنا اور مدت عدت کی پوری ہو جاوے فان ارضعن
لكم فاٰتوهنّ اجورهنّ پس اگر دودھ پلاوین وہ عورتین بعد انقطاع علاقہ نکاح کے فرزندون تمھارے کو پس دو انکو مزدوری
انکی وأتمروا بینكم بمعروفٍ اور موافقت رکھو آپس مین اچھی طرح سے دودھ پلانے مین اور مزدوری دینے مین وان تعاسرتم
فسترضع له اخرٰی اور اگر تنگ کرو تم ای پدر و مادر ایک دوسرے سے یعنے باپ کہے کہ مین دودھ پلانے کی اجرت نہین دونگا
یا ماں دودھ نہ پلاوے پس دودھ پلاوے واسطے فرزند کے اور دائی یعنے والد کو چاہیے کہ زبردستی والدہ سے فرزند کو دودھ نہ پلواوے
لینفق ذو سعةٍ من سعته چاہیے کہ خرچ کرے کشائش والا کشائش اپنے سے موافق مقدور کے مطلقہ کو نفقہ ومن قدر
علیه رزقه فلینفق ممّا اٰتاه الله اور جو شخص کہ تنگ کیا جاوے اوپر اسکے رزق اسکا پس چاہیے کہ خرچ کرے اس چیز سے کہ دیا ہے
اسکو اللہ نے لا یكلّف الله نفسا الّا ما اٰتاها نہین تکلیف دیتا ہے اللہ کسی جی کو مگر جو کہ دیا ہے اسکو مال سے یعنے
تکلیف ما لا یطاق نہین فرمایا سیجعل الله بعد عسرٍ یّسرا شتاب ہی کریگا اللہ بعد سختی اور تنگدستی کے آسانی
اور تونگری وكایّن من قریةٍ عتت عن امر ربّها ورسله فحاسبناها حسابا شدیدا اور بہت بستیان ہین کہ سرکشی کی انھون نے حکم پروردگار اپنے سے
اور پیغمبرون اسکے سے پس حساب لیوینگے ہم انسے قیامت مین حساب سخت وعذّبناها عذابا نكرا اور عذاب کیا ہم نے
انکو دنیا مین عذاب زشت و با ہول یا عذاب کرینگے ہم انکو آخرت مین بعد حساب کے فذاقت وبال امرها وكان عاقبة
امرها خسرا پس چکھا انھون نے یعنے ان بستیون والون نے وبال کام اپنے کا اور تھا آخر کام انکا ٹوٹا اور اس سے بدتر ٹوٹا
کیا ہوگا کہ بہشت جاودانی اور لقائے سبحانی سے محروم ہو کر گرفتار زندان جحیم ہوے اور بعذاب الیم پڑے اعدّ الله لهم عذابا
شدیدا تیار کیا اللہ نے واسطے انکے عذاب سخت دونون جہان مین فاتّقوا الله یا اولی الالباب الّذین اٰمنوا

عذاب خدا سے ای عقلمندو وہ جو ایمان لائے ہو قد انزل اللہ الیکم ذکرا تحقیق اتارا ہے اللہ نے طرف تمہارے شرف کو
قرآن ہے اور بھیجا ہے طرف تمہارے رسولا پیغمبر کہ محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کو شرف کہا اسواسطے کہ شرف
دنیا اور کرامت عقبی اسکے پڑھنے اور عمل کرنے مین ہے بعضے کہتے ہین رسول بدل ہی ذکر سے ذکر وہی رسول ہے یعنے ذاکر اور اتباع
ہی کہ سخن ذکر پر تمام ہوگیا اور رسولا منصوب بسبب محذوف کے ہے تقدیر اسکی یہہ ہے کہ متابعت کرو رسول کی کہ ہمیشہ یتلو
علیکم ایٰت اللہ مبینٰت پڑھتا ہے اوپر تمہارے آیتین اللہ کی بیان کرنیوالین یہہ قرأت حفص کی ہے کہ مبینات بکسر یا پڑھا ہے
اور جنھون نے بفتح یائے پڑھا ہے انکی قرأت بموجب یہہ معنی ہوئی کہ پڑھتا ہے اوپر تمہارے آیتین اللہ کی روشن
کی گئین اور بیان کی گئین اور اللہ تعالی نے ذکر اور رسول بھیجا لیخرج الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت من الظلمٰت الی النور
تو کہ نکالے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین خدا پر یا قرآن پر یا رسول پر اور عمل کئے اچھے اندھیرون گمراہی کے سے طرف
روشنی ہدایت کے یا باطل سے طرف حق کے یا جہل سے طرف علم کے ومن یؤمن باللہ ویعمل صالحا یدخلہ جنٰت
تجری من تحتہا الانہار خلدین فیہا ابدا اور جو کوئی ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور کام کرے اچھے اللہ واسطے خالص بے ریا
اور بے تصنع اور بے غرض داخل کریگا اسکو اللہ بہشتون مین کہ چلتی ہین نیچے مکانون انکی کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ
اسکے ہمیشہ بے زوال اور بے انتقال قد احسن اللہ لہ رزقا تحقیق اچھا تیار کیا ہے اللہ نے بہشت مین واسطے ایسے
عمل کرنیوالے کے رزق اللہ الذی خلق سبع سمٰوٰت ومن الارض مثلہن اللہ وہ ہے جسنے پیدا کئے سات آسمان اور
زمین سے مانند انکے یعنے آسمان اوپر تلے بنائے اور زمین بھی اسیطرح یا تمثیل عدد مین ہے کہ آسمان سات بنائے
اور زمین بھی مثل آسمانون کے سات یتنزل الامر بینہن اترتا ہے حکم اسکا درمیان آسمانون اور زمینون کے یعنے
اسکے حکم سے کوئی طبقہ ارض و سما کا خالی نہین سب کو پہنچتا ہے اور جو انمین خلقت ہے سب کو اسنے پیدا کیا ہے لتعلموا
ان اللہ علی کل شیء قدیر تو کہ جانو تم تحقیق اللہ اوپر پیدا کرنے ہر شے کے قادر ہے وان اللہ قد احاط بکل شیء علما
اور حکم اسباب پر جاری کیا ہے تو کہ معلوم کرو تم کہ تحقیق اللہ نے گھیر لیا ہے ہر چیز کو علم مین یعنے قدرت اور علم اسکا
محیط ہمہ اشیا ہے نظم یک رمز ہے قدرت کی تیرے کن فیکون یکسان ہے تیرے علم مین بیرون و درون یک ذرہ
نہ غیب دنی شہادت مین ہے علم و قدرت سے تیرے یارب بیرون سورۂ تحریم مدنی ہے بارہ آیتین ہین دو صد و چہل
و نہ کلمے ہین یکہزار و شش حرف ہین دو رکوع یا ایہا النبی یا ایہا الذین اٰمنوا توبوا و اصل اسکی رمان ہے اور ربط اسکا
ساتھ سورۂ طلاق کے ظاہر ہے کہ آغاز ہر ایک کا بخطاب پیغمبر ہے

سورۃ التحریم مدنیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وهی اثنا عشرۃ آیۃ

لکھا ہے کہ پیغمبر خدا شہد کو بہت دوست رکھتے تھے حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے شہد اپنے یہان سے تیار رکھا جب آپ تشریف لائے
تو یہہ شربت کر کر پلاتین آپ رکتے یہان اس سبب سے زیادہ ٹھہرتے یہہ بات اور ازواج مطہرات کو معلوم ہوئی حضرت عائشہ

اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپسمیں مشورہ کیا کہ ایسی بات نکالئے کہ حضرت کا وہاں جانا چھوٹ جاوے پھر ایک نے کہا کہ ہم
میں سے جسکے پاس آپ آویں وہ یہہ کہے کہ آپکے دہن مبارک سے بوے مغافیر آتی ہے مغفور گوند درخت عرفط کا ہوتا ہے
بدبو اور حضرت کو بدبو سے نفرت تھی اور خوشبو سے رغبت جب حضرت شربت پی کر حضرت زینب کے گھر سے نکلے جسکے پاس گئے
اُسنے یہی کہا کہ آپسے بوے مغفور آتی ہے آپنے فرمایا کہ میں نے مغفور نہیں کھایا زینب کے گھر شربت شہد پیا ہے اُسنے کہا
کہ زنبور نے شکوفہ عرفط سے شہد چوسا ہو کا جب کئی بار اسطرح کہا تو آپنے قسم کھا کر کہا کہ حرام کیا میں نے اپنے پر شہد اس کے
بعد پھر کبھی نہیں کھانے کا یہہ آیت نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۔ اے پیغمبر برگزیدہ کیوں حرام
کرتا ہے اُس چیز کو جو حلال کیا ہے اللہ نے واسطے تیرے یعنی شہد اور روایت اشہر یہہ ہے کہ پیغمبر خدا م حضرت حفصہ کی
نوبت میں ایک دن اُنکے گھر گئے اور حفصہ رضی اللہ عنہا اُنکی اجازت سے اپنے باپ کے دیکھنے کو گئیں آپنے ماریہ قبطیہ کو بلا کر وہاں اپنی صحبت
سے سرفراز فرمایا حفصہ اس بات سے دلگیر ہوئیں حضرت نے فرمایا کہ تو راضی ہے کہ اسکو میں اپنے پر حرام کرلوں انھوں نے کہا ہوں
آپنے فرمایا کہ یہہ بات امانت رکھیو کسی سے نہ کہیو انھوں نے قبول کیا حضرت جب گھر سے باہر نکلے انھوں نے حضرت عائشہ کو کہا
کہ ماریہ قبطیہ سے تو چھوٹ جب آپ عائشہ کے گھر تشریف لائے تو انھوں نے رمز اور اشارہ اس بات کا کیا ہے تعالی نے یہہ سورت نازل
کی کہ کیوں حرام کرتا ہے تو اس چیز کو کہ حلال کی ہے خدا نے تجھ پر یعنی ماریہ قبطیہ اور قسم کھاتا ہے تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ
اَزْوَاجِكَ چاہتا ہے تو اس تحریم سے رضامندی بیبیوں اپنی کی وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے قسم کھانے والے پر
مہربان ہے کہ کفارت قسم کا مقرر کر دیا ہے قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ تحقیق مقرر کیا ہے اللہ نے واسطے تمھارے
کھولنا قسموں تمھارے کا ساتھ کفارت کے یعنی جو چیز قسم کھا کر بند کرو ساتھ کفارت کے وہ کھل سکتی ہے اور بیان اسکا سورت
مائدہ میں مذکور ہے وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ اور خدا دوست تمھارا ہے اور متولی اور کارساز تمھارا احسان صلاح تمھاری ہوتی
ہے وہ کرتا ہے وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ اور وہی ہے جاننے والا مصلحت بندوں کی حکمت والا جو کہتا ہے اور کرتا ہے اُسمیں
بہتری اُنکی ہوتی ہے وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا اور یاد کرو اے مومنو جسوقت کہا چھپا کر پیغمبر نے
طرف بعضی بیبیوں اپنی کے یعنی حفصہ کے ایک بات کہ ماریہ قبطیہ کا اپنے پر حرام کر لینا ہے یا شہد کا یاد کر خلافت شیخین کا
پھر اُسکو حفصہ نے عائشہ سے ظاہر کیا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ پس جب خبر کر دی حفصہ نے عائشہ کو ساتھ اس بات کے وَاَظْهَرَهُ
اللّٰهُ عَلَیْهِ اور ظاہر کی وہ اللہ نے اوپر اُن پیغمبر کے یا اطلاع کیا اللہ نے پیغمبر کو اوپر اظہار اس بات کے حفصہ سے عَرَّفَ بَعْضَهٗ
وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ جتا دی پیغمبر م نے حفصہ کو بعضے اُس سے یعنی فلانی باتیں جو چھپا کر میں نے تجھ سے کہیں تھیں اُن میں سے
تو نے یہہ بات عائشہ سے کہہ دی یعنی قصہ تحریم ماریہ کا اور منہ پھیر لیا پیغمبر خدا م نے بعضے دوسرے سے یعنی خلافت شیخین سے مراد
ہے کہ حضرت نے سبب کرم کے یہہ نہ فرمایا کہ تو نے سب باتیں بھید کی ظاہر کر دیں باوجود اسکے کہ اُسنے سب سخنان سر یہ حضرت
کے ظاہر کر دیئے تھے فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ پس جب خبر کی پیغمبر خدا م نے حفصہ کو ساتھ اُس چیز کے کہ حق تعالی نے اُس سے

مطلع کیا تھا قالت من انبأک ہذا کہا حفصہ نے کس نے خبر دی تمکو یہہ کہ مین نے راز تمھارا آشکار کیا قال نبأنی العلیم
الخبیر کہا پیغمبر خدا نے خبر کی مجھکو جاننے والے نے چھپی بات کے خبر رکھنے والے نے مخفیات کے ان تتوبا الی اللہ فقد صغت
قلوبکما اگر توبہ کرو تم دونو ای حفصہ اور عائشہ اور پھر جاؤ طرف اللہ کے اور دل آزردہ کرنے مین پیغمبر کے ہم پشت ہو
دو تو تمھارے حق مین بہتر ہے پس تحقیق کج ہو گئے ہین دل تمھارے سیدھی راہ سے کہ پیغمبر کے راز افشا کرتے ہو اسرار سید الابرار
علیہ صلوات اللہ الملک الجبار کی محافظت کرو وان تظاہرا علیہ فان اللہ ہو مولیہ وجبریل وصالح المؤمنین اور اگر ہم پشت
ہوئین تم دونون اور مدد کی ایک دوسرے نے اوپر آزردہ کرنے دل مبارک پیغمبر کے پس تحقیق اللہ وہی ہے دوست اسکا
اور مددگار اسکا فتح مند کریگا اسکو اور جبریل رفیق محمد کا اور نیک لوگ مسلمان تابعدار اور مددگار اسکے ہین مراد صالح المؤمنین
سے سب صحابہ ہین بعضے کہتے ہین امیر المؤمنین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما ہین کہ پدر عائشہ اور حفصہ ہین
یار و مددگار اور بجان و دل نثار حضرت کے ہین اور اولاد سے کچھ کام نہین رکھتے بلکہ رضا پیغمبر مین اور مجاہد نے کہا ہے کہ یہان
مراد علی مرتضی کرم اللہ وجہہ ہین والملائکۃ بعد ذلک ظہیر اور فرشتے آسمان و زمین کے بعد اسکے یعنے باوجود اسکے کہ خدا
وجبریل اور صحابہ یار اسکے ہین مددگار اور معاون اور ہم پشت ہین اسکے یاری مین عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ
ازواجا خیرا منکن شتاب ہی پروردگار اسکا اگر وہ طلاق دے تمکو یہہ کہ بدل دیوے اسکو جورو دین بہتر تم سے یہہ
اختیار ہے قدرت سے نہ امر وقوعی سے کیونکہ حق تعالی جانتا تھا کہ وہ طلاق نہین دینے کے فرمایا کہ خوف کرنا واجب ہے تمپر
کہ اگر بالفرض وہ طلاق دین تمکو تو تم سے بہتر جورو دین حق تعالی انکو دیگا پھر ان بیبیون کی تعریف کرتا ہے کہ مسلمات
مؤمنات قانتات تائبات عابدات سائحات ثیبات وابکارا اقرار کرنیوالیان وحدانیت پر اخلاص
والیان فرمانبردار ہین یا نماز گذار ہین توبہ کرنیوالیان عبادت کرنیوالیان یا تضرع کرنیوالیان ہجرت کرنیوالیان یا
روزے رکھنے والیان خاوند دیکھی ہوئین اور بن دیکھی ہوئین یا کرہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ ثیب آسیہ زن فرعون اور بکر
مریم مادر عیسی ہین حق تعالی اپنے وعدہ فرمایا ہے کہ دونون کو بہشت مین ازواج مطہرات پیغمبر خدا مین داخل کریگا
یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا وقودہا الناس والحجارۃ ای لوگو جو ایمان لائے ہو بچاؤ جانون اپنے کو ساتھ
ترک معاصی کے اور اہل و فرزندانون کو ساتھ پند و نصیحت کے آگ سے کہ ایندھن اسکا آدمی ہین کافر اور پتھر ہین گندھک کے
کہ آگ انکی تیز ہوتی ہے اور لو بد آتی ہے یا بت ہین کہ کفار پوجتے ہین یا حجر نے زر و سیم کے ہین کہ اصل اور منبت انکا
پتھر ہے لطیف سنگ زرد و سفید ہے زر و سیم واقعی ہین وقود نار جحیم شرانگیز انکی الفت ہے صرف امیر انکی صحبت ہے
انکے دور کین قرب ہوا ہے انکو بدجانتا ہی اولی ہے علیہا ملائکۃ غلاظ شداد اوپر اس آگ کے مقرر ہین
فرشتے سخت دل زور آور کہ کسی دوزخی کو انسے لڑائی کی قوت اور بھاگنے کی طاقت نہین لا یعصون اللہ ما امرہم
نہین نافرمانی کرتے اللہ کی جو حکم کیا انکو یعنے رشوت پر فریفتہ نہین ہوتے کہ مخالفت امر الہی کی کرین ویفعلون

مَا يُؤْمَرُوْنَ اور کرتے ہین جو کچھ کہ حکم کئے جاوین یعنے جو اللہ فرماتا ہی وہ کرتے ہین تبیان مین لکھا ہی کہ جو فرا بہشتونکو
نجات بہشت سے ہوتا ہی وہ کافرون کے عذاب دینے سے ان فرشتونکو ہوتا ہی پس وہ کافرون کو واسطے عذاب کے
کنارہ دوزخ پر لاوینگے کافر عذر معذرت کرینگے اور خلاصی چاہینگے حق تعالی فرماویگا یا فرشتے کہینگے يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ اى لوگو جو کافر ہوے ہو مت عذر کرو تم آج دن قیامت کے کہ عذر قبول نہین کچھ فائدہ نہوگا
تمکو اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ سوا اسکے نہین کہ بدلا دئے جاؤ گے تم جو اس چیز سے کہ تھے تم دنیا مین کرتے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا اى لوگو جو ایمان لائے ہو توبہ کرو طرف اللہ کے توبہ خالص کہ پھر گناہ
نکرو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ توبہ نصوح وہ ہی کہ تائب عود معصیت نکرے جیسے دودھ عود نہین کرتا پستان
مین فرد رافتا رکھ نہ پس از توبہ قدم عصیان مین شیر کا جیسا کہ پھر عود نہین پستان مین حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا کہ توبہ نصوح کے دو رکن ہین ایک ندامت گناہ گذشتہ پر دوم عزیمت ترک گناہ آئندہ پر قطعہ رافتا توبہ نصوح ہی یہ
سن لے طالب اگر ہی راہ کا تو ہوکے نادم گناہ سے اپنے رکھ ارادہ نہ پھر گناہ کا تو عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ
شتاب ہی پروردگار تمھارا جو توبہ کرو تم شاید کہ دور کرے تم سے گناہ تمھاری وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ اور داخل کرے تمکو بہشتون مین کہ چلتی ہین نیچے درختون اور محلون انکے سے نہرین اور وہ داخل کرنا ہوگا
يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اس دن کہ نہ خجل کریگا اللہ پیغمبر کو یعنے نہ انکی ذات مبارک پر کچھ
عذاب دیگا اور نہ شفاعت انکی گنہگارون کے حق مین رد کریگا اور نہ رسوا کریگا ان لوگون کو کہ ایمان لائے ہین ساتھ انکے
یعنے درخواست بھی انکے یارون کے حق مین قبول فرماویگا نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ نور انکا یعنے
کہ حق تعالی نے عطا فرمایا ہی دوڑتا ہوگا آگے انکے اور جانب راست انکے جسوقت کہ پل صراط پر گذرینگے اور وہان نور منافقون کا
چھوٹ جاویگا يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا کہینگے مسلمان ای پروردگار ہمارے پورا کر واسطے ہمارے نور ہمارا یعنے باقی
رکھ تاکہ سلامت پل صراط سے گذر جاوین ہم وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور بخشش کر واسطے ہمارے یعنے ظلمت
اور پلیدی سے گناہ کے پاک کر تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قادر ہی نظم تو قادر ہی اتمام انوار پر تو آیا ہی غفران اوزار پر
تو ہو رہنما در تو نور رکھ اندھیری سے عصیان کی دور رکھ گناہون سے کر پاک سو ہمین دے عرفان و ادراک اپنا ہمین
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ اى پیغمبر بلند قدر جہاد کر کافرون سے ساتھ تلوار کے
اور منافقون سے ساتھ وعید کے اور سختی کر اوپر انکے یعنے دونو گروہ پر وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ اور جگہہ رہنے کا کافرون اور منافقون
کی اگر ایمان نہ لاوین اور اخلاص نہ رکھین دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور بری جگہہ پھر جانیکی ہی دوزخ ضَرَبَ اللّٰهُ
مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ بیان کی ہی اللہ نے مثال ان لوگونکی جو کافر ہوے اور وہ مثل عورت
حضرت نوح علی نبینا و علیہ السلام کی ہی کہ واعلہ اسکا نام تھا اور عورت لوط علیہ السلام کی کہ واہلہ نام تھا كَانَتَا تَحْتَ

عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ تھین دونون نیچے حکم دونون بندون کے بندون ہمارے مین سے صالحون کے فَخَانَتَاھُمَا
فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْھُمَا مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا پس خیانت کی اُن دونون عورتون نے دونون پیغمبرون کی نوح علیہ السلام کی عورت نے
قوم کو کہہ دیا کہ یہہ دیوانہ ہی اور لوط علیہ السلام کی زن نے قوم کو مہمان لوط کی خبر کر دی پس نہ دفع کیا اُن دونون پیغمبرون
نے اُن دونون عورتون سے عذاب خدا سے کچھہ چیز کو زن نوح علیہ السلام کی طوفان مین غرق ہو گئی اور زن لوط کے سر پر
پتھر برسے وَقِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِیْنَ اور کہا جاویگا دن قیامت کے عایلہ اور واہلہ کو کہ داخل ہو تم دونون آگ مین ساتھہ
اور داخل ہونیوالون کافرون کے حاصل اس مثال سے یہہ ہی کہ کافرونکو عذاب ہوگا رشتہ ناتا پیغمبر کا باوجود کفر کے
کچھہ نفع نہ دیگا وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اور بیان کی خدا نے مثال واسطے اُن لوگون کے جو ایمان
لائے اور وہ مثل عورت فرعون کی ہی کہ آسیہ بنت مزاحم نام تھا اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ
جسوقت کہا اُسنے اے پروردگار میرے بنا کر واسطے میرے نزدیک اپنے ایک گھر بیچ بہشت کے یعنے مقام قرب مین
لکھا ہی کہ جب حضرت آسیہ ایمان لائین فرعون نے تابش آفتاب مین چار میخ کر کر اُنکو لٹایا اور حکم کیا کہ ایک بڑی
سل اُنکی چھاتی پر رکھہ دو حضرت آسیہ نے دعا کی کہ یارب مجھے گھر دے جنت مین وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِہٖ وَنَجِّنِیْ
مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ اور نجات دے مجھکو فرعون سے اور کام اُسکے سے یعنے اُسکے عذاب سے کہ کرتا ہی اور نجات دے
مجھکو قوم ظالمون سے کہ قبطیان اور تابعان فرعون ہین حق تعالی نے دعا اُنکی مستجاب فرمائی حجاب اُٹھہ گیا اپنا گھر
بہشت مین دیکھکر اس جہان سے انتقال کیا پتھر جب سینے پر دھرا تو جسد بیروح تھا بعضون نے لکھا ہی کہ حق تعالی
اُنکو جسد سمیت آسمان پر لے گیا اب بہشت مین ہین اور حاصل اس مثال کا یہہ ہی کہ باوجود ایمان کے اتصال اہل
کفر سے ضرر نہین کرتا اور بیان کی حق تعالی نے مثال واسطے ازواج مطہرات حضرت سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ
کے اور مومنون کی وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَھَا فَنَفَخْنَا فِیْہِ مِنْ رُّوْحِنَا اور مریم بیٹی عمران کی جسنے محافظت کی شرمگاہ
اپنے کی حرام اور فاحشہ سے پس پھونکی ہمنے بیچ اُسکے یعنے بیچ گریبان جامے اُسکے کے روح اپنی سے یعنے اُس روح سے
کہ پیدا کی ہمنے وَصَدَّقَتْ بِکَلِمٰتِ رَبِّھَا اور مان لی تھی مریم باتون پروردگار اپنے کو یعنے صحیفون
کو جو اللہ نے اُتارے تھے قبل انجیل کے یا وعدونکو کہ جبرئیل علیہ السلام نے اللہ کی طرف سے
پہنچائے تھے لاہب لک غلاما زکیا تو کہ بخشون مین تجھکو لڑکا پاکیزہ سورہ مریم مین یہہ قصہ مذکور ہی وَکُتُبِہٖ
اور کتابون اُسکی کو یعنے جو اللہ نے کتابین نازل کین اُن سب کو مانتی تھی مریم یہہ قرات حفص کی ہی کہ بصیغہ
جمع پڑھا ہی اور اور قاریون نے کتابہ بصیغہ مفرد پڑھا ہی کہ مراد انجیل ہی یا قصہ اُنکا اور اُنکے بیٹے کا جو لوح محفوظ
مین لکھا ہی وَکَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ اور تھی مریم فرمانبردارون سے یا مداومت کرنیوالون سے اور پر وظائف عبادت کے
تذکیر واسطے تغلیب کے ہی یا اسواسطے قانتین کو مذکر لائے کہ حضرت مریم کی طاعت عبادت مین کم طاعت سے مردان

کامل کے نھتی حدیث مین آیاہے کہ مردون مین بہت کمال کو پہنچے ہین اور عورتون مین کوئی کمال کو نہین پہنچی مگر مریم
بنت عمران اور آسیہ زن فرعون رضی اللہ عنہما سورۂ ملک مکی ہے اور تیس آیتین ہین کوئی نہ ناسخ ہے نہ منسوخ
اور تین سو پینتیس کلمے ہین اور ایک ہزار تین سو تیرہ حرف اور دو رکوع ہین تبارک الذی هو الذی اور تطبیق
اسکی ساتھ سورۂ تحریم کے یہ ہے کہ اُسمین ذکر مومنون اور کافرونکا کہ ملک و ملکوت ہین مظہر تصرف اور قدرت مین
اس سورۂ ملک مین تصرف اور قدرت کا بیان فرمایا اور فواصل اسکی نمر ہین اور سبب نزول کا اسکے پند فرمانی
امت کو ہے ساتھ یاد دلوانے موت کے کہ غافل نہون اور افتتاح اس سورہ کا متضمن ثناء خداوند جہان اور بیان
آفرینش طبقات آسمان اور رجم شیطان بستارگان ہے اور بعد مذمت کافران مدح مومنان ہے نہ

سورۃ الملک مکیۃ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — ھی ثلثون آیۃ

تبارک الذی بیدہ الملک بزرگ اور برتر اور قائم دائم ہے وہ شخص کہ بیچ دست قدرت اسکے کے ہے بادشاہی اور
تصرف امور ملک مین جو چاہے کرے وھو علی کل شیء قدیر اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے الذی خلق الموت
والحیوۃ وہ خدا کہ جسنے پیدا کیا ہے موت کو اور زندگی کو مراد اس سے موت آدمیون کی ہے دنیا مین اور حیات
انکی آخرت مین بعضون نے کہا ہے کہ مرگ کو کبش املح کی شکل پیدا کیا ہے جس کسی پر اسکا گذر ہوتا ہے یا بو اسکی پہنچتی
ہے وہ مرجاتا ہے اور حیات کو مادیان ابلق کی صورت پر خلق کیا ہے جس کسی پر اسکا گذر ہوتا ہے یا اسکی بو پہنچتی ہے
زندہ ہوجاتا ہے اور بعضے کہتے ہین مراد موت اور حیات سے دنیا اور آخرت ہے کہ پیدا کیا انکو لیبلوکم ایکم احسن عملا
تو کہ آزماوے تمکو تا ظاہر ہوجاوے کہ دنیا مین کونسا تم مین سے بہتر ہے عمل مین یعنے اخلاص کسکا زیادہ ہے حدیث مین آیا ہے
کہ کونسا نیک تر ہے عقل مین اور پرہیزگار زیادہ ہے محرمات سے اور دور ہوا ہے بہت فرمانبرداری مین بعضون نے
کہا ہے کہ کون بہت ڈرتا ہے موت سے اور اکثر یاد رکھتا ہے اسکو اور اعمال بہت اسکے واسطے کرتا ہے وھو العزیز الغفور
اور وہ خدا غالب ہے اپنے ملک مین ڈر ہوا لوگو ہے عم کرتا ہے بخشنے والا ہے گناہ انکی اور چھپاتا ہے الذی خلق
سبع سموات طباقا وہ خدا ہے جسنے پیدا کیا سات آسمانون کو اوپر تلے لکھا ہے کہ آسمان اول جسے آسمان دنیا کہتے
ہین زمرد سبز کا بنا ہے رفیعا نام ہے دربان اسکا اسماعیل نام فرشتہ ہے بارہ ہزار فرشتونکا سردار کہ ہر فرشتے کے بارہ
بارہ ہزار فرشتے تابع ہین تسبیح انکی سبحان الملک الاعلی سبحان العلی الاعلی سبحان من لیس کمثلہ شیء ہے اور آسمان دوم
کا ہے قیدوم نام ہے بواب کا اسکے اسماعیل نام ہے دو لاکھ فرشتے اسکے تابع ہین ہر فرشتے کے دو لاکھ حکم کش
ہین اور آسمان سیوم مرد سفید کا ہے زیلون نام ہے خازن اسکا تین لاکھ فرشتونکا حاکم ہے ہر فرشتے کے تین لاکھ
لاکھ فرشتے فرمانبردار ہین اور آسمان چہارم نقرہ خام کا ہے سوخیائیل وہان کا دربان ہے چار لاکھ فرشتونکا امیر
ہر فرشتہ چار چار لاکھ فرشتونکا سردار اور قفل نور کا ہے اسپر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور آسمان پنجم

کنعان تمکو بہت پہنچے دھوکا ہی ہو اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَاۗءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا یا نڈر ہوئے تم اُس شخص
سے کہ بیچ آسمان کے ہے عرش اُسکا یعنے خدائے جلیل یا مقام اُسکا یعنے جبرئیل یہہ کہ بھیجے اوپر تمہارے سنگ ریزے جیسے قوم
لوط علیہ السلام پر برسائے تھے فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ پس شتاب جانوگے بعد مشاہدے عذاب کے کیونکر تھا ڈرانا
میرا اور وہ جاننا تمکو کچھہ نفع نکریگا فرد یہاں نذیر کی تجھے وہاں حسرت نام آویگی آج ڈر لے کل پشیمانی نہ کچھہ کام
آویگی وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور البتہ تحقیق جھٹلایا پیغمبروں اپنوں کو ان لوگوں نے جو تھے پہلے کفار
اس زمانیکے سے یعنے جھٹلانے والے امم ماضیہ کے اور شامت تکذیب سے ہلاک ہوئے فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ پس کیونکر
تھا اوپر انکے عذاب میرا یا انکار میرا عذاب اُتارنے میں اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ م کیا
ندیکھا انھوں نے طرف مرغوں کے اوپر سروں اپنے کے ہوا میں صفیں باندھے ہوئے پر کھولتے ہیں یہاں وقف لازم
اور وقف غفران اور وقف منزل ہے مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ نہیں تھام لیتا انکو ہوا میں یا پر کھولتے سمیٹتے نہیں
مگر خدا بخشایش والا کہ انواع انواع کے طیور پیدا کرکر ہر ایک کو شکل خاص ہیأت علحدہ طبیعت جدی دی اور علت
طیران اور جولان انکے کی ہوا میں مہیا کی اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۭ بَصِيْرٌ تحقیق وہ ساتھہ ہر چیز کے دیکھنے والا ہے اَمَّنْ
هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ آیا کون ہے کہ کہا جاوے کہ یہہ وہ شخص ہے کہ حمایتی ہے وہ
مددگار اور قابل لشکر ہو واسطے تمہارے یاری دیکو تمکو سوا خدا کے عذاب خدا اور غضب کبریا سے اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا
فِيْ غُرُوْرٍ نہیں ہیں کافر مگر بیچ فریب شیطان کے کہ کہتا ہے تمہیں عذاب نہیں ہوگا اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ
اَمْسَكَ رِزْقَهٗ آیا کون ہے کہ اشارت کی جاوے طرف اُسکے کہ یہہ وہ شخص ہے کہ محض عنایت رزق دیتا ہے تمکو
اگر بند کرلیوے خدا تعالی رزق اپنی کو تم سے بامساک باران یا ابطال اسباب کہ حصول اور وصول رزق کے
وسایط اور وسائل ہیں حاصل یہہ ہے کہ اگر خدا تمہیں رزق ندے تو کون ہے ایسا کہ روزی پہنچاوے فرد
قابض و باسط رزق اور نہیں جز مولا کس کا منہہ ہے کہ وہ معطی ہو جو مانع ہو خدا اور کفار جانتے ہیں کہ خالق رازق
وہی ہے کفر انکا جہل سے نہیں بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ بلکہ اڑے ہیں بیچ عناد اور سرکشی کے اور بھاگنے کے
حق سے اور نفرت کرنے کے راستی سے اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى آیا پس وہ شخص کہ چلتا ہے گرا ہوا اوپر منہہ اپنے کے
اور پس و پیش اپنے نہیں دیکھتا بہت راہ پانیوالا ہے اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ یا وہ شخص کہ چلتا ہے
برابر ادھر اودھر دیکھتا ہوا اور چلنا اُسکا واقع ہے اوپر راہ سیدھی کے کہ مقصد کو پہنچانیوالی ہے مقصود اس سے ایک مثل
ہے واسطے کفار گمراہ کے کہ میدان غوایت میں حیران و سرگردان چلتے ہیں اور مسلمان راہ یافتہ بطریق حق دیکھتے
بھالتے جاتے ہیں نظم فرق ہے درمیان میں اسکے جشم مینا سے جو کہ چلتا ہے اور جو بے بصر ہے بن ہاتھہ ٹھوکرین
کھائے جب نکلتا ہے قُلْ کہہ اے حبیب میرے مشرکوں کو کہ وہ خدا جسکی طرف تمہیں بلاتا ہوں میں هُوَ الَّذِيْٓ

اَنْشَاَکُمْ یعنی وہ شخص ہی جسنے ساتھ قدرت کاملہ کے پیدا کیا تمکو وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ اور دی واسطے
تمھارے شنوائی تا سخنان حق سنو اور آنکھیں تا دلائل قدرت اور بدائع فطرت مشاہدہ کرو اور دل تا معانی کلمات
الٰہی اور دقائق مصنوعات بادشاہی میں تفکر اور تامل کرو تم بہت سنتے ہو اور دیکھتے ہو لیکن قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ
تھوڑا احسان شکر کرتے ہو تم نعمتوں کا قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَکُمْ فِی الْاَرْضِ کہہ اے دوست میرے کہ خدا وہ ہی جسنے بعد پیدا کرنے کے پھیلایا
تمکو بیچ زمین کے یعنی ہر ایک کو منزل مقام راہ عنایت کیا ہی تاکہ عبادت کرو اور فرمان بردار ہو وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ
اور طرف اسیکے اکٹھے کئے جاوگے تم تو کہ جزا اپنے کیے کی پاؤ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اور کہتے
ہیں مشرک پیغمبر خدا اور یاروں آپ کے کو کب ہوگا یہہ وعدہ حشر کا اور جزا ملنے کا اگر ہو تم سچے قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ
کہہ اے پیغمبر میرے جواب میں انکے کہ سوا اسکے نہیں کہ علم وقت آنے قیامت کا نزدیک اللہ کے ہی اور کسیکو اطلاع
نہیں وَاِنَّمَا اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ اور سوا اسکے نہیں کہ میں ڈرانیوالا ہوں ظاہر یعنی قیامت کے آنے سے تمکو ڈراتا ہوں
لیکن وقت آنیکا اسکے میں نہیں جانتا فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓــٴَتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا پس جب دیکھینگے قیامت
کو نزدیک ہوی ساتھ اپنے تیرے ہو جاوینگے منہہ ان لوگوں کے جو کافر ہوئے ہیں یعنی اثر غم کا انکے چہروں سے ظاہر ہوگا وَقِیْلَ
هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ اور کہا جاویگا یعنی دربان دوزخ کے انکو کہینگے یہہ وہ ہی جو کچھ تھے تم ہمیشہ ساتھ
اسکے تمنا کرتے تھے اور مانگتے تھے تفسیر زاہدی میں لکھا ہی کہ ہمیشہ کافر آرزوئے مرگ پیغمبر کرتے تھے حق تعالے
نے فرمایا کہ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا کہہ اے حبیب میرے کیا دیکھا تمنے اگر ہلاک کرے خدا مجھکو اور ان
لوگوں کو جو ساتھ میرے ہیں مسلمان یا رحمت کرے ہمکو اور جو ساتھ ہمارے ہیں انکو فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ مِنْ
عَذَابٍ اَلِیْمٍ پس کون ہی کہ پناہ دیوے کافروں کو عذاب درد دینے والے سے یعنی مرگ ہماری تمھارے حق میں
کچھ فائدہ نہیں رکھتی اور حیات ہماری بھی دفع عذاب تم سے نہیں کرتی حاصل یہہ ہی کہ نجات دینے والا تمکو عذاب
الٰہی سے سوا ایمان اور کلمہ توحید کے نہیں پھر کسی کے موت کی انتظار کرنے میں کیا فائدہ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ
وَعَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا کہہ ایمان لائے جسکے نجات ہی وہ ہی خدا بڑی بخشش والا ایمان لائے ہم ساتھ اسکے اور اوپر
اسکے توکل کیا ہمنے نہ اوپر غیر اسکے کے اور کاروبار اپنے سب اسکو سونپ دئے فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ
پس شتاب جانوگے یعنی بعد عذاب دیکھنے کے معلوم کر لوگے کہ نفس الامر میں کون ہی ہم تم میں سے کہ وہ بیچ گمراہی
ظاہر کے ہی قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا کہہ اے محمد کیا دیکھا تمنے اگر ہو جاوے پانی تمھارا یعنی آب چاہ زمزم یا آب بیر میمون
حضرمی فرو رفتہ بزمین کہ ہاتھ اور ڈول اسے نہ پہنچے یعنی خشک ہو جاوے فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ پس کون ہی کہ وہ لاوے
تمھارے پاس پانی جاری یا ظاہر ایسا کہ سب دیکھیں آثار میں وارد ہی کہ بعد تلاوت اس آیت کے کہے اللہ رب العالمین
تفسیر زاہدی میں ہی کہ ایک زندیق نے سنا کہ معلم شاگرد کو اپنے تلقین کرتا تھا فمن یاتیکم بماء معین اسنے جوابدیا

کہ بالمعول والمعین یعنے ساتھہ کدالی اور مددگار کے پانی کھود کر نکالین رات کو وہ اندھا ہو گیا ناگہان ایک آواز کی کہ تیری آنکھہ کا پانی جو غائب ہو گیا ہے کہہ کہ ساتھہ معول اور معین کے پھر لاوین شنومی فلسفی ایک سو کے مکتب جو گیا تہہ سنکے من بانکم اُسنے یون کہا ہم نکالینگے معول آب خشک ناف آہو کو زمین سے لینگے منتگ رات کو سو یا تو نابینا اُٹھا ہاتف غیبی نے پھر یون کی ندا ای شقی دیکھین تجھے لا آب چشم چشم بے آب اب تیری ہی شکل بستم رہ گیا اپنا سا منہہ لیے منفعل اُس ندا سے ہو گیا کیا کیا خجل غرق دریائے ندامت ہو گیا تو وہ تیر ملامت ہو گیا آبرو بھی کھوئی اور پایا نہ کچھہ غیر نابینائی ہاتھہ آیا نہ کچھہ رہا تنہا یہہ حال ہے زندیق کا مشبع نور و سدا صدیق کا سورۃ نون باون آیتین ہین مکی ہے تین سو کلمے ہین اور دو ہزار دو سو چھے حرف ہین اور دو رکوع ہین نٓ والقلم ان للمتقین تو وصل اسکی نظم مین اور ربط اسکا ساتھہ سورۃ ملک کے یہہ ہے کہ اختتام اسکا ساتھہ قدرت خدائے کریم کے ہے اور افتتاح اسکا ساتھہ صفت رسول رب العالمین کے

سورۃ القلم مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وخمسون آیۃ

نٓ یہہ حرف حروف مقطعہ قرآن سے ہے اور معانی مقطعات قرآنی مفوض بعلم سبحانی ہین نظم مخزن اسرار الہی ہین یہہ معدن انوار کماہی ہین یہہ انکی حقیقت سے ہی آگاہ حق کب یہہ کھلے انکا ہے سرادق ہان مگر اللہ نے چاہا جسے کردیا آگہ اسنے اس راز سے پردہ اسرار اُٹھاتا ہے وہ دوستونکو اپنے دکھاتا ہے وہ بعضے علما کہتے ہین کہ حروف مقطعات مفاتیح اسمائے حضرت ذات ہین یہان جو حرف نون ظاہر ہے مفتاح اسم نور اور ناصر ہے فرد نون کے حرف سے یہہ ظاہر ہے کہ وہی نور اور ناصر ہے معالم مین لکھا ہے کہ نون اس سورت مین آخر رحمان کا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ نام اس سورت کا ہے یا نام نہر بہشت کا ہے یا لوح انوار درخشان ہے یا قسم نصرت حق ہے مومنان ہے اور اشہر یہہ ہے کہ ن اسم ماہی ہے مراد اس سے جنس ماہی ہے یا وہ فرد ماہی ہے کہ زمین جسکی پشت پر ہے الیوثا اُسے کہتے ہین حدیث مین ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے سب چیز سے حق تعالی نے قلم کو پیدا کیا پھر نون کو کہ دوات ہے قلم نے اُس دوات سے لکھا ہے جو کچھہ تھا اور ہے اور ہوگا اس تقدیر پر یہہ معنی ہوئی کہ حق تعالی فرماتا ہے ن یعنے قسم ہے دوات کی والقلم اور قسم ہے قلم اعلی کی کہ نور کی بنی ہے طول اُسکا بین السماء والارض ہے نقل ہے کہ جب اللہ تعالی نے قلم کو پیدا کیا فرمایا لکھہ قلم نے عرض کیا الہی کیا لکھون فرمایا لا الہ الا اللہ چار ہزار برس مین قلم نے یہہ کلمہ طیبہ لکھا ہے پھر حکم ہوا لکھہ قلم نے عرض کیا کیا لکھون ارشاد ہوا محمد رسول اللہ چار ہزار سال مین قلم نے یہہ اسم مبارک لکھا پھر نالان ہو کر کہا الہی یہہ کون ہے جسکا نام نامی تیرے اسم گرامی کے پاس لکھا ہے خطاب آیا کہ یہہ اسم نبی آخر زمان ہے قلم کو آپ پر ایک عشق لگ گیا بے اختیار بول اٹھا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حق تعالی نے آپکی نیابت کر کر جواب مین اسکے امت کو اپنے داخل فرما کر کہا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین وہ سلام اور جواب امانت رکھا شب معراج مین آپ کو پہنچایا اور جواب اپنا آپکے زبان سے کہلایا اسیواسطے سلام سنت ہے اور جواب فرض اور اسمین اشارت ہے

که سلام قلم کا الله تعالی نے ضایع نہین کیا امیدوار ہین ہم که صلوة اور تسلیمات ہماری کہ آج ہم آپ پر بھیجتے ہین فردائے
قیامت کو آپ کو پہنچاویگا اور سبب مغفرت سیات اور باعث رفع درجات فرماویگا نظم ای میرے مالک ای میرے مولی
ای میرے والی بہیج مدام میری طرف سے روح پہ انکی لاکھ درود اور لاکھ سلام اور بعضون نے کہاہی که مراد اس سے
قلم کتابت ہی که فوائد دین و دنیا اس سے تحریر کرتے ہین وَمَا يَسْطُرُونَ اور قسم ہی اُن چیزکی که لکھتے ہین حفظه احکام
وحی سے یا جو کچھ انکو ارشاد ہوتا ہی تبیان مین ابن عباس سے نقل ہی که ن دہن ہی اور قلم زبان اور بالسطرون وہ
چیز جوکر اماً کاتبین دونون مونڈھون پر بندے کے بیٹھے لکھتے ہین حق تعالی انکی قسم کہاتا ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی که
مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ نہین تو ای حبیب میرے ساتھ نعمت پروردگار اپنے کے دیوانہ یہہ جواب ولید بن مغیرہ
کا ہی که پیغمبر صلی الله علیه وسلم کو کہتا تھا سعلم مجنون بحر الحقائق مین لکھاہی که کلمه نون اشارت ہی بعلم اجمالی
که مندرج احدیت ذاتیه مین ہی اور قلم کنایت ہی بعلم تفصیلی که واحدیت اسمائیه مین درج ہی اور قسم ہی اُن حروف
آلهیه مجرده علویه کی اور کلمات ربانیه مرکبه سفلیه کی که قلم فیض رقم کریمه نے دولت روشن آیات قدیمه سے لکھا ہی
اور جواب قسم کا یہہ ہی که تو ای محبوب ساتھ نعمت پروردگار اپنے کے مجوب نہین یعنی اسرار ازل اور ابد تجهه پر پوشیده
نہین وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ اور تحقیق واسطے تیرے ثواب ہی بار نبوت اٹھانے کا نه منت رکھا گیا یعنی حق
تعالی نے بے واسطه عطا کیا کسیکے واسطے سے که منت اُسکی تجهه پر ہو نہین دیا یا ثواب ہی غیر منقطع یعنے ہمیشه که ہرگز منقطع
نہوگا فرد مزد کو تیرے نہین ہی انقطاع ذات تیری شمس ہی اور یہه شعاع وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ اور تحقیق
تو اوپر دین بزرگ کے ہی که اسلام ہی یا اوپر خوبی بزرگ کے ہی که وه خوبی کسیکو نہین دی کیونکه تحمل جفا قوم کا جیسا که
تو کرتا ہی کسے طاقت ہی بعضون نے کہاہی که مراد خلق عظیم سے ادب قرآن ہی که حق تعالی نے آپ کو اس سے
سرفراز کیا حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها سے خلق آپکا پوچھا کہا که خلق حضرت کا قرآن ہی فرد نعت کا اُسکے
کسکو امکان ہی جس سیکا که خلق قرآن ہی محمد حکیم قدس سره نے کہاہی که کوئی خلق بزرگتر خلق محمدی سے
نہین کیونکه آپ نے مشیت اپنی چھوڑ کر اپنے آپ کو بالکلیه سپرد مولا کیا امام قشیری رحمة الله علیه نے کہاہی که آپ
نه بلا سے منحرف ہوئے نه عطا سے منصرف اور بعضون نے کہاہی که آپکا کچهه مقصد اور مقصود سوائے معبود نتھا فرد
مقصد ہی حق مراد ہی حق مدعا ہی حق نه مطلب دو جگت کی منت گئی الا راہی حق فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ پس شتاب
دیکھیگا تو ای محمد صلی الله علیه وسلم اور دیکھینگے معاند تیرے مکے والے یعنے جسوقت که عذاب نازل ہوگا تیر
معلوم کرینگے که بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ ساتھ کونسے کے تم مین سے بلا اور فتنه ہی یا کون گروه ہی تم مین سے دیوانه یعنی
جان لیوینگے که دیوانه تو ہی یا ہم إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ تحقیق پروردگار تیرا وه خوب جانتا ہی
ساتھ اُس شخص کے که گمراه ہی راه اُسکی سے که سیدھی ہی اور جو گمراه ہی وہی فی الحقیقت دیوانه ہی وَهُوَ أَعْلَمُ

بِالْمُهْتَدِیْنَ اور وہ دانا ہے ساتھ راہ پانیوالونکے کمال عقل سے کہ مسلمان ہین فَلَا تُطِعِ الْمُکَذِّبِیْنَ پس مت کہا
مان جھٹلانیوالونکا یعنے مشرکان مکے کا کہ دین آبا کی طرف تجھے بلاتے ہین وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ دوست رکھتے ہین
کاتنکے سستی کرے تو اور سرزنش نکرے شرک پر پس سستی کرین وہ بھی زبانی اور تیرے دین پر طعنہ زن نہوون وَلَا
تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ اور مت کہا مان ہر ایک جھوٹھی قسم کھانیوالے کا کہ ابوجہل یا اخنس بن شریق یا اسود بن عبد یغوث
اور اصح اور اشہر یہہ کہ ولید بن مغیرہ ہے کہ قسمین جھوٹھی بہت کھاتا تھا مَّهِيْنٍ سست رائے یا خوار اور بیمقدار کا هَمَّازٍ
غیبت کرنیوالے پس پشت مردم کا یا طعنہ مارنیوالے روبروے مردم کا مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ چلنے والے ساتھ چغلی کے کادرمیان
لوگون کے یا غمزہ کرنیوالے کا مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ باز رکھنے والے کا بھلائی سے یا منع کرنیوالے کا ایمان اور احسان سے مُعْتَدٍ ستم کرنے
والے کا اور حد سے نکل جانیوالے کا اَثِيْمٍ گنہگار یا زناکار کا عُتُلٍّ سخت رو اور زشت خو کا بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ پیچھے ان عیبون سے
حرام زادہ ہے باپ اسکا معلوم نہین لوگون کو لکھا ہے کہ ولید پلید اٹھارہ برس کا تھا کہ مغیرہ نے دعوا کیا کہ مین اسکا باپ ہون
اور اُسے اپنے پاس رکھا تفسیر زاہدی مین مذکور ہے کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت نشر لقیہ انجمن قریش مین
کہ ولید پلید بھی وہان موجود تھا پڑھی جو عیب آپ پڑھتے تھے وہ اپنے مین پاتا تھا مگر حرامزادگی پر اپنے حیران تھا کہ وہ شخص
سید قریش ہے باپ اسکا مغیرہ ہے مرد مشہور اور یہہ بھی جانتا ہے کہ محمد جھوٹھ نہین بولتے پھر یہہ بات کیونکر ثابت ہو
آخر تلوار کھینچکر اپنی مان پاس جاکر بتہدید تمام پوچھا اُسنے اقرار کیا کہ پدر تیرا نامرد تھا اور اسکے برادر زادے تھے وہ میراث پر
اُسکے نظر رکھتے تھے مجھے رشک آیا مین نے فلانے کے غلام کو بلا کر کچھہ دیکر اُسکے ساتھ بدفعلی کی کہا تو بیٹا اُسکا ہے فروماندہ
بعض اُس سے جو ذات گرامی ہے روشن ہے دلیل اسپر یعنے وہ حرامی ہے اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ اسواسطے کہ ہے صاحب
مال کا اور بیٹون کا یہہ قرأت امام حفص کی ہے اور یہہ بطریق خبر ہے اور اور قاریون نے ءَاَنْ كَانَ پڑھا ہے یعنے آیا واسطے اسکے کہ
صاحب مال کا اور بیٹونکا ایسے شخص کا کہا مانے گا تو اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ جب پڑھی جاتی ہین اوپر اُسکے
آیتین کلام ہمارے کی کہا یہہ کہانیان ہین پہلون کی سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ شتاب داغ دیوینگے ہم اُسکو اوپر ناک کے یعنے رو
سیاہ کرینگے اُسکو یا عیب اُسکے ظاہر کر دینگے ایسا کہ ہرگز چھپا نسکے انوار مین لکھا ہے کہ بدر کے لڑائی مین اُسکی ناک پر زخم
لگا اور نشانی اسکی باقی رہی اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ تحقیق ہمنے آزمایا ہمنے اہل مکہ کو ساتھ قحط غلے کے اور
زوال نعمت کے جیسا آزمایا تھا ہمنے باغ والونکو ساتھ زوال میوے کے لکھا ہے کہ ولایت یمن مین بنواحی صنعا ایکمرد صالح تھا
اُسکا باغ تھا وہ اُس باغ مین فرش بچھا کر درویشونکو بلاکر وہان بیٹھاتا تھا اور اچھے اچھے میوے کھلاتا تھا اور سوا اُسکے دسوان حصہ
اُسکے آمدنی سے بھی نکالکر فقیرونکو تقسیم کرتا تھا جب وہ فوت ہوا تو بیٹے اُسکے نے کہا کہ مال تھوڑا ہے اور عیال بہت اگر ہم بھی
باپ کیطرح فقیرونکو دینگے معاش تنگ ہو جاویگی صبح ایسے وقت جو فقیرونکو خبر نہو جاکر میوہ کاٹ لین اور اسپر قسم کھائی
چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ یاد کر جسوقت قسم کھائی وارثون نے اُس باغ کے کہ چھپ کر فقیرون سے

لَيَصْرِمُنَّهَا کاٹ ڈالیں میوون کو اُنکے اس حالت مین که داخل ہوون بیچ وقت صباح کے یعنے صبح ہوتے پس ایسی قسم کہائی وَلَا
يَسْتَثْنُوْنَ اور ان شاء اللہ تعالی نہ کہا رات کو یہہ نیت کرکر سو قضائے ازلی نازل ہوئی فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّنْ
رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُوْنَ پس طواف کیا اوپر اُنکے یعنے باغ کے بلائے طواف کنندہ نے امر پروردگار تیرے سے اور وارث اس باغ
سوتے تھے فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ پس فجر کو ہوا باغ انکا بسبب اُس بلا کے جیسے جل گئے ہوئے یا مانند اُس باغ کے کہ میوہ اسکا
چیدہ و بریدہ ہو ایسا که کچھ باقی نرہے یا مثل ریگستان کے اور وہ اس حال سے غافل خواب مین تھے فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ
پس ایکدوسرے کو پکارنے لگے ٹوٹنے والے بیچ صبح کے یعنے وقت صبح کے آواز کرنے لگے ایکدوسرے کو اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صَارِمِيْنَ یہہ کہ سویرے ہی چلو اوپر کھیتی اپنے کے اگر ہو تم کاٹنے والے میوہ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ پس چلے طرف باغ کے اور
آہستہ آہستہ چپکے چپکے باتین کرتے تھے تا اور کوئی نہ سنے اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ یہہ کہ نہ داخل ہوون آج اوپر
تمہارے باغ تمہارے مین کوئی فقیر که انکو کچھ دینا پڑے اور حصے ہمارے مین کم ہو جاوے وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ اور سویرے گئے
اوپر بخیلی کے که فقیرونکو نہ دین اندازہ کرکر یا قدرت والے اوپر اٹھا لینے کے پھلانے اور توڑنے میوون فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ
پس جب دیکھا باغکو بخلاف اسکے جو چھوڑا تھا کہا انھون نے آپسمین کہ تحقیق ہم بھولنے والے ہین راہ باغ اپنے کی کیونکہ باغ ہمارا
کل میوون سے بھرا تھا اور یہہ خالی ہے بعضون نے تامل کرکر نشانیون سے در و دیوار کے پہچانا کہ یہہ وہی باغ ہے کہا بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ
که ہم نے راہ گم نہین کی بلکہ ہم محروم ہوئے میوون سے اور محصول اس باغکے سے واسطے منع فقرا اور ترک استثنا کے قَالَ اَوْسَطُهُمْ
اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ کہا بیچ والے انکے نے عقل سے کیا نہ کہا تھا مین نے تمکو کیون نہین یاد کرتے خدا کو ساتھ بزرگی کے
اور ان شاء اللہ نہین کہتے قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ کہا انھون نے پاکی ہے پروردگار ہمارے کو اس سے کہ نازل کرے مین
اس بلاکے ہمپر ستم کیا ہو تحقیق تھے ہم ظلم کرنیوالے اپنے نفس پر ساتھ نہ دینے فقیرون کے فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ
پس منہہ کیا بعضون انکے نے اوپر بعضون کے ملامت کرتے ہوئے یہہ کہتے تھے کہ تمنے بخیلی اور خطا کی وہ کہتے تھے کہ تم بھی تو راضی
ہوئے تھے غرض گناہ پر اپنے قائل ہوئے اور عجز سے قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ کہا انھون نے ای وائے ہے ہمکو تحقیق ہم تھے
سرکش حد سے نکلے ہوئے گنہگار ہین کہ ان شاء اللہ نہ کہا اور درویشون کو محروم رکھا عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا
رٰغِبُوْنَ شاید کہ پروردگار ہمارا یعنے امیدوار ہین ہم یہہ کہ بدلا دے ہمکو بہتر اس باغ سے تحقیق ہم طرف طاعت پروردگار اپنے
کے رغبت کرنیوالے ہین بعد توبہ اور طلب عفو کے حق تعالی نے انپر بخشش فرمائی اور باغ پر انگور حیوان نام انکو دیا نظم مال جسکا
تلف ہوا ہووے جائے گوہر صدف رہا ہو جانئے اسکو ہے یہہ بات ضرور کہ ہوا مجھہ سے ہی کچھ اسمین قصور پہلے درہم تھے اب
حذف ہین جو لیے ڈر سے تھے ہم صدف ہین جو بخل واقع کچھ اسمین مجھہ سے ہوا مستحق کا حق نہین دیا کرکے اپنے گناہ پر اقرار
عذر لاوے بجانب مختار مہربان اپنا تا خدا ہووے بہتر اس سے دے جو لیا ہووے جسطرح سے دیا عوض مین ہان باغ خزان کے گلشن حیوان
سچ ہے الغرض جو تو برنج وبلا شکر درگاہ حق مین لائے بجا تو وہ ایسا کریم ہے کہ تجھے عوض حبہ لاکھہ خرمن دے شیشہ سر گر ترا

توڑے تو تم شہد اسکے بدلے دے كَذٰلِكَ الْعَذَابُ اسیطرح ہی عذاب کرنا خدا کا دنیا مین وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ اور البتہ
عذاب آخرت کا بہت بڑا ہی اس عذاب سے فرد کہ اسکو فنا ہی اور اسکو بقا یہہ جاویگا اور وہ رہیگا سدا لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ اگر ہوتے
آدمی جانتے البتہ موجبات عذاب سے پرہیز کرتے اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ تحقیق واسطے پرہیزگارون کے نزدیک
پروردگار انکے کے یعنے آخرت مین یا جوار قدس مین بہشت ہین نعمتون کے کافرون نے کہا کہ یہہ جنت اور نعمت جو مسلمان کہتے ہین
کہان ہی اور اگر ہی بھی تو پہلے ہم جاوینگے جیسے یہان دنیا مین ہم مسلمانون سے خوش خورم ہین ویسے ہی وہان عقبی مین ہونگے
حق تعالی نے رد سخن انکا فرمایا کہ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ کیا پس کردینگے ہم مسلمانونکو مانند مشرکون کے حصول نجات اور
وصول درجات مین مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ کیا ہی تمکو ای کافرو کیونکر حکم کرتے ہو ساتھ برابری کے یا ساتھ فضیلت کے اہل
شرک کے اوپر اہل توحید کے صریح یہہ فرمایا تعجب سے خدا نے اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ کیا واسطے تمہارے کتاب ہی نازل ہوئی
آسمان سے کہ تم بیچ اسکے پڑھتے ہو یہہ بات کہ کفار خیر اور شر مین مثل مسلمانون کے ہونگے اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ تحقیق واسطے
تمہارے بیچ کتاب کے ہی جو کچھ چاہو اور پسند کرو اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ کیا واسطے تمہارے ہین عہد
اور پیمان ہوکر اوپر ذمے ہمارے کہ خداوند ہین ہم پہنچنے والے ساتھ نہایت تاکید کے اور ثابت ہو دن قیامت تک یہہ کہ واسطے
تمہارے ہی جو کچھ حکم کرو تم بھلائی اور بہتری اس جہان کے سے سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ پوچھہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم
مشرکون سے کہ کون انمین ساتھ اس حکم کے ضامن ہی کہ آخرت مین اس عہد سے باہر آوے اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَائِهِمْ
اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ کیا واسطے انکے شریک ہین اس قول مین یا بت ہین کہ شریک ہیر کرتے ہین پس چاہیے کہ لے آوین
شریکون اپنون کو اپنی مدد پر اگر ہووین سچے اسبات مین کہ بہشت کی نعمتین انہین کو ملینگی يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ یاد کر جسدن کے
کہ اٹھایا جاویگا پردہ کار پر ہول اور امر صعب اور مہم سخت سے یا برہنہ کئے جاوینگے ساق عرش یا تجلی فرماویگا حق تعالے ساق پنڈلی کو کہتے
ہین پس ظاہر معنی یہہ ہوی کہ جسدن کھولا جاویگا پنڈلی سے اور تجلی واقع ہوگی یہہ آیت آیات متشابہات قرآنی سے ہی جیسے معیت
اور احاطہ اور استوا علی العرش ہی ایسے ہی یہہ کشف ساق ہی کہ اُس جناب بیچون وبیچگون پر انکا اطلاق ہی علمانے تاویلات
انکی بہت کین ہین اور اذہان کو اپنی دور دور دوڑایا ہی لیکن کچھہ تاویل کی احتیاج نہین اسقدر سمجھنا کافی ہی کہ جیسا وہ بیچون
وبیچگون ہی ایسے ہی اُسکی معیت اور احاطہ اور استوی اور ساق ہی کہ فہم وہم ہمارے سے وراہی اور ان سب چیزون پر ایمان ہی ہمارا
جو جو قرآن شریف مین بیان فرمائین ہین اور اعتقاد ہی یہہ کہ جیسے اُس جناب پاک کے لائق اور سزاوار ہین ویسے اُسکو ثابت
ہین لیکن ادراک کو ہمارے وہان راہ نہین اور عقل ہماری اُس سے آگاہ نہین مثنوی گمانسے پرے وہم سے دور ہی ورا فکر سے فہم
دور ہی کرے درک اُسے کسکا ادراک ہی کہ وہ پاک ہی پاک ہی پاک ہی وَيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ اور بلائے جاوینگے لوگ طرف
سجدہ کرنے خدا تعالی کے ابو موسی اشعری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حق تعالے اُسدن نور
عظیم دکھاویگا اور خلق سجدہ مین گر پڑے گی معالم مین ابو سعید خدری سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ کشف کریگا پروردگار ہمارا ساق سے اپنے اور سجدہ کرینگے اسکو سب ایمان والے مرد اور زن اور باقی رہ جاوینگے وہ لوگ جو کرتے
دنیا مین سجدہ بریا و سمعہ کیا ہے پس جب ریا والے سجدہ کرنے لگینگے پشت انکی نہ جھک سکیگی اور حدیث مین ہے کہ پشت کافر اور
منافق کی مثل تباخ گاو کے ایک مہرہ ہو جاویگی فَلَا يَسْتَطِيعُونَ پس سجدہ نکر سکینگے خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ نیچے ہونگے آنکھین
انکی یعنے صاحب بینائیون کے سر جھکائے شرمندہ ہونگے تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ڈھانکتی ہوگی انکو ذلت اور خواری وَقَدْ كَانُوا
يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ اور تحقیق تھے وہ دنیا مین بلائے جاتے طرف سجدہ کرنے خدا کے اور وہ سلامت اور تندرست
اور قادر تھے اسپر جب وقت فرصت کا فوت کیا پھر اسدن حسرت اور ندامت فائدہ نہین رکھتی فرد ماتھے سے فرصت نہ کھو اسوقت
کہ پھر حسرت و ارمان ہے سب بے فائدہ فَذَرْنِي وَمَنْ يُكَذِّبُ بِهَذَا الْحَدِيثِ پس چھوڑ مجھکو اور اس شخص کو کہ جھٹلاتا ہے اس بات
کو کہ قرآن ہے یا بابت بعث و حشر کی اس آیت مین تسلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور تہدید جھٹلانے والون کی ہے
سَنَسْتَدْرِجُهُمْ شتاب آہستہ آہستہ کھینچینگے ہم انکو یعنے عذاب انکے نزدیک کرینگے ہم درجہ بدرجہ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ اسطرح کہ
نہین جانتے وہ یعنے ہر بار کہ خطا کرتے ہین ہم عطا کرتے ہین لذا ہمہ اسکو تفضیل جانتے ہین وَأُمْلِي لَهُمْ اور مہلت
اور ڈھیل دینگے ہم انکو دنیا مین تاکہ مغرور ہون پھر پکڑینگے ہم إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ تحقیق عذاب میرا مضبوط اور محکم ہے کسی سے
دفع نہین ہوتا اور گرفت میری سخت ہے کسیکو اسکی تاب و طاقت نہین أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ کیا
مانگتا ہے تو اے حبیب میرے انسے کچھ بدلا دعوت اور ارشاد کا پس وہ تاوان سے گران بار ہین یعنے بدلا دینے انکے سے بوجھل ہین
اس سبب سے منہ تجھہ سے پھیرتے ہین أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ کیا نزدیک انکے علم غیب ہے یا لوح محفوظ ہے کہ اسمین
غیب کی باتین لکھین مین پس وہ لکھہ لیتے ہین وہان سے جو حکم کرتے ہین برابری مین مومن اور کافر کے فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ
وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ پس صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے اوپر تبلیغ وحی کے اور تحمل آزار کفار کے اور مت ہو دلگیر اور
جلدی مین مثل مچھلی والے کے یعنے یونس علیہ السلام کے کہ ایذاے قوم پر صبر نکیا اور بحکم نکلے تا شکم ماہی مین قید ہوئے اور یونس
علیہ السلام اولاد یہودا ابن یعقوب علیہ السلام کی ہین بعد سلیمان علیہ السلام کے مسند نبوت پر بیٹھے لاکھہ سوا لاکھہ آدمی پر زمین
موصل مین مبعوث ہوئے چالیس برس دعوت کی لوگ گرویدہ ہوئے اور جفائین کرنے لگے انھون نے بد دعا کی وہ قبول ہوئی آگ
آسمان سے آئی لوگ صحرا کو نکل گئے اور تین گروہ ہوئے مرد جدا عورتین جدی بچے جدا سب فریاد و زاری بجناب باری کرنے لگے
اور سجدے مین گر پڑے اور توبہ کی توبہ انکی قبول ہوئی عذاب مرتفع ہوا اور قصہ انکے نکلنے کا قوم مین سے اور شکم ماہی مین
محبوس ہونیکا و ذو النون نام پانیکا مشہور ہے اور ذکر انکا سابق کلام اللہ مین مکرر گذرا ہے إِذْ نَادَى یاد کر جسوقت
پکارا یونس نے پروردگار اپنے کو شکم حوت مین اور کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین وَهُوَ مَكْظُومٌ اور وہ غم
اور غصے سے بھرا تھا لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ اگر نہوتا یہ کہ پالیا اسکو رحمت نے جو طرف پروردگار
اسکے سے تھی البتہ ڈالا جاتا بیچ صحرا بے گیاہ کے اور وہ ملامت کیا گیا ہوتا فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ

پس برگزیدہ کیا اُسکو پروردگار اُسکے نے پس کیا اُسکو صالحون سے کہ یعنے پیغمبرون سے لکھا ہے کہ یہہ آیت اُسوقت
ہوئی ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہا تھا کہ قبیلہ بنی ثقیف کو بد دعا کرون حق تعالی نے ارشاد کیا کہ صبر کر اور دعا
توقف مین رکھہ کہ کام صبر سے اچھا ہوتا ہے نظم صبر کر رافت کہ کرتا ہے یہہ صبر سبز کشت مدعا کو شکل ابر جب تو آجاوے
بگرداب حرج صبر کر الصبر مفتاح الفرج لکھا ہے کہ کوتا نظران قریش نے قبیلہ بنی اسد مین سے کئی شخصونکو جو نظر لگانے
مین مشہور تھے کچھہ دینا کہکر مقرر کیا کہ اس نور دیدہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو چشم زخم پہنچاوین حق تعالی نے واسطے
عصمت آپکی کے چشم بد سے یہہ آیت نازل کی وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِهِمْ اور تحقیق نزدیک
ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے کہ ہر آئنہ لغزش دین اور ہلاک کرین تجھکو ساتھہ نظرون اپنی کے لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ
اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ جسوقت کہ سنتے ہین قرآن کو کہ پڑھتا ہے تو اور کہتے ہین کہ تحقیق یہہ مرد دیوانہ یا جن گرفتہ ہے یعنے اسکے
ساتھہ جن ہے وہ اُسے تعلیم کرتا ہے وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ اور حال آنکہ نہین ہے قرآن مگر نصیحت واسطے عالمون کے
یا نہین ہین محمد صلے اللہ علیہ وسلم مگر شرف سب جہان کے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ دوا ہے چشم زخم نہاین مگر یہہ آیتنا
سورۃ حاقہ مکی ہے باون آیتین ہین اور دو سو چھپن کلمے ہین اور ایکہزار چار سو ستر حرف ہین اور دو رکوع ہین الحاقہ
فلا اقسم فواصل اسکی من ہین اور ربط اُسکا ساتھہ سورہ نون کے یہہ ہے کہ ختم اُسکا ساتھہ ذکر منکران پیغمبر اور منکران قرآن
کے تھا آغاز اس سورت کا ساتھہ ذکر منکران قیامت کے ہوا کہ منکران پیغمبران ہین

سورۃ الحاقۃ مکیۃ وہی — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — خمسون و اثنا ایۃ

اَلْحَآقَّةُ مَا الْحَآقَّةُ حق ہونیوالی کیا ہے حق ہونیوالی یعنے وہ حالت کہ حق ہے واقع ہونا اُسکا یا وہ ساعت کہ لائق ہے
اُس سے ڈرنا کیا ہے وہ حالت اور ساعت وَمَآ اَدْرٰىکَ مَا الْحَآقَّةُ اور کس چیز نے جتایا تجھکو کہ کیا ہے حق ہونیوالی
حالت اور ساعت جسمین بدلا عملونکا لیا جاویگا مراد اس سے روز قیامت ہے کہ ایک نام اُسکا حاقہ بھی ہے کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ
وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ جھٹلایا تھا ثمود اور عاد نے یعنے قبیلہ ثمود اور قوم عاد نے قیامت کو کہ کھٹکنے والی اور ریزہ ریزہ
کرنیوالی آدمیون کی ہے فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِیَةِ اور جو تھی قوم ثمود کی پس ہلاک کئے گئے بسبب طغیانی
اپنی کے یا بجہت فرقہ طاغیہ کے کہ اُنمین تھا جیسے قدار بن سالف اور اصحاب اُسکے کہ ناقے کے قدم کاٹتے تھے یا ساتھہ آواز حد سے
نکل جانیوالی کے کہ مثل اُسکے نہین سنتے تھے وہ آواز جبرئیل علیہ السلام کی تھی سمجھہ لیجئے کہ صالح علیہ السلام جب قبیلہ ثمود
پر مبعوث ہوئے ناقے کو صخرہ سے بطریق معجزہ نکالا لوگون نے نسبت سحر کی کی آواز مہیب آئی سب مر گئے وَاَمَّا عَادٌ
فَاُهْلِكُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍ اور جو تھے لوگ عاد کے پس ہلاک کئے گئے ساتھہ باد تند حد سے نکل جانیوالی کے سمجھہ لیجئے کہ ہود
علیہ السلام جب قوم عاد پر مبعوث ہوئے تو اٹھائیس سال دعوت کی وہ ایمان نہ لائے دعوی قوت اور مردانگی کا رکھتے تھے ہر چند
معجزے دیکھتے تھے گرویدہ نہین ہوتے تھے یہانتک کہ عذاب نازل ہوا باد سات راتین آٹھہ دن چلی اور اُن بلند بالاؤ عظیم

جیسے والون کو مانند درختون کے بیخ وبن سے اکھیڑکر زمین پر بیجان گرگرا دیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے سخرھا علیہم
سبع لیال وثمانیۃ ایام حسوما لگا دیا اُس باد کو اوپر اُنکے سات راتین اور آٹھ دن بدھ کے صبح سے دوسرے بدھ کے
شام تک دن رات متوالی فتری القوم فیہا صرعی پس دیکھتا تو نے اُس قوم کو بیچ اُس اوقات کے مرے پڑے ہوے کانہم
اعجاز نخل خاویۃ گویا کہ وہ بڑے قدون کے سب لکڑیان ہین کھجور کی کھوکلے زمین پر گرے ہوے فہل تری لہم
من باقیۃ پس کیا دیکھتا ہے اُنمین سے کوئی باقی رہا ہوا یعنے سب مرگئے کوئی نہین رہا قہر وغضب کو ہلاک کردیا جیسے کچھ
عاتیہ جان سے ہو جتی کرے صورت نخل خاویہ وجاء فرعون ومن قبلہ والمؤتفکات بالخاطئۃ اور آیا فرعون
اور جو پہلے اُس سے تھے اور الٹے جانیوالے ساتھ خطائون کے یعنے شرک کے فعصوا رسول ربہم فاخذہم اخذۃ رابیۃ
پس نافرمانی کی ہر قوم نے رسول پروردگار اپنے کی پس پکڑا خدا نے انکو پکڑنا سخت اور زیادہ اور اسون کے عذاب سے
انا لما طغی الماء حملناکم فی الجاریۃ تحقیق ہمنے جسوقت کہ طغیان کیا پانی نے چڑھالیا تمکو یعنے بیٹھایا تمھارے کو بیچ کشتی کے
کہ روندہ بر روے آب تھی حاصل یہہ ہے کہ جب پانی حد سے گذرا وقت طوفان کے تو سفینہ نوح مین تمکو بٹھالیا لنجعلہا لکم
تذکرۃ وتعیہا اذن واعیۃ تو کہ کرین ہم اُس کشتی کو واسطے تمھارے یادگاری اور نصیحت اور عبرت بیچ نجات پانے
مسلمانون کے اور ہلاک ہونے کافرون کے اور یاد رکھے اُس پند کو کان یاد رکھنے والا کہ نفع لے اُس چیز سے کہ سنے حدیث مین
ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضے رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ خدا سے چاہتا ہون مین کہ کرے کان تیرے کو اذن واعیہ
حضرت علی نے کہا کہ اُسدن سے کچھ چیز مجھکو فراموش نہوی مصرع دکے خدا ہمکو بھی اذن واعیہ فاذا نفخ فی الصور
نفخۃ واحدۃ پس جسوقت کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے پھونکنا ایکبار کہ نفخہ صعقہ ہے وحملت الارض والجبال فدکتا
دکۃ واحدۃ اور اُٹھائے جاوینگی زمین اور پہاڑ مقامون اپنے سے محض قدرت کاملہ سے یا بواسطہ زلزلہ اور بخت باد کے
پس توڑے جاوینگے زمین اور پہاڑ توڑنا ایکبار اور مانند ہبا ہو جاوینگے فیومئذ وقعت الواقعۃ پس اُسدن
واقع ہوگی واقع ہونیوالی یعنے قیامت قائم ہوگی وانشقت السماء فہی یومئذ واہیۃ اور پھٹ جاویگا آسمان پس
وہ آسمان اُسدن سست اور ضعیف ہوگا پیچھے قوت اور مضبوطی کے والملک علی ارجائہا اور فرشتے ہونگے اوپر
کنارون آسمان کے یہان تک کہ امر الہی پہنچیگا اور اتر اوینگے ویحمل عرش ربک فوقہم یومئذ ثمانیۃ اور اُٹھاوینگے
عرش پروردگار تیرے کو اوپر اپنے اُسدن آٹھ فرشتے اور آج حاملان عرش چار ہین معالم مین لکھا ہے کہ حملہ عرش آٹھ
ہونگے بزکوہی کی شکل سے زانو تک اُنکے اسقدر مسافت ہوگی جیسے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اور بعضون نے
کہا ہے کہ آٹھ صفین فرشتونکی ہونگی عرش اٹھائے ہوئے گنتی انکی سوا خدا سبحانہ کے کوئی نہین جانتا یومئذ
تعرضون لا تخفی منکم خافیۃ اُسدن روبرو لائے جاؤگے تم جناب الہی کے واسطے محاسبہ کے نہ چھپی رہیگی اللہ پر
کردار گفتار تمھارے سے کوئی بات چھپنے والی اور اب بھی وہ چھپی باتون سے تمھارے آگاہ ہے وہان بتلانا اور حساب

کرنا واسطے اطلاع کے نہین بلکہ واسطے عدل کے ہی اور افشاے احوال کے ہی خلقت پر فاما من اوتی کتبہ بیمینہ
فیقول ھاؤم اقرؤا کتابیہ پس جو کوئی کہ دیا گیا عمل نامہ اپنا ساتھ ہاتھ داہنے اپنے کے پس کہیگا خوشی سے آؤ پڑھو عمل نامہ
میرا کوئی عمل اسمین ایسا نہین جس سے مین شرماؤن تنبیان ہین ہی کہ یہہ کتاب اور ہی سوا کتاب اعمال کے کہ
اسمین بشارت جنت کی ہی پس کیونکر کتاب حفظہ درمیان بندے اور خدا کے ہی اُسے کوئی نہ دیکھیگا نہ پڑھیگا پس وہ
عمل نامے والا کہیگا انی ظننت انی ملٰق حسابیہ تحقیق مین یقین جانتا تھا یہہ کہ مین ملنے والا اور دیکھنے والا
ہون حساب اپنے کو یعنے مجھے معلوم تھا کہ میرا حساب ہوگا اُسکے واسطے مین تیار ہو رہا ہون فھو فی عیشۃ
راضیۃ پس وہ شخص بیچ زندگانی خوشی کے ہی صاف کدورت سے ملا ہوا حرمت اور حشمت سے فی جنۃ عالیۃ
قطوفھا دانیۃ بیچ بہشت بلند کے کہ میوے اسکے نزدیک ہین کہ ہاتھ کھڑے کا بیٹھیکا لیٹے کا اُنہین پہنچیگا
اور رضوان انکو کہیگا کلوا واشربوا ھنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ کھاؤ تم میوؤن سے اور پیو تم شربتون سے
کھانا پینا گوارا سہتا بدلے اُسکے جو کر چکے تم عمل نیک بیچ دنون گذرے ہوؤن کے یعنے دنیا مین یا عوض اسکے جو روزہ
رکھتے تھے تم بیچ دنون گرم کے واما من اوتی کتبہ بشمالہ اور جو کوئی دیا گیا عمل نامہ اُسکا ساتھ بائین ہاتھ
اُسکے کے اعمال بد اپنے دیکھیگا اُسمین فیقول یلیتنی لم اوت کتبیہ پس کہیگا ندامت سے ای کاشکے مین
نہ دیا گیا ہوتا عمل نامہ اپنا اور نہ دیکھتا مین تا برملا فضیحت نہوتا ولم ادر ما حسابیہ اور کاشکے نجانتا مین آج کے دن
کیا ہی حساب میرا کیونکہ حاصل نہین مجھکو سوا عذاب اور شدت کے یلیتھا کانت القاضیۃ ای کاشکے یہہ موت جس سے
دنیا مین مرا مین ہوتی تمام کرنیوالی یا حکم کرنیوالی ساتھ فنا ابد کے تا کہ پھر زندہ ہی نہوتا ما اغنی عنی مالیہ دفع کیا مجھسے
عذاب کو مال میرے نے یا اُس چیز نے کہ واسطے میرے تھی مال اور تبع سے ھلک عنی سلطنیہ جاتی رہی مجھسے
سلطنت میری یا گم ہوی مجھہ سے حجت میری کہ دنیا مین جسکا بھروسا تھا پس خطاب ہوگا زبانیہ دوزخ کو کہ خذوہ فغلوہ
پکڑو اس شخص کو پس طوق پہناؤ اُسکو یعنے ہاتھ اُسکے گردن مین باندھہ دو ثم الجحیم صلوہ پس دوزخ مین ڈالدو
اسکو ثم فی سلسلۃ ذرعھا سبعون ذراعا فاسلکوہ پھر بیچ زنجیر آتشی کے کہ پیمایش اُسکی ستر گز ہی ہر ذراع ملک
ہر ذراع ستر باع ہی ہر باع مکے سے کوفہ تک پس داخل کرو اُسکو خوب محکم کہ حرکت نکرسکے اور ذرع کے معنے
یہان پیمایش کی ہین اور ذراع گز ہی یا ساق دست کعب احبار رضی نے کہا کہ اگر تمام دنیا کا لوہا جمع کرین برابر ایک
حلقے اُس زنجیر کے نہو انہ کان لا یؤمن باللہ العظیم تحقیق وہ شخص تھا نہین ایمان لاتا ساتھ اللہ برتر کے نہ
ولا یحض علی طعام المسکین اور نہین رغبت کرتا تھا اوپر کھلانے فقیر کے فلیس لہ الیوم ھھنا حمیم پس نہین
واسطے اُسکے آج اس جگہہ دوست حمایت کرنیوالا ولا طعام الا من غسلین اور نہ کھانا مگر میل اور دھوون دوزخیون کے
سے یعنے پیپ اور لوہو جو بدنون سے دوزخیون کے بہتا ہی لا یاکلہ الا الخاطئون نہ کھاوینگے اُسکو مگر گنہگار اور برے

بڑا گناہ شرک ہے فَلَآ پس نہیں ہے ایسا جو کافر کہتے ہیں کہ قرآن شریف بنایا ہوا محمد کا ہے اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ
قسم کھاتا ہوں میں ساتھ اُس چیز کے کہ دیکھتے ہو تم مشہودات سے وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ اور ساتھ اُس چیز کے کہ نہیں دیکھتے تم
مغیبات سے یا قسم کھاتا ہوں میں اُس چیز کی کہ اوپر زمین کے ہے اور نیچے زمین کے یا اجسام اور ارواح کی یا انس اور جن کی
یا کعبے کی اور بیت المعمور کی یا بر اور بحر کی یا تبلیغ محمد کی اور نزول جبرئیل کی یا آثار رسالت کی اپنے حبیب کے اور انوار
ولایت کی اُسکے اور جواب قسم کا یہہ ہے کہ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ تحقیق قرآن شریف البتہ پڑھنا پیغام پہنچانیوالے
بزرگ کا ہے کہ محمد رسول اللہ امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا جبرئیل علیہ السلام وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ اور نہیں
قرآن شریف کہا ہوا شاعر کا جیسے ابوجہل نااہل کہتا ہے قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ تھوڑا سا ایمان لاتے ہو تم مراد اس سے
ایمان نہ لانا ہے وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ اور نہ قرآن شریف کہا ہوا ساحر کا ہے چنانچہ عقبہ بن ابی معیط گمان کرتا ہے
قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ تھوڑا سا نصیحت پکڑتے ہو تم یعنے پند پذیر نہیں ہوتے تم تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ قرآن شریف اتارا
ہوا ہے پروردگار عالموں کی طرف سے وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ اور اگر افترا کرے محمد صلے اللہ علیہ وسلم
جیسے زعم تمہارا ہے اور جھوٹھ باندھ لیوے اوپر ہمارے بعضے باتیں لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ البتہ پکڑیں ہم اُسکا داہنا ہاتھ یعنے اُس
قوت اور توانائی سلب کرلیں ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ پھر کاٹ ڈالیں ہم اُس سے رگ دل اُسکے کی یعنے اُسے ہلاک
کریں ہم فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ پس نہ ہووے تم میں سے کوئی اُسے باز رکھنے والا اُس ہلاکت کو وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ
لِّلْمُتَّقِيْنَ اور تحقیق قرآن شریف البتہ نصیحت ہے واسطے پرہیزگاروں کے کہ یہہ اُسپر یقین کرتے ہیں وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ
مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ اور تحقیق ہم البتہ جانتے ہیں یہہ کہ تم میں سے بعضے جھٹھلانیوالے ہیں قرآن شریف کو وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ اور تحقیق قرآن شریف البتہ پچھتاوا ہے اوپر کافروں کے روز قیامت میں کہ ثواب اہل قرآن کا دیکھینگے نہ
وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ اور تحقیق قرآن شریف البتہ درست ہے بے شک حق تعالی کی طرف سے نازل ہوا فَسَبِّحْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الْعَظِيْمِ پس پاکی بیان کر ساتھ نام پروردگار اپنے بڑے کے فرد صفات ناسزا سے اُسکی کر تنزیہ ای رافت
رکھہ اپنا ورد نام حضرت حق کو بقصد عظمت سورۂ معارج مکی ہے اور چوالیس آیتیں ہیں اور دو سو سترہ کلمے ہیں اور
آٹھہ سو ایک سٹھہ حرف ہیں اور دو رکوع ہیں اسال ۲ قال الذین فواصل اسکی جعلنا ہم ہیں اور نظم اور تطبیق اسکی
ساتھ سورۃ الحاقہ کے یہہ ہے کہ افتتاح دونوں کی ساتھ ذکر قیامت کے واقع ہے فقط

سورۃ المعارج مکیۃ وہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اربعون واربع آیۃ

لکھا ہے کہ نضر بن حارث نے مسجد حرام کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا کہ خدایا اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم برحق ہیں اور جو کہتے
ہیں وہ تیری طرف سے ہے تو پتھر آسمان سے سر پر اُس شخص کے برسا اور عذاب الیم میں مبتلا فرما یہہ آیت نازل ہوئی
کہ سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ پوچھا ایک پوچھنے والے نے عذاب کو کہ ہونے والے ہیں لِّلْكٰفِرِيْنَ واسطے کافروں کے

کہ قتل ہو رہی دنیا مین اور عذاب الیم ہی آخرت مین کہتے ہین یہہ سائل ابو جہل تھا یا اہل تھا کہ اسنے کہا فاسقط علینا
حجارۃ من السماء کسفا یعنے ڈال دے اوپر ہمارے پتھر آسمان سے ایک ٹکڑا اور ایک قول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے چاہا اور شتاب کی لئے عذاب کی اور ہر تقدیر لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج نہین کوئی اس عذاب کو
دفع کرنیوالا کہ اٹھا دے اسکو اللہ کی طرف سے کیونکہ ارادہ ازلیہ متعلق ہوا ہی ساتھہ اسکے اور ارادہ الٰہی دفع نہین ہوتا اور
وہ اللہ کیسا ہی کہ صاحب درجون بلند کا ہی اور وہ درجے غرفے بہشت کے ہین جو واسطے اپنے دوستون کے مہیا کئے
ہین یا مصاعد ہین جو واسطے صعود کلمات طیبات کے مقرر فرمائے ہین تعرج الملٰئکۃ والروح الیہ چڑھتے ہین فرشتے
اور جبرئیل یا قوم اعظم فرشتگان طرف امر الٰہی کے یعنے اس مقام پر کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی فی یوم کان مقدارہ
خمسین الف سنۃ بیچ اسدن کے کہ ہی اندازہ اسکا پچاس ہزار برس سالہا دنیا سے یعنے اگر کوئی آدمی
سیر کرے دنیا سے وہان تک کہ محل امر ملائکہ ہی پچاس ہزار برس مین پہنچے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا
کہ مراد اس سے روز قیامت ہی کہ کافرون پر اسقدر بڑا ہوگا اور لکھا ہی کہ میدان قیامت مین پچاس موقف ہونگے
ہر موقف مین خلائق کو ہزار سال ٹھہراینگے فتوحات مکیہ مین ہی کہ ہر اسم کا اسماء الٰہی سے ایکدن ہی خاص کہ تعلق ہوا
اسکے رکھتا ہی قرآن شریف مین دو دن انمین سے مذکور ہین ایک یوم الدین کہ ہزار سال کا ہی دوم یوم ذی المعارج کہ پچاس
ہزار برس کا ہی اور بیان ایام اسما اور سنین ابدیہ و سرمدیہ ان اوراق مین نہین سماتا فرد کر یا بیان یہہ ذات الٰہی
کا کام ہی نہ کلک شاقی ورق نہ سیاہی کا کام ہی فاصبر صبرا جمیلا پس صبر کر اوپر جھٹلانے منکرون کے صبر کرنا اچھا
جسمین جزع اور قلق اور شکایت نہو انھم یرونہ بعیدا تحقیق کافر دیکھتے ہین روز قیامت کو دور امکان سے یعنے کہتے
ہین نہ ہی نہوگا جیسے عرف مین کہتے ہین فلانا کام واقع ہونا دور ہی یعنے محال ہی ونرٰہ قریبا اور ہم دیکھتے ہین
قیامت کو نزدیک بوقوع یوم تکون السماء کالمہل جسدن کہ ہوگا آسمان مانند تلچھٹ تیل کے یعنے گل جائیگا وتکون
الجبال کالعہن اور ہوینگے پہاڑ مانند پشم دھنی ہوئی کے ولا یسئل حمیم حمیما اور نہ پوچھیگا کوئی دوست کسی
دوست کو یا نہ پوچھا جاویگا کوئی دوست گناہ دوست اپنے سے غرض ہر ایک کو اپنے عمل سے سوال کرینگے کسی کو کسی کے
کامون سے نہ پوچھینگے یبصرونہم دکھلائے جاوینگے وہ دوستون اپنون کو یعنے ہر ایک اپنے دوست کو پہچانیگا
اور اسکا احوال دیکھیگا اور جانیگا کہ ہر ایک اپنے ہی عمل مین پکڑا گیا ہی یود المجرم لو یفتدی من عذاب یومئذ
ببنیہ دوست رکھیگا اور آرزو کریگا کافر کاشکے بدلا دیو عذاب اسدن کے سے ساتھہ بیٹون اپنے کے یعنے فدا کرے اپنے
عوض اپنے بیٹون کو جو سب سے بڑے عزیز تھے دنیا مین اسکو کہ وہ عذاب کھینچین اور یہہ چھوٹ جائے وصاحبتہ واخیہ
اور فدیہ دے زن اپنے کو کہ یار اور ہمراز اسکی تھی اور بھائی اپنے کو کہ ہم پشت اور مددگار اسکا تھا وفصیلتہ التی تؤویہ
اور کنبے اپنے کو جو جگہہ دیتے ہین اسکو دنیا مین نزدیک اپنے یعنے دنیا مین اسکی جائے پناہ تھے ومن فی الارض جمیعا

جوروں سے اور کنیزکوں سے ستر گاہ کی محافظت نہیں کرتے فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ پس جو
کوئی چاہے مکان خلوت کو سوا اسکے کہ بیان کئے پس یہہ لوگ وہی ہیں حد سے نکل جانیوالے اور عملی ذکور اور بہائم
کی اور بقول بعضے استمتاع بالید داخل اعتدا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ اور وہ لوگ کہ وہ واسطے
امانتوں اپنی کے رعایت کرنیوالے ہیں خواہ امانت خلق ہو خواہ پیمان کردگار کہ ملاحظہ امانت گذاری اور وفاداری کا
سب میں درکار ہے شعر امان آتش دوزخ امانت سے ہے وابستہ وفاے عہد و پیمان کر اگر جلنے سے ڈرتا ہے نہ
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ اور وہ لوگ کہ وہ ساتھ شہادتوں اپنی کے قائم رہنے والے ہیں یہہ قرات حفص کی ہے
کہ شہادات بصیغہ جمع پڑھا ہے کیونکہ اسکی قسمیں بہت ہیں اور اور قاریوں نے شہادت بصیغہ مفرد پڑھا وَالَّذِيْنَ هُمْ
عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اور وہ لوگ کہ وہ اوپر نماز اپنے کے محافظت کرنیوالے ہیں کہ آداب اور شرائط بجالاتے ہیں
اور تکرار ذکر صلواۃ ابتدا اور انتہی ان آیات کے دلیل ہے شرف اور فضل اس عبادت کی اوپر تمام عبادات کے اور کہا ہے
کہ وہاں دوام تعلق بفرائض رکھتا ہے اور یہاں محافظت متعلق نوافل ہے اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ یہہ لوگ
کہ ان صفتوں کے ساتھ موصوف ہیں بیچ بہشتوں کے ہیں دن قیامت کے تعظیم کئے گئے اور بزرگی دئے گئے ساتھ ثواب
ابدی کے اور خیر سرمدی کے بعد نزول اس آیت کے مشرک گرداگرد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلقہ زن ہوکر بطور
استہزا کہنے لگے کہ اگر اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم عقبی کے باغوں کی طمع رکھتے ہیں تو ہم بھی امید رکھتے ہیں کہ انسے پہلے
پاویں یہہ آیت نازل ہوئی کہ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ پس کیا وجہ ہے واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے اور
ان صفتوں سے کہ مذکور ہوئیں بے نصیب رہے سامنے تیرے دوڑتے عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ سیدھی طرف سے
اور بائیں طرف سے گروہ گروہ حلقہ مارے ہوئے اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ کیا طمع رکھتا ہے ہر ایک انمیں سے
یہہ کہ داخل کیا جاوے ساتھ مومنوں کے بہشت با نعمت میں یعنے مشرکوں کو داعیہ ہے کہ وہ بقدر ایمان چار یار از جنان میں
داخل ہونگے كَلَّا ہرگز یہہ بات نہیں اور کافروں کو دخول بجنات نہیں اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ تحقیق ہمنے پیدا کیا ہے
انکو اس چیز سے کہ جانتے ہیں یعنے نطفہ آلودہ سے کہ اسکے کسی نوع عالم قدسی سے مناسبت نہیں پس جو کوئی لوث کدورات
سے صاف ہوکر متخلق باخلاق ملائکہ نہو دخول جنت دشوار ہے فَلَآ اُقْسِمُ پس نہیں ایسا جو کافر کہتے ہیں اقسم ہوں میں ساتھ رب
الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ قسم کھاتا ہوں میں ساتھ پروردگار مشرقوں آفتاب کے کہ ہر روز برس کے اور ہی نقطے سے طلوع کرتا ہے
اور قسم کھاتا ہوں میں ساتھ پروردگار مغربوں آفتاب کے کہ ہر دن اور ہی نقطے میں غروب کرتا ہے یا مراد مشارق اور
مغارب نجوم کے ہیں کہ ہر ایک ستارے کا محل نکلنے اور ڈوبنے کا دائرہ افق سے علاحدہ ہے غرض ہر تقدیر پر حق سبحانہ تعالی
قسم کھاکر فرماتا ہے کہ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ تحقیق ہم البتہ قادر ہیں عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ
اوپر اسکے کہ بدل ڈالیں ہم یعنے ان مشرکوں کو ہلاک کر کر اور مخلوق انکی عوض پیدا کریں بہتر انسے اور فرمانبردار تر اور نہیں

ع

ہم عاجز کئے گئے یعنے ہمپر کوئی سبقت نہین کرسکتا کہ ہم کسی امر کا ارادہ کرین اور وہ کچھ اور کرے فذرہم یخوضوا
ویلعبوا حتی یلاقوا یومہم الذی یوعدون پس چھوڑ دے انکو کہ جھگڑین باطل مین اور کھیلین دنیا مین یہان
تک کہ ملاقات کرین دن اپنے سے جو وعدہ دئے گئے ہین ساتھ اسکے کہ بدر ہے یا قیامت ہے اور حکم اس آیت کا
ساتھ آیت قتال کے منسوخ ہے یوم یخرجون من الاجداث سراعا جسدن نکلینگے وہ قبرون سے روتے ہوئے باجابت
دعوت اسرافیل کانہم الی نصب یوفضون گویا کہ وہ طرف تھانون بتون کے یا علم رایاکے دوڑتے ہین ذلیل جیسے سپاہ
پراگندہ جو نشان اپنا کھڑا دیکھین اور اسکے تلے دوڑکر جمع ہوجاوین ابن عامر اور حفص نے النصب بالضم پڑھا ہے اور باقی
قاریون نے بالفتح اور سکون صاد خاشعۃ ابصارہم ترہقہم ذلۃ نیچے ہونگی آنکھین انکی یا صاحب دیدہ سر جھکائے ہوئے
ڈھانکتی ہوگی انکو ذلت اور خواری ذلک الیوم الذی کانوا یوعدون یہہ ہے وہ دن کہ دنیا مین تھے وعدہ دئے جاتے
سورۃ نوح انتیس آیتین ہین مکے مین نازل ہوئی ہے فواصل اسکی منا ہین دوسو چوبیس کلمے نوسو انسٹھ حرف
ہین دو رکوع ہین انا ارسلنا قال نوح اور ربط اسکا ساتھ معارج کے ظاہر ہے کہ دونون مین ذکر عقاب کفار اول اور آخر ہے

سورۃ النوح مکیۃ وہی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | عشرون وثمانی آیۃ

انا ارسلنا نوحا الی قومہ ان انذر قومک من قبل ان یاتیہم عذاب الیم تحقیق بھیجا ہمنے نوح علیہ السلام کو طرف
قوم اسکے کہ ال قابیل سے تھے یہہ کہ ڈرا قوم اپنی کو پہلے اس سے کہ آوے انکو عذاب دردناک یعنے درد دینے والا کہ
طوفان ہے یا عذاب آخرت قال یقوم انی لکم نذیر مبین کہا نوح علی نبینا و علیہ السلام نے ای قوم میری تحقیق مین
واسطے تمہارے ڈرانیوالا ہون ظاہر اور ڈراتا ہون مین تمکو ان اعبدوا اللہ واتقوہ واطیعون یہہ کہ عبادت کرو اللہ
کی ساتھ یگانگی کے اور ڈرو عذاب اسکے سے یا پرہیز کرو نافرمانی اسکے سے اور فرمانبرداری کرو میری جو مین تمہین
حکم کرون اور منع کرون یغفر لکم من ذنوبکم ویؤخرکم الی اجل مسمی تاکہ بخشے اللہ واسطے تمہارے بعضے گناہ
تمہارے کہ پہلے اسلام سے تمنے کئے ہین اور ڈھیل دے تمکو عذاب اور ہلاکت سے ایکوقت مقرر تک کہ مدت زندگانی
کی پوری ہوجاوے ان اجل اللہ اذا جاء لا یؤخر تحقیق وعدہ خدا کا جب آتا ہے نہین ڈھیل دیا جاتا یعنے جو مدت
کہ خدا تعالی نے تقدیر فرمائی ہے جب وہ پوری ہوئی ہے جسطرح سے کہ اسنے مقرر ٹھہرائی ہے پھر پیچھے نہین ہٹتی
اور توقف کو اسمین راہ نہین ہے مطلع وقفہ کا مہلت کیسی ڈھیل کدھر تاخیر کہان بندے کی تدبیر سے رافت
ٹلتی ہے تقدیر کہان لو کنتم تعلمون اگر ہو تم ساتھ فکر اور نظر کے جانتے تو یہہ بات بھی سمجھو کہ اجل الہی مین تاخیر
نہین غرض نوح علی نبینا و علیہ السلام نے ساڑھے نوسو برس لوگون کو دعوت کی ایمان نہ لائے اور انسے آزار وایذا
پیش آئے آخر تنگ آکر قال رب انی دعوت قومی لیلا ونہارا کہا ای پروردگار میرے تحقیق مین نے بلایا مین نے
قوم اپنی کو طرف طاعت عبادت کے رات اور دن فلم یزدہم دعائی الا فرارا پس نہ زیادہ کیا انکو پکارنے میرے نے مگر بھاگنا

ایمان

ایمان اور طاعت سے وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا
اور تحقیق میں نے جب پکارا انکو طرف توحید اور عبادت کے تو کہ بخشے تو انکو سبب قبول اسکے کے کین انھون نے انگلیان
اپنی بیچ کانون اپنون کے اور راہ سننے کا بند کرلیا اور اوڑھ لئے کہ کپڑے اپنے تو کہ مجھے نہ دیکھین اور کھڑے ہو گئے کفر اور
معصیت پر اور تکبر کیا متابعت میری سے بڑا تکبر کرنا ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا پھر تحقیق مین نے دعوت کی انکو پکار کر مجلسون
انکے ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا پھر تحقیق مین نے ظاہر کیا واسطے بعضون انکے کے یعنے مکرر اسکا دعوت کی
اور چھپا کر کہا مین نے واسطے بعضون انکے کے چھپا نا کر یعنے جسطرح کہ ہو سکا مجھ سے طریقہ دعوت کا چھوڑا خلوت اور
جلوت مین سرًا و علانیہ انکو طرف حق کے بلایا اور جب تمہاری بیری نے منہہ انکا بند کیا اور عورتون کو انکے عقیم کیا
تو وہ میری طرف رجوع ہوے فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ پس کہا مین نے بخشش مانگو پروردگار اپنے سے یعنے توبہ کرو
کفر سے اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا تحقیق خدا ہی بخشنے والا توبہ کرنیوالون کا اور جو توبہ کروگے یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا بھیجیگا
ابر کو اوپر تمہارے برسنے والا وَّیُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا اور مدد دیوےگا تمکو ساتھ
مالون کے اور بیٹون کے یعنے مال اور اولاد تمھین بہت دیگا اور کریگا واسطے تمہارے باغ میوہ دار اور کریگا واسطے
تمہارے نہرین جاری سمجھ لیجئے کہ یہہ اسوقت کہا تھا کہ سات برس سے مینہہ نہین برسا تھا نہرین سوکھ گئین تھین
باغ خشک ہو گئے تھے میوہ نہین اترتا تھا عورتون کو حیض نہین آتا تھا اولاد ہونی موقوف ہوئی تھی امیدوار کیا
اور کہا کہ اگر تم ایمان لاؤ یہہ سب نعمتین تمکو ملین مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا کیا ہی واسطے تمہارے کہ نہین
اعتقاد کرتے واسطے خدا کے بزرگی کا اور عظمت کا کہ اس سے ڈرو اور نافرمانی سے بچو اور کیا ہی کہ عظمت اسکی سے
نہین ڈرتے وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا اور حال آنکہ تحقیق پیدا کیا تمکو طرح طرح سے خلق اور خلق مین یا نطفہ سے علقہ کیا
علقہ سے مضغہ مضغہ سے تا آخر اور یہہ دلیل قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ ہی اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ
سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا کیا نہین دیکھا تمنے کہ کیونکر پیدا کیا ہی اللہ نے سات آسمانون کو اوپر نیچے وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ
نُوْرًا اور کیا چاند کو بیچ ایک کے انمین سے روشن بعضی تفسیرون مین ہی کہ جرم قمر کا آسمان دنیا مین ہی اور
نور اسکا چمکتا ہی سب آسمانون مین جیسے زمین مین چمکتا ہی اور انکو روشن کرتا ہی وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا
اور کیا سورج کو چراغ اہل زمین کا جیسے چراغ ظلمت کو گرد اگرد اپنے سے دور کرتا ہی ایسے ہی آفتاب تیرگی
شب کو عرصہ زمین سے محو کرتا ہی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اسیواسطے چراغ کہا ہی کہ نور آپ کا تاریکی
کفر اور نفاق کو عرصہ عالم سے زائل کرتا ہی نظم ظلمت کدہ جہا مین تو نے روشن کیا چراغ دین کا ہوتا جو نہ نور
شرع تیرا رستہ ملتا کسی یقین کا وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا اور اللہ تعالی نے اگایا تمکو یعنے شجر وجود پدر
تمہارے کو کہ آدم علیہ السلام ہین زمین سے پس اوگے آدم خاک سے اوگنا کر اور جو باپ ہمارے خاک سے پیدا ہوئے تو ہم سب

خاکی ہوئے ثُمَّ یُعِیْدُکُمْ فِیْهَا وَیُخْرِجُکُمْ اِخْرَاجًا پھر لیجاویگا تمکو بیچ زمین کے یعنے بعد موت کے قبر مین لاویگا اور نکالیگا تمکو قبر سے
ایک طرح کا نکالنا واسطے حساب اور جزائے اعمال کے وَاللّٰهُ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا اور اللہ نے کیا ہے واسطے
تمھارے زمین کو مانند فرش بچھے ہوئے کے لائق آرام اور خرام کے لِتَسْلُکُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا تو کہ چلو تم زمین سے
براستہا کشادہ بعد اس نصیحت اور پند کے عوام لوگ قوم نوح علیہ السلام کے مقابل ہوئے اور خواص اور روسا کو
بھگانے لگے یہان تک کہ پہلے سے بھی بدتر اور جفاکار تر ہوکر عصیان اور طغیان دکھانے لگے قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ
عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗ اِلَّا خَسَارًا کہا نوح علیہ السلام نے بعد مناجات اس حال کے اے
پروردگار میرے تحقیق اُنھوں نے یعنے عامہ امت میری نے نافرمانی کی میری اور پیروی کی اس شخص کی کہ نہ زیادہ
کیا اسکو مال اُسکے نے اور اولاد اسکی نے مگر ٹوٹا دنیا کا یعنے کہا نمانا متابعت کی اپنے سرداروں کی کہ مغرور تھے مال
اور اولاد پر وَمَکَرُوْا مَکْرًا کُبَّارًا اور مکر کیا مہتران قوم نے مکر بہت بڑا کہ سفلوں اور کمینوں کو اپنی طرف کرکر مجھے ایذا
پہنچانے کی حرص دلوائی وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَکُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ وَنَسْرًا
اور کہا اُنھوں نے ہرگز مت چھوڑو معبودوں اپنوں کو اور مت چھوڑو وُدّ کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور یعوق کو
اور نسر کو یہہ سب نام بتوں کے ہین وُد تراشا ہوا تھا بصورت مرد اور سواع بشکل زن اور یغوث بطور گاو اور یعوق
بمثال اسپ اور نسر مشابہ کرکس اور اشہر یہہ ہے کہ یہہ نام پانچ شخصوں صالحون کے تھے جو آدم اور نوح علی نبینا و
علیہما السلام کے درمیان پیدا ہوئے تھے انپر اعتقاد لوگوں کا بہت تھا جب وہ مرگئے تو انکی شکلین سنگ اور چوب کی
تراش کر رکھین یعنی انکی تعظیم کیا کرتے تھے بہت مدت تک انکی پرستش مین مشغول رہے بعد طوفان کے ابلیس
لعین نے وہ شکلین نکال کر اہل عرب کو انکے پوجنے مین مشغول کیا ود کو قبیلہ کلب نے رکھا اور سواع کو قبیلہ ہذیل نے اور
یغوث کو بنی غطیف اور بنی مراد نے اور یعوق کو اہل ہمدان نے اور نسر کو اہل حمیر اور آل ذی الکلاع نے القصہ حضرت
نوح علی نبینا وعلیہ السلام نے جناب الٰہی مین مناجات کی کہ خداوندا اکابر قوم نے اصاغر کو سمجھایا کہ بتون کی عبادت مت
چھوڑو وَقَدْ اَضَلُّوْا کَثِیْرًا اور تحقیق گمراہ کیا روساء قوم نے ساتھہ پرستش بتوں کے بہتوں کو ضعفاے قوم سے وَلَا تَزِدِ
الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا اور مت زیادہ کر ای خدا ظالموں کو مگر ہلاکت اور عذاب مِمَّا خَطِیْٓئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا
نَارًا سبب گناہوں کے قوم حضرت نوح کی ڈبوئی گئی طوفان مین پس داخل کئے گئے آگ مین بیچ قبر کے یا آخرت کے
فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا پس نہ پایا اُنھوں نے واسطے اپنے اُنمین سے جسے خدا ٹھہرایا تھا
سوا اللہ کے مدد دینے والا کہ طوفان سے بچاتا لکھا ہے کہ حق تعالی نے حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام کو خبر کی کہ
اور قوم تمھارے سے کوئی ایمان نہ لاویگا اور اولاد بھی انکی ایمان والی نہوگی پس نوح علیہ السلام نے دعا کی وَقَالَ
نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا اور کہا نوح نے ای پروردگار میرے مت چھوڑ تو اوپر زمین کے

کافرون مین سے بسنے والا مراد اس سے ہلاک عالم ہے کہ کوئی کافر نہ رہے اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ
وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا تحقیق تو اگر چھوڑ دیگا تو اُنکو گمراہ کرینگے بندون تیرے کو یعنے مومنون کو اور نہ جنینگے مگر بدکار کفر
کرنیوالے یعنے جب بالغ ہونگے تو فاجر غادر ہونگے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ اے پروردگار میرے بخش مجھکو اور مان باپ میرے کو اور اُس کسی کو کہ داخل ہو گھر میرے مین ایمان لاکر
اور یا مسجد میرے مین دران حال کہ مومن ہو اور بخش سب ایمان والونکو اور ایمان والیونکو کہ ہووین قیامت
تک باپ حضرت نوح کے ملک بن متوسلخ تھے اور مان بقول نہ الشہر شمخا بنت انوش تھین اور دونون مومن
تھے اسواسطے آپنے اُنکے واسطے دعا مغفرت کی اور مومنین اور مومنات سے مراد یہہ امت مرحومہ ہے ابن عباس رضی
اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جیسی دعا حضرت نوح کی کافرون کے حق مین مقبول ہوئی ویسی ہی اہل ایمان کے حق مین
بھی مستجاب ہوئی ہے پھر دعا حضرت نوح نے کی کہ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا اور مت زیادہ کر ظالمون کو مگر ہلاک
کرنا ساتھ سختی کے سمجھہ لیجئے کہ نام حضرت نوح کا سکن تھا اور نوح اسواسطے انکو کہنے لگے کہ اپنے پر بہت رویتے تھے اور
نوحہ کرتے تھے اور حضرت آدم علیہ السلام کی حیات مین یہہ پیدا ہوے تھے آخر الف اول مین دنیا سے کہ سات ہزار
سال مقدر ہین اور صدر الف ثانی مین دو صد و پنجاہ سالہ تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ یکصد و ہشتاد سالہ تھے کہ انپر
وحی آئے اور ساتھہ شریعت مجددہ کے خلق پر مبعوث ہوئے مشرق سے تا مغرب مانند پیغمبر ہمارے کے علیہ الصلوٰۃ
والسلام پھر نہصد و پنجاہ سال دعوت کی اور کہتے تھے کہ کہو لا الہ الا اللہ ایمان نلائے لوگ مگر تھوڑے سے چنانچہ
حق تعالی نے فرمایا ہے وَمَا اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ اسی یا ستر آدمی ایمان لائے اور پہلے جنسے بت پرستی کی وہ انہین
کی قوم سے تھا اور اسی قوم کے سبب سے طوفان آیا تمام عالم غرق ہوگیا مگر اسی آدمی جو کشتی مین انکے ساتھہ سوار تھے
بچ گئے دو صد و پنجاہ سال یا دو صد و ہفتاد سال بعد طوفان کے حضرت نوح علیہ السلام زندہ رہے اور عمر انکی ہزار
برس کی یا ایک ہزار چار سو پچاس کی یا ستر کی ہوئی کعب احبار نے کتب انبیا سے نہصد و پنجاہ سال نقل کی
ہے اور یہہ قول صحیح ہے چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا
قصہ انکا قرآن شریف مین بارہ سورتون مین مذکور ہے اور درمیان آدم اور طوفان نوح کے دو ہزار دو سو چہل و
دو سال کم و زیادہ کا فاصلہ ہے اور درمیان طوفان اور وفات انکی کے سیصد و پنجاہ سال ہین اور حضرت
ادریس علیہ السلام سے چار سو ستر برس پیچھے یہہ ہوئے اور بیت المقدس مین مدفون ہین بعد انکے تین سو برس
تک انکی شریعت پر لوگ رہے پھر اکثر کافر ہوگئے بعد اسکے حق تعالی نے حضرت ہود کو مبعوث کیا نقل ہے کہ بعد طوفان
کے حضرت نوح نے اپنے بیٹون اور دامادون کو ساتون اقلیمون مین بھیج دیا ایک بیٹے کو اپنے کہ حام نام تھا ہندوستان
کو بھیجا اور وہ سیہ فام تھا اس سبب سے کہ ایک روز نوح علیہ السلام سوتے تھے باد سے پیراہن انکا اُڑا آپ برہنہ

دنیا کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اُسکے وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا اور ہرگز نہ شریک لاوینگے ہم ساتھ پروردگار اپنے کے
کسیکو اصنام اور آلہہ وغیرہ سے جیسے پہلے شریک ٹھہراتے تھے وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا اور تحقیق خدا تعالی بلند ہے
عزت پروردگار ہمارے کی مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا نہ پکڑی اُسنے بی بی چنانچہ بعضے بنی ملیح سے کہتے ہیں اور نہ فرزند
جیسے کہ یہود اور نصاری اعتقاد رکھتے ہیں وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا اور تحقیق تھے کہ کہا کرتے تھے
بیوقوف ہمارے اوپر اللہ سبحانہ کے زیادتی کہ نسبت بی بی اور ولد کی اُس جناب مقدس کو کرتے تھے وَّاَنَّا
ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اور تحقیق ہم گمان کرتے تھے کہ ہرگز نہ کہینگے آدمی اور جن اوپر اللہ کے جھوٹھ
اسواسطے جو کچھ سفیہ ہمارے کہتے تھے ہم باور کرتے تھے جب قرآن شریف کو سنا ہمنے کھل گیا ہمپر کہ انہوں نے محض جھوٹھ
جناب الٰہی پر باندھا تھا وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا اور تحقیق تھے
کتنے مرد آدمیوں سے کہ بعضے مقاموں پر پناہ پکڑتے تھے ساتھ مردوں کے جنوں سے پس زیادہ کیا آدمیوں نے
جنوں کا اس پناہ پکڑنے کے سبب سے تکبر اور سرکشی اور جہل یہانتک کہ جن کہنے لگے ہماری بزرگی ایسی ہے کہ آدمی ہم سے
مدد چاہتے ہیں اور پناہ ساتھ ہمارے پکڑتے ہیں اور یہہ قصہ اسطرح ہے کہ جو کوئی بیابان ہولناک میں پہنچتا تھا
کہتا تھا پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ سید اس وادی کے شر اور آفتوں سے اور اعتقاد انکا یہہ ہوتا تھا کہ ہم اس استعاذہ کے
سبب سے رات کو امن میں رہینگے اور اہل مکہ جو جنگل وحشتناک میں جاتے تھے تو کہتے تھے اعوذ بجدلقیۃ بن بدر من شر
ہذا الوادی وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا اور تحقیق آدمیوں نے کہ کافر تھے گمان کیا جیسا گمان کیا
تھا تمنے اے جنو یہہ کہ نہ اُٹھاویگا خدا کسی کو مردوں سے واسطے حساب اور جزا کے وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ
حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا اور تحقیق ٹٹولا ہمنے آسمان کو اور باتیں چرانے کو اوپر گئے ہم اور چاہا ہمنے کہ اُسمیں در آویں پس پایا
ہمنے آسمان کو بھرا ہوا چوکیداروں سخت سے یعنے فرشتوں سے کہ جنوں کے منع کرنے کو مقرر ہیں اور ستاروں درخشندہ
آتش فشاں سے جو واسطے رجم شیاطین کے متعین ہیں وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ اور تحقیق تھے ہم
کہ بیٹھا کرتے تھے آسمان میں سے نشست گاہوں میں واسطے سننے کے آسمان کی خبریں یعنے قبل بعثت پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے آسمان پر جاتے تھے ہم اور اُن مقاعد میں جو خالی حرس اور شہب سے تھے بیٹھے تھے ہم فَمَنْ
يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا پس جو کوئی جن سے طلب سننے کی کرتا ہے اب پاتا ہے واسطے اپنے شعلے گھات
لگائے ہوئے واسطے جلانے اُسکے وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا
اور تحقیق نہیں جانتے ہم کہ بدی اور برائی ارادہ کی گئی ہے حراست آسمان سے ہمارے وہاں سے بھگانے دینے میں
ساتھ اُن لوگوں کے کہ بیچ زمین کے ہیں آدمی یا ارادہ کیا ہے ساتھ اُنکے پروردگار اُنکے نے بھلائی اور خیر کا وَّاَنَّا مِنَّا
الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ اور تحقیق بعضے ہم میں سے نیک کار ہیں مسلمان اور بعضے ہم میں سے فروتر اس سے ہیں

كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا ہین ہم صاحب طریقون کے اور مذہبون متفرق اور مختلف کے معالم مین حسن بصری رضی اللہ عنہ سے
منقول ہے کہ جیسے آدمیون مین مذاہب مختلف ہین کوئی قدریہ ہے کوئی جبریہ ہے کوئی رافضی کوئی خارجی ایسے ہی جنون
مین بھی ہین وَأَنَّا ظَنَنَّا أَنْ لَنْ نُعْجِزَ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ وَلَنْ نُعْجِزَهُ هَرَبًا اور تحقیق جانا ہمنے کہ ہرگز نہ عاجز کرینگے ہم خدا کو جہان
ہونگے ہم بیچ زمین کے اور نہ عاجز کرینگے ہم اسکو بھاگ کر اطراف آفاق مین یا حوالی کوہ قاف مین یعنے کسی کام مین جبکہ
ایک مقام مین یا بھاگ کر جبال و آجام مین اسے عاجز نہین کرسکتے وَأَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَىٰ آمَنَّا بِهِ اور تحقیق جس وقت
کہ سنی ہمنے ہدایت یعنے قرآن کہ سبب ہدایت جہان ہے ایمان لائے ہم ساتھ اسکے یعنے قرآن کے یا اس شخص کے کہ جس سے
سنا ہمنے قرآن شریف کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین نظم ہین رسول اللہ نبی جن و انس حق نے بھیجا ہے بہر یک
نوع و جنس باعث ایجاد عالم ہین وہی موجب بنا د آدم ہین وہی وہ ہوتے گر تو ہوتا کون یہان ہے انہین کیواسطے کون
و مکان فَمَنْ يُؤْمِنْ بِرَبِّهِ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَلَا رَهَقًا پس جو کوئی ایمان لاوے ساتھ پروردگار اپنے کے پس نہین
ڈرتا وہ نقصان جزا سے اور نہ زیادتی ظلم سے وَأَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ اور تحقیق بعضے ہم مین سے مسلمان
ہین ایمان لائے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر اور بعضے ہم مین سے ظلم کرنیوالے ہین اپنے نفسون پر کہ شرک لاتے ہین
فرمان الہی کو قبول نہین کرتے فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَٰئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا پس جو کوئی اسلام لایا جیسے ہم اسلام لائے ہین پس اس
گروہ نے قصد کیا راہ راست کا اور وہ اس راہ مقصود کو پہنچ جاوینگے وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا اور جو ظالم
ہین پس ہین وہ واسطے دوزخ کے لکڑیان کہ انسے دوزخ دہکایا جاویگا جیسے کافر دوزخ کے ایندھن ہین وَأَنْ لَوِ اسْتَقَامُوا
عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقًا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ط اور دوسری وحی کی گئی ہے طرف میرے یہہ کہ اگر قائم
ہووین اہل مکہ اوپر راہ راست کے یعنے ایمان لاوین البتہ پلاوین ہم انکو پانی وافر بعد قحط اور خشک سالی کے یعنے روزی انپر
فراخ کرین یا اگر جن اسلام پر استقامت کرین تو انپر ابواب نعمت کشادہ کرین یعنے وعید آخرت سے امن دین کہ اس سے بڑی
کوئی نعمت نہین ہے اور بعضون نے عام کہا ہے یعنے جن و انس اگر مستقیم ہون اسلام پر تو بوسعت معیشت انکو سرفراز کرین تاہم
تو کہ آزماوین ہم انکو بیچ اسکے کہ شکر ہمارا اسطرح کرتے ہین وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ٥ اور جو
شخص اعراض کرتا ہے یاد کرنے نعمت پروردگار اپنے سے اور شکر گذاری نہین کرتا داخل کریگا اسکو اللہ تعالی عذاب سخت
مین کہ فرح اور راحت اسمین نہوگی وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا اور وحی کی گئی ہے طرف میرے یہہ کہ
مسجدین واسطے خدا کے ہین پس مت پکارو ساتھ اللہ کے کسیکو جیسے یہود اور نصاری کنیسون اور صومعون اپنون مین عزیر
اور مسیح کو ساتھ الوہیت کے یاد کرتے ہین اور جیسے مشرک کہ جو الی بیت الحرام مین کہتے ہین لبیک لبیک لا شریک لک
الا شریکا ہو لک اور ہر او مسجد سے تمام روئے زمین ہے کہ مسجد کر دی ہے واسطے میرے پس تمام جہانین کسی جگہہ کسی مکان
مین یاد اور دستان مین کسی کو شریکت نہ دو اور اسیکا خالص ذکر کرو فقط زبان و دل سے ذکر اور دھیان اسکا ہو ہر جگہ

جو عادت ہو تو ایسی ہو عبادت ہو تو ایسی ہو وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا اور تحقیق جو وقت
کہ کھڑا ہوا بندہ خدا کا یعنے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بطن نخلہ میں پکارتا ہے خدا کو اور نماز پڑھتا ہے اور جب قرأت اسکی
سنتے ہین نزدیک ہوتے کہ ہوں اوپر اسکے حلقہ حلقہ کثرت ازدحام سے سمجھ لیجئے کہ حق تعالی نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کو عبد فرمایا اسمین بہت نکتے ہین آثار مین وارد ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی نام اس سے خوشتر نہین معلوم ہوتا
تھا اسواسطے کہ جیسے آپ قائم عبادت اور عبودیت پر تھے کسکو طاقت ہے کہ اقامت اسقدر کرسکے لہذا وقت عروج کے
منازل ملکی پر ساتھ اسی نام کے موسوم ہوئے کہ سبحان الذی اسری بعبدہ اور ہنگام نزول قرآن مدارج فلکی سے بھی ساتھ
اسی نام کے ممتاز ہوئے کہ تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ نظم بندگی ہے موجب سرخندگی بندگی کر بندگی کر
بندگی بندگی سے اور کچھ ہنر نہین اس سے کھلتا ہے رہ سیر یقین سربلندی ہے اسی پستی کے بیچ یہ نیستی ہے یہہ عجب ہستی
کے بیچ بند پندار و خودی سے جو چھٹا فی الحقیقت بس وہی بندہ ہوا بندۂ حق ہوا اور اپنا بند بند بندگی مین صرف کرا ہی ہوشمند
غیر حق کے بند سے آزاد ہو دو جہان مین را فقا ہیر شاد ہو کفار مکے کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ یہہ کیا کام
تمنے اختیار کیا ہے اس سے اگر باز آؤ تو تمکو ہم پناہ دین اور حمایت کرین یہہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ
وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا کہہ مشرکون کو کہ بہر حال سوا اسکے نہین کہ پکارتا ہون مین پروردگار اپنے کو یعنے اسکی عبادت کرتا ہون
اور نہین شریک بناتا ہون ساتھ اسکے کسیکو قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا کہہ کہ تحقیق مین نہین مالک ہوں مین
واسطے تمھارے ضرر کو اور نہ بھلائی پہنچانے کو یعنے مین بندہ ہون اور کام بندے کا بندگی ہے اپنے مولی کی قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ
مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ کہہ کہ تحقیق مجھکو نہ پناہ دیگا مجھکو عذاب خدا سے کوئی یعنے اگر حق تعالی چاہے عذاب کرنا تو کوئی حمایت
نہ کرسکیگا وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ہ اور ہرگز نہ پاؤنگا مین سوا اسکے جگہہ پناہ کی کہ منہہ اسکی طرف لاؤن
اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ مگر پہنچاتا ہون مین تمکو پہنچانا کہ کفایت کرے مجھین اللہ کیطرف سے اور پہنچاتا ہون مین پیغام اسکے
بھیجے ہوئے وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی بیچ عبادت اسکی کے
اور نافرمانی کرے رسول اسکے کی بیچ امر اور نہی کے پس تحقیق واسطے اسکے ہے آگ دوزخ کی ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اسکے ہمیشہ
بن چھٹکارے کے اس سے اور آج کافر تجھے ضعیف اور بے یار جانتے ہین اور نافرمانی تیری کرتے ہین حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا
یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ہ یہان تک کہ جب دیکھینگے جو کچھ کہ وعدہ دیئے جاتے ہین دنیا مین
مثل واقعہ بدر کے یا آخرت مین پس شتاب جان لیوینگے جب عذاب موعود دیکھینگے کہ گروہ مومنون اور کافرون سے کون ناتوان
تر ہے مددگاری کی جہت سے اور کون ہے کمتر عدد کی راہ سے کافر بعد نزول اس آیت کے کہنے لگے کہ یہہ موعود کب واقع ہوگا
حق تعالی نے فرمایا کہ قُلْ کہہ ای دوست کہ جو وعدہ کیا گیا ہے وہ راست اور درست ہے لیکن وقت اسکا مجھے معلوم
نہین اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا ہ نہین جانتا مین آیا نزدیک ہے جو کچھ وعدہ دیئے جاتے ہو تم

عذاب ہے یا مقرر کیا ہے واسطے اُسکے پروردگار میرے نے زمانہ دور عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا وہی ہے جاننے والا
غیب کا پس نہیں خبردار کرتا اوپر غیب اپنے کے کہ مخصوص ساتھ علم اُسکے کے کسی کو اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّہٗ
یَسْلُکُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ رَصَدًا مگر جس کسیکو کہ پسند کرتا ہے پیغمبروں میں سے اُسکو بعضے غیب کی باتوں سے آگاہ کر دیتا ہے
تا کہ معجزہ اُسکا ہو اور مراد یہاں رسول سے ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہیں پس تحقیق حق سبحانہ چلاتا ہے آگے اُس
رسول کے سے اور پیچھے اُسکے سے نگہبان فرشتوں میں سے لِیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّہِمْ تو کہ جانے یہہ
تحقیق پہنچا دیئے جبرئیل نے اور اور فرشتوں نے جو وقت نزول وحی کے اُسکے ساتھ ہوتے ہیں پیغام پروردگار اپنے کے بغیر تغیر
تبدیل کے وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْہِمْ وَاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اور گھیر لیا ہے علم الٰہی نے اور شامل ہوا ہے ساتھ اُس چیز کے جو
نزدیک پیغمبر اور فرشتوں کے ہے اور گن لیا ہے ہر چیز کو از روے عدد یہاں تک کہ قطرے باران کے اور ریت بیابان کا
سب اُسکے شمار میں ہے مراد اس سے بیان کمال علم حق تعالیٰ ہے اور اظہار اُسکے احاطے کا ہے تمام معلومات پر کہ کوئی
معلوم مطلقا دائرہ علم اُسکے سے خارج نہیں فرد ذرہ ذرہ کا علم اُسکو ہے اُس سے مخفی نہیں ہے کوئی شے سورۃ
مزمل مکی ہے بیس آیتیں ہیں دو سو پچہتر کلمے آٹھ سو اٹھتر حرف ہیں دو رکوع ہیں یٰاَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ ۲ اِنَّ رَبَّکَ یہہ
رکوع آخر کا ایک آیت کا ہے سارا فواصل اسکی لما ہیں اور تطبیق اُسکی ساتھ سورت جن کے ظاہر ہے کہ افتتاح
دونوں کے بخطاب پیغمبر ہے

سورۃ المزمل مکیۃ — وھی عشرون آیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر جب نئی نئی وحی آئی تھی تو نماز پڑھا کرتے تھے اور اپنے آپکو کملی میں چھپائے
رکھتے تھے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ وہ مثل چادر شمی کے تھی چودہ گز کی آدھی میں اوڑھے
تھی آدھی آپ اوڑھے ہوئے نماز پڑھا کرتے تھے حق تعالیٰ نے انکو فرمایا یٰٓاَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ اے کملی اوڑھنے والے
اور بعضوں نے کہا ہے کہ زمل کے معنے حمل کے یہاں ہیں یعنے اے اٹھانیوالے بار نبوت کے قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا کھڑا رہا
کر رات کو نماز میں مگر تھوڑا سمجھ لیجئے کہ مبداء اسلام میں قیام شب آپ پر فرض تھا یعنے رات کو اٹھنا اور نماز پڑھنا
آدھی رات سے اُٹھنا یا تہائی رات سے زیادہ دو تہائیوں رات کے پچھلی سے ان تینوں مقداروں میں اختیار تھا چنانچہ حق تعالیٰ
فرماتا ہے کہ رات کو واسطے نماز کے اٹھ تھوڑا کہ وہ نِّصْفَہٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا آدھی رات ہے یا کم کرے آدھی
رات میں سے تھوڑا کہ تہائی رات کو پہنچے اور اس سے کم نہ چاہیے کہ مرتبہ ادنی ہے اَوْ زِدْ عَلَیْہِ یا زیادہ کرے اوپر آدھی
رات کے دو تہائیوں تک کہ مرتبہ نہایت اور اعلی ہے وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا اور آہستہ آہستہ یعنے واضح پڑھ قرآن
شریف کو واضح پڑھنا کہ ہر ایک سننے والا سمجھے جناب امیر المومنین علی مرتضی سے منقول ہے کہ ترتیل حفظ وقوف اور
ادائے حروف ہے اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا تحقیق ہم شتاب وحی کرینگے اور ڈالینگے ہم اوپر تیرے بات

بھاری جسکے اُٹھانے مین مکلفون پر تکلیف شاقہ ہو یا بھاری ہو امر اور نہی و وعدے اور وعید حلال اور حرام حدود اور احکام کے
سبب سے یا گران ہو سماع اُسکا کافرون پر اور ثقل اُسکا منافقون پر یا ثقیل ہو ثواب اُسکا میزان مین اور بعضون نے
کہا ہے کہ یہہ معنی ہین کہ ثقیل ہو اوپر تیرے القا اُسکا اور یہہ سخت تر اقسام وحی سے تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
آواز کنٹالے کے سی سنتے تھے اُسوقت ثقل تمام آپ پر واقع ہوتا تھا چنانچہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے منقول ہے کہ ایام سرما مین جب اس قسم کی وحی آپ پر آتی تھی تو جبین مبین سے قطرات عرق کے ٹپکنے لگتے تھے
اور اُسوقت اگر اونٹ پر سوار ہوتے تو دست و پائے شتر خم ہو جاتے اور اگر تکیہ لگائے ران پر کسی اصحاب کے ہوتے تو اسکو خوف
ران ٹوٹنے کا ہوتا اور اسدم گل رخسار آپ کا افروختہ ہو جاتا تھا لیکن آمد وحی سے ہوتے تھے وُہ تنداں ایسے غنچہ ہو باد
بہاری سے شگفتہ جیسے بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ قرآن شریف نفس الامر مین مفصل ہے چنانچہ خود خدا تعالی
فرماتا ہے کتاب فصلت آیاتہ اور یہہ نسبت بجمیع کتب منزلہ سماویہ مجمل ہے کیونکہ مصدق اور مطابق اُن سب کا ہے بمصداق
مصدقا لما بین یدیہ پس ثقل قرآن سے اشارہ بجامعیت قرآن ہے بیان صورت اجمالیہ اور تفصیلیہ کیونکہ جامع البتہ
اثقل اور اشرف اور اکمل اور اعظم ہوتا ہے اور حامل بھی ایسے بار کا سوا اصحاب جامعیت کے متصور نہین **فرد** کسکی طاقت ہے
اُٹھاوے جو یہہ بار جز نبی عربی مختار إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَقْوَمُ قِيلًا تحقیق اُٹھنا رات کا یا طاعت رات کی یا
عبادت جو نا خوشی ہو بیچ رات کے وُہ بہت سخت ہے بسبب رنج اور کلفت کے کیونکہ ترک خواب و راحت نفس نفس پر نہایت
شاق ہے یا شدید تر ہے بجہت فراغت دل کیونکہ دنکو دلکو تشویش معیشت ہوتی ہے رات کو فارغ البال ہو کر متوجہ عبادت
چاہیے ہوا اور اُٹھنا رات کا بہت سیدھا کرنیوالا ہے بات کو یا راست تر ہے بجہت مقال یعنے اُسمین پڑھنا بہت صواب
رکھتا ہے کیونکہ دل فارغ ہوتا ہے اور زبان دل کے ساتھ موافق ہوتی ہے زبان سے پڑھتا ہے دل سے تفکر کرتا ہے اور
ناشیۃ اللیل مغرب اور عشا کے درمیان ہے یا بعد عشا کے تا صبح اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ
ناشیہ وُہ ہے جو سو کر اُٹھے **فرد** خواب کے بعد جو بیداری ہے وُہ عجب کام کی ہوشیاری ہے إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا
طَوِيلًا تحقیق واسطے تیرے بیچ دن کے شغل ہے بڑا کہ لوگون کو دعوت طرف اسلام کے کرتا ہے پس رات کو توجہ باداے
تہجد کر وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا اور یاد کر نام پروردگار اپنے کو اور اسمائے حسنی پڑھ اور منقطع اور بریدہ ہو خلق سے
اور متوجہ ہو طرف اُسکے بیچ عبادت کے منقطع ہونا کامل یعنے دلکو خطرات ماسوی اللہ سے صاف کر اور نفس کو آرزوہائے غیر
اللہ سے پاک کر اور توجہ اور ہمت اُسکی طرف رکھ **فرد** دل اُسی سے باندھ تو اور سب سے توڑ رافتا جو غیر حق ہے سبکو چھوڑ
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ پروردگار ہے مشرق کا اور مغرب کا یہہ قرأت حفص کی ہے اور سوا حفص کے اور کوفیون نے اور ابن عامر نے
اور یعقوب نے رب ساتھ جر کے پڑھا ہے اور کہا ہے کہ یہہ بدل ہے رب سے یعنے یاد کر نام پروردگار اپنے کو کہ خداوند مشرق اور مغرب ہے
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وُہ پس پکڑ اُسیکو کارساز اور سب مہمات اپنی اُسی پر چھوڑ

اور تہائی رات کے وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ اور کھڑے رہتے ہین اسیطرح سے ایک جماعت اُن لوگون سے کہ ساتھ
تیرے ہین اصحاب سے وَاللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ اور اللہ تعالیٰ اندازہ کرتا ہے رات کو اور دن کو اور جانتا ہے ساعت ساعت
گھڑی گھڑی پل پل اسکی اور علم اسکا محیط ہے تیرے قیام پر ہر رات کے جسقدر تو کھڑا رہتا ہے عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ
عَلَیْكُمْ جانتا ہے خدا یہہ کہ ہرگز نہین نباہ سکوگے تم تقدیر اوقات کو پس پھیر لایا اوپر تمھارے ساتھ عفو اور تخفیف کے
اور رخصت فرمائی ترک قیام مقدر مین فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ پس پڑھو تم جو آسان ہو قرآن سے مراد یہہ ہے
کہ نماز شب سے جسقدر میسر ہو پڑھو عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰی جانتا ہے خدا یہہ کہ البتہ ہونگے تم مین سے بیمار وَاٰخَرُوْنَ
یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ اور اور لوگ ہونگے کہ چلینگے بیچ زمین کے چاہتے ہونگے فضل
خدا کے سے یعنے تجارت کرینگے اور وجہ حلال سے کسب معاش کرینگے وَاٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اور اور لوگ
ہونگے کہ لڑتے ہونگے بیچ راہ خدا کے اور بیمارون اور مسافرون اور مجاہدون کو رنج ہوتا ہے نماز شب مین اور ضبط مقادیر
اسکی مین اسواسطے تخفیف فرمائی فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ پس پڑھو جو میسر ہو قرآن مین سے نماز مین یہہ امر بطریق
فریضہ ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ قرآن پڑھو غیر نماز مین اور اس امر کو بسبیل ندب اور استحباب کہا ہے
اور اسمین اختلاف ہے کہ کسقدر کلام اللہ پڑھنا مستحب ہے تین آیتین ہین یا سو یا دو سو یا ختم کرنا ایک مہینے مین
حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مین ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا کہ قرآن پڑھا کر ہر مہینے مین سارا انھون نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ قوت مجھہ مین زیادہ ہے فرمایا بیس شب مین تمام کر عرض کیا کہ طاقت زیادہ پڑھنے کی رکھتا ہون
ارشاد کیا سات دن مین ختم کر اس سے جلد مت پڑھہ اور صاحب معالم نے ساتھہ اسناد اپنے کے انس رضی اللہ عنہ سے
نقل کیا ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی دن یا رات مین پچاس آیتین پڑھا کریگا اسے غافلون
سے نہین لکھینگے اور جو سو آیتین پڑھیگا اسے فرمان بردارون سے لکھینگے اور جو دو سو آیتین ورد رکھیگا قرآن خصومت
نکریگا اسکے ساتھ دن قیامت کے اور جو قرات پانچ سو آیت کی مقرر رکھیگا اسکے واسطے لکھی جاوینگے قنطار ثواب کے یعنے خزانے
ثواب کے اور قنطار بکسر اول اسقدر زر کو کہتے ہین کہ پوست گائی کا بھر جاے اور بعضون نے کہا ہے کہ مقدار ہزار دینار کے ہے
معاذ بن جبل سے منقول ہے کہ قنطار ایک ہزار دو سو اوقیہ ہین ہر اوقیہ ساڑھے سات مثقال کا اور بعضون نے
کہا ہے کہ ایکسو بیس رطل طلا اور نقرہ کے اور مقدار چالیس اوقیہ طلا کے یا ایکہزار دو سو دینار یا ستر ہزار دینار یا
اسی ہزار درم ہے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا اور قائم کرو نماز مفروضہ کو اور دو زکوة لازمہ کو اور
قرض دو خدا کو قرض اچھا یعنے سوا زکوة کے اور مال راہ الٰہی خرچ کرو تاکہ ثواب بہت پاؤ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ
تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا اور جو کچھہ کہ آگے بھیجوگے تم واسطے جانون اپنی کے بھلائی سے پاؤگے تم اسکو
نزدیک خدا کے وہ بہتر اور بڑا ثواب ہے ایک کے عوض دس اور سات سو اور زیادہ اس سے وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اور بخشش مانگو

سمجھے تو یا ممنون مت کر لوگون کو ساتھ ادا ے رسالت کے تو کہ بہت متردد چاہیے اُنسے وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ اور واسطے
رضا ے پروردگار اپنے کے پس صبر کر یا تحت موارد قضا بر اے خدا صابر رہو فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ پس جس وقت پھونکا
جاویگا بیچ صور کے یعنے نفخہ ثانیہ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ پس وہ پھونکنا اُسدن نشانہ دن بھاری کا ہے
عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ اوپر کافرون کے نہین آسان اگرچہ ہیبت شدت اُسدن کی عام ہوگی لیکن حق تعالی اپنے
فضل کرم سے دشوار مومنون سے اُٹھالیگا اور کافرون پر رکھیگا اور حساب مین اُنسے مناقشہ کریگا منھہ اُنکے سیاہ
کردیگا نامہ اعمال بدست چپ دیگا لکھا ہے کہ مغیرہ کا بیٹا ولید پلید پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فواتح سورہ
مومن کے سُنکر اپنی قوم مین اگر قسم کھا کر کہنے لگا کذاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے ایسا
کلام سُنا ہے کہ سخن جن و انس نہین ہے اُس جیسی حلاوت نہ کسی حدیث مین ہے نہ ویسی طراوت کسی بات
بات مین اعلا اُس نہال اقبال کا ثمرات سعادات سے لدھا ہے اور اسفل اُس شجرۂ طیبہ کا عروق فضائل
سے محکم ہوا ہے اور وہ کلام غالب آویگا مغلوب نہوگا بلندی سے پستی کی طرف نہین میل کرنے کا قریش نے یہہ
بات سُنکر گمان کیا کہ ولید ایمان لے آیا پھر ابوجہل نا اہل نے اُسے طرح طرح کی باتین سمجھا کر جمعیت جاہلیت مین
ڈالا یہان تک کہ قرآن شریف کو سحر کہنے لگا یہہ بات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نہایت ملول ہوئے
حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا چھوڑ مجھکو اور اُس شخص کو کہ پیدا کیا مین نے اُسکو
اکیلا بغیر مال اور اولاد اور انصار اور مددگار کے اور بعضون نے کہا ہے کہ اُسے وحید القوم کہتے ہین وَجَعَلْتُ لَهُ
مَالًا مَمْدُودًا اور دیا مین نے اُسکو مال پھیلا ہوا یعنے بہت لکھا ہے کہ اُسکے پاس ہزار دینار تو نقد تھے
اور درمیان مکے اور طائف کے اونٹ گھوڑے دنبے بکریان پھیلی ہوئی بہت تھین اور باغ اور اسباب لونڈی
اور غلام بیشمار تھے وَبَنِينَ شُهُودًا اور دیئے مین نے اُسکو بیٹے حاضر ہونے والے ساتھ اُسکے مکے مین
یعنے واسطے کسب کرنے وجہ معاش کے محتاج سفر کے نہ تھے ہمیشہ اُسکے پاس حاضر تھے لکھا ہے کہ اُسکے دس
بیٹے تھے اُنمین سے خالد اور عمار اور ہشام رضی اللہ عنہم ایمان لائے تھے وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيدًا اور بچھایا
مین نے واسطے اُسکے بچھونا جاہ و ریاست کا یا سنوار مین نے کام اُسکے سنوارنا ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ پھر طمع
رکھتا ہے یہہ کہ زیادہ کرون مین عطیات اپنی اُسکے حق مین كَلَّا ہرگز نکرونگا مین ایسا اور نعمتین اپنی اُسپر زیادہ
نہ پہنچاونگا إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا تحقیق وہ ہے واسطے آیتون کلام ہمارے کے عناد کرنیوالا اور نسبت
سحر دینے والا لکھا ہے کہ بعد نزول آیت کے مال اُسکا جاتا رہا فرزند اُسکے اُس سے پھر گئے بعضے مرگئے وہ
محتاج ہوگیا سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا شتاب چڑھاؤنگا مین اُسکو صعود پر کہ وہ پہاڑ ہے آگ کا ستر برس مین
اُسکی چوٹی تک پہنچتے ہین اور وہان تک پہنچتے ہی نیچے گر پڑتے ہین تبیان مین لکھا ہے کہ تکلیف دونگا

روایت مین ہی کہ کہا مین تمھارے سامھنے پل صراط پر گذرونگا دس کو دست راست سے نو کو دست چپ سے دفع کردونگا سلامت بہشت مین
چلا جاؤنگا یہہ آیت حق تعالی نے نازل کی کہ وَمَا جَعَلْنَا اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً اور نہین کیئے ہمنے داروغے دوزخ کے مگر فرشتے
کہ بہت قوی پیدایش ہی انکی معالم مین لکھا ہی کہ رئیس خزنہ دوزخ کا مالک ہی اسکے ساتھ اٹھارہ فرشتے ہین آنکھین انکی
بجلی کیطرح چمکتی ہین دانت انکے حصار کی شکل بلند مستحکم ہین شعلے آگ کے منہہ سے نکلتے ہین درمیان دو مونڈھونکے مسافت سیر یکسالہ
ہی ایک فرشتہ ستر ہزار کافرون کو جس کنارے سے چاہیے دوزخ مین ڈالدے ذکر ان فرشتونکا ابو الاسد بن کلدہ الجمحی کی بات رد کرنی
کو ہی کہ وہ کہتا ہی کہ مین سب کو کفایت کرونگا یہہ نہین سمجھا کہ وہ آدمی نہین ہین بلکہ فرشتے ہین تمام آدمی انکے دیکھنے کی طاقت نہین رکھتے
مقاومت کا کیا دخل ہی وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور نہین کی ہمنے گنتی انکی کہ انیس ہین مگر عدد اندک کہ سبب
فتنہ اور گمراہی کا ہو واسطے ان لوگونکے کہ کافر ہوئے یعنے بعید سمجھین اور ہنسین کہ انیس تن کسطرح کروڑون آدمیون اور جنون کو عذاب کرینگے
لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا تو کہ یقین کرلیوین وہ لوگ کہ دیئے گئے ہین کتاب قرآن شریف سقر سچا کرنے
والا توریت کا ہی اور زیادہ ہووین وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ایمان مین بسبب اسبابکے یا لتصدیق اہل کتابکے وَلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور نہ شک لاوین وہ لوگ کہ دیئے گئے ہین کتاب توریت اور ایمان والے مسلمان اس عددکے وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ
فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا اور تو کہ کہین وہ لوگ جو بیچ دلون انکے بیماری ہی شک اور نفاق کی اور کہین کافر کیا
ارادہ کیا الله نے ساتھ اس عددکے كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اسیطرح گمراہ کرتا ہی خدا جسے چاہے اور ہدایت کرتا ہی جسے چاہے
ابو جہل نامراد نے کہا ای معشر قریش اب محمد صلے الله علیہ وسلم انیس یار اور مددگار سے زیادہ نہین رکھتے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ
وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ اور نہین جانتا لشکر پروردگار تیرے کا کہ فرشتے ہین مددگار پیغمبر دین اسکے مگر وہی کہ عالم جمیع معلومات کا ہی
وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ اور نہین یہہ سقر یا عدد خزنہ دوزخ یا قیامت یا یہہ سورۃ مگر نصیحت واسطے آدمی کے كَلَّا ہرگز نہین یعنے انکار سقر کا
کرے وَالْقَمَرِ قسم ہی چاند کی کہ شناخت اوقات کی اور مدد کاموں کی اوپر سقر رکھی ہی وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ اور قسم رات کی جب پیٹھ پھیرے یعنے جاوے
اور دن آوے یہہ قرات حفص کی ہی کہ ادبر بصیغہ ماضی کے پڑھتا ہی ادبار سے اور اذ کو بغیر الف کے پڑھتا ہی اور اوروں کی قرات اذا دبر ہی یعنے
رات جب آوے اور دن جاوے وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ اور قسم ہی صبح کی جب روشن ہووے یا روشن کرے عالم کو اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ
تحقیق وہ کہ سقر کا ہلا ہوا ہی ساتھہ ایک ڈر بڑے کے دوزخ سے نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ڈرانیوالا واسطے آدمیونکے لباب مین ہی کہ پیغمبر خدا صلے الله
علیہ وسلم کو فرمایا ہی کہ قم نذیر البشر یعنے اٹھہ ڈرانیوالا واسطے لوگونکے کہ تیری نصیحت سنکر گناہ سے بچین لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ
اَوْ يَتَاَخَّرَ لمن شاء بدل ہی بشر سے یعنے تو نذیر ہی اور بقول اول دوزخ نذیر ہی واسطے اس شخص کے کہ چاہے تم مین سے یہہ کہ آگے
بڑھے نیکی اور طاعت مین یا پیچھے رہے شر اور معصیت سے یعنے سب گروہون کو نصیحت دینے والا ہی كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ
رَهِيْنَةٌ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ہر ایک جی ساتھ اس چیز کے کہ کمایا ہی یعنی اعمال اپنے سے گرو مین ہی یعنے
دوزخ مین گرفتار ہی اور محبوس فی النار ہی مگر اصحاب دست راست کے کہ وہ قیدی نہین ہین بسبب گناہون اپنونکے کہ گناہ انکے

عبادت پر یا وہ نفس ہے کہ اپنے آپ کو ملامت کرتا رہتا ہے اپنی تقصیروں پر اگرچہ کوشش عبادتوں میں بہت کرتا ہے یا نفس مطمئنہ ہے کہ ہمیشہ
نفس امارہ کو ملامت کرتا ہے جواب قسم کا یہہ ہے کہ تم اٹھائے جاؤ گے قیامت کو لکھا ہے کہ عدی بن ربیعہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
احوال قیامت کا پوچھا پھر سنکر کہا کہ اگر اسدن کو معاینہ کرینگے ہم تو بھی باور نہیں کرینگے کہ یہہ استخوانہا ہے متفرقہ باہم مجتمع ہوں پس یہہ آیت
نازل ہوئی أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ کیا گمان کرتا ہے آدمی یعنے عدی یہہ کہ ہرگز نہ جمع کرینگے ہم استخوانہائے پراگندہ کو اسکی ضمیر راجع ہے
نفس کیطرف ہے کہ عظام قالب اسکا ہے بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَنْ نُسَوِّيَ بَنَانَهُ یوں نہیں ہے بلکہ قدرت رکھتے ہیں ہم اوپر اسکے کہ درست کریں ہم پوری اسکی
جب ایسی نازک لطیف چیز کو جمع کر دینگے تو استخوانہائے بزرگ کا جمع کرنا کیا دشوار ہے بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ بلکہ ارادہ کرتا ہے عدی یا جنس آدمی تو
کہ جھوٹھ کہے سامنے اس چیز کے کہ اسکے درپیش ہے مرکر اٹھنا اور قیامت آنی اور حساب ہونا يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ پوچھتا ہے کھلی سے کب ہوگا دن قیامت کا
فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ پس جسوقت پتھرا جاوینگی آنکھیں اور بے نور ہوجاویگا چاند اور اکٹھا کیا جاویگا سورج اور چاند
یعنے ان دونوں کو جمع کر کر دریا میں پھینک دینگے يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ کہیگا آدمی یعنے قیامت کا جھٹلانیوالا اسدن
کہاں ہے جگہہ بھاگنے کی كَلَّا ہرگز نہیں یوں کہ بھاگنے کی جگہہ انکو اسدن ملیگی لَا وَزَرَ نہیں جائے پناہ کافروں کو إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ طرف
پروردگار تیرے کے ہے اسدن جگہہ قرار کی سب خلق کی یعنے اسکے حکم سے ہے اور وہی مقرر کریگا مقر ہر ایک کا کسی کا بہشت میں کسیکا دوزخ میں يُنَبَّأُ الْإِنْسَانُ
يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ خبر دیا جاویگا آدمی اسدن ساتھ اس چیز کے کہ آگے بھیجا ہے اعمال سے اور پیچھے چھوڑا ہے اموال سے شیخ الاسلام نے فرمایا ہے کہ گناہ آگے
بھیجی تو نے ساتھ جرات کے اور مال پیچھے چھوڑا ساتھ حسرت کے گناہ کو توبہ کر کر تمام کہ نیست ہوجائے اور مال کو صدقہ دیکر آگے بھیجا کہ وہاں کام آئے مثنوی
توبہ سے کر گناہ کو نابود کہ ہے جانا بدرگہ معبود اور کچھہ نذر کو بھی وہاں لیجا یعنے یہاں مال دے براہ خدا یہاں جو دیگا سو وہاں تو پاویگا نہ رکھیگا تو ساتھ جاویگا
اور جو رکھیگا تو رہیگا یہیں نہ تو کہیں ہوگا مال ہوگا کہیں نہ ساتھ لیجا جو مال ہے منظور تو اسے اپنے پاس سے کر دور صرف کر مصرف بجا میں اسے یعنے دے تو رہ خدا میں اسے
راہ اینہی سخن کچھہ یاد یافتہ وہاں کی ہے وہ یہاں کی داد بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ بلکہ آدمی اوپر نفس اپنے کے دیکھنے والا ہے فرد ہر ایک ہے بصیر اپنے
احوال کا ہے گواہ اپنے افعال و اقوال کا وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ اور اگرچہ ڈالے عذر اپنے یعنے ہر چند اپنی گناہوں پر عذر لاوے اور حیلے اٹھاوے لیکن اپنی گناہ کا گواہ ہے
اور عذر دروغ اور حیلہ فروغ اپنے آپ جانتا ہے فرد عبث ہے عذر اور عبث ہے حیلہ میں تجھہ سے کہتا ہوں برملا ہوں نہ میں جانتا ہوں تو جانتا ہے تو جانتا ہیں کہ جانتا ہوں میں
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرئیل عم جب جناب سید انام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام پر وحی پہنچتے تھے آپ انکے ساتھ پڑھنے لگتے تھے کہ بھول نہ جاوں یہہ
آیت آئی کہ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ مت ہلا ساتھہ قرآن مجید کے زبان اپنی کو پہلے فارغ ہونے جبرئیل کے اور تمام ہونے وحی رب جلیل کے تو کہ جلدی کرے
ساتھہ حفظ کرنے اسکے کے إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ تحقیق ہمارے ذمے پر ہے اکٹھا کرنا اسکا بیچ دل تیرے کے تو کہ یاد رکھے تو اور اوپر ذمے ہمارے ہے ثابت رکھنا قرأت
اسکا اوپر زبان تیرے کے فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ پس جسوقت پڑھیں ہم قرآن کو زبان جبرئیل سے اوپر تیرے یعنے جبرئیل ہمارا حکم سے پڑھے پس پیروی کر
پڑھنے ہمارے کی اور تامل کر اسمیں ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ پھر تحقیق ہم پر ہے بیان کرنا اسکا یعنے جو مشکلیں ہوں اسمیں اسکو تجھہ پر ظاہر کر دینا كَلَّا ہرگز نہیں یوں
ای آدمیو کہ گمان کرتے ہو اور جیتے ہیں بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ بلکہ دوست رکھتے ہو تم دنیا جلد جانے والی کو وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ اور چھوڑ دیتے ہو تم آخرت رہنے والی کو
اور معاملہ برعکس چاہئے کہ چیز پائندہ کو اختیار کرو اور روندہ کو چھوڑو وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ کتنے منہہ اسدن قیامت کے تازے اور

کلمے ہیں ایکہزار تین حرف ہیں اور دو رکوع ہیں اہل اتی ۲ انا نحن اور فواصل اسکی ہین اور نظم اسکی ساتھ سورۃ قیامت کے یہہ ہے کہ اختتام
اسکا ساتھ ذکر ابتدائے خلقت آدمی کے کہ نطفہ سے ہے واقع تھا سو اس سورۃ دھر کا بھی افتتاح اُس سے فرمایا

سورۃ الدھر مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | احدی وثلثون اٰیۃ

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا کیا آیا ہے یہہ استفہام تقریری ہے یعنے تحقیق آیا ہے اوپر آدم علیہ السلام کے
ایکوقت زمانہ میں سے کہ اُسمین نتھی کچھ چیز یاد کیگئی یعنے چالیس سال درمیان مکے اور طائف کے پڑے تھے پہلے روح پھونکنے سے کوئی نہین
کہتا تھا کہ یہہ انسان ہین اور کوئی نہین سمجھتا تھا کہ نام انکا کیا ہے اور فائدہ انکے پیدا کرنے مین کیا ہے یہ نہین جانتے تھے کہ اُنسا دقدرت
آئنہ بنایا ہے کہ مظہر اشعہ مفاتیح غیب ہو اور اقصی مراتب ظہور کے اور مرتبہ خلافت کبری کے سزاوار لاریب ہو نظم یہہ وہ آئنہ ہے جس سے
کہ نمایان ہے جمال نظم وہ جمال ایک نہین جس سے چھپا جگت مین کمال نظم خاک سے معجز افلاک بھی ہو ویگا نظم نکتہ راز کا دراک بھی ہو ویگا علت
غائی عالم کا بھی حامل ہے نقص مت اسمین نکالو یہہ بڑا کامل ہے اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ تحقیق پیدا کیا ہے ہمنے آدمیون کو کہ اولاد
اُسکی ہین ایک بوند منی کی سے اور منی مردوزن کی جو مختلف الاجزاء ہے رقت مین قوام مین خاصیت مین اسواسطے نطفہ کو باوجودیکہ مفرد تھا
ساتھ جمع کے صفت فرمایا اَمْشَاجٍ ایسی منی کہ ملی ہوئی ہے یا مراد اس سے رنگ ہین کہ منی مرد کی سفید ہوتی ہے اور زن کی زرد پھر
دونون مل جل کے سبز ہو جاتے ہین یا امشاج کی معنی اطوار کی ہین یعنے وہ نطفہ بہت طور بدلتا ہے علقہ ہوتا ہے پھر مضغہ ہوتا ہے پھر
عظام پھر لحم تا آخر خلقت حاصل یہہ ہے کہ ہر تقدیر پر انسان کو پیدا کیا ہے ہمنے اور ساتھ امر اور نہی کے نَّبْتَلِيْهِ آزمایش کیا چاہتے
ہین ہم اُسکو فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا پس کیا ہمنے اُسکو سُننے والا دیکھنے والا تاکہ متمکن ہو مشاہدہ دلائل اور استماع آیات سے اِنَّا هَدَيْنٰهُ
السَّبِيْلَ تحقیق دکھلائی ہے ہمنے اُسکو راہ سیدھی دلائل قدرت قائم کرکر اور آیتین نازل کرکر تو کہ ہوا اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا یا شکر کرنے
والا یعنے مومن سعید اور یا کفر کرنیوالا یعنے کافر شقی اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا تحقیق تیار کی ہین ہمنے واسطے کافرون کے
زنجیرین کہ اُنسے باندھکر دوزخ کی طرف کھینچین اور طوق انکی گردنونمین ڈالین اور آگ جلانے والی کہ اسمین ہمیشہ جلین اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ
مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا تحقیق نیک کار یعنے مومن فرمانبردار پینگے آخرت مین ایک پیالہ مے سے کہ ہے ملونی اُسکی کافور کی یعنے اسمین
کافور ملاوینگے تاکہ سرد اور خوشبو ہو جاوے اور یہہ بھی لکھا ہے معبرین نے کہ بہشت مین ایک نہر ہے خوشبو اور سفید واسطے مشابہت کافور کے اسکا یہہ نام
فرمایا ہے اور سوئدہی قول کا ہے کہ بدل کافور سے کہا ہے کہ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا کافور چشمہ ہے کہ پیتے ہین اسمین بندے
خدا کے جسطرف لیجاتے ہین اُس چشمہ کو جس جگہہ کہ چاہتے ہین جیر لیجا کر لکھا ہے کہ ایکدن پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت مرتضی علی رض کے گھر تشریف لائے
حسنین بیمار تھے آپنے حضرت علی اور فاطمہ کو فرمایا کہ کچھہ اللہ کی نذر مانو کہ انکو شفا ہووے اونہونے تین روزے مانے حق تعالی نے شفا بخشی پھر انہونے روزہ رکھا
اور جو قرض لیکر افطار کے واسطے روٹی پکائی شام کو چاہتے تھے کہ افطار کرین ایک مسکین نے دروازے پر آکے سوال کیا کہ اے اہل بیت نبوت مسکین مسلمان
ہون مجھے کچھہ دو کہ حق تعالی تمھین اسکے عوض بہشت کی نعمتین دے اُنہونے وہ روٹی اُس مسکین کے حوالے کی پانی سے روزہ افطار کرکر دوسرے روز پھر روزہ رکھا وقت
شام کے پھر ایک یتیم نے آکر سوال کیا جو کچھہ افطار کیواسطے رکھا تھا اُسکو دیا پھر تیسرا روزہ بھی فقط پانی ہی پی کر رکھا جب آفتاب غروب ہوا اور افطار کرنے لگے تب ایک

قیدی نے آکر سوال کیا پھر وہ کھانا سب اُسکے حوالے کیا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی یُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُونَ یَوْمًا کَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِیرًا
پورا کرتے ہین نذر اور منت کو اور ڈرتے ہین اُسدن سے کہ ہے بُرائی اُسکی پھیل جانیوالی سب پر وَیُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِینًا وَیَتِیمًا وَأَسِیرًا
اور کھلاتے ہین کھانا اوپر محبت اللہ کے یا اوپر محبت طعام کے کہ خود بھوکے ہین اور آپ نہین کھاتے اور کھلاتے ہین مسکین کو اور یتیمون کو اور قیدیون
کو کہ کفار سے پکڑے آئے ہین حدیث شریف مین ہے کہ جو قیدی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پاس لاتے اُسکو کسی مسلمان کے سپرد کر دیتے تھے اُسکے
رائے مبارک جس بات پر قرار پکڑے وہ معاملہ فرماوین لیکن کہہ دیتے تھے کہ احسن الیہ نیکی کرنا اُس سے اور بعضے علما کہتے ہین کہ بندیوان فقیر حق
پر قیدی ہون چنانچہ لونڈی غلام اور ابناء مراد بھی حکم اسیر کا رکھتی ہین اُنسے بھی احسان کیا چاہیے اور یہہ کھلانے والے لسان مقال یا زبان حال سے کہتے ہین
إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِیدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا سوا اِسکے نہین کہ کھلاتے ہین ہم تمکو یہہ طعام واسطے طلب رضا اور لقاء خدا کے
نہین چاہتے ہم تمسے بدلا اور نہ شکر کیونکہ احسان مین منت رکھنا اور توقع اجر کی کرنا ثواب گھٹاتا ہے إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِیرًا
تحقیق ڈرتے ہین ہم پروردگار اپنے سے عذاب اُسدن ترش سخت کے سے یعنے مُنہہ اُسدن ترش ہو جاوینگے شدت سے دہشت کے اور وہ دن سخت گرم ہوگا
حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ قمطریر کیا ہے فرمایا سبحان اللہ کیا سخت ہے نام روز قیامت کا اور وہ دن نام سے بھی اپنے سخت تر ہے
فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْیَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا پس بچالیا اُنکو اللہ تعالیٰ نے برائی اُسدن کے سے اور ملائی اُنکو تازگی اور خوشی
وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِیرًا اور بدلا دیا اُنکو سبب اِسکے کہ صبر کرتے ہین طاعت پر اور اجتناب کرتے ہین معصیت سے یا اوپر ایثار طعام بہشت کہ
اُسکے بیچ کھاوین اور کپڑے ریشمین پہنین مُتَّكِئِینَ فِیهَا عَلَى الْأَرَائِكِ درانحال کہ تکیہ کئے ہونگے بیچ بہشت کے اوپر تختون آراستہ کے لَا یَرَوْنَ
فِیهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِیرًا نہ دیکھینگے بیچ بہشت کے دھوپ اور نہ جاڑا غرض ہوا بہشت کی معتدل ہوگی نہ زمستان اور نہ تابستان اُسمین ہوگا کہ شدت
حر و برد سے ایذا پاوین وَدَانِیَةً عَلَیْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِیلًا اور بدلا دینگے اُنکو اور باغ کہ نزدیک ہو رہے ہونگے اوپر اُنکے سایے
درختون اُسکے کے اور تابع کئے جاوینگے میوے اُسکے تابع کرنا یعنے جب جی چاہیگا بہشتی کا توڑ کر کھالیگا کوئی منع نکریگا وَیُطَافُ عَلَیْهِم بِآنِیَةٍ
مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِیرَا اور پھرائے جاتے ہین اوپر اُنکے باسن چاندی کے اور آبخورے ہین شیشے کے قَوَارِیرَ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا
تَقْدِیرًا گویا کہ بنائے ہوئے ہین چاندی کے صاف شفاف کہ وارپار نظر آتا ہے اندازہ کیا ہے ساقیون نے اُن ظرفون کو لائق سیرابی بہشتیون کے اندازہ کرنا یعنے
ہر ایک کے حوصلے کے موافق جام دینگے کہ اُسکو پی کر سیراب ہو جاوین اور جھک جائین نہ زیادہ ہو نہ کم وَیُسْقَوْنَ فِیهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا
زَنجَبِیلًا اور پلائے جاوینگے بیچ بہشت کے پیالے یعنے شراب کہ ہے ملونی اُسکی سونٹھہ کی بہشت کے کیونکہ زنجبیل طرب آرندہ اور لذت بخشندہ ہے عَیْنًا
فِیهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِیلًا اور وہ زنجبیل چشمہ ہے بیچ بہشت کے نام رکھا جاتا ہے سلسبیل اور وہ جاری ہے اور جہان چاہین بہشتی لیجاوین وَ
یَطُوفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ اور پھرینگے اوپر ابرار کے لڑکے گوشوارے رکھنے والے یا ہمیشہ رہنے والے اوپر حال طفولیت کے إِذَا رَأَیْتَهُمْ
حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا جسوقت دیکھیگا تو اُنکو ای نظارے والے گمان کریگا تو صفائی لون اور درخشندگی چہرے اُنکے سے موتی بکھرے ہوئے
سبب سے یعنے تر و تازہ کہ ہاتھ کسیکا اُنکو نہین لگا اور رونق اور آبداری مین اُنکے کچھ قصور نہین واقع ہوا وَإِذَا رَأَیْتَ ثَمَّ رَأَیْتَ نَعِیمًا وَمُلْكًا كَبِیرًا
اور جسوقت دیکھا تو نے اُس جگہہ کو یعنے بہشت کو دیکھا تو نے نعمتونکو کہ تعریف اُنکی بیان نہین ہوتی اور بادشاہی بڑی کہ اُسکو زوال نہین ہے حدیث مین ہے کہ

ادنی بہشتی جو نگاہ کریگا ملک اپنا ہزار برس کی راہ دیکھیگا اور منتہا مملکت اپنی کا مشاہدہ کریگا جیسا کہ مبدا اسکا ملاحظہ کرتا ہے ایک قول یہہ ہے
کہ ملک کبیر یہہ ہے کہ جو چاہتے میسر ہو بعضوں نے لکھا ہے کہ نعیم راحت اشباح ہے اور ملک کبیر دیدار ارواح اور نعیم ملاحظہ دار ہے اور ملک کبیر مشاہدہ
دیدار **نظم** دار بیان بکار بن دیدار ہے ۔ زانکہ الجار ثم الدار ہے ۔ گر نہو فردوس بین دیدار دوست ۔ نیست جنت فی الحقیقت دوزخ است **عَالِيَهُمْ**
ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ اور بہشتیوں کے ہونگے کپڑے لاہی کے سبز اور تافتے کے **وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ** اور پہنائے
جاوینگے کڑے چاندی سے سمجھ لیجئے اور مقام پر فرمایا ہے یحلون فیہا من اساور من ذہب اسمین خدشہ کچھ نہین جائز ہے اور طلائی اور نقرئی
دونوں ہوں **وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا** اور پلاویگا انکو پروردگار انکا شراب پاکیزہ یا پاک کرنیوالی غل و غش سے مقاتل رض نے کہا ہے کہ طہور
چشمہ ہے بہشت کے دروازے پر جو کوئی اسمین سے پیگا حقد حسد اسکے دلسے دور ہوگا اور کوئی صفت بد اسمین نرہیگی اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ شراب پاک
کریگی دلکو ماسوی اللہ سے یہان تک کہ للتذاذ پاویگا ساتھہ لقائے الٰہی کے اور باقی رہیگا ساتھہ بقا اسکی کے **فرد** بقا با خدا ہے تمام العطا تمام العطا
بقا با خدا لقائے خدا ہے صفا در صفا صفا در صفا ہے لقائے خدا نہ سمجھہ لیجئے کہ کوثر بہشت مین خاص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے
چنانچہ سورہ کوثر مین مذکور ہے اور چار نہرین متقیوں کے واسطے ہین آب کی شیر کی خمر کی عسل کی بیان انکا سورہ محمد مین ہے اور دو نہرین اہل
خشیت کے واسطے ہین فیہما عینان تجریان اور دو نہرین اصحاب یمین کے واسطے ہین فیہما عینان نضاختان یہہ چارون سورہ رحمان مین مذکور ہین
اور ایک شراب رحیق ہے ابرار کیواسطے اور چشمہ تسنیم مقربونکے واسطے یہہ دونون سورہ مطففین مین ہین اور دو نہرین اہل بہشت کے واسطے ہین کافور اور زنجبیل
جسے سلسبیل کہتے ہین اور شراب طہور بھی انہین کے واسطے ہے محققین اسکو شراب شہود کہتے ہین اسواسطے کہ پیتے ہی آئینہ دل لوامع انوار قدم سے
روشن ہوجاتا ہے اور عکوس نقوش ازل نظر آنے لگتا ہے **فرد** ایک قطرہ جسنے نوش کیا اس شراب کا چشمہ بعینہ وہ بنا آفتاب کا **إِنَّ هَٰذَا كَانَ**

لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُورًا تحقیق یہہ کرامتین ہین واسطے تمھارے بدلا تمھارے اعمال کا اور ہے سعی تمھاری نیک کاموں مین قدر دانی
کی گئی اور پسند کی گئی اور لائق عوض دینے کے **إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا** تحقیق ہمنے اتارا ہے اوپر تیرے قرآن اتارنا کر آہستہ آہستہ
سورہ سورہ آیتہ آیتہ بمقتضائے حکمت **فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا** پس صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے جو تبلیغ رسالت مین
فرمایا ہے یا جو حکم کیا ہے تیرے فتح کا اور دشمنونکے ہلاک ہونیکا اور مت کہا مان انمین سے گنہگار اور کفر کرنیوالے کا یعنے جو گناہ کیطرف بلاوے جیسے عتبہ کہتا
ہے تو اپنی دعوت موقوف کر مین بیٹی اپنی تجھے دونگا اور جو کفر کی جانب تجھے لاوے جیسے ولید بن مغیرہ کہتا ہے تو دین اپنے آبا کا اختیار کر تجھے مین مال دیکر
تونگر دونگا انکا کہا مت مان **وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا** اور یاد کر نام پروردگار اپنے کا صبح اور شام **فرد** ذکر کر اسکا صبح سے تا شام یعنے
یاد ہی مین اسکے مدام **وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا** اور ہے بعضے حصے رات سے پس سجدہ کر واسطے اسکے یعنے نماز پڑھہ اور تسبیح کر واسطے
خدا کے یعنے نماز پڑھہ رات بڑی سے یعنے تہجد سمجھہ لیجئے کہ بعضوں نے لکھا ہے کہ مراد بکرہ سے نماز صبح ہے اور اصیلا سے نماز ظہر اور عصر اور من اللیل سے نماز مغرب
اور عشا یعنے ان پانچون نمازون کی مداومت کر اور سبحہ لیلا طویلا سے اشتغال بنماز تہجد ہے **إِنَّ هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ**
يَوْمًا ثَقِيلًا تحقیق یہہ لوگ یعنے کفار مکہ دوست رکھتے ہین جلدی کو یعنے دنیا کو کہ جلد جانیوالی ہے اور چھوڑ دیتے ہین پیچھے اپنے سے دن بھاری
کو کہ قیامت ہے اسکی طرف التفات نہین کرتے اور عمل نیک اسکے واسطے بجا نہین لاتے **نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ** ہمنے پیدا کیا انکو

اُنکو اور بندش اور مضبوط کیے ہیں ہم نے بند اُنکے کہ رگ پٹھوں سے اعضا باندھے ہیں وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا اور جب چاہینگے
ہم بدل ڈالینگے مانند اُنکے پیدایش میں بدل ڈالنا حاصل یہہ ہے کہ ان کافروں کو مارینگے ہم اور پیدا کرینگے نشأۂ ثانیہ میں اسی صورت اور
ہیئت کے جلاوینگے یا اُنکو جیسے گمراہ مارینگے ویسے گمراہ اُٹھاوینگے یہہ نہیں کہ کافر مریں مسلمان اُٹھاویں جو حالت کفر پر مارینگے تو حالت
کفر ہی پر اُٹھاوینگے اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ تحقیق یہہ نصیحت ہے یعنے یہہ سورہ عبرت ہے مسلمانوں کو تاکہ اعمال نیک بجالاویں اور
جزا پاویں فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا پس جو کوئی چاہے پکڑے طرف پروردگار اپنے کے راہ طاعت عبادت کی وَمَا
تَشَاۗءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ اور نہیں چاہتے تم کسی راہ کو مگر یہہ کہ چاہے خدا تعالی خواہش تمہاری کو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا
حَكِيْمًا تحقیق اللہ تعالی ہے جاننے والا استعداد اور استحقاق ہر ایک کے کو حکمت والا ہے جو کرتا ہے موافق حکمت کے کرتا ہے
يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ داخل کرتا ہے جسے چاہے بیچ رحمت اپنی کے ساتھ ہدایت اور توفیق کے یا بیچ بہشت کے ساتھ فضل
اور کرم اپنے کے وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اور ظالموں مشرکوں کو تیار کیا ہے واسطے اُنکے عذاب درد دینے والا قائم دائم
سورۂ مرسلات مکی ہے پچاس آیتیں ہیں اور دو رکوع ہیں والمرسلات سے ان المتقین تک اور فواصل اسکی غیر تم لنا ہیں اور
نظم اس سورہ کا ساتھ سورۂ دہر کے یہہ ہے کہ آخر اسکے میں ذکر قیامت تھا اول میں اسکے بھی ذکر قیامت آیا ہے

سورة المرسلات مكية بسم الله الرحمن الرحيم وهي خمسون آية

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا قسم ہے ان فرشتوں کی کہ بھیجے گئے ہیں ساتھ نیکی کے یعنے ساتھ امر اور نہی کے یا قسم ہے آیات قرآن کی کہ بھیجی گئی ہیں محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتھ نکوئی کے یا قسم ہے ان باؤں کی کہ چلتے ہیں پے درپے فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا پھر قسم ہے فرشتوں کی کہ سخت
دوڑتے ہیں سخت دوڑنا کر امتثال امر الہی میں یا قسم ہے آیات کلام اللہ کی کہ کاٹنے والے اور محو کرنیوالے احکام پہلوں کے ہیں اور ناسخ شریعتوں اور دینوں
قدیموں کے یا قسم ہے باؤں سخت چلنے والی کی واسطے عذاب قوم کے وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا اور قسم ہے فرشتوں کی منتشر کرنیوالے ہیں شریعتوں کے اور ظاہر
کرنیوالے ہیں کتابوں کے ظاہر کرنا کر یا قسم ہے آیات قرآنی کی کہ آثار ہدایت کی منتشر کرتے ہیں واسطے خاص و عام کے یا قسم ہے باؤں کی کہ نرم
چلنے والے ہیں واسطے راحت قوم کے فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا پھر قسم ہے فرشتوں کی کہ جدا کرنیوالے ہیں حق اور باطل کو ایک دوسرے سے جدا کرنا
یا قسم ہے آیات کلام ربانی کی کہ جدا کرنیوالے ہیں خیر کو شر سے یا قسم ہے باؤں کی کہ پراگندہ کرنیوالے ہیں ابر کو فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا پھر قسم ہے فرشتوں کی
کہ ڈالنے والے ہیں ساتھ پیغمبروں کے وحی کو یا قسم ہے آیات کلام یزدانی کی کہ القائے ذکر حق کرتے ہیں درمیان عالم کے یا قسم ہے
باؤں کی کہ سبب ذکر حق ہوتے ہیں کیونکہ انکا چلنا دلالت قدرت الہی پر کرتا ہے اور موجب ذکر حق ہوتا ہے اور یہہ القاء ذکر عُذْرًا اَوْ نُذْرًا واسطے عذر
محققوں کے ہے اور ڈرانے باطلوں کے اور جواب قسم کا یہہ ہے کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ سوا اسکے نہیں کہ جو کچھ وعدہ دیے جاتے ہو تم قیامت آنے
کا اور جو چیزیں کہ تعلق رکھتی ہیں قیامت سے البتہ ہونیوالا ہے فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ پس جس وقت کہ تارے مٹائے جاوینگے یعنے نور انکا
لیوینگے وَاِذَا السَّمَاۗءُ فُرِجَتْ اور جس وقت کہ آسمان شگافتہ ہوگا وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ اور جس وقت پہاڑ اٹھائے جاوینگے ستھاوں اپنی سے
وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ اور جس وقت رسول جمع کیے جاوینگے اس میقات میں کہ مقرر کیا جاویگا جہاں گواہی دینا امتوں پر پھر کہینگے لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ

واسطے کس دن کے وعدہ دی گئی تھیں یہہ چیزیں یعنے مٹنا ستاروں کا اور پھٹنا آسمان کا اور اُڑنا پہاڑوں کا پس جواب آویگا کہ لِيَوْمِ الْفَصْلِ واسطے دن
جدائی کے کہ آج ہی اُمور اُسدن جدائی درمیان مومن اور کافر کے اور مطیع اور عاصی کے ہوگی یا واسطے دن حکم کرنیکے درمیان خلق کے وَمَآ
اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ اور کس چیز نے دانا کیا تجھکو یعنے کیا جانے تو کیا ہی دن جدائی کا کیونکہ اُسکو کوئی نہیں جان سکتا وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ویل ہی اُسدن جھٹلانیوالونکو کہ اُسدن کو جھٹلاتے ہیں اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ کیا نہیں ہلاک کیا ہمنے پہلوں کو مثل قوم نوح
اور عاد اور ثمود کے ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ پھر پیچھے اُنکے چلاتے ہیں ہم پچھلوں کو جو مانند اُنکے ہیں جیسے کفار مکے کے كَذٰلِكَ نَفْعَلُ
بِالْمُجْرِمِيْنَ اسیطرح کرتے ہیں ہم ساتھ گنہگاروں کے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ویل ہے اُسدن واسطے جھٹلانے والونکے اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ
مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ کیا نہیں پیدا کیا ہمنے تمکو پانی حقیر سے فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ پس نگاہ رکھا ہمنے اُس پانی کو بیچ ایک جگہہ مضبوط
کے کہ رحم ہی اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ایک وقت معلوم تک کہ زمانہ دلالت کا ہی فَقَدَرْنَا پس اندازہ کیا ہمنے اور قادر رہتے ہم اوپر پیدائش
تمہاری کے فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ پس اچھے ہیں ہم اندازہ کرنیوالے اور قدرت والے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ بڑی بلا ہی اُسدن واسطے
تکذیب کرنیوالوں کے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا کیا نہیں کیا ہمنے زمین کو سمیٹنے والی زندونکو اور مردونکو کہ زندوں کو
اپنی پشت پر سوار رکھتی ہی اور مردونکو اپنی پشت میں جگہہ دیتی ہی وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا اور پیدا
کئے ہمنے بیچ زمین پہاڑ بلند اور پلایا ہمنے تمکو پانی میٹھا پیاس بجھانیوالا ساتھہ پیدا کردینے چشموں کے زمین میں وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ
وادی جہنم ہی اُسدن حشر کے واسطے جھٹلانیوالوں کے اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ چلو تم طرف اُس چیز کے کہ تھے تم ساتھہ اُسکے جھٹلاتے
یعنے دوزخ کی آگ کو اور اُسکے عذاب کو جھٹلاتے تھے تم سو چلو اودھر اور چلو اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ
چلو تم طرف سایے دھوئیں دوزخ کے تین شاخوں والی کے نہ سایہ دینے والا کہ اُسمیں ٹھنڈک راحت ہو اور نہ کفایت کرنیوالا شعلوں سے سمجھہ لیجے
کہ سایہ دود دوزخ سبب بزرگی اور عظمت کے متفرق ہو جاویگا اور شعب شعبہ نظر آویگا ہر شعبہ اپنی طرف کو جاویگا معالم میں لکھا ہے کہ گرد
دوزخ سے اُٹھیگی اُس سے تین شعبے پیدا ہونگی ایک نوردان ہوگا کہ مقارن مومنین پر سایہ ڈالیگا دوسرا دخان دان ہوگا کہ سر
منافقین پر متوقف ہوگا تیسرا زمانہ خالص دان ہوگا کہ بالاے سر کافران ٹھہریگا انوار میں مذکور ہی کہ تینوں شعبی دخان جہنم کے
ہونگے ایک سر پر کافروں کے ایک جانب یمین اُنکے ایک طرف شمال ہوگا سروالا واسطے دینے عذاب قوت وہمیہ اُنکے کے ہوگا
کہ دماغ میں ہی اور یمین والا واسطے عذاب قوت غضبیہ اُنکے کے اور شمال والا واسطے عذاب قوت شہویہ اُنکے کے جو کوئی چاہے
کہ وہاں قیامت کو اُس دخان سے کہ ظل من الیحموم اشارہ اُس سے ہی نجات پاوے یہاں دنیا میں اُن خصائل رذائل سے
بچے اور صفات بہیمی اور سبعی کو ترک کرے فقر و ترک غضب و شہوت کر آج تو اُسی راحت فردا قیامت کو ناہو دے
تجھے سو راحت اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ تحقیق دوزخ پھینکتی ہی اُسدن چنگاریاں ہر چنگاری مانند محل ہر ایک کے كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ
گویا کہ وہ شترر قطار ہی اونٹوں زرد کی ساتھہ رنگ آتش کے بعضوں نے کہا ہی کہ صفر بمعنی سواد ہی آگ دوزخ کی
سیاہ ہی تو شرارہ اسکا بھی سیاہ ہوگا اور تشبیہ شرارہ کو ساتھہ قصر کے واسطے عظمت کے فرمائی ہی اور شتران زرد سے

سورۃ النبا مکیۃ وہی اربعون آیۃ سورہ نبا مکی ہے اور اسمین چالیس آیتین اور ایک سو بہتر کلمے اور سات سو ستر حرف ہین اور دو رکوع ہین مکہ مین نازل ہوئی ہے فواصل اسکے ما این اور ربط اسکا سورہ مرسلات سے یہہ ہے کہ آخر مرسلات وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ مین ذکر تکذیب کافران بقیامت و نبوت پیغمبر و قرآن تھا اور اوائل سورۂ نبأ ذکر خبر عظیم فرمایا کہ تفسیر اس معانی کی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ کس چیز سے سوال کرتے ہین کافر سمجھ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو دعوت اسلام کی ظاہر فرمانے لگے اور قرآن شریف پڑھ کر روز قیامت سے ڈرانے لگے کفار نبوت مین آپکے اور نزول قرآن مین اور وقوع بعثت مین اختلاف کر کر آپسمین پوچھنے لگے یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مومنون سے سوال کرنے لگے حق تعالی نے ارشاد فرمایا کہ کس چیز سے پوچھتے ہین کافر عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ خبر بڑی سے کہ قرآن شریف ہے الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ وہ خبر کہ یہہ بیچ اوسکے اختلاف کرنیوالے ہین کہ شعر یا سحر یا کہانت ٹھہراتے ہین اور جھوٹی باتین اور پہلی کہانیان بتاتے ہین بعضون نے کہا ہے کہ نبأ عظیم نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کافرونکو شبہہ تھا کہ یہہ پیغمبر ہین یا ولی یا شاعر یا ساحر یا مجنون اور بعضون نے کہا ہے کہ نبأ عظیم بعثت ہے کہ اسمین کافر اختلاف کرتے تھے کتنے کہتے تھے بعد مرنے کے نہ جینگے نہ اٹھینگے اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا اور کتنے کہتے تھے قیامت کو اٹھینگے لیکن شفاعت ہماری ہمارے بت کرینگے هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ اور کتنے شک مین تھے کہ قیامت ہوگی یا نہوگی بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِنْهَا پس اللہ تعالی نے فرمایا كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ہرگز نہین یون البتہ شتاب جانینگے وقت نزع کے کہ جسمین اختلاف کرتے ہین وہ حق ہے ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ پھر ہرگز نہین یون البتہ جلد جانینگے قیامت کے جھوٹے قول پلید عقیدہ لینے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهَادًا کیا نہین کیا ہمنے زمین کو بچھونا بچھا ہوا قرارگاہ تمھارا وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا اور پہاڑونکو میخین زمین کی تا اُسنے محکم رہے وَخَلَقْنَاكُمْ اَزْوَاجًا اور پیدا کیا ہم نے تمکو نر اور مادہ تا نسل تمھاری باقی رہے یا طرح طرح کے سیاہ اور سفید دراز اور کوتاہ خوب اور زشت وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا اور کیا ہم نے نیند تمھاری کو آرام بدن کا تمھارے سمجھ لیجئے کہ نیند سے حس و حرکت جاتی ہے قوائے حیوانیہ آسایش پاتے ہین ماندگی دور ہوتی ہے وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا اور کیا ہم نے رات کو پردہ تا ظلمت سب چیزون کی چھپالے شیخ محی الدین عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے فتوحات مکیہ مین کہ رات لباس اصحاب لیل ہے نگاہ اغیار سے چھپ کر اسمین لذت مکالمہ کی یا محاضرہ کی یا مشاہدہ کی موافق اپنے اپنے استعداد کے اٹھاتے ہین سہ کیون بھائین نہ عاشقون کو راتین ۞ محبوب سے کرتے ہین یہہ باتین ۞ پاتے ہین حضور اسمین رافت ۞ چکھتے ہین شہود حق کی لذت ۞ شیخ الاسلام نے فرمایا ہے کہ شب پردہ روندگان راہ ہے روز بازار سیاران سحرگاہ ہے سہ شب محرم راز عاشقان ہے ۞ شب خلوت خاص عارفان ہے وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا اور کیا ہمنے دنکو وقت طلب معاش کا تا کہ تحصیل مین اسکے جستجو کرو وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا اور بنائے ہمنے اوپر تمھارے سات آسمان سخت یعنی محکم اور استوار صاف شفاف بن سوراخ اور شگاف کے وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا اور پیدا کیا ہمنے آسمان مین چراغ آفتاب روشن وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا اور اوتارا ہمنے نچوڑنے والون سے یعنے بادلون سے پانی گرنے والا بہت لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا تا کہ نکالین ہم ساتھ اس پانی کے اناج کے دانے اور گھاس یا دریا سے دانہ در اور زمین سے گھاس وَجَنَّاتٍ اَلْفَافًا اور باغ لپٹے ہوئے گھنے اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا

تحقیق دن جدائی کا کہ قیامت ہے حکم الٰہی میں ہے وقت مقرر محاسبہ کے واسطے خلائق کے یَوۡمَ یُنۡفَخُ فِی الصُّوۡرِ فَتَاۡتُوۡنَ اَفۡوَاجًا
جس دن کہ پھونکا جاویگا یعنی اسرافیل علیہ السلام پھونکینگے بیچ صور کے دوسری پھونک پس آوگے تم فوج فوج اپنے قبروں سے میدان محشر
میں امام ثعلبی نے لکھا ہے کہ صحابہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تفسیر افواج کی پوچھی آپ نے فرمایا کہ قیامت کو ایک قسم میری
امت سے اٹھینگے انہیں سے بعضے بندروں کی شکل ہونگے بعضے سوروں کی بعضے اوندھے منہہ ہونگے انکو دوزخ کی طرف کھینچتے ہونگے بعضے
اندھے بعضے بہرے گونگے بعضوں کی زبانیں سینہ پر لٹکتے ہونگے اور زبانوں کو اپنے اپنے دانتوں سے کاٹتے ہونگے پیپ لہو انسے بہتا ہوگا
اہل محشر کو اس حال سے کراہت آتے گی بعضوں کے ہاتھ پانو کٹے ہونگے بعضے سولیوں پر آگ کے لٹکتے ہونگے بعضوں میں بدبو ہوگی مردار سے
بدتر بعضوں کو جبے پہنائے ہونگے قطران کے چپکتے ہوئے انکے جسموں سے وہ بندے سخن چین ہونگے اور سود حرام خور اور اوندھے منہہ سود کھانیوالے
اور اندھے جوری کرنیوالے حکم میں اور گونگے بہرے گھمنڈ کرنیوالے اپنی عبادت پر اور زبان کاٹنے والے عالم کہ کہتے ہیں عمل نہیں کرتے
اور ہاتھ پانو کٹے ہمسایوں کے آزردہ کرنیوالے اور سولیوں پر لٹکتے ہوئے راز فاش کرنیوالے بادشاہوں سے اور بدبووالے تابع شہوت کے
اور لباس سیاہ قطران پہنے ہوئے اہل تکبر اور غرور ہونگے معاذ اللہ فرو ہمیں امن دے اسے یارب تمام بحق محمد علیہ السلام وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ
فَكَانَتۡ اَبۡوَابًا اور کھولا جاویگا یعنی پھاڑا جاویگا آسمان اسدن پس ہوجاوینگے سب دروازے کے دروازے یعنی آسمان شگاف شگاف ہوکر جہان
دروازوں کا معلوم ہوگا وَسُيِّرَتِ الۡجِبَالُ فَكَانَتۡ سَرَابًا اور چلائے جاوینگے پہاڑ ہوا پر پس ہوینگے مثل ریتے کے یعنی دھوکا سا نظر آویگا
حقیقت ہر نہ رہیگی اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتۡ مِرۡصَادًا تحقیق دوزخ ہوگی گذرگاہ خلق کی کہ سبکو اسپر سے گذرنا ہوگا یا کمات کرنیوالے کہ شعلے اس سے نکلتے
ہونگے تعذیب کو کافروں کے اور اس سے بھاگ نہ سکینگے یا موضع رصد کہ خزنہ دوزخ کفار کا انتظار کرینگے اور خزنہ بہشت نگہبانی مومنوں
کی کرینگے کہ پل صراط سے گذرنے کے وقت آگ سے بچیں اور یہہ دوزخ ہوگی لِّلطّٰغِيۡنَ مَاٰبًا واسطے کافروں کے کہ سرکش ہیں جگہہ پھر
جانیکی اور رہنے کی لّٰبِثِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَحۡقَابًا رہنے والے ہونگے بیچ اسکے قرنوں بیشمار معالم میں لکھا ہے کہ مجاہد نے کہا کہ احقاب حق اللہ
تعالے نے فرمایا ہے تینتالیس حقبہ ہیں ہر حقبہ ستر خریف کا ہر خریف سات سو برس کے ہر برس تین سو ساٹھ دن کا ہر دن ہزار سال کا ہے
اور موضع میں مذکور ہے کہ مراد اس سے تعین مدت نہیں بلکہ یہہ معنے ہیں کہ جو حقبہ گذریگا اسکے پیچھے اور حقبہ آویگا ابدالآباد تک لَا يَذُوۡقُوۡنَ
فِيۡهَا بَرۡدًا وَّلَا شَرَابًا نہ چکھینگے یعنی نہ پاوینگے کافر بیچ دوزخ کے ٹھنڈک ہوا کی کہ اس سے راحت پاویں اور حرارت دوزخ کی دفع ہو یا برد بمعنی خواب ہے یعنی نیند نہیں انکی تا آرام
پاویں اور نہ پینیگے شراب اِلَّا حَمِيۡمًا مگر پانی گرم اور حمیم اس پانی کو کہتے ہیں جو منہہ تک لیجانے میں گوشت منہہ کا اتارے اور پیتے ہی کلیجہ گردہ
جلاوے وَّغَسَّاقًا جَزَآءً وِّفَاقًا اور پیپ داڑہوں سے انکے بہیگی یا آنسو حسرت سے ٹپکینگے یا زہر کہ اس سے عذاب دئے
جاوینگے موافق اپنے سبب کے اِنَّهُمۡ كَانُوۡا لَا يَرۡجُوۡنَ حِسَابًا تحقیق وہ تھے نہیں ڈرتے تھے حساب آخرت سے
یا امید نہیں رکھتے تھے ثواب کی اس جہان کے وَّكَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا اور جھٹلاتے تھے نشانیوں ہماری کو جو انکو
دکھاتے تھیں جھٹلانا وَكُلَّ شَىۡءٍ اَحۡصَيۡنٰهُ كِتٰبًا اور ہر چیز کو بندوں کے اچھے برے عملوں سے گن لیا ہے اسکو یعنی نگاہ رکھا اور انکو
لیا ہے لکھکر اور کہینگے ہم سختی کو فَذُوۡقُوۡا فَلَنۡ نَّزِيۡدَكُمۡ اِلَّا عَذَابًا پس چکھو تم عذاب دوزخ کا پس ہرگز نہ زیادہ کرینگے تم کو ہمیشہ مگر عذاب اور بڑا عذاب

جزاء

حدیث مین وارد ہے کہ یہہ آیت سخت ترین آیات قرآن ہے دوزخیون پر اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا تحقیق واسطے پرہیزگارون کے ہے چھٹکارا عذاب سے یا جائے فلاح ہے کہ وہ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا باغ مین میوہ دار درختونکے اور انگور مین تخصیص انگور کے واسطے فضیلت انکی ہے وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا اور عورتین نوجوان انار پستان ہمسن سب ہم عمر تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ عورتین سولہ برس کی ہونگی اور مرد تینتیس برس کے اور اغلب تفاسیر مین ہے کہ سب اہل بہشت کیا مرد کیا عورتین تینتیس برس کے ہونگے وَّكَاْسًا دِهَاقًا اور پیالے مین بھر ہوئے شراب سے یا جام مین پیالے لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا نہ سنینگے بیچ بہشت کے باتین بیہودہ اور نہ جھوٹ بعضون نے کہا ہے کہ شراب پینے کے وقت بہشت مین سخن عبث اور دروغ نہ سنینگے جیسے دنیا مین مجلس خمر مین بیہودہ بکتے ہین اور بیہوشی مین جو منہہ مین آتا ہے وہ کہتے ہین جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا بدلا ہے پروردگار تیرے سے مقتضاء وعدہ اپنے کے بخشش ہے انکو فضل اپنے سے بخشش وافی کافی یا موافق انکے کامون کی رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا پیدا کرنے والا آسمانونکا اور زمین کا اور اس چیز کا جو درمیان آسمان و زمین کے ہے بخشش کرنیوالا نہ مالک ہونگے اہل آسمان اور نہ زمین خدا تعالے سے ایک بات کرنیکی یعنے انکو قدرت نہوگی ایک بات کرنیکی اللہ سے مگر اسکے اجازت سے یا یہہ کہ طاقت نہوگی انکو خطاب کرین ساتھہ خدا تعالی کے اور پھر جائین اسکے ثواب اور عقاب سے کیونکہ یہہ مملوک ہین مملوک مالک نہین ہوتا يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا اسدن کہ کھڑی ہوگی روح اور فرشتے صف باندھکر روح فرشتہ ہے جو کل ارواح پر اور ایسا بڑا ہے کہ کوئی مخلوق اس سے بڑی نہین قیامت کے دن اسکی اکیلی کی ایک صف ہوگی اور ایک صف سب فرشتون کی چنانچہ معالم مین لکھا ہے اور ابن مسعود سے عین المعانی مین روایت ہے کہ مقام روح آسمان چہارم پر ہے ہر روز بارہ ہزار تسبیح کہتا ہے ہر تسبیح سے اسکی ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے بعضون نے کہا ہے روح جبرئیل علیہ السلام مین کہ ساتھہ فرشتونکے صف باندھینگے اور بعضون نے کہا ہے کہ روح ایک طائفہ ہے آدمیون کی شکل لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ نہ بولینگے شفاعت مین اِلَّا مَنْ اَذِنَ مگر جسکو حکم دیا لَهُ الرَّحْمٰنُ واسطے اسکے خدا تعالی نے شفاعت کرنیکا شفاعت نکرینگے مگر اس شخص کی کہ اذن کرے خدا جسکو شفاعت کا وَقَالَ صَوَابًا اور کہا ہوگا اسنے کلمہ توحید کا دنیا مین حاصل یہہ ہے کہ سوا مومن کے شفاعت کسیکی نکرینگے ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ یہہ دن ہے ہونیوالا البتہ ہوگا برحق فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا پس جو کوئی چاہے پکڑے طرف ثواب پروردگار اپنے کے جگہہ پھر جانیکی ساتھہ ایمان اور طاعت کے اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا تحقیق ہمنے ڈرایا تمکو عذاب نزدیک سے کہ عذاب آخرت ہے نزدیک اسواسطے ہے کہ تحقیق ہونیوالا ہے يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ اس دن کہ دیکھہ لیگا ہر آدمی جو کچھہ بھیجا تھا ہاتھون اسکے نے یعنے اچھے برے جو کام کئے ہین وہان پاویگا وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا اور کہیگا کافر اسدن اے کاش کہ ہوتا مین مٹی یعنے پیدا ہی ہوتا آج مٹی ہوتا مجھے نہ جلاتے بعضون نے کہا ہے کہ اسدن وحوش خاک ہونگے کافر آرزو کرینگے کہ ہم بھی خاک ہوتے اور ایک قول یہہ بھی ہے کہ مراد اس کافر سے شیطان ہے حضرت آدم علیہ السلام کو حقیر جانتا تھا کہ یہہ خاک سے پیدا ہوئے ہین اور اپنے تئین بہتر جانتا تھا کہ مین آتش سے مخلوق ہون وہان بزرگی آدم اور آدمیون کی دیکھہ کر اور اپنی ذلت اور خواری ملاحظہ کر کر تمنا کریگا کہ کاش کہ مین مٹی سے ہوتا اور نسبت آدم سے رکھتا سچ ہے کہ جو دبدبہ طنطنہ شان شوکت عظمت برائے خاکیون کے ہے کسی طبقہ کو

طبقات مخلوقات سے ہیں اور جو کہ آدم کی شان و شوکت ہے عزت و حرمت و سعادت ہے یہ خاک کی ہی بڑی کی ہے خوبی اسکے کب کسی کی ہے
خاک ہے اور پاک ہے سب سے پست ہے اور بلند کوکب ہے جو زمین پر پری فلک ہے یہ شرف کیسے کیوں ملک ہے یہ خاک نے پایا ہے عجب پایا گل ہے کیا
رنگ رنگ دکھلایا خاک ہوا کین ہزاروں کل خاک کے چھت ہے کون مظہر کل ہے اسمین تجلی سوا راقت اس سے ہے کون پھر اولی سورۃ
النازعات مکیۃ وھی ستۃ واربعون آیۃ یہ سورہ مکی ہے اسمین چھیالیس آیتیں ہیں اور ایکسو نواسی کلمہ اور سات سو تریپن حرف ہیں اور دو
رکوع ہیں خواص اسکی اہم ہیں اور ربط اسکا ساتھ نبا کے یہہ ہے کہ ختم سورۂ نبا بذکر روز قیامت تھا آغاز سورۂ نازعات بھی بذکر یوم حشر ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا قسم ہے ان فرشتوں کی کہ روح کھینچنے والے ہیں جان ڈوبے ہوئے کو کھینچا کر یعنے جان کافروں کی ساتھ سختی کے نکالتے ہیں وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا
اور قسم ہے ان فرشتوں کی کہ بند کھول دینے والے ہیں جان کا بدن سے بند کھولنا کر یعنے روح مسلمانوں کی ساتھ نرمی کے قبض کرتے ہیں
وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا اور قسم ہے ان فرشتوں کی کہ تیرنے والے ہیں ہوا میں تیرنا کر تسبیح کہتے ہوئے فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا پھر قسم
ان فرشتوں کی کہ آگے نکل جانیوالے ہیں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کر فرمان برداری خدا میں فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا پس قسم ہے
ان فرشتوں کی کہ تدبیر کرنیوالے ہیں کام کو دنیا کے جیسے جبریل موکل ہوا پر ہے میکائیل مینہ پر اسرافیل صور پر عزرائیل قبض
ارواح پر بعضوں نے کہا ہے کہ سب قسمیں ستاروں کے کہائے ہیں کہ دوڑنیوالے مشرق سے مغرب تک ہیں اور جانیوالے ایک
برج سے دوسرے میں ہیں اور تیرنیوالے ہیں فلک میں اور سب سے آگے نکل جانے والے ہیں سیر میں اور تدبیر کرنیوالے ہیں کاموں کے
جو اللہ تعالی نے انپر مقرر رکھے ہیں مانند اختلاف فصل کے یا قسم کھائے گئے گھوڑے غزاۃ کے ہیں کہ باگ کھینچے ہوئے جاتے ہیں دار
اسلام سے اور تیرتے ہیں دوڑنے میں اور آگے نکل جاتے ہیں صف جہاد میں اور تدبیر پایا ہے انسے کام فتح کا یا قسم کھائے گئے
یہہ نفوس قدسیہ مردان خدا ہیں کہ کھینچ کر شہوتوں سے نشاط کرتے ہوئے عالم قدس کو جا کر بحر مراتب قرب الہی میں تیرتے ہیں
اور حصول کمالات میں سبقت کرتے ہیں یہاں تک کہ مدبر امور ارشاد ہوتے ہیں اور بر تقدیر جواب قسم کا یہہ ہے کہ تم قبروں سے
اٹھائے جاؤگے اور حساب لیا جائیگا یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ یاد کر اس دن کو کہ کانپنے گے کانپنے والے یعنے زمین اور پہاڑ ہیبت
اسکی سے چنانچہ اور جگہ فرمایا ہے یوم ترجف الارض والجبال وہ پہلے نفخہ کا وقت ہے کہ سب کانپینگے اور جاندار ہول سے
مر جائینگے تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ آوینگے پیچھے اسکے آنے والے یعنی دوسری پھونک صور کی جسے نفخۂ ثانیہ کہتے ہیں اس سے خلق
زندہ ہوگی قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ کتنے دل اس دن دھڑکنے والے ہیں اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ آنکھیں ان دلوالوں کی نیچے ہیں
دہشت سے يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ کہتے ہیں منکر بعث کے آج کیا ہم البتہ پھر جاوینگے بیچ حالت پہلی کے یعنی ہمیں
بعد مرنے کے کیا پھر زندہ کرینگے ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً کیا جب ہو جاوینگے ہم ہڈیاں گلی ہوئی اور نزدیک خاک ہونے کے
ہمیں پھر اٹھاوینگے قَالُوْا کہتے ہیں کافر ٹھٹھے بازی سے کہ اگر یوں ہی ہو تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ یہہ پھرنا اسوقت ہم
کو آتا ہے ٹوٹیگا حاصل یہہ ہے کہ اگر رجوع ہوئے ہمیں قیامت کو تو ہم توزیاں کار ہیں ہمیشہ جھوٹا کہتے رہے ہیں حق کو ہمیں سوا

ہین اور کام کئے اچھے پس واسطے اُنکے اجر اور ثواب ہے نہ کاٹا گیا اور نہ کم ہوا جیسے جوانی مین اور صحت بدنی مین اجر عبادت کا ملتا تھا ویسا ہی پیری اور ضعف مین بھی اُنکے اجر ہے کیا ہوا جو عمل نہین کرتے تو ثواب اُنکو بدستور ثابت اور قایم ہے فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ پس کیا چیز جھٹلاتی ہے تجھکو ای منکر بعث کے پیچھے ظاہر ہونے دلیلونکے کہ اقرار نہین کرتا تو ساتھہ دن جزا اور حساب کے اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ کیا نہین اللہ خوب حکم کرنیوالا حاکمون کا یعنے ہے۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی یہہ آیت پڑھے چاہئے کہ کہے بلی وانا علی ذلک من الشاهدین سورۃ العلق مکیۃ وهی تسعة عشر آیة سورۃ علق مکی ہے اسمین انیس آیتین اور بہتر کلمے اور ایکسو اسی حرف فواصل اسکے قم ہا ہین اور ربط اسکا ساتھہ حمد الٰہی کے یہہ ہے کہ اسکا اختتام بہ ثناے الٰہی تھا کہ احکم الحاکمین ہے اسکا ابتداء بھی ساتھہ حمد الٰہی کے ہوا کہ احسن الخالقین ہے اور اسمین بیان تکذیب کفار تھا یہہ قیامت کہ فما یکذبک بعد بالدین اسمین مذمت ابوجہل اکفر اور مراجعت اسکی الی اللہ ماجرت بجہت ذلت بیان فرمائی ان الی ربک الرجعی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مذہب جمہور علما کا یہہ ہے کہ سب قرآن شریف سے پہلے پانچ آیتین اس سورت کی اوّل کے نازل ہوئی ہین اور بیان حال انکا بسبیل اجمال یہہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا مین تکیہ لگائے بیٹھے تھے یا پہاڑ پر کھڑے تھے کہ ناگاہ جبرئیل علیہ السلام ظاہر ہوئے اور کہا ای محمد مجھے حقتعالی نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور آپ رسول خدا ہو اس امت پر پھر کہا پڑھو آپ نے فرمایا ما انا بقاری مین نہین ہون پڑھنے والا جبرئیل نے آپ کو گلے لگا کر ایسا کسا کہ بے طاقت ہو گئے پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھہ آپ نے وہی جواب دیا پھر گلے لگا کر کسا کہا اور چھوڑ کر پڑھا اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ اور ایک قول یہہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے نامہ حریر بہشتی کا کہ زر اور یاقوت سے بنا تھا اُنکا لکر آپکے سامھنے ڈال دیا اور کہا پڑھہ آپ نے فرمایا مین پڑھا ہوا نہین اور اس نامہ مین کچھہ چیز لکھی بھی نہین دیکھتا مین جبرئیل نے آپ کو گلے لگا کر ایسا کسا کہ نزدیک تھا جو بیہوش ہو جاوین تین بار یہی صورت واقع ہوئی پھر آپ کو چھوڑ کر یہہ آیتین پڑھین کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ پڑھہ قرآن ساتھہ نام پروردگار اپنے کے جسنے پیدا کیا سب چیز کو یا پیدا کیا آدم کو خاک سے خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ پیدا کیا آدمیون کو جمے ہوئے لہو سے اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ پڑھہ یہہ تکرار واسطے مبالغہ کے ہے اور پروردگار تیرا بزرگتر سب بزرگون کا ہے اور کرم اُسکا زیادہ تر سب کریمون کے کرم سے ہے۔ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ وہ خدا جسنے سکھلایا لکھنا ساتھہ قلم کے تاکہ علم کو قید کتابت مین لاوین اور دور رہنے والون کو بسبب نامہ اور خط کے آگاہی دین تبیان مین لکھا ہے کہ حق تعالی نے آدم علیہ السلام کو لکھنا سکھلایا تھا اور اشہر یہہ ہے کہ اوّل جسنے کہ خط لکھا ادریس علیہ السلام تھے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ سکھلایا خدا نے آدم کو جو نہ جانتا تھا یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو احکام شریعت سکھلا دیے جو وہ نہین جانتے تھے کَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی ہرگز نہین یون تحقیق آدمی یعنے ابوجہل البتہ سرکشی کرتا ہے اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی اس سے کہ دیکھتا ہے اپنے تئین غنی اور کسو واسطے بسبب مال کے کوئی سرکش ہو اور عبادت حق کو چھوڑے اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجْعٰی تحقیق طرف پروردگار تیرے کے بازگشت سب کی ہے آخرت مین وہان اعمال کام آوینگے نہ اموال **فــرد** ہے کمال اسمین کہ رکھین نہ یہان مال سے کام نہ کیجئے اعمال کہ وہان بہتر تھا ہے

اعمال سے کام نہ لکھا ہے کہ ابو جہل ناہل کہتا تھا کہ اگر مین محمد کو سجدہ مین پاؤن تو سر اسکا اپنے قدم پر ڈالون ایکدن حضرت نماز
پڑھتے تھے وہ خبر ہوکر دوڑا آپکے پاس پہنچتے ہی کانپتا ہوا گیا رنگ چہرہ کا اور لرزہ اندامون پر پڑا لوگون نے اسکو کہا کہ تجھکو کیا
ہوا کہا مین نے درمیان اپنے اور محمد کے ایک خندق آگ کی دیکھی اور اژدہا منہہ کھولے ہوئے یہہ خبر حضرت کو پہنچی آپنے فرمایا اگر میرے
پاس آتا فرشتے عضو عضو اسکا لے جاتے اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی کیا دیکھا تونے اس شخص کو
کہ منع کرتا ہے بندہ کامل کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جب نماز پڑھتا ہے اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰی کیا دیکھا تونے اگر
ہو وہ شخص نماز سے منع کرنیوالا اوپر راہ سیدھے کے اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی یا حکم کرے خلق کو ساتھہ پرہیزگاری کے تو اس کسی
اسے نہ پھیر اسکین اَرَاَیْتَ اِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی کیا دیکھا تونے اگر جھٹلاوے ابو جہل تجھکو یا سخن حق کو مطلقا اور منہہ پھیرا
وے ایمان سے اور پھر جاوے فرمان برداری سے تو مستحق عذاب کا ہوگا اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی آیا نہین جانا ابو جہل ناہل
نے یہہ کہ تحقیق اللہ دیکھتا ہے قصد اسکا بزرگون نے کہا ہے کہ کلمہ بان اللہ یری مے مین وعدہ اور وعید دونون مندرج ہین ای
زاہد عبادت کرتا ہے تو بے ریا کر کہ تجھے خدا دیکھتا ہے اور خلوت مین قصد گناہ کا کرتا ہے تو ہشیار ہو کہ تجھے خدا دیکھتا ہے ای فاسق
توبہ کر کہ تجھے خدا دیکھتا ہے ای منافق اخلاص لا کہ تجھے خدا دیکھتا ہے نقل ہے کہ ایک درویش نے توبہ گناہ سے کی پھر مدت رویا
رہا کسی نے اسے پوچھا کہ خدا تعالے عفو کرنیوالا ہے تو اسقدر کیون روتا ہے اسنے کہا کہ سچ ہے اللہ تعالی عفو کرتا ہے لیکن اسنے
جو دیکھا ہے اس شرمندگی سے کیونکر دفع کرون فرد خطا اپنی سی خاطر عفو رافت کب مین روتا ہون بہ دیکھا اسنے کہ بہی میرا
اس خجلت مین ہوتا ہون ؛ لکھا ہے کہ پھر دوسرے بار رسول پروردگار علیہ الصلوۃ الملک الغفار نماز مین مشغول تھے ابو جہل ناہل
نے آکر کہا کہ ای محمد مین نے منع نہین کیا تھا تجھکو نماز سے آپ نے بعد نماز کے اسکو بہت تہدید کی اور وعید سنائی فرمائی اسنے
کہا کہ مجھے ڈراتا ہے تو اور حال یہہ ہے کہ مجلس میری سب اہل وادی سے بزرگتر ہے اور اہل مجلس میری بیشتر حق تعالے
نے یہہ آیت نازل فرمائی کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَۃِ ہرگز نہین یون اگر ابو جہل ناہل نہ باز رہیگا ایذای محمد رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے البتہ کھینچینگے ہم اسکو ساتھہ موئے پیشانی کے طرف دوزخ کے نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ وہ پیشانی
کہ جھوٹی ہے خطا کار وصف پیشانی کا ساتھہ جھوٹ اور خطا کے بطریق اسناد مجازی ہے اور مراد صاحب پیشانی ہے
فَلْیَدْعُ نَادِیَہٗ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَۃَ پس چاہیئے کہ بلاوے ابو جہل اہل مجلس اپنے کو شتاب بلاوینگے ہم زبانیہ دوزخ کو یعنی فرشتون
کو دوزخ کے دوزخ مین لیجانے کو اسکے کَلَّا ہرگز نہین یون جو وہ کہتا ہے لَا تُطِعْہُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ مت کہا مان اسکا
ترک نماز مین یعنے ابو جہل کی مخالفت مین ثابت رہ اور سجدہ کر پروردگار اپنے کو اور نزدیک ہو اس جناب مبارک کی حدیث
مین آیا ہے کہ اسوقت بندہ پروردگار اپنے سے اقرب ہوتا ہے کہ سجدہ مین ہوتا ہے سمجھ لیجئے کہ یہہ سجدہ چودھوان ہے اور
فتوحات مکی مین اس سجدہ کو سجدہ طلب قرب لکھا ہے سورۃ القدر مکیۃ قیل مدنیۃ وھی خمس آیات سورۃ قدر مکی ہے
اسمین پانچ آیتین اور تیس کلمے اور ایکسو بارہ حرف ہین فواصل اسکے رہین اور ربط اسکا ساتھہ علق کے یہہ ہے کہ اسمین امر

سجدہ

نمبر ۱۳

بقرات قرآن تھا اسمین | بسم اللہ الرحمن الرحیم | ذکر نزول قرآن ہے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابون کو خبر دی کہ ایک شخص بنی اسرائیل سے تھا ہزار مہینے اسنے صلاح پہن کر ذکو راہ خدا مین جہاد کفار سے کیا اور راتون کو نماز پڑھی صحابہ نے حیران ہوکر کہا کہ ہم اس عمر کوتاہ مین اس دولت دراز کو کیونکر پہنچین حق تعالی نے یہ سورت نازل فرمائی إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ تحقیق ہمنے اُتارا ہے قرآن کو بیچ شب قدر کی ضمیر انزلناہ کی راجع طرف قرآن شریف کے ہے اور وہ غیر مذکور ہے یہہ دلالت اوپر کمال شہرت کے اسکے کرتا ہے اور یہہ بھی ہے کہ بسبب بزرگی اور شرف کے مستغنی ہے تصریح سے اور دوسری اسکے اُتارنے کی نسبت طرف اپنے فرمائی ہے وقت تبرک مین کہ لیلۃ القدر ما ہے یعنے ابتدای نزول اسکا اسی رات مین ہے یا تمام قرآن اسی شب مین لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اوتارا ہے پھر حضرت جبرئیل تیئس برس آیۃ آیۃ اور سورت سورت موافق مصالح کے دنیا مین لائے وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ اور کس چیز نے معلوم کروا دیا تجھکو کہ کیا ہے شب قدر قدر کی معنی عزت اور شرف کی ہین یعنے شب باعزت اور شرف کہ جو کوئی اسمین طاعت کرے عزیز اور مشرف ہو یا جو عمل کہ اسمین واقع ہو نزدیک خدا کے باقدر ہو بعضون نے کہا ہے کہ قدر بمعنے حکمت ہے جو کام اسمین ہوتا ہے بحکمت ہوتا ہے نقصان کا اسمین دخل نہین ہوتا یا قدر بمعنی تنگی ہے کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے اس شب ملائکہ پر اتنی بہت زمین پر اوترتے ہین لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے کہ غازی بنی اسرائیل نے امین جہاد کیا تھا اس شخص کے واسطے کہ اسکو پاوے اور عبادت مین گذارے اور شب قدر بقول امام اعظم دایر ہے تمام سال مین اور محی الدین ابن عربی نے فتوحات مین لکھا ہے کہ مین نے اسکو اکثر ماہ رمضان مین دیکھا ہے اور گاہے گاہے شعبان اور ربیع الاول مین پایا ہے اور اکثر علما کہتے ہین کہ ماہ رمضان مین آخر کی عشرہ کے شب طاق مین اس نعمت کو اوتارا ہے اور حکمت اخفائے شب قدر مین یہہ ہے کہ تعظیم ہر شب کی کرین اور عبادت مین مشغول رہین ؎ زندہ عبادت مین نوجوان بدر ہو رافت ؛ ہر شب ہے شب قدر اگر قدر ہو رافت تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا اُترتے ہین فرشتے زمین پر آسمان دنیا سے اور جبرئیل بیچ اس رات کے یا روح نام ایک ملک عظیم کا ہے یا ایک قسم کو فرشتون کی روح کہتے ہین یا روح آدم کی یا حضرت عیسے فرشتون کے ساتھ اترتے ہین تفسیر مین حضرت خواجہ پارسا کے مذکور ہے کہ روح پیغمبر ہمارے کی اترتی ہی البصایر مین لکھا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام اُن فرشتون کو لیکر جنکو زمین والون سے علاقہ آشنائی ہے اُترتے ہین اور مومنون کے گھرون مین آکر انسے مصافحہ کرتے ہین اور علامت مصافحہ جبرئیل کی یہہ ہے کہ رونگٹے بدن کے کھڑے ہوتے ہین دلمین رقت آتی ہے آنسو بہنے لگتے ہین اور بزرگی اس شب کی ہے کہ فرشتے اور روح اُسمین پر آتے ہین بِإِذْنِ رَبِّهِم ساتھ حکم پروردگار اپنے کے مِّن كُلِّ أَمْرٍ واسطے درستی ہر کام کے کہ حق تعالی نے قضا فرمایا ہے خیر اور برکت سے سَلَامٌ سلامتی ہے سب آفتون سے یہان مبالغہ ہے هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ وہ شب قدر یہان تک ہے کہ طلوع ہووے صبح صادق سمجھ لیجئے کہ شب قدر خاصہ اس امت کا ہے اور بیچ سبب نزول اس سورت کے شب قدر کی شان مین موطائے امام مالک مین یون روایت کی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر

عمرین تمام بنی آدم کی مکشوف کردین آپ نے سب سے کوتاہ اپنے امت کی عمر دیکھے تو خاطر مبارک مین گذرا کہ اعمال انکے برابر اعمال امم
سابقہ کے کیونکر ہونگے حق تعالے نے شب قدر عنایت فرمائی اور یہہ سورت بھیجائی اور ابن حاتم نے روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل
مین ایک شخص شب خیزی کرتا تھا صبح تک اور دن کو جہاد کفار سے کرتا تھا شام تک اصحاب کو اسکے احوال سے تعجب تھا
حق تعالے نے فرمایا کہ احیاے شب قدر بہتر ہے اُس سے اور دوسری روایت مین ابن ابی حاتم نے لکھا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے چار شخص انبیا سے ذکر کیا کہ ہشتاد سال مین گناہ یک طرفۃ العین نہین کیا وہ چارون ایوب اور ذکریا اور حزقیل اور
یوشع تھے صلی اللہ علیہم و علی نبینا والسلام اصحابون نے تعجب کیا جبریل آئے اور یہہ سورت لائے اور کہا کہ تعجب کیا تو نے اور
امت تیری نے یا رسول اللہ عمل اس شب کے افضل ہین اعمال انکے سے پس خوش ہوئے آپ اور اصحاب آپکے اس مژدہ
سے احتمال رکھتا ہے کہ یہہ تین واقعے اوقات مختلف مین ہون اور نزول سورت کا بھی تین بار ہوا ہو لیکن کتابت مین جو تکرار
نہین ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ وقایع ثلثہ ایک دن مین تقریبا مذکور ہوئی ہون پھر جواب مین سب کے یہہ سورت
نازل ہوئی ہو اور یہی قریب بصواب ہے اور اس سورت مین تعریف اس شب کی خیر من الف شہر نازل ہوئی
ہے یعنی یہہ شب بہتر ہے ہزار ماہ سے اور ہزار ماہ کے تیراسی برس چار مہینے ہوتے مین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قیام
شب مذکور کرے بخشے اللہ تعالی گناہ ما تقدم اسکی رواہ البخاری و مسلم اور ما تاخر بھی رواہ النسائی اور احمد اور اسناد اول صحیح
ہے اور ثانی حسن امام نووی نے کہا ہے کہ علما کا اختلاف کہ کس قدر قیام معتبر ہے ایک جماعت نے ایک ساعت کہا ہے اور
ظاہر یہہ ہے کہ اکثر شب چاہیے کہ للاکثر حکم الکل واسطے اکثر کے حکم کل کا ہے قضیہ مقررہ اہل علم ہے اور حافظ ابو موسی مدنی نے کہا ہے
جو کوئی بعض شب قائم ہو یعنی نماز عشا بجماعت ادا کرے وہ ثواب شب قدر پاوے اسواسطے کہ بیچ حدیث کے ابو ہریرہ سے روایت ہے مرفوعا
من صلی العشاء الاخرۃ فی جماعۃ فی رمضان فقد ادرک لیلۃ القدر کذا فی العمل الیوم واللیلۃ اور غنیۃ الطالبین مین حدیث مرفوع نقل
کی ہے کہ من صلی المغرب والعشاء فی جماعۃ فقد اخذ لیلۃ القدر انتہی اور اصل اُن دونو روایتو کا یہہ ہے کہ حدیث صحیح مسلم مین
وارد ہے کہ جو کوئی نماز عشا کی بجماعت ادا کرے قیام نصف شب ادا کرے اور جو کوئی نماز صبح بجماعت پڑھے قیام تمام شب ادا کرے
انتہی اس سے معلوم ہوا کہ صلوۃ عشا بجماعت قائم مقام نیم شب کے قیام کی ہے پس بالفرض اگر وہ شب شب قدر ہو تو قائم مقام احیاے تمام شب
ہو جاوے اور جو صبح کی بھی نماز بجماعت ادا کی ہے تو قائم مقام تمام شب کی قیام ہو جاویگا اور اس شب مین اختلاف علما کا بہت ہے
مذہب شیعہ کا تو یہہ ہے کہ اٹھہ گئی پیغمبر خدا کے زمانے مین تھی پھر نہین ہوئی اور مذہب اہل سنت و جماعت کا یہہ ہے کہ باقی ہے
قیامت تک لیکن بر تقدیر بقا اختلاف کیا ہے کہ کونسی شب ہے مذہب ایک جماعت علما کا اور ایک روایت امام اعظم سے بھی یہہ
ہے کہ تمام سال مین دایر ہے چنانچہ فتح القدیر مین فتاوی قاضی خان سے نقل کی ہے کہ والمشہور عن ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ انہا تدور فی
السنۃ کلہا اور روایت صحیح امام اعظم سے یہہ ہے کہ تمام ماہ رمضان مین دایرہ ہے اس روایت کو فتح القدیر مین مقدم کیا ہے اور
اور کتابون مین بھی امام اعظم سے یہی روایت کی ہے اور امام محمد یوسف سے روایت ہے کہ شب بیست و ہفتم ہے جو مختار اکثر مشائخ

سے کیا مشکل ہے حق تعالی فرماتا ہے کہ دشوار نہ جانو قیامت کے امر کو فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ پس سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ
ڈانٹنا ہے ایکبار یعنے ایک پھونکنا ہے اسرافیل کا کہ سب خلائق اس سے جی جاوینگی فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ پس اسوقت وہ بیچ
روئے زمین سفید ہموار کے ہونگے یعنی زمین محشر مین آئینگی زمین کے نیچے سے نکل کر بعضون نے کہا ہے ساہرہ نام زمین
کا ہے جو بیت المقدس کے نزدیک گرد جبل اریحا کے ہے وہان محشر ہوگا خدا اسکو کشادہ کر دیگا جسقدر چاہیگا بعضے کہتے ہین
کہ حق تعالی چاندی کی زمین چالیس حصے زمین دنیا سے بڑی طول عرض مین پیدا کریگا ساہرہ اسیکا نام ہے وہین حشر ہوگا
هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى کیا نہین آئی تیرے پاس یعنی آئی ہے بات موسی کلیم اللہ کی تو کہ تسلی دے اپنے دلکو جھٹلانے پر اور
نافرمانی پر قوم کے اور صبر کرے مسلمانون کے وعدہ پر کافرون کے وعید پر اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى یاد کر جب
پکارا موسی کو پروردگار اسکے نے بیچ میدان پاک طوی کے طوی نام وادی کا ہے یا بمعنے مرتین ہے یعنے دوبار پاکیزہ ہوئے یا دوبار
آواز کیا کہ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى جا تو ساتھ رسالت کے طرف فرعون کے تحقیق اسنے سرکشی کی ہے فَقُلْ هَلْ لَّكَ
اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰى پس کہہ اسکو کہ ای سرکش کچھ ہے تجھکو میل اور رغبت طرف اسکے کہ پاک ہو تو کفر اور عصیان سے وَاَهْدِيَكَ اِلٰى
رَبِّكَ فَتَخْشٰى اور کچھ چاہتا ہے تو کہ راہ دکھاؤن مین تجھکو طرف پہچاننے پروردگار تیرے کی پس ڈرے تو عقاب الہی سے اور چھوڑے
سرکشی اور نافرمانی موسی علی نبینا وعلیہ السلام اللہ تعالی کے حکم سے جو فرعون کے پاس گئے اور اپنی پیغمبری جتانے فرعون نے
معجزہ طلب کیا فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى پس دکھایا اسکو موسی علیہ السلام نے معجزہ بڑا وہ کیا تھا کہ عصا سے سانپ بن گیا فَكَذَّبَ
وَعَصٰى پس جھٹلایا فرعون نے موسی علیہ السلام کو اور نافرمانی خدا کی یعنے جب عصا اژدہا ہوگیا فرعون نے کہا کہ یہہ خدا کی طرف
سے نہین ہے بلکہ جادو موسی کا ہے ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى پھر پیٹھ پھیرے موسی سے سعی کرتے ہوئے جھٹلانے کو انکے
معجزہ کے یا ڈرا فرعون اژدہا سے اور پیٹھ پھیر کر سعی کی بھاگنے مین فَحَشَرَ پس اکٹھا کیا فرعون نے اپنے قوم کو یہان وقف نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ہے فَنَادٰى پس پکارا اپنے لشکر کو آپ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى پس کہا کہ مین ہون پروردگار تمہارا بڑا یعنے بت
جو میری صورت پر تراشے ہین ان سب مین بڑا ہون امام قشیری نے رحمت ہو جو اللہ کی انپر لطائف مین لکھا ہے کہ ابلیس نے
یہہ بات سنکر کہا کہ مین نے انا خیر کہا تھا یہہ بلا مجھپر نازل ہوئی جسنے یہہ لاف مارا ہے کیا جانئے اسکا کیا حال ہو فَاَخَذَهُ اللّٰهُ
نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى پس پکڑا فرعون کو خدا نے عذاب آخرت مین کہ جلنا ہے اور عذاب دنیا مین کہ ڈوبنا ہے یا عذاب مین
دو کلمون کے مواخذہ کیا کلمہ اولی یہی اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ہے اور کلمہ آخری مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ہے ان دو کلمون مین چالیس برس
رہا شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایکدن مین منصور حلاج کی زیارت پر مراقبہ کرتا تھا روح کو انکے مقام
عالی درمیان علیین کے دیکھا جناب الہی مین مناجات کی مین نے کہ خدایا یہہ کیا ماجرا ہے کہ فرعون نے انا ربکم الاعلی کہا اور منصور
نے انا الحق دونون نے ایک دعوی کیا روح حسین منصور علیین مین ہے اور روح فرعون سجین مین آواز آیا کہ فرعون نے
خود بینی مین پڑکر اپنے آپ کو دیکھا مجھے گمایا اور حسین نے مجھے دیکھا اور اپنے آپ کو گمایا اسلئے یہہ انا الحق ہے صرف حق ہے حق

اس الامین خدا کی رحمت ہے ؛ اسنے حق کہنوا اکیا ثابت ؛ اسنے جو ذرگم کیا خدا ثابت ؛ وہ اللہ رب ضلالت مشفق ؛ اس
ان فی ذلک لعبرۃ ؛ نفس کی شناخت ؛ وہ اللہ رب ہے رافت ؛ حق سے حق ہے ؛ یہ اللہ الحق ہے ؛ لعنت ہے خدا کی اپر
لمن یخشیٰ تحقیق بیچ عذاب پکڑنے فرعون کے البتہ نصیحت ہے واسطے اسکے جو ڈرتا ہے ءانتم اشد خلقا ام السماء کیا تم
اے منکر و بعث کے سخت تر ہو پیدایش مین یا آسمان باوجود اس عظمت کے بنٰہا ؛ بنایا اسکو اور سرون تمہارے
کے دفع سمکہا فسوّٰہا بلند کیا چہت اسکے کو پس برابر کیا اسکو بے قصور فتور واغطش لیلہا واخرج ضحٰہا اور
ڈہانک دیا اور اندھیر کیا رات اسکے کو اور نکالا دھوپ اسکے کو اضافت دن رات کی طرف آسمان کے اسواسطے ہے کہ انکے ہوگا
وہ سب ہے والارض بعد ذٰلک دحٰہا اور زمین کو بعد پیدا کرنے آسمان کے بچھا دیا اسکو جمہور علما کہتے ہین کہ پیدایش
زمین کی آسمان سے پہلے ہے اور بچھانا زمین کا پیچھے پیدایش آسمان کے اخرج منہا ماءہا ومرعٰہا نکالا زمین
بیچ میں سے پانی اسکا اور چارا اسکا والجبال ارسٰہا اور پہاڑون کو گاڑ دیا اور بچھانا زمین کا اور کہڑا پہاڑون کا اور بہنا
پانی کا اور اوگنا گہاس کا متاعا لکم ولانعامکم فائدہ ہے واسطے تمہارے اور واسطے جانورون تمہارے کے
فاذا جاءت الطامۃ الکبرٰی پس جسوقت آویگی آفت بڑی اور وہ وقت وہ ساعت ہوگی کہ دوزخی دوزخ کو اور بہشتی
بہشت کو جاوینگے جواب اذا کا محذوف ہے تقدیر اسکی یہ ہے کہ واقع ہوگا جو کچھ واقع ہوگا یوم یتذکر الانسان ما سعٰی
اسدن یاد کریگا آدمی جو کچھ سعی کی تہی عمل مین یعنی سب لکھے کراسکے ہاتھہ مین دینگے کہ پڑھہ لے وبرزت الجحیم لمن یرٰی
اور ظاہر کیا جاویگا دوزخ واسطے اس شخص کے کہ دیکھتا ہے یعنے الٰہ ظاہر ہو جاویگا کہ جو دیکھنے والا ہوگا دیکھیگا فاما من طغٰی
پس جس کسی نے کہ سرکشی کی اور ایمان نہ لایا وآثر الحیٰوۃ الدنیا اور اختیار کیا زندگانی دنیا کو اور آخرت کو بہلایا فان
الجحیم ہی الماوٰی پس تحقیق دوزخ وہی ہے جگہہ رہنے کی اسکے واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوٰی اور جو کوئی
کہ ڈرے کہڑے ہونے سے آگے پروردگار اپنے کے اور منع کیا اور پھیر رکہا جی اپنے کو آرزووں سے اسکے فان الجنۃ ہی الماوٰی
پس تحقیق بہشت ہے وہ جگہہ رہنے کی اسکے فصول مین لکھا ہے کہ یہ آیت اسکی شان مین ہے جو خلوت مین گناہ پر قادر
ہوا اور محض خوف الٰہی سے بچ جسنے اور نکرے سا نفس تابع جو بیک نفس ہوئے ؛ وہان کے غم سے نجات بس ہووے
یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسٰہا پوچھتے ہین تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم روز قیامت سے کہ کب ہے وقت
کہڑے ہونے اسکے کا اور کسی زمانہ مین اسکا فیم انت من ذکرٰہا بیچ کس بات کے ہے تو یاد اسکے سے کسی زمانہ مین
انکا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ سے وہ وقت پوچھوں
حق سبحانہ نے فرمایا کہ تو قیامت کے جاننے مین بیچ کس چیز کے ہے یعنے علم اسکا تیرا حق نہین تو کیون پوچھتا ہے الٰی
ربک منتہٰہا طرف پروردگار تیرے کے ہے انتہی اسکا یعنے کسیکو خبر نہین قیامت کے اسکا وقت جاننا خاصہ ہمارا
کا ہے انما انت منذر من یخشٰہا سوا اسکے نہین کہ تو ڈرانے والا اس شخص کا جو قیامت سے ڈرتا ہے

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا گویا کہ کفار مکہ کے جسدن دیکھینگے قیامت کو کہ اُسکے ڈرنے سے پوچھتے ہین لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا
نہ رہے تھے دُنیا مین یا قبر مین مگر ایک شام یا دن چڑھے اُسکے یعنے دہشت سے اُس دن کے مدت زندگانی کی اپنے معلوم
جانینگے یہہ سمجھینگے کہ دنیا مین ایک شام کی تھی ہمنے یا کچھہ دن چڑھے تک رہے تھے سورۃ عبس مکیہ وہی اثنان واربعون
یہہ سورہ عبس مکی ہے اسمین بیالیس ۴۲ آیتین اور ایکسو تیس کلمے ۱۳۰ اور پانچسو تینتیس ۵۳۳ حرف مین اور ایک رکوع ہے فواصل اسکے اہم ہین
اور ربط اِسکا بسورہ نازعات یہہ ہے کہ اختتام نازعات بسوال کفار ہے کہ وقوع ساعت سے کرتے تھے اور اختتام اِسکا بھی
اولٰئک ہم الکفرۃ الفجرہ متضمن نکوہش کفار ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سرداروں سے قریش کے کچھہ باتین کرتے تھے کہ عبد اللہ
بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے کہ نابینا تھے آکر آپ سے بات کاٹ کر کچھہ کلام کیا حضرت نے ترش رو ہوکر اُنسے منہ پھیر لیا جبرئیل علیہ

السلام یہہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آیت لائے

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى تیوری چڑہائے اور منہہ پھیر لیا اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى یہہ کہ آیا اُسکے پاس اندھا یعنے عبد اللہ ذکر نابینائی کا
اُسکے اسواسطے کیا کہ اُسنے جو قطع کلام حضرت سید انام علیہ السلام کا کیا معذور تھا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى اور کس چیز نے
معلوم کردیا تجھکو شاید کہ عبد اللہ پاک ہوجاتا گناہون سے اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى یا نصیحت سنتا پس فائدہ دیتی اُسکو
نصیحت تیری اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ای پر جو شخص کہ بے پرواہی کرتا ہے ایمان لانے سے فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى پس تو واسطے
اُسکے متوجہ ہوتا ہے کہ ایمان لاوے وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى اور نہین ہے اوپر تیرے وبال یہہ کہ نہ پاک ہووے وہ ساتھہ اسلام
کے یعنی تجھہ پر کچھہ وبال نہین اُسکے اسلام نہ لانے سے لاکہ رسول پر نہین مگر بلاغ ہے پس وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى اور جو کوئی آتا
تیرے پاس دوڑتا ہوا واسطے تعلیم کے یعنے عبد اللہ ابن ام مکتوم وَهُوَ يَخْشٰى اور وہ ڈرتا ہے خدا سے یا کفار کے آزار دینے سے تیرے
ملنے کے جہت سے فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى پس تو اُس سے تغافل کرتا ہے منقول ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے جو یہہ آیت
پڑھی چہرہ مبارک آپ کا متغیر ہوگیا لباب مین ہے کہ اسی پل مین نرگس چشم اس سرو چمن رسالت کے الٰہی بے آب و تاب
ہوئی کہ چلتے تھے اور راہ نہین نظر آتا تھا نزدیک تھا کہ گل رخسار پر انوار دیوار مکہ کو تسرف کرے امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ کے پیچھے گئے اور اُسکو پھیر لاکر مسجد مین رداے مبارک اپنی بچھا کر بٹھایا پھر
جب اُسکو دیکھتے تھے عزت کرتے تھے اور فرماتے تھے مرحبا ہے اُس شخص کو کہ جسکے خاطر عتاب کیا مجھے پروردگار میرے نے
اور دوبار مدینہ مین خلیفہ کیا اُسکو جب غزا کو جاتے تھے سمجھہ لیجئے کہ یہہ آپ سے ترک اولٰی تھی کیونکہ بحکم اجتہاد عمل فرمایا تھا اور کراہت
آپکی بے ادبی سے عبد اللہ کے تھی کہ آپکی بات اُسنے قطع کی تھی لیکن وہ معذور تھا بسبب نابینائی کے كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ
ہرگز نہین یون تحقیق یہہ نصیحت ہے واسطے خلق کے فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ پس جو کوئی چاہے یاد کرلے اُسکو اور اُس سے
پند پذیر ہوا اور یہہ آیتین لکھی گئی ہین فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ بیچ صحیفون تعظیم کئے گئیون کے نزدیک خدا کے مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ
بلند کئے گئے مرتبہ مین پاک کئے گئے سب عیبون سے بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ بیچ ہاتھون لکھنے والون فرشتون کِرَامٍ بَرَرَةٍ

بزرگ نیک کارون کے یا کرام کے معنے کریم اور مہربان اور پر مسلمانون کے کہ استغفار کرتے ہین انکے واسطے جناب الٰہی مین ٭
قُتِلَ الْاِنْسَانُ مارا جائیو آدمی کافر بعضون نے کہا ہے کہ مراد اِس سے عتبہ ابن ابی لہب ہے کہ اول داماد پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا تھا پھر صاحبزادی کو طلاق دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بددعا کی کہ الٰہی مسلط کر اسپر ایک کتا اپنے
کتون مین سے چند روز مین شیر نے اسکو مارا حق تعالےٰ اسکو فرماتا ہے مَآ اَكْفَرَهٗ کس نے کافر کیا اسکو خدا سے کیا نہ تامل کر کے
نہین سمجھا کہ حق تعالیٰ نے مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ کس چیز سے پیدا کیا ہے اسکو مِنْ نُّطْفَةٍ ذرا سے آب منی سے خَلَقَهٗ
فَقَدَّرَهٗ پیدا کیا اسکو پس انداز کیا اسکے اعضا شکل ہیت کا ماں کی پیٹ مین ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ پھر راہ پیٹ سے نکلنے کی
آسان کی اسکی تاکہ وہ پیدا ہوا اور بڑھا ثُمَّ اَمَاتَهٗ پھر مارا اسکو جب عمر اسکی تمام ہوئی فَاَقْبَرَهٗ پھر گاڑا اسکو خاک
مین تاکہ مثل مردار کے کوڑے پر نہ پھینک دین ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ پھر جب چاہیگا خدا تعالےٰ جلد اٹھاویگا اسکو
وقت نشور کے اور وقت نشور کا اسکے ارادہ پر موقوف ہے كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ہرگز نہین یون ابھی نہین ادا کیا
انسان نے وہ چیز کہ حکم کیا تھا خدا تعالےٰ نے اسکو یعنے کافرون نے وعدہ میثاق کا نہین پورا کیا اور ایمان اسلام پر گردن نہین
رکھی بعضون نے کہا ہے کہ مراد اس سے سب آدمی ہین کہ حکم پر اللہ تعالیٰ کے چلنا جیسا کہ چاہیے کسی سے ہوا نہوگا لابد قصور
اپنا کیون مد نظر رافت کام ٭ اسکے لائق نہ ہوا اور نہوگا ہم سے فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ پس چاہیے کہ دیکھے آدمی
طرف کھانے اپنے کے چشم عبرت سے کہ کسطرح پیدا کیا جاتا ہے اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ہم نے ڈالا یعنے پانی ابر سے واسطے کر
ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا پھر پھاڑا یعنے زمین کو پھاڑنا کر فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا پس اوگایا یعنے بیج زمین کے اناج جو قوت
ہوسکے جیسے گیہون جو وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا اور انگور اور ترکاری وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا اور درخت زیتون کے اور خرمے وَّحَدَآئِقَ
غُلْبًا اور باغ گھنے کے یعنی بہت درختون والے وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا اور میوے تر اور خشک یا ابا کے معنے چارا مَتَاعًا لَّكُمْ
وَلِاَنْعَامِكُمْ واسطے فائدہ تمہارے کے اور واسطے چارپایون تمہارے کے فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ پس جب آویگی آواز کان
پھوڑنے والی یعنی آواز صور کی کہ جو کوئی سنیگا بہرا ہو جاویگا جواب اذا کا یہہ ہے کہ دیکھینگے ہول اور شدت بہت يَوْمَ
يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ اسدن بھاگیگا آدمی بھائی اپنے سے باوجود انس اور محبت کے وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ اور ماں اپنے سے
اور باپ اپنے سے باوجود دیکھے ہوئے مہربانی اور شفقت کے وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ اور جورو اپنے سے باوجود اسکے
کہ مونس روزگار اسکی تھی اور بیٹے اپنے سے لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ واسطے ہر مرد کے قیامت
والون مین سے اسدن ایک حالت ہے کہ کفایت کرتی ہے اسکو اور ذکر جمعون سے وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ
مُّسْتَبْشِرَةٌ کتنے منہ اسدن روشن ہین ہنستے ہین خوشناک ہین بسبب اسکے کہ دوزخ سے بچ کر بہشت مین گئے وَوُجُوْهٌ
يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ اور کتنے منہ اسدن کہ اوپر انکے گرد و غبار ہے ڈھانکتی ہے اسکو سیاہی اسکی اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ یہہ لوگ وہ ہین کافر بدکار نابکار سورۃ التکویر مکیۃ وھی تسع وعشرون آیۃ اسمین آیتین ہین کلمات [illegible] حروف [illegible]

اور مکے مین نازل ہوئی ہے فواصل اسکی تنسم ہین اور ربط اسکا بسورہ عبس یہہ ہے کہ ختم اسکا بذکر قیامت تھا آغاز اسکا بھی
بذکر قیامت ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے قیامت کے دن کا احوال دیکھے وہ پڑھے
یہہ سورۃ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ جسوقت کہ سورج لپٹا جاویگا یعنے روشنی اسکی عالم سے لپیٹ لینگی سیاہ رہ جاویگا وَإِذَا النُّجُومُ
انْكَدَرَتْ اور جسوقت کہ ستارے تیرہ ہو کر تلے گرینگے وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ اور جسوقت پہار اپنے مقامون سے چلائے
جاوینگے ہوا پر وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ اور جسوقت دس مہینے کی گابھن اونٹنی کہ جننے کے نزدیک ہو بیکار چھوڑے جاوینگی یعنے
یہہ جو بڑا مال نفیس ہے عرب والون کے نزدیک اسکی قدر خواہش نرہیگی وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ اور جسوقت جانوران
وحشی جمع کئے جاوینگے ساتھ آدمیون کے اور مجال ضرر دینے کی ایک دوسرے کو نرہیگی وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ اور جسوقت
دریا ملائے جاوینگے کھارے میٹھے سب ایک ہونگے یا خشک کئے جاوینگے کہ پانی اُنمین مطلق نرہیگا یا جھونکے جاوینگے یعنے اوٹائے
جاوینگے دوزخیون کے پینیکو وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ اور جسوقت جانین قسم قسم کی ملائے جاوینگے نیک نیک سے بد بد سے
یا نفوس مومنون کے ساتھ حور عین کی اور کافرون کے ساتھ شیاطین کے یا ملائے جاوینگے روحین بدنون سے وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ
سُئِلَتْ اور جسوقت لڑکی جیتی گاڑی ہوئی پوچھی جائیگی بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ساتھ کس گناہ کے ماری گئی عادت عرب
والون کی تھی کہ لڑکیون کو مفلسی کے سبب یا عار کے لئے کہ کسی سے انکو بیاہینگے جیتیان گاڑ دیتے تھے اللہ تعالے نے فرمایا کہ انکے مارنے
والون سے پوچھینگے یا انہین سے پوچھینگے کہ تم کیون ماری گئین اور فائدہ اس سوال مین یہہ ہے کہ لڑکی آپ بتاوے کہ مجھے بیگناہ
مارا ہے تو قاتل اُسکا شرمندہ ہو وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ اور جسوقت اعمال نامے جو دم مرگ لپیٹے لئے ہونگے کھولے جاوینگے
وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ اور جسوقت آسمان کھال اُتارے جاوینگے وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ اور جسوقت دوزخ دھکایا
جاویگا غضب الٰہی سے زیادہ تر پہلے سے وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ اور جسوقت بہشت نزدیک کی جاویگی خدا کے دوستونکے
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ جانے گا ہر جی جو کچھ حاضر کیا ہے اچھے برے کامون سے جب تک آدمی یہہ بارہ حال خود کر
ہوئے ہین جیسے زمین دنیا مین جیسے زمین محشر مین نہین دیکھیگا نہین جانیگا کہ کیا کیا ہے اور جب دیکھ لیگا تو معلوم کریگا کہ ہر نیکی مین
کرامت اور عطا ہے اور ہر بدی مین ملامت اور عتاب ہر نیکی پر حسرت کھائیگا کہ زیادہ کیون نہ کی اور ہر بدی پر اندوہ کھینچیگا کہ کیون
کی اور وہ حسرت اور اندوہ کچھ فائدہ نکریگی سو آج کی فرصت تو اے رافت غنیمت ہے سمجھ نہ کیونکہ فردا کی ندامت کام آنے
کی نہین فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ نہ پس قسم کھاتا ہون مین ساتھ ستارون پھر جانے والون سیدھا
چلنے والون تھم رہنے والون کے کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ مراد یہہ پانچون ہین زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد اور خنوس انکی
رجوع ہے اور کنوس استقامت اور بعضون نے کہا ہے کہ خنس گاو کوہی ہے اور کنس ہرن وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ اور
قسم رات کی جب آنے لگی اور ہوا کو تاریک کرے یا جانے لگی اور ظلمت دور کرے یہہ کلمہ اضداد سے ہے وَالصُّبْحِ

اِذَا تَنَفَّسَ اور قسم ہے صبح کی جس دم کہ دم لیوے یعنے طلوع ہووے اور دم لیا اُسکا شیوع ہونا طلوع کا ہے اور جواب قسم کا یہہ ہے اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ تحقیق قرآن شریف ہرائینہ پڑھا پیغام پہنچانیوالے بزرگ کا ہے یعنے جبرئیل علیہ السلام کا اور تبیان مین لکھا ہے کہ رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ قوت والا نزدیک صاحب عرش کے مرتبہ والا کہا مانا گیا درمیان ملائکہ کے آسمان مین یا امانت ہے وحی لانیکے یہہ سب صفت جبرئیل علیہ السلام کی ہے اور اُس قول پر کہ رسول کریم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہین یہہ سب صفت آپ کی ہے کہ قوت والے طاعت مین نزدیک خدا کے مرتبہ والے مستجاب الدعوات امین اوپر اسرار غیب کے ہین وَمَا صَاحِبُکُمْ بِمَجْنُوْنٍ اور نہین صاحب تمہارا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے دیوانہ جیسے گمان کرتے ہو وَلَقَدْ رَاٰہُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ اور البتہ تحقیق دیکھا ہے پیغمبر نے جبرئیل کو اصل شکل پر بیچ کنارے روشن کے یعنے مطلع آفتاب مین وَمَا ھُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ اور نہین وہ اوپر غیب کے بات کے جو وحی اُسے آتی ہے بخیل کہ تمھین تعلیم نکرے اور تم سے چھپاوے وَمَا ھُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ اور نہین ہے قرآن مجید سخن شیطان راندہ گئے کا فَاَیْنَ تَذْھَبُوْنَ پس کہان جاتے ہو تم ایسی بات درست راستے کیون پہرتے ہو اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ نہین قرآن مجید مگر نصیحت واسطے عالمون کے یا نہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر شرف عالمون کے لِمَنْ شَآءَ مِنْکُمْ اَنْ یَّسْتَقِیْمَ واسطے اُس شخص کے کہ چاہے تم مین سے یہہ کہ راہ سیدھی چلے خدا کی اور پیروی کرے حق کی اسباب نزول مین لکھا ہے کہ ابو جہل نا اہل نے جو یہہ آیت سنی کہا کہ یہہ کام ہمارا ہے اور چاہنے پر ہمارے موقوف ہے ہم چاہین راہ سیدھی اختیار کرین چاہین نکرین یہہ آیت نازل ہوئی وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ چاہتے تم استقامت اور ہدایت کو مگر یہہ کہ چاہے خدا پروردگار عالمون کا تمہارے چاہنے کو یعنے تمہاری خواہش بھی والبتہ بمشیت ایزدی ہے شیخ ابو بکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حق تعالی نے تجھے سب صفتون مین عاجز کیا ہے نہین چاہتا تو مگر اُسکی مشیت سے نہین کرتا تو مگر اُسکی قوت سے فرمان برداری نہین کرتا تو مگر اُسکے فضل سے عاصی نہین ہوتا تو مگر اُسکے غضب سے پس تو کیا رکھتا ہے اور کس فعل پر اپنے ناز کرتا ہے ؎ بیت سرا پا ہم ہین رافت ہے پیچ در پیچ عجب ہے کام اپنا پیچ در پیچ سورۃ الانفطار مکیۃ وہی تسع وعشر آیۃ سورت انفطار مکی ہے اُنسیس آیتین اور اسی کلمے اور تین سو انتیس حرف ایک رکوع ہین فواصل اسکی مکتہ ہین اور ربط اسکا اُس سورت کو ظاہر ہے کہ دونون مین مذکور قیامت ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ جس وقت کہ آسمان پھٹ جاوے وَاِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ اور جس وقت ستارے جھڑ جاوین تبیان مین لکھا ہے کہ تارے قنادیل معلقہ کے مانند نور کے دوزنجیرون آسمان پر لٹکتے ہین اور وہ دو زنجیران فرشتون کے ہاتھون مین ہین جب وہ فرشتے مرینگے دو زنجیران انکی ہاتھون سے چھٹ جائینگی سارے زمین پر گر پڑینگے وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ اور جس وقت دریا جلدی جاوین یعنے بعضون کو بعضون کی طرف لیجاکے ملا کر ایک دریا کر دین وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ اور جس وقت

قبرین زیر وزبر کی جاوینگی یعنے خاک کو تلے اوپر کرینگے تو کہ جو اُسمین گرا ہے مردے وغیرہ ظاہر ہو جاوین اور مردے زندے
ہو جاوین عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ جان لیگا ہر جی جو کچھ کہ آگے بھیجا عمل اچھے یا برے سے اور جو پیچھے چھوڑا اثر کی
عمل یا تو بہ سے یا جان لیگا ہر تن کہ کیا ہے اول عمر اور آخر عمر مین پھر خطاب کافرونکو ہوگا کہ یَا اَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ
ای آدمی کس چیز نے فریب دیا تجھکو کہ کافر ہوا تو ساتھ پروردگار اپنے کرم کرنے والے کے لکھا ہے کہ فریب دینے والا اُسکا شیطان
تھا یا جہل یا متابعت ہوا یا محبت دنیا نزول اس آیت کا ابی الاسدین کے شان مین ہے اُسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو آزردہ کیا اور اسکو کچھ ایذا نہین پہنچی تھی وہ مغرور ہو گیا تھا کہ مجھے عذاب الٰہی نہ آیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ کسی چیز نے
تجھے مغرور کیا کہ عذاب الٰہی سے بے غم ہوا تو بعضے علما کہتے ہین کہ یہہ خطاب عام ہے سب آدمیون کو کہ ای آدمی کس چیز
نے تجھے مغرور کیا کہ عاصی ہوا تو حکم خدا مین اور دلیر ہوا تو نافرمانی کبریا مین شیخ ابو منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر حق تعالیٰ
مجھ سے پوچھیگا تو کہونگا مین کہ مغرور کیا مجھے کرم تیرے نے اور معالم التنزیل مین ہے کہ اہل اشارت نے کہا ہے کہ اسم کریم
یہان لایا سب اسماء مین سے چھانٹ کر واسطے تلقین کے ہے بندہ کی تا کہ کہے کہ فریفتہ ہوئے ہوا مین کرمی پر تیرے بیتا
عاجز ہے کیا نفس کے کو مجھکو ستم نے :: مغرور کیا ہے مجھے پر تیرے کرم نے اَلَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ وہ خدا جسنے
پیدا کیا تجھکو عدم سے پس تندرست کیا تجھکو اعضا اجزا درست کئے پس برابر کیا تجھکو اور جدا کیا اور خلق سے جو سوا انسان کے ہے
فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ بیچ جس صورت کے کہ چاہا ترکیب دیا تجھکو كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ہرگز نہین
یون جیسے گمان کرتے ہو تم کہ قیامت نہین ہوگی بلکہ جھٹلاتے ہو تم قیامت کو عناد سے وَاِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ اور تحقیق
اوپر تمھارے یعنے کردار گفتار تمھارے پر نگہبان ہین فرشتون سے كِرَامًا كَاتِبِیْنَ بزرگ نزدیک خدا کے لکھنے والے
روزنامہ افعال اقوال تمھارے کا یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ جانتے ہین جو کچھ کہ کرتے ہو تم اچھا برا اور سمجھ کر ٹھیک لکھتے
ہین اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ تحقیق نیک کام والے اور فرمان بردار بیچ بہشت کے ہین وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ اور
تحقیق بدکار جھوٹ بولنے والے منکر حشر کے البتہ بیچ دوزخ کے ہین یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ داخل ہونگے دوزخ مین دن حساب
کے یعنے قیامت کے وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ اور نہین بدکار دوزخ سے غائب ہونے والے یعنی دوزخ سے نکلنے
کے ہی نہین ہمیشہ رہینگے وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ اور کس چیز نے معلوم کر دیا تجھکو کہ کیا ہے دن حساب کا اور
جزا کا ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ پھر کس چیز نے معلوم کر دیا تجھکو کیا ہے دن جزا کا دوبار لانا واسطے تعظیم
شان اُس دن کے ہے کہ حقیقت اُسکی ہر کوئی نہین جانتا یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْـًٔا اُس دن نہ مالک
ہوگا کوئی جی واسطے کسی جی کے کچھ چیز کا منفعت سے یعنے کوئی نہ پہنچا سکیگا اپنی قوت قدرت سے کسی کو نفع
وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۞ اور حکم اُس دن واسطے اللہ کے ہے جسکو جسکے حق مین چاہے حکم شفاعت کا دے سورۃ
التطفیف مکیۃ و ہی ستۃ و ثلثون اٰیۃ سورۃ المطففین مکی ہے اسمین چھتیس ۳۶ آیتین اور ایکسو انھتر ۱۷۹ کلمے اور سات سو تیس ۷۳۰ حرف ہین ایک رکوع

تو اصل اسکی غم میں اور ربط اسکا ساتھ الانفطار کے یہہ ہے کہ اسمیں جملہ علمت نفس ما قدمت و اخرت میں ذکر اعمال بر
سبیل عموم تھا اور ذکر روز جزا تھا اس سورت میں ذکر بعضے اعمال کا جیسے خیانت کیل اور وزن میں ہے بطریق ذکر
خاص بعد — بسم اللہ الرحمن الرحیم — عام فرمایا

لکھا ہے کہ اہل مدینہ ناپ تولنے میں چیزوں کی خیانت بہت کرتے تھے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے ہجرت
کرکے مدینہ منورہ کو چلے راہ میں یہہ سورہ نازل ہوئی ویل للمطففین وای ہے واسطے کم دینے والوں کے کیل اور وزن
میں مدینہ منورہ میں ایک شخص تھا ابو جہینہ نام دو صاع رکھتا تھا وہ ایک بڑا ایک چھوٹا بڑے سے خریدتا تھا چھوٹے سے
بیچتا تھا حق تعالے نے اسکے حق میں کہا کہ الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون وہ جو ناپ لیویں پیمانہ لوگوں سے
واسطے اپنے پورا لیں واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون اور جب ناپ دیویں پیمانہ انکو یا تول دیں انکو کم دیویں زیان
الکاکرین فصول سبعین میں لکھا ہے کہ جو کوئی کیل وزن میں خیانت کریگا قیامت کو دوزخ میں اسکو درمیان آگ کے دو پہاڑوں
کے نیچا ڈالینگے اور کہینگے کہ یہہ دونوں وزن ہیں ان دونوں میں تولا تول اور جل بیت کیونکہ دوزخمیں وہ سوزان وہاں نہار
لیل ہوں جو کہ دینے میں بیان خاین لوزن و کیل ہوں الا یظن اولئک انھم مبعوثون لیوم عظیم کیا نہیں
جانتے یہہ لوگ زیادہ لینے والے اور کم دینے والے یہہ کہ وہ اٹھائے جاوینگے واسطے دن بڑے کے یوم یقوم الناس
لرب العالمین جسدن کہ کھڑے رہینگے لوگ واسطے پروردگار عالموں کے یعنی جب تک کہ فرمان ہوگا نہ بیٹھینگے وہ وہ
مقام ہیبت ہوگا کہ اہل عرصات تین سو برس کھڑے رہینگے پھر وہاں سے موقف محاسبہ میں لاوینگے کہ شفاعت
کبری ہے کلا ان کتاب الفجار لفی سجین ہرگز نہیں یوں تحقیق عملنامہ بدکاروں کا البتہ بیچ سجین کے ہے کہ وہ ایک
سل ہے خالی بیت کی زوی دوزخ پر پہنی ہوئی جان کافروں کے اور اعمال نامے انکے وہاں ہونگے کعب احبار رضہ سے مروی
ہے کہ اعمال نامے فاجروں کے آسمان لیجاتے ہیں وہاں قبول نہیں ہوتے تو زمین پر لاتے ہیں پھر یہاں بھی رد ہوتے ہیں تو
زیر زمین ہفتم لیجا کر سجین میں کہ ابلیس اور ابلیسوں کی جگہہ ہے رکھتے ہیں وما ادریک ما سجین اور کس چیز نے جتایا
تجھکو کہ کیا ہے سجین ہول اور ہیبت کی جگہہ ہے اور کتاب فجار کی کتاب مرقوم ایک دفتر ہے لکھا ہوا اور نشانی
کیا ہوا کہ جو کوئی دیکھے جانے کہ اسمیں نیکی نہیں ہے ویل یومئذ للمکذبین وای ہے اسدن واسطے جھٹلانیوالوں کے
ویل کلمہ جامع سب برائیوں کو ہے عذاب عقاب شدت محنت درد دکھ سے الذین یکذبون بیوم الدین
وہ لوگ جو جھٹلاتے ہیں دن جزا کو اور باور نہیں کرتے وما یکذب بہ الا کل معتد اثیم اور نہیں جھٹلاتا اسدن
کو مگر ہر ایک حد سے گذرنے والا گنہگار اذا تتلی علیہ ایاتنا قال اساطیر الاولین جس وقت پڑھی جاتی
ہے آیتیں اور کلام ہمارا کہتا ہے ابو جہل عناد اور اعراض حق سے کہانیاں ہیں پہلوں کی کلا ہرگز نہیں یوں جیسا کہتے
ہیں بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون بلکہ زنگ غرور اور غفلت کا باندھا ہے اوپر دلوں انکے کے یا زنگار انکاری کی

کی ہے

اُس چیز نے کہ تھے وہ کرتے گناہ اور معاصی سے یعنے گناہونکی شامت سے دل اُنکے زنگ کھا کر بے جا حاصل ہوئے حدیث
مین ہے کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے نقطہ سیاہ اُسکے دل مین پیدا ہوتا ہے رفتہ رفتہ تمام دل سیاہ ہو جاتا ہے كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ
يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ہرگز نہین یون تحقیق وہ دیدار پروردگار اپنے سے اُسدن حجاب مین رہینگے یعنی ممنوع مہجور محجوب محروم ہو جائینگے
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے معنی اس آیت کی پوچھی انہون نے کہا کہ حق تعالی محجوب کریگا اعدا اپنون کو تا دیدار اُسکا نہ دیکھین اور
تجلی فرماویگا اولیا اپنون پر تا لقا اُسکے سے مشرف ہون امام شافعی نے کہا کہ محجوبون کفار کی شان مین وارد ہوکر دلالت کرتا ہے
کہ مومنون کو دولت دیدار ہوگی دوستون اپنون کو محجوب نہ کریگا تا فرق درمیان دوست دشمن کے ظاہر ہو سلہ رافت اُسے اولیا سے
کیا پروا ہے ؛ دیدار سے محروم سدا اعدا ہے ؛ جب دوست کو بھی وہ اپنے رکھے محجوب ؛ پھر فرق میان دوست دشمن کیا ہے ثُمَّ اِنَّهُمْ
لَصَالُوا الْجَحِيْمِ پھر تحقیق وہ تکذیب کرنیوالے البتہ داخل ہونیوالے مین دوزخ کے ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ پھر کہا
جاویگا یہہ ہے وہ عذاب جو تھے تم اُسکو جھٹلاتے كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ہرگز نہین یون تحقیق عمل نامہ نیک کام والونکا
البتہ بیچ علیین کے ہے آسمان ہفتم پر زیر عرش بعضون نے کہا ہے یمین عرش ہے وو بعضون نے کہا ہے وہ سدرۃ المنتہی ہے
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ اور کس چیز نے معلوم کر دیا تجھکو کہ کیا ہے علیون یعنے محل بلند ہے اور مکان عمل نامہ ابرار كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ
دفتر ہے لکھا ہوا اور نشان کیا ہوا کہ جو کوئی دیکھے جانے کہ اسمین سب چیز ہے يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ حاضر ہوتے ہین پاس کتاب کے
فرشتے مقرب اللہ کے جو ساکنان علیین ہین یعنے استقبال کو اُسکے جاتے ہین اور نگاہ رکھتے ہین اُسکو اور روز قیامت گواہی دینگے اسپر
اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ تحقیق نیک کام والے البتہ بیچ بہشت کے ہین اوپر چھپر کھٹون کے دیکھتے ہونگے طرح طرح کے عجیب چیزونکو
جنسے دل خوش ہو یا دیکھتے ہونگے کفار کو جو دوزخ مین عذاب کئے جاتے ہونگے تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ پہچانے
گا تو اے دیکھنے والے بیچ مونھون اُنکے کے تازگی بہشت کی نعمتون کی اور طراوت جنت کی لذتون کی يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ
خِتٰمُهٗ مِسْكٌ پلائے جاوینگے شراب خالص سفید خوشبو مہر کی ہوئے مین سے کہ مہر کرنے کی چیز اُسکے مشک ہے اور مہر اُسواسطے
کی ہوگی کہ کوئی اور نکھولے ابرار آپ اپنے ہاتھ سے کھولین وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ اور بیچ اس شراب پینے کے چاہیے
کہ رغبت کرین رغبت کرنیوالے یعنے ایسے کام کرین جس سے مستحق اس شراب پینے کی ہون وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ اور ملونی اس شراب
کی آب چشمہ تسنیم سے ہے تبیان مین ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ تسنیم اس نہر کا نام ہے جو عرش کے نیچے سے بہشت کو گئی ہے اور
وہ اشرف انہر جنت ہے عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ تسنیم چشمہ ہے کہ پیتے ہین اسمین سے مقرب اللہ کے یعنے یہہ نہر صرف وے ہی
سے پینگے اور ملا ملا ابرارون کو دینگے صاحب انوار نے کہا ہے کہ مقربون نے جو ماسوا سے ہاتھ اٹھا کر صرف توجہ حق رکھی ہے اور
اسیکی محبت مین کسی اور کو نہین ملایا ہے شراب بھی انکی صرف ہے اور جنہون نے محبت الہی مین اور کو بھی مزج کیا ہے شراب انکی
ممزوج ہے سلہ صرف اُسکی لوگ پیتے ہین تسنیم صرف سے ؛ جو مینا طلب جلے انہین تسنیم ہے ؛ بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ رحیق اشارت
ہے شراب سے جو منزہ ہے خمارات کونین سے اور ظروف اُسکے قلوب اولیا اور اصفیا ہین اور ختام اُسکے مشک محبت ہے

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیْنِہٖ پس جو کوئی کہ دیا گیا نامہ اعمال اسکا بیچ داہنے ہاتھ اسکے کے فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا
پس جلد ہوگا حساب کیا جاویگا حساب آسان بے مناقشہ وَّیَنْقَلِبُ اِلٰٓی اَھْلِہٖ مَسْرُوْرًا اور پھراویگا طرف لوگون اپنے کے
کہ گروہ مسلمانون کے ہین یا قبیلہ اسکا یا عورتین اسکی حورین خوش خرام بسبب پانے خیر اور کرامت کے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ
وَرَآءَ ظَھْرِہٖ اور جو کوئی کہ دیا گیا نامہ اعمال اسکا پس پیٹ اسکے سے دست چپ مین اسکے اور یہہ صورت یون ہوگی کہ دست
راست اسکا گردن مین اسکے باندھ دینگے اور دست چپ اسکا پس پشت سے اسکے کھینچینگے پھر اس طرف سے عمل نامہ اسکے
ہاتھ مین دیوینگے اور ایسا شخص فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا وَّیَصْلٰی سَعِیْرًا پس شتاب ہوگا کہ پکاریگا یعنے آرزو کریگا ہلاک کو یا کہیگا واثبورا
یہہ کلمے بھی طلب ہلاکت ہے اور داخل ہوگا دوزخ مین اِنَّہٗ کَانَ فِیْٓ اَھْلِہٖ مَسْرُوْرًا تحقیق وہ شخص ہوگا درمیان اہل اپنے کے دنیا مین
خوش اپنے مال فانی پر اور شادان نازان اپنے جاہ ناپائدار پر اِنَّہٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ تحقیق اسنے گمان کیا تھا یہہ
کہ نہ پھراویگا طرف خدا کے یعنے اسکو بعث اور حشر نہوگا بَلٰٓی یون نہین بلکہ اسکو بازگشت ہوگی اِنَّ رَبَّہٗ کَانَ بِہٖ بَصِیْرًا
تحقیق پروردگار اسکا ہے ساتھ اعمال اسکے کے دیکھنے والا پس اسے یون ہین نچھوڑیگا بلکہ محشر مین لاکر جزا اسکی اسے دیگا۔
فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ پس قسم کھاتا ہون مین ساتھ شفق کے سمجھہ لیجئے کہ شفق نزدیک امام مالک اور امام شافعی اور امام
احمد حنبل اور صاحبین کے سرخی ہے جو بعد غروب شمس کے طرف مغرب کے آسمان کے کنارے مین ظاہر ہوتی ہے اسکے
غائب ہونے کے بعد وقت نماز عشا کا ہے اور امام اعظم رح نے کہا ہے کہ شفق سفیدی ہے جو بعد سرخی کے نمود ہوتی ہے
بعد غیبوبت اسکے عشا ہے اور بعضے کہتے ہین بیاض یعنے سفیدی ہرگز غائب نہین ہوتی ایک افق سے دوسرے افق مین پھرتی
رہے وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ اور قسم ہے رات کی اور اس چیز کی کہ جسکو اکٹھا کرے اور چھپاوے یعنے جیسے تاریکی شب کی
چھپالے وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ اور قسم چاند کی جب کامل ہوکر بدر ہو جاوے لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ البتہ تم اور ملوگے
ایک حال کو بعد ایک حال سے کہ مطابق اسکے ہوگا شدت مین مراد اس سے مرگ ہے اور شدتین قیامت کی ایک
دوسرے کے بعد ہوگی تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ مراد یہان تحویل تبدیل بنی آدم کی ہے ایک حالت سے دوسری حالت پر
کہ پھرتے بدلتے جاتی ہے نطفہ سے علقہ سے ہوا علقہ مضغہ سے مضغہ عظم عظم سے لحم لحم سے خلق آخر کہ جنین اور ولید اور رضیع اور
صبی اور غلام اور شاب اور کہل اور شیخ ہے تا آخر احوال فَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ پس کیا ہے واسطے آدمیون کے کہ باوجود
ان حالونکے نہین ایمان لاتے خدا پر اور روز جزا پر وَاِذَا قُرِئَ عَلَیْھِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ اور جب پڑھا جاتا ہے اوپر انکے قرآن
نہین سجدہ کرتے واسطے تلاوت اسکی کے بعضے علما یہان سجدہ کرتے ہین اور بعضے آخر سورت مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
یہان سجدہ کرتے تھے کہ پیچھے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان سجدہ کیا تھا مین نے یہہ تیرہوان سجدہ ہے سجدات
قرآن سے صاحب فتوحات نے اس سجدہ کو سجدہ جمع لکھا ہے کیونکہ بعد استماع قرآن ہے اور قرآن جامع ہے صفات تنزیہ
اور تقدیس کو اور سجدہ نکرنا کفار کا بجہت قصور دلیل اور انقطاع حجت نہین بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُکَذِّبُوْنَ بلکہ وہ

پھر تمام حاجتوں والے اسکے پاس آنے لگے دعا سے اسکے مقاصد پانے لگے ایک چوبدار اندھا ہوگیا تھا اُسنے آکر عرض کیا
اُسنے کلمۂ شہادت تلقین کیا بعد دعا کی آنکھیں اسکے بینا ہوگئیں بادشاہ نے اس چوبدار سے پوچھا کہ تو نابینا تھا بینا کیونکر ہوا اُسنے
کہا کہ خدا نے میرے مجھے بصارت بخشی بادشاہ نے تعجب سے کہا کہ خدا تیرا کون ہے اُسنے کہا لا الٰہ الا ہو بادشاہ نے حیلہ سے کہا یہہ
تجھے کسنے تلقین کیا بتا دے کہ ہم بھی اس سے تعلیم ہوں حاجب نے قصہ اس جوان کا بیان کیا بادشاہ نے اس جوان کو طلب
کیا اور ہر چند اُس جوان کو دین سے پھرایا وہ نہ پھرا آخر حکم کیا کہ دریا میں ڈبا دو لوگ دریا پر لیگئے اس جوان نے دعا کی حق تعالی نے
اسکو بچالیا اُن سب کو ڈبو دیا یہہ خبر بادشاہ کو پہنچی بادشاہ نے اور لوگ متعین کئے کہ پہاڑ پر لیجا کر گرا دیں وہ لوگ سب گر کر
مرگئے یہہ جوان سلامت پھر آیا بادشاہ سنکر اور غضب ناک ہوا اور ایک گروہ کو مقرر کیا کہ اسکو آگ میں جلا دیں وہ بھی سب
جل گئے اور اسکو کچھہ صدمہ نہ پہنچا القصہ بادشاہ نے ایک دار کھڑی کی اور اس جوان کو اُسمیں لٹکایا اور تیر باران کیا کوئی
تیر اُسپر کارگر نہوا جوان نے کہا اے بادشاہ خدا پر ایمان لا کہ وہ قادر مطلق ہے یہہ سب آثار اُسکے قدرت کے ہیں جو تو نے
مشاہدہ کئے نظم قادر مطلق ہے وہ ہر شان میں ۞ مالک بر حق ہے ہر ایک آن میں ۞ اُسکے ارادے سے ہیں سب اپنے کام
دم میں دو عالم کا کرے انتظام ۞ کوئی کسی جا نہیں اُسکا شریک ۞ ذات و صفات اپنے میں ہے لا شریک ۞ ایک پرستش کے ہے قابل وہی
اُسمیں ہے جو وصف ہے کامل وہی ۞ پیدا کیا سب یہہ اُسینے جہان ۞ اُسکی ہے مخلوق زمین و زمان ۞ دونو جہاں کا ہے وہ ایک کارساز
سب کو نیاز اُس سے وہ ہے بے نیاز ۞ اُسکا ہی محتاج ہے سارا جہان ۞ وہ نہیں محتاج کسیکا میاں ۞ اُسکا نہ مثل اور نہ کوئی نظیر
نہ ہے شریک اُسکا نہ کوئی نصیر ۞ نہ ہے ولد اُسکا نہ والد کوئی ۞ ضد نہ کوئی اُسکا ہے ند کوئی ۞ کھانے سے اور پینے سے وہ پاک ہے
پہنچے نہ فہم اُسکو نہ ادراک ہے ۞ ہنسی سے عالی ہے وہ رونے سے پاک ۞ اونگھنے سے خالی ہے سونے سے پاک ۞ نہ ہے جہت اُسکو نہ اُسکا مکان
نہ بدن و جسم نہ جوہر نہ جان ۞ نہ ہے وہ حادث نہ اُسے ہے فنا ۞ سارے جہان کی ہے اُسی سے بقا ۞ ظلم نہیں اُسکے کسی کام میں
عدل ہے آغاز میں انجام میں ۞ بادشاہ نے بکمال خشمناک ہوکر کہا کہ میں بغیر قتل کے تجھکو نچھوڑونگا جوان نے کہا کہ اگر مراد تیری
یہی ہے تو تیر کمان میں لگا اور کہہ بنام خدا اس جوان کے کارگر ہو بادشاہ نے یوہیں کیا جوان شہید ہوا حاضران مجلس
یکبار بولے کہ ایمان لائے ہم ساتھہ پروردگار اس جوان کے بادشاہ نے غضب میں آکر کہا کہ کھائیاں کھود و اور اُنمیں آگ جلا دو
اور ان سب کو کناروں پر کھائیوں کے بٹھا کر پوچھو جو ایمان بجا رکھتا ہو اُسے کھائی میں گرا کر آگ میں جلا دو اسیطرح کرنے لگے
حق تعالی انکو فرماتا ہے اصحاب الاخدود یعنے اصحاب کھائیوں کے النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ کہ آگ تھی بہت ایندھن والی
إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ جسوقت کہ وہ اُپر کنارے آگ کے بیٹھے تھے وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ اور بادشاہ
اور اصحاب اُسکے اوپر اُس چیز کے کہ کرتے تھے ساتھہ مسلمانوں کے حاضر تھے اور مشاہدہ کرنے والے اُسکے وَمَا
نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور نہیں انکار کیا تھا اصحاب اخدود نے مومنوں
میں سے کسی چیز کا مگر یہہ کہ ایمان لاویں ساتھہ خدا غالب کے کہ عقاب سے اُسکے ڈرا چاہئے تعریف کئے گئے کہ رحمت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھا ہے کہ ایک رات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے چچا ابو طالب کے پاس بیٹھے تھے ایک ستارا آسمان پر تو تا شعلہ عظیم اُس سے نکلا ابو طالب نے ڈر کر کہا کہ یہہ کیا چیز ہے آپنے فرمایا کہ یہہ ستارا ہے اِس سے شیطان کو آسمان سے بھگاتے ہین تبارک شانہٗ قدرت الٰہی ہے اُسیوقت جبرئیل علیہ السلام یہہ سورت لیکر نازل ہوئے وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ النَّجْمُ الثَّاقِبُ قسم ہے آسمان کی اور رات کے آنیوالی کی اور کس چیز نے معلوم کر دیا تجھکو تا کہ جانے تو کہ کیا ہے رات کو آنیوالا ستارا چمکتا ہوا روشن شعلہ آتش کے طرح اور جواب قسم کا یہہ ہے کہ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ نہین کوئی جی مگر اوپر اوسکے نگہبان ہے کہ قول اور عمل کو اُسکے نگاہ رکھتا ہے اور گھیرتا ہے فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ پس چاہیے کہ دیکھے آدمی یعنے جو منکر بعث اور حشر کا ہے اُسے چاہیے نگاہ کرے کہ اصل ایجاد مین کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ پیدا کیا گیا ہے پانی اوچھلنے والے سے کہ نکلتا ہے درمیان پشت مردان اور استخوان ہاے سینہ زنان سے اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ تحقیق اللہ تعالی اور پھیر لانے اُس پانی کے کہ رحم مین پہونچا ہے البتہ قادر ہے یا اوپر اوٹھانے بعد موت کے قدرت والا ہے يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ جسدن کہ ظاہر کی جاوینگی چھپی باتین تا کہ اچھی اور بری متمیز ہون یا فرائض اعمال عرض کرینگے جیسے روزہ اور غسل جنابت اور وضو کہ آدمی اُسکے عمل پر قادر تھا اور نہین کیا یا پردہ اُٹھاوینگے چھپے کامون سے اور بہت رسوائی ہوگی فرد

سود عمل ناسزا جو پیدا ہونگے ایسی مجمع مین کیون نہ رسوا ہونگے اور جب چھپے عمل ظاہر ہونگے فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ پس ہوگا واسطے انسان کے کچھ زور اپنے مین کہ اپنا عذاب دور کر سکے اور نہ مدد دینے والا اور کوئی کہ بلا کو ٹھالے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ قسم ہے آسمان چکر مارنیوالے کی اور زمین پھٹنے والی کی کہ اُس سے آب و گیاہ نکلتا ہے اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ تحقیق قرآن شریف البتہ بات ہے جدا کرنے والی درمیان حق اور باطل کے یا سخن درست اور راست ہے وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ اور نہین وہ بیفائدہ اور کھیل اور جھوٹ اور ہنسی اور ٹھٹھہ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا تحقیق معاندان قریش مکر کرتے ہین ایک مکر اور مین بھی مکر کرتا ہون ایک مکر یعنے جزا دیتا ہون اُنکے مکر کی مناسب اُسکے فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا پس ڈھیل دے کافرون کو یعنے شتابی مت کر طلب ہلاکت مین اُنکے ڈھیل دے اُنکو ایک مدت تک کہ جلدی ہلاک ہو جاوینگے حکم امہال کا منسوخ ہے ساتھ قتال کے آیت کے ؛

سورۃ الاعلی مکیۃ وھی تسع وعشر آیۃ سورۃ اعلی مکی ہے اُسمین انیس آیتین اور بہتر کلمے اور دو سو اکانوے حرف ہے واصل اُسکے آمین اور ربط اُسکا ساتھ طارق کے یہہ ہے کہ دونون مین ذکر آفرینش کا اور حیات کا دنیا و آخرت کے اور مذکور قرآن کا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے کی کہ برتر ہے الحاد سے یا ساتھ پاکی کے تعریف کر آفریدگار اپنے کو

اور صفات ناشائستہ سے اسکی تنزیہ کر یا کہ سبحان ربی الاعلی حدیث شریف مین وارد ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اجعلوہا فی سجودکم یعنی ذکر اسکا سجدون مین اپنے الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ۲ وہ خدا
کہ پیدا کیا سب چیز کو پس راست کی خلقت ہر ایک کی یا عطا فرمایا جو کچھہ مخلوق کو درکار تھا یا پیدا کیا سب چیزونکو تو جمی کے اقدار
کے اعضا اور اجزا اسکے ساتھہ قانون حکمت کے وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ۳ اور وہ خدا جسنے اندازہ کیا روزیون کو پس راہ
دکھائی اسکے کسب کی یا مقدر کیا منافع کو اور ہدایت فرمائی ساتھہ استخراج انکے یا مقدر کی مدت رحم مین رہنے کی اور راہ
دکھائی وہان سے نکلنے کی وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ۴ اور وہ خدا جسنے نکالا زمین سے گھانس چارا چارپایونکی خوراک فَجَعَلَهُ
غُثَاءً أَحْوَىٰ ۵ پس کر دیا اُس گھانس روئیدہ کو بعد سبزی کے خشک پژمردہ سیاہ محققون نے بیان سے نکالا ہے کہ گھانس نفعی
دنیاوی مین کہ پہلے تر و تازہ معلوم ہوتے ہین پھر تھوڑی مدت مین باد خزان حوادث سے سیاہ بے طراوت ہو جاتے ہین سلاعزور اہل
دنیا الٰہی ہے سخت ای رافت پر کہ بہت ترو تازہ و شادابی خشک ہوتی ہے روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام جو کوئی آیت یا سورہ لاتے
تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسکو اول سے آخر تک پڑھتے تھے تاکہ فراموش نہو حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ سَنُقْرِئُكَ
فَلَا تَنسَىٰ ۶ شتاب پڑھاوینگے ہم تجھکو پس نہ بھولیگا تو اسکو یا جلد ہوگا کہ تجھہ پر پڑھینگے ہم قرآن یعنی جبرئیل ہمارے امر سے تجھہ پر پڑھیگا
پس فراموش نکریگا تو اسکو سبب قوت حافظہ کے کہ تجھے دی ہے بعضے یہہ بشارت ہے حق تعالی کی طرف سے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کو کہ جو ہم تجھپر نازل کرینگے وہ نہ بھولیگا تو إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ مگر جو چاہے اللہ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ۷ تحقیق خدا جانتا ہے
ظاہر کو احوال خلق سے اور اس چیز کو کہ پنہان ہے اطوار انکے سے وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ۸ اور آسان کرینگے ہم اور توفیق دینگے
ہم تجھکو واسطے شریعت لینے کے فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ۹ پس نصیحت کر ساتھہ قرآن کے اگر نفع کرے نصیحت مسلمانونکو
مفسرون نے لکھا ہے کہ اگر نفع کرے یا نہ یعنی تو پند دے یا مت چھوڑ لوگ اُس سے نفع لینے والے ہون یا نہون یا اسکے رافت یعنی
آیات کو پہونچا امر حق کو کرا وقات کو پر کر لحاظ شرط بلاغت کو ادا نہ ہان یا مت ہان میری بات کو سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ ۱۰ شتاب نصیحت
پکڑیگا جو کوئی کہ ڈرتا ہے خدا سے وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ۱۱ اور پہلو تہی کریگا نصیحت سے بدبخت تر یعنی کافر کہ فاسق اتقی ہے
الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ۱۲ وہ جو داخل ہوگا آگ بڑی مین دوزخ کے اور آگون سے تیز تر اور سوزندہ تر ہے حدیث مین ہے کہ آگ
تمہاری یعنی دنیا کی ایک جز و ہے ستر جزو آتش جہنم سے اور لکھا ہے کہ نار کبری طبقہ سفلی مین ہے کہ آل فرعون اور منافق اور منکر مائدہ عیسی
علیہ السلام کے وہان رہینگے اور نار صغری طبقہ علیا مین ہے کہ مقام گنہگاران امت امید بشر صلی اللہ علیہ وسلم ہے ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا
يَحْيَىٰ ۱۳ پھر وہ بدبخت تر اسمین مر یگا ہیچ آگ بڑی کے تا آرام پاوے اور نہ جیگا اُس زندگی سے کہ راحت ہو قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ۱۴ تحقیق چھٹکارا پایا اور
با مراد ہوا وہ شخص جو پاک ہوا کفر اور معصیت سے وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ۱۵ اور یاد کیا نام پروردگار اپنے کو ساتھہ دل اور زبان کے پس نماز
پڑھی کہ نشانی اسلام کی ہے یا رستگار ہوا جسنے کہ طہارت کی اور تکبیر احرام کی اور نماز پنجگانہ ادا کی یا جسنے صدقہ فطر کا دیا
اور تکبیرین عید کی کہین اور نماز عید پڑھی بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۱۶ بلکہ اختیار کرتے ہو تم زندگانی دنیا کی کو یہہ خطاب اہل شقاوت

کو جب کہ دنیا مین مشغول ہین کام آخرت کے نہین کرتے وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی اور آخرت بہتر ہے اور بہت باقی اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی تحقیق یہہ سخن البتہ بیچ صحفون پہلون کے ہے جو قبل قرآن کے نازل ہوئی ہین صُحُفِ اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی صحیفے ابراہیم کے کہ دس ہین اور موسی کے جو الواح ہین سورۃ الغاشیۃ مکیۃ وھی ست وعشرون آیۃ سورہ غاشیہ مکی ہے اسمین چھبیس آیتین ہین اور بہتر اونے کلمے اور تین سو اکیاسی حرف اس مین نو اصل اسکی مرجہ ہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ اعلی کے یہہ ہے کہ دونون مین ذکر مومنون اور کافرون کا اور وعدہ اور وعید کا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ کیا آئی ہے تیرے پاس بات ڈھانکنے والی کہ قیامت ہے اور وہ چھپائی کی خلایق کو اپنی دہشت سے کہ ہیبت اسکی گھیرلیگی وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ منہہ اسدن ذلیل ہونے والے ہین یعنے منہہ والے خوار بمقدار ہونگے عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ کام کرنیوالے رنج کھینچنے والے ان کامون یعنے دوزخی وہان ایسے کام کرینگے کہ ان سے رنج انکو پہنچیگا جیسے سلاسل آتشین کھینچنگے اور حوض کھودینگے آگ مین اور اوپر نیچے ہونگے عقبات دوزخ مین تَصْلٰی نَارًا حَامِیَةً داخل ہونگے آگ جلتی مین یہہ قرات حفص کی ہے بفتح تا اور بضم تا اور وہ بکی قرات ہے یعنے داخل کئے جاوینگے آگ نہایت گرم رسیدہ مین تُسْقٰى مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَةٍ پلائے جاوینگے چشمہ کہولتے مین سے وقت غلبہ پیاس کے لکھا ہے کہ جس روز سے آگ پیدا کی ہے اس پانی کو اوٹاتے ہین لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ نہین واسطے انکے کھانا مگر ضریع سے ضریع گھاس ہے خاردار چاراچار پاپونکا اسوقت کہ تر ہو اور جب خشک ہوتی ہے تو کوئی دابہ اسکے گرد نہین پھرتا تر کو شبرق کہتے ہین اور خشک کو ضریع اور بعضون نے کہا ہے کہ نام زقوم ہے جسے تھوہر کہتے ہین غرض دوزخ مین آگ کا درخت ہوگا ضریع کے شکل ابوجہل نے جو یہہ آیت سنی کہنے لگا کہ کیا مضائقہ ہے ضریع ہمین وہان فربہ کریگا جیسے یہان ہمارے اونٹون کو کرتا ہے یہہ آیت اتری کہ لَّا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ نہ موٹا کرتا ہے ضریع دوزخیونکو اور نہ کفایت کرتا ہے بھوک سے یعنے مقصود کھانے سے یہہ دو چیزین ہین سو اسمین ایک نہین وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ منہہ اسدن تازہ ہونگے اثر نعمت سے یعنے صاحب منہہ کے متنعم اور فربہ ہونگے لِّسَعْیِهَا رَاضِیَةٌ واسطے سعی اپنے کے راضی ہونگے یعنے عمل جو کر چکے ہونگے انکا ثواب دیکھ کر راضی ہونگے فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ بیچ بہشت بلند قدر کے لَّا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةً نہ سنینگے بیچ بہشت کے کلام بیہودہ کیونکہ کلام وہانکا ذکر خدا ہے یا نہ سنیگا تو اے مخاطب وہان کلام بیہودہ فِیْهَا عَیْنٌ جَارِیَةٌ بیچ بہشت کے چشمہ جاری ہوگا کہ پانی اسکا منقطع نہوگا فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ بیچ جنت کے تخت ہین بلند اوٹھائے ہوئے سونے کے مرصع موتی اور یاقوت سے معالم التنزیل مین ہے کہ مرفوع ہونگے پر جب صاحب انکے چاہینگے کہ بیٹھین اوپر وہ تلے اترا وینگے اور جب وہ بیٹھ جاوینگے پھر بلند اپنے مقام پر ہو جاوینگے وَّاَکْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ اور بیچ بہشت کے آبخورے ہونگے دہرے لگے بہشتیونکے وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ اور تکیہ صف باندھے ہوئے یعنے رکھے ہوئے اوپر تلے وَّزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ اور مسندین بچھی ہوئین امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جب کفار نے لفظ سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ کا سنا آپسمین کہا کہ یہہ کہان ہے اور ہوہی تو بلال اور خباب اور مثل انکے جو ہین انکو مدت چاہیئے کہ ان تختون پر چڑہین اور فرصت درکار ہے جو اس بلندی سے اترین حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ کیا پس نہین دیکھتے کفار طرف اونٹونکے کہ کیونکر پیدا کئے گئے

راتون دس کی یعنی ذی الحجہ کی کہ عرفہ اسمین ہے یا عشرہ محرم کہ عاشورہ اسمین ہے یا عشرہ آخر رمضان کی کہ شب قدر اسمین ہے یا عشرہ میانہ شعبان کی کہ شب برات اسمین ہے وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ اور قسم جفت کی اور طاق کی مراد جفت سے تضاد اوصاف مخلوقات ہے جیسے عزت اور ذلت اور عجز اور قدرت اور علم اور جہل اور ضعف اور قوت اور حیات اور موت اور مراد وتر سے انفراد صفات الٰہی ہے جیسے عزت بے ذل اور قدرت بے عجز اور علم بے جہل اور قوت بے ضعف اور حیات بے موت یا شفع خلق ہے چنانچہ فرمایا ہے ومن کل شیئ خلقنا کازوجین اور وتر خالق ہے کہ قل ہو اللہ احد اور بعضے کہتے ہین جفت اور طاق عناصر اور افلاک ہین یا بروج اور سیارات یا نماز صبح اور شام یا درجات جنان اور درکات نیران یا روز نحر اور عرفہ یا دو نو مسجدین مکے اور مدینے کے اور مسجد اقصی یا جبلین کوہ صفا اور مروہ اور بیت الحرام وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ اور قسم رات کی جب چلنے لگے یعنے شب قدر عین المعانی مین ہے کہ شب مزدلفہ ہے اور اصح یہہ ہے کہ عام ہے هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ کیا بیچ اسکے کہ یاد کیا مین نے قسم ہے واسطے صاحبون عقل وافی کے کہ تا اعتبار کرین اور جانین کہ یہہ قسم ہے تحقیق اور موکد اور جواب اسکا یہہ ہے کہ عذاب کرینگے ہم جھٹلانیوالون کو اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ کیا نہین دیکھا تونے اور نہین جانا کہ کیونکر کیا پروردگار تیرے نے ساتھ قوم عاد کے اِرَمَ یعنے عاد بن ارم کے ارم نام عاد کے دادا کا ہے اسطرح سے عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام اور بعضون نے کہا ہے کہ ارم نام شہر کا ہے اس تقدیر پر مراد اہل ارم ہین پس عادیونکا وصف کرتا ہے حق تعالی کہ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ صاحب قامتون بڑے کے یا صاحب خیمون کے وہ جو نہین پیدا کیا گیا مثل انکے کوئی قبیلہ بیچ در ازے قد اور بزرگی جثے کے بیچ شہرون کے اور اشہر یہہ ہے کہ ارم نام عادیونکے شہر کا ہے اور ذات العماد صفت اسکی ہے یعنے شہر ارم صاحب ستونونکا ہے ایسے کہ کوئی مانند اسکے بیچ شہرون کے نہین قصہ اسکا مختصر یہہ ہے کہ عبد اللہ بن قلابہ اپنا اونٹ ڈھونڈھنے صحراے عدن مین پھرتے تھے ایک شہر کے فصیل نظر آئی وہان شتر تلاش کرنے کو گئے دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ کوئی آدمی نہین کواڑ اسکے مکلّل بجواہر قیمتی ہین حیران ہو کر اندر گئے محل دیکھے ستونون پر زبرجد اور یاقوت کے بنا کئے ہوئے ایک خشت سونے کی ایک چاندی کی لگی ہوئی فرش اسکا اسیطرح کا اور سنگریزونکی جگہہ مروارید آبدار پڑے ہوئے اور گردا گرد ہر محل کے نہرین جاری تہ آب مین لولو و مرجان بچھے ہوئے اور درخت بہت تھے انکے زر کی بنی برگ زبرجد کی شگوفہ سیم کے دلمین اپنے کہنے لگے کہ ہذہ الجنۃ اللتی وعدہا المتقون سو یہی شاید ہے یہہ فردوس اعلی جسکے دینے کا کیا پرہیزگارون کو ہے وعدہ حق تعالی نے پھر کچھ جواہر وہان سے اٹھا اپنے پشت پر رکھہ یمن کو آئے لوگون نے وہ گوہر انکے پاس دیکھکر سمجھا کہ خزانہ انکے ہاتھہ آیا ہے بات مشہور ہوئی حضرت معاویہ اسوقت حاکم شام تھے انھون نے سنکر انکو بلایا انھون نے سب حکایت بیان کی پھر معاویہ نے کعب احبار کو طلب کر کر پوچھا کہ دنیا مین کوئی ایسا شہر ہے کہ بنا اوسکی زر و نقرہ کے ہو اور درخت اسکے مکلل بجواہر ہون کعب نے کہا کہ ہان ایک شہر ہے کہ حق تعالی نے اسکو قرآن شریف مین یاد فرمایا ہے کہ لم یخلق مثلہا فی البلاد اسے شداد عاد نے بنایا ہے وہ بادشاہ عظیم القدرت نوسو برس کی عمر تھی جو عالم مین زر اور جواہر تھا سب جمع کر کر سو امیرونکو

کہ ہر ایک کے ساتھ ہزار ہزار نوکر تھے شہر ارم بنانے کو بھیجا تین سو سال مین وہ اتمام کو پہنچا دس برس اُسنے تیاری وہان کی جانے
کی کی سب امرا اور ملوک عالم کو جمع کیا پھر دار السلطنت اپنے سے اُس شہر کو چلا ایک منزل وہ شہر رہا کہ حق تعالی نے ایک فرشتے
کو وہان بھیجا اُسنے آواز اُنپر کی یہہ سب مر گئے اور وہ شہر نظر مردم سے چھپا لیا اور مین نے کتاب مین پڑھا ہے کہ تیری حکومت مین ایک
مرد کوتاہ قد سرخ رنگ سبز چشم منہہ پر خال و از گردن پر علامت والا ہوگا وہ اونٹ ڈھونڈھتا ہوا وہان جا نکلیگا اور اُس شہر کو دیکھیگا
پھر کعب نے یہہ کہکر منہہ پھیرا کر جو دیکھا ابن قلابہ نظر پڑ گیا ہو واللہ ذالک الرجل وہ قسم حق تعالی کی یہی رجل ہے وَثَمُودَ الَّذِينَ
جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ اور دوسرے کیا کیا خدا نے ساتھ قوم ثمود کے جنھون نے تراشا تھا پتھرون کو واسطے ماوا اپنے کے بیچ وادی قری کے
وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ اور دوسری کیا کیا ساتھ فرعون صاحب میخون کے کہ نزدیک اُسکے اُنسے بازی کرتے تھے یا بطریق
تعذیب کرتے تھے یا صاحب ملک قوی اور لشکر بڑی کے الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ یہہ سب جنھون نے ساتھ جہل
اور غوایت کے سرکشی کی بیچ شہرون کے جہاں حاکم تھے فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ پس بہت کیا بیچ شہرون کے فساد کہ وہ مخالفت
حق کے تھی اور ظلم خلق پر فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ پس ڈالا اوپر اُنکے پروردگار تیرے نے کوڑا عذاب کا سوط کوڑے
مارنے کو کہتے ہین یہان حق تعالی نے اُنکے عذاب کو سوط ارشاد کیا اسمین اشارہ ہے کہ عذاب دنیا کا اُنکے نسبت بعذاب آخرت
ضرب تازیانہ ہے بہ نسبت ضرب شمشیر اور سوط ہر طرح کے عذاب کو بھی کہتے ہین إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ تحقیق پروردگار تیرا البتہ
بیچ کمات کے ہے یعنے جیسے کوئی کسی کے کمات مین ہوتا ہے اور اُس سے وہ چیز فوت نہین ہوتی اسیطرح حق تعالی سے
کچھ چیز فوت نہین ہوتی سب کو دیکھتا ہے اور سب کچھ سنتا ہے اُس سے کوئی شی چھپی نہین سو ہر بنا کا اُسے تم اعلیٰ
مطلق سمجھو یعلم السر واخفی صفت حق سمجھو فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ پس جو
انسان ہے یعنے ابی ابن خلف جب آزماتا ہے اُسکو پروردگار اُسکا ساتھ تونگری اور نیک حالی کے پس عزت دیتا ہے
اُسکو بجاہ اور نعمت دیتا ہے اُسکو بفراخی رزق یا کشود کار اُس کا کرتا ہے فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ پس کہتا ہے پروردگار
میرے نے بزرگ کیا مجھکو اور مجھے یہہ نعمتین دین وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ اور جب آزماتا ہے اُسکو ساتھ درویشی
اور سختی کے پس تنگ کرتا ہے اوپر اُسکے رزق اُسکا فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ پس کہتا ہے پروردگار میرے نے ذلیل
کیا مجھکو سمجھ لیجئے کہ کافر کرامت اپنی تونگری مین جانتے تھے اور اہانت اپنی درویشی مین یہہ سب قصور اُنکے فہم کا تھا کیونکہ
درویشی مین آسایش بجد ہے اور درویشونکو آرام بے عد سلا ایدل تونگری بہ کر اب فقر اختیار؛ راحت سمجھ فقیری مین گرچہ
تو ہوشیار كَلَّا ہرگز نہین یون کہ گمان کرتے ہو تم ای کافر بلکہ کرامت ساتھ طاعت کے ہے اور مذلت ساتھ معصیت کے
إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ اور سمجھو کہ مین تمکو ساتھ فقر اور تنگدستی کے اہانت نہین کرتا بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ بلکہ
اہانت تمھاری اُس سبب سے ہے کہ نہین حرمت کرتے تم یتیم کی اور نفقہ نہین دیتے وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ
اور نہین رغبت دلاتے تم ایک دوسرے کو اوپر کھانا کھلانے مسکین کے وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَمًّا اور کھاتے ہو تم مال

میراث کو کہا تا ہی دریغ یعنے حلال حرام مین فرق نہین کرتے اور عورتون کو اور لڑکون کو میراث نہین دیتے اور جمع کما جانتے ہو وَتُحِبُّوْنَ
الْمَالَ حُبًّا جَمًّا اور دوست رکہتے ہو مال کو دوست رکہنا بہت کَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ہرگز نہین یون جب توڑی جاویگی
زمین ریزہ ریزہ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا اور آویگا آیات قدرت اور آثار ہیبت پروردگار تیرے کا یعنے ظاہر ہوگا
اور آوینگے فرشتے میدان محشر مین صف پیچھے صف کے باندھکر موافق رتبہ اور منزل اپنے کے تفسیر امام ابو اللیث مین لکھا
ہے کہ ہر آسمان کے فرشتون کی علاحدہ صف ہوگی وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ اور لایا جاویگا اسدن دوزخ کو حدیث
شریف مین وارد ہے کہ دوزخ کے ستر ہزار باگ ہوگی ہر باگ کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہونگے اور دوزخ جوش و خروش
مین ہوگا کہ عرصات مین لاوینگے عرش کے پہلو پر رکھہ دینگے اُسوقت تمام فرشتے اور پیغمبر ہیبت سے سر بزانو ہونگے اور کہینگے
یارب نفسی نفسی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کہینگے یارب امتی امتی دوزخ کہیگا مالی ولک یا محمد تجھے مجھہ سے
اور مجھے تجھہ سے کیا کام ہے اللہ تعالے نے مجھے تجھہ پر حرام کیا ہے يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى
اسدن نصیحت پکڑیگا انسان اور آگاہ ہوگا قباحت اعمال اپنے سے یا یاد کریگا آدمی گناہون کو اپنے اور کہان ہے اسکو
فائدہ نصیحت پکڑنیکا یا نفع یاد کرنیکا کیونکہ محل نصیحت پکڑنیکا دنیا ہے نہ عقبی اور بندہ جب دیکھیگا کہ نصیحت پکڑنا کچھہ سود نہین رکھتا
حیران ہوکر يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ کہیگا ای کاشکے مین پہلے بھیجتا مین اچھے عمل واسطے زندگانی اپنے کے اس عالم مین
فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ پس اُسدن نہ عذاب کریگا کسیکو مثل عذاب خدا کے کوئی وَّلَا يُوْثِقُ
وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ اور نہ قید کریگا بطوق و سلاسل کسیکو مانند قید کرنے خدا کے کوئی یعنے کوئی قادر نہوگا عذاب کرنے اور قید
کرنے پر کسیکے اسدن کیونکہ حکم اسدن اللہ ہی کا ہوگا اور کہیگا حق تعالے دنیا مین دم مرگ مومن کو يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ
ای جان آرام پکڑنیوالے ساتھہ ذکر میرے کے کہ شاکر تھے تو نعمت مین اور صابر تھے محنت مین ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَّرْضِيَّةً پھر جا تو دنیا سے طرف جگہہ وعدہ پروردگار اپنے کے درالحال کہ خوش ہے تو اُسپر جو تجھے دیا ہے پسند کیا گیا ہے تو نزدیک خدا کے اور جب دن
قیامت کا آویگا تو کہیگا خدا فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ پس داخل ہو بیچ گروہ بندون اچھون میری کے اور داخل ہو
بیچ بہشت میری کے ساتھہ گروہ مقربون کے سورۃ البلد مکیۃ وھی عشرون آیۃ سورہ البلد مکی ہے اسمین تیئس آیتین اور بیاسی کلمہ
اور تین سو بیاسی یا ایک سو تیس حرف ہین فواصل اسکے ہدنا ہین اور ربط اسکا ساتھہ فجر کے یہہ ہے کہ دونون مین احوال کافرون کا اور وعید انکا اور صفت

مومنون کی اور وعدہ انکا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ قسم کھاتا ہون مین اس شہر مکہ کی وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ اور حال اینکہ تو رہنے والا ہے بیچ اس شہر کے
سمجھہ لیجے کہ شہر مکہ کا موضع امن اور مورد خلق اور محل حج اور مکان بیت الحرام ہے اسواسطے اسکی قسم کھائی اور جگہہ رہنے کی
آپکے بنائی تا کہ معلوم ہو کہ شرف مکان کا ساتھہ مکین کے ہے رباعی کعبہ کو شرف ہوا کرم سے تیرے ؛ مروہ نے صفا پائی قدم سے تیرے
مکہ مین جھمکا ہے تیرے جلوہ کا ؛ پیرو ہین ہے مدینہ ہوا دم سے تیرے ؛ اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ معنی ہین کہ تو حل ہوگا ساتھہ اس شہر کے

مکہ کے یعنے تجھکو حلال ہوگا بیان کا قتل یہہ وعدہ بفتح مکہ ہے اور اشارہ بقتل بعضے کفرہ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ اور قسم کہاتا ہون مین
باپ کی یعنے آدم یا ابراہیم علیہم السلام کی اور اسکی جو اولاد ہے یعنے ذریتہ یا ذات مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضون نے
کہا ہے کہ والد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور ما ولد امت آپ کی حق تعالی نے اپنے حبیب کا اور امت حبیب کی قسم کھائی ہے اور
جواب قسم کا یہہ ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ البتہ تحقیق پیدا کیا ہے ہمنے آدمی کو بیچ سختی اور رنج کے کہ بوقت ولادت اور رضاع
اور فطام اور معاش اور حیات اور موت کے پہنچتا ہے یا پیدا کیا ابو الاسدین کو بیچ نہایت قوت کے احوال اسکا یہہ تھا کہ چمڑا
پانوٴ تلے دباتا اور دس جوان اسے کھینچتے چمڑا پھٹ جاتا اور نہ سرکتا اسے دعوی اپنی قوت کا تھا کہ میرے برابر کوئی نہین ہمیشہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جفا کرتا تھا حق تعالی نے فرمایا أَيَحْسَبُ أَنْ لَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ کیا گمان کرتا ہے
ابو الاسدین یہہ کہ ہرگز قادر ہوگا اوپر اسکے کوئی کہ اس سے بدلا ہمارے پیغمبر کا لے يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُبَدًا کہتا ہے ضائع
کیا مین عداوت پیغمبر مین مال بہت وہ کہ رشوت مین لوگون کو دیا تا کہ پیغمبر کو ایذا دین أَيَحْسَبُ أَنْ لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ کیا گمان
کرتا ہے یہہ کہ نہین دیکھا اسکو کسینے مال خرچ کرنیکے وقت کہ اس سے پوچھا کیون خرچ کرتا ہے یعنے خدا تعالی نے دیکھا ہے اور اس
مال دینے کی سزا دیگا أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ کیا نہین کی ہمنے واسطے اسکے دو آنکھیں کہ انسے دیکھے اور زبان
کہ اس سے بات کرے اور دو لب کہ دہن اسکا چھپاوین اور کہانے پینے مین بولنے مین اسکے مددگار ہون وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ
اور دکھلائے ہمنے اسکو دو نور اپنی پستان کی تا کہ بعد ولادت کے انہین چوس کر دودھ پیوے یا دکھلائے ہمنے اسکو راہ حق اور باطل کی
ساتھ نازل کرنے کتاب کے اور بھیجنے رسول کے فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ پس نہ گذرا بیچ گھاٹی کے یعنے رنج نکھینچا مخالفت نفس میں حاصل
سخن یہہ ہے کہ کیون مال عداوت پیغمبر مین دیا اور رنج مخالفت مین نفس اور ہوا کی نکھینچا وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ اور کیا جانا
تو نے کہ کیا ہے عقبہ فَكُّ رَقَبَةٍ چھڑا دینا گردن کا غلامی کے قید سے یعنے ثمن مکاتب مین مددگاری کی یعنے کوئی کسیکا غلام ہوا
اور میان اسکا کہے کہ تو اتنے روپے لاوے پھر آزاد ہے وہ روپے دیکر اسے آزاد کروانا مراد کہانے سے ہے أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ
ذِي مَسْغَبَةٍ یا کھانا کھلانا بیچ دن بھوک والی کے یعنے جب طعام بدشواری میسر ہو اسوقت کھلانا يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ یتیم
قرابت والے کو أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ یا مسکین خاک مین پڑنیوالے کو یا کہا ہے کمال تنگدستی اور درماندگی سے یہہ شخص
بہت کینہ رکھنے والا ہے یا قرض دار ہے یا بیمار ہے یا مسافر دور دراز کا ہے ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا
بِالْمَرْحَمَةِ پھر ہو ایہہ آزاد کرنیوالا یا کھانا کھلانے والا ان لوگون سے کہ ایمان لائے کیونکہ قبول ہونے نیکیون کے شرط ایمان ہے اور
وصیت کرتے ہین آپس مین ساتھ صبر کے اوپر طاعت کے یا معصیت سے یا نصرت دین الہی مین اور انواع مشقت مین اور وصیت
کرتے ہین ساتھ رحم کرنے کے اوپر بندون خدا کے أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ یہہ لوگ مسلمان صابر اور مہربان اصحاب دست
راست کے ہین کہ جانب دست راست عرش سے بہشت مین جاوینگے یا صاحب یمن اور برکت کے ہین وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ
أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ نشانیون ہمارے کے کہ کتاب اور حجت ہے وہی ہین اصحاب دست چپ

کہ انکو جانب چپ سے عرش کے دوزخ کو پہنچاوینگے یا وُہ اہل شامت اور نکبت ہین علیہم نار موصدۃ ہے اوپر اُنکے دوزخ مین آگ ہے دروازے بند کئے ہوئے کہ اسمین معذب ہونگے نہ ہوا وہان پہنچیگی نہ دہوان وہان سے نکلیگا سورۃ الشمس مکیۃ ہے خمس عشر آیۃ سورہ شمس مکی ہے اسمین پندرہ آیتین چوپن کلمہ ایک سو چھیالیس حرف مین فواصل اسکے ہین اور ربط اسکا ساتھ ما قبل کے یہہ ہے کہ ختم اسکا ساتھ ذکر مومنون اور کافرون کے تھا اس سورہ مین آیت قد افلح من زکٰہا وقد خاب من دسٰہا متضمن انہین دونون کے ذکر کا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَالشَّمْسِ وَضُحٰہَا قسم ہے سورج کی اور دھوپ اسکے کی جب بلند ہو موضع چاشت کو پہنچے وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰہَا اور چاندکی جب پیچھے آوے سورج کے یعنے طلوع اسکا پیچھے غروب شمس کے ہو لیلۃ البدر مین یا پیچھے جاوے آفتاب کے یعنے غروب ہو بعد غروب شمس لیلۃ الہلال مین وَالنَّہَارِ اِذَا جَلّٰہَا اور قسم ہے دن کی جب روشن کرے زمین کو یا دور کرے تاریکی کو وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰہَا اور قسم ہے رات کی جب ڈھانک لیوے آفاق کو یا آفتاب کو یعنے روشنی آفتاب کی وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰہَا اور قسم ہے آسمان کی اور اُس ذات مبارک کی کہ پیدا کیا ہے اسکو وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰہَا اور قسم ہے زمین کی اور اس ذات مبارک کی کہ بچھایا ہے اسکو وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰہَا اور قسم ہے جان آدم علیہ السلام کی اور اُس ذات مبارک کی کہ برابر کیا اسکو یعنے تسویہ اسکے اعضا کا فرمایا فَاَلْہَمَہَا فُجُوْرَہَا وَتَقْوٰہَا پس جی مین ڈالی اس نفس کی بدکاری اسکی اور پرہیزگاری اسکی یعنے بیان کی جواب قسم کا یہہ ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰہَا تحقیق مراد کو پہنچا جسنے کہ پاک کیا نفس کو اپنے بری خصلتون سے وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰہَا اور تحقیق نامراد ہوا جسنے کہ چھپایا ساتھ کفر کے اور گم کر کر گاڑ دیا نفس اپنے کو ساتھ فسق اور جہالت کے یا گم کیا قدر اور مرتبہ اُسکا ساتھ معصیت کے اور ضلالت کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کے تلاوت کے وقت یہہ دعا پڑھتے تھے اللہم آت نفسی تقوٰیہا وزکہا انت خیر من زکٰہا انت ولیہا ومولیہا سمجھہ لیجے کہ تزکیہ نفس موجب تصفیہ دل ہے جب نفس شہوت اور ہوا سے مزکی ہووے تب دل لوث تعلق ماسوا سے مصفا ہو سکا نفس اپنے سے دور کل مناہی جب ہوئے دل آئینہ نور الٰہی تب ہو کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰہَا جھٹلایا ثمود یعنی قبیلہ ثمود نے بسبب سرکشی اپنے کی حضرت صالح علی نبینا وعلیہ السلام کو اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰہَا جب اُٹھا بڑا بدبخت قبیلہ ثمود کا کہ قدار بن سالف تھا اور لوگون کو لیکر واسطے پانو کاٹنے ناقہ کے فَقَالَ لَہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ نَاقَۃَ اللّٰہِ وَسُقْیٰہَا پس کہا واسطے انکے صالح پیغمبر اللہ کے نے اوپر انکے اور پیغمبر ہمارے کے صلوۃ اور سلام ہو جیو محافظت کرو ناقۃ اللہ کی کو اور اسکے ایذا دینے سے ہاتھ اوٹھاؤ اور گردست جاؤ اسکے پینے کے لیئے اپنے وقت پر جو وہ پانی پیئے تو اسکو پینے دو تاکہ عذاب الٰہی تمپر نہ آوے فَکَذَّبُوْہُ فَعَقَرُوْہَا پس جھٹلایا صالح علیہ السلام کو نزول عذاب مین پس پانو کاٹے اونٹنی کے فَدَمْدَمَ عَلَیْہِمْ رَبُّہُمْ بِذَنْۢبِہِمْ فَسَوّٰہَا پس ہلاکت یکبارگی بھیجی اوپر اُنکے پروردگار اُنکے نے بسبب گناہ اُنکے کے پس برابر کردیا خاک کے انکو یا برابر کر دمدمہ کو یعنے ہلاکت ڈالنے کو کہ وُہ سب چھوٹے بڑے مرگئے وَلَا یَخَافُ عُقْبٰہَا اور نہین ڈرتا خدا انجام ہلاکت سے یعنے

سب کو ہلاک کر دیا اور نہ ڈراتا ہیون اُنکے سے کیون کہ اُس جناب عالی پر کسی کا دست رس نہین سو اُس کی طاقت کہ اُس سے بدلا لے جسکو چاہے ہلاک دم مین کرے سورۃ اللیل مکیۃ وھی احدی وعشرون آیۃ سورہ لیل مکی ہے اسمین اکیس آیتین اور اکتیس کلمے تین سو دس حرف ہین فواصل اسکے ایٰ اور ربط اسکا ساتھ شمس کے یہہ ہے کہ دونون سورتین مومنون کے وعدہ مین اور کافرون کے وعید مین ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی قسم ہے رات کی جب ڈھانکے عالم کو ساتھ ظلمت اپنے کے وَالنَّہَارِ اِذَا تَجَلّٰی اور قسم ہے دن کی جب روشن ہوا اور ظلمت شب زائل کی وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰٓی اور قسم ہے اُس ذات مبارک کی جسنے پیدا کیا نر اور مادہ کو یعنے آدم اور حوا کو یا مذکر اور مونث کو جمیع حیوانات سے اور جواب قسم کا یہہ ہے اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی تحقیق سعی تمھاری بیچ کاموں کے البتہ پراگندہ ہے یعنے مختلف ہے مناسب عمل کے بعضوں کو ثواب اور کرامت ہے اور بعضوں کو عقاب اور ملامت پس اعمال مختلفہ اور جزا اسکی بیان فرماتا ہے فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی پس جس کسی نے کہ دیا مال براہ خدا اور پرہیز کیا شرک اور کبائر سے وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اور سچ مانا کلمہ نیک تر کو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے یا وعدہ عوض کو کہ وما انفقتم من شیٔ فہو یخلفہ اغلب مفسرین اسپر ہین کہ یہہ سورت کچھہ سیرت ابوبکر صدیق رض مین نازل ہوئی ہے اور کچھہ صفت امیہ بن خلف یا ابوجہل مین اُتری ہے کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ یہہ سورت دو شخصونکی شان مین آئی ہے ایک اتقی کہ امام صدیقونکا ہے اس امت کے وہ کون ہے ابوبکر صدیق رض عنہ اور ایک اشقی کہ پیشوا زندیقونکا ہے اہل ضلالت سے وہ ابوجہل ہے اور اول سورت مین کہ قسم رات دن کی کھائی ہے اشارہ ہے ایک کا ظلمت ایک کی نورانیت پر یعنے شب ضلالت مین کسیکو ایسی گمراہی نہ تھی جیسی ابوجہل شقی کو اور روز دعوت مین کسیکا ایسا نور ہدایت نہ تھا جیسا ابوبکر تقی کا سو صدیق تقی امام اصدق ؛ روشن ہوا جس سے کلمہ حق ؛ لکھا ہے کہ امیہ بن خلف حضرت بلال غلام تھے وہ طرح طرح کے انکو آزار دیتا تھا تاکہ دین سے پھر جاوین لیکن یہہ محبت الٰہی مین اور مضبوط ہوتے تھے سچ ہے کہ شعر جس جا کہ منتہاے کمال ارادہ ہے ؛ جتنا ہی ہو اُتنی محبت زیادہ ہے ؛ ایک دن امیہ نے بلال کو خاک گرم پر لٹایا اور ایک سل سینہ پر دھری اور یہہ اس حال مین احد احد کہتے تھے حضرت ابوبکر صدیق اوپر سے گذرے یہہ احوال مشاہدہ کر کر دل انکا جل گیا کہا ای امیہ وای تجھہ پر کہ دوست خدا کو ایسا عذاب دیتا ہے امیہ نے کہا ای ابوبکر اگر تمھارا دل بہت کڑھتا ہے تو اسے مجھہ سے خرید لو ابوبکر نے کہا کس قیمت پر بیچتا ہے کہا بدل نسطاس رومی جو تمھارا غلام ہے وہ مجھے دو اور اسکو مجھہ سے لو اور نسطاس کا یہہ حال تھا کہ دس ہزار دینار اُسکے پاس تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدام اس سے کہتے تھے کہ اگر تو ایمان لاوے تو یہہ مال تیرا تجھے بخشون وہ ایمان نہ لاتا تھا یہہ اس سے بیزار ہتے تھے جب امیہ سے یہہ بات سنی حضرت ابوبکر نے غنیمت جان کر بلال کو لیا اور نسطاس کو دس ہزار دینار سمیت دیا پھر اسے دم بامید ثواب اُخروی بلال کو آزاد کیا حضرت حق سبحانہ نے یہہ سورت نازل فرمائی اور سیرت صدیق سب کو جتائی اور فرمایا کہ جس کسی نے مال براہ خدا نفقہ کیا اور بدل اسکے تصدیق کی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی پس شتاب آسان کرینگے ہم اسکو واسطے طریقہ نیک کے کہ سبب آسانی اور راحت کا ہے یعنے واسطے عمل نیک کے کہ اُسے بہشت مین

پہنچاوے کہ یسر اور راحت اسمین ہے وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی اور جس شخص نے کہ بخیلی کی ساتھ مال دینے کے یا کلمہ
توحید کہنے کے اور بےپرواہی کی ثواب خدا کے سے اور اس سبب سے ثواب کے اسباب پر رغبت نکی وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى
اور جھٹلایا اچھی بات کو کہ کلمۂ دین اسلام ہے یا وعدہ حق کو یا ورنہ رکھا فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى پس شتاب مہیا کرینگے ہم اسکو واسطے
کام مشکل کے یعنے ایسے فعلے کہ اسکو دوزخ مین لیجاوین وَمَا يُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى اور نہ دفع کریگا اس سے عذاب
کو مال اسکا کہ ساتھ اس مال کے بخل کیا ہے جب مریگا گریگا نیچے قبر مین یا قعر دوزخ مین اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى تحقیق اوپر ہمارے
ہے بیان کرنا حق اور باطل کا اور وعدہ اور وعید کا وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى اور تحقیق واسطے ہمارے ہے آخرت
اور دنیا اور جب ہم مالک دونون ملک کے ہین تو جسے چاہین دین فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى پس ڈراتے ہین تمکو ای اہل
مکہ آگ سے کہ شعلے مارتی ہے لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى الَّذِیْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى نہ داخل ہوگا اسمین بطریق لزوم اور دوام مگر بڑا
بدبخت یعنے امیہ و ابوجہل کہ جنے جھٹلایا پیغمبر کو اور منہہ پھیرا ایمان اور طاعت سے وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى اور البتہ ایک طرف کیا
جاوے اس آتش سے بڑا پرہیزگار کہ ابوبکر صدیق ہے الَّذِیْ يُؤْتِیْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى وہ جو دیتا ہے مال اپنا پاک ہوتا ہے
یعنے چاہتا ہے بسبب اس مال دینے کے پاکی اپنی سمجہہ لیجئے کہ کافرون نے کہا کہ بلال کا کچھ حق تھا ابوبکر کے اوپر جو اسنے خرید کر آزاد کیا
حق تعالے نے رد سخن الکافر مایا کہ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى اور نہین ہے واسطے کسیکے نزدیک ابوبکر کے
نعمت سے کہ بدلا دیا جاوے اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى مگر یہہ کام کیا واسطے طلب رضامندی پروردگار اپنے کے کہ برتر ہے وَلَسَوْفَ
يَرْضٰى اور البتہ راضی ہوگا اللہ اور پہنچاویگا ساتھ ثواب کے کہ وعدہ کیا ہے سورۃ الضحی مکیۃ وھی احدی عشر آیۃ سورۃ
ضحی مکی ہے اسمین گیارہ آیتین چالیس کلمہ اور ایک سو بہتر حرف ہین تو اصل اسکی رنا تھا اور ربط اسکا ساتھ واللیل کے
یہہ ہے کہ وہ بیچ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مین تھی یہہ نعت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم مین ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھا ہے کہ چند روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نبوی نازل نہ ہوئی کافر طعن کرنے لگے کہ خدا نے محمد کو چھوڑ دیا اور دشمن
کیا حق تعالے نے رد سخن الکا بھیجا کہ وَالضُّحٰى قسم ہے چاشت کی کہ آفتاب اسوقت بلند ہوتا ہے اور نورون کا ترقی کرتا
ہے بعضون نے کہا ہے کہ ضحی وہ وقت ہے کہ جسمین خداتعالے نے ساتھ موسی علی نبینا وعلیہ السلام کی بات کی اور ساحرون نے
فرعون کے حق تعالے کو سجدہ کیا اور بعضے کہتے ہین مراد رب ضحی ہے یا صلواۃ ضحی وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى اور قسم ہے رات کی
جب تاریک ہو اور عالم کو اپنے اندھیرے مین ڈھانک لے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ قسم ہے شب معراج
کی صاحب کشف الاسرار نے کہا ہے کہ مراد دن رات سے کشف اور حجاب ہے کہ نشانی نسیم لطف اور سموم قہر کی ہے اور علامت انوار
جمال اور آثار جلال کی یا اشارہ یہہ روشنی روی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کنایہ ہے سیاہی موی محبوب کبریا سے
فرد را فت ضحی اشارہ ہے وہ روی مصطفے سے اور لیل ہے کنایہ گیسوی مصطفے سے پس قسم کھا کر حق تعالے نے رد کیا کافرون کے سخن کو

کہ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی نہیں چھوڑا تجھکو پروردگار تیرے نے اور دشمن پکڑا دونوں جگہ یا بروقت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ
عنہ نے کہا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت دی تھی کہ فتح بڑی آپکے امت کو دنیا میں ہوگی اکثر بلاد تحت تصرف میں آوینگے آپ
اس بشارت سے خوش ہوے تھے یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى اور البتہ سرا آخرت بہتر ہے واسطے تیرے
سراے دنیا سے یعنے جو کرامت کہ حق تعالی تجھکو سرا عقبی میں دیگا کہ ہزار قصر مروارید کے ہونگے بہشت میں اور خاک وہاں کی مشک اور
خادم اور حوریں اور نعمتیں طرح طرح کی اور اسباب رنگ رنگ کا وہ بہتر ہے فتح بلاد وفانی سے یا نہایت امر تیرا بہتر ہے بدایت سے
کیونکہ دم بدم لحظہ بلحظہ درجات قرب میں ترقی ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى اور البتہ شتاب دیگا تجھکو پروردگار تیرا مرتبہ
شفاعت کا گنہگاران امت کے حق میں پس تو خشنود ہوگا یعنے تیری شفاعت سے اسقدر گنہگاروں کو آتش دوزخ سے نکالیگا کہ تو
کہیگا بس میں راضی ہوا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں فرمایا کہ اے اہل عراق تم کہتے ہو کہ بڑی امید کی آیۃ قرآن شریف میں لَا تَقْنَطُوْا
مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ہے اور ہم اہل بیت یہ کہتے ہیں کہ یہہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ہے کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم راضی نہونگے جب تک کہ ایک شخص بھی آپ کی امت سے دوزخ میں رہیگا شعر نکالے سب کو دوزخ سے جو رہبر ہو تو ایسا ہو
شفاعت ہو تو ایسی ہو پیغمبر ہو تو ایسا ہو ؛ معالم میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میں نے حق تعالی سے پوچھا اور دوست رکھتا ہوں نہیں کہ نہ پوچھا عرض کیا میں نے الہی سلیمان کو ملک عظیم دیا اور فلانے فلانے کو یہ
یہہ عنایت کیا حق تعالی نے فرمایا اے محمد اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى کیا نہ پایا پروردگار تیرے نے تجھکو یتیم پس جگہ دی تجھکو گود میں
دادا اور چچا تیرے کے بحر الحقائق میں ہے کہ تجھے در یتیم پایا اور صدف نبوت میں جگہ دی ؛ ارافت اللمح ہے کہ ایسا ہی تھا وہ در یتیم
کہ نبوت کے صدف بہت نگین ہوے مقیم ؛ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى اور پایا تجھکو خدا تیرے نے راہ بھولا پس راہ دکھائی تجھکو یہہ اشارہ
ہے طرف اس قصہ کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن میں حلیمہ سعدیہ دودھ پلانے کے واسطے لے گئی تھیں جب چھ برس کے
آپ ہوے تو آپکے دادا اور ماں کے پاس لاتی تھیں جب مکہ کے نزدیک پہنچیں تو آپ گم گئے بہت ڈھونڈا آپ کو نہ پایا یہہ خبر آپکے دادا کو پہنچی
وہ سوار ہوکر ڈھونڈھنے کو نکلے حق تعالی نے انکو اسی درخت کے نیچے جہاں آپ بیٹھے تھے پہنچا دیا یا جب آپ شام کو میسرہ کو لیکر
تجارت کو گئے تھے اور اونٹ آپ کا راہ سے پھر گیا تھا تو جبرئیل کو حق تعالی نے بھیج کر راہ لگا دیا تھا یا راہ بھولا تھا ساتھہ علم احکام کے
تجھکو راہ دکھائی حقائق سلمی میں مذکور ہے کہ پایا تجھکو بحر محبت میں غرق پس مقام قرب میں پہنچایا وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى
اور پایا تجھکو درویش اور عیال دار پس غنی کیا تجھکو مال خدیجہ سے یا مال تجارت سے یا غنیمتوں سے جو کفار سے لی جاتی تھیں حقائق
القرآن میں ہے کہ فقیر تھا تو ساتھہ مشاہدہ کے غنی کیا تجھکو ساتھہ مکاشفہ انوار جمال اپنے کے فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ سو یتیم جو
ہو پس مت قہر کر اور قدر اسکی پہچان کہ تو نے یتیمی کا چکھا ہے تونے وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ اور جو مانگنے والا ہو پس مت دانٹ کر
اور مت محروم چھوڑ کہ دنیا میں بینوائی اور تنگدستی کھینچی ہے تو نے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور جو نعمت ہے پروردگار تیرے کی پس بیان
کر بیان کرنا نعمت کا شکر منعم کا ہے فتوحات مکیہ میں لکھا ہے النعمت ایک خبر محبوب بالذات اور منعم اغلب کو رہوا ہے حقیقتاً جب ایسے کو فرمایا ہے

کہ نعمت میری بیان کر کہ خلق محتاج ہے اور محتاج جب ذکر منعم کا سنتا ہے تو میل کرتا ہے طرف اسکے اور اُسسے دوست رکھتا ہے پس ذکر میرا بسبب نعمت میری کے کر کر خلق کو دوست میرا کرتا کہ میں اسکو دوست رکھوں سورۃ الانشراح مکیۃ وھی ثمان آیات سورۃ انشراح مکی ہے آٹھ آیتیں اور ستائیس کلمے اور ایکسو تین حرف ہیں تو اصل اسکے کیا ہیں اور ربط اسکا سورہ ضحیٰ سے یہہ ہے کہ دونوں میں بیان نعمت اور منت اوپر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کیا نہ کھول دیا ہمنے واسطے تیرے سینہ تیرا تو کہ مناجات حق اور دعوت خلق اور غم امت اسمیں سما یا سر وحی اسمیں در آوے بعضوں نے کہا ہے کہ شرح صدر اشارہ بشق صدر ہے جو حدیث میں وارد ہے اور وہ چار بار واقع ہوا ہے اول بار آپ حلیمہ سعدیہ کے گھر تھی وہ والی آپ کے تھیں دودھ پلانے کو لے گئیں تھیں ایام رضاعت پوری ہو چکی تھی وہ پرورش میں آپ کے مشغول تھیں جو یہہ قصہ واقع ہوا اور تفصیل اسکی یہہ ہے کہ ایکدن وہ سید انس وجن ہمراہ ضمرہ لڑکے کہ دودھ شریک آپکا تھا گوسفند چرانی میں مشغول تھے کہ یکایک جبرئیل میکائیل اسرافیل تینو فرشتے حکم خداوند جلیل سے طشت زرین بھرا ہوا برف سے مرصع ساتھ جواہر کے اور جام سیمی منقش ساتھ لعل اور مروارید نادر کے ہاتھوں میں لیے ہوئے آپکے خدمت میں حاضر ہوئے اور ہاتھوں ہاتھ آپ کو وہاں سے اٹھا پہاڑ کی چوٹی پر لیا سینہ بے کینہ کو شق کر دل نکال نقطہ سیاہ اسمیں سے دور کر برف سے دھو حکمت اور ایمان سے پر کر مکان اصلی میں رکھ دیا اور کہا کہ نصیب شیطان کا یہی نقطہ سیاہ کہ تم میں سے دور کیا پھر ہاتھ سینہ پر پھیرا زخم کھو گیا صاف ہو کر تینوں فرشتوں نے آسمان کی راہ لیا دوسری بار دس برس کی عمر میں تیسری بار نزدیک وحی آنے کے چوتھے بار شب معراج میں شق صدر واقع ہوا فرمایا حضرت نے کہ جبرئیل نے سینہ میرا شق کیا میکائیل طشت آب زمزم سے بھر لایا دل سینہ اور عروق اسمیں کے دھوئے جبرئیل نے دل میرا نکال کر شگاف کر کر دھویا اور طشت طلائی مملو حکمت اور ایمان سے لا کر اسمیں بھر کر مقام اصلی میں رکھ دیا پھر خاتم نور سے مہر کی اثر راحت اور لذت اسکی کا اپنے عروق ومفاصل میں اب تک پاتا ہوں غرض دل انکا خزینہ تھا انوار الٰہی کا سینہ تھا وہ گنجینہ اسرار الٰہی کا وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ اور اوتار رکھا ہمنے تجھ سے بوجھ تیرا الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ بوجھ جسنے توڑے تھے پشت تیری کہ کفار کا کفر پر رہنا اور غم اسکا کھانا اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ غم گناہ ہو گا امت کے تھا کہ بار گران تھا سو اُسسے دور کیا ہمنے شفاعت تیری انکے حق میں قبول فرمائی وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور بلند کیا ہمنے واسطے اظہار قدر تیرے کے ذکر تیرا ساتھ نبوت اور رسالت وخاتمیت کے یا یہہ کہ نام تیرا اپنے نام کے پاس رکھا ہمنے اذان میں اقامت میں تشہد میں خطبہ میں تاکہ جو کوئی ہمیں یاد کرے تجھے بھی یاد کرے یا آپ ہمنے تجھ پر درود بھیجا اور امر فرمایا اوروں کو کہ درود تجھ پر بھیجیں ذالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ رفعت ذکر کی اشارہ ہے اسپر کہ سب انبیا جولے عرش خرامان میں اور طائر ہمت آپ کا بالائے عرش پرواز کر گیا قطعہ سیمرغ ہمت ایک ہٹ کا کیا نہ وہاں پہنچیں جانبر اپنا بائے کرامت مقام حق پر کہ کے ایک چاہے کہ پہنچا ہے وہ وہاں پہ تو وہاں کیا کہ جا کا بھی جس جانہ نام ہے فرمایا ہے تمہہ صبر کر فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا پس تحقیق ساتھ سختی کے کہ دنیا میں ہے آسانی ہے بیچ آخرت کے إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا تحقیق ساتھ دشواری کے کہ میں بخل

ہے اُسی کی جیسے مدینہ کے تفسیر موضح میں ہے کہ ساقہ عسر کے کہ مدینہ میں ہے لیس ہے بہشت میں فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ
پس جب فارغ ہو تبلیغ رسالت سے پس رنج کھینچ بیچ عبادت کے یعنی نماز سے فارغ ہو تو کوشش کر دعا میں یا جب کہ گذارش احکام
سے فراغت پا تو استغفار جرائم امت میں مصروف ہو فتوحات مکیہ میں لکھا ہے کہ شیخ ہمارے ابو مدین مغربی قدس سرہٗ
تاویل میں اس آیت کے فرماتے ہیں کہ جو فارغ ہو تو مشاہدہ اکوان سے تو نصب کر اپنے دلکو واسطے مشاہدہ جمال رحمان کے وَاِلٰی
رَبِّكَ فَارْغَبْ اور طرف پروردگار اپنے کے پس رغبت کر دل اپنے سے ہر دم اور جو چاہے اُس سے چاہ کہ قادر ہے
مین دینے پر اور حاجتیں بر لانے پر سوائے جناب کے نہیں اور عرض تیری اُسکی درگاہ میں مقبول ہے اور دعائیں تیری قبول
فرد مدعا خلق سے بیزار ہے وجود با جود [illegible] تو حق ہے کہ دیکھا وہ تیرا سب مقصود سورۃ التین مکیۃ وھی ثمان آیات
سورۃ تین مکی ہے اسمین آٹھ آیتیں ہیں چونتیس کلمے اور ایک سو پچاس حرف ہیں فواصل اسکی م ن ہیں اور ربط اسکا ساتھ الشراح
کے یہ ہے کہ اسمین منت نعمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر تھی اسمین منت نعمت عامہ بشر پر ہے بطریق ذکر عام بعد خاص اور تعمیم
بعد تخصیص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی انوار میں لکھا ہے کہ تخصیص اُن دونوں کی میووں میں سے اسواسطے ہے کہ انجیر
میوہ پاک ہے بے فضلہ اور غذا ہے لطیف سریع الہضم دوا ہے شریف کثیر النفع ملین طبع محلل و مہلک بلغم مطہر گردہ و قاطع ریگ مثانہ
[illegible] جگر اور سپرز مسمن بدن حدیث میں وارد ہے کہ بواسیر کو دفع کرتا ہے اور نقرس کو فائدہ بخشتا ہے اور زیتون میوہ ہے اور
سالن اور دوا اور روغن بہت نافع اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد انجیر اور زیتون سے منبت انکا ہے کہ دو پہاڑ ہیں ارض مقدسہ میں
طور زیتا اور طور سینا کہ ہر ایک ایک پیغمبر کا معبد تھا یا مسجد دمشق اور بیت المقدس ہے معالم میں لکھا ہے کہ تین اصحاب کہف
اور زیتون مسجد ایلیا ہے اور تبیان میں کہا ہے کہ جبل جودی اور جبل بیت المقدس ہے کہ حق تعالیٰ نے ساتھ قسم کے یاد فرمایا ہے
وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ قسم ہے طور سینا کی کہ محل مناجات کلیم اللہ ہے علی نبینا و علیہ السلام وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ اور قسم
ہے اس شہر امن والے کی کہ مولد مبارک سید الانبیاء احمد مصطفیٰ محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ زبان
اشارت سے قسم ہے حضرت کی شجرہ تینیہ قلبیہ کے کہ مثمر ثمرہ علوم دینیہ ہے اور شجرہ زیتونیہ مبارکہ سریہ کے کہ روشنی بخش مصباح
دل ہے اور طور سینین روح علوی کے کہ تجلی التجلی و محلی ہے اور بلد امین خفی کے کہ محل امن و امان ہے ہجوم آفات و تعلقات
اکوان سے اور جواب قسم کا یہ ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے آدمی کو بیچ بہت اچھی ترکیب کے تمام
حیوانات میں کہ راست قامت نیک صورت معتدل مزاج مستجمع خواص مکونات ہے یا مخلوق کیا ہمنے اسکو مظہر اتم اور اکمل اور محل
اعم اور اشمل تاکہ حامل امانت اور قابل محبت ہو فرد بوجہ امانت کا کسینے نا اوٹھایا نا اوٹھا سکے یہ حامل اس بار کا ایک حضرت انسان ہی ہے
ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ پھر پھیر دیا ہمنے اسکو نیچے سب نیچوں کے ساتھ سن بڑھاپے کے کہ ارذل عمر ہے اسمین کچھ کام نہیں
ہو سکتا اور کسی کو اُس میں اجر نہیں اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ہاں مگر جو لوگ کہ ایمان لائے

ہیں اور کام کئے اچھے پس واسطے اُنکے اجر اور ثواب ہے نہ کاٹا گیا اور نہ کم ہوا جیسے جوانی میں اور صحت بدنی میں اجر عبادت کا انکے

تھا ویسا ہی پیری اور ضعف میں بھی اُنکے اجر ہے کیا ہوا جو عمل نہیں کرتے ثواب اُنکو بدستور ثابت اور قایم ہے فَمَا يُكَذِّبُكَ

بَعْدُ بِالدِّيْنِ پس کیا چیز جھٹلاتی ہے تجھکو ای منکر بعث کے پیچھے ظاہر ہونے دلیلوں کے کہ اقرار نہیں کرتا تو ساتھ دن جزا اور حساب

کے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ کیا نہیں اللہ خوب حکم کرنیوالا حاکموں کا یعنی ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی یہہ آیت پڑھی

جاوے کہے بلی وانا علی ذلک من الشاھدین سورۃ العلق مکیۃ وھی تسعۃ عشر آیۃ سورہ علق مکی ہے اسمین انیس آتین اور بہتر کلمے

اور ایکسوا اسی حرف ہو احصل اسکے تم ہا ہین اور ربط اسکا ساتھ حمد الٰہی کے یہہ ہے کہ اسکا اختتام بہ ثناے الٰہی تھا کہ احکم الحاکمین ہے

اسکا ابتداء بھی ساتھ حمد الٰہی کے ہوا کہ احسن الخالقین ہے اور اسمین بیان تکذیب کفار تھا یہہ قیامت کہ فما یکذبک بعد بالدین

اسمین مذمت ابوجہل اکفر اور مراجعت اسکی الی اللہ ما جرت بجہت ذلت بیان فرمائی ان الی ربک الرجعی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مذہب جمہور علما کا یہہ ہے کہ سب قرآن شریف سے پہلے پانچ آیتیں اس سورت کی اول کے نازل ہوئی ہیں اور بیان حال الکا بسبیل

اجمال یہہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے یا پہاڑ پر کھڑے تھے کہ ناگاہ جبرئیل علیہ السلام ظاہر ہوئے

اور کہا اے محمد مجھے حقتعالی نے آپکے پاس بھیجا ہے اور آپ رسول خدا ہو اس امت پر پھر کہا پڑھو آپنے فرمایا ما انا بقارء میں نہیں ہوں

پڑھنے والا جبرئیل نے آپکو گلے لگا کر بس کا ایسا کہ بے طاقت ہوگئے پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھ آپنے وہی جواب دیا پھر گلے لگا کر بس کا یا

اور چھوڑ کر پڑھا اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ اور ایک قول یہہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے نامہ حریر بہشتی کا کہ زر اور یاقوت سے

بنا تھا لا کر آپکے سامنے ڈال دیا اور کہا پڑھ آپنے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں اور اس نامہ میں کچھ چیز لکھی بھی نہیں دیکھا میں

جبرئیل نے آپکو گلے لگا کر بس کا ایسا کہ نزدیک تھا جو بیہوش ہو جاویں تین بار یہی صورت واقع ہوئی پھر آپکو چھوڑ کر یہہ آیتیں

پڑھیں کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ پڑھ قرآن ساتھ نام پروردگار اپنے کے جسنے پیدا کیا سب چیز کو یا پیدا کیا آدم کو خاک سے

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ پیدا کیا آدمیوں کو جمے ہوئے لہو سے اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ پڑھ یہہ تکرار واسطے مبالغہ کے ہے

اور پروردگار تیرا بزرگتر سب بزرگوں کا ہے اور کرم اسکا زیادہ تر سب کریموں کے کرم سے ہے الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ وہ خدا جسنے

سکھلایا لکھنا ساتھ قلم کے تاکہ علم کو قید کتابت میں لاویں اور دور رہنے والوں کو بسبب نامہ اور خط کے آگاہی دین تبیان میں لکھا ہے

کہ حق تعالی نے آدم علیہ السلام کو لکھنا سکھلایا تھا اور اشہر یہہ ہے کہ اول جسنے کہ خط لکھا ادریس علیہ السلام تھے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

سکھلایا خدا نے آدم کو جو نہ جانتا تھا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو احکام شریعت سکھلا دیئے جو وہ نہیں جانتے تھے كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ

لَيَطْغٰى ہرگز نہیں یوں تحقیق آدمی یعنے ابوجہل البتہ سرکشی کرتا ہے اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى اس سے کہ دیکھتا ہے اپنے تئین غنی اور کسواسطے

بسبب مال کے کوئی سرکش ہوا اور عبادت حق کو چھوڑے اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى تحقیق طرف پروردگار تیرے کے بازگشت سب کی

ہے آخرت میں وہاں اعمال کام آوینگے نہ اموال فرد ہے کامل اسمین کہ رکھیں نہ یہاں مال سے کام نیک کیجئے اعمال کہ وہاں پرکھتا ہے

بقرات قرآن تھا اسمین | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | ذکر نزول قرآن ہے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابون کو خبر دی کہ ایک شخص بنی اسرائیل سے تھا ہزار مہینے اسنے سلاح پہن کر دنکو راہ خدا مین جہاد
کفار سے کیا اور راتون کو نماز پڑھی صحابہ نے حیران ہوکر کہا کہ ہم اس عمر کوتاہ مین اس دولت دراز کو کیونکر پہنچین حق تعالی نے
یہ سورت نازل فرمائی اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ تحقیق ہمنے اُتارا ہے قرآن کو بیچ شب قدر کی ضمیر انزلناہ کی راجع طرف قرآن
شریف کے ہے اور وہ غیر مذکور ہے یہہ دلالت اوپر کمال شہرت کے اسکے کرتا ہے اور یہہ بھی ہے کہ بسبب بزرگی اور شرف کے
مستغنی ہے تصریح سے اور دوسری اسکے اُتارنے کی نسبت طرف اپنے فرمائی ہے وقت تبرک مین کہ لیلۃ القدر سا ہے یعنے
ابتدائی نزول اسکا اسی رات مین ہے یا تمام قرآن اسی شب مین لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اوتارا ہے پھر حضرت جبرئیل تئیس
برس آیۃ آیۃ اور سورت سورت موافق مصالح کے دنیا مین لائے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ اور کس چیز نے معلوم کروا دیا تجھکو
کہ کیا ہے شب قدر قدر کی معنی عزت اور شرف کی ہین یعنے شب باعزت اور شرف کہ جو کوئی اسمین طاعت کرے عزیز اور مشرف ہو
یا جو عمل کہ اسمین واقع ہو نزدیک خدا کے با قدر ہو بعضون نے کہا ہے کہ قدر بمعنے حکمت ہے جو کام اُسمین ہوتا ہے بحکمت ہوتا ہے
نقصان کا اُسمین دخل نہین ہوتا یا قدر بمعنی تنگی ہے کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے اس شب ملائکہ پر اتنی بہت زمین پر اوترتے ہین
لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے کہ غازی بنی اسرائیل نے اُمین جہاد کیا تھا اُس شخص کے واسطے
کہ اسکو پاوے اور عبادت مین گذارے اور شب قدر بقول امام اعظم دائر ہے تمام سال مین اور محی الدین ابن عربی نے فتوحات مین
لکھا ہے کہ مین نے اسکو اکثر ماہ رمضان مین دیکھا ہے اور گاہے گاہے شعبان اور ربیع الاول مین پایا ہے اور اکثر علما کہتے ہین
کہ ماہ رمضان مین آخر کی عشرہ کے شب ہاے اوتار مین اس نعمت کو اوتارا ہے اور حکمت اخفائے شب قدر مین یہہ ہے کہ تعظیم
ہر شب کی کرین اور عبادت مین مشغول رہین ؎ شب زنده و عبادت مین تو جوان بدر ہو رافت ؛ ہر شب ہے شب قدر اگر قدر ہو رافت
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا اُترتے ہین فرشتے زمین پر آسمان دنیا سے اور جبرئیل بیچ اس رات کے یا روح نام ایک
ملک عظیم کا ہے یا ایک قسم کو فرشتون کی روح کہتے ہین یا روح آدم کی یا حضرت عیسے فرشتون کے ساتھ اترتے ہین تفسیر مین
حضرت خواجہ پارسا کے مذکور ہے کہ روح پیغمبر ہمارے کی اترتی ہی بصایر مین لکھا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام اُن فرشتون کو لیکر جنکو
زمین والون سے علاقہ آشنائی ہے اُترتے ہین اور مومنون کے گھرون مین آکر اُنسے مصافحہ کرتے ہین اور علامت مصافحہ
جبرئیل کی یہہ ہے کہ رونگٹے بدن کے کھڑے ہوتے ہین دلین رقت آتی ہے آنسو بہنے لگتے ہین اور بزرگی اس شب کی ہے
کہ فرشتے اور روح زمین پر آتے ہین بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ساتھ حکم پروردگار اپنے کے مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ واسطے درستی ہر کام کے کہ
حق تعالی نے قضا فرمایا ہے خیر اور برکت سے سَلٰمٌ سلامتی ہے سب آفتون سے یہان مبالغہ ہے هِیَ حَتّٰى
مَطْلَعِ الْفَجْرِ وہ شب قدر یہان تک ہے کہ طلوع ہووے صبح صادق سمجھ لیجئے کہ شب قدر خاصہ اس امت کا ہے اور بیچ سبب
نزول اس سورت کے شب قدر کی شان مین موطائے امام مالک مین یون روایت کی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے

عمرین تمام بنی آدم کی ملکشوف کردین آپ نے سب سے کوتاہ اپنے امت کی عمر دیکھے تو خاطر مبارک مین گذرا کہ اعمال انکے برابر اعمال امم
سابقہ کے کیونکر ہونگے حق تعالے نے شب قدر عنایت فرمائی اور یہہ سورت بھیجوائی اور ابن حاتم نے روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل
مین ایک شخص شب بیداری کرتا تھا صبح تک اور دن کو جہاد کفار سے کرتا تھا شام تک اصحاب کو اسکے احوال سے تعجب تھا
حق تعالے نے فرمایا کہ احیاے شب قدر بہتر ہے اس سے اور دوسری روایت مین ابن ابی حاتم نے لکھا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے چار شخصون کا انبیا سے ذکر کیا کہ ہشتاد سال مین ایک طرفۃ العین بہین گناہ کیا وہ چار ہین ایوب اور ذکریا اور حزقیل اور
یوشع تھے صلی اللہ علیہم وعلی نبینا والسلام اصحابون نے تعجب کیا جبرئیل آئے اور یہہ سورت لائے اور کہا کہ تعجب کیا تونے اور
امت تیری نے یا رسول اللہ عمل اس شب کے افضل مین اعمال انکے سے پس خوش ہوئے آپ اور اصحاب آپکے اس مژدہ
سے احتمال رکھتا ہے کہ یہہ تین واقعے اوقات مختلف مین ہون اور نزول سورت کا بھی تین بار ہوا ہو لیکن کتابت مین جو تکرار
نہین ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ وقایع ثلثہ ایک دن مین تقریبا مذکور ہوئی ہون پھر جواب مین سب کے یہہ سورت
نازل ہوئی ہو اور یہی قریب بصواب ہے اور اس سورت مین تعریف اس شب کی خیر من الف شھر نازل ہوئی
ہے یعنے یہہ شب بہتر ہے ہزار ماہ سے اور ہزار ماہ کے تیراسی برس چار مہینے ہوتے ہین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قیام
شب مذکور کرے بخشے اللہ تعالی گناہ ماتقدم اسکی رواہ البخاری ومسلم اور ماتاخر بھی رواہ النسائی اور احمد اور اسناد اول صحیح
ہے اور ثانی حسن امام نووی نے کہا ہے کہ علما کا اختلاف ہے کہ کس قدر قیام معتبر ہے ایک جماعت نے ایک ساعت کہا ہے اور
ظاہر یہہ ہے کہ اکثر شب چاہیئے کہ للاکثر حکم الکل اسلئے اکثر کے حکم کل کا ہے قضیہ مقررہ اہل علم ہے اور حافظ ابو موسی مدنی نے کہا ہے
جو کوئی بعض شب قائم ہو یعنے نماز عشا بجماعت ادا کرے وہ ثواب شب قدر پاوے اسواسطے کہ بیچ حدیث کے ابوہریرہ سے روایت ہے مرفوعا
من صلی العشاء الاخرۃ فی جماعۃ فی رمضان فقد ادرک لیلۃ القدر کذا فی العمل الیوم واللیلۃ اور غنیۃ الطالبین مین حدیث مرفوع نقل
کی ہے کہ من صلی المغرب والعشاء فی جماعۃ فقد اخذ لیلۃ القدر انتہی اور اصل ان دونون روایتون کا یہہ ہے کہ حدیث صحیح مسلم مین
وارد ہے کہ جو کوئی نماز عشا کی جماعت ادا کرے قیام نصف شب ادا کرے اور جو کوئی نماز صبح بجماعت پڑھے قیام تمام شب ادا کرے
انتہی اس سے معلوم ہوا کہ صلوۃ عشا بجماعت قائم مقام نیم شب کے قیام کی ہے پس بالفرض اگر وہ شب شب قدر ہو تو قائم مقام احیاے نیم شب
ہو جاوے اور جو صبح کی بھی نماز بجماعت ادا کی ہے تو قائم مقام تمام شب کی قیام ہو جاویگا اور اس شب مین اختلاف علما کا بہت ہے
مذہب شیعہ کا تو یہہ ہے کہ اٹھہ گئی پیغمبر خدا کے زمانے میں بھی پھر نہین ہوئی اور مذہب اہل سنت وجماعت کا یہہ ہے کہ باقی ہے
قیامت تک لیکن برتقدیر بقا اختلاف کیا ہے کہ کونسی شب ہے مذہب ایک جماعت علما کا اور ایک روایت امام اعظم سے بھی یہہ
ہے کہ تمام سال مین دایر ہے چنانچہ فتح القدیر مین فتاوی قاضی خان سے نقل کی ہے کہ والمشہور عن ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ انہا تدور فی
السنۃ کلہا اور روایت صحیح امام اعظم سے یہہ ہے کہ تمام ماہ رمضان مین دایرہ ہے اس روایت کو فتح القدیر مین مقدم کیا ہے اور
اور کتابون مین بھی امام اعظم سے یہی روایت کی ہے اور امام محمد یوسف سے روایت ہے کہ شب بیست وہفتم ہے یہی مختار اکثر مشایخ

سے یہہ سورت نازل کی کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کہہ اے محمد اس شخص کو پوچھتا ہے وہ ہے اللہ ایک ذات اور صفات مین
اَللّٰهُ الصَّمَدُ اللہ ہے بے احتیاج سب سے اور وہی ہے پناہ محتاجون کی نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا
اُسے فنا نہین جو چاہئے سو کرے اُسکا کوئی منع کرنیوالا نہین **رباعی** بتون کی جلوہ پہ کیا ہے مائل تو دہیان رکھہ ذات
اس خدا کا ؛ زمین بوسی سے جسکے روشن ہے قرص مہر و مہ سما کا ؛ مریگا اُسپر تو تو جئیگا جو زخمی ہوگا تو وہ سہیگا ؛ فنا کا
گر جام تو پئیگا تو جرعہ دیکھائیگا بقا کا ؛ نہ آپ کھاوے مجھے کھلاوے نہ خود پیئے اور تجھے پلاوے ؛ غضب ہے یہہ عیش
جو دکھاوے کرے خلاف اسکے تو رضا کا ؛ عیون المعانی مین امام علی موسے رضا سے نقل کی ہے کہ صمد وہ ہے کہ عقلین
اطلاع کیفیت اسکے سے ناامید ہون **رباعی** کرے درک اُسے کسکا ادراک ہے ؛ کہ وہ پاک ہے پاک ہے پاک ہے ؛
گمان سے پرے وہم سے دور ہے ؛ ورا فکر سے فہم سے دور ہے ؛ کہون کیا وہ کیا ہے لب اب کہان ؛ خیال رسا نارسا
ہے وہان ؛ لَمْ يَلِدْ نہ جنا اُسنے کسیکو یہہ رد ہے یہود کا کہ عزیر کو بیٹا خدا کا کہتے ہین وَلَمْ يُولَدْ اور نہ جنا گیا کسی سے یہہ رد
نصاری کا ہے کہ عیسے کو خدا کہتے ہین وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اور نہین اور نہ تھا واسطے اسکے برابری کرنیوالا کوئی یہہ
رد مجوس کا اور مشرکون عرب کا ہے کہ کہتے تھے اسکا کفو ہے شیخ ابو علی رودباری قدس سرہ نے کہا ہے کہ شرکت
دائر ہے عدد اور تغلب اور علت و معلول اور شکل اور ضد مین یہان حق تعالی نے نفی عدد اور کثرت کی فرمائی ذات اپنے
سے کہ ہو اللہ احد اور نفی تغلب اور تنقص کی فرمائی ساتھہ اللہ الصمد کے اور علت اور معلول کو منتفی کیا ساتھہ لم یلد
ولم یولد کے اور اشکال اور اضداد کو مرتفع کیا ساتھہ ولم یکن لہ کفوا احد کے اسیواسطے اسکو سورہ اخلاص کہتے ہین
محققون نے کہا ہے کہ توحید نفی وجود ثابت ہے لیکن متماثل جاہیت اور متکافی بقوۃ متصور ہو سکتا تھا پھر متماثل بماہیت
اور متکافی بقوت یا متاخر ہوتا رتبہ مین بمقام معلول جیسے ولد یا متقدم بمنزلہ علت جیسے والد یا معیت رکھتا بمثابہ مقارن جیسی
کفوا پس بہ تمہید قاعدہ توحید نے کہ ساتھہ قل ہو اللہ احد کے تقدیم پائی لم یلد سے رد صفت اول کا کیا اور ولم یولد سے
نفی صفت دوم کی اور ولم یکن لہ کفوا احد سے نفی صفت سیوم کی امام جلال الدین وساجی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے
کہ معطلیہ صانع عالم کی قایل نہین اور فلاسفہ کہتے ہین صانع ہے لیکن نام اور صفت نہین رکھتا اور ثنویہ کا مذہب یہہ ہے
کہ شریک رکھتا ہے اور مشبہہ کا اعتقاد ہے کہ خلق کے مانند ہے اور یہود اور ترسا کہتے ہین زن و فرزند رکھتا ہے اور
مغان کا معتقد ہے کہ کفو اسکا ہے پس جب بندہ مومن نے ہو کہا تعطیل سے بیزار ہوا جب اللہ کہا کفار فلاسفہ سے
بیزار جب احد کہا روش ثنویہ سے نکلا جب اللہ الصمد کہا مذہب مشبہہ سے دور ہوا جب لم یلد ولم یولد کہا یہود اور ترسا سے دور
بھاگا جب ولم یکن لہ کفوا احد پڑہا کیش مغان سے نکل گیا **فرد** مومن خالص ہوا جسنے یہہ سورت پڑہی ؛
جھوٹے مذاہب تمام رد کئی یکبارگی ؛ راحت پاتی ہین دل نور احد سے محفوظ ہوتے ہین عقول سر اللہ الصمد سے بہرہ پاتی
ہین نفس تعقل لم یلد ولم یولد سے منتفع ہوتا ہے شخص معنی ولم یکن لہ کفوا احد سے اور مراد کو پہنچتا ہے لکھا ہے کہ کلمۂ ہو

قسمت والبیان ہے لفظ اللہ بہرہ الشوران ہے نام احد حظ محبان ہے کفار اللہ الصمد نصیب عارفان ہے الفاظ لم یلد ولم
یولد قسط عاقلان ہے کلمات ولم یکن لہ کفوا احد برائے عامۂ مومنان ہے جو کوئی سرہو کو پہنچا وہ الہ ہے جسنے اللہ کو جانا عالم
ہے جسنے احدیت کو پایا محب ہے جسنے صمدیت پہچانے عارف ہے جسنے لم یلد ولم یولد کا اعتقاد کیا عاقل ہے جسنے ولم
یکن لہ کفوا احد کے تصدیق کی مؤمن ہے جسنے ان سب معانی کو جمع کیا موحد خالص ہے فضائل مین اس سورت کے
حدیثین صحیحین مین اور کتب حدیث مین بہت وارد ہین بیان نام راویون کا اور کتب کا ترک کر کر حاصل معنے حدیث بطور اختصار
لکھا جاتا ہے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قل ہو اللہ برابری کرتی ہے تہائے قرآن کی جو کوئی اسے پڑھیگا حرام
کریگا خدا تعالی گوشت اسکا آتش دوزخ پر اور فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی گورستان مین گذرے اور گیارہ بار قل ہو اللہ
پڑھ کر ثواب مردون کو بخشے خدا تعالی اسکو ثواب دیگا بعدد اموات سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو
کہ قل ہو اللہ پڑھتا ہے فرمایا واجب ہوئی صحابہ نے کہا کیا واجب ہوئی اسکو فرمایا جنت اور فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جو کوئی اس سورہ کو پڑھیگا گرد اسکے رحمت آویگی اور خدا تعالی نظر رحمت فرمائیگا اسپر جو یہہ سورہ پڑھیگا اور جو چیز وہ چاہیگا
حق تعالی اسے دیگا اور فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی یہہ سورہ پڑھے جسوقت کہ گھر مین جاوے افلاس اسکے
گھر سے اور ہمسایون سے دور ہووے اور فرمایا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی ایکبار پڑھے اس سورت کو حق تعالی برکت کرے
اسپر اور اسکے گھر پر اور جو کوئی تین بار پڑھے برکت کرے اسپر اور اسکے گھر پر اور اسکے ہمسایون پر اور فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم
نے جسکے آنکھ مین درد ہووے پچاس بار اس سورہ کو پڑھکر دم کرے شفا پاوے لیکن بسم اللہ ہر بار دو مرتبہ پڑھے ایک شخص نے
آپ پاس اگر ناداری کی شکایت کی آپنے فرمایا جب گھر مین جاوے تو سلام کر اگر کوئی ہو تو مجھہ پر سلام بھیج اور ایک بار قل ہو اللہ
پڑھ اسنے یونہین کیا روزی اسکی فراخ ہو گئی ایسی کہ ہمسایون کو بھی پہنچی ایک شخص تھا جب نماز پڑھتا تو ہر رکعت مین
قل ہو اللہ پڑھتا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے اسکا سبب پوچھا اسنے عرض کیا کہ اس سورت کو مین دوست
رکھتا ہون فرمایا کہ دوستی اسکی تجھے بہشت مین لیجاویگی امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی قید ہو ہزار بار اس سورت کو
پڑھے چھٹ جاویگا اور ایسے ہی جو مہم سخت پیش آویگی جلد مین ہزار بار اس سورت کو پڑھے آسان ہو جاوے سورۃ
الفلق مکیۃ وھی خمس آیات سورۂ فلق مکی ہے اسمین پانچ آیتین اور تیئس کلمے اور تہتر حرف ہین فواصل اسکی
دیق ہین اور ربط اسکا ساتھ اخلاص کے یہہ ہے کہ اخلاص متضمن ثنائے الہی ہے اور یہہ مشتمل استعاذہ پس وہ ذات کہ موصوف

باین صفات ہو پناہ پکڑنے — بسم اللہ الرحمن الرحیم — اسکے ساتھ سزاوار ہے

لکھا ہے کہ ایک لڑکا یہود کا آپ کی خدمت مین آتا تھا لبید بن عاصم کے بیٹون نے اسے بہت کچھ کر چند دندانے شانے کے اور
بال آپ کے اسکو لا کر بنام حضرت صلے اللہ علیہ وسلم رسن پر جادو کر کر چاہ ذی اروان مین ایک پتھر کے تلے رکھہ دیا جبریل نے
آکر آپ کو خبر کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو بھیج کر وہ رسن نکلوا منگوائی گیارہ گرہ اسمین لگی تھین

حق تعالے نے معوذتین نازل کین انمین گیارہ آیتین ہین جبرئیل پڑھتے گئے ہر ہر آیت پر ایک ایک مرتبہ کہلتے گئے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ پروردگار صبح کے بعضون نے کہا ہے فلق وہ چیز ہے جو شگافتہ ہووے جیسے
دانے اور گٹھلی کہ پھٹ جاتے ہین روئیدہ ہونے کو اور پتھر اور زمین کہ ترق جاتے ہین پانی نکلنے کے لیے ہر تقدیر ساتھہ پروردگار انکے
کے چاہیے پناہ پکڑنا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ برائی سے اس چیز کے کہ پیدا کیا ہے ایزد نے بندون آدمیون جنون درندون گزندون سے
وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ اور برائی اندھیرا کرنیوالے کے سے کہ شب تاریک ہے جب چھپ جاوے اور ظلمت اسکی سب چیز کو گھیر لے
یا شر آفتاب سے جو غروب ہو یا شر ماہ سے جو حر ہے یا شر ثریا سے جو گرے کہ وہ محل کثرت اسقام ہے اور طلوع اسکا وقت
قلت امراض و آلام وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ اور برائی پھونکنے والیون کے سے یعنے جو عورتین کہ بول جادو کے پڑھکر پھونکتی ہین
پیچ گرہون کے مراد اس سے بیٹیان لبید پلید کی ہین وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اور بدی حسد کرنیوالون کے سے جب ظاہر کرین
حسد اپنے کو اور انکے خواہش پر عمل کرین کیونکہ حسد کو اگر چھپا رکھین تو ضرر اسکا نہین ہے مراد اس سے یہود ہین کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسد رکھتے ہین اور ختم کیا حق تعالے نے اس سورہ کو ساتھہ حسد کے کہ بدترین صفت ہے ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر جہان مین بدتر حسد سے کوئی چیز اور ہوتی تو حق تعالی اسی پر اس سورہ کو تمام کرتا اول گناہ جو آسمان مین
واقع ہوا حسد ابلیس تھا حضرت آدم پر اور پہلا گناہ کہ زمین مین صادر ہوا حسد قابیل تھا ہابیل پر **رباعی** حسد شعلہ آتش ہے جب یہہ دلمین لگا
حسود لعین بسان ہیم جلا ؛ سمجھ لے کہ جب تک حسد دلمین ہو ؛ نہ ہووین کے تا ابد دلمین ہو ؛ حسد سے جب اپنا خالی کو کر ؛ بھرے نور ایمان سے
تا دل جگر ؛ سورة الناس مکیة وهی ست آیات سورة الناس مکی ہے اسمین چھہ آیتین اور بیس کلمے اور اسی حرف ہین فواصل
اسکی س ہین اور ربط اسکا ساتھہ فلق کے ظاہر ہے کہ دونو واسطے استعاذہ اور دفع کید ساحر کے ہین ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ پروردگار آدمیون کے مَلِكِ النَّاسِ بادشاہ
آدمیون کے اِلٰهِ النَّاسِ معبود آدمیون کے مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ برائی اور وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے سے شیطان
کی عادت ہے کہ جب بندہ اللہ سے غافل ہوتا ہے تو یہہ وسوسے ڈالتا ہے اور جب یاد الٰہی کرتا ہے بھاگ جاتا ہے **فرد** یاد مین تیرے
لگ آتا ہے پاس ؛ دل کے غفلت مین ہے شیطان وسواس ؛ اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ وہ جو وسوسہ ڈالتا ہے بیچ سینون
آدمیون کے مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ جنون سے اور آدمیون سے یعنے شیاطین جن اور انس لباب مین لکھا ہے کہ اس سورہ مین پانچ جگہہ
لفظ ناس کا واقع ہے اور تکرار معنون کا نہین ہے کیونکہ اول ناس سے طفل مراد ہین اور معنے ربوبیت کی اسپر دلالت کرتے ہین کہ پرورش مناسب
حال انکے ہے اور ثانی سے جوان مراد ہین اور لفظ ملک کا دلیل ہے اسپر کہ قہر و سیاست بادشاہ جوانون پر ہوتا ہے اور ثالث سے پیر مراد ہین اور
لفظ الٰہ کا اسپر مشعر ہے کہ الٰہ کی معنے مستحق عبادت کے ہین اور عبادت طاعت بوڑھون کی شان سے زیبا تر ہے **رباعی** شرع مین کہتے ہین الٰہ اسے ؛ مستحق جو کہ
ہو عبادت کے ؛ اور عبادت کے مستحق ہے وہ ؛ فی الحقیقت مین جو موثر ہو ؛ اور موثر جو فی الحقیقت ہے ؛ اسکی تعظیم ہر عبادت ہے ؛ اور عبادت مین کر شریک خدا ؛ اور کو کردیا

تو شرک ہوگا یہان سے معنے آلہ اور [illegible] اور شرک کی کہ انمین اختلاف علما کا ہو رہا ہے ظاہر ہو گئی اور رابع سے مراد صالح ہین اور لفظ وسواس
کا اسپر مبنی ہے کہ شیطان صالحون کے پیچھے درپے رہتا ہے اور وسواس ڈالتا ہے اور خامس سے مراد مفسد ہین اور عطف انکا معوذ منہ پر دال
ہے اسپر کہ یہہ فساد کرنیوالے ہین پس لفظ ناس کا پانچون جگہہ جدا جدا معنے پر دال ہے تکرار لفظا ہے نہ معنے اور یہہ کمال خوبی عبارت کی
ہے اور ان پانچ عدد پر کلام اللہ تمام ہوا اسواسطے کہ مراتب کلیہ منحصر انہین مین ہین حضرات خمسہ اور تعینات خمسہ اور تنزلات خمسہ کہتے ہین تعین
اول وحدت ہے کہ حقیقت محمدی عبارت اسی سے ہے اور تعین دوم واحدیت ہے کہ حقائق تمام ممکنات کے ہے اسے حقائق کو اعیان
ثابتہ کہتے ہین اور یہہ دونون تعین مرتبہ وجوب مین ہین اور تعین سیوم تعین روحی ہے اور تعین چہارم تعین مثالی ہے اور تعین پنجم تعین
جسدی ہے یہہ تینون تعینات خارجیہ ہین مرتبہ امکان مین اور یہہ پانچ عدد دائر ہین دوران الکا یہہ ہے کہ ہرچند انکو انکے نفس مین ضرب
کرین اور حاصل ضرب کو پھر انمین ضرب کرین غیر نہایت تک تو وہی پانچ اپنے اصل کے شکل پھر اوینگے اور نہایت مین اس عدد
اپنے انکو دکھاوینگے جیسے پچیس اور ایک سو پچیس علی ہذا القیاس اور نکتہ عجیبہ پانچ تکرار مین لفظ ناس کی اس سورہ مین کہ سورہ قرآن
اسپر تمام ہوئی ہین یہہ ہے کہ زبدہ جمیع ممکنات کا اور خلاصہ تمام مخلوقات کا جو انسان ہے قامت باستقامت اسکی ہے پانچ ہی چیز پر
تمام ہے عناصر اربعہ اور ایک لطیفہ نفس کہ رب ولب ان چارونکا ہے اور پانچ ہے جوہر نفیس اسمین عالم امر کے متمکن فرماین ہین قلب روح سر خفی
اخفی انہین کو لطائف خمسہ کہتے ہین انکے تصفیہ سے باطن مصفا ہوتا ہے اور بدرجہ ولایت پہنچتا ہے اور پانچ ہے اسکے اسلام کے بنا ہین رکن ہین
کلمہ نماز روزہ حج زکوۃ انسے ظاہر پاک ہوتا ہے اور بمرتبہ الفاسیخ کہ لائق دخول جنت ہوتا ہے اور پانچ ہی وقت اسکا معراج مقرر فرمایا ہے
کہ الصلوۃ معراج المومنین اور پیکر خوش منظر اسکے بھی پانچ عضو پر منتہی ہے سر اور دونون ہاتھ اور دونون پانون پھر ہر ایک عضو پانچ پر تمام
اور کامل ہے دونون ہاتھ اور پانو پانچ پانچ انگلیان رکھتے ہین اور سر پانچ حواس ظاہری رکھتا ہے باصرہ شامہ ذائقہ لامسہ سامعہ ادراک امور تمام
کا انہین سے ہے اور پانچ حواس باطنی اول حس مشترک کہ محل اسکا بطن اول اور دماغ دوم خیال کہ مکان اسکا اس بطن کے موخر ہے سیوم متخیلہ
صور محسوسہ جو خیال مین موجود ہین انمین تصرف کرے اسیواسطے اسے متصرفہ کہتے ہین چہارم متوہمہ ادراک معانی جزئیہ جس سے کرتے ہین
اسکی جگہہ بطن اوسط دماغ ہے پنجم حافظہ جسکے سبب سے یاد داشت ہے مقام اسکا بطن موخر دماغ ہے **رباعی** ہائی آدمی کی حق نے ہین
جو پانچ حواس ۔۔ انہین سے کرتا ہے ہر شی کا درک اور شناس ۔۔ تمام خلقت انسان بھی پانچ عضو یہہ ہے ۔۔ دو دست اور ہین دو پانو اور ایک ہے راس ۔۔ [illegible] تمام ہو
پھر ناس ختم سپر افت ۔۔ کلام حق کا سر اسر ہے جو ہدی للناس ۔۔ اور ابتداء کلام الٰہی کے بحرف با اور اختتام بحرف سین ہے اسمین سر عظیم ہے کہ ترکیب
اسکی بس ہے اور بصیرت والے کہتے ہین کہ بس ای حسبک بس ہے معنے ہوتے کہ حسبک من الکونین یا اعطیناک بین الحرفین اور نادر اتفاقات سے ہے یہہ
کہ فارسی مین بھی بس کی معنے حسب کی ہین یعنے قرآن بس ہے اور کافی ہے دونون جہان کے واسطے **قطعہ** باؤسین اول و آخر ہے القرآن رفت ۔۔ یہہ اشارہ دل
ہے کہ بس ہے تجھے قرآن مجید ۔۔ جب تلک بس چلے بس چھوڑ نہ اسکو ہرگز ۔۔ ہی بر لاویگا کونین مین تیری امید ۔۔ اور بس با ال مفتوح اور ثانی مشدد بمعنے فرستادن
ہے یعنے بھیجا قرآن شریف کا واسطے ہدایت کونین کے ہے با اور سین دال اوپر دونون عالم کے ہین اور ایک لطیفہ عجیبہ وقت تحریر کے سوجھا ہے
وہ یہہ ہے کہ ب کے دو عدد ہین اور سین سو کا ہے اسمین کنایہ یہہ ہے کہ قرآن شریف واسطے حصول مقاصد دو سرا کے بس ہے **فرد**

اور جانب کیون پھیرے ہے مدعا کے واسطے ❊ بس یہی کافی ہے تجھکو دوسرا کے واسطے **فضائل معوذتین کے** صحیح مسلم اور ترمذی اور
نسائی مین عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین دیکھا تو نے کئی آیتونکو جو نازل ہوئی ہین شب کو
نہین دیکھین گئین مثل اُنکے باب استعاذہ مین ہرگز قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس مین اور صحیح ابوداؤد مین عقبہ بن عامر سے
روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ای عقبہ پناہ پکڑ ساتھ معوذتین کے نہین پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنیوالے نے ساتھ مثل
ان دونون کے اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین ہے بروایت سعید رض کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پہلے اور دعائین پڑھا کرتے تھے واسطے دفع شر جن
اور چشم بد کے جب یہہ معوذتین نازل ہوئین تو اختیار کیا انکو اور ترک کیا انکو اور نسائی نے اور صحیح ابن حبان مین ہے بروایت جابر رض کہ پڑھ ان
دونو سورتون کو اور ہرگز نہ پڑھیگا ساتھ مثل اُن دونون سورتون کے یعنے استعاذہ مین اور روایت ہے کہ فرمایا آپ نے جسنے معوذتین پڑھی
گویا سب کتابون کی جو اللہ تعالے نے اُتاری ہین تلاوت کی اور فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قل ھو اللہ اور معوذتین پڑھیگا عمر اُسکی
دراز ہوگی اور فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دو سورتین مجھہ پر ایسی نازل ہوئی ہین کہ کسی نبی پر مثل انکے نہین نازل ہوئین اور ہرگز محبوب تر
اور مرضی تر نزدیک اللہ کے اُن دو سورت سے نہین یعنے باب استعاذہ مین وہ معوذتین ہین اور فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو تمھین کسیکو
درد سر ہو یا اور درد ہو تو دونون ہاتھون کو اُٹھاکر فاتحہ اور اخلاص اور معوذتین پڑھکر ہاتھون پر پھونک کر منہہ پر اور مقام درد پر پھیرا دے
دور ہوگا اور شفا پاویگا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو کوئی معوذتین صبح و شام تین تین بار پڑھا کرے وسواس اور
شر جن انس کے سے بچے شیخ ابو الحسن شاذلی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ قل اعوذ برب الناس چودھوین تاریخ ایک ظرف پر لکھہ با وضو اسمین
پانی پیا کرے تو وسواس سے امین ہو اور کوئی مکروہ اُسے نہ پہنچے سچ ہے کہ اُسمین پناہ پکڑنا ہے ساتھ رب ناس کے شر وسواس خناس سے
اور شر اور وسوسہ اور وسوسون سے خناس کے **مثنوی** قادر مطلق کی جو پکڑے پناہ ❊ وسوسون سے کیون کہ وہ ہووے تباہ ❊ خط فرمان ملک
مین جو کیا ❊ اُسکو کیا پھر چور کا خطرہ رہا ❊ نام سے گر تیرے دلمین کھٹکے ❊ تو نہ شیطان کا نشان ڈھونڈھے ملے ❊ در غفلت مین وہ رکھتا ہے قدم ❊ رافتا غافل
نرہ تو ایکدم ❊ یاد حق سے اتنے کر غفلت سے تجھے ❊ جسقدر تک ہووےگی پھر حسرت تجھے ❊ دھیان مین اللہ کے تو رہ مدام ❊ دم بدم لمحہ بلمحہ صبح و شام ❊ جان ہے
طاعت عبادت کے حضور ❊ سو وہ دلمین اسکے پیدا کر ضرور ❊ قلب مین یعنے خیال حق سمائے ❊ اور خطرہ غیر کا ہرگز نہ آئے ❊ دھیان اُسیکا ہو اوٹھتے بیٹھتے
جی مین ہر ساعت کہا ہے وہ رہے ❊ کچھہ تمنا ہو نہ کچھہ ہو آرزو ❊ بسکہ ہے اللہ کی بس جستجو ❊ بس یہی کافی ہے کل عالم کو پند ❊ اور رافت کچھہ نکہہ کر لب
کو بند ❊ مان دعا اللہ کی درگہہ مین کر ❊ تا مدد مقصود تا ہو جلوہ گر ❊ یا الہ و بادشاہ و رب ناس ❊ بہر قران و رسول حق شناس ❊ وسوسہ سے مجھکو
شیطان کے بچا ❊ اور سب ایمان والون کو بچا ❊ عشق دے اپنا مجھے کونین مین ❊ رکھہ غم کونین سے جی چین مین ❊ شوق تیرا ہی ہمیشہ سر مین ہو ❊
زندگی مین گور مین محشر مین ہو ❊ تیری الفت مین جیون اور مرون ❊ پھر اُٹھون تو شوق مین تیرے اوٹھون ❊ تیرا شیدا تیرا والہ تیرا مست ❊ حشر مین اٹھون
مین دل داده زبردست ❊ گور سے جب مین بہ تنہائی اٹھون ❊ تیرا عاشق تیرا شیدائے اٹھون ❊ ڈھونڈھتا تجھکو پھرون وہان سو بسو ❊ سو بسو
تیری کرون وہان جستجو ❊ جستجو تیری ہو اور ہو اضطراب ❊ اضطراب ایسا کہ پھر آوے نہ تاب ❊ تاب بن دیکھے تیرے ہرگز نہ آئے ❊
آئے چین اُس دم کہ تو جلوہ دکھائے ❊ دیکھکر تجھکو کرون جی کو نثار ❊ تجھہ پہ قربان جاؤن مین پھر لاکھہ بار ❊ رافتا بیہوش اب اتنا نہو ❊ ہوش مین

اب بے ادب اتنا ہو ؛ کہ کے محبوب خدا پر ختم کام ؛ کر کلام عاشقانہ کو تمام ؛ یا الٰہی سو صلوٰۃ و صد سلام ؛ بھیج روح پاک پر اُنکے مدام ؛ جو کہ ہین آخر
زمانیکے نبی ؛ ہین ہدایت کے سبب اپنے وہی ؛ مہبط آیات قرآنی ہین وو ؛ مورد لمعات فرقانی ہین وو ؛ سید اولاد آدم ہین وہی ؛ باعث بنیاد
عالم ہین وہی ؛ پیشوائے مرسلین و انبیا ؛ رہنمائے سالکین و اتقیا ؛ مصدر اسرار سبحانی ہین وو ؛ مظہر انوار رحمانی ہین وو ؛ جتنے آل اور
جتنے اصحاب انکے ہین ؛ جتنے ازواج اور احباب انکے ہین ؛ اور جو جو امتی ہین حق شناس ؛ سب پہ نازل کر درود اے رب ناس ؛ تمام شد
کرم حتم رافت سے تفسیر جدید ؛ کہ جسمین سلاست سے مطلب بیان ہے ؛ کلام الٰہی کا اردو زبان مین ؛ کھلا ترجمہ صاف آئینہ سان ہے
بتاریخ آتی ندا غیب سے یون ؛ کہ تفسیر قرآن بہندی زبان ہے ؛ تفسیر کتاب آسمانی ؛ ایسی کہ ہر ایک کے دل نشین ہے ؛ اردو مین یاین
بیان رقاص ؛ قبل اسکے کوئی ہوئی نہین ہے ؛ جو اہل زبان اسے سنیگا ؛ آویگی پسند اسے یقین ہے ؛ تاریخ مین اسکے دل
یہہ بولا ؛ شاباش رؤف آفرین ہے ؛ جب بافضل ایزد منان ؛ لکھہ چکا مین معانی قرآن ؛ سال اتمام مین کیا جو غور ؛ دل نے
مطلع یہہ پڑھہ دیا بالفور ؛ کچھہ بیان عجب ہے یہہ واہ ؛ رافتا مرحبا جزاک اللہ ؛ ہوی ختم اب جو اللہ کی مدد سے ؛ کہی تب سال
ہجرت ہجہد و کد سے ؛ عجیبہ جان بخش سو عام و وافی ؛ یہی اب خیر جاری سے ہے کافی ؛ بدانکہ تالیف این کتاب کہ مسمی بہ تفسیر
مجددی ست اتفاق شروع در سن ہزار و دو صد و سی و نہ افتادہ بعد ازان چند سال بعوارضات شتی معطل ماندہ آخر الامر حلیہ اتمام
و اختتام بافضال ملک العلام بروز چہارشنبہ وقت صبح یازدہم شہر ذی قعدہ در سنہ یکہزار و دو صد و چہل و ہشت ہجری در بلدہ دار
الاقبال بہوپال پوشید الحمد للہ علی ذالک حمدا کثیرا طیبا کافیہ سارکا علیہ کما یحب ربنا و یرضی تاریخ شروع عش از کلمات دعائیہ
رب یسر و تمم بالخیر در تفسیر روشن و ظاہر ست و تاریخ اتمام از عبارت تم الکتاب بعون العلیم الوہاب مبرہن و باہر و نیز شمار
تاریخ ختم مطابق سال ہجری حضرت سید انبیا علیہ و علی آلہ صلوٰۃ اللہ الملک الاعلی از زبر حروف سرہای ابیات عشرہ اوایل کتاب
بصفت توشیح مبراست و از بینات اینہا موافق لسن تجدید جناب مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالی سرہ السامی کہ از الف ثانی
شروع ست باسقاط تعداد اعداد ہمین اشعار کہ عشرہ اند ہویدا و ایضا از اعداد عدد دوم یعنی دم شروع و دم ختم
ثمان و ثمانین ست تاریخ بطرز دلنشین ست و ہم اگر در اعداد اسماء حروف
با و سین کہ مفتتح و مختتم کلام رب العالمین اند بجاے احاد عشرات
و بمقام عشرات مات بگیرند و این ہر دو را از دائرہ ابجد
شمار کردہ بران افزایند ہمین تاریخ
اتمام لبست باقی
ہو سن